MUNADI YEAR BOOK REGD. NO. L. 2758
منادی کا سالنامہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۷۵۸

منادی جنتری دھلے

یا

اردو انسائیکلوپیڈیا ہندوستان

یعنی

ذخیرۂ معلوماتِ ہند

تالیف حسین بن حسن نظامی دہلوی نائب اڈیٹر "منادی" دھلی

بابت ۱۳۵۵ سنہ ہجری و ۱۹۳۶ سنہ عیسوی

جس میں

میلادی ہجری، فصلی، عیسوی اور حیدرآبادی جنتریاں بھی ہیں

اور

معلومات عامہ کے علاوہ طبی کمپنی دہلی اور حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لیمیٹڈ اور چمن اردو بکڈپو دھلی کی فہرستیں اور دوسرے سوداگروں کے اشتہار بھی ہیں

پتہ دفتر اخبار "منادی" دھلے

DELHI PHOTO BLOCK Co. DELHI
Hasan Nizami

سورج | چاند

میلادی سنہ | ہجری سنہ

شمسی | قمری



سلطان ابن سعود } میں نجد و حجاز کی عرب حکومت کے ذرائع میلادی سنہ اور ہجری سنہ کی حمایت و حفاظت میں حاضر کرتا ہوں۔

مصطفےٰ کمال پاشا } دنیا کی قوموں کو معلوم ہو کہ ترکی کا شیر میلادی اور ہجری حساب کی حمایت کے لئے ہر وقت تیار رہے۔

محمد ظاہر شاہ } توکل کردم علے اللہ بحمایت سنہ میلادی و ہجری محمد رسول اللہ۔ تیغم بہ کف۔ و افغاناں بہ صف۔

نظام آصف جاہ } میلادی و ہجری سنین کے رواج میں حیات ملت اجتماع مرکزیت۔ و ترقی الفت سرورِ کائنات ہے۔

تاجدار رامپور } منم آل رسول فرزند ابن بتول نثار بر حمایت سنہ میلادی و سنہ ہجری محمد رسول۔

تاجدار بہاولپور } منم نسل عباس حامی سنہ میلادی و ہجری باالسیف والقلم و بالعین والراس

سلطان چترال } منم آل تیمور صاحبقران اعظم۔ دل و جانم فدا بر ذکر میلاد و ہجرت رسول العرب والعجم۔

اہل الہند } ہم سب ہندوستانی مسلمان امیر غریب۔ حاکم و محکوم اعلان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سنہ میلادی اور سنہ ہجری ہماری اخوت و قومیت کی تنظیم کے لئے چاند سورج ہیں۔ اور اُن کی روشنی میں ہم اپنی زندگی کے حساب کو دیکھتے ہیں اور ہمیشہ دیکھتے رہیں گے۔

حسن نظامی } سلام محمد پر جبکہ وہ پیدا ہوئے۔ اور جبکہ اُن کی مکہ سے مدینہ کو ہجرت ہوئی۔ اور سلام دونوں کے اوقات پر جن سے اُمت اسلام نے شمسی قمری حساب جاری کیا۔

سنہ ۱۹۳۵ء کے اہم واقعات

(۱) کوئٹہ کا زلزلہ (۲) کراچی کا ہنگامہ (۳) مسجد شہید گنج لاہور کا ہنگامہ
(۴) اٹلی و حبش کی لڑائی (۵) شہنشاہ جارج پنجم کی سلور جوبلی

فہرست مضامین و تصاویر

سالنامہ منادی و میلادی جنتری بابت جنوری سنہ ۱۹۳۶ عیسوی

منادی دہلی ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء

ناظرین: منادی کو مبارک ہو کہ ان کے محبوب اخبار منادی کا سالنامہ شائع کیا جاتا ہے اور یہ اوراق اس سالنامہ کی مختصر فہرست مضامین و تصاویر کو ظاہر کرنے والے ہیں

ایڈیٹر کی درخواست سالنامہ ہذا کا مرتب کرنیوالا اپنے ناظرین سے درخواست کرتا ہے کہ سالنامہ آج ۲۰ نومبر کو شائع ہو رہا ہے اور پہلے ان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جنکی قیمتیں منی آڈر کے ذریعہ وصول ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد ان کی خدمت میں روانہ ہوگا جنھوں نے وی پی کے ذریعہ منگایا ہے۔ پھر تاجران کتب کو روانہ کیا جائے گا۔

لہذا اگر آپ نے ابتک قیمت نہ بھیجی ہو یا آپکو اس کے مضامین اور تصاویر معلوم کرنیکا انتظار رہو تو مہربانی کرکے فوراً قیمت بذریعہ منی آڈر بھیجدیجئے اس صورت میں دفتر منادی روانگی کا محصول اپنے پاس سے ادا کریگا ورنہ آٹھ آنہ سے زیادہ محصول خریدار کو دینا پڑے گا۔

جو اصحاب ریل کے ذریعہ زیادہ تعداد منگانی چاہیں وہ بھی قیمت اور محصول منی آڈر کے ذریعہ بھیجدیں کیونکہ کوئی پیکٹ پارسل بیرنگ نہیں بھیجا جائیگا۔ ریل کے ذریعہ منگانیوالے اپنے ریلوے اسٹیشن کا نام اردو اور انگریزی میں صاف حروف میں لکھیں اور یہ بھی کہ اسٹیشن کونسی ریلوے کا ہے۔

جو منادی کے خریدار نہیں ہیں اور ان کا ذکر یا تصویر اس سالنامہ میں ہے وہ بھی اگر منگانا چاہیں تو جلدی قیمت بذریعہ منی آڈر بھیجدیں کیونکہ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء کے آخر تک وہ تعداد ختم ہو جائے گی جو چھاپی گئی ہے۔ اور نومبر سنہ ۱۹۳۵ء کے بعد سالنامہ ہذا کی ایک جلد دس روپے قیمت کو بھی دستیاب نہ ہوگی۔

معذرت: چونکہ اس سالنامہ کی ترتیب میں میرے والد میرے مددگار تھے اور وہ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء کے آخر سے بیمار ہیں اس واسطے میں معذرت کرتا ہوں کہ میری زندگی کا یہ پہلا کام ویسا اچھا مرتب نہ ہو سکا جیسا میں چاہتا تھا۔ وقت کی تنگی کے سبب اسکو بہت سے کاتبوں نے لکھا اور زیادہ صفحات اور زیادہ تعداد ہونیکے سبب کئی مطابع نے چھاپا ہے اسلئے اسکی چھپائی میں بھی نقائص رہ گئے ہیں جو خدا نے چاہا آئندہ سال نہیں ہونگے کیونکہ سنہ ۱۹۳۷ء کے سالنامہ کی تیاری انشاء اللہ سنہ ۱۹۳۶ء کی ابتدا میں شروع کردی جائیگی اور وہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء میں شائع ہو جائیگا۔ اور خدا نے چاہا اس سے بہتر ہوگا

شکریہ آخر میں جناب منشی سید قربان علی صاحب بسمل ایڈیٹر اردوئے معلیٰ دہلی کا شکریہ کرنا واجب ہے جن کی محنت شاقہ سے سالنامہ ہذا اچھا اور تیار ہوا وہ میرے والد کے خاص احباب میں ہیں۔ اور میرے اس کام کو انہوں نے اپنی اولاد کے کام کیطرح انجام دیا! اور مجھ سے زیادہ انکی محنت کا اس کام میں دخل ہے۔ حسین بن حسن نظامی ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء دہلی

فہرست مضامین سال نامہ منادی میلادی جنتری

سنہ ۱۳۶۵ میلادی شمسی و سنہ ۱۳۵۵ ہجری قمری و سنہ ۱۳۱۵ افغانی ہجری شمسی و سنہ ۱۹۹۲ بکرمی ہندی و سنہ ۱۳۴۵ حیدرآبادی بشمول ایام میلادی وشہور میلادی - مجوزہ خواجہ حسن نظامی

تشریح ترتیب

یہ اخبار منادی دہلی کا سال نامہ ہے جس میں ہندوستانی اور افغانی اور حیدرآبادی جنتریاں بھی شامل ہیں۔ اس میں ایسے مضامین درج کئے گئے ہیں جو ہندوستانیوں کو ہندوستانی مذاہب سے واقف کریں۔ اور ان کے پڑھنے سے مذہب پر قائم ہونے اور رہنے کی رغبت پیدا ہو۔ اسلام کی تعلیم زیادہ تفصیل سے ہے تاکہ انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اسلامی تعلیم سے آگاہ ہوں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے مضامین بھی ہیں۔ اور معلومات عامہ اور تفریح عامہ اور مفاد عامہ کی ہر ضروری چیز جمع کی گئی ہے۔

تصاویر } نامور عمارات اور نامور اشخاص کے علاوہ ان کی بھی ہیں جو مشہور نہیں ہیں مگر مشہور ہونے کے قابل ہیں۔

افغانستان اور حیدرآباد } ہندوستان کے شمال اور جنوب میں دو حکومتیں افغانستان اور حیدرآباد اس قابل ہیں کہ ہندوستانی ان سے زیادہ باخبر رہیں اس واسطے ان دونوں کے مختصر حالات بھی درج کیے گئے ہیں۔

اُردو زبان } کی رفتار کے خاص نمونے اور معلومات بھی درج کی گئی ہے تاکہ ہندوستان اپنی قدرتی مادری زبان سے تعلق قائم رکھے۔

صفحات } مضامین کے علیحدہ ہیں۔ اشتہارات کے علیحدہ ہیں۔ اور تصاویر کے الگ ہیں اور ان سب صفحات کا مجموعہ پانچ سو مشتہرہ صفحات سے بڑھ جاتا ہے۔ ہم ذا سب کو الگ الگ شمار کرکے مجموعی تعداد جوڑ لینی چاہیئے

حسین بن حسن نظامی

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ	نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۱	لوح سال نامہ	۱	حسن نظامی	۱۱	اندرونی ملکی ڈاک کے محصول .	۴۳	حسین بن حسن نظامی
۲	اشتہار در غیر مجلد میں ہے مجلد میں نہیں ہے)	۲	دفتر منادی	۱۲	فیس رجسٹری	۴۳	״
۳	لوح جنتری	۳	حسن نظامی	۱۳	بیمہ کی فیس	۴۳	״
۴	محمدی شمس وقمر	۴	حسن نظامی	۱۴	منی آرڈروں کی فیس	۴۳	״
۵	دیباچہ باپ بیٹے کی باتیں ...	۵ تا ۱۲	حسن نظامی	۱۵	قیمت طلب یعنی وی پی بھیجنے کی فیس	۴۴	״
۶	خدا کا انکار و اقرار و لاہوتی حمد و نعت	۱۳ تا ۱۸	حسن نظامی	۱۶	ہوائی جہاز کی ڈاک	۴۴	״
۷	شیخ سعدی کے اقوال	۱۹-۲۰	ترجمہ حسن نظامی	۱۷	ملکی تاروں کے محصول	۴۴	״
۸	جنتری میلادی ہجری عیسوی فصلی	۲۱ تا ۳۲	مرتبہ حسن نظامی	۱۸	مبارکباد کے تاروں کے محصول .	۴۵	״
۰	حیدرآبادی افغانی			۱۹	غیر ملکی تاروں کے محصول	۴۵	״
۹	فہرست اعراس بزرگان دین . .	۳۳ تا ۴۰	حسین بن حسن نظامی	۲۰	ڈاکخانہ کے کاروباری اوقات	۴۶	״
۱۰	تازہ پوسٹل گائڈ کا خلاصہ .		״	۲۱	ڈاکخانہ کی تعطیلات	۴۶	״

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
٢٢	بیرنگ بھیجے جانے والی اشیاء ..	٤٦	حسین بن حسن نظامی
٢٣	ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس	٤٦	//
٢٤	رجسٹری اور بیمہ ڈاکخانہ میں کب تک لیا جاتا ہے	٤٦	//
٢٥	تار کے منی آرڈر ..	٤٧	//
٢٦	ٹکٹ اور لفافے	٤٧	//
٢٧	ٹکٹ مہیا کرنے کی مستثنیات	٤٧	//
٢٨	بیرونی ملکوں سے جوابی کوپن	٤٧	//
٢٩	پوسٹنگ سرٹیفکیٹ ..	٤٧	//
٣٠	ڈاک میں ڈالی ہوئی چیز واپس لینا	٤٧	//
٣١	ڈاکخانہ کے خلاف شکایات ...	٤٨	//
٣٢	سکوں وغیرہ کی روانگی .	٤٨	//
٣٣	ڈاکخانوں کے بڑے افسروں کے پتے	٤٩	//
٣٤	ڈاک کی تقسیم	٤٩	//
٣٥	ڈاکخانہ اپنا مطالبہ کن طریقوں سے وصول کر سکتا ہے	٥٠	//
٣٦	ڈاکخانہ سے براہ راست ڈاک منگانے کے طریقے	٥٠	//
٣٧	جہاں ڈاکیے روزانہ نہیں جاتے	٥٠	//
٣٨	شناخت کے ٹکٹ ...	٥٠	//
٣٩	غیر تقسیم شدہ اشیاء ...	٥٠	//
٤٠	ملکی خطوط اور پارسل ..	٥٣	//
٤١	بند خطوط	٥٣	//
٤٢	پوسٹ کارڈ	//	//
٤٣	خلاف ورزی قواعد کی سزا	//	//
٤٤	خطوط کی جلدی تقسیم کے قاعدے ..	٥٤	//
٤٥	کاروباری خطوط ..	//	//
٤٦	کتابوں کے پیکٹ	//	//
٤٧	نمونوں کے پیکٹ	٥٦	//
٤٨	نابیناؤں کے لٹریچر کے پیکٹ ...	//	//
٤٩	رجسٹرڈ اخبارات کے قواعد	//	//
٥٠	اخبار کو رجسٹرڈ کرانیکا طریقہ	٥٧	//
٥١	پارسل میں کیا کیا جاسکتا ہے	٥٨	//
٥٢	محصول پیشگی ادا کرنیکا طریقہ ...	//	//
٥٣	بعض رستوں کیلئے خاص شرائط ..	٥٨	حسین بن حسن نظامی
٥٤	اشیاء ممنوعہ	//	//
٥٥	دوبارہ روانگی	٥٩	//
٥٦	پارسلوں کی دوبارہ روانگی کی فیس	//	//
٥٧	تبدیل پتہ کی اطلاع	//	//
٥٨	رجسٹری	//	//
٥٩	ڈاکخانہ کی ذمہ داری	//	//
٦٠	کن چیزوں کی رجسٹری لازمی ہے۔	//	//
٦١	محصول اور فیس	//	//
٦٢	رجسٹری کرانیکا طریقہ	٦٠	//
٦٣	ڈاکخانہ کی رسید	//	//
٦٤	رجسٹری شدہ اشیاء کی تقسیم ..	//	//
٦٥	خاص رسید	//	//
٦٦	رسیدات کی مصدقہ نقلیں	//	//
٦٧	بیمہ	//	//
٦٨	کن چیزوں کا بیمہ ہو سکتا ہے	//	//
٦٩	بیمہ کی فیس	//	//
٧٠	پیشگی ادائیگی ضروری ..	//	//
٧١	پیکنگ	//	//
٧٢	بیمہ بھیجنے کا طریقہ ..	//	//
٧٣	بیمہ کی رسید	//	//
٧٤	مکتوب الیہ کی رسید وصول یابی ..	//	//
٧٥	بیمہ کی حوالگی	//	//
٧٦	ڈاکخانہ کی ذمہ داری	//	//
٧٧	ادائیگی معاوضہ	//	//
٧٨	بیمہ کن صورتوں میں لازمی ہے ..	//	//
٧٩	وی پی یعنی قیمت طلب اشیاء	//	//
٨٠	وی پی کا طریقہ کیوں جاری کیا گیا	//	//
٨١	کیا کیا چیزیں وی پی بھیجی جاسکتی ہیں	//	//
٨٢	وی پی کن ڈاکخانوں سے جاسکتی ہے	//	//
٨٣	وی پی بھیجنے کا طریقہ	//	//

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحہ	نوشتہ
۸۴	ذکری فرقے کی تواریخ		حسین بن حسن نظامی
۸۵	ذکری فرقے کا امامت رکھوانا		"
۸۶	بیعت طلب شیخ رکھنا	۵۷	"
۸۷	[illegible] متعلقہ ذکری فرقہ		"
۸۸	[illegible]		"
۸۹	مہدی آخر [illegible]		"
۹۰	[illegible]		"
۹۱	[illegible]		"
۹۲	[illegible]		"
۹۳	[illegible]		"
۹۴	[illegible]		"
۹۵	[illegible]		
۹۶	[illegible]		"
۹۷	قرآن مجید کس طرح نازل ہوا	۶۱	خواجہ حسن نظامی
۹۸	[illegible] کو دیکھا	۶۱	خواجہ حسن نظامی
۹۹	[illegible] کو دیکھا	۶۱	خواجہ حسن نظامی
۱۰۰	[illegible] کو دیکھا	۶۱	خواجہ حسن نظامی
۱۰۱	[illegible] کو دیکھا	۶۱	خواجہ حسن نظامی
۱۰۲	سب نے آپ کو دیکھا	۶۱	خواجہ حسن نظامی
۱۰۳	قرآن مجید کیونکر محفوظ کیا گیا تھا	۶۲	"
۱۰۴	[illegible]	۶۳	خواجہ حسن نظامی
۱۰۵	[illegible] بھی حفظ ہیں	۶۳	خواجہ حسن نظامی
۱۰۶	وہ کیونکر یاد ہو جاتا ہے	۶۳	خواجہ حسن نظامی
۱۰۷	وہ کیونکر [illegible] جاتا ہے	۶۳	خواجہ حسن نظامی
۱۰۸	مکی مدنی آیتوں کا فرق	۶۳	خواجہ حسن نظامی
۱۰۹	قرآن مجید کا رسم الخط	۶۴	"
۱۱۰	قرآن مجید کے رموز اوقاف	۶۴	"
۱۱۱	تفسیر کس کو کہتے ہیں	۶۴	"
۱۱۲	کتنی تفسیریں لکھی گئیں	۶۴	"
۱۱۳	قرآن مجید کے ترجمے	۶۴	"
۱۱۴	قرآن مجید کی نسبت غیر مسلم اہل علم کے خیالات	۶۴	"
۱۱۵	اسلام کو عیسائیت پر کیوں فوقیت حاصل ہے	۶۵	"
۱۱۶	قرآن میں ملکی اور تمدنی نظام	۶۵	"
۱۱۷	قرآن میں زبردست حریت عمل	۶۵	خواجہ حسن نظامی
۱۱۸	قرآن کی [illegible]	۶۵	"
۱۱۹	قرآن امن کا ضامن ہے	۶۵	"
۱۲۰	قرآن تندرست رکھ سکتا ہے	۶۵	"
۱۲۱	قرآن بے تعصبی سکھاتا ہے	۶۵	"
۱۲۲	قرآن کو [illegible] قبول [illegible] ہے	۶۶	"
۱۲۳	قرآن کا چال چلن پر اثر	۶۶	"
۱۲۴	قرآن کا جمالی جادو	۶۶	"
۱۲۵	قرآن کے نبیوں کا [illegible]	۶۶	"
۱۲۶	قرآن کے [illegible] ہیں	۶۶	"
۱۲۷	قرآن مجید کے الفاظ کا اثر	۶۷	"
۱۲۸	قرآن مجید کی حکیمانہ تعلیمات	۶۷	"
۱۲۹	عدل کا حکم	۶۸	"
۱۳۰	اقلیت اور اکثریت	۶۸	"
۱۳۱	[illegible] میں [illegible]	۶۸	"
۱۳۲	[illegible] کی قومیت	۶۸	"
۱۳۳	قرآن مجید میں [illegible] کی خبر	۶۹	"
۱۳۴	میں موٹر سائیکل وغیرہ کی خبر	۶۹	"
۱۳۵	نماز کی آیات	۶۹	"
۱۳۶	روزہ کی آیات	۶۹	"
۱۳۷	حج کی آیات	۷۰	"
۱۳۸	زکوۃ کی آیات	۷۰	"
۱۳۹	سچے مسلمانوں کی چالیس صفت	۷۰	"
۱۴۰	اللہ	۷۱	اقتباس از بینات
۱۴۱	دعائیں	۷۲	"
۱۴۲	امثال قرآنی	۷۲	"
۱۴۳	مذاہب عالم۔ غیر مسلم اقوام	۷۳	"
۱۴۴	ہر قوم میں پیغمبر آئے ہیں	۷۳	"
۱۴۵	اختیار انسانی	۷۴	"
۱۴۶	جبر تقدیر	۷۴	"
۱۴۷	منت۔ نذر۔ نیاز	۷۴	"
۱۴۸	صفائی	۷۵	"
۱۴۹	موت۔ قیامت	۷۵	"

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۱۵۰	قرآن مجید کی عام فہم تفسیر	۷۶	خواجہ حسن نظامی
۱۵۱	سنی عقاید و اعمال	۷۷	اقتباس فلاح دین و دنیا
۱۵۲	ذات و صفات الٰہی	۷۷	//
۱۵۳	نبوت	۷۷	//
۱۵۴	آسمانی کتابیں	۷۸	//
۱۵۵	مرنا	۷۸	//
۱۵۶	سجیین و علیین	۷۸	//
۱۵۷	قیامت	۷۸	//
۱۵۸	ظہور امام مہدی	۷۸	//
۱۵۹	دجال	۷۹	//
۱۶۰	نزول حضرت عیسیٰؑ	۷۹	//
۱۶۱	پل صراط	۸۰	//
۱۶۲	حوض کوثر	۸۰	//
۱۶۳	دوزخ	۸۰	//
۱۶۴	جنت	۸۰	//
۱۶۵	آٹھ جنتوں کے نام	۸۱	//
۱۶۶	اعراف	۸۱	//
۱۶۷	معراج شریف	۸۱	//
۱۶۸	مت کی باتیں	۸۱	//
۱۶۹	خلفائے راشدین	۸۱	//
۱۷۰	زمانہ خلافت	۸۲	//
۱۷۱	اولیاء اللہ	۸۲	//
۱۷۲	تقلید و اجتہاد	۸۳	//
۱۷۳	بیعت و پیر طریقت کی تعریف	۸۳	//
۱۷۴	بیعت طریقہ اویسیہ	۸۴	//
۱۷۵	آداب مرید	۸۴	//
۱۷۶	وضو	۸۵	//
۱۷۷	مسواک کے فوائد	۸۵	//
۱۷۸	غسل جنابت	۸۶	//
۱۷۹	تیمم	۸۶	//
۱۸۰	اوقات نماز	۸۶	//
۱۸۱	اذان	۸۷	اقتباس فلاح دین دنیا
۱۸۲	نماز کے فرض	۸۷	//
۱۸۳	نماز جمعہ	۸۸	//
۱۸۴	نماز عیدین	۸۸	//
۱۸۵	صدقہ فطر	۸۹	//
۱۸۶	احکام قربانی	۸۹	//
۱۸۷	تہجد کی نماز [illegible]	۹۰	//
۱۸۸	زکوٰۃ	۹۱	//
۱۸۹	زکوٰۃ کی شرطیں	۹۱	//
۱۹۰	جانوروں کی زکوٰۃ	۹۲	//
۱۹۱	مصارف زکوٰۃ	۹۲	//
۱۹۲	حج	۹۲	//
۱۹۳	حج کے ارکان	۹۲	//
۱۹۴	حرام و حلال جانور	۹۳	//
۱۹۵	مردار جانوروں کی کھال پاک کرنیکا طریقہ	۹۳	//
۱۹۶	ذبح میں چار چیزیں کاٹنی چاہئیں	۹۳	//
۱۹۷	ذبح کی شرطیں	۹۴	//
۱۹۸	ذبح کرنیکا طریقہ	۹۴	//
۱۹۹	ذبیحہ کی سات مکروہ چیزیں	۹۵	//
۲۰۰	شکار	۹۵	//
۲۰۱	شکار کی ملکیت	۹۵	//
۲۰۲	شکار کا طریقہ	۹۵	//
۲۰۳	شرائط شکار	۹۶	//
۲۰۴	حیوانات قابل ذبح	۹۷	//
۲۰۵	حقوق کا بیان	۹۷	//
۲۰۶	حقوق اللہ	۹۷	//
۲۰۷	رسول اللہ کا حق	۹۸	//
۲۰۸	صحابہ اور اہل بیت کا حق	۹۸	//
۲۰۹	استاد و پیر کے حقوق	۹۸	//
۲۱۰	محسن کے حقوق	۹۹	//
۲۱۱	والدین کے حقوق	۹۹	//

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۲۱۲	اقربا کے حقوق	۱۰۰	اقتباس فلاح دین و دنیا
۲۱۳	پیروں استادوں مشائخ کیساتھ حسن سلوک	۱۰۰	〃
۲۱۴	دودھ پلائی کا حق	۱۰۱	〃
۲۱۵	سلطان اور امیر کے حقوق	۱۰۱	〃
۲۱۶	خاوند کا حق	۱۰۱	〃
۲۱۷	بیوی کا حق	۱۰۱	〃
۲۱۸	عام مسلمانوں کے حقوق	۱۰۲	〃
۲۱۹	آداب دعوت	۱۰۲	〃
۲۲۰	کھانے کے آداب	۱۰۲	〃
۲۲۱	آداب لباس	۱۰۲	〃
۲۲۲	رسول اللہ کے خدمت	۱۰۲	〃
۲۲۳	عقیقہ	۱۰۲	〃
۲۲۴	نکاح	۱۰۲	〃
۲۲۵	جن عورتوں سے نکاح حرام ہے	۱۰۳	〃
۲۲۶	عدت	۱۰۳	〃
۲۲۷	طلاق	۱۰۳	〃
۲۲۸	حاملہ کی عدت	۱۰۳	〃
۲۲۹	مسائل موت	۱۰۳	〃
۲۳۰	غسل میت	۱۰۴	〃
۲۳۱	میت کی تکفین	۱۰۵	〃
۲۳۲	جنازہ کی نماز	۱۰۶	〃
۲۳۳	قبر پر روشنی غلاف اور پھول	۱۰۶	〃
۲۳۴	فاتحہ اور خیرات	۱۰۶	〃
۲۳۵	قبر کا پختہ بنانا	۱۰۶	〃
۲۳۶	عرس	۱۰۷	〃
۲۳۷	زندگی کے آداب	۱۰۸	〃
۲۳۸	تقلید کے قابل واقعات رسول	۱۰۹	خواجہ حسن نظامی
۲۳۹	ایک اندھی عورت	۱۰۹	〃
۲۴۰	عورت کو نہ مارو	۱۰۹	〃
۲۴۱	غلاموں سے ہمدردی	۱۰۹	〃
۲۴۲	ایک غلام کی چکی پیسی	۱۰۹	〃
۲۴۳	عیسائی غلام آزاد کر دیا	۱۰۹	خواجہ حسن نظامی
۲۴۴	غلام کا بوجھ اٹھا دیا	۱۰۹	〃
۲۴۵	رات بھر غلام کے پاس رہے	۱۱۰	〃
۲۴۶	بیمار اونٹ کی مدد	۱۱۰	〃
۲۴۷	چھوٹے پرندوں کا شکار	۱۱۰	〃
۲۴۸	نیزہ بازی	۱۱۰	〃
۲۴۹	دوڑنے کی شرط	۱۱۰	〃
۲۵۰	ہجرت کا حکم	۱۱۱	〃
۲۵۱	حبش کا امن	۱۱۱	〃
۲۵۲	نجاشی کا دربار	۱۱۱	〃
۲۵۳	بائیکاٹ	۱۱۲	〃
۲۵۴	بنی ہاشم کی مردانگی	۱۱۳	〃
۲۵۵	ابوطالب کا درد	۱۱۳	〃
۲۵۶	ابوسفیان کی خوشی	۱۱۳	〃
۲۵۷	معراج	۱۱۴	〃
۲۵۸	بڑھیا کا بوجھ اٹھا لیا	۱۱۴	〃
۲۵۹	ہجری سنہ کی تاریخ	۱۱۵	〃
۲۶۰	ہجرت کی رات	۱۱۵	〃
۲۶۱	غار ثور	۱۱۶	〃
۲۶۲	اسلام کی پہلی مسجد	۱۱۶	〃
۲۶۳	صوفیوں کے عقائد و اشغال	۱۱۷	〃
۲۶۴	ذات صفات ہمہ اوست تعینات تنزلات	۱۱۷	〃
۲۶۵	ناسوت ملکوت جبروت لاہوت ہاہوت	۱۱۸	〃
۲۶۶	روح قلب نفس	۱۱۹	〃
۲۶۷	اشغال و اذکار سلسلوں کا اختلاف کیوں ہے	۱۲۰	〃
۲۶۸	چشتیہ خاندان کے اذکار و اشغال	۱۲۰	〃
۲۶۹	ذکر اثبات مجرد۔ ذکر اسم ذات	۱۲۱	〃
۲۷۰	ذکر پاس انفاس) ذکر نفی اثبات	۱۲۲	〃
۲۷۱	نصیرا محمودا سلطان الاذکار	۱۲۲	〃
۲۷۲	شغل صورت سرمدی شغل بہت مراقبے	۱۲۳	〃
۲۷۳	مراقبہ اسم ذات	۱۲۳	〃

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۲۷۴	مراقبہ فہر خاص مراقبہ ہوا مراقبہ کا فلسفہ	۱۲۴	خواجہ حسن نظامی
۲۷۵	تاریخی یادداشت قبل ہجرت و بعد ہجرت	۱۲۵	انجمن فیض عام
۲۷۶	بچوں کی تعلیمی تصاویر . . .	۱۲۶	ادارہ منادی
۲۷۷	دریائی جانور	۱۲۶	//
۲۷۸	خشکی کے جانور	۱۳۰	/
۲۷۹	زمین پر رینگنے والے جانور .	۱۴۰	//
۲۸۰	پرند	۱۴۵	//
۲۸۱	دنیا میں انسان کی پیدائش سے پہلے کا عالم	۱۵۲	//
۲۸۲	قدیم زمانہ کے جانور جو آجکل ناپید ہیں	۱۵۴	/
۲۸۳	خیالی جانور جو کبھی موجود نہیں تھے . .	۱۵۵	/
۲۸۴	دین اور دنیا میں حساب کی ضرورت	۱۵۶	خواجہ حسن نظامی
۲۸۵	حساب کیا چیز ہے . . .	۱۵۷	
۲۸۶	دین میں حساب کی تفصیل .	۱۵۷	//
۲۸۷	دینی معاملات میں محاسبہ کی تحقیق . .	۱۵۸	/
۲۸۸	امور دنیا میں حساب کی ضرورت .	۱۵۹	//
۲۸۹	حساب کے اعمال اور انکے طریقے	۱۶۰	
۲۹۰	// // //	۱۶۱	/
۲۹۱	[illegible] .	۱۶۲	مشتہر
۲۹۲	[illegible] . . .	۱۶۳	
۲۹۳	[illegible] . .	۱۶۴	
۲۹۴	[illegible]	۱۶۵	خواجہ حسن نظامی
۲۹۵	اللہ میاں . . .	۱۶۵	/
۲۹۶	محمد رسول اللہ	۱۶۵	/
۲۹۷	حضرت عیسیٰ	۱۶۶	//
۲۹۸	کرشن جی	۱۶۶	/
۲۹۹	گرونانک صاحب	۱۶۶	//
۳۰۰	مولانا کفایت اللہ	۱۶۷	//
۳۰۱	مولانا احمد سعید	۱۶۷	//
۳۰۲	مولانا ظفر علی خاں	۱۶۷	
۳۰۳	جارج پنجم	۱۶۸	//
۳۰۴	وائسرائے ہند	۱۶۸	//
۳۰۵	وائسرائے بیگم	۱۶۹	خواجہ حسن نظامی
۳۰۶	چیف کمشنر دہلی	۱۶۹	//
۳۰۷	ڈپٹی کمشنر دہلی . .	۱۶۹	/
۳۰۸	مسٹر لوپل	۱۶۹	//
۳۰۹	مسز ایبسر	۱۶۹	//
۳۱۰	شیخ محمد رشید	۱۶۹	//
۳۱۱	سر ظفر اللہ خاں	۱۶۹	//
۳۱۲	سر فضل حسین	۱۷۰	//
۳۱۳	سید جعفری	۱۷۰	//
۳۱۴	آل کے حیدر . .	۱۷۰	//
۳۱۵	اعلیٰحضرت حضور نظام	۱۷۱	//
۳۱۶	اعظم جاہ بہادر	۱۷۱	//
۳۱۷	شہزادی دُرِّ شہوار	۱۷۱	//
۳۱۸	شہزادی نیلوفر . . .	۱۷۲	//
۳۱۹	مہاراجہ سر کشن پرشاد	۱۷۲	//
۳۲۰	سر حیدری	۱۷۲	//
۳۲۱	سید محمد مہدی	۱۷۲	//
۳۲۲	[illegible] تاجدار رام پور	۱۷۳	//
۳۲۳	[illegible] منسٹر رام پور	۱۷۴	//
۳۲۴	نواب صاحب [illegible] مانگرول . .	۱۷۴	//
۳۲۵	[illegible] مہاراجہ پٹیالہ .	۱۷۵	//
۳۲۶	ناظر سر عزیز الدین احمد	۱۷۵	//
۳۲۷	سر مرزا اسمٰعیل اور نواب سر امین الدین احمد	۱۷۶	/
۳۲۸	سر سکندر حیات خاں	۱۷۶	//
۳۲۹	لیڈران ملک اور گاندھی جی و مسٹر جناح	۱۷۷	//
۳۳۰	سر عبد القادر	۱۷۷	//
۳۳۱	سر محمد اقبال اور ڈاکٹر انصاری	۱۷۸	/
۳۳۲	مرزا محمود احمد	۱۷۸	//
۳۳۳	مولانا ابوالکلام آزاد و مالوی جی	۱۷۹	//
۳۳۴	بیگم سر محمد شفیع اور بیگم میاں شاہ نواز	۱۸۰	//
۳۳۵	بنت میاں شاہ نواز	۱۸۰	//

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۳۳۶	بیگم آصف علی و مسٹر آصف علی	۱۸۱	خواجہ حسن نظامی
۳۳۷	سر عبداللہ سہروردی	۱۸۱	،،
۳۳۸	ممبران بمبئی و کونسل آف اسٹیٹ	۱۸۲	
۳۳۹	سر عبدالرحیم و سر محمد یعقوب	۱۸۲	،،
۳۴۰	محمود سہروردی و عبدالمتین چودھری	۱۸۲	،،
۳۴۱	حسین امام۔ ڈاکٹر ضیاء الدین	۱۸۲	،،
۳۴۲	محمد یامین و نواب صدیق علی خاں	۱۸۳	،،
۳۴۳	حاجی نور احمد خاں و نواب سر سید	۱۸۳	،،
۳۴۴	سر شاہ و راجہ غضنفر علی خاں ..	۱۸۳	،،
۳۴۵	راجہ چرنجیت سنگھ و نواب سر محمد کر	۱۸۳	،،
۳۴۶	خاں و سردار شبیر محمد خاں او۔جے۔بی	۱۸۳	،،
۳۴۷	عبداللہ ہارون۔ محمد یامین خاں	۱۸۳	،،
۳۴۸	منشی مہر علی و بیرالدین	۱۸۳	،،
۳۴۹	حاجی وجیہ الدین و میاں عبدالعزیز	۱۸۴	،،
۳۵۰	مولانا شفیع داؤدی	۱۸۴	،،
۳۵۱	اطبا ...	۱۸۵	
۳۵۲	سید ... صاحب و حکیم علی رضا	۱۸۵	
۳۵۳	خاں صاحب حکیم ... و حکیم محمد احمد	۱۸۵	
۳۵۴	... و حکیم ... ظفر ...	۱۸۵	
۳۵۵	ڈیبیٹر اور شاعر	۱۸۶	
۳۵۶	آغا حشر و عشقی فہمی و سید بقائی	۱۸۶	
۳۵۷	سید سجاد و مولانا سالک و مولانا ...	۱۸۷	،،
۳۵۸	مہر	۱۸۷	،،
۳۵۹	تاجر و وکیل اور ڈاکٹر	۱۸۸	،،
۳۶۰	محمد ... و بابو ... چندر	۱۸۸	،،
۳۶۱	سید رضا مرزا و سید سجاد ..	۱۸۸	،،
۳۶۲	گنہ گاروں کے لیڈر	۱۸۹	،،
۳۶۳	شیطان کا حلیہ و	۱۸۹	،،
۳۶۴	سلوجیا و نئی روشنی کا فرعون	۱۹۰	،،
۳۶۵	تانگہ۔ رنڈی	۱۹۱	،،
۳۶۶	وکیل اور ڈاکٹر	۱۹۲	،،

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۳۶۷	حضور نظام کے دستخط۔ لارڈ اروِن	۱۹۳	جمع کردہ ادارہ منادی
۳۶۸	کے دستخط۔ سر ہنری کریک کے	۱۹۳	،،
۳۶۹	دستخط۔ ایک انگریز کا فارسی خط	۱۹۳	،،
۳۷۰	لارڈ کرزن کے دستخط۔ لارڈ ولنگڈن	۱۹۴	،،
۳۷۱	کے دستخط۔ لیڈی ولنگڈن کے دستخط	۱۹۴	،،
۳۷۲	الیڈی ہیلی کے اردو دستخط۔ مسٹر	۱۹۴	،،
۳۷۳	گلانسی کے دستخط۔ مولانا الیاس	۱۹۴	،،
۳۷۴	برنی کے دستخط	۱۹۴	،،
۳۷۵	سو برس پہلے کے ایک ہندو کا فارسی خط	۱۹۵	،،
۳۷۶	یورپین انسپکٹر جنرل پولیس حضور	۱۹۶	،،
	نظام کے ہاتھ کا اردو خط	۱۹۶	،،
۳۷۷	تصویر خصائل	۱۹۷	خواجہ حسن نظامی
۳۷۸و۳۷۹	انگریز کے خصائل۔ ہندو کے خصائل	۱۹۷	
۳۸۰	سکھ کے خصائل .	۱۹۷	،،
۳۸۱	مسلمان کے خصائل۔ دہلی والے	۱۹۸	،،
۳۸۲	کے خصائل۔ یو۔پی والے ...	۱۹۸	،،
۳۸۳	پنجاب والے خصائل ...	۱۹۸	،،
۳۸۴	ڈاکٹر کے خصائل۔ حکیم کے خصائل	۱۹۹	،،
۳۸۵	... خصائل	۱۹۹	،،
۳۸۶	... کے خصائل	۲۰۰	،،
۳۸۷	مفلس اور دولت مند کے خصائل	۲۰۰	،،
۳۸۸	... جن کو کوئی خط نہیں لکھتا	۲۰۱	،،
۳۸۹	... کے نام۔ ... کے نام ۔	۲۰۱	،،
۳۹۰	مکھی کے نام	۲۰۱	،،
۳۹۱	مچھر کے نام۔ ... کے نام ۔	۲۰۲	،،
۳۹۲	... کے نام۔ بندر کے نام ۔	۲۰۲	،،
۳۹۳	سور کے نام۔ پتو کے نام ۔	۲۰۳	،،
۳۹۴	کھجور کے نام	۲۰۳	،،
۳۹۵	آم کے نام۔ بیل کے نام ..	۲۰۴	،،
۳۹۶	انگور کے نام	۲۰۴	،،
۳۹۷	پانچ سوالوں کے جوابات	۲۰۵ تا ۲۱۹	،،

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۳۹۸	ان جوابوں پر حسن نظامی کی تنقید۔	۲۲۰	خواجہ حسن نظامی
۳۹۹	کارآمد کلمات	۲۲۰	قادر بخش صاحب مومن سالوی
۴۰۰	اتالیق اشتہار نویسی	۲۲۱	خواجہ حسن نظامی
۴۰۱	امیری دربار کا حکم۔ حضرت زینب کی تقریر	۲۲۱	خواجہ حسن نظامی
۴۰۲	علی اکبر برچھی کھاکر گرے۔ تو بانو علی	۲۲۲	״
۴۰۳	اصغر کو گود میں لو	۲۲۲	״
۴۰۴	جب سکینہ کے ہاتھ رسی سے بندھے	۲۲۳	״
۴۰۵	مسلمان بنانا اچھا یا کافر بنانا۔ اسلامی	۲۲۴	״
۴۰۵	بیٹھک۔ ٹونٹی دار لوٹے کی جے	۲۲۴	״
۴۰۶	تین دن سے زیادہ کی دشمنی حرام ہے	۲۲۴	״
۴۰۷	مسز نائیڈو کے بیٹے میناکا قبول	۲۲۵	״
۴۰۸	اسلام۔ وہ خود اپنی ناؤ میں سوراخ	۲۲۵	״
۴۰۹	کرتے ہیں۔ آریہ تاریخ فرعون سے	۲۲۵	״
•	ملتی ہے	۲۲۵	״
۴۱۰	پاجامہ میں ہاتھ ڈالکر باہر نہ نکلو۔	۲۲۶	״
۴۱۱	بیوقوف کھلاتے ہیں عقلمند کھاتے	۲۲۶	״
۴۱۲	ہیں یا موری اُن کا لحاف ہے۔	۲۲۶	״
۴۱۳	کیا آپ بے روزگار ہیں	۲۲۶	״
۴۱۴	بینک کا سود۔ میز کرسی کا عجیب	۲۲۷	״
۴۱۵	خریدار۔ یہ لڑکا دوڑا ہوا کہاں گیا۔	۲۲۷	״
۴۱۶	ضرورت پڑے تو بازار جاؤ۔ بازار	۲۲۷	״
•	میں جاکر ضرورت پیدا نہ کرو	۲۲۷	״
۴۱۷	ڈاک خانہ کتنی دور ہے۔ مسجد کے	۲۲۸	״
۴۱۸	روپیہ سے گرجا بنایا گیا۔ بینک کا	۲۲۸	״
۴۱۹	سود۔ سود نہیں ہے۔ آپا جان	۲۲۸	״
۴۲۰	اداس بیٹھی ہیں۔ عیسائی تبلیغ	۲۲۸	״
•	کا خرچ	۲۲۸	״
۴۲۱	اصلاح معاشرت	۲۲۹	״
۴۲۲	ناک	۲۲۹	״
۴۲۳	انگریز بیوی	۲۳۰	״
۴۲۴	مسلمان بیوی	۲۳۱	״
۴۲۵	ہندو بیوی۔ میاں۔ ولایتی میاں	۲۳۲	״
۴۲۶	دیسی میاں۔ کڑوے میاں ..	۲۳۳	״

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۴۲۷	نئی روشنی کے میاں	۲۳۴	خواجہ حسن
۴۲۸	خدمتگاری کی تعلیم	۲۳۴	
۴۲۹	انگریزوں کی خدمتگاری ...	۲۳۴	״
۴۳۰	تعلیم خدمتگاری کے اصول ...	۲۳۴	״
۴۳۱	آقاؤں کا فرق	۲۳۵	״
۴۳۲	حیدرآباد کے خدمت گار۔ مصری	۲۳۶	״
۴۳۳	ہوٹل کے خدمت گار۔ ایک	۲۳۶	״
۴۳۴	مسلمان خدمت گار کا صبح سے	۲۳۶	״
۴۳۵	رات تک کا پروگرام	۲۳۶	״
۴۳۶	ڈاکٹر گنیش داس صاحب سجدیو کا	۲۳۷	مش
۴۳۷	اشتہار۔ غلام دستگیر صاحب تاجر	۲۳۷	״
•	کتب کا اشتہار	۲۳۷	״
۴۳۸	ہندوستان کی فلم کمپنیاں ...	۲۳۸	فلمی نق
۴۳۹	پربھات۔ نیو تھیٹرس۔ امپیریل	۲۳۸	״
۴۴۰	رنجیت ساگر۔ سروج۔ ایسٹرن	۲۳۸	״
•	آرٹ	•	״
۴۴۱	کمار مووی۔ ایجنٹا۔ واڈیا۔	۲۳۹	״
۴۴۲	اسٹ انڈیا۔ میڈن۔ کانی۔	۲۳۹	״
۴۴۳	نیو انڈیا سنگیت۔ کنول۔	۲۳۹	״
۴۴۴	بھونانی۔ سری کرشنا۔ جانیت	۲۳۹	״
۴۴۴	حسن نظامی کی رائے	۲۳۹	״
۴۴۵	فلمی ستارے	۲۴۰	مسٹر ظفر تبریزی
۴۴۶	نواب کاشمیری۔ علی اطہر۔	۲۴۰	״
۴۴۷	حیدر شاہ نظامی۔ گوہر۔	۲۴۰	״
۴۴۸	سلوچنا۔ شانتا۔ اوما۔	۲۴۰	״
۴۴۹	کمار۔ سہگل۔ غلام محمد۔ زبیدہ۔	۲۴۱	״
۴۵۰	رتن بائی۔ ترکھنڈ۔ خلیل۔	۲۴۱	״
۴۵۱	مظہر خان عبدالرحیم۔ بلیموریا۔	۲۴۱	״
۴۵۲	لیلا۔ سبیتا۔ جمنا۔ چارلی۔	۲۴۲	״
۴۵۳	راجکرو۔ مادھوری۔ گجن بائی	۲۴۲	״
۴۵۴	جدن بائی۔ مودک۔ پرتھوی	۲۴۲	״
۴۵۵	راج مینا۔ راجا بائی۔	۲۴۲	״
۴۵۶	الوزی۔ نثار۔ اسمٰعیل۔ ہرداس	۲۴۳	״

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۴۵۷	ڈنو سلطانہ۔ زرینہ حسن نظامی کی رائے	۲۴۳	مرزا ظفر تبریزی
۴۵۸	اشتہار کتاب تمدن عرب	۲۴۴	مشتہر
۴۵۹	سید عبد القادر صاحب	۲۴۴	״
۴۶۰	بیسٹر۔ چار مینار حیدر آباد دکن...	۲۴۴	״
۴۶۱	فہرست مطبوعات جامعہ عثمانیہ...	۲۴۵ تا ۲۵۰	
۴۶۲	دکن اور شہر حیدر دکن ...	۲۵۳ تا ۲۵۶	مولوی مخدوم علی صاحب
۴۶۳	اردو اخبار اور رسائل ...	۲۵۷ تا ۲۶۱	ادارہ منادی
۴۶۴	سچے رہنما کی ضرورت اور پہچان۔	۲۶۲ تا ۲۶۳	انند سروپ
۴۶۵	سرت شبد یوگ ...	۲۶۴ تا ۲۶۵	صاحب جی مہاراج
۴۶۶	رادہا سوامی مت۔ خدائے برحق	۲۶۶	״
•	اور وصل حق ...	۲۶۶ تا ۲۶۷	״
۴۶۷	وصیت نامہ اورنگ زیب۔ حکومت	۲۶۸	ادارہ منادی
۴۶۸	اورنگ زیب کی تاریخ کا اشتہار	۲۶۸	مشتہر
	مولانا شاہ حسین میاں	۲۶۹	ادارہ منادی
۴۶۹	درویش کیپ کلاہ کا اشتہار	۲۶۹	مشتہر
۴۷۰	شیعہ فرقے کے اصول ...	۲۷۰	مولانا غلام الحسنین صاحب
۴۷۱	جب آپ کسی کی دعوت کریں۔ اشتہار	۲۷۱	مشتہر
۴۷۲	نظامیہ رسٹورنٹ حیدرآباد ...	۲۷۱	
۴۷۳	کتب خانہ رامپور کی چیز نادر چیزیں	۲۷۲ تا ۲۷۳	مہتمم کتب خانہ
۴۷۴	حجازی روزنامچہ۔ اخبار دیپ فتحپور	۲۷۴	مشتہر
۴۷۵	کا اشتہار۔ ہر فن کے مضامین۔	۲۷۴	״
۴۷۶	رام نگر بنارس۔ رباعیات سرمد	۲۷۴	״
۴۷۷	منادی کا اشتہار ...	۲۷۴	״
۴۷۸	اصلاح اردو ...	۲۷۵	عشرت رحمانی صاحب
۴۷۹	اشتہار مذہبی معلومات رسالہ پیشوا	۲۷۶	مشتہر
۴۸۰	اشتہار میر حسن اینڈ سنز جنرل مرچنٹ	۲۷۶	״
•	حیدر آباد ...	۲۷۶	״
۴۸۱	روزی کمانے کے ہنر۔ خضاب	۲۷۷	حسین بن حسن نظامی
۴۸۲	بنانے کا نسخہ۔ خوشبودار تیل کا نسخہ	۲۷۷	״
۴۸۳	نیم کا صابن۔ پین بام۔ سبز رنگ	۲۷۸	״
۴۸۴	خوشبودار سگار ...	۲۷۸	״
۴۸۵	کولڈ کریم۔ نقلی سنگ مرمر کے کھلونے	۲۷۹	״
۴۸۶	سائیکلو اسٹائیل کی روشنائی۔	۲۷۹	״

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۴۸۷	ڈپلی کیٹر روشنائی۔ مختلف اقسام	۲۸۰	حسین بن حسن نظامی
•	کی روشنائیاں ...	۲۸۰	״
۴۸۸	وارنش۔ کپڑے دھونے کا صابن	۲۸۱	״
۴۸۹	چہرے کے داغ دور کرنے کا صابن۔	۲۸۲	״
۴۹۰	پھلوں کو محفوظ کرنا ...	۲۸۲	״
۴۹۱	دانت صاف کرنے کا عرق ...	۲۸۳	״
۴۹۲	فیس پوڈر۔ لکڑی کی عمدہ وارنش	۲۸۴	״
۴۹۳	اشتہار ٹریڈ مارک رجسٹری سنٹرل	۲۸۴	مشتہر
۴۹۴	ٹریڈنگ کمپنی دہلی ...	۲۸۴	״
۴۹۵	دکن مسلم شیرینی فروش کا اشتہار	۲۸۵	״
۴۹۶	حلوائی کی تعلیم ...	۲۸۵	خواجہ حسن نظامی
۴۹۷	پھیری کے ذریعہ بکری۔ دکان کس	۲۸۶	״
۴۹۸	موقعہ پر ہو ...	۲۸۶	״
۴۹۹	حلوائی کی دکان کا سامان ...	۲۸۷	״
۵۰۰	چاشنیاں ...	۲۸۸	״
۵۰۱	مٹھائیاں ...	۲۸۹	״
۵۰۲	مٹھائیوں میں رنگ اور خوشبو دینے	۲۹۰	״
۵۰۳	کی ترکیب ...	۲۹۰	״
۵۰۴	اشتہار۔ ادہونی کی پائیدار شطرنجیاں	۲۹۱	مشتہر
۵۰۵	این بدیع اللہ نظامی ...	۲۹۱	״
۵۰۶	لاکھ روپیہ کی شادی ہو یا سو روپیہ	۲۹۱	״
۵۰۷	کی آر آر جیون لعل حیدر آباد ۔۔	۲۹۱	״
۵۰۸	اشتہار سنبل صاحب۔ راجستان	۲۹۲	״
۵۰۹	بک ڈپو جے پور دوسرا اشتہار	۲۹۲	״
۵۱۰	پائنیر آرٹس کمپنی ...	۲۹۲	״
۵۱۱	کمیاب نسخے	۲۹۳	حکیم محمود علی خاں
۵۱۲	مقوی دماغ اطریفل مقوی دماغ	۲۹۳	صاحب ماہر
۵۱۳	جوارش۔ دافع زکام گولیاں	۲۹۳	״
۵۱۴	مرگی کی گولیاں۔ مقوی اعصاب	۲۹۳	״
۵۱۵	گولیاں ...	۲۹۳	״
۵۱۶	پسلی کے خلل کی گولیاں مقوی	۲۹۴	״
۵۱۷	دماغ حریرہ۔ مقوی حافظہ حریرہ	۲۹۴	״
۵۱۸	مقوی دماغ خمیرہ مقوی قلب	۲۹۴	״

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۵۱۹	خمیرہ سکتہ کی دوا۔ آدھے سر	۲۹۴	حکیم محمود علی خاں
۵۲۰	کے درد کی دوا........	۲۹۴	صاحب ماہر
۵۲۱	سرسام کی دوا۔ آنکھ کی دوا۔	۲۹۵	″
۵۲۲	بلاسس..........	۲۹۵	″
۵۲۳	مرتیابند کا سرمہ۔ شیاف لیپ	۲۹۶	″
۵۲۴	لکنت کی گولیاں جناق کی دوا۔	۲۹۶	″
۵۲۵	غرارے منجن۔ عرق سی سل کی	۲۹۷	″
۵۲۶	گولیاں.........	۲۹۷	″
۵۲۷	کالی کھانسی کی گولیاں۔ مقوی	۲۹۸	″
۵۲۸	قلب شربت.......	۲۹۸	″
۵۲۹	تلی کی گولیاں۔ دافع ہیضہ عرق۔	۲۹۹	″
۵۳۰	ذیابیطس کی گولیاں......	۲۹۹	″
۵۳۱	درد گردہ کی گولیاں۔ سوزاک	۳۰۰	″
۵۳۲	کی گولیاں۔ جریان کا سفوف۔	۳۰۰	″
۵۳۳	بواسیر کی دھونی پیچش کی گولیاں	۳۰۰	″
۵۳۴	قبض کشا گولیاں پٹی۔ باہ کی	۳۰۰	″
۵۳۵	گولیاں بلساک کی گولیاں...	۳۰۰	″
۵۳۶	سینک۔ ابٹنا۔ داد کی دوا	۳۰۱	″
۵۳۷	کھجلی کی دوا۔ بال بڑھانے کی	۳۰۱	″
۵۳۸	دوا۔ دق کی گولیاں۔ طاعون	۳۰۱	″
۵۳۹	کی گولیاں۔ کایا پلٹ گولیاں	۳۰۱	″
۵۴۰	کشتہ بنانے کے طریقے	۳۰۱	″
۵۴۱	کشتوں کے متعلق ضروری معلومات	۳۰۲	″
۵۴۲	کشتہ کھانیکا طریقہ۔ کشتہ زندہ	۳۰۳	″
۵۴۳	کرنے کی ترکیب۔ کامل اور ناقص	۳۰۳	″
۵۴۴	کشتوں کی شناخت ناقص	۳۰۳	″
۵۴۵	کشتوں کے استعمال کی خرابی	۳۰۳	″
۵۴۶	دور کرنا........	۳۰۳	″
۵۴۷	سفید ابرک کا کشتہ۔ سیاہ ابرک	۳۰۴	″
۵۴۸	کا کشتہ۔ انڈے کے چھلکوں	۳۰۴	″
.	کا کشتہ.........	۳۰۴	″
۵۴۹	پھٹکری کا کشتہ۔ جست کا کشتہ	۳۰۵	″
۵۵۰	چاندی کا کشتہ۔ خبث الحدید کا	۳۰۵	″
۵۵۱	کشتہ۔ روپیہ کا کشتہ۔ زمرد کا	۳۰۵	حکیم ماہر صاحب
۵۵۲	کشتہ۔ سونے کا کشتہ سیسہ	۳۰۵	″
۵۵۳	کا کشتہ۔ سیپ کا کشتہ...	۳۰۵	″
۵۵۴	سیلکھڑی کا کشتہ۔ عقیق کا	۳۰۶	″
۵۵۵	کشتہ۔ فولاد کا کشتہ۔ گئودنتی	۳۰۶	″
۵۵۶	ہرتال کا کشتہ۔ موتی کا کشتہ	۳۰۶	″
۵۵۷	مونگے کا کشتہ۔ ملک کا کشتہ	۳۰۶	″
۵۵۸	یاقوت کا کشتہ۔ ادویت کے	۳۰۶	″
۵۵۹	جوہر نکالنے کے طریقے....	۳۰۶	″
۵۶۰	جوہر تیار کرنے کی ترکیب...	۳۰۷	″
۵۶۱	پھٹکری کا مرکب جوہر۔ تنباکو	۳۰۸	″
۵۶۲	کا جوہر۔ چاندی کا مرکب جوہر	۳۰۸	″
۵۶۳	گندک کا جوہر۔ ادبان کا جوہر	۳۰۸	″
۵۶۴	نوشادر کا جوہر۔ حکیم ماہر	۳۰۸	″
۵۶۵	صاحب کی کتابوں کا تذکرہ۔	۳۰۸	″
۵۶۶	دائرہ شمسی..........	۳۰۹	مولوی عبداللہ صاحب
۵۶۷	بارہ برجوں کا نقشہ......	۳۱۰	″
۵۶۸	ادبی تفریحات۔ ال کھپری۔	۳۱۱	خواجہ حسن نظامی
۵۶۹	مس چڑیا کی کہانی......	۳۱۲	″
۵۷۰	جھینگر کا جنازہ......	۳۱۳ و ۳۱۴	″
۵۷۱	مہدوی فرقہ کے اصول....	۳۱۵	نواب بہادر یار جنگ
۵۷۲	آپ گھر بیٹھے لکھپتی بن سکتے	۳۱۶	مشتہر
۵۷۳	ہیں۔ پروفیسر ایم۔ ذی جعفری	۳۱۶	″
.	لاہور.........	۳۱۶	″
۵۷۴	روزنامچہ حسن نظامی کی روح۔	۳۱۷	خواجہ حسن نظامی
۵۷۵	دہلی میں مرہٹوں کی حکومت۔	۳۱۷	″
۵۷۶	چرن سنگھ صاحب شہید۔	۳۱۷	″
۵۷۷	سینما کمپنیوں کے اشتہار۔	۳۱۷	″
۵۷۸	سلوچنا اور رگھن کے حلیے..	۳۱۷	″
۵۷۹	ٹیلیفون میں بات کرنیکا ہنر۔	۳۱۸	″
۵۸۰	لاکھوں۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔	۳۱۹	″
۵۸۱	قبر کا پٹاؤ۔ قرول باغ کی گلیوں	۳۱۹	″
.	کے نام........	۳۱۹	″

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۵۸۲	جنگ یورپ کی قرآن مجید میں خبر	۳۲۰	خواجہ حسن نظامی
۵۸۳	مسجد شہید گنج کی تاریخ۔ میر القائم	۳۲۰	//
۵۸۴	باورچی خانہ کی اصلاح۔ بہت	۳۲۱	//
۵۸۵	سے نوکر فضول ہیں۔ بے جان	۳۲۱	//
۵۸۶	کا نکاح۔ حضرت عائشہ کی گڑیاں	۳۲۱	//
۵۸۷	پینے کے پانی کی خرابی۔۔۔۔۔۔	۳۲۱	//
۵۸۸	کونسی تجارت کی جائے۔ ایکہزار	۳۲۲	//
۵۸۹	پونڈ بیکار چیز کو کام میں لانا۔۔	۳۲۲	//
۵۹۰	سوچنے کی ضرورت ہے۔ اپنڈی	۳۲۲	//
۵۹۱	سائٹس کا علاج۔ کھانے کے	۳۲۲	//
۔	بعد کلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۲۲	//
۵۹۲	خالد میاں کی بسم اللہ۔۔۔۔	۳۲۳	//
۵۹۳	کیمیا کا خاص نسخہ۔ سچے موتی	۳۲۴	//
۵۹۴	بنانے کا نسخہ۔۔۔۔۔۔۔	۳۲۴	//
۵۹۵	وضعداری کیا چیز ہے۔۔۔۔	۳۲۵	//
۵۹۶	انیکشن کا حلیہ۔ لالہ چند دلال	۳۲۶	//
۵۹۷	چاول والے۔ لوح مزار میاں	۳۲۶	//
۵۹۸	نعیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۲۶	//
۵۹۹	جماعت احمدیہ کے امام۔۔	۳۲۷	//
۶۰۰	حسن نظامی کے اقوال۔۔۔	۳۲۷	//
۶۰۱	سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کا	۳۲۷	//
۶۰۲	نتیجہ۔ قصر ہزار ستون۔	۳۲۷	//
۶۰۳	مصری حروف کا کتبہ۔۔۔	۳۲۷	//
۶۰۴	اڈیٹر انصاف۔ زید کی دعا۔	۳۲۸	//
۶۰۵	کیا تم ملّا ہو۔۔۔۔۔۔۔	۳۲۸	//
۶۰۶	ہندوستان کے چھ شاعر۔۔۔۔	۳۲۹	//
۶۰۷	اردو کے ظرافت نگار۔۔۔	۳۲۹	//
۶۰۸	سورۂ فاتحہ کا عمل۔۔۔۔۔۔	۳۲۹	//
۶۰۹	ہمزاد کا عمل۔۔۔۔۔۔۔	۳۲۹	//
۶۱۰	ہندوستانی کیوں کمزور ہوتے جاتے ہیں	۳۳۰	//
۶۱۱	قوام کی گولیاں۔۔۔۔۔۔۔	۳۳۰	//
۶۱۲	وانہ دہ رسینا کو۔۔۔۔۔۔	۳۳۰	//
۶۱۳	بیمہ اور مسلمان۔۔۔۔۔۔	۳۳۱	//

نمبر شمار	باب اور اسکے عنوانات	صفحات	نوشتہ
۶۱۴	میاں سر فضل حسین کا خط۔۔۔۔	۳۳۲	۔
۶۱۵	چودہری ظفر اللہ خاں کا خط۔۔۔	۳۳۲	۔
۶۱۶	اقوام ہند کی معلومات۔۔۔۔۔	۳۳۳	خواجہ حسن نظامی
۶۱۷	ہندو مذہب۔۔۔۔۔۔۔	۳۳۳	//
۶۱۸	ہندوؤں کی چار ذاتیں۔۔۔۔	۳۳۵	//
۶۱۹	ہندو فقیروں کی شاخیں۔۔۔	۳۳۶ تا ۳۳۸	//
۶۲۰	جوگیوں کے عقائد۔۔۔۔۔	۳۳۹	//
۶۲۱	ہندو مذہب کی مشہور اصطلاحیں۔۔	۳۳۹ تا ۳۴۰	//
۶۲۲	سکھ۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۴۱	//
۶۲۳	ہندوستان کے پانچ مذاہب کے چودہ نکات	۳۴۲	مولوی محمد نظام الدین صاحب
۶۲۴	خواجہ حسن نظامی صاحب کے تجربے۔۔	۳۴۷ تا ۳۴۸	خواجہ حسن نظامی
۶۲۵	دہلی میں جوتوں کی مشہور تجارت گاہ۔	۳۴۶	//
۶۲۶	اخوان طریقت اور احباب۔۔۔۔	۳۴۹ تا ۳۶۱	//
۶۲۷	ہندوستان کی مادری زبان۔۔۔	۳۶۲	//
۶۲۸	اردو کے مخلص اور علمی مددگار۔۔۔۔	تا ۳۶۶	//
۶۲۹	دستخط و مونوگرام۔۔۔۔۔۔۔	۳۶۷	//
۶۳۰	سابق وزیر ہند مسٹر مانٹیگو کا روزنامچہ	۳۶۸	//
۶۳۱	سفر ہندوستان۔۔۔۔۔	تا ۳۷۰	//
۶۳۲	حیدرآباد دسب کی مذکرتات	۳۷۳	//
۶۳۳	ٹیپو سلطان شہید بھی نظامی تھے	۳۷۴	//
۶۳۴	تذکرہ سید قاسم حسینی صاحب	//	//
۶۳۵	انتخاب کلام اکبر و غزل	۳۷۵	//
۔	مولوی امین الحسن	۔	//
۶۳۶	آخری بات	۳۷۶	//
۶۳۷	معلومات عامہ	۳۷۷ تا ۳۸۰	//

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۱	کعبہ شریف میں نماز ہو رہی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱
۲	مدینہ منورہ کا مکمل نظارہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱
۳	ریاست کپورتھلہ پنجاب میں مہاراجہ کی بنائی ہوئی فاطمی طرز تعمیر کی مسجد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲
۴	احمد آباد کی قدیمی خوبصورت مسجد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۳
۵	احمد آباد کی بلند میناروں والی شاہی زمانہ کی مسجد ۔ ۔	۳
۶	دہلی کے پرانے قلعہ میں شہنشاہ شیر شاہ کی بنائی ہوئی مسجد	۴
۷	سری کرشن جی اور پانڈو کے بنائے ہوئے مشہور مقام اندرپرست پر تعمیر کردہ دین پناہ قلعہ ۔ ۔ ۔ ۔	۴
۸	پنانگ (ملایا) کی نہایت خوبصورت مسجد ۔ ۔ ۔ ۔	۵
۰	بیت المقدس میں حضرت عمرؓ کے نام سے منسوب ممبر	۵
۹	فلسطین میں حضرت موسےٰؑ کے مزار کا بیرونی منظر ۔ ۔	۶
۱۰	فلسطین میں حضرت ابراہیمؑ کا مزار مبارک ۔ ۔	۶
۱۱	فلسطین میں حضرت موسےٰؑ کے مزار کا اندرونی رخ	۷
۱۲	دمشق کی اموی مسجد میں وہ مینارہ جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ قیامت کے قریب عیسیٰؑ اس پر اتریں گے	۷
۱۳	وہ مقام جہاں سے حضرت عیسےٰؑ آسمان پر اٹھائے گئے	۸
۱۴	صلیبی رقابتوں کے مجاہد اعظم سلطان صلاح الدین ایوبی کا مزار دمشق میں جس کے سرہانے اُن کا عمامہ اور تسبیح بھی موجود ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۸
۱۵	مغل شہنشاہ شاہجہاں اور اس کی بیوی کا مشہور مقبرہ تاج محل آگرہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۹
۱۶	ایک سید بزرگ کا نہایت خوبصورت روضہ ملتان میں	۹
۱۷	ہمایوں کو شکست دینے والے افغان شہنشاہ شیر شاہ کا مقبرہ سہسرام (بہار) میں ۔ ۔ ۔ ۔	۱۰
۱۸	پنانگ (ملایا) کی ایک اور خوبصورت مسجد ۔	۱۰
۱۹	سلطان سخنوری شاعر اعظم مرزا اسد اللہ خاں غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا دستخط اور مہر کے ساتھ نمونہ	۱۱
۲۰	استاد شاہ ذوقؔ دہلوی کے دستی نوشتہ کی تصویر	۱۱
۲۱	خلافت کے زمانہ کی ترکی حکومت کے سکے اور جھنڈا ۔	۱۲
۲۲	گذشتہ زمانہ کی مصری حکومت کے سکے اور جھنڈا ۔	۱۲
۲۳	روضہ مبارک حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب جلالپور جہلم میں	۱۳
۲۴	سلطنت آصفجاہی کے بادشاہوں اور ان کے خاندان کے خاص مونوگرام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۴
۲۵	حیدرآبادی اُمراء کے مونوگرام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۵
۲۶	حیدرآبادی اُمراء اور عہدہ داروں کے مونوگرام	۱۶
۲۷	حیدرآبادی اُمراء اور عہدہ داروں کے اور تاجروں کے مونوگرام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۷
۲۸	حیدرآبادی انجمنوں اور رجواڑوں وغیرہ کے مونوگرام	۱۸
۲۹	حجاز کابل فلسطین حیدرآباد اور افریقہ وغیرہ کے ٹکٹ	۱۹
۳۰	شہنشاہ ہندوستان غازی محی الدین اورنگزیب کے دستخط و مہر	۲۰
۳۱	حضرت یوسفؑ کی پرانی تصویر جو مصر کے عجائب خانہ میں موجود ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۱
۳۲	یہودیوں کے مذہبی پیشوا الواح توریت کو لئے کھڑے ہیں	۲۱
۳۳	سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ کی پرانی تصویر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۲
۳۴	حضرت مولانا سید غیاث الدین احمد میاں قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ احمد آباد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۳
۳۵	حضرت مولانا سید حسین میاں صاحب سجادہ نشین حضرت مولانا سید سلیمان صاحب پھلواروی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۳
۳۶	حافظ سید عبداللہ صاحب خلف امام صاحب مع مسجد مدنی	۲۳
۳۷	مثنوی شریف کے مصنف حضرت مولانا روم ۔ ۔	۲۴
۳۸	حضرت مولانا روم کے سلسلہ مولویہ کے درویش حال قال میں مصروف ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۴
۳۹	قسطنطنیہ کے ایک مشہور ترک درویش تلاوت میں مصروف	۲۵
۴۰	روستان کے ایک مشہور صوفی بزرگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۵
۴۱	یورپ میں تصوف کی تبلیغ کرنے والے صوفی عنایت خاں مرحوم	۲۶
۴۲	صوفی عنایت خاں کے بھائی صوفی مشرف خان جو آجکل یورپ میں تبلیغ تصوف کا کام کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔	۲۶
۴۳	صوفی مشرف خاں کی یورپین بیوی جو تبلیغ تصوف کا کام کرتی ہیں	۲۶
۴۴	حضرت خواجہ سید حسین علیشاہ صاحب جد امجد خواجہ حسن نظامی	۲۷

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۴۵	حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہٗ . . .	۲۸
۴۶	سید محمد اشرف کشفی شاہ نظامی برما میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۲۹
۴۷	مولانا نیکی شاہ نظامی صوبہ بہار میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۲۹
۴۸	مولانا قطب الدین ترتی شاہ نظامی احمد آباد میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۰
۴۹	حافظ دادا میاں نظامی دھونی میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۰
۵۰	مولانا حاجی علی میاں قریتی شاہ نظامی مرحوم سابق خلیفہ احمد آباد	۳۰
۵۱	سید شاہ قاسم حسینی نظامی صوبہ مدراس میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۰
۵۲	توحیدی شاہ نظامی رنگون میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۱
۵۳	سید فخر اللہ شاہ نظامی حیدرآباد میں خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ	۳۱
۵۴	حکیم خسرو شاہ نظامی خلف حکیم نابینا صاحب خلیفہ خواجہ حسن نظامی	۳۱
۵۵	حاجی قاضی میراں بخش صاحب صدر جماعت نظامیہ صوبہ سرحد	۳۱
۵۶	توحیدی شاہ نظامی اور سبیل شاہ نظامی رنگون (برما) ———	۳۲
۵۷	ڈاکٹر محمد قمر الدین ہلالی شاہ نظامی خلیفہ خواجہ حسن نظامی	۳۲
۵۸	مجاہد اعظم سلطان محمود غزنوی	۳۳
۵۹	غازی محمد بن قاسم جنہوں نے ۹۳ہجری میں سندھ کو فتح کیا	۳۳
۶۰	سلطان شہاب الدین غوری ہندوستان میں اسلامی حکومت شروع کرنے والے . . .	۳۴
۶۱	سراج الدین بہادر شاہ ہندوستان میں اسلامی حکومت ختم کرنے والے	۳۴

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۶۲	بہادر شاہ کے بیٹے مرزا مغل جو باغی فوج کے سپہ سالار تھے اور غدر میں مارے گئے . . .	۳۵
۶۳	بہادر شاہ کے پوتے شہزادہ جمشید بخت جنہوں نے رنگون میں بحالت قید وفات پائی . . .	۳۵
۶۴	غازی محمد نادر شاہ شہید اپنے سب بھائیوں کے ساتھ	۳۶
۶۵	المتوکل علی اللہ سلطان ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان	۳۷
۶۶	اعلیٰ حضرت حضور نظام	۳۸
۶۷	شاہزادہ اعظم جاہ بہادر ولیعہد حضور نظام اور ان کی بیگم صاحبہ اور انکے فرزند مکرم جاہ بہادر	۳۹
۶۸	ہز ہائی نس نواب رضا علیخاں بہادر فرمانروا رامپور	۴۰
۶۹	نواب صدیق الزماں بہادر فرمانروا ریاست مانگرول اور ان کے ولیعہد	۴۱
۷۰	آنریبل نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ خاں رئیس بھیکم پور	۴۱
۷۱	ہز ہائی نس سر سلطان شجاع الملک بہادر فرمانروا ریاست چترال اپنے علماء اور امراء کے ساتھ دہلی میں . .	۴۲
۷۲	نواب غلام معین الدین خاں بہادر فرمانروا ریاست مانادر (کاٹھیاواڑ)	۴۳
۷۳	مہارانا نابر سنگھ الیشور سنگھ (نصر اللہ خاں)	۴۴
۷۴	مسٹر ولی محمد مومن چیف سکرٹری ریاست مانادر	۴۴
۷۵	مہاراجہ سرکشن پرشاد اور ان کے بچے خواجہ حسن نظامی کے مکان میں	۴۵
۷۶	مولوی محمد بشیر حسین زیدی۔ پولٹکل منسٹر ریاست رامپور	۴۶
۷۷	مولانا سید نجم الدین احمد جعفری۔ ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل پبلک انفارمیشن بیورو گورنمنٹ ہند.	۴۶
۷۸	نواب دوست محمد خاں صاحب جاگیردار حیدرآباد	۴۷
۷۹	راجہ خواجہ پرشاد بہادر ولی عہد مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر	۴۸
۸۰	نواب سرامین جنگ بہادر	۴۸
۸۱	نواب مظفر نواز جنگ بہادر۔ نواب ابوالفتح خاں بہادر اور نرائن پرشاد صاحب حیدرآباد دکن	۴۹
۸۲	نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدرآباد ہائی کورٹ	۵۰
۸۳	نواب ذوالقدر جنگ بہادر مرحوم سکرٹری حضور نظام	۵۰

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۸۴	نواب کاظم یار جنگ بہادر وزیر داخلہ افغانستان . .	۵۱
۸۵	ڈاکٹر لطیف سعید صاحب حیدر آباد	۵۲
۸۶	مولوی عنایت الرحمٰن خاں صاحب افسر خزانہ . . .	۵۲
۸۷	نواب مصاحب جنگ بہادر جج ہائیکورٹ حیدر آباد	۵۲
۸۸	نواب بہادر یار جنگ بہادر حیدر آباد	۵۲
۸۹	راجہ صاحب جہانگیر آباد ۔ اودھ	۵۳
۹۰	شہزادہ معظم جاہ بہادر حیدر آباد	۵۴
۹۱	مولانا سر محمد یعقوب صاحب	۵۵
۹۲	ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب ۔ وائس چانسلر	۵۶
۔	علی گڑھ مسلم یونیورسٹی	۔
۹۳	سر محمد شفیع مرحوم	۵۶
۹۴	احمد آباد کے قومی کارکن	۵۷
۹۵	دہلی کے اخبار نویس	۵۸
۹۶	جاپانی اخبار نویس دہلی میں	۵۹
۹۷	حکیم مومن دہلوی	۶۰
۹۸	ساغر نظامی	۶۰
۹۹	ملا واحدی صاحب ۔ عبد الفقیر عشقی صاحب وغیرہ .	۶۱
۱۰۰	بقائی صاحب ایڈیٹر پیشوا دہلی	۶۱
۱۰۱	پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی . . .	۶۲
۱۰۲	حامد اللہ صاحب افسر میرٹھی	۶۲
۱۰۳	مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی	۶۳
۱۰۴	ظفر سعید صاحب نیازی ایڈیٹر رسالہ کامیاب	۶۴
۱۰۵	مولوی مقبول احمد نظامی	۶۴
۱۰۶	غلام نظام الدین بریلی نظامی ایڈیٹر "دین و نظام" احمد آباد	۶۴
۱۰۷	ڈاکٹر سید محمد شریف صاحب منتقی	۶۵
۱۰۸	حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر دہلی	۶۶
۱۰۹	حکیم علی رضا خاں صاحب دہلی	۶۶
۱۱۰	حکیم اکبر علی صاحب حیدر آباد	۶۶
۱۱۱	حکیم احمد حسن خاں نظامی دہلی	۶۶
۱۱۲	حکیم عبد المجید صاحب مرحوم دہلی	۶۷
۱۱۳	حکیم مصطفےٰ حسین نظامی حیدر آباد . . .	۶۷
۱۱۴	حکیم الطاف حسین مرحوم حیدر آباد . . .	۶۷
۱۱۵	ڈاکٹر محمد علی صاحب دہلی	۶۷
۱۱۶	فصاحت علی صاحب دہلی	۶۷
۱۱۷	محمد یوسف خوش اقبال نظامی حیدر آباد	۶۸
۱۱۸	صادق الیقین نظامی حیدر آباد	۶۸
۱۱۹	کامل الیقین نظامی حیدر آباد	۶۸
۱۲۰	مولوی محمد یعقوب قریشی ناسوتی نظامی حیدر آباد	۶۸
۱۲۱	مولانا عشقی نظامی رنگون	۶۹
۱۲۲	رجہ لچھما ریڈی نظامی حیدر آباد	۶۹
۱۲۳	محمد اسرائیل خاں سیوت نظامی آدرہ بنگال	۶۹
۱۲۴	حکیم محمد دین ملنسار نظامی دہلی	۶۹
۱۲۵	حکیم مرزا اسحاق بیگ ترکی شاہ نظامی رامپور	۷۰
۱۲۶	سید محمد نذیر بلالی شاہ نظامی حیدر آباد . . .	۷۰
۱۲۷	سراج الدین قریشی نظامی احمد آباد ۔	۷۰
۱۲۸	اندر سنگھ صاحب نظامی ۔ فرید کوٹ ۔	۷۰
۱۲۹	پونہ کے دو پارسی نظامی	۷۱
۱۳۰	لالہ منولال اور ان کے لڑکے گیان چند اپنے	۷۱
۔	پیر کو گائے نذر کر رہے ہیں	۔
۱۳۱	سکندر آباد میں ۱۹۱۷ء میں سیٹھ محمد عیسیٰ وغیرہ	۷۲
۱۳۲	سلطان علی نظامی مرحوم رنگون . . .	۷۲
۱۳۳	نظام الحق عباسی نظامی مرحوم احمد آباد	۷۳
۱۳۴	غلام نظام الدین بریلی نظامی اور انکے بچے احمد آباد	۷۳
۱۳۵	سردار دھینگو میاں دلدار شاہ نظامی بڑودہ	۷۴
۱۳۶	لنگری شاہ وغیرہ سورت	۷۵
۱۳۷	سردار شیر میاں نظامی وغیرہ احمد آباد . . .	۷۶
۱۳۸	حیدر آباد کی ایک جماعت	۷۷
۱۳۹	رنگون برما کی ایک جماعت	۷۸
۱۴۰	دہلی میں سرحد کے نظامی	۷۹
۱۴۱	مولانا حسن الدین خاموش ایڈیٹر دلچسپ فتح پور	۸۰
۱۴۲	شہزادہ فیصل ابن سعود کے لڑکے بیت المقدس میں	۸۰
۱۴۳	بیت المقدس میں حضرت موسیٰ کا عرس	۸۰
۱۴۴	بیت المقدس میں ہندی تکیہ کی نئی عمارت عثمان منزل	۸۱
۱۴۵	کوبے جاپان کی ایک مسجد	۸۱
۱۴۶	کوبے جاپان کی مسجد کا مینار	۸۱
۱۴۷	مولویہ خاندان کے قوال	۸۲

نمبر شمار	نام تصاویر	صفحہ
۱۴۸	برما کے ایک بدھ درویش	۸۲
۱۴۹	برما کے ایک دوسرے بدھ درویش ...	۸۲
۱۵۰	سلطان صلاح الدین ایوبی کے علم بہادر کا جلوس ...	۸۳
۱۵۱	بیت المقدس کا تاریخی دروازہ جس سے بخت النصر	۸۳
۰	بادشاہ داخل ہوا	۸۳
۱۵۲	رنگون برما کی مین الیسوسی ایشن کے اراکین ..	۸۳
۱۵۳	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر اپنے بچوں کیساتھ ۱۹۱۳ء	۸۴
۱۵۴	راؤ جے چند منصب دار سرکار نظام ...	۸۴
۱۵۵	راؤ ہرچند منصب دار سرکار نظام ...	۸۴
۱۵۶	جاپان میں عید میلاد کا جلسہ ...	۸۵
۱۵۷	ملک محمد اسلم بیرسٹر لاہور	۸۶
۱۵۸	معقول احمد صاحب بی اے افسر محکمہ اطلاعات	۸۶
۰	ریاست رام پور	۰
۱۵۹	آر محمد غوث صاحب رنگون	۸۷
۱۶۰	ایس عبدالرحیم صاحب رنگون	۸۷
۱۶۱	مرزا محمد بیگ صاحب رنگون	۸۷
۱۶۲	ام زیڈ انصاری صاحب رنگون ...	۸۷
۱۶۳	سید یوسف صاحب بخاری دہلوی ...	۸۸
۱۶۴	لشیر الحسن خاں دہلی	۸۸
۱۶۵	عبدالرزاق خاں نظامی رنگون	۸۸
۱۶۶	شہاب الدین خاں موٹر ڈرائیور دہلی ..	۸۸
۱۶۷	طبیہ کالج دہلی میں یوم اجمل	۸۹
۱۶۸	سر میرزا اسمٰعیل وزیر اعظم میسور	۹۰
۱۶۹	سفیر صاحب افغانستان	۹۱
۱۷۰	نواب صاحب تارن وغیرہ	۹۲
۱۷۱	لیڈی فرینک نانس کوبچ	۹۳
۱۷۲	تمام ممبران اسمبلی وکونسل آف اسٹیٹ ...	۹۴
۱۷۳	مسٹر جھبری سکرٹری اورنیٹل بیمہ کمپنی دہلی ...	۹۴
۱۷۴	زید بن حسن نظامی	۹۴
۱۷۵	راجکوٹ میں ایجنٹ ٹو گورنر	۹۵
۱۷۶	سنہ ۱۹۱۱ء میں بیت المقدس کا گورنر ...	۹۶
۱۷۷	سنہ ۱۹۱۵ء زین سیرہ دہلی میں ایک گروپ ..	۹۷
۱۷۸	جب حسین کا ہاتھ ٹوٹا	۹۷
۱۷۹	زید بن حسن نظامی عمر ۴ سال ...	۹۷
۱۸۰	مسٹر ڈیوڈ یہودی اور ان کے بچے ...	۹۸
۱۸۱	علی بن حسن نظامی	۹۸
۱۸۲	ایڈیٹر صاحب رہبر دکن ۔ حیدرآباد ۔	۹۹
۱۸۳	بابو کیشب چندر صاحب وکیل دہلی ...	۹۹
۱۸۴	شیخ احمد صاحب پیش امام ۔ اکولہ برار	۹۹
۱۸۵	حکیم دال جاہی صاحب حیدرآباد	۹۹
۱۸۶	پرنس بدرالدین نظامی کی شادی دہلی ...	۱۰۰
۱۸۷	مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر ہمدرد دواخانہ دہلی	۱۰۱
۱۸۸	حسین عمر ۴ ماہ	۱۰۲
۱۸۹	حسین عمر ۴ سال	۱۰۲
۱۹۰	حسین عمر ۸ سال	۱۰۳
۱۹۱	نواب سالار جنگ بہادر	۱۰۴
۱۹۲	حیدرآباد کی ینگ نظامیہ جماعت	۱۰۵
۱۹۳	حیدرآباد کے مشہور ڈاکٹر	۱۰۶
۱۹۴	اہل بیت خواجہ حسن نظامی	۱۰۷
۱۹۵	گاندھی جی	۱۰۸
۱۹۶	جواہر لال جی نہرو	۱۰۸
۱۹۷	بابو راجندر پرشاد جی	۱۰۸
۱۹۸	مالوی جی	۱۰۸
۱۹۹	مسز نائیڈو	۱۰۸
۲۰۰	ڈاکٹر امبیدکر	۱۰۸
۲۰۱	مسٹر محمد علی جناح	۱۰۹
۲۰۲	سر عبدالرحیم	۱۰۹
۲۰۳	ڈاکٹر انصاری	۱۰۹
۲۰۴	مولانا حالی	۱۰۹
۲۰۵	نواب صاحب چھتاری	۱۰۹
۲۰۶	مسولینی	۱۰۹
۲۰۷	مولوی عبدالغفور صاحب نامی	۰
۱۵۶	بھائی امر سنگھ ست سنگی اور مستری حبیب خان نظامی	۸۵

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب



حضرت مولانا حکیم حافظ عبدالوہاب صاحب انصاری
برادر بزرگ ڈاکٹر انصاری صاحب و طبیب خاص
مرحوم اعلیٰ حضرت حضور نظام
یہ تصویر حکیم صاحب کی اجازت یا علم کے بغیر
لی گئی ہے کیونکہ حکیم صاحب تصویر کشی
کے خلاف ہیں

عکس مبارک مکتوب قلمی متوکل علی اللہ اعلیٰ حضرت سلطان محمد ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان بحال شہزادگی

۲ عقرب ۱۳۰۹ برادر دوست محترم حضرت خواجه حسن نظامی صاحب

مخدومی حضرت حسن نظامی صاحب

روزنامچه هفته وار مرسول گرامی رسید مشکورم نمود احساسات محبت آمیز

این دوست مهربان را در روزنامچه در باب خود مطالعه نموده زیاده ممنون شدم

خداوند کریم من را و پدر تاجدارم را با جمیع خیرخواهان اسلام به خدمت اسلام

و افغانستان توفیق دهد - آمین دوست شما

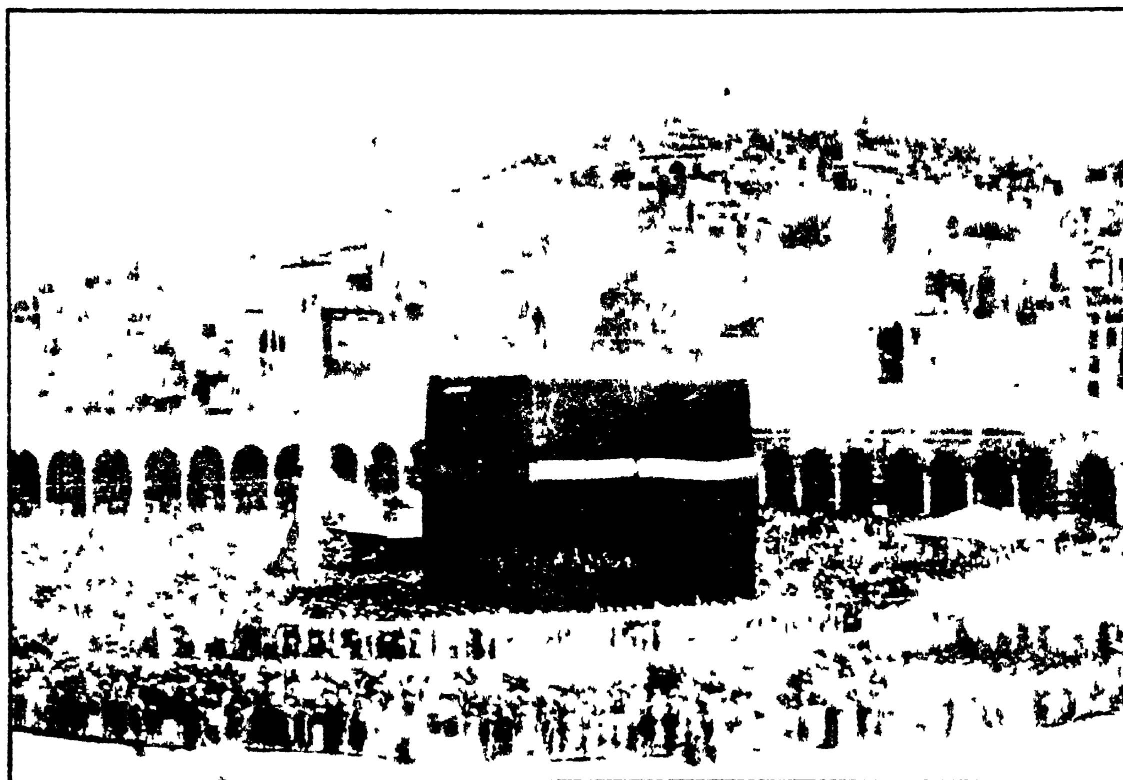
محمد ظاهر

یہ خط اعلیحضرت متوکل علی اللہ محمد ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان کے خاص قلم مبارک کا لکھا ہوا ہے جبکہ وہ بحالت شہزادگی یوروپ سے واپسی میں دہلی سے گذر کر کابل گئے تھے۔ اور میں اُن سے دہلی اسٹیشن پر ملا تھا۔ اور میں نے روزنامچہ میں لکھا تھا کہ اس لڑکے کے چہرہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلدی بادشاہ ہو جائے گا۔ وہ روزنامچہ دیکھنے کے بعد شہزادہ نے یہ خط اپنے ہاتھ سے لکھ کر مجھے بھیجا تھا۔ حسن نظامی

خط کا ترجمہ

۲ عقرب سنہ ۱۳۰۹ — مطابق سنہ ۱۹۳۰ء

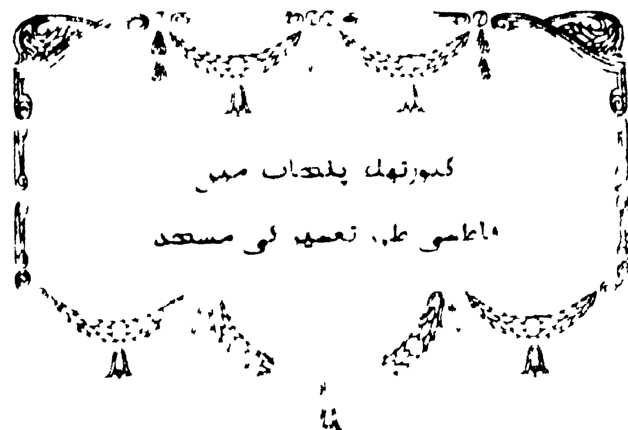
آپ کا بھیجا ہوا ہفتہ وار روزنامچہ پہنچا۔ مجھکو مشکور کیا۔ آپ جیسے مہربان دوست کے جذبات محبت آمیز جو روزنامچہ میں آپ نے میری نسبت ظاہر کئے ہیں مطالعہ کرکے اور زیادہ ممنون ہوا۔ خداوند کریم مجکو اور میرے تاجدار باپ کو تمام خیرخواہان اسلام کے ساتھ اسلام کی اور افغانستان کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کا دوست محمد ظاہر۔



مكه مكرمه



مدينه منوره


کپورتهله بلده‌سنده
فاطمی طرز تعمیرلی مسجد







احمد اباد

کی

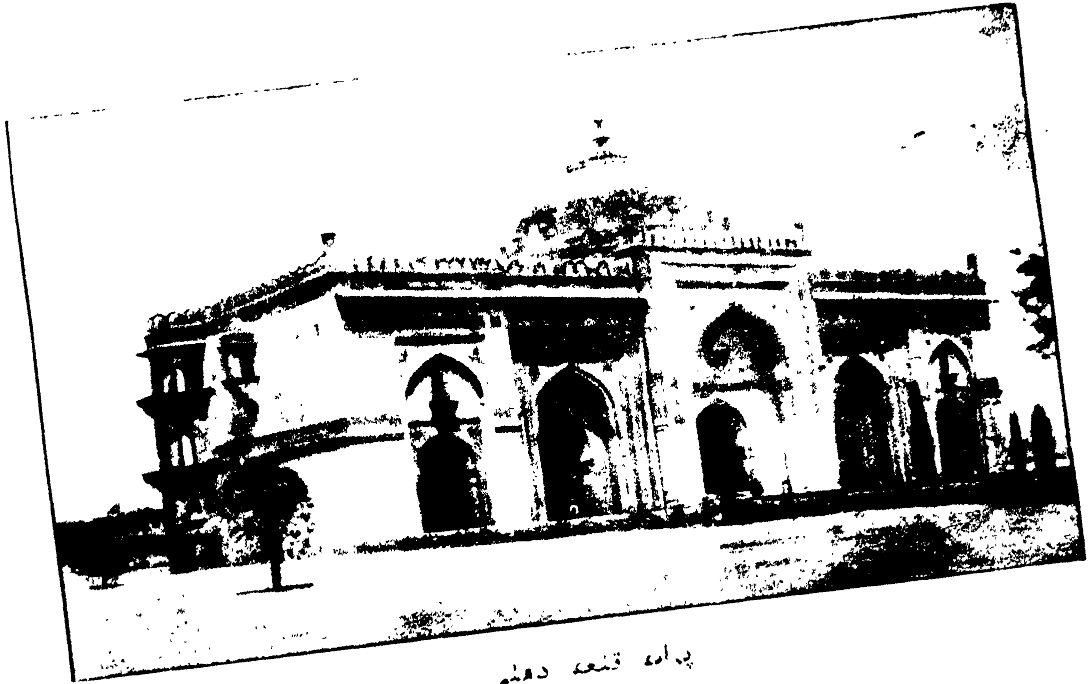
شاہی مسجد



احمد آباد

کی

شاہی مسجد



پرانا قلعہ دہلی
مسجد شیر شاہ



دہلی کا پرانہ قلعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



-۴۴۹-

میلادی جنتری کا دیباچہ

باپ بیٹے کی باتیں

باپ ۔ بیٹا تم نے حکیم لقمان رض کا نام بھی سُنا ہے ؟

بیٹا ۔ ہاں باواجان اُن کی نام کی تو قرآن مجید میں ایک سورت ہے۔ کہتے ہیں وہ پیغمبر تھے ۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ پیغمبر نہیں مگر ایک بڑے حکیم اور بزرگ آدمی تھے ۔ اور خدا نے قرآن مجید میں اس نصیحت کا ذکر کیا ہے جو اُنھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی۔ جس میں یہ بھی کہا تھا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یعنی خدا کی طرح کسی اور کو خالق مالک اور معبود نہ سمجھنا۔ مگر باواجان۔ یہ تو بتائیے کہ اسلام میں شرک کی اتنی زیادہ مذمت کیوں ہے ؟ اور خدا کو شرک سے اتنی زیادہ چڑ کیوں ہے؟ کہ اُس نے قرآن مجید میں کہا کہ میں سب گناہ اور سب خطائیں معاف کر سکتا ہوں اور معاف کردوں گا مگر شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سے خدا کو بہت ہی زیادہ نفرت ہے ۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس دُنیا میں بے شمار گناہ ہیں جن میں خدا کے بھی ہیں اور بندوں کے بھی ہیں مگر شرک کو اتنا بڑا سمجھا گیا کہ وہ کبھی اور کسی صورت معاف نہیں ہوگا ۔ آخر یہ کیا بات ہے ؟ ۵

باپ ۔ سُنو میاں! اس بات کے اندر ایک بڑا راز ہے ۔ اگرچہ اُس کو راز نہ کہنا چاہیے کیونکہ ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے مگر کوئی شخص اس پر غور نہیں کرتا اس واسطے وہ بات ایک راز معلوم ہونے لگی ہے ۔ ورنہ حقیقت میں وہ راز نہیں ہے ۔ اور وہ بات یہ ہے کہ خدا اپنے اقتدار اور اپنی برتری کو مخصوص رکھنا چاہتا ہے اس لئے شرک کے خلاف ہے کیونکہ شرک کرنے سے اُس کے یکتا اور برتر اقتدار میں فرق آجاتا ہے ۔

بیٹا ۔ کسی چیز کا خواہش مند ہونا تو خدا کی شان کے خلاف ہے ۔ یہ خودپسندی تو ہم بندوں کا ایک عیب ہے ۔ خدا کو اس سے کیا سروکار ؟

اگر کوئی یہ خیال کرے کہ خدا اقتدار پسند ہے اور اپنی برتری چاہتا ہے اور اپنی ذات و صفات میں کسی کی شرکت کو گوارا نہیں کرتا تو یہ ایک بے ادبی اور گستاخی اس کی جناب میں ہوگی۔ پھر میں کیونکر مان لوں کہ خدا شرک کو اس واسطے سب سے بڑا گناہ سمجھتا ہے کہ اس سے اُس کے اقتدار پر ضرب لگتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ شرک سے خدا کے ناراض ہونے کی کوئی دوسری وجہ ہوگی۔

باپ۔ نہیں بیٹا میں نے جو کچھ کہا وہ بالکل ٹھیک ہے اور شرک خدا کو اسی لئے ناپسند ہے کہ اُس کی خدائی کے اقتدار اور برتری کو شرک سے صدمہ پہنچتا ہے۔ اور میرے دعوے کی دلیل یہ ہے کہ خدا کے بندے بھی سب کے سب اپنے آپس کے شرک کو سب سے بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ وہ بھی ہر گناہ کو معاف کرسکتے ہیں لیکن شرک کو معاف نہیں کرتے۔ اگر تم غور کرنا چاہو تو میں تم کو بتاؤں۔ سنو! شاعر اپنے رقیب کو کیوں بُرا کہتا ہے حالانکہ رقیب تو اس کے محبوب کا قدردان ہوتا ہے اور انسان کی خصلت ہے کہ جس چیز کو وہ پسند کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ دوسرے بھی اس پسندیدہ چیز کو پسند کریں اور اچھا کہیں۔ پھر جب شاعر کا رقیب شاعر کے محبوب سے محبت کرتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے تو شاعر ناراض کیوں ہوتا ہے۔ اور رقیب کی ہجو کیوں کرتا ہے؟ اس کی وجہ بس یہی ہے کہ شاعر کو اپنے محبوب کا دوسرا عاشق اپنے اُس اقتدار کا حریف معلوم ہوتا ہے جو شاعر خود محبوب پر قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اور شاعر گوارا نہیں کرسکتا کہ اُس کے محبوب پر کسی غیر کا اقتدار ہو۔ اور اُس کا محبوب کسی دوسرے کی محبّت کی بھی قدر کرے۔ اور شاعر کی محبّت کے برابر غیر کی محبت کو سمجھے۔

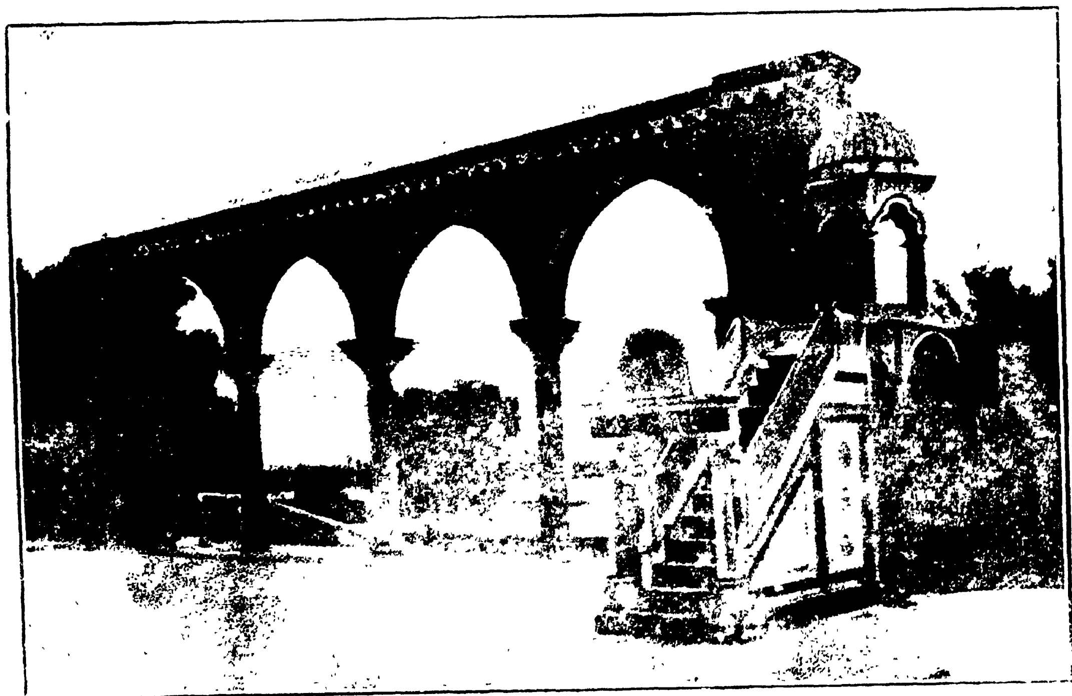
چھوٹا بچّہ جو گود میں ہوتا ہے اور کسی بات کی سمجھ نہیں رکھتا جب اُس کی ماں کسی دوسرے بچّہ کو گود میں لے لیتی ہے تو بگڑتا ہے۔ روتا ہے اور اجنبی بچّہ کو اپنی ماں کی گود میں نہیں دیکھ سکتا۔ اور چاہتا ہے کہ ماں اُس کے سوا اور کسی غیر بچّہ کو گود میں نہ لے۔ یہ کیا ہے؟ یہی کہ بچّہ کی فطرت میں بھی شخصی اقتدار کی قدرتی اور فطرتی خواہش ہے اور وہ بھی شرک کو برداشت نہیں کرسکتا۔

ماں باپ اپنی اولاد کے عاشق ہوتے ہیں۔ اولاد کے ہر عیب کی پردہ پوشی کرتے ہیں لیکن اگر اولاد ماں باپ کے اقتدار سے آزاد ہوکر کسی غیر کے اقتدار میں جانا چاہے یا چلی جائے تو ماں باپ اولاد کے دشمن بن جاتے ہیں یا اولاد سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اور اولاد کے اس عیب کی پردہ پوشی نہیں کرسکتے۔ اور ہر جگہ اولاد کی بُرائیاں بیان کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی شرک کو ناقابل معافی خطا تصور کرتے ہیں۔

بہن بھائی آپس میں بہت محبت رکھتے ہیں لیکن وہ بھی آپس کی محبت میں شخصی التفات



بغاکو (ملایا) کی ایک مسجد



بیت المقدس میں حضرت عمر کا منبر



حضرت موسیٰ کے مزار کا بیرونی منظر



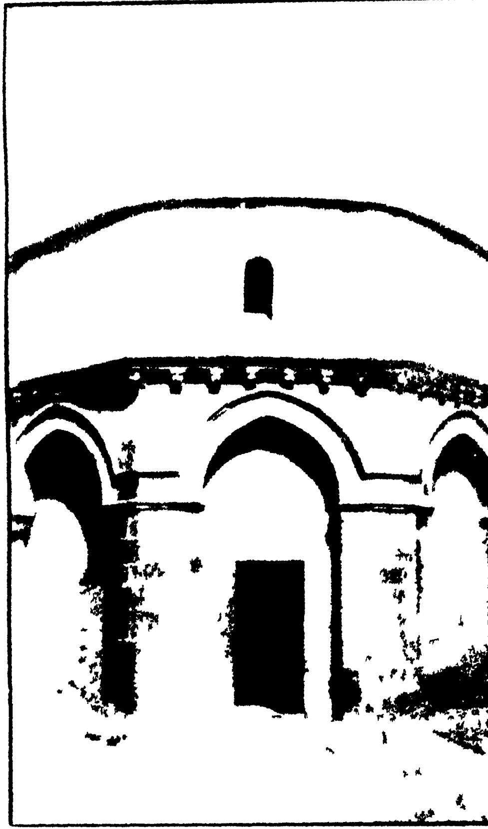
فلسطین میں حضرت ابراہیم کا مزار مبارک



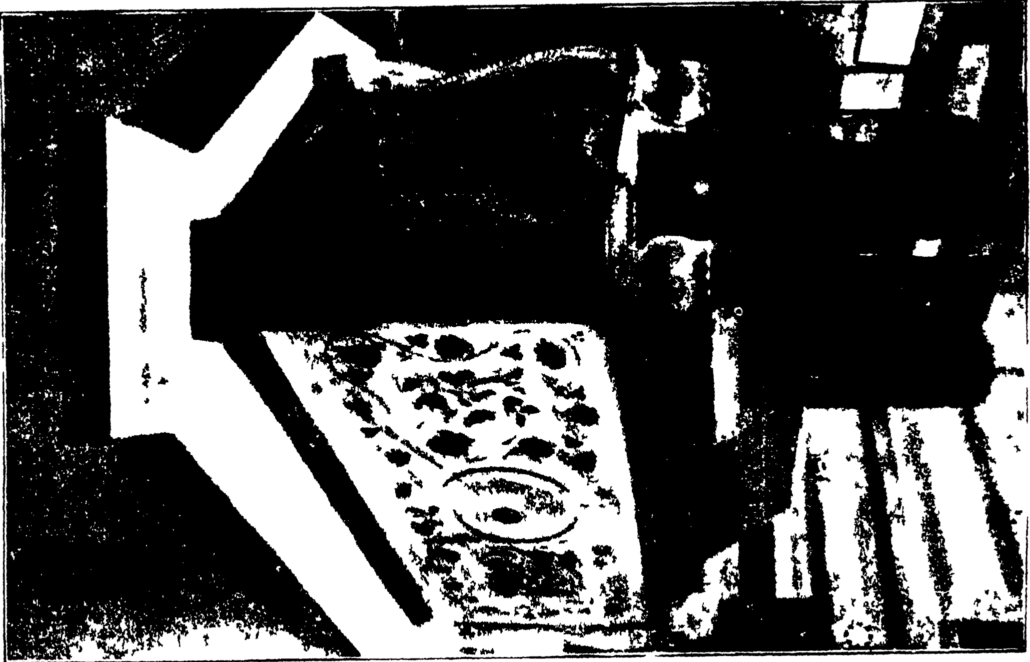
فلسطین میں حضرت موسیٰ کے مزار شریف کا
اندرونی رخ



دمشق کی جامع اموی کا
وہ منارہ جس پر قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ اتریں گے



یہاں سے
حضرت عیسیٰ
آسمان پر گئے



مزار مجاہد اعظم حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی

چاہتے ہیں یعنی ہر بھائی چاہتا ہے کہ ہر بہن اُس سے زیادہ مانوس ہو دوسرے بھائیوں سے اس کی برابر محبت نہ کرے۔ اور ہر بہن بھی یہی چاہتی ہے کہ ہر بھائی اسی سے محبت کرے دوسری بہن کی طرف زیادہ ملتفت نہ ہو۔

سوکن کا جلاپا کیوں ہوتا ہے؟ خاوند ہر بیوی کو برابر کا کپڑا۔ برابر کی روٹی۔ برابر کا زیور دے اور انصاف کے ساتھ باری باری ہر بیوی کے ہاں رہے مگر ہر بیوی یہی چاہے گی کہ اُس کا شوہر بس مجھ اکیلی کا ہو کر رہے۔ دوسری بیوی سے اُس کا دل ہٹ جائے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ہر عورت کے دل میں ذاتی اقتدار کی خواہش ہے۔ اور وہ شرک کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور شرک کے قصور کے سوا ہر قصور کو معاف کر سکتی ہے۔

بیٹا۔ میں ان سب مثالوں کو درست تسلیم کر لیتا ہوں کیونکہ غور کرنے سے یہ جذبہ انسان ہی میں نہیں جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ کہ کوئی مرغ دوسرے مرغ کی شرکت گوارا نہیں کرتا اور غیر مرغ سے لڑتا ہے۔ اور کوئی شیر اور کوئی بچار (سانڈ) یہاں تک کہ کوئی نر دوسرے نر کا شرک گوارا نہیں کرتا۔ اور دوسرے نر سے لڑتا ہے۔ مگر میرا وہ سوال ابھی تک صاف نہیں ہوا کہ مخلوق کے ان جذبات و خیالات سے خالق کی شان اعلیٰ اور برتر ہے اس میں یہ اقتدار پسندی کیوں ہے؟ اور وہ کیوں اپنے خدائی اقتدار میں دوسرے کا شرک برداشت نہیں کرتا؟ ۷

باپ۔ اس لئے کہ خدا اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ اور جہاں محبت ہوتی ہے وہاں وحدت کا جذبہ لازمی ہے۔ یعنی محبت کے جذبات جن تعلقات میں ہوں گے وہاں شرک کی مداخلت ناپسندیدہ ہوگی۔ کتے اور سؤر اور بے غیرت انسانوں میں یہ جذبہ نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باہمی اُلفت کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔

بیٹا سنو: اس سے خدا کی شان میں بٹہ نہیں لگتا بلکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ **خدا اپنی مخلوق کا عاشق ہے اور اس لئے وہ شرک کو گوارا نہیں کرتا**۔ کہ اُس کی محبوب مخلوق کسی غیر سے ایسی محبت کرے جیسی کہ اصلی خالق سے کرنی چاہئے۔ لہٰذا اس سے خدا کی شان بڑھتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کا عاشق ہے۔

بیٹا۔ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا مگر اس میں کیا حکمت ہے کہ اس نے اپنی مخلوق میں اپنے جذبہ وحدت اور اقتدار پسندی کو داخل کر دیا ہے؟

باپ۔ تمہارے اس سوال سے میں بہت خوش ہوا کیونکہ اس کے ذریعہ تم خدا اور مخلوق کے باہمی تعلق کی پہچان کے قریب آ جاؤ گے اور رفتہ رفتہ تم اپنے آپ کو پہچان لوگے اور اپنی پہچان کے بعد تم خدا کو بھی پہچان لوگے کیونکہ کہا گیا ہے کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ حدیث شریف کی کتابوں میں ایک صحیح حدیث آئی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ۔ خدانے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی اگرچہ خدا کی کوئی صورت نہیں ہے لیکن تصوّر کے لئے صورت کا ہونا ضروری ہے۔ مخلوق خدا کا تصوّر کرے گی تو اپنے خیال میں اُس کی ایک صورت ضرور قائم ہوگی۔ اس لئے خدا نے انسان کے تصوّر کو درست رکھنے کے لئے خود اُسی کو اپنی صورت کا بنا دیا تاکہ وہ تصوّر کے وقت اپنی صورت کے ذریعہ خدا کی صورت تک پہنچ سکے۔ پس جب اُس نے اپنی صورت اور آدمی کی صورت کو ایک فرما دیا تو اپنی سیرتِ خاص یعنی وحدت اور اقتدار پسندی کو بھی انسانی سرشت میں داخل کر دیا تاکہ آدمی اپنی صورت و سیرت کے آئینہ میں خدا کی صورت و سیرت دیکھ سکے۔ اور پھر خدا کا رحم۔ خدا کی رزاقی۔ خدا کی درگزر۔ خدا کی پردہ پوشی وغیرہ صفات بھی آدمی اختیار کرلے۔

سُنو بیٹا! غور سے سُنو۔ یہ دُنیا خدا نے اپنی بے شمار صفات اور ان گنت قدرتوں کی دید کے لئے بنائی ہے۔ اور تمام مخلوق سے آدمی کو اپنی دید کے لئے آئینہ بنا کر چن لیا ہے۔ اس واسطے آدمی میں وہ سب صفات موجود ہیں جو خدا میں ہیں مگر آدمی کی صفات محدود ہیں کیونکہ آدمی بھی محدود ہے اور خدا کی صفات غیر محدود ہیں اور وہ خود بھی غیر محدود ہے۔

۸ **بیٹا۔** باواجان اچھا یہ بتایے کہ اقتدار پسندی عیب ہے یا ہنر۔ اگر عیب ہے تو خدا کو اقتدار پسند کہنا بہت بڑی گستاخی ہوئی۔ اور اگر ہنر ہے تو بندوں میں جو لوگ خود پسند اور اقتدار پسند ہیں اُن کو بُرا نہ کہنا چاہئے۔

باپ۔ یہ تو بتاؤ سونے اور پیتل کی صورت اور قیمت میں کیا فرق ہے؟ اور ہیرے اور بلور کی شکل اور قیمت میں کیا تفاوت ہے؟ اور نکاح اور زنا میں کیا فرق ہے؟۔

بیٹا۔ سونا بھی زرد ہے اور پیتل بھی زرد ہے۔ مگر سونا بہت قیمتی ہے اور پیتل کم قیمت کا ہوتا ہے۔ ہیرہ اور بلور بھی سفید چمکدار اور ہم شکل ہیں مگر قیمت میں دونوں کے زمین آسمان کا فرق ہے۔ نکاح شرعی حیثیت میں عورت مرد کی باہمی رضامندی سے آپس میں ملنا ہے۔ اور زنا اس کے برعکس ہے یعنی اس میں شرعی شان نہیں ہے اگرچہ عورت مرد کی رضامندی وہاں بھی ہے مگر نکاح حلال ہے اور زنا حرام ہے۔

باپ۔ تو بس خدا کی اقتدار پسندی سرتاسر ہیرہ ہے۔ اور نکاح کی مثال اس پر صادق آتی ہے۔ اگرچہ وہ معیوب اقتدار پسندی کی ہم شکل ہے لیکن اس میں اور معیوب اقتدار پسندی میں بہت فرق ہے۔ یاد رکھو میرے محقق فرزند! کہ ساری کائنات میں نیکی و بدی ہم شکل نظر آتے

ہیں مگر دونوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا نور و ظلمت میں فرق ہے۔

خدا ایک ہے اور اُس نے اپنی مخلوق کو بھی ایسے طریقہ سے پیدا کیا ہے کہ ہر مخلوق کا وجود یکتا ہو گیا ہے۔ دیکھو کروڑوں آدمی پیدا ہوئے اور پیدا ہیں اور پیدا ہوں گے مگر کسی آدمی کی شکل دوسرے آدمی سے نہیں ملتی۔ کسی کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی۔ جمادات و نباتات اور حیوان بھی سب اپنے اپنے وجود اور شکل و صورت میں یکتا ہیں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ بندے یقین کریں کہ خدا ہے۔ اور وہ ایک ہی ہے۔ کیونکہ اس کی مخلوق بھی یکتا ہے۔ جب اُس نے ظاہری شکل میں یکتائی رکھی تو اندرونی شکل یعنی جذبات و خیالات میں بھی وحدت رکھدی۔ اقتدار پسندی بھی اسی جذبہ توحید اور جذبہ وحدت کا ایک نمونہ ہے۔ اور جب تک وہ اقتدار پسندی جذبہ وحدت سے ہے جائز ہے اور عمدہ ہے۔ اور جب اُس میں شیطنت اور نفسانیت شریک ہو جاتی ہے تو وہ اقتدار پسندی ناجائز ہو جاتی ہے۔ اور خدا کی اقتدار پسندی ہر قسم کی بُرائی سے **پاک** ہے اس لئے وہ **عیب نہیں ہے** بلکہ ایک **بڑی صفت** ہے اور **اچھی چیز** ہے۔

بیٹا۔ اب میں سمجھ گیا۔ اور مجھے اس بیان سے تسکین ہوئی کہ خدا کو شرک سے نفرت اپنے اقتدار وحدت کاملہ کے تحفظ کے لئے ہے۔ اور اپنی مخلوق سے محبت کے سبب وہ نہیں ۹
چاہتا کہ اُس کی مخلوق کسی غیر خدا سے محبت رکھے اور اُس کے اقتدار میں آئے۔ مگر مجھے جائز اور ناجائز اقتدار پسندی کی مثالوں کو سمجھا دیجئے۔

باپ۔ تم اپنی عقل اور ذہن اور دماغ کو میری طرف متوجہ کرو۔ اور سُنو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کی وحدت کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے خدا کی طرف سے پیغمبر بنائے گئے تھے۔ اُن کے مقابلہ میں ابوجہل بُتوں کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ دونوں آدمی اقتدار معبود کے خواہشمند تھے۔ مگر ایک حق پر تھا اور دوسرا باطل پر تھا۔ اور سُنو امام حسینؑ حق کے اقتدار کے لئے کھڑے ہوئے اور یزید اپنی ذات اور اپنی حکومت کے اقتدار کے لئے مقابلہ میں آیا۔ ایک حق پر قربان ہو گئے اور دوسرا غالب آیا۔ مگر اُس کا غلبہ خود اُس کے دل میں بھی ناحق کا غلبہ تھا۔ اور ساری دُنیا کی نظر میں بھی یزید کا غلبہ ناجائز تھا۔ جنگ یورپ میں ہر قوم اپنے اپنے اقتدار کے لئے برسر جنگ تھی کوئی حق پر تھا کوئی ناحق پر تھا۔ کہیں حق غالب آیا۔ کہیں باطل غالب آیا۔ اب اٹلی اور حبش کا مقابلہ ہونے والا ہے۔ اٹلی اپنا اقتدار بڑھانا چاہتا ہے۔ اور حبش اپنا اقتدار بچانا چاہتا ہے۔ اٹلی کی خواہش اقتدار ناجائز ہے اور حبش کی خواہش اقتدار جائز ہے۔

بیٹا - میں ان مثالوں سے اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ گیا - اور اب مجھے اطمینان ہوگیا -

باپ - تم سمجھ گئے - تم کو اطمینان ہوگیا - مجھے اس سے خوشی ہوئی - مگر اس کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھو بلکہ اپنے ہم جنس انسانوں کو اس تحقیقات میں شریک کرو تاکہ وہ بھی اس سے اطمینان حاصل کرسکیں -

بیٹا - یہ کیونکر ہو؟ مجھے بتائیے - اگر میں ایسا کرسکتا ہوں تو ضرور کروں گا -

باپ - خدا نے فرمایا ہے کہ وقت کو بُرا نہ کہو کیونکہ میں خود وقت ہوں - پس تم وقت کی تبلیغ کرو اسی تبلیغ کے ذریعہ تم اپنے ہم جنس انسانوں کو اس اطمینان اور تسکین تک پہنچا سکو گے جو تم کو تمہارے بیان کی موافق حاصل ہوئی ہے -

بیٹا - یہ آپ نے کیا کہا؟ وقت کی تبلیغ کیونکر ہوتی ہے؟ میں اس کو نہیں سمجھا -

باپ - تم ایک جنتری شائع کرو جس سے آدمی ایک سال تک اپنے اوقات کا حساب کرتے ہیں اور وقت کے حساب کے لئے بار بار اُس کو پڑھتے ہیں - اور اس جنتری میں اپنے خدا کے اقتدار یعنی وحدت کو انسانوں کی ضرورتوں کی موافق درج کرو تاکہ اُس اقتدار کو شکست ہو جو خدا کے اصلی اور جائز اقتدار کے مقابلہ میں بصورت انکار چڑھا چلا آرہا ہے - اور سائنس کی نئی نئی ایجادیں عقلوں کو حیران کرنے والی بطور ہتھیار کے اُس کے ہاتھ میں ہیں - اور وہ ایسے زہریلے ہتھیار ہیں کہ بغیر زخم لگائے آدمی اُن سے زخمی ہو جاتے ہیں - اور اُن کے زہر سے اپنے یقین و تسکین کی زندگی سے محروم ہوکر مر جاتے ہیں -

تم وقت کے ساتھ چلو - اور وقت کو سنبھال لو - اور وقت کے اقتدار کو بڑھاؤ اور قائم کرو - تم میں حسینؑ شہید کربلا کا خون ہے کیونکہ تم اُن کی نسل میں ہو - تم میں علیؑ کا خون ہے کیونکہ تم اُن کی اولاد ہو - تم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خون ہے کیونکہ تم اُن کی آل ہو - ان سب نے خدا کے اقتدار یعنی وحدت کاملہ کو نمایاں کرنے کے لئے زندگیاں خرچ کی تھیں اور دُنیا کو غلط اور ناجائز اور منتشر کا نہ اقتدار سے بچایا تھا - تم بھی اُن کی پیروی کرو - تم کو اس کے ذریعہ خدا رزق دیگا - عزت دیگا - اور تمہارا اقتدار بڑھائے گا - جیسا کہ خدا نے تمہارے نانا محمد رسول اللہ اور تمہارے دادا علیؑ اور حسینؑ کی خدماتِ تبلیغ کے سبب اُن کا اقتدار تمام دُنیا کے دلوں پر قائم کردیا -

بیٹا - میں جنتری جیسی بازاری چیز کے ذریعہ ایسا مقدس اور اصل الاصول کام کیونکر کرسکتا ہوں؟ جنتری تو بہت ہی بے وقعت چیز ہوتی ہے -

باپ - تمہارے باپ کو خدا نے بے وقعتوں کو باوقعت بنانے کا کام دیا ہے - کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے کائنات کی بے شمار بے وقعت اور بدنام چیزوں کو باوقعت

اور نیک نام بنا دیا۔ تم بھی اپنی زندگی میرے نقش قدم پر شروع کرو۔

جنتری فضول چیز نہیں ہے۔ جو لوگ وقت کی قدر پہچانتے ہیں۔ خدا اُن کو دُنیا کا بادشاہ بنا دیتا ہے۔ اور جو وقت کی قدر نہیں کرتے اور وقت کی قیمت نہیں جانتے وہ دُنیا میں محکوم اور غلام بنا دیئے جاتے ہیں۔ میں نے وقت کی قدر پہچانی۔ آٹھ برس کی عمر سے جبکہ میرے ماں باپ مجھکو اکیلا چھوڑ کر مر گئے تھے۔ آج ساٹھ برس کی عمر تک وقت کے ایک سیکنڈ کی بھی بے عزتی نہیں ہونے دی۔ اس لئے خدا نے مجھے مفلسی میں دولت اور ذلت میں عزت اور بے کسی میں طاقت عطا فرمائی اور میرے دل کو اتنا مضبوط کر دیا کہ میں خدا کے سوا کسی طاقت سے **مرعوب نہیں ہوتا اور یہی میری ہر ترقی کا راز ہے۔**

تم بھی جنتری کو اوقات کی ایک لڑی سمجھکر تیار کرو۔ اور اُسکی تبلیغ کو خدائی اقتدار کی اور خدا کی وحدت کے اقتدار کی تبلیغ سمجھو۔ میں تم کو انسانوں کے بنائے ہوئے فلم دکھاتا رہتا ہوں۔ اُن کی مثال کو سامنے رکھکر تم بھی اپنے قلم سے وقت کا ایک فلم بناؤ۔ جب فلم ساز لوگ فلم بناتے ہیں تو اُس کا ایک ایک ٹکڑا تیار کرتے ہیں۔ یعنی فلم میں کام کرنے والے عورت مرد ایک جگہ کھڑے ہوتے ہیں اور اُن کی تصویر کھینچ جاتی ہے۔ چند قدم چلتے ہیں اور اُن کی تصویر اُتار لی جاتی ہے۔ دو باتیں کرتے ہیں اور اُن کی آواز جذب کر لی جاتی ہے۔ کئی کئی ہفتے اور کئی کئی مہینے کے بعد کسی دن تھوڑی دیر کے لئے وہ لوگ تھوڑا سا کام کرتے ہیں مگر جب ان ٹکڑوں کو جوڑ کر اسٹیج پر تماشائیوں کے سامنے لایا جاتا ہے تو وہ ایک مسلسل قصہ اور سرگزشت بن جاتا ہے۔ اور کوئی تماشائی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ جو تماشا ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ کیونکر تیار ہوا۔ پس اسی طرح تم بھی جنتری کے فلم کو جوڑ جوڑ کر ایک مکمل تصویر بنا دو۔ جو ایسا فلم بن جائے جس سے خدا دانی اور خدا پرستی کے نتایج ظاہر ہوں اور خدا کا اقتدار دلوں میں بڑھے اور انکار دور ہو۔ اور خدا کے بندوں کی میٹھی اور قوموں کو آپس میں ایک خیال اور ایک دل بنانے والی اُردو زبان بھی ترقی کرے۔ اور دُنیا کے بے کار اور بے روزگار باشندے اُن پیشوں اور ہنرمندیوں سے واقف ہو جائیں جن سے اُن کی بے روزگاری و بے کاری دور ہو۔ اور روزی کے اطمینان سے اُن کو وہ طمانیت حاصل ہو جس کی تمام دُنیا میں ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ 11

اب تم اُنیس۱۹ برس کے ہوئے۔ خدا نے تمہیں علم بھی دیا اور عقل بھی دی اور قبول کرنے کا مادّہ بھی دیا۔ اور محنت کرنے کی ہمت بھی دی۔ میں تم کو اس بڑے کام کی تیاری میں اتنی مدد دوں گا کہ تم کو زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑے گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم ابھی ناتجربہ کار ہو۔ اور اس میدان تحریر کی تم کو بہت ہی کم واقفیت ہے۔ اس لئے میں خود اور میرے سب دوست جنتری کی ترتیب

میں تم کو امداد دیں گے ..

بیٹا - بہت اچھا - میں اس خدمت کی تکمیل اور تعمیل کے لئے حاضر ہوں - اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ میری نیت اور میرے ارادہ کو درست رکھے - اور میں اُنہی مقاصد کے ماتحت یہ جنتری تیار کروں - جن کا ذکر آپ نے کیا - اور اس جنتری میں ایسے متبرک اور مفید عام مضامین جمع کروں جن کے سبب جنتری لوگوں کی نظروں میں باوقعت ہو جائے -

باپ - خدا تمہاری مدد کرے - مگر اس خدمت کے وقت یہ خوف دل میں نہ آنے دینا کہ فلاں چیز عوام کو پسند نہیں آئے گی اور فلاں چیز کے لکھنے سے لوگ تمہاری ہنسی اُڑائیں گے - بلکہ اپنی نیت اور مقصد کو سامنے رکھ کر جو چیز تم کو عوام کے لئے مفید معلوم ہو - اُس کو لکھ دینا - کیونکہ مجھے اس پچاس برس کے عرصہ میں اچھی طرح تجربہ ہو گیا ہے کہ میں نے کیسا ہی مفید کام کیا ہو - ایک جماعت مجھے بُرا کہنے والی اور میری ہنسی اُڑانے والی اور مجھے میرے اقتدار سے گرانے کی کوشش کرنے والی ہمیشہ مصروف عمل رہتی ہے - اور یہ جماعت دُنیا کے شروع سے ہے اور آخر تک رہے گی - لہٰذا تم اس کی پروا نہ کرنا - اور اپنا کام مستعدی سے کئے جانا - ہنسنے والے ہنستے رہیں گے - رونے والے روتے رہیں گے - حاسد حسد کی آگ پر لوٹتے رہیں گے - اور کوئی بھی تم کو زندگی کی رفتار سے نہ روک سکے گا - اور تم خدا کی مدد سے ایک دن منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے - اور مجھ سے زیادہ تم کو کامیابیاں حاصل ہوں گی - چلو - اُٹھو - باتیں ختم ہوئیں - کاغذ قلم دوات ہاتھ میں لو - اور جنتری کا قلم بنانا شروع کرو -

باپ حسن نظامی - بیٹا حسین نظامی - مقام دہلی

درگاہ حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضہ   تاریخ ۵ اجمادی الاول ۱۳۵۴ھ

اس دیباچہ کو اچھی طرح غور کر کے پڑھنا چاہیئے تاکہ جنتری ہٰذا کے مقاصد اشاعت سمجھ میں آجائیں -

۱۲

خدا کا انکار

خدا موجود نہیں ہے

وہ خدا موجود ہی نہیں ہے۔ جسکا نام ہر کام کے شروع میں اور ہر کتاب کی ابتدا میں برکت کے واسطے لیا جاتا ہے۔ اُسکو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور جب وہ موجود نہیں ہے تو اُسکو کون دیکھ سکتا ہے؟ ایک خیالی اور وہمی چیز کا نام لینا اور اپنی کتابوں کے شروع میں اُسکا ذکر کرنا بے عقلی ہے۔ اُس کی عبادت کے لئے مسجدیں اور مندر اور گرجا بنانا فضول خرچی ہے۔ جب وہ خود موجود نہیں ہے تو جو لوگ اُس کے پیغمبر ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اُن کا ماننا بھی فضول ہے۔ اُن کو یہ خیال ہو گیا تھا کہ ہم کو خدا نے بھیجا ہے۔

دُنیا کس نے بنائی؟

بے عقل کہتے ہیں دُنیا خدا نے بنائی۔ ایک لفظ کُن کہا اور اتنی بڑی دُنیا تو تڑا بن گئی۔ کیا یہ بات عقل میں آ سکتی ہے؟ کہ اتنی بڑی چیز اتنی جلدی محض ایک لفظ سے بن جائے؟

یہ دُنیا تو ہزاروں لاکھوں برس میں رفتہ رفتہ بنی ہے اور اس کا نام اِرتقا ہے۔ جس کی کیفیت فلسفہ پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

یہ بھی درست نہیں ہے۔ کہ خدا مینہہ برساتا ہے۔ کیونکہ مینہہ تو خود بخود برستا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ خدا پھل پھول اور غذائیں پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں سورج۔ ہوا۔ اور نمی اور زمین کی طاقتوں سے مل کر پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ سب چیزوں کی پیدائش اور ہلاکت خدا کے اختیار میں ہے کیونکہ ہر چیز مادی خواص سے پیدا ہوتی ہے۔ اور مادی وجہ سے مر جاتی ہے۔ پس نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ نہ پرورش کرنے والا ہے۔ اور نہ مارنے والا ہے۔

خدا کے ماننے کا نقصان

ہزاروں برس سے دُنیا کے آدمی خدا کو مان رہے ہیں۔ اور خدا کو ماننے کے سبب اُن میں جھگڑے فساد ہو رہے ہیں۔ ہر قوم دوسری قوم سے اس بات پر لڑتی ہے کہ جس طرح وہ خدا کو مانتی ہے بالکل اُسی طریقہ سے دوسرے بھی خدا کو مانیں۔ اور اس بے عقلی اور نادانی کی بحث میں ایک دوسرے کو ستانا اور دُکھ پہنچانا یہاں تک کہ مار ڈالنا اچھا سمجھتے ہیں۔ دُنیا میں امن جب ہی ہوگا کہ سب لوگ اپنی عقل کو کام میں لیں اور خدا کا ماننا چھوڑ دیں جبتک وہ خدا کو مانتے رہیں گے۔ اُن میں عقل پیدا نہ ہوگی۔ خدا کو ماننا اور خدا کی عبادت کرنا اور ہر کام میں خدا کے نام کو داخل کرنا دُنیا کی مصیبت کا باعث ہو رہا ہے۔ اور دُنیا جہنم بن گئی ہے۔ لوگوں کو سمجھنا چاہئیے کہ نہ خدا ہے نہ جنت ہے۔ نہ دوزخ ہے۔ نہ قیامت ہے۔ جو کچھ ہے سو دُنیا ہے۔ جو لوگ خدا کے منکر ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں وہ زندگی کی جنت میں ہیں۔ اور جو لوگ خدا کو مانتے ہیں اور خدا پرستی کرتے ہیں وہ جیتے جی دوزخ میں ہیں۔

روس نے اس بات کو سمجھ لیا ہے اور خدا کو چھوڑ دیا ہے جرمن کے ڈکٹیٹر ہٹلر نے اس بات کو سمجھ لیا ہے اور خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ ترکی کے ڈکٹیٹر مصطفےٰ کمال پاشا نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ اور دُنیا کے سب بڑے بڑے آدمی بھی خدا اور خدا پرستی کو چھوڑتے جاتے ہیں اور اس سے دُنیا میں امن اور خوشی کی لہریں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور وہ فضول خرچیاں جو خدا کے نام پر اور خدا پرستی کے عقیدہ سے دُنیا میں ہو رہی تھیں وہ سب ختم ہو رہی ہیں۔ اور وہ دھوکے اور فریب جو خدا پرستی کے پیشوا انسانوں کو دے رہے تھے اُن کا خاتمہ بھی ہو رہا ہے۔ ایران کے بادشاہ رضا شاہ پہلوی نے گولیاں مار مار کر خدا والوں کو عقل پرست بنا دیا۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے بھی ایسے لوگوں کو پھانسیوں پر لٹکا دیا اور جاپان نے بھی کہدیا کہ خدا یہاں کبھی نہیں آیا اور اگر اُس نے یہاں آنے کا ارادہ کیا تو ہم اُس کو جاپان کے ملک میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ چاہے کیسا ہی معتبر پاسپورٹ اُس کے پاس ہو۔

پس انسانوں کو چاہئیے کہ وہ عقل سے کام لیں اور اس بات کو سمجھیں کہ خدا اور روح کے ماننے سے گزشتہ زمانہ کے آدمی بھی تکلیفیں اُٹھا اُٹھا کر مر گئے۔ اور موجودہ زمانہ والے بھی خدا کے ماننے اور خدا پرستی کرنے کے سبب تکلیفوں میں مبتلا ہیں۔ اور یہ تکلیف جب ہی دور ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ خدا کا اعتقاد دل سے دور کر دیں اور سچے عقل پرست بن جائیں +

ایک منکر خدا کے دلی خیالات
کو حسن نظامی نے لکھا

خدا کا اقرار

کلمۂ توحید کے پڑھنے کے وقت پہلے لَآ اِلٰہَ کا لفظ آتا ہے یعنی پہلے خدا کی نفی کی جاتی ہے - اور خدا کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے - اُسکے بعد اِلَّا اللہ کہا جاتا ہے یعنی انکار کے بعد اقرار ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنے باطل اور بے اصل اور بے حقیقت معبود اور خدا لوگوں نے بنا رکھے ہیں اُن سب کا انکار اور اُن سب کی نفی لَآ اِلٰہَ کہکر کی جاتی ہے اور اس کے بعد ایک اصلی اور حقیقی اور سچے خدا کے موجود ہونے کا اِلَّا اللہ کہکر اقرار کیا جاتا ہے

ایک پرانا بت

دنیا میں ہمیشہ سے بیشمار بت پوجے جا رہے ہیں اور پھر بت شکن لوگوں کے ہاتھوں سے وہ توڑے بھی جاتے ہیں مگر ایک بت ایسا ہے جو سب بتوں سے پرانا ہے اور جو نہ آنکھوں کو دکھائی دیتا ہے - نہ ہاتھ اسکو چھو سکتے ہیں اور نہ اور کسی آلہ کے ذریعہ اسکو محسوس کیا جا سکتا ہے اور اُس بت کا نام عقل ہے -

آجکل عقل کے دیوتا کی مانتا بہت بڑھ رہی ہے - اور اس بت کے پوجنے والے خدا کے وجود سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ وہ نظر نہیں آتا اور اُسنے کیونکر کُن کہکر اتنی بڑی دنیا کو فوراً پیدا کر دیا - اُسکے ماننے کی وجہ سے ساری دنیا میں خونریزی ہو رہی ہے اور دنیا دوزخ بنی ہوئی ہے -

مگر عقل دیوتا کے پجاری جو شبہ خدا کے وجود کی نسبت پیش کرتے ہیں وہی شبہ اُنکے معبود یعنی عقل کی نسبت بھی پیدا ہوتا ہے - کہ عقل کو کس نے دیکھا ہے؟ اور عقل کیونکر طرح طرح کی چیزیں ایجاد کر سکتی ہے جسکے یہ لوگ مدعی ہیں کیونکہ عقل دکھائی نہیں دیتی اور جو چیز دکھائی نہ دے وہ کارساز اور کارفرما کیونکر ہو سکتی ہے - جب دنیا میں ہر چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتی تو اتنا بڑا سورج اور ایسا چمکتا ہوا چاند اور ایسے جگمگاتے ہوئے تارے اور ایسی ہوا جو تمام کائنات کو گھیرے ہوئے ہے اور اتنا بڑا سمندر جو زمین سے بھی زیادہ بڑا ہے - اور زمین کے پہاڑ اور دریا اور درخت اور حیوان اور انسان خود بخود طرح طرح کی شکلوں میں کیونکر پیدا ہو گئے اور جب انسان موجود نہ تھا اور اُسکی عقل وجود نہ تھی تو کس کی عقل نے کائنات کی اشیا کو ارتقا کی منزلوں تک پہنچایا؟ اور کیونکر بیشمار صورتوں شکلوں کی حرکت کرنے والی اور غیر متحرک چیزیں پیدا ہو گئیں اور کثرت سے ان ایک ایک جنس قسم کی نسل کی بنائی اور کیسے ہر ایک وجود کو اپنی حفاظت یعنی پرورش اور بقاء نسل کی سمجھ دی - اور وہ کس کی عقل ہے جو اتنے بڑے کارخانہ کو بغیر بھول کے اور بغیر کسی غلطی کے اور بغیر کسی تبدیلی کے چلا رہی ہے کیا باغوں میں ایک ہی جگہ امرود اور آم اور انار اور ناشپاتی اور سیب اور کیلے اور ناریل اور کھجور کے درخت نہیں ہوتے؟ تو پھر کس کی عقل ہے اور کس کا حافظہ ہے اور کس کی کارسازی جو سورج کی حرارت اور چاند کی شعاعیں اور فضا کی نمی اور زمین کی قوت نمو کے ذرات جمع کر کے ایک حکمت اور ایک اندازہ اور ایک توازن اور ایک سلیقہ کے ساتھ سب درختوں کو بانٹ رہی ہے - اور وہ کونسی عقل ہے اور کس کی عقل ہے جو ان سب درختوں میں الگ الگ رنگ کے پھول اور الگ الگ قسم کے پھل پیدا کر رہی ہے - اگر خدا کے سوا محض مادہ کی خاصیت سے یہ سب چیزیں بن رہی ہیں تو مادہ کو یہ عقل کہاں سے ملی اور یہ قابلیت کس نے دی اور یہ یادداشت اور یہ احتیاط اسکو کیونکر میسر آئی کہ آم کے پاس انار کا درخت ہوتا ہے مگر آم میں انار پیدا نہیں ہوتا اور انار میں آم کا پھل نہیں لگتا - اور اُسی کے پاس شاخ سے شاخیں ملے ہوئے بیشمار درخت ہوتے ہیں مگر کسی درخت کے پھل اور پھول میں فرق نہیں آتا کیا یہ بات انسانی عقل والوں کی دنیا کو معلوم نہیں ہے کہ اُنکی عقل ہر وقت غلطیاں کرتی رہتی ہے - ریلیں آپس میں ٹکرا جاتی ہیں - حالانکہ عقل ہر قسم کے انتظام کرتی ہے - ہوائی جہاز گر پڑتے ہیں - عدالتوں میں مقدمات کے کاغذات ادل بدل ہو جاتے ہیں اور بڑے سے بڑا عقلمند روزانہ صبح سے شام تک کسی نہ کسی عقلی غلطی کا شکار ہو جاتا ہے مگر کیا وجہ ہے کہ آج تک درختوں کے پھلوں اور پھولوں میں کارساز عقل نے غلطی نہیں کی کبھی تو ایسا ہوتا کہ کارساز عقل سورج اور چاند اور ہوا اور گرمی کی قوتوں کے ذرات بانٹتے وقت جامن کے ذرے کیلے میں ڈالدیتی اور کیلے کے ذرے امرود میں ڈالدیتی - اور ناشپاتی کے ذرے کھجور میں پڑ جاتے اور سب درختوں میں پھلوں کی پیدائش بدل جاتی - اس سے معلوم ہوا کہ ایک اور بہت بڑی عقل اس کائنات میں کارساز ہے اور اُسی نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے اور وہی پیدائش پرورش اور ہلاکت کی مالک ہے اور اُسی کا نام خدا ہے -

دنیا میں خدا کے ماننے اور خدا کے ہونے سے خونریزی اور جھگڑے نہیں ہوتے بلکہ خود پرستی اور خود پسندی کرنے والے مذہبوں کا نام لیکر اور مذہبوں کی آڑ میں خونریزیاں کرتے ہیں - روس اور مصطفےٰ کمال پاشا اور ہسپینی اور رضا شاہ اور ہٹلر بھی اپنے ذاتی اقتدار کے لئے مذاہب کا اقتدار مٹانا چاہتے ہیں اور اُن کے ملکوں میں اتنی زیادہ بے حیائی - بد چلنی خودغرضی اور بے مروتی اور تکلیف پھیلی ہوئی ہے کہ اُن کے ملک خدا پرستوں کی نظر میں دوزخ سے بھی زیادہ بدتر دوزخ بنے ہوئے ہیں -

اے انسانو! تم کو عقل اسواسطے دی گئی ہے کہ اس دنیا کو اور اسکے عجیب غریب تماشوں کو اور اُسکی حیرت میں ڈالنے والی کارسازیوں کو دیکھکر خدا کے وجود کا اور خدا کے ایک ہونے کا اور خدا کے امر روح اور روح والوں کا اقرار کرو کہ اس اقرار ہی سے تمہارے دلوں کو اس دنیا میں بھی راحت اور اطمینان حاصل ہوگا - اور مرنے کے بعد بھی - یاد رکھو کہ قیامت برحق ہے اور جنت دوزخ بھی برحق ہیں اور ہم سب کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہے +

حسن نظامی

خدا کے نام سے شروع

یا اللہ تو اس جہان کے کسی زمانہ میں اتنا کھُلم کھُلا اپنے بندوں کے سامنے نہیں آیا جتنا آج کل ہر شے میں سر آنکھ کو نظر آنا چاہتا ہے۔ میں تیری حمد اور تیری تعریف کس کس توقع پر کروں۔ جدھر نظر اٹھاتا ہوں تجھ ہی کو پاتا ہوں۔

جب تو نے قرآن نازل فرمایا تھا تو شروع کی اسم اللہ ہی میں تجھ کو اس قدر پردہ داری منظور تھی کہ اپنی ذات کی نشانی حرف الف کو حرف ب اور حرف س کے درمیان بالکل چھپا دیا تھا۔ پڑھنے والے مجبور تھے کہ بِاسْمِ اللہِ نہ پڑھیں بلکہ الف کو مخفی رکھکر صرف بِسْمِ اللہِ ہی زبان سے ادا ہو۔

میرے وجد کے سجدہ کو میرے جسم کے تمام اعضا نے دیکھا تھا جبکہ میں اگست ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک جرمن کے قیصر ولیم کی نسبت غور کرتا رہا کہ وہ کیا چیز ہے۔ یکایک میں نے تجھ کو مجسم تماشا اپنے اسمائے صفاتی کے حجاب میں وہاں دیکھا۔ ایک طرف اسم قہار و جبار کی چادر تھی۔ دوسری طرف انتقام و انقلاب کی نقاب تھی بیچ میں بیچارہ خاک کا پتلا۔ رسوائی کا خود ساختہ کھلونا قیصر ولیم بیٹھا تھا۔ جب میں نے تجھ کو اچھی طرح پہچان لیا تو میرے اعضاء بے اختیارانہ حالت میں رقص کرتے ہوئے تیرے سامنے سجدے میں گر پڑے اور یہ تیرے عرفان کی نہیدہ حمد و ثنا تھی۔

میں سفید و سیاہ۔ سُرخ و زرد اقوام کی باہمی جنگ و نبرد اور عداوت و کینہ وری کو گلا گھونٹنے والی تکلیف سے دیکھ رہا تھا کہ یکایکی تیری انگشت متحرک صفت جلال کی شعاعیں چمکاتی اُن کے اندر مجھکو آتی دکھائی دی اور میرا ادراک خوف و بیم سے حواس باختہ ہو کر تیری پناہ مانگنے کو تیرے آگے سربسجود گر پڑا اور میں نے سمجھا کہ آج کل تجھ کو اسی قسم کی حمد و ثنا عزیز ہو گئی ہے۔

مجھے لائڈ جارج کی دوسری انتہائی نظر آئی۔ میں نے لینن کے خیالات انقلاب کو گھبرا گھبرا کر سوچا۔ مجھ کو مسلمانوں کے زوال اور ترکوں کے خاتمہ کا اندیشہ ستانے لگا تو پھر تیری ایک جھلک جلووں کی بجلیاں تڑپاتی نگاہ کے اندر آتی معلوم ہوئی اور میں نے بغیر کسی وہم و تامل کے تجھ کو شناخت کر لیا اور یہ وہی وقت تھا جبکہ میری بصیرت کے ہاتھ تیرے عرفان کے قدموں کو پکڑے ہوئے تھے اور میری بندگی کے ہونٹ بیتابانہ اُن کو چوم چوم کر مست ہو رہے تھے اور یہی عہد حمد و ثنا تھا۔

میں جنگ یورپ کے زخمیوں کی چیخ پکار میں تیری جباری کو پہچانتا تھا۔ میں لڑائی کے کشتوں میں تیرے اسم فنا کُن کا جلوہ پاتا تھا۔ میں ہتھیاروں کی ہر ضرب اور مضروب کی ہر چوٹ کو گنتا تھا۔ اور ان کے احساس اذیت کو اپنے اوپر طاری کرتا تھا۔ مگر آخر میں ہمیشہ تو حجاب کا سہرا سر کا کر اور مجھ کو اپنا تھوڑا سا جلوہ دکھا کر احساس کی اذیت کو نابود کر دیتا تھا اور میں اپنے اندر تسکین احساس کی کیفیت محسوس کر کے هٰذَا مِنْ رَّبِّیْ۔ هٰذَا مِنْ رَّبِّیْ کا نعرہ لگا کر جھوم جاتا تھا۔

لڑائی کے ایام میں اور اُس کے بعد نوع انسان نے بھوک اور رفعِ حاجاتِ زندگی کی گرانی سے دم توڑنا شروع کیا اور زندگی آدمی کو وبال معلوم ہونے لگی تو میرے حواس رزق نے یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ کی صدائیں لگانی شروع کیں۔ مگر میری بیکار نے تیری عطا کے کسی دروازہ کو کھلتا ہوا نہ دیکھا اور مجھ پر یاس نے ایک ہراس طاری کر دیا۔ یکایک قرآن کی زبان میں تیری آواز مجھ کو سنائی دی کہ ہم بھوک اور نقصان جان و مال سے اپنے بندوں کو آزمایا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آخر آزمائش کی کوئی حد بھی ہونی چاہئے تو نے کسی سے کہوایا۔ ہاں یہی حد ہے کہ تجھ کو اس حس دیا۔ جب بندے اس حس کے ذریعے خدا کے اقتدار رزاقی کو پہچان جائینگے تو اُن کو بھوک پیاس اور کسب معیشت کی بے قراری سے آزاد کر کے تسکین احساس کی نعمت دیدی جائیگی یہ سُنتے ہی میں نے اَللّٰہُ رَبُّنَا اَللّٰہُ رَبُّنَا وَ ھُوَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ کا نعرہ لگایا جس کو سنکر دل بولا یہی ہے سچی و اصلی حمد و ثنا۔

ہندوستان میں حاکم و محکوم ایک دوسرے پر بگڑتے تھے۔ نتھنوں پر غیظ و غضب کے ہتھیار برستے تھے۔ ڈائر و اڈوائر کی موٹریں پنجاب کے چہرے پر رقص کرتی تھیں۔ گاندھی اس رقص بیجا پر ملامت کرتے تھے گھر گھر اضطراب حواس کی قیامت آئی تھی۔ میں نے دل کا دروازہ کھول کر جور و جبر کے مناظر دیکھے اور صبر و ضبط کی آہ و زاری سُنی تو بیتاب ہو گیا اور کہا کہ الٰہی یہ آفت کہاں سے آ گئی۔ اور کیونکر جائے گی۔ مگر مجھے کوئی جواب نہ ملا سوائے اس کے کہ فرش سے عرش تک اضطراب و انقلاب کی یہ تیرہ و تاریک آندھی نظر آتی رہی میرا سانس رُکنے لگا اور زیست سے بیزار ہو کر میں نے پھر

۵

ایک بار یَا اَللّٰہُ کہا اُس وقت ایک شعاع حسن انجام بینی میں پیدا ہوئی اور اُس کے نور میں میں نے دیکھا کہ وہی جناب عالی اپنی صفات کے گوناگوں جلووں کو بندوں پر برسا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں "یہ میرے بام کا زینہ ہے دیکھے جس کا جی چاہے۔ اتنا سُنتے ہی میں نے ماتھا زمین پر رکھ دیا اور رحم یا اللہ فضل یا اللہ کہنے لگا کہتے کہتے میں نے ایک تسکین اپنے حس اضطراب میں محسوس کی اور میں سمجھا کہ میری حمد و ثنا قبول ہوئی اور یہی علاج اس اضطراب عالمگیر میں تسکین احساس کا تھا۔

نعت

تسکین احساس کی نعمت عظمےٰ حاصل کرنے کے بعد پھر ایک قسم کا اضطراب قلب کی سطح باطن میں نمودار ہوا اس میں محبت کا ذوق لبالب بھرا ہوا تھا۔ اس سے میں نے سمجھا کہ وہ اضطراب تسکین طلب نہیں ہے بلکہ ترقی حیات ظاہر و باطن کے لئے ایک فطرتی جذبہ بیقراری ہے اور اس کا بھڑکنا موجب سرمستی و اطمینان ہے۔

قرآن کی ہیکل لفظی کے دروازہ پر الف۔ لام۔ میم تین حرف جلی قلم سے لکھے نظر آئے۔ ان حروف کا مطلب پوچھا تو کسی نے نہ بتایا اور کہا یہ حروف مقطعات ہیں ان کے معانی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا قرآن میں اور بھی بہت سے حروف اسی قسم کے ہیں۔

عشق کے تلاطم قلبی نے حروف کو مخاطب کرکے اس بیان کی تصدیق چاہی وہ مُسکرائے اور بولے یہ ہیکل آلہی کلام کی ہے یہاں بے معنی و بے حقیقت کوئی چیز نہیں ہے۔ سُن! میں الف اُس ذات کا اشارہ ہوں جو اوّل الوجود ہے اور جس کے سہارے یہ سب ہست و بود ہے۔ لام بولا میں عقل اوّل ہوں۔ میرا مذہبی نام جبرئیل ہے۔ میم خاموش رہا مگر لام نے اس کی نیابت کی اور کہا اس حرف میں ذات محمدی کا اشارہ ہے کہ وہ آخر الوجود ہے اور ذات اوّل وجود کے ظہور کی نشانی ہے۔ اس کے وجود کی نمود سے اپنے اظہار کے دعوے کو مکمل کرتی ہے میں اس اوّل و آخر کے وسط میں ایک حجاب ادب ہوں برزخ ناز و ادا ہوں۔

میں نے جب کلام سُنا تو دل میں شوق نعت کی آگ بھڑک اٹھی اور سورۂ اعراف کے المٓصٓ کو زبان حال سے پڑھنے لگا اور کہا میں محمد کی نعت کیونکر ادا کروں۔ حروف بولے الف سے اللہ کا یقین کر باعتبار ذات احدیت کے اور لام سے ذات احدیت کی پہچان صفت

علم کے ساتھ اور میم کو ذات محمدی کی معنویت اور حقیقت جان اور صاد کو اس محمدی حقیقت کی صورت اور جسم ظاہر مان۔

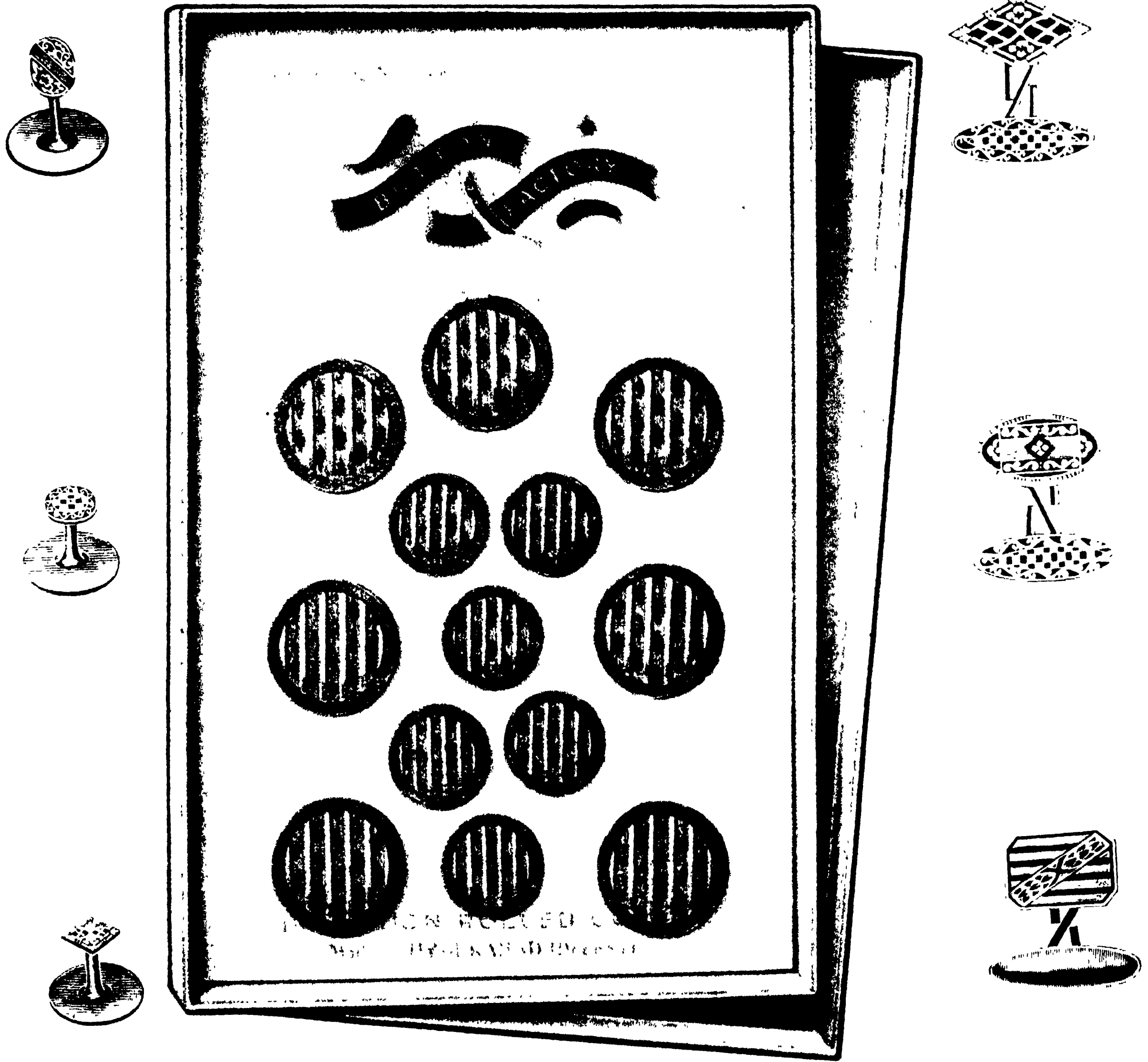
حروف کا یہ دوسرا درس سُنکر مجھ کو پھر عالم مادّیات کی تکلیف اور بے قراری نے مضطرب کیا اور حضرت زکریّا کی دعا یاد آئی۔ کہ قرآن میں جہاں اُن کی دُعا مذکور ہوئی ہے اس کے سرے پر کٓھٰیٰعٓصٓ پانچ حروف لکھے گئے ہیں کٓ۔ ھٰ۔ یٰ۔ عٓ۔ صٓ میرا سران حروف کی جانب بھی مُراقب ہوا تو زبان القاء نے یہ مکاشفہ طاری کیا کہ اگر تو اضطراب احوال میں تسکین و اس چاہتا ہے تو زکریّا نبی کی طرح دعا مانگ مگر اس طرح کہ ذات اللہ کو کافی اور کارساز کل یقین کر کہ کٓ میں اسی کا اشارہ ہے اور اپنے سب ارادوں کا اُسی کو ھَادِیْ جان کہ حرف ھ یہی ظاہر کرنے کو نمودار ہے۔ یقین کو علم و عقل کی طاقت سے بڑھا اور کافی و ھادی تک جا کہ یٰ اور عٓ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور مظہر صدق و صفا محمّد مصطفےٰ کو ہر وقت نظر تعلق کے سامنے رکھ کہ وہ وجود آخری ظہور ذات کا اس کائنات میں ہے اور اسی کے تعلق سے تمام مقاصد جسمانی و معنوی مکمل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صٓ کو آخر میں لگایا گیا۔ زکریّا نبی بھی اسی صٓ کے صدقہ میں کامیاب ہوئے تھے۔

صَاد کا یہ بیان سُنکر قرآن کی سورۂ صٓ یاد آگئی اور میں نے اُس کو محمّدی صورت کا پورا سراپا پایا اور زبان سے سلام و صلوٰۃ کا نعرہ لگایا۔ میری یہ نعت مقبول ہوئی اور مجھ کو قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ تک پہنچا دیا اس وقت قاف کے اندر میں نے قلب محمّدی کو دیکھا جو عرش الٰہی تھا اور کل کائنات اس میں محیط تھی۔ وہاں میں نے حٰمٓعٓسٓقٓ کا راز پوچھا جواب ملا ان حروف میں اشارہ ہے حق ظاہر ہوا محمّد کے علم کی سلامت قلبی سے بس حق وجود محمّدی ہے ظاہرًا و باطنًا اور علم اُن کے قلب کی سلامتی ہے۔ ہر نقص اور آفت سے یعنی وہ علم تمام نقائص سے پاک کامل اور اکمل ہے۔

حروف مقطعات کے ان اسرار و رموز کو مشاہدہ کرنے کے بعد کمال یکسوئی اور طمانیت خاطر مجھ کو نصیب ہوئی اور میں نے ذوق خالص سے یہ درود پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ جس وقت یہ درود میری زبان سے نکلا جسم و روح کے تمام مضطرب حواس ساکن اور مطمئن ہو گئے اور میں نے سمجھا کہ نعت محمّدی کا حق پورا ہوا اور تسکین احساس کا اجر مجکو مل گیا اور وہ یہی تھا کہ میرے جسم کے تار ہائے عصبی حقیقت محمّدیہ کے مضراب دیدار سے بجنے لگے۔ اور میں نے اپنے اندر ہاہوت کی

مملکت دکن کا عظیم الشان و بے مثل واحد کارخانہ

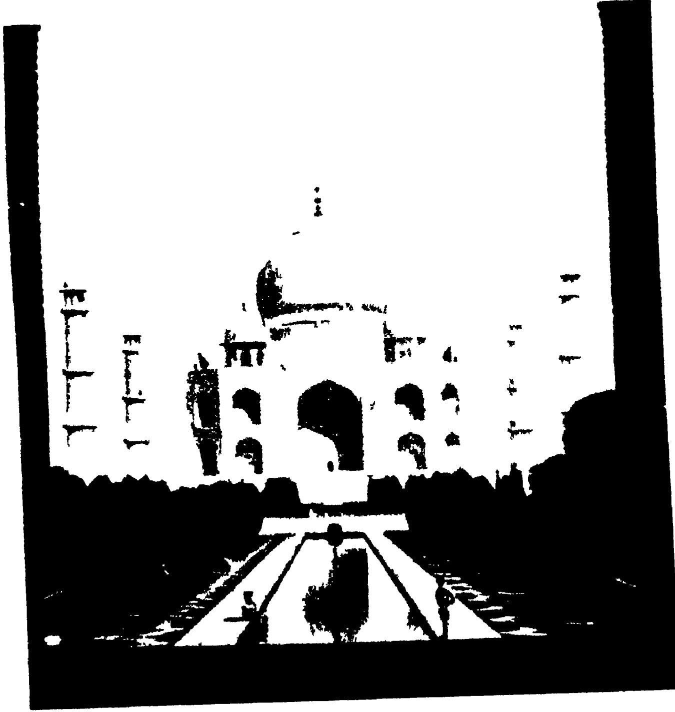
دکن بٹن فیکٹری کے بٹن ہندوستان بھر میں عام مقبولیت حاصل کر چکے ہیں



دکن بٹن فیکٹری کے بٹن (گنڈیان) خوبصورتی اور پائیداری میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ جدید ڈزائن کے خوشنما بٹن اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ غرض ہر طبقہ کے مذاق اور خواہش کے مطابق نہایت اہتمام کے ساتھ تیار کے جاتے ہیں۔

ٹریڈ مارک :- خریدتے وقت ہمارے کارخانہ کا ٹریڈ مارک ضرور ملاحظہ فرمایئے۔

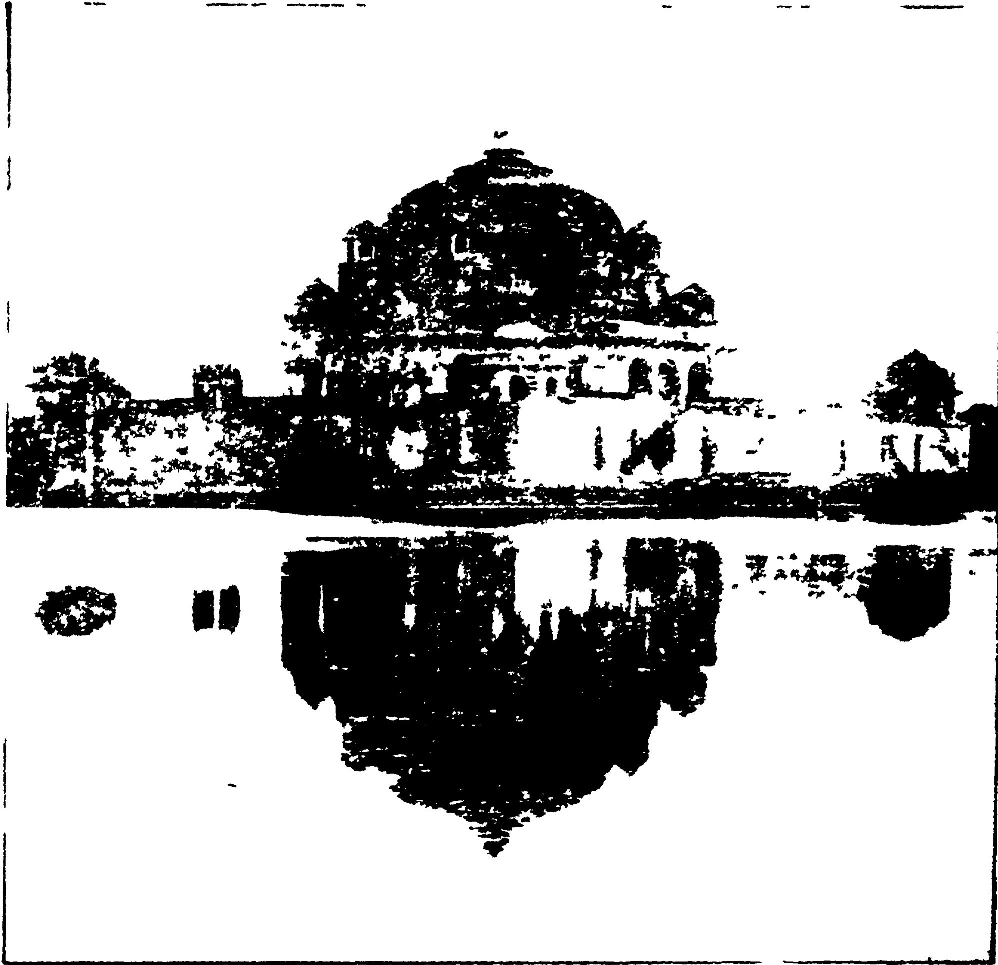
محمد غوث الدین پروپرائٹر دکن بٹن فیکٹری حسینی علم حیدرآباد دکن



روضه تاج محل آگره



ملتان کے ایک سید بزرگ کا روضه



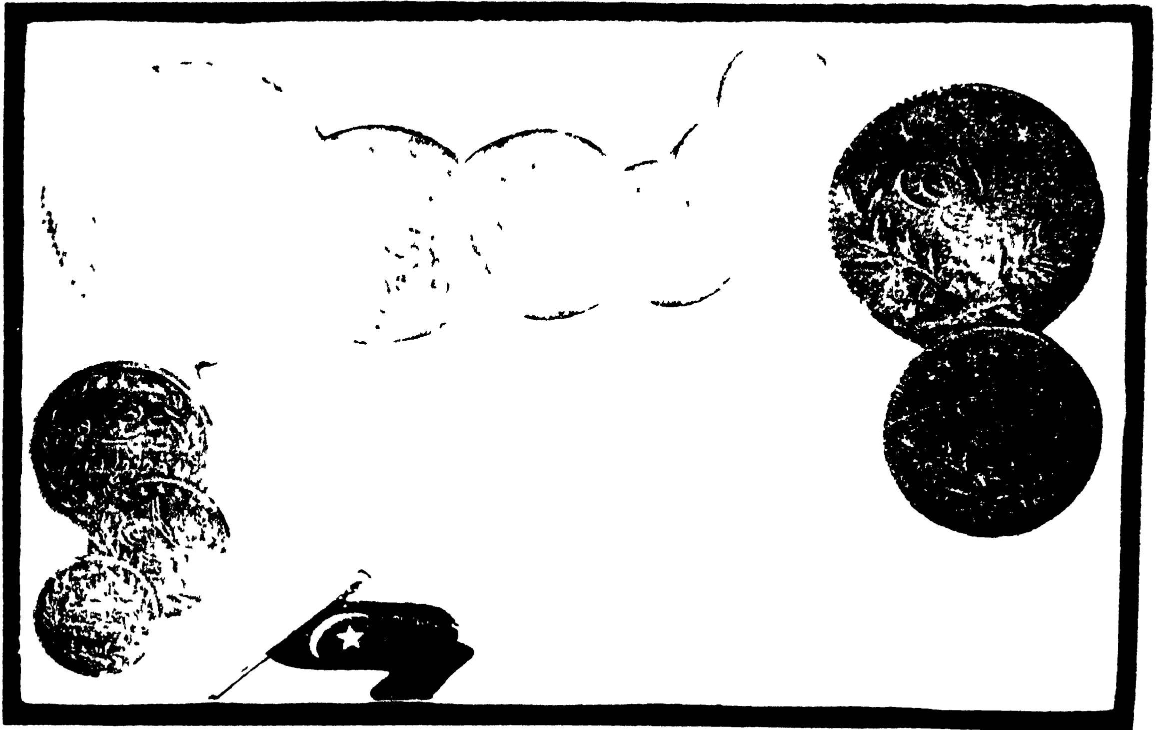
مقبرہ شہنشاہ شیر شاہ (سہسرام بہار)

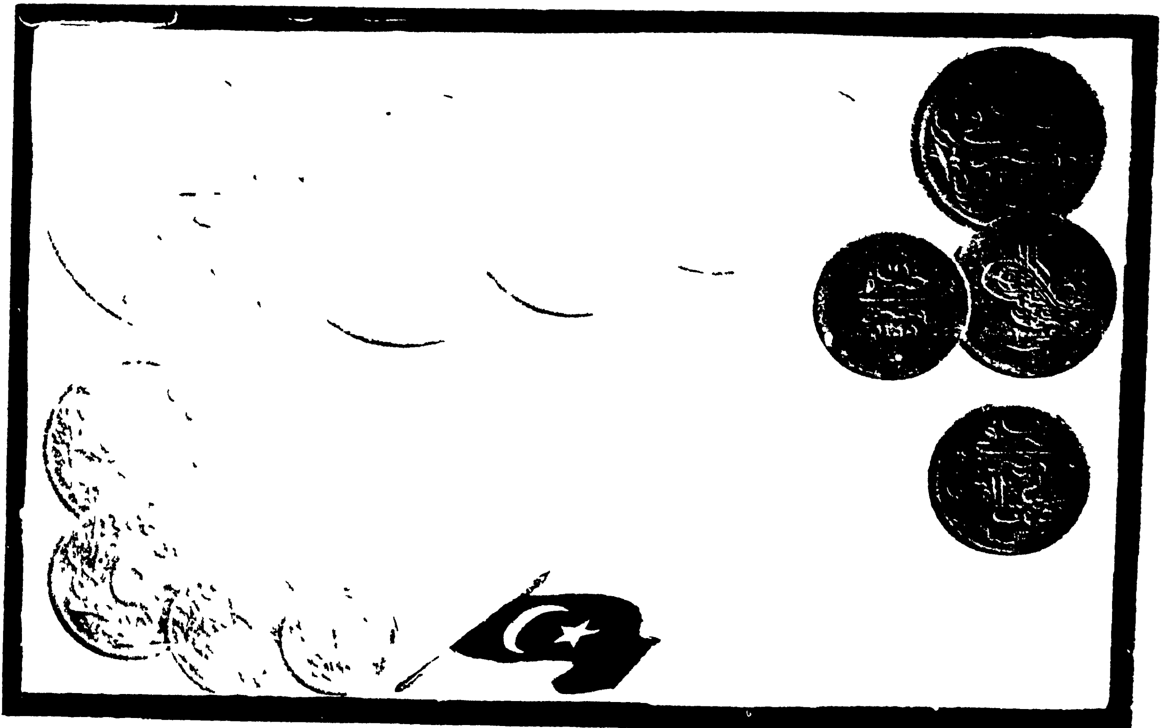


پنانگ (ملایا) کی ایک مسجد

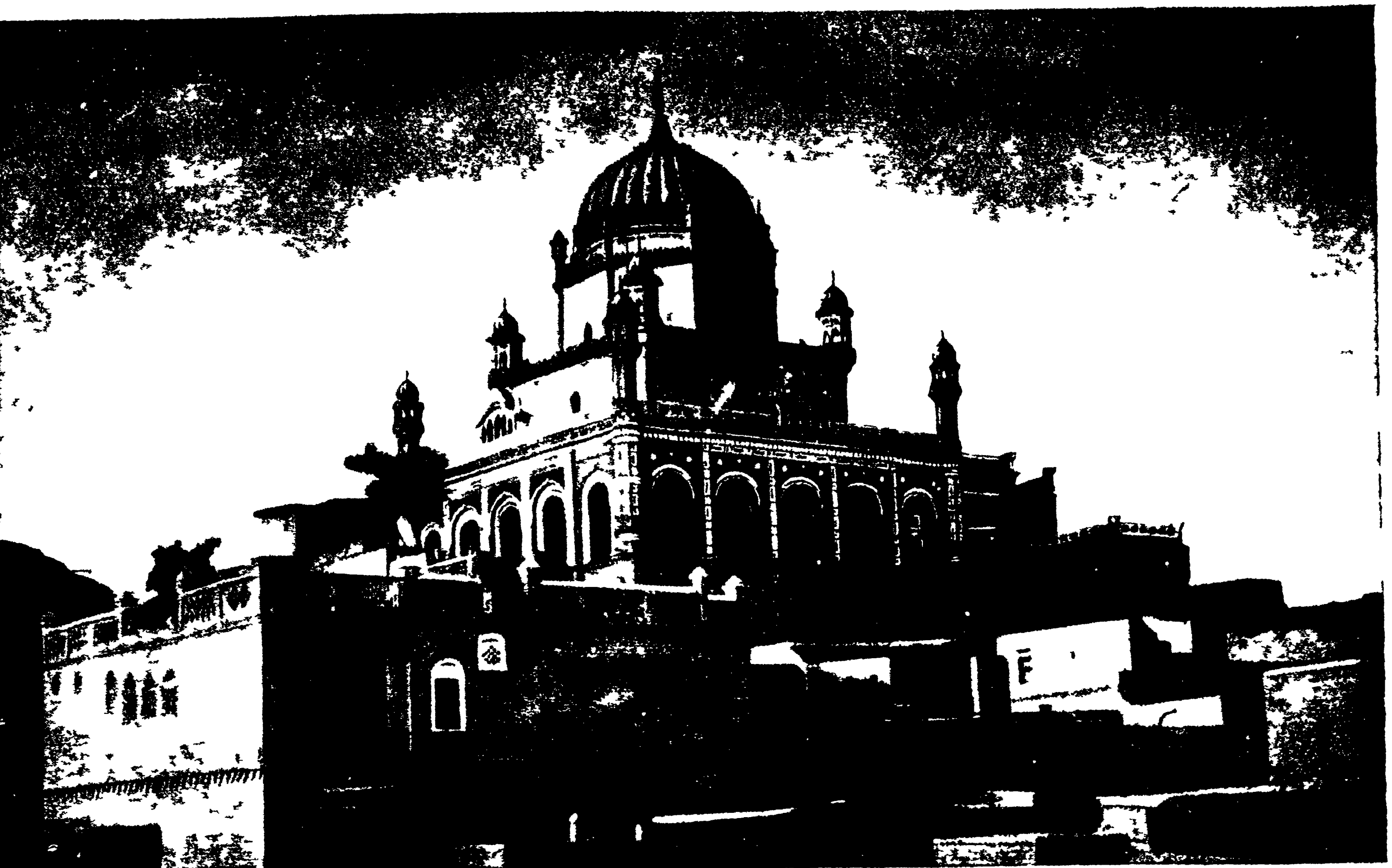
غالب کا نمونہ تحریر

ذوق کا نمونہ تحریر





مصری سکے



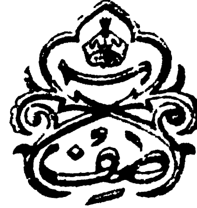
روضہ مبارک حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب جلال پور شریف جہلم



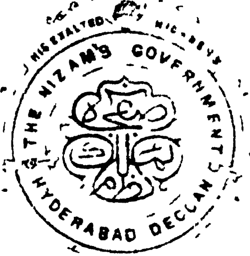








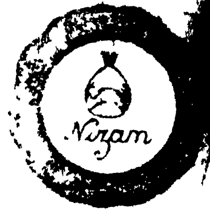






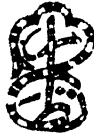




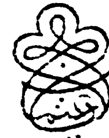










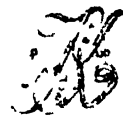


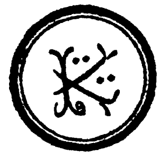










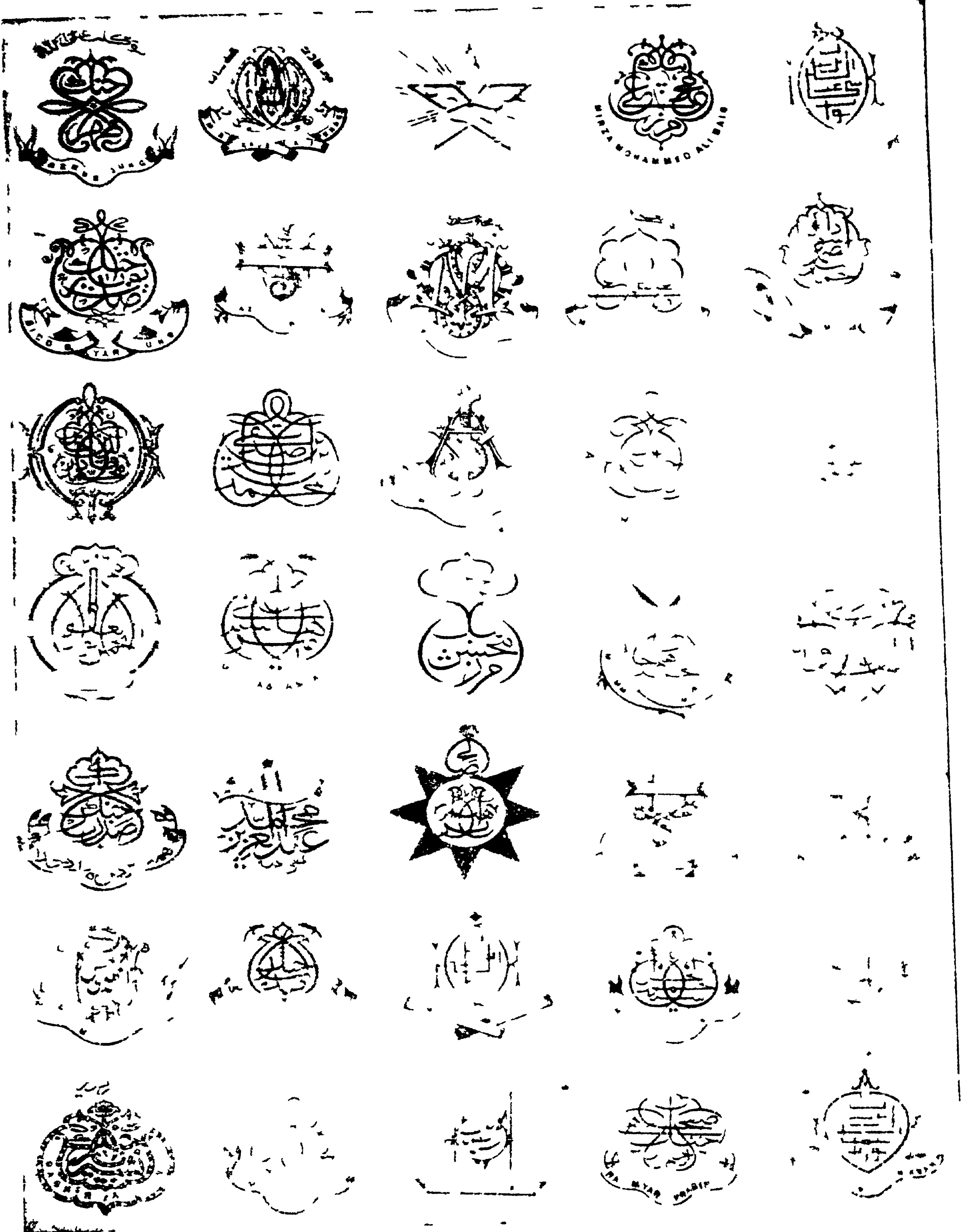




کمیٹی صرف خاص

H.E. Highness The Nizams
Sarf-i-Khas Committee.

حیدر آباد کے شاہی خاندان کے مونوگرام



حیدر آبادی امراء کے مونوگرام



حیدر آبادی امراء کے مونوگرام

از حسین بن حسن نظامی

ہوہیت دیکھی اور لاہوت وجبروت وملکوت وناسوت کے تمام نغمے صوت سرمدی میں سُنے اور میری وہ قوت منفکرہ جو ایشیا وافریقہ۔ عرب وعجم کے انقلابات غم افزا پر شب وروز ماتم کیا کرتی تھی اور جس کے نوحۂ بکا نے میرے وجود کی تمام کیفیات راحت طلب کو بیکل کر رکھا تھا۔ ان نغمہائے روح افزا سے یکسو ومطمئن ہوگئی اور میں نے صاف صاف زبان ناسوتی میں اپنے ذہن کی یہ تمنا باتیں سُنیں۔

محمد بگویم دستی کنم۔ دیکھو دیکھو اصحاب اُمت میں برق محمد کی جولانی دیکھو۔ اُمت تو کہتی تھی سرکار ہم کو بھول گئے۔ باپ نے بیٹی کو اکیلا چھوڑ دیا۔ مگر یہاں تو وہ ہر رگ میں اور خون کے ہر قطرہ میں اور پٹھے کے ہر تار میں اور ہڈی کے ہر جوف میں اُمتی اُمتی کی صدا لگا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں:۔

"بچے نہ گھبرائیں ہم اُنکے پاس موجود ہیں"

ہاں ہاں آپ تو آج مجھ کو بھی نظر آتے ہیں۔ مجھے اپنا طواف کرنے دیجئے میں آپ پر قربان ہونا چاہتا ہوں۔ آپ کی نبی چادر کا دامن اپنے سر پر لپیٹنا چاہتا ہوں۔ اپنی فریادوں کو اے ذات احدیت کے آئینۂ صفاتی آپ کے قدموں میں ڈالنا چاہتا ہوں۔

ایک فریاد تاج وتخت کے برباد ہونے کی ہے۔ ایک ناشاد ونامراد بن جانے کی ہے۔ ایک اس کی ہے کہ برکات توحید پرستی ہم سے چھن رہی ہیں۔ قوائے ایمانیہ ہم سے سلب ہوتے جاتے ہیں۔ رہبروں اور پیشواؤں سے آپ کی تجلّی معنویت اور لدنی کیفیت نابود ہوتی جاتی ہے۔ ایک یہ ہے کہ دُنیا کے ہر ٹکڑے پر اقوام غیر میں ہم ذلیل و رُسوا اور بدنام ہو رہے ہیں۔

عمامہ والے محمدؐ۔ گیسو لٹکانے والے محمدؐ۔ چشم مخمور کے دستِ نگاہ سے جام سرشار پلانے والے محمدؐ۔ زیر لب مُسکرانے والے محمدؐ۔ اپنے شیفتہ کو سخن دلنواز سے سمجھانے والے محمدؐ! بے سہاروں کا سہارا بنیئے۔ دیکھئے ہم ڈوبے جاتے ہیں۔ طوفانِ حوادث ایام ہم کو غرقاب کئے ڈالتا ہے۔ ہمارے پاس عزت نہیں رہی دولت نہیں رہی اور اب روٹی بھی ہاتھوں سے نکلی جاتی ہے۔ ہم کو لاوارث سمجھکر اغیار ٹھکرانا چاہتے ہیں۔

آج کی اس نعت کو قبول فرمایا۔ جمال جہان آرا دکھایا۔ حواس مضطرب کے دم میں دم آیا۔ بیشک ایمان ہے کہ آپ ہر اُمتی کے ساتھ ہیں اگر وہ بھی آپ کے ساتھ ہو۔ آپ ہر مایوس وبے کس کے مونس ہیں اگر وہ آپ کی مونسی اور معیت کو قبول نہ جائے۔

آپ نے اُمت کے احساس مضطرب کے تاروں کو بھی مضراب تسکین سے نوازا ہے تاکہ وہ اپنے نغمۂ قدیم کو سُنکر موجودہ وقت کے افسردہ کُن بے وقتی راگ کو بھول جائے اور فَمُحَمَّدٌ نَا هُوَ سَیِّدُ نَا هُوَ سَیِّدُ نَا هُوَ سَیِّدُ نَا کا گیت مستانہ وار جھوم جھوم کر اور کلیجہ تھام تھام کر گائے۔ جس سے اُس کے غم والام دور ہوں اور اس کے ادراک واحساس میں جمعیت خاطر اور تسکین کاملہ نازل ہو۔ آمین۔

اضطراب

آج سال گزر رہا ہے اور جس طرف نظر اٹھاؤ اضطراب و بے چینی کے سوا امن واطمینان کی صورت کہیں نظر نہیں آتی۔ درحقیقت ان دنوں دُنیا میں اضطراب کی قیامت آئی ہوئی ہے جس میں ہر اقلیم۔ ہر ملک۔ ہر صوبہ ہر شہر ہر بستی اور ہر آدمی بلکہ ہر موجود مبتلا اور آلودہ ہے۔

یہ دُنیا اگرچہ کبھی اضطراب سے خالی نہیں رہی اور ہر زمانہ میں طرح طرح کے اضطراب قوموں اور انسانوں میں پائے جاتے تھے۔ مگر آج کل کے زمانہ میں ساری دُنیا پر ایک ہی قسم کا اضطراب مسلط ہے۔ ہر قوم حاکم ہو یا محکوم۔ اور ہر انسان ادنےٰ ہو یا اعلےٰ ایک خاص قسم کے اضطراب میں اسیر اور مقید نظر آتا ہے۔ اور باوجود ہاتھ پاؤں مارنے اور بے انتہا کوشش کرنے کے اس اضطراب کے جال سے کسی کو چھٹکارا نہیں ملتا۔ انسانوں ہی پر منحصر نہیں ہے بلکہ اضطراب کی اس قیامت نے عناصر کو بھی متاثر کیا ہے۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ بجلی بھی اضطراب میں مبتلا ہیں۔ بجلی سے گاڑیاں کھچوائی جاتی ہیں۔ پنکھے جلوائے جاتے ہیں۔ کارخانے چلوائے جاتے ہیں۔ اندھیرے سے مقابلہ کرنے کو یہ بدنصیب رات بھر اسیر ملازمت رہتی ہے۔ پانی کا بھی یہی حال ہے۔ دن رات آگ میں جلتا ہے۔ بھاپ بن کر ریلوں اور جہازوں کو کھینچتا ہے۔ جہاز اُس کے سر پر آرے چلاتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ آگ سے بھی اسی قسم کی خدمات لی جاتی ہیں۔ ہوا کے سکون کو بھی ہوائی جہاز پراگندہ اور مضطرب کرتے ہیں۔

غرض ایک اندوہناک اضطراب جدھر دیکھو اوپر نیچے دائیں بائیں پھیلا ہوا نظر آتا ہے اور ہر وجود کو اس اضطراب سے تسکین و رہائی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

احساس

ایک عام فہم بیرت - نا سمجھ بچہ ماں باپ کو دیکھ کر جب شگفتہ ہوتا ہے تو احساس کے ذریعہ - اور بھوک سے روتا ہے تو احساس کے طفیل - جوان عشق بازی کرتا ہے - نیک و بد کو سمجھتا ہے - رنج و راحت سے متاثر ہوتا ہے صرف اس احساس کی وجہ سے - جب اس احساس پاس کے اوپر کوئی ایسی مضطرب کمدر کیفیت طاری ہوتی ہے جو اس کو کسی وقت چین نہ لینے دے تو انسان کے جسم و روح کو اس تکلیف احساس کے سبب سے آرام چین نہیں آتا اور وہ دونوں مل کر تسکین احساس کی تلاش کرنے لگتے ہیں -

قرآن شریف میں اس تسکین احساس کا ایک عام فہم نسخہ خدا تعالے نے علے الاعلان شائع فرما دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آگاہ ہو جاؤ خدا کے ذکر کرنے سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے - اس نسخہ کو خدائے یقینی اور سچے کلام میں پڑھنے کے بعد ہر شخص سوال کر سکتا ہے کہ مسلمان تو خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ وہ اضطراب قلوب اور بے چینی حواس میں مبتلا ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ذکر الٰہی کا ذوق انسانوں کے حافظہ سے اتر گیا ہے - وہ خدا کا یاد کرنا بھول گئے ہیں - ان کی نماز جو معراج المومنین خطاب رکھتی تھی - معراج تفکرات دنیا ہو گئی ہے کہ جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تمام امورات دنیا کے تصفیہ اور فیصلہ کو نظر تخیل کے سامنے لے آتے ہیں اور اس کو بھول جاتے ہیں کہ ہم ایک بڑے شہنشاہ کے سامنے کھڑے ہیں - اور دربار کے آداب و وقار کے خلاف ہم سے یہ حرکتیں ہو رہی ہیں -

ان سے اگر کہو کہ حدیث صحیح ہے کہ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ (نماز نہیں ہوتی مگر حضور قلب سے) تو وہ کہتے ہیں کیا کریں دل حاضر نہیں ہوتا - اس پر افکار دنیا اور تعلقات دنیا داری کا اس قدر ہجوم ہے کہ باوجود خیالات کو ہٹانے اور یکسو کرنے کے وہ یکسو نہیں ہوتے اور جب نماز شروع کرتے ہیں اس وقت خبر نہیں کہاں کہاں کے جھگڑے تصور میں امنڈ کر چلے آتے ہیں -

پس جب تک ذکر الٰہی خاص ذکر و فکر کی شان سے نہ ہو - قرآن شریف کے اعلان کا اثر کیونکر ظاہر ہو سکتا ہے - اس نے فرمایا ہے کہ خدا کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے مگر جب فرض نماز کی ادائیگی جو ذکر خدا کا ایک مقررہ طریقہ ہے ذکر و فکر کی اصلی شان سے نہ ہو تو اطمینان قلب کیونکر میسر آئے -

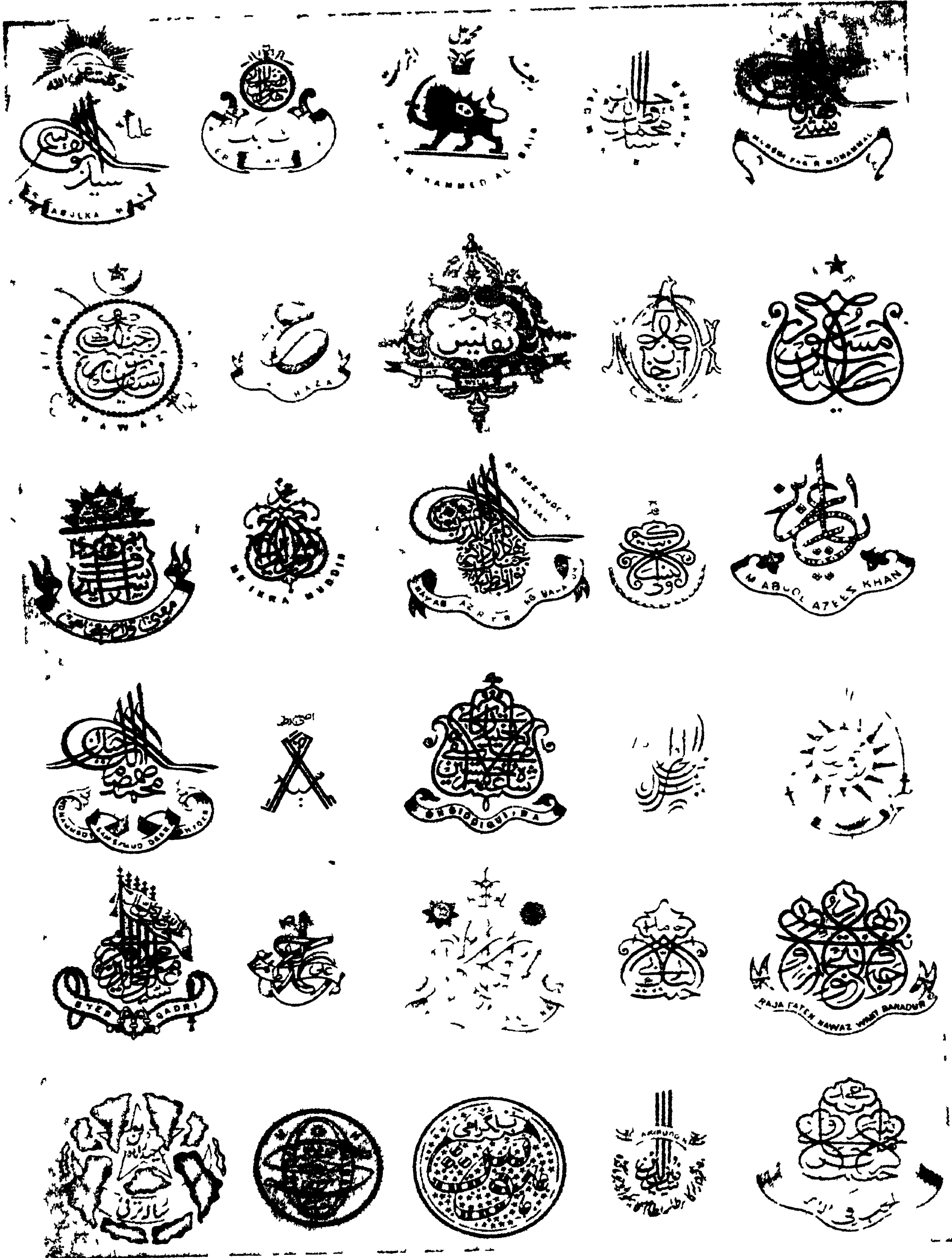
علاج

خطرات قلب کا مذکورہ موج کوئی نئی چیز نہیں ہے ہر زمانہ میں انسانوں کے دل ایسے ہی ہوتے آئے ہیں اور ان کو ذکر الٰہی کے صحیح راستہ پر لگانے اور اطمینان کی اصلی شان ان میں پیدا کرنے ہی کے لئے تصوف اور درویشی کا مشرب عالم وجود میں آیا ہے جس کا منتہائے مقصود تسلی قلوب و تسکین احساس تھا -

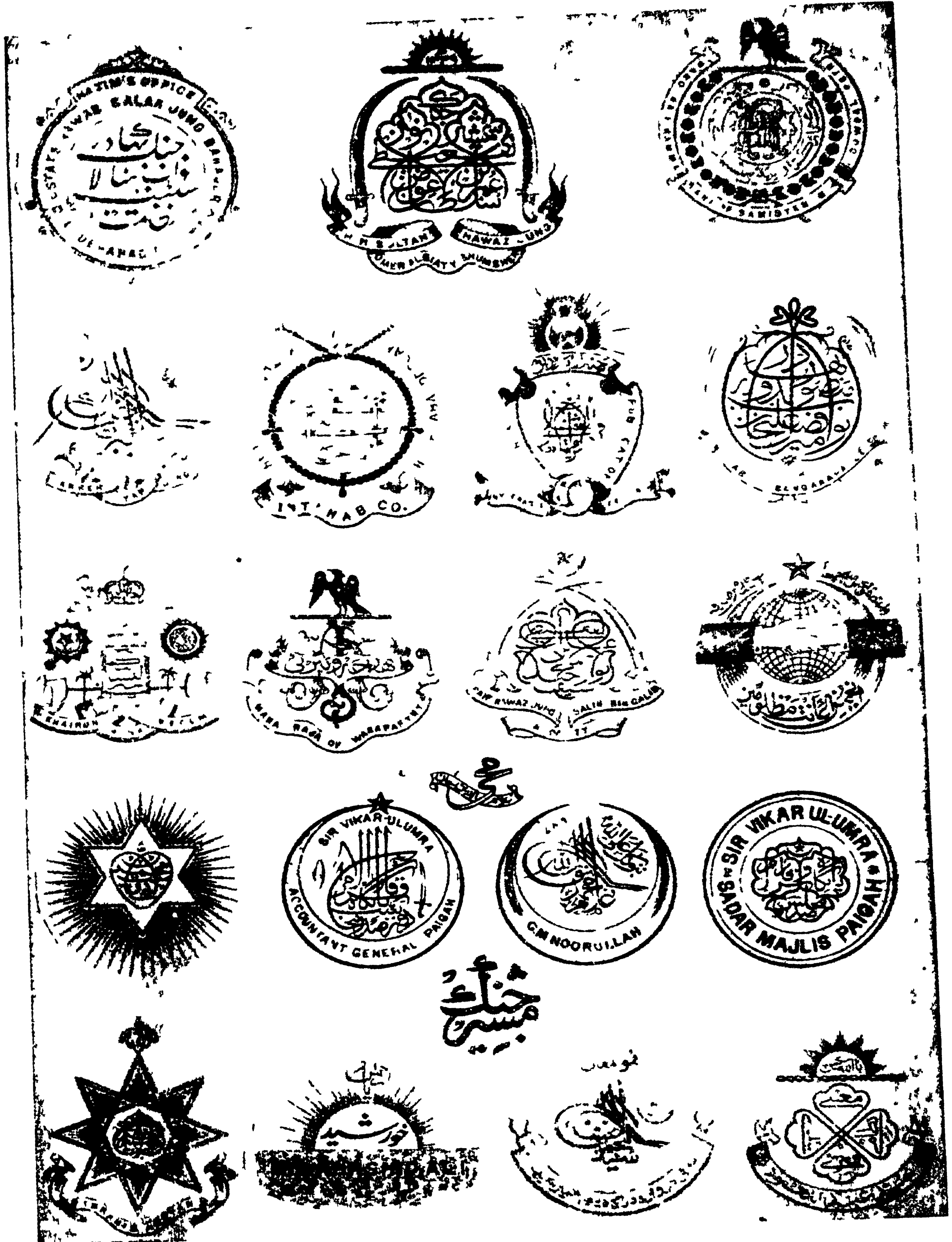
کہا جاتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ذکر الٰہی کے یہ طریقے نہیں بتائے نہ قرآن میں ان کا کہیں ذکر ہے بعد درویشوں نے ایجاد کئے ہیں -

ان کو جواب دینا چاہئے کہ قرآن نے تو اصولی احکام دیئے ہیں - فروعات کی تفصیل تو نماز کی بھی اس میں نہیں ہے جو اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اور حدیثوں میں ان طریقوں کے مذکور نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ احادیث کے وقت ذات محمدیہ کی تجلیات ہر قلب مومن پر جلوہ فگن تھیں اور کسی شخص کو ان طریقوں سے ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی اس واسطے ان احادیث میں جو تدوین شریعت کے لئے کتابوں میں جمع کی گئیں ان کا تفصیلی ذکر نہیں کیا گیا بلکہ یہ علم سینہ بسینہ کی تعلیم میں بذریعہ سیدنا حضرت علیؑ امت کے حوالے ہوا اور اس کو درس تحریر کی صورت اس وقت تک نہ دی گئی جب تک کہ قلوب میں تحریر و اظہار کے بغیر ذکر الٰہی کا اثر اصلی برقرار رہا - اور جب اس اثر میں کمی آنے لگی تو مریدان سیدنا علیؑ نے اس تعلیم و تلقین کو کتابوں میں لکھنا اور خانقاہوں میں بطور درس عام جاری کرنا ضروری سمجھا -

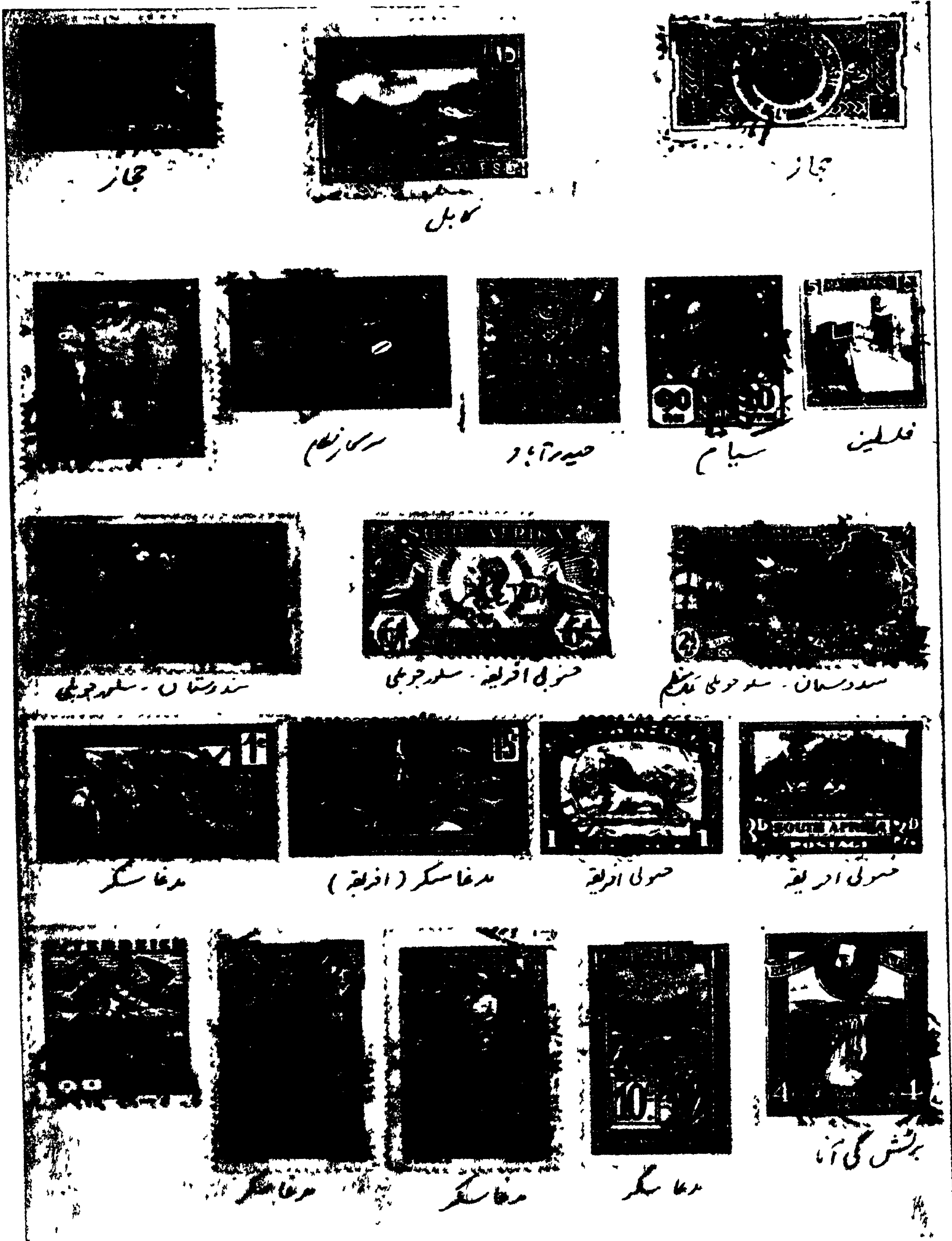
درویشوں نے ذکر الٰہی کے طریقے انسان کی جسمانی حالت کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد قائم کئے تھے تاکہ حواس قلبی و دماغی کو ایک تربیت خاص سے ترتیب دے کر ان میں ذکر الٰہی سے اثر فیض حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کریں +



حیدر آبادی امراء کے مونوگرام



حیدر آبادی امراء کے مونوگرام



مختلف ممالک کے ڈاکخانے کے ٹکٹ ۔

شہنشاہ ہندوستان غازی اورنگ زیب کے خاص دستخط کا نمونہ



یہ اس حمائل کا آخری صفحہ ہے جو دفتر حلقہ مشائخ
بک ڈپو دہلی نے بذریعہ فوٹو تیار کر کے شائع کی ہے
اور سارا قرآن مجید غازی عالمگیر کے ہاتھ کا
لکھا ہوا ہے

شیخ سعدی کے چند اقوال

جن سے صدیوں تک ایشیا کے کروروں باشندوں نے اپنی زندگی کو آراستہ کیا اور جنکو فراموش کرنے سے ایشیائی یورپ کے غلام بن گئے

هر چه بقامت کهتر بقیمت بهتر۔

هر بیشه گمان مبر که خالی است
شاید که پلنگ خفته باشد

اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نه پوشید۔

محال است که هنرمندان بمیرند + و بے هنران جائے ایشان گیرند

کس نیاید بزیر سایۂ بوم + ور همای از جهان معدوم

ده درویش در گلیمے بخسپند
و دو بادشاه در اقلیمے نگنجند

قطعه

نیم نانے گر خورد مرد خدا + بذل درویشان کند نیمے دگر
ملک اقلیمے بگیرد بادشاه + همچنان در بند اقلیمے دگر

سرچشمه شاید گرفتن بمیل
چو پر شد نشاید گذشتن به پیل

پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بد است
تربیت نااهل را چون گردگان بر گنبد است

آتش کشتن و اخگر گذاشتن
افعی کشتن و بچه اش نگاه داشتن } کار خردمندان نیست

قطعه

پسر نوح با بدان بنشست + خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کهف روزے چند + پے نیکان گرفت مردم شد

دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد

عاقبت گرگ زاده گرگ شود
گرچه با آدمی بزرگ شود

نکوئی با بدان کردن چنان است
که بد کردن بجائے نیک مردان

دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست

جو دیکھنے میں حقیر ہے قیمت میں اعلےٰ ہے۔

ہر جنگل کو خالی نہ سمجھو۔
شاید وہاں کوئی درندہ سوتا ہو۔

مردانہ کوشش کرو عورت نہ بنو۔

ناممکن ہے کہ ہنرمند مرجائیں تو ان کی جگہ بے ہنروں کو ملجائے۔

الو کے سایہ میں آنا کوئی بھی قبول نہ کریگا۔ چاہے ہما کا سایہ دنیا سے معدوم ہی ہو جائے۔

دس درویش ایک کمبل میں سو سکتے ہیں
مگر دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں سما سکتے

درویش آدھی روٹی کھاتا ہے اور آدھی دوسروں کو بانٹ دیتا ہے مگر بادشاہ ایک ملک پر قبضہ کرنے کے بعد دوسرے ملک کی حرص میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

شروع میں پانی کا ابال ایک سلائی سے رک سکتا ہے مگر غفلت کے سبب اس کا زور بڑھ جائے تو ہاتھی سے بھی نہیں رک سکتا۔

جس کی بنیاد میں بدی ہے اس پر نیکوں کا اثر نہیں ہوتا جیسے اخروٹ گنبد پر نہیں ٹھہر سکتا۔

آگ بجھانا اور چنگاری کو چھوڑ دینا۔ سانپ کو مارنا اور اس کے بچے کو باقی رکھنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

نوح پیغمبر کا بیٹا بُری صحبت میں بیٹھا۔ اس کے خاندان سے نبوت جاتی رہی اور اصحاب کہف کا کتا اچھی صحبت میں بیٹھا تو آدمی بن گیا۔

دشمن کو حقیر و کمزور نہ سمجھنا چاہئے۔

بھیڑیا کا بچہ آخر کار بھیڑیا ہی بن جاتا ہے چاہے آدمی کے ساتھ رہ کر بڑا ہوا ہو۔

بُروں کے ساتھ نیکی کرنی ایسی ہے
گویا نیکوں کے ساتھ برائی کی

دشمن کیا کر سکتا ہے اگر دوست مہربان ہو۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
نکند جور پیشہ سلطانی
کہ نیاید ز گرگ چوپانی
قدر عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید
من نکردم شما حذر بکنید
نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود
بر آرد بچنگال چشم پلنگ
آنانکہ غنی ترند محتاج تراند
دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم
قرار بر کف آزادگاں نگیرد مال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال
ہر کجا چشمۂ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند
راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک
تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ شود
بدریا در منافع بیشمار است
اگر خواہی سلامت بر کنار است
دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و در ماندگی
صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد
ہیچ کس نزند بر درخت بے بر سنگ
ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ✤ ساعد سیمیں خود را رنجہ کرد
دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند۔
کس نیاموخت علم تیر از من ✤ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفتن اینک ماہ و پرویں
جہاندیدہ بسیار گوید دروغ
کار درویش مستمند بر آر ✤ کہ ترا نیز کارہا باشد

چمگادڑ کو دن کے وقت دکھائی نہ دے
تو سورج کا اس میں کیا قصور ہے
مہربانی کر مہربانی کہ اس سے دشمن بھی اپنے ہو جاتے ہیں۔
جور سے بادشاہی نہ ہو سکیگی۔
کہیں بھیڑیا بھی بکریوں کا محافظ ہوا ہے۔
آرام کی قدر وہ جانے جو کبھی مصیبت میں مبتلا ہوا ہو
میں نہ بچا مگر تم تو بچ جاؤ
بلی بھی بے بس ہو جاتی ہے تو پنجہ مار کر
تیندوے کی آنکھیں نکال لیتی ہے
جو خوش حال دکھائی دیتے ہیں سب سے زیادہ محتاج ہوتے ہیں
دامن کہاں سے لاؤں جسم پر کپڑہ ہی کہاں ہے۔
آزاد لوگوں کے ہاتھ میں روپیہ نہیں ٹکتا۔
جیسے عاشق کے دل میں صبر اور چھلنی میں پانی نہیں ٹھہرتا
جہاں میٹھا پانی ہوتا ہے وہاں۔
آدمی اور جانور اور چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں
سچائی خدا کی خوشنودی کا باعث ہوتی ہے۔
میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ جو سچائی پر چل کر راستہ بھولا ہو۔
جس کا حساب پاک ہے ان کو محاسبہ کا کیا ڈر ہے۔
جب تک تریاق (دافع زہر) ملک عراق سے آئیگا
سانپ کے کاٹے ہوئے کا خاتمہ ہو جائیگا۔
دریا میں اگرچہ بہت سے فائدے ہیں۔
مگر سلامتی چاہو تو کنارہ ہی پر ہے۔
دوست وہ ہے جو دوست کا ہاتھ پریشانی اور
مصیبت میں تھام لے۔
صبر کڑوا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہے۔
بے پھل درخت پر کوئی بھی پتھر نہیں مارتا۔
جس نے فولاد سے پنجہ کیا اپنی نازک کلائی کو نقصان پہنچایا۔
دوست کو اتنا قوی نہ ہونے دو کہ اگر دشمن بنجائے تو نقصان پہنچا سکے
مجھ سے جس نے نشانہ بازی سیکھی آخر کار اس نے مجھی کو نشانہ بنایا
اگر بادشاہ دن کے وقت کہے کہ اندھیرات ہے تو فوراً کہو
کہ جی ہاں حضور وہ تارے دکھائی دیتے ہیں۔
جہاں دیدہ آدمی زیادہ جھوٹ بولا کرتے ہیں۔
ضرورتمندوں کے کام کر دیا کرو۔ تمہارے بھی دوسروں سے کام پڑتے ہیں

میلادی دن یوم	ہجری دن روز	شمسی میلادی سنہ ۱۳۶۵ علی	قمری ہجری سنہ ۱۳۵۴ شوال	شمسی عیسوی سنہ ۱۹۳۶ جنوری	شمسی فصلی سنہ ۹۹۲ پوہ	شمسی حیدرآبادی سنہ ۱۳۴۵ بہمن	شمسی ہجری افغانی سنہ ۱۳۱۴ جدی	یادداشت
خدیجہ	چہارشنبہ	۱	۵	۱	۱۸	۲۸	۱۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲	۶	۲	۱۹	۲۹	۱۱	
جمعہ	جمعہ	۳	۷	۳	۲۰	۳۰	۱۲	
عبداللہ	شنبہ	۴	۸	۴	۲۱	یکم اسفندار	۱۳	
آمنہ	یکشنبہ	۵	۹	۵	۲۲	۲	۱۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۶	۱۰	۶	۲۳	۳	۱۵	
حلیمہ	سہ شنبہ	۷	۱۱	۷	۲۴	۴	۱۶	
خدیجہ	چہارشنبہ	۸	۱۲	۸	۲۵	۵	۱۷	
فاطمہ	پنجشنبہ	۹	۱۳	۹	۲۶	۶	۱۸	
جمعہ	جمعہ	۱۰	۱۴	۱۰	۲۷	۷	۱۹	
عبداللہ	شنبہ	۱۱	۱۵	۱۱	۲۸	۸	۲۰	
آمنہ	یکشنبہ	۱۲	۱۶	۱۲	۲۹	۹	۲۱	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۳	۱۷	۱۳	۳۰	۱۰	۲۲	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۴	۱۸	۱۴	یکم ماگھ	۱۱	۲۳	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۵	۱۹	۱۵	۲	۱۲	۲۴	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۶	۲۰	۱۶	۳	۱۳	۲۵	
جمعہ	جمعہ	۱۷	۲۱	۱۷	۴	۱۴	۲۶	
عبداللہ	شنبہ	۱۸	۲۲	۱۸	۵	۱۵	۲۷	
آمنہ	یکشنبہ	۱۹	۲۳	۱۹	۶	۱۶	۲۸	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۰	۲۴	۲۰	۷	۱۷	۲۹	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۱	۲۵	۲۱	۸	۱۸	یکم ماہ دلو	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۲	۲۶	۲۲	۹	۱۹	۲	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۳	۲۷	۲۳	۱۰	۲۰	۳	
جمعہ	جمعہ	۲۴	۲۸	۲۴	۱۱	۲۱	۴	
عبداللہ	شنبہ	۲۵	۲۹	۲۵	۱۲	۲۲	۵	
آمنہ	یکشنبہ	۲۶	یکم ذیقعد	۲۶	۱۳	۲۳	۶	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۷	۲	۲۷	۱۴	۲۴	۷	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۸	۳	۲۸	۱۵	۲۵	۸	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۹	۴	۲۹	۱۶	۲۶	۹	
فاطمہ	پنجشنبہ	۳۰	۵	۳۰	۱۷	۲۷	۱۰	
جمعہ	جمعہ	۳۱	۶	۳۱	۱۸	۲۸	۱۰	

۲۱

میلادی دن	ہجری دن	سنہ ۱۳۶۵ شمسی میلادی	سنہ ۱۳۵۴ قمری ہجری	سنہ ۱۹۳۶ شمسی عیسوی	سنہ ۱۹۹۲ شمسی فصلی	سنہ ۱۳۴۵ شمسی حیدرآبادی	سنہ ۱۳۱۴ شمسی ہجری افغانی	یادداشت
یوم	روز	حسن	ذیقعد	فروری	ماگھ	اسفندار	دلو	
عبداللہ	شنبہ	۱	۷	۱	۱۹	۲۹	۱۲	
آمنہ	یکشنبہ	۲	۸	۲	۲۰	۳۰	۱۳	
ابوطالب	دوشنبہ	۳	۹	۳	۲۱	یکم فروردی	۱۴	
حلیمہ	سہ شنبہ	۴	۱۰	۴	۲۲	۲	۱۵	
خدیجہ	چہارشنبہ	۵	۱۱	۵	۲۳	۳	۱۶	
فاطمہ	پنجشنبہ	۶	۱۲	۶	۲۴	۴	۱۷	
جمعہ	جمعہ	۷	۱۳	۷	۲۵	۵	۱۸	
عبداللہ	شنبہ	۸	۱۴	۸	۲۶	۶	۱۹	
آمنہ	یکشنبہ	۹	۱۵	۹	۲۷	۷	۲۰	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۰	۱۶	۱۰	۲۸	۸	۲۱	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۱	۱۷	۱۱	۲۹	۹	۲۲	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۲	۱۸	۱۲	یکم پھاگن	۱۰	۲۳	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۳	۱۹	۱۳	۲	۱۱	۲۴	
جمعہ	جمعہ	۱۴	۲۰	۱۴	۳	۱۲	۲۵	
عبداللہ	شنبہ	۱۵	۲۱	۱۵	۴	۱۳	۲۶	
آمنہ	یکشنبہ	۱۶	۲۲	۱۶	۵	۱۴	۲۷	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۷	۲۳	۱۷	۶	۱۵	۲۸	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۸	۲۴	۱۸	۷	۱۶	۲۹	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۹	۲۵	۱۹	۸	۱۷	۳۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۰	۲۶	۲۰	۹	۱۸	یکم ماہ حوت	
جمعہ	جمعہ	۲۱	۲۷	۲۱	۱۰	۱۹	۲	
عبداللہ	شنبہ	۲۲	۲۸	۲۲	۱۱	۲۰	۳	
آمنہ	یکشنبہ	۲۳	۲۹	۲۳	۱۲	۲۱	۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۴	۳۰	۲۴	۱۳	۲۳	۵	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۵	یکم ذی الحجہ	۲۵	۱۴	۲۳	۶	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۶	۲	۲۶	۱۵	۲۴	۷	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۷	۳	۲۷	۱۶	۲۵	۸	
جمعہ	جمعہ	۲۸	۴	۲۸	۱۷	۲۶	۹	
عبداللہ	شنبہ	۲۹	۵	۲۹	۱۸	۲۷	۱۰	

میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۵	قمری ہجری ۱۳۵۴	شمسی عیسوی ۱۹۳۶	شمسی فصلی ۱۹۹۳	شمسی حیدرآبادی ۱۳۴۵	شمسی ہجری افغانی ۱۳۱۴	یادداشت
یوم	روز	حسین	ذی الحجہ	مارچ	پھاگن	فروردی	حوت	
آمنہ	یکشنبہ	۱	۶	۱	۱۹	۲۸	۱۱	
ابوطالب	دوشنبہ	۲	۷	۲	۲۰	۲۹	۱۲	
حلیمہ	سہ شنبہ	۳	۸	۳	۲۱	۳۰	۱۳	
خدیجہ	چہارشنبہ	۴	۹	۴	۲۲	۳۱	۱۴	
فاطمہ	پنجشنبہ	۵	۱۰	۵	۲۳	یکم اردی بہشت	۱۵	
جمعہ	جمعہ	۶	۱۱	۶	۲۴	۲	۱۶	
عبداللہ	شنبہ	۷	۱۲	۷	۲۵	۳	۱۷	
آمنہ	یکشنبہ	۸	۱۳	۸	۲۶	۴	۱۸	
ابوطالب	دوشنبہ	۹	۱۴	۹	۲۷	۵	۱۹	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۰	۱۵	۱۰	۲۸	۶	۲۰	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۱	۱۶	۱۱	۲۹	۷	۲۱	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۲	۱۷	۱۲	۳۰	۸	۲۲	
جمعہ	جمعہ	۱۳	۱۸	۱۳	یکم چیت	۹	۲۳	
عبداللہ	شنبہ	۱۴	۱۹	۱۴	۲	۱۰	۲۴	
آمنہ	یکشنبہ	۱۵	۲۰	۱۵	۳	۱۱	۲۵	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۶	۲۱	۱۶	۴	۱۲	۲۶	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۷	۲۲	۱۷	۵	۱۳	۲۷	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۸	۲۳	۱۸	۶	۱۴	۲۸	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۹	۲۴	۱۹	۷	۱۵	۲۹	
جمعہ	جمعہ	۲۰	۲۵	۲۰	۸	۱۶	۳۰	
عبداللہ	شنبہ	۲۱	۲۶	۲۱	۹	۱۷	یکم ماہ حمل	
آمنہ	یکشنبہ	۲۲	۲۷	۲۲	۱۰	۱۸	۲	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۳	۲۸	۲۳	۱۱	۱۹	۳	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۴	۲۹	۲۴	۱۲	۲۰	۴	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۵	یکم محرم ۱۳۵۵	۲۵	۱۳	۲۱	۵	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۶	۲	۲۶	۱۴	۲۲	۶	
جمعہ	جمعہ	۲۷	۳	۲۷	۱۵	۲۳	۷	
عبداللہ	شنبہ	۲۸	۴	۲۸	۱۶	۲۴	۸	
آمنہ	یکشنبہ	۲۹	۵	۲۹	۱۷	۲۵	۹	
ابوطالب	دوشنبہ	۳۰	۶	۳۰	۱۸	۲۶	۱۰	
حلیمہ	سہ شنبہ	۳۱	۷	۳۱	۱۹	۲۷	۱۱	

میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۵	قمری ہجری ۱۳۵۵	شمسی عیسوی ۱۹۳۶	شمسی فصلی ۱۹۹۳	شمسی حیدرآبادی ۱۳۴۵	شمسی ہجری انتقالی ۱۳۱۵	یادداشت
بروج		بد	محرم	اپریل	چیت	اردی بہشت	حمل	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱	۸	۱	۲۰	۲۸	۱۲	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲	۹	۲	۲۱	۲۹	۱۳	
جمعہ	جمعہ	۳	۱۰	۳	۲۲	۳۰	۱۴	
عبداللہ	شنبہ	۴	۱۱	۴	۲۳	۳۱	۱۵	
آمنہ	یکشنبہ	۵	۱۲	۵	۲۴	یکم خورداد	۱۶	
ابوطالب	دوشنبہ	۶	۱۳	۶	۲۵	۲	۱۷	
حلیمہ	سہ شنبہ	۷	۱۴	۷	۲۶	۳	۱۸	
خدیجہ	چہارشنبہ	۸	۱۵	۸	۲۷	۴	۱۹	
فاطمہ	پنجشنبہ	۹	۱۶	۹	۲۸	۵	۲۰	
جمعہ	جمعہ	۱۰	۱۷	۱۰	۲۹	۶	۲۱	
عبداللہ	شنبہ	۱۱	۱۸	۱۱	۳۰	۷	۲۲	
آمنہ	یکشنبہ	۱۲	۱۹	۱۲	یکم بیساکھ	۸	۲۳	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۳	۲۰	۱۳	۲	۹	۲۴	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۴	۲۱	۱۴	۳	۱۰	۲۵	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۵	۲۲	۱۵	۴	۱۱	۲۶	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۶	۲۳	۱۶	۵	۱۲	۲۷	
جمعہ	جمعہ	۱۷	۲۴	۱۷	۶	۱۳	۲۸	
عبداللہ	شنبہ	۱۸	۲۵	۱۸	۷	۱۴	۲۹	
آمنہ	یکشنبہ	۱۹	۲۶	۱۹	۸	۱۵	۳۰	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۰	۲۷	۲۰	۹	۱۶	۳۱	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۱	۲۸	۲۱	۱۰	۱۷	یکم ماہ ثور	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۲	۲۹	۲۲	۱۱	۱۸	۲	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۳	۳۰	۲۳	۱۲	۱۹	۳	
جمعہ	جمعہ	۲۴	یکم صفر	۲۴	۱۳	۲۰	۴	
عبداللہ	شنبہ	۲۵	۲	۲۵	۱۴	۲۱	۵	
آمنہ	یکشنبہ	۲۶	۳	۲۶	۱۵	۲۲	۶	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۷	۴	۲۷	۱۶	۲۳	۷	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۸	۵	۲۸	۱۷	۲۴	۸	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۹	۶	۲۹	۱۸	۲۵	۹	
فاطمہ	پنجشنبہ	۳۰	۷	۳۰	۱۹	۲۶	۱۰	

میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۶ع	قمری ہجری ۱۳۵۵ھ	شمسی عیسوی ۱۹۳۶ء	شمسی فصلی ۱۹۹۳	شمسی جدید ایرانی ۱۳۴۵	شمسی ہجری افغانی ۱۳۱۵	یادداشت
یوم	روز	باقر	صفر	مئی	بیساکھ	خورداز	ثور	
جمعہ	جمعہ	۱	۸	۱	۲۰	۲۷	۱۱	
عبداللہ	شنبہ	۲	۹	۲	۲۱	۲۸	۱۲	
آمنہ	یکشنبہ	۳	۱۰	۳	۲۲	۲۹	۱۳	
ابوطالب	دوشنبہ	۴	۱۱	۴	۲۳	۳۰	۱۴	
حلیمہ	سہ شنبہ	۵	۱۲	۵	۲۴	۳۱	۱۵	
خدیجہ	چہارشنبہ	۶	۱۳	۶	۲۵	یکم تیر	۱۶	
فاطمہ	پنجشنبہ	۷	۱۴	۷	۲۶	۲	۱۷	
جمعہ	جمعہ	۸	۱۵	۸	۲۷	۳	۱۸	
عبداللہ	شنبہ	۹	۱۶	۹	۲۸	۴	۱۹	
آمنہ	یکشنبہ	۱۰	۱۷	۱۰	۲۹	۵	۲۰	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۱	۱۸	۱۱	۳۰	۶	۲۱	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۲	۱۹	۱۲	۳۱	۷	۲۲	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۳	۲۰	۱۳	یکم جیٹھ	۸	۲۳	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۴	۲۱	۱۴	۲	۹	۲۴	
جمعہ	جمعہ	۱۵	۲۲	۱۵	۳	۱۰	۲۵	
عبداللہ	شنبہ	۱۶	۲۳	۱۶	۴	۱۱	۲۶	
آمنہ	یکشنبہ	۱۷	۲۴	۱۷	۵	۱۲	۲۷	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۸	۲۵	۱۸	۶	۱۳	۲۸	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۹	۲۶	۱۹	۷	۱۴	۲۹	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۰	۲۷	۲۰	۸	۱۵	۳۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۱	۲۸	۲۱	۹	۱۶	۳۱	
جمعہ	جمعہ	۲۲	۲۹	۲۲	۱۰	۱۷	یکم ماہ جوزا	
عبداللہ	شنبہ	۲۳	ربیع الاول	۲۳	۱۱	۱۸	۲	
آمنہ	یکشنبہ	۲۴	۲	۲۴	۱۲	۱۹	۳	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۵	۳	۲۵	۱۳	۲۰	۴	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۶	۴	۲۶	۱۴	۲۱	۵	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۷	۵	۲۷	۱۵	۲۲	۶	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۸	۶	۲۸	۱۶	۲۳	۷	
جمعہ	جمعہ	۲۹	۷	۲۹	۱۷	۲۴	۸	
عبداللہ	شنبہ	۳۰	۸	۳۰	۱۸	۲۵	۹	
آمنہ	یکشنبہ	۳۱	۹	۳۱	۱۹	۲۶	۱۰	

میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۵ء	قمری ہجری ۱۳۵۵ھ	شمسی عیسوی ۱۹۳۶ء	شمسی فصلی ۱۹۹۲	شمسی حیدرآبادی ۱۳۴۵	شمسی ہجری افغانی ۱۳۱۴	یادداشت
یوم	روز	جعفر	ربیع الاول	جون	جیٹھ	تیر	جوزا	
ابوطالب	دوشنبہ	۱	۱۰	۱	۲۰	۲۷	۱۱	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲	۱۱	۲	۲۱	۲۸	۱۲	
خدیجہ	چہارشنبہ	۳	۱۲	۳	۲۲	۲۹	۱۳	
فاطمہ	پنجشنبہ	۴	۱۳	۴	۲۳	۳۰	۱۴	
جمعہ	جمعہ	۵	۱۴	۵	۲۴	۳۱	۱۵	
عبداللہ	شنبہ	۶	۱۵	۶	۲۵	یکم امرداد	۱۶	
آمنہ	یکشنبہ	۷	۱۶	۷	۲۶	۲	۱۷	
ابوطالب	دوشنبہ	۸	۱۷	۸	۲۷	۳	۱۸	
حلیمہ	سہ شنبہ	۹	۱۸	۹	۲۸	۴	۱۹	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۰	۱۹	۱۰	۲۹	۵	۲۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۱	۲۰	۱۱	۳۰	۶	۲۱	
جمعہ	جمعہ	۱۲	۲۱	۱۲	۳۱	۷	۲۲	
عبداللہ	شنبہ	۱۳	۲۲	۱۳	۳۲	۸	۲۳	
آمنہ	یکشنبہ	۱۴	۲۳	۱۴	یکم اساڑھ	۹	۲۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۵	۲۴	۱۵	۲	۱۰	۲۵	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۶	۲۵	۱۶	۳	۱۱	۲۶	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۷	۲۶	۱۷	۴	۱۲	۲۷	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۸	۲۷	۱۸	۵	۱۳	۲۸	
جمعہ	جمعہ	۱۹	۲۸	۱۹	۶	۱۴	۲۹	
عبداللہ	شنبہ	۲۰	۲۹	۲۰	۷	۱۵	۳۰	
آمنہ	یکشنبہ	۲۱	۳۰	۲۱	۸	۱۶	۳۱	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۲	یکم ربیع الثانی	۲۲	۹	۱۷	یکم ماہ سرطان	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۳	۲	۲۳	۱۰	۱۸	۲	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۴	۳	۲۴	۱۱	۱۹	۳	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۵	۴	۲۵	۱۲	۲۰	۴	
جمعہ	جمعہ	۲۶	۵	۲۶	۱۳	۲۱	۵	
عبداللہ	شنبہ	۲۷	۶	۲۷	۱۴	۲۲	۶	
آمنہ	یکشنبہ	۲۸	۷	۲۸	۱۵	۲۳	۷	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۹	۸	۲۹	۱۶	۲۴	۸	
حلیمہ	سہ شنبہ	۳۰	۹	۳۰	۱۷	۲۵	۹	

میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۵	قمری ہجری ۱۳۵۵	شمسی عیسوی ۱۹۳۶	شمسی فصلی ۱۹۹۳	شمسی حیدرآبادی ۱۳۴۵	شمسی ہجری افغانی ۱۳۱۵	یادداشت
یوم	روز	کاظم	ربیع الثانی	جولائی	اساڑھ	امرداد	سرطان	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱	۱۰	۱	۱۸	۲۶	۱۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲	۱۱	۲	۱۹	۲۷	۱۱	
جمعہ	جمعہ	۳	۱۲	۳	۲۰	۲۸	۱۲	
عبداللہ	شنبہ	۴	۱۳	۴	۲۱	۲۹	۱۳	
آمنہ	یکشنبہ	۵	۱۴	۵	۲۲	۳۰	۱۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۶	۱۵	۶	۲۳	۳۱	۱۵	
حلیمہ	سہ شنبہ	۷	۱۶	۷	۲۴	یکم شہریور	۱۶	
خدیجہ	چہارشنبہ	۸	۱۷	۸	۲۵	۲	۱۷	
فاطمہ	پنجشنبہ	۹	۱۸	۹	۲۶	۳	۱۸	
جمعہ	جمعہ	۱۰	۱۹	۱۰	۲۷	۴	۱۹	
عبداللہ	شنبہ	۱۱	۳۰	۱۱	۲۸	۵	۲۰	
آمنہ	یکشنبہ	۱۲	۳۱	۱۲	۲۹	۶	۲۱	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۳	۲۲	۱۳	۳۰	۷	۲۲	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۴	۲۳	۱۴	۳۱	۸	۲۳	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۵	۲۴	۱۵	یکم ساون	۹	۲۴	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۶	۲۵	۱۶	۲	۱۰	۲۵	
جمعہ	جمعہ	۱۷	۲۶	۱۷	۳	۱۱	۲۶	
عبداللہ	شنبہ	۱۸	۲۷	۱۸	۴	۱۲	۲۷	
آمنہ	یکشنبہ	۱۹	۲۸	۱۹	۵	۱۳	۲۸	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۰	۲۹	۲۰	۶	۱۴	۲۹	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۱	یکم جمادی الاول	۲۱	۷	۱۵	۳۰	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۲	۲	۲۲	۸	۱۶	۳۱	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۳	۳	۲۳	۹	۱۷	۳۲	
جمعہ	جمعہ	۲۴	۴	۲۴	۱۰	۱۸	یکم ماہ اسد	
عبداللہ	شنبہ	۲۵	۵	۲۵	۱۱	۱۹	۲	
آمنہ	یکشنبہ	۲۶	۶	۲۶	۱۲	۲۰	۳	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۷	۷	۲۷	۱۳	۲۱	۴	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۸	۸	۲۸	۱۴	۲۲	۵	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۹	۹	۲۹	۱۵	۲۳	۶	
فاطمہ	پنجشنبہ	۳۰	۱۰	۳۰	۱۶	۲۴	۷	
جمعہ	جمعہ	۳۱	۱۱	۳۱	۱۷	۲۵	۸	

میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۵	قمری ہجری ۱۳۵۵	شمسی عیسوی ۱۹۳۶	شمسی فصلی سمت ۱۹۹۲	شمسی حیدرآبادی ۱۳۴۵	شمسی ہجری افغانی ۱۳۱۴	یادداشت
یوم	روز	رضا	جمادی الاول	اگست	ساون	شہریور	اسد	
عبداللہ	شنبہ	۱	۱۲	۱	۱۸	۲۶	۹	
آمنہ	یکشنبہ	۲	۱۳	۲	۱۹	۲۷	۱۰	
ابوطالب	دوشنبہ	۳	۱۴	۳	۲۰	۲۸	۱۱	
حلیمہ	سہ شنبہ	۴	۱۵	۴	۲۱	۲۹	۱۲	
خدیجہ	چہارشنبہ	۵	۱۶	۵	۲۲	۳۰	۱۳	
فاطمہ	پنجشنبہ	۶	۱۷	۶	۲۳	۳۱	۱۴	
جمعہ	جمعہ	۷	۱۸	۷	۲۴	یکم مہر	۱۵	
عبداللہ	شنبہ	۸	۱۹	۸	۲۵	۲	۱۶	
آمنہ	یکشنبہ	۹	۲۰	۹	۲۶	۳	۱۷	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۰	۲۱	۱۰	۲۷	۴	۱۸	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۱	۲۲		۲۸	۵	۱۹	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۲	۲۳	۱۲	۲۹	۶	۲۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۳	۲۴	۱۳	۳۰	۷	۲۱	
جمعہ	جمعہ	۱۴	۲۵	۱۴	۳۱	۸	۲۲	
عبداللہ	شنبہ	۱۵	۲۶	۱۵	۳۲	۹	۲۳	
آمنہ	یکشنبہ	۱۶	۲۷	۱۶	یکم بھادوں	۱۰	۲۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۷	۲۸	۱۷	۲	۱۱	۲۵	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۸	۲۹	۱۸	۳	۱۲	۲۶	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۹	جمادی الثانی	۱۹	۴	۱۳	۲۷	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۰	۲	۲۰	۵	۱۴	۲۸	
جمعہ	جمعہ	۲	۳	۲	۶	۱۵	۲۹	
عبداللہ	شنبہ	۲۲	۴	۲۲	۷	۱۶	۳۰	
آمنہ	یکشنبہ	۲۳	۵	۲۳	۸	۱۷	۳۱	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۴	۶	۲۴	۹	۱۸	یکم ماہ سنبلہ	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۵	۷	۲۵	۱۰	۱۹	۲	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۶	۸	۲۶	۱۱	۲۰	۳	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۷	۹	۲۷	۱۲	۲۱	۴	
جمعہ	جمعہ	۲۸	۱۰	۲۸	۱۳	۲۲	۵	
عبداللہ	شنبہ	۲۹	۱۱	۲۹	۱۴	۲۳	۶	
آمنہ	یکشنبہ	۳۰	۲	۳۰	۱۵	۲۴	۷	
ابوطالب	دوشنبہ	۳۱	۳	۳۱	۱۶	۲۵	۸	

میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۵	قمری ہجری ۱۳۵۵	شمسی عیسوی ۱۹۳۶	شمسی فصلی ۱۹۹۴	شمسی حیدرآبادی ۱۳۴۵	شمسی ہجری اتفاقی ۱۳۱۵	یادداشت
یوم	روز	نقی	جمادی الثانی	ستمبر	بھادوں	مہر	سنبلہ	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱	۱۴	۱	۱۷	۲۶	۹	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲	۱۵	۲	۱۸	۲۷	۱۰	
فاطمہ	پنجشنبہ	۳	۱۶	۳	۱۹	۲۸	۱۱	
جمعہ	جمعہ	۴	۱۷	۴	۲۰	۲۹	۱۲	
عبداللہ	شنبہ	۵	۱۸	۵	۲۱	۳۰	۱۳	
آمنہ	یکشنبہ	۶	۱۹	۶	۲۲	یکم آبان	۱۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۷	۲۰	۷	۲۳	۲	۱۵	
حلیمہ	سہ شنبہ	۸	۲۱	۸	۲۴	۳	۱۶	
خدیجہ	چہارشنبہ	۹	۲۲	۹	۲۵	۴	۱۷	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۰	۲۳	۱۰	۲۶	۵	۱۸	
جمعہ	جمعہ	۱۱	۲۴	۱۱	۲۷	۶	۱۹	
عبداللہ	شنبہ	۱۲	۲۵	۱۲	۲۸	۷	۳۰	
آمنہ	یکشنبہ	۱۳	۲۶	۱۳	۲۹	۸	۲۱	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۴	۲۷	۱۴	۳۰	۹	۲۲	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۵	۲۸	۱۵	۳۱	۱۰	۲۳	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۶	۲۹	۱۶	یکم اسوج	۱۱	۲۴	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۷	۳۰	۱۷	۲	۱۲	۲۵	
جمعہ	جمعہ	۱۸	یکم رجب	۱۸	۳	۱۳	۲۶	
عبداللہ	شنبہ	۱۹	۲	۱۹	۴	۱۴	۲۷	
آمنہ	یکشنبہ	۲۰	۳	۲۰	۵	۱۵	۲۸	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۱	۴	۲۱	۶	۱۶	۲۹	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۲	۵	۲۲	۷	۱۷	۳۰	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۳	۶	۲۳	۸	۱۸	۳۱	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۴	۷	۲۴	۹	۱۹	یکم ماہ میزان	
جمعہ	جمعہ	۲۵	۸	۲۵	۱۰	۲۰	۲	
عبداللہ	شنبہ	۲۶	۹	۲۶	۱۱	۲۱	۳	
آمنہ	یکشنبہ	۲۷	۱۰	۲۷	۱۲	۲۲	۴	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۸	۱۱	۲۸	۱۳	۲۳	۵	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۹	۱۲	۲۹	۱۴	۲۴	۶	
خدیجہ	چہارشنبہ	۳۰	۱۳	۳۰	۱۵	۲۵	۷	

	میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی سنہ ۱۳۶۵	قمری ہجری سنہ ۱۳۵۵	شمسی عیسوی سنہ ۱۹۳۶	شمسی فصلی سنہ ۱۹۹۲	شمسی حیدرآبادی	شمسی ہجری ایرانی	یادداشت
	یوم	روز	لقی	رجب	اکتوبر	اسوج	آبان	میزان	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۱	۱۴	۱	۱۶	۲۶	۸	
	جمعہ	جمعہ	۲	۱۵	۲	۱۷	۲۷	۹	
	عبداللہ	شنبہ	۳	۱۶	۳	۱۸	۲۸	۱۰	
	آمنہ	یکشنبہ	۴	۱۷	۴	۱۹	۲۹	۱۱	
	ابوطالب	دوشنبہ	۵	۱۸	۵	۲۰	۳۰	۱۲	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۶	۱۹	۶	۲۱		۱۳	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۷	۲۰	۷	۲۲		۱۴	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۸	۲۱	۸	۲۳		۱۵	
	جمعہ	جمعہ	۹	۲۲	۹	۲۴		۱۶	
	عبداللہ	شنبہ	۱۰	۲۳	۱۰	۲۵		۱۷	
	آمنہ	یکشنبہ	۱۱	۲۴	۱۱	۲۶		۱۸	
	ابوطالب	دوشنبہ	۱۲	۲۵	۱۲	۲۷		۱۹	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۱۳	۲۶	۱۳	۲۸		۲۰	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۱۴	۲۷	۱۴	۲۹		۲۱	
۳۰	فاطمہ	پنجشنبہ	۱۵	۲۸	۱۵	۳۰		۲۲	
	جمعہ	جمعہ	۱۶	۲۹	۱۶	یکم کاتک		۲۳	
	عبداللہ	شنبہ	۱۷	۳۰	۱۷	۲		۲۴	
	آمنہ	یکشنبہ	۱۸	یکم شعبان	۱۸	۳		۲۵	
	ابوطالب	دوشنبہ	۱۹	۲	۱۹	۴		۲۶	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۲۰	۳	۲۰	۵		۲۷	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۲۱	۴	۲۱	۶		۲۸	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۲۲	۵	۲۲	۷		۲۹	
	جمعہ	جمعہ	۲۳	۶	۲۳	۸		۳۰	
	عبداللہ	شنبہ	۲۴	۷	۲۴	۹		یکم ماہ عقرب	
	آمنہ	یکشنبہ	۲۵	۸	۲۵	۱۰		۲	
	ابوطالب	دوشنبہ	۲۶	۹	۲۶	۱۱		۳	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۲۷	۱۰	۲۷	۱۲		۴	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۲۸	۱۱	۲۸	۱۳		۵	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۲۹	۱۲	۲۹	۱۴		۶	
	جمعہ	جمعہ	۳۰	۱۳	۳۰	۱۵		۷	
	عبداللہ	شنبہ	۳۱	۱۴	۳۱	۱۶		۸	

میلادی دن	ہجری دن	سنہ ۱۳۶۵ شمسی میلادی	سنہ ۱۳۵۵ قمری ہجری	سنہ ۱۹۳۶ شمسی عیسوی	سنہ ۱۹۹۲ شمسی فصلی	سنہ ۱۳۴۶ شمسی حیدرآبادی	سنہ ۱۳۱۵ شمسی ہجری افغانی	یادداشت
یوم	روز	عسکری	شعبان	نومبر	کاتک		عقرب	
آمنہ	یکشنبہ	۱	۱۵	۱	۱۷		۹	
ابوطالب	دوشنبہ	۲	۱۶	۲	۱۸		۱۰	
حلیمہ	سہ شنبہ	۳	۱۷	۳	۱۹		۱۱	
خدیجہ	چہارشنبہ	۴	۱۸	۴	۲۰		۱۲	
فاطمہ	پنجشنبہ	۵	۱۹	۵	۲۱		۱۳	
جمعہ	جمعہ	۶	۲۰	۶	۲۲		۱۴	
عبداللہ	شنبہ	۷	۲۱	۷	۲۳		۱۵	
آمنہ	یکشنبہ	۸	۲۲	۸	۲۴		۱۶	
ابوطالب	دوشنبہ	۹	۲۳	۹	۲۵		۱۷	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۰	۲۴	۱۰	۲۶		۱۸	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۱	۲۵	۱۱	۲۷		۱۹	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۲	۲۶	۱۲	۲۸		۲۰	
جمعہ	جمعہ	۱۳	۲۷	۱۳	۲۹		۲۱	
عبداللہ	شنبہ	۱۴	۲۸	۱۴	۳۰		۲۲	
آمنہ	یکشنبہ	۱۵	۲۹	۱۵	یکم مگھر		۲۳	
ابوطالب	دوشنبہ	۱۶	یکم رمضان	۱۶	۲		۲۴	
حلیمہ	سہ شنبہ	۱۷	۲	۱۷	۳		۲۵	
خدیجہ	چہارشنبہ	۱۸	۳	۱۸	۴		۲۶	
فاطمہ	پنجشنبہ	۱۹	۴	۱۹	۵		۲۷	
جمعہ	جمعہ	۲۰	۵	۲۰	۶		۲۸	
عبداللہ	شنبہ	۲۱	۶	۲۱	۷		۲۹	
آمنہ	یکشنبہ	۲۲	۷	۲۲	۸		یکم ماہ قوس	
ابوطالب	دوشنبہ	۲۳	۸	۲۳	۹		۲	
حلیمہ	سہ شنبہ	۲۴	۹	۲۴	۱۰		۳	
خدیجہ	چہارشنبہ	۲۵	۱۰	۲۵	۱۱		۴	
فاطمہ	پنجشنبہ	۲۶	۱۱	۲۶	۱۲		۵	
جمعہ	جمعہ	۲۷	۱۲	۲۷	۱۳		۶	
عبداللہ	شنبہ	۲۸	۱۳	۲۸	۱۴		۷	
آمنہ	یکشنبہ	۲۹	۱۴	۲۹	۱۵		۸	
ابوطالب	دوشنبہ	۳۰	۱۵	۳۰	۱۶		۹	

	میلادی دن	ہجری دن	شمسی میلادی ۱۳۶۵	قمری ہجری ۱۳۵۵ھ	شمسی عیسوی ۱۹۳۶ء	شمسی فصلی ۱۹۹۳	شمسی حیدرآبادی ۱۳۴۶	شمسی ہجری افغانی ۱۳۱۴	یادداشت
	یوم	روز	مہدی	رمضان	دسمبر	مگھر		قوس	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۱	۱۶	۱	۱۷		۱۰	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۲	۱۷	۲	۱۸		۱۱	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۳	۱۸	۳	۱۹		۱۲	
	جمعہ	جمعہ	۴	۱۹	۴	۲۰		۱۳	
	عبداللہ	شنبہ	۵	۲۰	۵	۲۱		۱۴	
	آمنہ	یکشنبہ	۶	۲۱	۶	۲۲		۱۵	
	ابوطالب	دوشنبہ	۷	۲۲	۷	۲۳		۱۶	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۸	۲۳	۸	۲۴		۱۷	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۹	۲۴	۹	۲۵		۱۸	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۱۰	۲۵	۱۰	۲۶		۱۹	
	جمعہ	جمعہ	۱۱	۲۶	۱۱	۲۷		۲۰	
	عبداللہ	شنبہ	۱۲	۲۷	۱۲	۲۸		۲۱	
	آمنہ	یکشنبہ	۱۳	۲۸	۱۳	۲۹		۲۲	
۲۲	ابوطالب	دوشنبہ	۱۴	۲۹	۱۴	۳۰		۲۳	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۱۵	۳۰	۱۵	یکم پوہ		۲۴	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۱۶	یکم شوال	۱۶	۲		۲۵	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۱۷	۲	۱۷	۳		۲۶	
	جمعہ	جمعہ	۱۸	۳	۱۸	۴		۲۷	
	عبداللہ	شنبہ	۱۹	۴	۱۹	۵		۲۸	
	آمنہ	یکشنبہ	۲۰	۵	۲۰	۶		۲۹	
	ابوطالب	دوشنبہ	۲۱	۶	۲۱	۷		۳۰	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۲۲	۷	۲۲	۸		یکم ماہ جدی	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۲۳	۸	۲۳	۹		۲	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۲۴	۹	۲۴	۱۰		۳	
	جمعہ	جمعہ	۲۵	۱۰	۲۵	۱۱		۴	
	عبداللہ	شنبہ	۲۶	۱۱	۲۶	۱۲		۵	
	آمنہ	یکشنبہ	۲۷	۱۲	۲۷	۱۳		۶	
	ابوطالب	دوشنبہ	۲۸	۱۳	۲۸	۱۴		۷	
	حلیمہ	سہ شنبہ	۲۹	۱۴	۲۹	۱۵		۸	
	خدیجہ	چہارشنبہ	۳۰	۱۵	۳۰	۱۶		۹	
	فاطمہ	پنجشنبہ	۳۱	۱۶	۳۱	۱۷		۱۰	

فہرست اسمائے بزرگان دین و تاریخ رحلت و ولادت بماہ محرم شریف

نام بزرگ مع لقب	تاریخ و سنہ ولادت	عمر	تاریخ و سنہ وفات	مزار	کیفیت
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی	رجب سنہ ۵۳۹ھ	.	غرہ محرم روز جمعہ	بغداد	.
سلطان داراشکوہ	.	.	غرہ محرم سنہ [illegible] روز جمعہ	مقبرہ ہمایوں دہلی	.
حضرت معروف کرخی رح	.	.	۲ محرم سنہ ۲۰۰ھ	بغداد	.
حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ یا سنہ ۶۷۰ھ روز سہ شنبہ	پاک پٹن پنجاب	.
حضرت خواجہ ممشاد دینوری دینوری رحمۃ اللہ علیہ		.	۱۴ محرم		.
حضرت امام مہدی بن امام حسن رض	سنہ ۲۵۵ھ یا سنہ ۲۵۶ھ	.	۷ محرم سنہ ۲۶۰ھ روز جمعہ	.	.
حضرت فضیل بن عیاض رح	.	.	۳ محرم سنہ ۱۸۷ھ روز جمعہ	مکہ معظمہ	.
حضرت امام حسین ع بن علی مرتضیٰ ع	۳ شعبان سنہ ۴ھ	.	۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ	کربلائے معلیٰ	
حضرت بشر حافی رح	.	.	۱۰ محرم سنہ ۲۲۷ھ	.	.
حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۰ محرم سنہ ۴۲۵ھ ماہ رمضان	خرقان	یہ موضع مضافات بسطام سے ہے
مرزا مظہر جان جاناں شہید رح	۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	۸۴	شب دہم محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	دہلی	.
حضرت شیخ صفی الموسوی رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۲ محرم سنہ ۷۳۵ھ	.	.
حضرت شاہ ابوالرضا محمد رح	سنہ ۱۰۴۲ھ	.	۱۷ محرم سنہ ۱۱۰۱ھ	دہلی	.
حضرت امام زین العابدین رض	سنہ ۳۳ یا ۳۶ھ یا سنہ ۳۸ھ	.	۱۸ محرم سنہ ۹۴ یا ۹۵ھ یوم شنبہ	جنت البقیع	.
مولانا محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۹ محرم سنہ ۹۷۰ھ	اسفزار	ملک ماوراء النہر سے ہے
حضرت امام حسن عسکری رح	.	.	۲۲ محرم سنہ [illegible] روز یکشنبہ	سامرہ	.
حضرت محمد نقشبند رح	ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۴ھ	.	۲۹ محرم سنہ ۱۱۱۴ھ روز جمعہ	روضہ متصل سرہند	.
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح	۴ شوال سنہ ۱۱۱۴ھ	.	۲۹ محرم سنہ ۱۱۷۶ھ روز شنبہ	دہلی	.
حضرت مولینا شرف الدین شہید رح	.	.	۲۹ محرم سنہ ۱۲۷۳ھ	.	.

فہرست اسمائے بزرگان دین و تاریخ رحلت و ولادت بماہ صفر

حضرت پیر مرتضیٰ المدعو بہ علیم اللہی رح	سنہ ۱۰۵۳ھ	.	چاندرات صفر سنہ ۱۱۳۶ھ روز جمعہ	.	.
حضرت حافظ جمال اللہ صاحب رح	.	.	۲ صفر سنہ ۱۲۰۹ھ	رامپور افغانان	.
حضرت خواجہ میر درد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۳ھ	.	۴ صفر سنہ ۱۱۹۹ھ روز جمعہ	دہلی	.
حضرت مولانا یعقوب چرخی	.		۵ صفر سنہ ۸۵۱ھ سہ شنبہ	ہلفتو	یہ موضع مضافات شہر حصار ملک ماوراء النہر سے ہے
حضرت مولانا نعیم اللہ بہرائچی	.	.	۵ صفر سنہ ۱۲۱۸ھ	بہرائچ	.
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح	سنہ ۵۶۶ھ	۱۰۱	۷ صفر سنہ ۶۶۷ھ	.	.
حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح	.	.	۷ صفر	بصرہ	.
حضرت امام علی موسیٰ رضا ع	سنہ ۱۴۸ھ	۵۵ یا ۵۷	۹ صفر سنہ ۲۰۳ھ یا ۲۰۵	مشہد	.
حضرت امیر ابوالعلاء رح	.	.	۹ صفر سنہ ۱۰۶۱ھ سہ شنبہ	اکبرآباد	.

۴۳

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت و سال ولادت	تعداد عمر	تاریخ وفات و سال وفات	مقام مزار	کیفیت
حضرت شاہ عبدالرحیم رح	سنہ ۱۰۵۴ھ	۷۷	۱۲ر صفر سنہ ۱۱۳۱ھ	دہلی	بیرون ترکمان دروازہ
حضرت میاں کالے صاحب دہلوی رح	.	.	۱۴ر صفر	دہلی	.
حضرت مولوی شاہ مراد اللہ صاحب رح	.	.	۱۴ر صفر	لکھنؤ	قندیل بابانار حجرۂ مسجد
حضرت میاں نعمان اکبرآبادی رح	.	.	۱۰ر صفر سنہ ۱۰۶۱ھ	اکبرآباد	.
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۲۲ر صفر سنہ ۱۸۹ھ دوشنبہ	.	.
حضرت شاہ غلام علی رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	۸۲	۲۲ر صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	دہلی	خانقاہ مرزا جان جاناں صاحب رح
حضرت خواجہ شیخ محمود عرف راجن چشتی رح	.	.	۲۲ر صفر	.	.
حضرت ابوالقاسم گرگانی رح	.	.	۲۳ر صفر سنہ ۴۵۰ھ	گرگان	یہ ایک موضع ہے مضافات مشہد سے
حضرت خواجہ علیم الحق عالم اللہ چشتی رح	.	.	۲۶ر صفر	.	.
حضرت امام محمد باقر رض	۳ر صفر سنہ ۵۷ھ	۵۷	۲۳ر صفر سنہ ۱۱۴ھ	مدینہ منورہ	
حضرت شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۲۳ر صفر سنہ ۸۸۴ھ	لکھنؤ	مادۂ تاریخ شہ مینا قبلۂ عالم از ۲۲ تا ۲۳ر عرس ہوتا ہے
حضرت مولانا شاہ عبدالرزاق فرنگی محلی رح			۴ر یا ۵ر صفر سنہ ۱۳۰۷ھ بہ شب	لکھنؤ باغ مولوی محمد انوار صاحب	مادۂ تاریخ مدرس پیغمبر ۲۲ و ۲۵ر کو عرس
حضرت شاہ بلاقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرادآبادی	-	.	۲۷ر صفر		مادۂ تاریخ مرشد ... ۲۶ر صفر سے ۲۶ ... شروع ۲۷ر کو قل
حضرت خواجہ کبیر یحییٰ مدنی چشتی	.	.	۲۷ر صفر	مدینہ منورہ	
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح	سنہ ۹۷۱ھ	۶۳	۲۸ر صفر سنہ ۱۰۳۴ھ سہ شنبہ	روضہ متصل سرہند پنجاب	
حضرت امام موسیٰ رضا رح	۷ر شوال سنہ ۱۵۳ھ	۵۰	آخر صفر سنہ ۲۰۳ھ	شہر طوس مشہور بہ مشہد	

۴۴

فہرست اسمائے بزرگان دین معہ تاریخ رحلت و ولادت دبماہ ربیع الاول

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت و سال ولادت	تعداد عمر	تاریخ وفات و سال وفات	مقام مزار	کیفیت
حضرت وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ	.	.	چاند رات ربیع الاول	اکبرآباد	.
حضرت مولانا محمد زاہد رح			غرہ ربیع الاول سنہ ۹۳۶ھ	موضع وخش	یہ موضع مضافات ملک حصار سے ہے
شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ	ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۷ھ	۶۰	ربیع الاول سنہ ۱۲۷۷ھ شب دوشنبہ	مدینہ منورہ	
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح	محرم سنہ ۷۱۸ھ		۲ یا ۳ر ربیع الاول سنہ ۷۹۱ھ شب دوشنبہ	بخارا	
حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی	سنہ ۴۳۴ھ		۴ر ربیع الاول سنہ ۴۷۷ھ	طوس	اسکو مشہد بھی کہتے ہیں
حضرت شیخ میر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	.	۸۸	۷ر ربیع الاول سنہ ۱۰۴۵ھ	ہوستان	.
حضرت حافظ محمد امین صاحب نہٹوری خلیفہ حضرت شاہ بلاقی صاحب	.		۹ر ربیع الاول	نہٹور	۹ر تاریخ کو قل ہوتا ہے
حضرت شیخ محمد معصوم سرہندی	۱۱ر شوال سنہ ۱۰۰۷ھ	۷۲	۹ر ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ	روضہ	ملک پنجاب
حضرت شیخ محمد اعظم صاحب چشتی رح	.	.	۹ر ربیع الاول سنہ ۱۰۴۲ھ	.	.
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۱۵ر رمضان سنہ ۳ھ	.	۱۱ر ربیع الاول سنہ ۴۹ھ	مدینہ منورہ	.
حضرت رسول خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۲ر ربیع الاول دوشنبہ	۶۳	۱۲ر ربیع الاول سنہ ۱۱ھ دوشنبہ	مدینہ منورہ	.
حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح			۱۲ر ربیع الاول سنہ ۵۷۵ھ	غجدوان	یہ قصبہ بخارا سے ۳ میل ہے
حضرت مخدوم جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ			۹ر ربیع الاول	پانی پت	۹ر، ۱۰ر، ۱۱ر، ۱۲ر، ۱۳ر ربیع الاول کو عرس ہوتا ہے

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع ماہ و سال پیدائش	مدت عمر	تاریخ وفات مع ماہ و سال	مقام مزار	کیفیت
حضرت شاہ عبدالغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۹ھ	•	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۱ھ	مدینہ منورہ	•
حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رح			۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ھ	پیران کلیر شریف	۱۲ و ۱۳ و ۱۴ کو قل ہوتا ہے
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح	•	۴۲	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۳ھ دوشنبہ	قصبہ مہرولی بیرون دہلی	۱۲ سے ۱۴ تک قل ہوتا ہے
حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	•	•	۱۷ ربیع الاول سنہ ۷۱۵ھ	موضع انجیر	شہر بخارا سے ۹ میل ہے
شیخ زاہد قدس سرہٗ	•	•	۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۰ھ	•	•
حاجی رئیس رحمۃ اللہ علیہ	•	•	۱۸ ربیع الاول سنہ ۹۰۱ھ روز جمعہ	•	•
حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رح			۲۴ ربیع الاول	دہلی	میدان پریڈ متصل جامع مسجد دہلی
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار	رمضان سنہ ۸۰۶ھ	۸۹	۲۹ ربیع الاول سنہ ۸۹۵ھ	سمرقند	•
حضرت مولینا فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ	•	•	۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۳ھ یوم جمعہ وقت ۹ بجے شام	•	•

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخ رحلت و ولادت ماہ ربیع الثانی

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع ماہ و سال پیدائش	مدت عمر	تاریخ وفات مع ماہ و سال	مقام مزار	کیفیت
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	جراو جہاں سنہ ۹۵ھ	•	ربیع الثانی سنہ ۱۷۹ھ یکشنبہ	•	•
حضرت میر شریف علامہ رح	•	•	ربیع الثانی سنہ [illegible] چہارشنبہ	•	•
حضرت سید پیر دستگیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ[1]	یکم رمضان شریف سنہ ۴۷۱ھ	•	۹ یا ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ	بغداد شریف	موضع جینٹہ متصل چندوسی میں بڑا عرس ہر مہینہ کی ۱۱ کو نہایت اہتمام ہوتا ہے

[1] گیارہ تاریخ کو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی فاتحہ بہت ادب سے دلائے کیونکہ اکابر صلحاء کا یہی معمول ہے اور ۱۷ کو بھی فاتحہ دلائے۔

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع ماہ و سال پیدائش	مدت عمر	تاریخ وفات مع ماہ و سال	مقام مزار	کیفیت
شیخ محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ دوشنبہ	۱۷ رمضان سنہ ۵۶۰ھ	•	۲۲ ربیع الثانی سنہ ۶۳۸ھ شب جمعہ	دمشق	•
حضرت خواجہ شرف الدین ابو اسحاق شامی رح	•	•	۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۰ھ	شہر مکہ	
حضرت نظام الدین اولیاء بدایونی بخاری ثم الدہلوی	•	•	۱۷ یا ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ھ چہارشنبہ بعد طلوع آفتاب		دلی سے تین کوس بجانب دکن
حضرت ابو القاسم قشیری عبدالکریم بن ہوازن	سنہ ۳۷۶ھ		۱۶ ربیع الثانی سنہ ۴۶۵ھ	نیشاپور	
حضرت مولینا عبدالرحمن جامی رح	•	•	۱۹ ربیع الثانی سنہ ۸۹۸ھ شب جمعہ	•	•

۳۵

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخ رحلت و ولادت ماہ جمادی الاولیٰ

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع ماہ و سال پیدائش	مدت عمر	تاریخ وفات مع ماہ و سال	مقام مزار	کیفیت
حضرت خواجہ سراج الدین چشتی رح	•	•	جمادی الاولیٰ	پاک پٹن	•
حضرت شیخ علی متقی گجراتی رح	•	•	۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۷۵ھ	مکہ معظمہ	•
حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ			۱۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۶۱۸ھ یکم محرم شنبہ	شہر خوارزم	
حضرت شیخ ناظر قدس سرہٗ	•	•	۱۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۷۰ھ	اکبرآباد	•
حضرت شیخ بدیع الدین شاہ مدار رح	سنہ ۲۱۶ھ	۱۲۰	۱۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۸۳۸ھ شب جمعہ	مکن پور	
حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۰۴۹ھ	۴۷	۱۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۹۶ھ	روضہ	متصل شہر سرہند ملک پنجاب

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع ماہ و سال	تعداد عمر	تاریخ رحلت مع سنہ و روز	مقام مزار	کیفیت
حضرت قاسم بن جعفر محمد ابن حضرت ابوبکر صدیق رض	.	.	۲۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۶ھ	درمیان مکہ و مدینہ منورہ	.
حضرت سلطان ابراہیم ہروی رح	.	۱۱۰	۱۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۶۳۲ھ شب جمعہ	قلعہ سوقین	.
حضرت شاہ غلام امام صاحب رح	.	.	۲۵ جمادی الاولیٰ	شاہجہانپور	۲۴ و ۲۵ کو عرس ہوتا ہے
حضرت مولینا جمال الدین صاحب رح	.	.	۲۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۴۰ھ	رامپور بریلی دروازہ	مادہ تاریخ رضی اللہ عنہم ۱۲۴۰

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخ رحلت و ولادت ماہ جمادی الثانی

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع ماہ و سال	تعداد عمر	تاریخ رحلت مع سنہ و روز	مقام مزار	کیفیت
حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح	.	.	غرہ جمادی الثانی سنہ ۳۵۵ھ	قصبہ چشت	.
حضرت مولانا جلال الدین رومی رح	۶ ربیع الاول سنہ ۶۰۴ھ	.	۵ جمادی الثانی سنہ ۶۷۲ھ	.	.
حضرت مولانا نیاز احمد صاحب بریلوی رح	.	.	۶ جمادی الثانی	بریلی	یکم سے ۶ جمادی الثانی تک عرس ہوتا ہے
حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رح	.	.	۹ جمادی الثانی	پانی پت	۹ و ۱۰ کو عرس ہوتا ہے
حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۰ جمادی الثانی سنہ ۷۵۵ھ	شہر سماس	وصیل شہر بخارا ہے
حضرت سید محمد عامل رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۰۹۲ھ	.	.
حضرت مولوی رحیم بخش خلیفہ حاجی دوست محمد قندھاری رح	.	.	۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۳ھ	دہلی	.
حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۴ جمادی الثانی سنہ ۵۰۵ھ روز جمعہ	.	.
حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۱۶۲ھ	.	۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۶ھ	رامپور افغانان	.
حضرت مخدوم شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۵ جمادی الثانی سنہ ۸۳۷ھ	ردولی شریف	مادہ تاریخ دستگیر بیکسان ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ کو عرس ہوتا ہے
حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۵ جمادی الثانی بعد پنجشنبہ	سوخار	کلال بخارا کی اصطلاح میں کاسہ گر کو کہتے ہیں
حضرت سعید الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۱۷ جمادی الثانی سنہ ۸۶۰ھ	.	.
حضرت مولوی ارشاد حسین مجددی نقشبندی	.	.	۱۷ جمادی الثانی	رامپور	.
حضرت شاہ عالم محبوب احمد آبادی	.	.	۲۰ جمادی الثانی سنہ ۸۸۰ھ	احمد آباد	.
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۶ ربیع الاول پنجشنبہ دو سال چار مہینے بعد واقعہ فیل سے	۶۳	۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ روز چہارشنبہ	پہلوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	.
حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۴۵ھ	قصبہ گنگوہ	.
حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	.	.	۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ھ	دہلی اجمیری دروازہ	۲۴ کی شام اور ۲۵ کی صبح کو عرس ہوتا ہے
حضرت مولانا فخر الدین صاحب دہلوی	.	.	۲۷ جمادی الثانی	دہلی	۲۶ کی شام اور ۲۷ کی صبح کو عرس ہوتا ہے
حضرت خواجہ محمد سعید فرزند دوم حضرت مجدد رح	شعبان	.	۲۰ جمادی الثانی	.	روضہ متصل سرہند ہم پہلوئے والد خود حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح
حضرت شاہ قطب الدین صاحب خلف مولانا فخر الدین	.	.	۲۹ جمادی الثانی	.	.

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخ ولادت و رحلت ماہ رجب

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع ماہ و سال	تعداد عمر	تاریخ رحلت مع سنہ و روز	مقام مزار	کیفیت
حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح	.	.	غرہ رجب	قصبہ چشت	.
حضرت خواجہ ناصح الدین ابن ابو احمد ابدال چشتی رح	.	.	غرہ رجب سنہ ۴۱۱ھ	قصبہ چشت	.
حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح	.	.	غرہ رجب سنہ ۱۲۲۵ھ	پانی پت	.
حضرت امام شافعی رح	سنہ ۱۵۰ھ		یکم رجب سنہ ۲۰۴ھ	مصر	تاریخ وفات مقدس

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع سال ولادت	تعداد عمر	تاریخ وفات مع سال وفات	جائے مزار	کیفیت
حضرت امام علی تقی بن امام محمد تقی	سنہ ۲۱۲ھ ۲۱۵	٠	۳ رجب دوشنبہ سنہ ۲۵۵ھ ۲۵۴	٠	٠
حضرت امیر معاویہ	٠	٠	۴ رجب سنہ ۶۰ھ	٠	٠
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	۴ شعبان سنہ ۸۰ھ	٠	۴ رجب سنہ ۱۵۰ھ	بغداد	سر علماء سر فقہاء
حضرت شیخ نعمت اللہ المحسنی رح	٠	۹۷	وقت صبح جمعہ ۴ رجب سنہ ۱۰۶۷ھ	٠	٠
قطب الاقطاب خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی سرور اجمیری رضی اللہ عنہ	سنہ ۵۳۷ھ	٠	۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ یوم یکشنبہ	اجمیر شریف	ساکن سنجر مضافات سیستان عرس یکم سے شروع ہو کر ۶ کو قل ہوتا ہے
حضرت شاہ رحیم اللہ صاحب رح	٠	٠	۶ رجب	سنبھل	عرس ۲ سے ۶ تک ہوتا ہے
حضرت خواجہ حسام الدین ختنہ خلف حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری	٠	٠	۶ رجب	٠	٠
حضرت عباس رض			۷ رجب		
حضرت شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ	٠	٠	۹ رجب سنہ ۶۴۲ھ یکشنبہ	تبریز	٠
حضرت شاہ میر محمد عاقل رح	٠	٠	۷ رجب سنہ ۱۰۸۶ھ	٠	٠
حضرت عاقل محمد صاحب	٠	٠	۸ رجب	٠	٠
حضرت شیخ مغربی رحمۃ اللہ علیہ	٠	٠	جمعہ ۱ رجب سنہ ۸۰۳ھ	٠	٠
حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رح	٠	٠	۱۰ رجب	٠	٠
حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ	٠	۲۵۰ یا ۳۰۰	۱۰ رجب سنہ ۳۳ھ	شہر مدائن	٠
حضرت امام جعفر صادق رض	۸ رمضان سنہ ۸۰ھ سہ شنبہ	٠	۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ دوشنبہ	مدینہ منورہ بقیع	٠
حضرت مولوی محمد امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ			۱۲ رجب سنہ ۱۳۱۶ھ صبح ۹-۱۰ بجے کے درمیان	جے پور	بیرون گھاٹ دروازہ کوہ غریباں میں تکیہ سے جانب شمال

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع سال ولادت	تعداد عمر	تاریخ وفات مع سال وفات	جائے مزار	کیفیت
حضرت شاہ میر وجیہ الدین رح	٠	٠	۱۰ رجب	تارگڑھ	٠
حضرت معظم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	٠	٠	۱۱ رجب	جنیبہ متصل چندوسی	۹ رجب سے ۱۱ رجب تک عرس ہوتا ہے
بی بی فاطمہ جمال صاحبہ رح	٠	٠	۲۹ رجب	٠	٠
حضرت محمد مرشد مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ صفر سنہ ۱۱۱۷ھ	٠	۱۹ رجب سنہ ۱۲۰۱ھ سہ شنبہ	رامپور افغانان	متصل مقبرہ بڑے پیر صاحب
حضرت خواجہ علاء الدین عطار رح	٠	٠	۲۰ رجب سنہ ۸۰۲ھ	چغانیان	واقع ملک ماوراء النہر
حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	۷ صفر سنہ ۱۲۸ھ	٠	۲۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ یوم جمعہ	بغداد	٠
حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رح	٠	٠	۲۵ رجب سنہ ۸۳۴ھ	ماہان	سرحد کرمان
حضرت شیخ محمد یادگار رح	٠	٠	۲۵ رجب	٠	٠
شاہجہاں بادشاہ رح	٠	٠	۲۶ رجب سنہ ۱۰۷۶ھ	اکبرآباد	٠
حضرت سید فخر الدین صاحب رح	٠	٠	۲۶ رجب	٠	٠
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	٠	٠	۲۷ رجب یوم شنبہ سنہ ۲۹۷ھ	بغداد	٠
حضرت امام ابو یوسف رح	٠	٠	۲۷ رجب سنہ ۱۸۲ھ	٠	٠
حضرت امام ابو یوسف	٠	٠	۲۷ رجب جمعہ سنہ ۱۳۴۱ھ	اکبرآباد	٠
حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی رح	سنہ ۴۴۰ھ		۲۷ رجب سنہ ۵۳۵ھ	موضع مرو	یہ ملک فارس میں ایک شہر ہے
شب[1] معراج			۲۷ رجب		شب معراج دوشنبہ
نان تبارک[2]			جمعہ	ہر جمعہ کو ہے	رجب میں پڑھیں

۲۷

[1] شب معراج۔ اس رات کو غسل کر کے اچھے کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر شب بیداری کرے اور نوافل اور درود شریف کی کثرت رکھے۔ کیونکہ یہ شب معراج بھی ہے اور شب قدر بھی ۱۲

[2] اس مہینے کے جو جمعے پڑیں۔ ان میں سوا من آٹے کی روٹی میٹھی پکوانا اور ۴ سیر اکتالیس بار سورۃ تبارک پڑھ کر خود کھانا اور تقسیم کرنا اور ماہ رمضان کے روزوں کے افطار کے لئے رکھ چھوڑنا صلحاء کا معمول ہے ۱۲

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخہائے ولادت و رحلت بماہ شعبان

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع سنہ	تعداد عمر	تاریخ رحلت مع سنہ	جائے مزار	کیفیت
حضرت خواجہ ناصر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۱۰۵ھ		۴ر شعبان سنہ ۱۱۷۲ھ	دہلی	۔
حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۴ر شعبان سنہ ۴۴۰ھ جمعہ بوقت شب	۔	۔
حضرت قاسم جان رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۵ر شعبان سنہ ۱۱۰۳ھ	۔	۔
حضرت عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ	۲ر شعبان سنہ ۳۹۶ھ	۔	۷ر شعبان سنہ ۴۸۱ھ یوم جمعہ	۔	۔
حضرت ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۱۱ر شعبان سنہ ۳۴۰ ہجری	مصر	۔
شب[1] برات	۔	۔	شب ۱۵ر شعبان	۔	۔
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۳۶ھ	۱۲۵	۱۵ر شعبان سنہ ۲۶۱ھ جمعہ	شہر بسطام	۔
حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۹۱۸ھ	۔	۱۷ر شعبان سنہ ۱۰۰۸ھ	امکنگ	یہ قصبہ شہر بخارا سے ۳ میل ہے
حضرت حافظ مولوی شاہ محمد عبد الوالی رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۲۲ر شعبان سنہ ۱۲۷۹ ہجری	لکھنؤ	مادۂ تاریخ گنت گنج مخفیا عرس ۲۱ر و ۲۲ر کو ہوتا ہے
حضرت شاہ صفی القدر مجددی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۱۶۵ھ		۲۵ر شعبان سنہ ۱۲۳۶ھ	لکھنؤ	۔
حضرت حافظ مولوی شاہ احمد انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ			۲۶ر شعبان سنہ ۱۲۳۶ھ	لکھنؤ	مادۂ تاریخ گشت انوار پاک واصل حق عرس ۲۵ و ۲۶ کو ہوتا ہے

[1] اس روز حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور حضرت امیر حمزہ رضی اور حضرت بی بی فاطمہ رضی۔ حضرت اویس قرنی رضی کی حلوے پر فاتحہ کرے۔ نیز تمامی بزرگان دین و مردگان قرابتی کی بالخصوص فاتحہ کرے اور عامۂ مومنین کو بھی شامل کرلے۔ اس شب کو نوافل پڑھنا۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ درود شریف کی کثرت کرنا موجب ثواب عظیم ہے۔ اور شب بیداری کرنی چاہیئے کہ شب قدر بھی ہے اور اس شب کی عبادت میں بہت ہی ثواب ہے۔ ۱۲

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخہائے ولادت و رحلت بماہ رمضان

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع سنہ	تعداد عمر	تاریخ رحلت مع سنہ	جائے مزار	کیفیت
حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا	۔	۔	۳ر رمضان سنہ ۱۱ھ دوشنبہ	مدینہ منورہ جنت البقیع	۔
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۳ر رمضان سنہ ۲۵۳ھ	بغداد	۔
حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۹ر رمضان سنہ ۱۲۰ھ سہ شنبہ	۔	۔
حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۱۰ر رمضان	۔	۔
حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۹ر رمضان	پانی پت	۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳ر رمضان کو عرس ہوتا ہے
حضرت سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۱۴ر رمضان سنہ ۹۷۰ھ	گوالیار	۔
حضرت یحییٰ بن معاویہ	۔	۔	۱۸ر رمضان سنہ ۲۵۸ھ	۔	۔
حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۱۸ر رمضان سنہ ۷۵۷ھ	دہلی	۔
حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ	۱۳ر رجب ۳۰ سال بعد واقعہ فیل	۶۳	۲۱ر رمضان سنہ ۴۰ھ یکشنبہ	نجف	تاریخ سرہاتہ چنا سیگوری
حضرت خواجہ عزیزان رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ			۲۷ر رمضان سنہ ۷۱۵ھ	خوارزم ملک فارس	رامیتن قصبہ ہے شہر بخارا سے ۲ میل

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخہائے ولادت و رحلت بماہ شوال

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت مع سنہ	تعداد عمر	تاریخ رحلت مع سنہ	جائے مزار	کیفیت
حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	غرہ شوال سنہ ۶۰۶ھ	۔	۔
حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	غرہ شوال سنہ ۶۰۶ھ	ریوگر	یہ بخارا سے ۸ میل ہے
حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ	۲ر ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۶ھ	۔	یکم شوال سنہ ۱۲۵۰ھ روز شنبہ	دہلی	۔
حضرت ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۴ر شوال سنہ ۳۲۱ھ	مصر	۔
حضرت شیخ حسین بن نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۔	۔	۳ر شوال سنہ ۱۰۶۲ھ جمعہ	۔	۔

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت / ماہ و سال ولادت	تعداد عمر	تاریخ وفات / ماہ و سال وفات	بمقام مزار	کیفیت
حضرت سید شاہ عبدالرزاق صاحب بانسوی رحمۃ اللہ علیہ	۰	۰	۵ شوال سنہ ۱۱۳۶ ہجری	بانسہ شریف	مادۂ تاریخ بود قطب ہند فخر اولیاء ۵ ماہ ع شب ششم کو عرس ہوتا ہے اور چھٹی کو خانقاہ میں ان کے خلیفہ کا قل ہوتا ہے
حضرت خواجہ عثمان ہارونی ساکن ہارون ملک خراسان متصل نیشاپور	۰	۰	۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ	مکہ معظمہ مابین کعبہ شریف جنت المعلیٰ چبوترہ دکان شریف مکہ	۵ و ۶ قل کی تاریخ ہے
حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رح	۰	۱۲۰	۷ شوال سنہ ۶۹۱ شب جمعہ	شیراز	۰
حضرت سید باقی رح صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۰	۰	۵ شوال سنہ ۱۰۱۲ شنبہ	۰	۰
حضرت خواجہ اویس قرنی رح	۰	۰	۷ شوال سنہ ۳۹ یوم جمعہ	۰	۰
حضرت ہبیرۃ البصریؒ	۰	۰	۷ شوال	بصرہ	۰
حضرت شاہ عبدالعزیز فرزند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح	سنہ ۱۱۵۹ھ	۰	۷ شوال سنہ ۱۲۳۹ھ	دہلی	۰
حضرت شاہزادہ سلطان محمد رح	۰	۰	۸ شوال دوشنبہ	۰	۰
حضرت محمد بن اسمٰعیل مؤلف صحیح بخاری	۱۸ شوال سنہ ۱۹۴ھ	۰	۹ شوال سنہ ۲۵۰ھ		۰
حضرت ابو عثمان مغربی رح	۰	۰	۹ شوال سنہ ۳۷۳	نیشاپور	مدارج ملک فارس
حضرت امیر حمزہ رض	۰	۰	۱۴ شوال	بیرون مدینہ منورہ	۰
حضرت سید حسن قدس سرہٗ	۰	۰	۱۷ شوال سنہ [illegible] شب جمعہ	ہرات	۰
حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۰	۷۵	۱۸ شوال سنہ ۷۲۵ شب جمعہ	دہلی	۰
حضرت مولانا نظام الدینؒ	۰	۰	۲۱ شوال	۰	۰
حضرت شیخ حذیفہ مرعشی رح	۰	۰	۲۴ شوال	بصرہ	۰
حضرت میاں شاہ عبدالحق رح	۰	۰	۲۴ شوال	مکہ معظمہ	۰
حضرت ولی محمد نارنولی رحمۃ اللہ علیہ	۰	۰	۲۵ شوال سنہ ۱۱۰۵ھ روز جمعہ	کہیر آباد	۰

فہرست اسمائے بزرگانِ دین مع تاریخ ولادت و رحلت بماہ ذیقعدہ

نام بزرگ مع لقب	تاریخ ولادت / ماہ و سال ولادت	تعداد عمر	تاریخ وفات / ماہ و سال وفات	بمقام مزار	کیفیت
حضرت امام محمد تقی بن امام علی موسیٰ رضا رح	۰	۰	سنہ ۱۹۵ھ یکم ذیقعدہ سہ شنبہ	۰	۰
حضرت امیر فیض اللہ بن امیر ابوالعلاءؒ	۰	۰	یکم ذیقعدہ سنہ ۱۰۸۱ھ	۰	۰
حضرت زبیر مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۰	۰	۴ ذیقعدہ سنہ ۱۱۵۲ھ	روضہ	۰
حضرت شیخ محمد زماں متوکل رح	۰	۰	۶ ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۴ھ	۰	۰
حضرت مولینا عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	۰	۰	۶ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۳ھ	لکھنؤ	مادۂ تاریخ حق بود حق شنید حق بود گفت عرس پہلی سے ... تک ہوتا ہے
حضرت مولانا شاہ محمد عظیم چشتی رح	۰	۰	۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۱ھ	۰	۰
حضرت فخر الدین عراقی رح	۰	۰	۸ ذیقعدہ سنہ ۶۸۸ھ	دمشق	۰
حضرت سید نور محمد بدایونی رح	۰	۰	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ	بیرون موضع غیاث پور	دہلی سے ۵ کوس پر ہے
حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رح	۰	۰	۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۲ھ	اورنگ آباد	۰
حضرت سید محمد چشتی رح	۰	۰	۱۸ ذیقعدہ سنہ ۸۲۵ھ	ملک دکن	۰
حضرت سید محمد حسن علی شاہ محمد دہلوی رح	۰	۰	۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۳ھ	۰	۰
حضرت مولانا سید رستم علی صاحبؒ	۰	۰	۲۱ ذیقعدہ	باغ بیچہ والے رامپور	۰
حضرت حسین بن منصور حلاج رح	۰	۹۷	۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶ھ	۰	۰
حضرت شاہ رؤف احمد مجددی رح	سنہ ۱۲۰۱ھ		۲۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۳ھ	بندر یس	ملک یمن

۳۹

فہرست اسمائے بزرگان دین مع سال رحلت

نام بزرگ	سال رحلت
حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۴۱ھ بغداد
حضرت شفیق بلخی رح	سنہ ۱۷۴ھ جیلان
حضرت ذوالنون مصری رح	سنہ ۲۴۵ھ
حکیم بوعلی سینا رح	سنہ ۴۲۸ھ
حکیم سنائی مؤلف حدیقہ رح	سنہ ۵۲۵ھ
حضرت ضیاء اللہ صاحب مؤلف تفسیر کشاف	سنہ ۵۳۸ھ
حضرت شیخ نظام گنجوری رح	سنہ ۵۹۲ھ
حضرت شیخ فرید الدین عطار رح	سنہ ۶۲۶ھ نیشاپور
حضرت امام یافعی قطب مکہ رح	سنہ ۷۵۵
صاحبقران اول امیر تیمور گورگان	سنہ ۸۰۷ھ سمرقند
ملا حسین واعظ صاحب تفسیر حسینی	سنہ ۹۱۰ھ
سید عبدالقادر بخاری رح	سنہ ۱۰۵۰ھ
حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی رح	سنہ ۱۰۵۸ھ
حضرت میر مومن خوش نویس رح	سنہ ۱۰۹۱ھ
شاہ خطیب احمد رح	سنہ ۱۲۲۶ھ بھوپال
حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۱۵ھ بصرہ
حضرت حاتم اصم رح	سنہ ۲۳۷ بلخ
حضرت مسلم رح	سنہ ۲۶۱
حضرت سلطان محمود غزنوی رح	سنہ ۴۲۰ھ
حضرت مودود چشتی رح	سنہ ۵۲۷ھ
حضرت شیخ احمد جام رح ژندہ پیل رح	سنہ ۵۳۶ھ
حضرت خاقانی سردانی رح	سنہ ۵۹۵ھ
حضرت ناصرالدین قاضی رح	سنہ ۶۹۶ھ / ۶۹۱
حضرت خواجہ حافظ شیرازی رح	سنہ ۷۹۱ھ مصلی
ملا سعدالدین تفتازانی صاحب مطول	سنہ ۷۹۲ھ
حضرت شیخ سلیم چشتی رح	سنہ ۹۷۹ فتحپور سیکری
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح	سنہ ۱۰۵۲ھ دہلی
حضرت شیخ پیر محمد لکھنوی رح	سنہ ۱۰۸۵ھ
حضرت شیخ پیر شاہ عالمگیر رح	سنہ ۱۰۹۲ھ دہلی
حضرت سید محمد گیسو دراز رح	سنہ ۸۲۵ھ گلبرگہ

نام بزرگ مع لقب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
حضرت شاہ کمال الدین علامہ چشتی رح	.	.	۲۷ ذیقعدہ سنہ ۷۵۶ھ	دہلی	.
حضرت خواجہ حسن محمد چشتی رح			۱۴ ذیقعدہ سنہ ۹۸۰ھ		

فہرست اسمائے بزرگان دین مع تاریخ ولادت و رحلت بماہ ذی الحجہ

نام بزرگ مع لقب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
حضرت خواجہ جمال الدین عرف جمن چشتی رح	.	.	۱ ذی الحجہ	.	.
حضرت امام باقر بن حضرت امام زین العابدین	سنہ ۵۷ھ	.	۷ ذی الحجہ	.	.
حضرت مسلم بن عقیل	.		۸ ذی الحجہ	.	کوفہ میں شہید ہوئے
حضرت مولانا احمد عبدالحق فرنگی محلی رح			۹ ذی الحجہ سنہ ۱۱۸۷ھ		مادۂ تاریخ ذات اللہ
۴۰ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رح	۱۴ شعبان سنہ ۷۰۷ھ	.	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۸۵ھ	.	.
حضرت خواجہ ابو سعید چشتی ابن حضرت خواجہ معین الدین رح	.	.	۱۱ ذی الحجہ	.	.
حضرت عثمان رضی	۶ سال بعد واقعہ فیل	۸۲	۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ	مدینہ منورہ	بقیع شریف
حضرت شیخ ولی محمد ابن اسرائیل	.	.	۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۰۸۶ھ	.	.
حضرت شاہ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ	۲ جمادی الآخر سنہ ۱۲۳۵ھ	۵۰	۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۵ھ سہ شنبہ	مکہ معظمہ	.
حضرت شاہ غلام رسول صاحب رسول نما رح	.	.	۲۱ ذی الحجہ بعد عصر	کانپور	.
حضرت جلال الدین تھانیسری	.	.	۲۴ ذی الحجہ ۹۸۹ھ	تھانیسر	۲۴ و ۲۵ کو عرس ہوتا ہے
حضرت قبلہ گاہی مرشدی	.	.	۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۰ھ	اکبرآباد	.
حضرت سید فخرالدین ابن خواجہ بندہ نواز	.	.	۲۸ ذی الحجہ	.	.
حضرت ابوبکر شبلی رح	سنہ ۲۳۴ھ	۱۰۰	۲۷ ذی الحجہ سنہ ۳۳۴ھ	بغداد	.
سید جلال بخاری رح	۱۵ شعبان سنہ ۵۹۵ھ	۱۰۷	ذی الحجہ سنہ ۶۹۰ھ چہار شنبہ	اوچہ	تاریخ رحلت "گل بہشت الٰہ"
امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۱۳ سال بعد واقعہ فیل	۶۳	۲۸ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ	مدینہ منورہ روضۂ سرور عالم	.

میلادی جنتری کی تاریخیں

از جناب مولانا غلام شبر صاحب ساکن مارہرہ ضلع ایٹہ

خاص جنتری ۱۳ ھ ۵۴	بیحد بہترین جنتری ۱۳ ھ ۵۴	عمدہ صفت جنتری بے مثال ۳۵ ۶ ۱۹	منسوب بطرف نورِ سعادت چہاردہ معصومین ع ۹۲ سمت بکرمی ۱۹
بنیاد گارِ سالِ میلاد ہادی کونین ۷۰ ع ۵	حق جو حق پسند ہمایوں نسب ۷۰ ع ۵	حق پسند ہمایوں نسب جہاں پناہ ۷ ع ۵	
سایۂ ایزد مولینا ابی القاسم محمد ۷۲ ع ۵	جناب رحمۃ اللعلمین رحمۃ اللعلمین حبیب اللہ ۷۰ ع ۵ ۷۲ ع ۵	محمدؐ مکیؐ مدنیؐ العربی ۷۰ ع ۵	
ہادیٔ دارین محمدؐ ابن عبد اللہ ۷۲ ع ۵	احمدؐ محمدؐ ابن عبد اللہ صلعم ۷۲ ع ۵	؎ جناب رسالت مآب صلعم کے سالِ ولادت میں مورخین نے اختلاف کیا ہے ۲۶ ماہ اپریل جمعہ یا دوشنبہ ربیع الاول سنہ عام الفیل ہے	

و ۵۷۰ء و ۵۷۱ء و ۵۷۲ء لکھے ہیں۔ راقم الحروف نے بنظر ثواب وحصولِ نجات دارین ہر سنہ گذشتہ میں تاریخیں عرض کی ہیں ۱۲۔

قطعۂ تاریخ

۸۱

ایں جنتری بے بدل مطبوع شد از فضل رب	بہر دلِ ارباب دیں صد مایۂ عیش و طرب
میلادی و ہجری سنش با طرزِ احسن ہاں بجو	صنع مربع پر گزیں شبر پئے تاریخ او

نادر ببیں از مہر رب طرزِ حسن اہلِ صفا
۱۳ ش ۵ ۱۵
مطبوع شد ایں جنتری حینِ نکو اہلِ ہدیٰ
۱۳ ہجری ۵۴

تاریخی نام۔ بہتر۔ میلادی جنتری۔ ۱۳۶۵ء میلادی

سرفراز اخبار لکھنؤ نمبر ۶۴ جلد ۹ بابت ۱۳ جنوری ۱۹۳۴ء میں لکھا ہے کہ ٹیپو سلطان اپنے روزنامچہ خاص میں اپنے خواب لکھا کرتا تھا جس میں میلادی سنہ ہوتے تھے۔ چنانچہ تاریخ ذیل اُس کے روزنامچہ میں یوں تحریر ہے۔

۱۲ ماہ بہاری ۱۲۲۴ میلادی۔ مطابق تقریباً ۱۹ مئی ۱۷۹۶ء۔ ناظرین جنتری ہذا اخبار مذکور کا مرقومہ پرچہ منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

جناب مولانا غلام شبر صاحب کو تاریخ نکالنے میں خاص ملکہ ہے جو مذکورہ بالا تاریخوں سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ مولانا کا پتہ اسم گرامی کے ساتھ محلہ بہترین کاخ مارہرہ ضلع ایٹہ لکھنا چاہیئے۔

نابینا مورخ ریاست ٹونک میں حافظ عبید اللہ صاحب البصیر بھی تاریخ گوئی اور قرآن مجید سے تاریخی مادے نکالنے میں خاص کمال رکھتے ہیں۔ ان کو خط لکھنا ہو تو نام کے ساتھ ریاست ٹونک محلہ قافلہ لکھنا چاہیئے۔

حسن نظامی

سنہ عیسوی کی دو ہزار سال کی جنتری

پوری صدیاں

صدی کے درمیانی سال				
	۱۶۰۰	۱۷۰۰	۱۸۰۰	۱۹۰۰
	۲۰۰۰	۲۱۰۰	۲۲۰۰	۲۳۰۰
	۲۴۰۰	۲۵۰۰	۲۶۰۰	۲۷۰۰
	۲۸۰۰	۲۹۰۰	۳۰۰۰	۳۱۰۰
	۳۲۰۰	۳۳۰۰	۳۴۰۰	۳۵۰۰

-	۲۸	۵۶	۸۴	ی	ش	ح	ع
۱	۲۹	۵۷	۸۵	ع	ف	د	م
۲	۳۰	۵۸	۸۶	م	ی	ش	ح
۳	۳۱	۵۹	۸۷	ح	ع	ف	د
۴	۳۲	۶۰	۸۸	ش	ح	ع	ف
۵	۳۳	۶۱	۸۹	ف	د	م	ی
۶	۳۴	۶۲	۹۰	ی	ش	ح	ع
۷	۳۵	۶۳	۹۱	ع	ف	د	م
۸	۳۶	۶۴	۹۲	ح	ع	ف	د
۹	۳۷	۶۵	۹۳	د	م	ی	ش
۱۰	۳۸	۶۶	۹۴	ش	ح	ع	ف
۱۱	۳۹	۶۷	۹۵	ف	د	م	ی
۱۲	۴۰	۶۸	۹۶	ع	ف	د	م
۱۳	۴۱	۶۹	۹۷	م	ی	ش	ح
۱۴	۴۲	۷۰	۹۸	ح	ع	ف	د
۱۵	۴۳	۷۱	۹۹	د	م	ی	ش
۱۶	۴۴	۷۲	•	ف	د	م	ی
۱۷	۴۵	۷۳	•	ی	ش	ح	ع
۱۸	۴۶	۷۴	•	ع	ف	د	م
۱۹	۴۷	۷۵	•	م	ی	ش	ح
۲۰	۴۸	۷۶	•	د	م	ی	ش
۲۱	۴۹	۷۷	•	ش	ح	ع	ف
۲۲	۵۰	۷۸	•	ف	د	م	ی
۲۳	۵۱	۷۹	•	ی	ش	ح	ع
۲۴	۵۲	۸۰	•	م	ی	ش	ح
۲۵	۵۳	۸۱	•	ح	ع	ف	د
۲۶	۵۴	۸۲	•	د	م	ی	ش
۲۷	۵۵	۸۳	•	ش	ح	ع	ف

مہینہ اور تاریخ — حرف سال کا اور دن

مہینہ اور تاریخ			حرف سال کا اور دن						
جنوری		اکتوبر	م	ح	د	ش	ف	ی	ع
	مئی		ع	م	ح	د	ش	ف	ی
اگست		فروری	ی	ع	م	ح	د	ش	ف
نومبر	فروری	مارچ	ف	ی	ع	م	ح	د	ش
	جون		ش	ف	ی	ع	م	ح	د
دسمبر		ستمبر	د	ش	ف	ی	ع	م	ح
اپریل	جولائی	جنوری	ح	د	ش	ف	ی	ع	م

۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ
۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ
۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ
۴	۱۱	۱۸	۲۵	•	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ
۵	۱۲	۱۹	۲۶	•	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
۶	۱۳	۲۰	۲۷	•	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	یکشنبہ
۷	۱۴	۲۱	۲۸	•	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ

طریقہ استعمال جنتری ھذا

پہلے جو صدی ہو اس کو خانہ صدی میں تلاش کرو۔ اگر اس صدی کے ساتھ کچھ اور عدد ہوں تو ان کو خانہ صدی کے درمیانی سال میں تلاش کرو۔ اور ان دونوں خانوں کی سیدھ میں جو لفظ ملے۔ وہ اس سال کا حرف ہوگا۔ اس حرف کو مہینوں کے خانوں میں جو مہینہ ہو اس کی سیدھ میں تلاش کرو۔ اور اس کے نیچے کا خانہ جس میں دن لکھے ہیں۔ اس میں اوپر سے نیچے تک جو دن تاریخ (جو تاریخ کے خانوں میں ملے گی) کے سامنے ہوگا وہ دن مطلوبہ ہے

مثلاً یکم مئی سنہ ۱۹۳۶ء کو اور ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء کو کونسا دن ہوگا۔

سنہ ۱۹۰۰ء کی صدی کے نیچے اور صدی کے درمیانی سال ۳۶ کے سامنے حرف (د) ملا۔ یہ حرف دال سنہ ۱۹۳۶ء کے پورے سال کے لئے کافی ہوگا۔ اس حرف دال کو ماہ مئی کے سامنے حرف دال کے نیچے دنوں میں تاریخ یکم مئی کے سامنے دیکھا تو جمعہ نکلا۔ اور یہی دن مطلوبہ ہے۔ اسی طرح

ماہِ جولائی کے سامنے حرف دال کے نیچے ۲۵ تاریخ کے سامنے شنبہ یعنی ہفتہ کا دن ملا۔ جو دن مطلوبہ ہے۔

نوٹ:۔ جو سال چار سے اور جو سال پوری صدی کا ۴۰۰ سے پورا تقسیم ہو جائے۔ اس سال یا اس سال صدی میں فروری ۲۹ دن کا ہوگا۔ ورنہ ۲۸ کا۔ پس جس سال فروری ۲۹ دن کا ہو اس سال جنوری و فروری مہینوں کے خانوں میں موٹے خط کے لکھے ہوئے لینے چاہئیں۔ ورنہ باریک قلم والے۔

ڈاک اور تار کے ضروری قواعد

اندرونی ملکی ڈاک کے محصول

پوسٹ کارڈ		لفافے (یعنی بند خطوط)			کتابوں اور نمونوں کے پیکٹ		پارسل — محصول پیشگی ادا کرنا ضروری ہے یعنی پارسل پر ٹکٹ لگائے جائیں					رعایتی محصول کے اخبارات			محصول بیرنگ		غیر رجسٹری شدہ
محصول پیشگی ادا کرنا ضروری ہے۔ کارڈ بیرنگ نہیں جا سکتے مگر بیرنگ ہو سکتے ہیں		محصول پیشگی ادا کر دینے کی صورتیں					جب ۴۰۰ تولہ یعنی ۵ سیر سے زائد نہ ہو			جب ۴۰۰ سے زائد ہوں ایسی صورت میں پارسل کی رجسٹری بھی ضروری ہے		محصول پیشگی ادا کرنا ضروری ہے			یعنی جن کا محصول پیشگی نہ ادا کیا جائے یا کم ادا کیا جائے — کم ادا کرنے کی صورت میں	بالکل ادا نہ کرنے کی صورت میں	لفافوں اور پوسٹ کارڈوں کے جلد پہنچانے کی فیس
اکہرا	جوابی	نصف تولہ یعنی ۶ ماشہ تک	۶ ماشہ سے زائد ڈیڑھ تولہ تک	ڈیڑھ تولہ سے زائد ہونے کی صورت میں ہر مزید ۲۰ تولہ یا اس کی کسر پر	پہلے ۵ تولہ یا اس سے کم پر	۵ تولہ سے زائد ہونے کی صورت میں ہر مزید ۵ تولہ یا اس کی کسر پر	۲۰ تولہ تک	۲۰ تولہ سے زیادہ ۴۰ تولہ تک	۴۰ تولہ سے زائد ہونے کی صورت میں ہر مزید ۴۰ تولہ یا اس کی کسر پر	۴۰۰ تولہ یعنی ۵ سیر سے زائد ۴۸۰ تولہ یعنی ۶ سیر تک	ہر مزید ۸۰ تولہ یا اسکے جزو پر ۸۰۰ تولہ یعنی ۱۰ سیر تک	۸ تولہ تک	۸ تولہ سے زائد ۲۰ تولہ تک	ہر مزید ۲۰ تولہ یا اسکے جزو پر	کم ادا شدہ محصول سے دوچند	پیشگی ادا ہونے والے محصول سے دوچند	جو رجسٹری شدہ لفافوں اور پوسٹ کارڈوں کے مکتوب الیہم تک جلد پہنچانے کا محکمہ ڈاک خانہ نے انتظام کر رکھا ہے۔ ایسے لفافوں اور کارڈوں پر معمولی محصول کے علاوہ دو آنے کے ٹکٹ لگانے ضروری ہیں۔ (زیادہ دیکھو قواعد)
۳ پیسے	۶ پیسے	ایک آنہ	۵ پیسے	۵ پیسے	۳ پیسے	دو پیسے	دو آنے	چار آنے	چار آنے	۳ [illegible]	چار آنے	ایک پیسہ	۲ پیسے	۲ پیسے			

فیس رجسٹری

معمولی رجسٹری کی فیس ۳ر ہے اور جوابی رجسٹری یعنی جب مرسل الیہ کی دستخطی رسید خود بھی منگواتی ہو، ایک آنہ زائد لگتا ہے۔

بیمہ کی فیس

علاوہ فیس رجسٹری جوابی:

- سو روپے تک کی رقم کے لئے ۳ر
- سو روپے سے زائد ڈیڑھ سو روپے تک کے لئے ۴ر
- ڈیڑھ سو روپے سے زائد دو سو روپے تک کے لئے ۵ر
- دو سو روپے سے زائد ہر مزید سو روپے یا اس کی کسر کے لئے (ایکہزار روپیہ تک) ۲ر
- ایک ہزار روپیہ سے زائد ہر مزید سو روپے یا اس کی کسر کے لئے ... ... ار

معمولی منی آرڈروں کی فیس

- دس روپے تک کی رقم کے لئے ۲ر
- دس روپے سے زائد پچیس روپے تک کے لئے ۴ر

۴۳

پچیس روپے سے زائد کے لئے (یعنی سو روپے تک) ہر پچیس روپے کی مکمل رقم پر ۴ر اور ہر رقم باقیماندہ پر لیکن باقیماندہ رقم اگر دس روپے سے زائد نہیں ہوگی تو اس کی فیس ۲ر محسوب کی جائے گی۔

تار کے منی آرڈروں کی فیس

جو فیس معمولی منی آرڈروں کی ہے وہی اُن منی آرڈروں کی بھی ہے جو تار کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں۔ صرف ملکی تار کا محصول اس فیس میں اور شامل کر دیا جاتا ہے جو تار کے ایکسپریس (عجل) یا آرڈینیری (معمولی) ہونے کے لحاظ سے تار کے ان الفاظ پر لیا جاتا ہے جو مرسل الیہ کو ادائگی رقم کی اطلاع دینے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ایک تار منی آرڈر کی روانگی پر دو آنے کی مزید فیس مرسل الیہ سے اور لیجاتی ہے۔

اشیا کے قیمت طلب یعنی ویلیو پے ایبل (وی۔پی) بھیجنے کی فیس

یہ فیس معمولی منی آرڈروں کی فیس کے حساب سے اس رقم پر لی جاتی ہے جو وی۔پی بھیجنے والے کو ادا کی جانے والی ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ قیمت طلب اشیا۔ کا رجسٹری شدہ بھیجنا لازمی ہے۔ فرستندہ کو صرف محصول بہ لحاظ وزن اور رجسٹری کی فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔ رقم مطلوبہ کی فیس مرسل الیہ کے وی۔پی وصول کر لینے پر مرسل الیہ سے لی جاتی ہے اور اگر مرسل الیہ وی۔پی لینے سے انکار کر دے تو رقم مطلوبہ کی فیس کسی سے نہیں لی جاتی۔

ہوائی جہاز کی ڈاک

جن مقامات پر ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ڈاک جا سکتی ہے وہاں ہوائی جہاز سے ڈاک بھیجنے کے لئے معمولی محصول کے علاوہ مندرجہ ذیل مزید محصول ہوائی جہاز کا ادا کرنا پڑتا ہے اور پتہ کے رخ کی بائیں جانب ایک نیلے رنگ کا لیبل بھی لگانا پڑتا ہے جس پر ایرمیل (Air mail) چھپا ہوتا ہے اور جو ڈاکخانہ سے مفت ملتا ہے۔

پوسٹ کارڈ ... ... تین پیسے (یعنی ہوائی جہاز سے بھیجنے کے لئے کارڈ پر چھ پیسے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں)

لفافہ یا پیکٹ ... ... نصف تولہ تک ایک آنہ۔ نصف تولہ سے زائد ایک تولہ تک دو آنے۔ ہر مزید ایک تولہ یا اس کی کسر کے لئے ایک آنہ

منی آرڈر ... ... علاوہ معمولی کمیشن کے صرف ایک آنہ فی منی آرڈر زیادہ لگتا ہے۔

مندرجہ بالا ہوائی محصول اس محصول کے علاوہ ہے جو مرسلہ اشیا پر بحساب وزن یا جسٹری شدہ اشیا پر بغرض رجسٹری یا منی آرڈر پر بحساب رقم معمولی طور پر لیا جاتا ہے۔

غیر ملکی ڈاک کے محصول

غیر ملکی ڈاک کے محصولوں کے متعلق تفصیل معلومات حاصل کرنے کے لئے پوسٹل گائڈ کی فارن پوسٹ ڈائرکٹری دیکھنی چاہیئے۔

ملکی تاروں کا محصول

قسم تار	ہندوستان میں تقسیم ہونے کیلئے: زیادہ سے زیادہ الفاظ جو کم سے کم محصول میں جا سکتے ہیں	ہندوستان: کم سے کم محصول	ہندوستان: ہر مزید لفظ کے لئے	سیلون (لنکا) میں تقسیم ہونے کے لئے: زیادہ سے زیادہ الفاظ جو کم سے کم محصول میں جا سکتے ہیں	سیلون: کم سے کم محصول	سیلون: ہر مزید لفظ کے لئے	پتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایکسپریس (عجل یعنی جلد جانے والا تار)	۸	عہ	۲ر	۱۲	۶ار	۳ر	پتہ کے الفاظ بھی شمار ہوتے ہیں	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آرڈینیری (معمولی)	۸	۹ر	ار	۱۲	عہ	۲ر	ایضاً ایضاً	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
پریس ٹیلیگرام یعنی خبروں کے تار												
ایکسپریس (عجل)	۴۸	عہ	۲ر (ہر مزید ۶ لفظوں کیلئے)	۳۲	عہ	۲ر (ہر مزید ۶ لفظوں کیلئے)	مفت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آرڈینیری (معمولی)	۴۸	۸ر	ار	-	-	-	”					

نوٹ:- لاسا (تبت) جانے والے اکسپریس تاروں پر بارہ لفظوں کے لئے ۲/ اور بارہ سے زائد لفظوں کے لئے فی لفظ دو آنے اور معمولی تاروں پر بارہ لفظوں کے لئے بارہ آنے اور مزید لفظوں کے لئے فی لفظ ایک آنہ لیا جاتا ہے۔ جلال آباد، کابل، قلعہ جدید، قندھار اور تورخان (واقع افغانستان) کو جانے والے تاروں کا محصول ۳/ فی لفظ ہے۔

مبارکباد کے تاروں کا رعایتی محصول

عیسائیوں، مسلمانوں اور ہندوؤں کے چند مشہور تہواروں اور بعض خوشی کی تقریبات پر مبارکباد کے تار رعایتی محصول میں خاص طور پر چھپے ہوئے خوشنما فارموں پر بھیجے جاتے ہیں۔ ان تاروں کے لئے یہ شرط ہے کہ مبارکباد کے جو مخصوص فقرے ڈاک خانہ نے مختلف موقعوں کے لئے مقرر کر دیئے ہیں، انہی میں سے کوئی فقرہ انتخاب کر کے اس کا نمبر بجائے الفاظ کے تار پر لکھدیا جاتا ہے اور پورا فقرہ ایک لفظ شمار کیا جاتا ہے۔ مبارکباد کے رعایتی تاروں کا محصول حسب ذیل ہے:-

	تعداد الفاظ	اکسپریس	معمولی
(الف) مکتوب الیہ کا نام اور پتہ	۴ لفظ		
(ب) فقرۂ مبارکباد کا نمبر	۱ لفظ		
(ج) بھیجنے والے کا نام	۱ لفظ		
	کل ۶ لفظ	۱۲/	۶/
چار لفظ سے زائد اگر مکتوب الیہ کے پتہ میں ہوں۔ یا ایک لفظ سے زائد بھیجنے والے کے نام اور پتہ میں ہوں تو ہر مزید لفظ کے لئے		۲/	۱/

غیر ملکی تاروں کا محصول

۴۵

نام ممالک جہاں تار بھیجا جائے	ہندوستان سے بھیجا جائے یا برما سے				
	فی لفظ			ڈیلی لٹر (سب سے دیر میں پہنچنے والا تار)	
	ارجنٹ (ضروری)	آرڈینیری (معمولی)	ڈفرڈ (موخر)	۲۰ لفظوں یا اس سے کم کیلئے بشمول علامت کی DL جو ایسے تاروں پر ضروری ہوتی ہے	ہر مزید لفظ کیلئے
برطانیہ عظمیٰ اور شمالی آئرلینڈ۔ براہ آئی۔ آر۔ سی	1/14/-	-/15/-	-/7/6	7/13/-	-/5/-
آئرش فری سٹیٹ 〃 〃 〃	2/-/-	1/-/-	-/8/-	8/9/6	-/5/6
آسٹریلیا براہ آئی۔ آر۔ سی۔ مدراس	4/8/-	2/4/-	1/2/-	18/12/-	-/12/-
ہانگکانگ 〃 〃 〃 〃	2/12/-	1/6/-	-/11/-	11/11/6	-/7/6
جاپان 〃 〃 〃 〃	4/6/-	2/3/-	1/1/6	18/12/-	-/12/-
جنوبی افریقہ براہ آئی۔ آر۔ سی۔ زنجبار	3/14/-	1/15/-	-/15/6	16/6/6	-/10/6

غیر ملکی تاروں کے مفصل قواعد کے لئے پوسٹل گائڈ کے باب ۱۰، ۱۴، و ۲۴ دیکھنے چاہئیں۔

ڈاک خانہ کے ضروری قواعد کا خلاصہ

پہلا باب۔ عام معلومات

کاروباری اوقات

ہر ایک ڈاک خانہ میں نمایاں طور پر لکھکر لگا دیا جاتا ہے کہ کن کن اوقات میں کیا کیا کام ہوں گے اور ڈاک کس وقت تقسیم ہوگی اور کس وقت بند کر دی جائے گی جس کام کے ختم کر دینے کے لئے جو وقت مقرر ہوتا ہے وہ کام ٹھیک اسی وقت ختم کر دیا جاتا ہے۔ بڑے ڈاک خانوں میں عموماً صبح آٹھ بجے سے شام کے چھ بجے تک کام ہوتا ہے مگر مختلف قسم کے کاموں کے لئے مختلف اوقات مقرر ہوتے ہیں جن کا علم مقامی ڈاک خانوں سے ہو سکتا ہے۔ (دفعہ ۱۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاک خانہ کی تعطیلات

ہر ایک اتوار، نیو ایرس ڈے یکم جنوری، گڈ فرائیڈے، کرسمس ڈے (بڑا دن) سالگرہ شہنشاہ معظم۔ یہ ڈاک خانوں کی عام تعطیلات کے دن ہیں جن میں ہندوستان کے تمام ڈاک خانوں میں سوائے چند ضروری کاموں کے اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ ان عام تعطیلوں کے علاوہ عید الفطر، بقرعید، ہولی، جنم اشٹمی، دسہرہ اور دیوالی کی تعطیلیں بھی ہندوستان کے اکثر ڈاک خانوں میں ہوتی ہیں اور ہر صوبہ کے لئے کچھ مخصوص تعطیلات ان کے علاوہ بھی ہیں۔ ہندو مسلمانوں کے تہواروں کی تعطیلات میں صرف ڈاک خانہ بند ہوتا ہے، تار گھر بند نہیں ہوتا یعنی تار اِن تعطیلات کے دنوں میں بھی حسب معمول آتے جاتے ہیں۔

ڈاک خانہ کی عام تعطیلات کے دنوں میں سوائے مندرجہ ذیل کاروبار کے اور کوئی کاروبار پبلک سے نہیں کیا جاتا۔

(۱) ولایتی ڈاک کی روانگی کے دن ڈاک کے ٹکٹ اور لفافے وغیرہ حسب معمول ملتے ہیں۔

(۲) اکسپریس تار اور اکسپریس تار کے منی آرڈر ہر روز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اور ۶۴

(۳) لیٹ فیس ادا کرنے پر اکسپریس تار اور اکسپریس تار کے منی آرڈر روانگی کے لئے بھی لے لئے جاتے ہیں۔ (دفعہ ۲۔ پوسٹل گائڈ)

دیر میں بھیجی جانیوالی اشیاء

کسی ڈاک کے بند ہونے کے مقررہ وقت کے بعد بھی (صرف اُن ڈاک خانوں سے جن کو ایسا کرنیکا اختیار ہے) اس ڈاک سے خطوط وغیرہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ دیر میں جانے والے خطوط کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے اندر پہنچ جائیں اور ان پر معمولی محصول کے علاوہ لیٹ فیس کا محصول بھی ادا کر دیا جائے۔ لیٹ فیس کا محصول غیر رجسٹری شدہ اشیاء کے لئے عام طور پر دو پیسہ فی عدد اور رجسٹری شدہ اشیاء کے لئے دو آنے فی عدد لیا جاتا ہے۔ پارسل بعد از وقت نہیں لئے جا سکتے۔ (دفعہ ۱۳۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاک گاڑی کا لیٹر بکس

ریل کی ڈاک گاڑیوں میں جو لیٹر بکس لگے رہتے ہیں ان میں بھی لفافے، پوسٹ کارڈ اور چھوٹے پیکٹ شرائط ذیل کی پابندی کے ساتھ ڈالے جا سکتے ہیں۔

(الف) کلکتہ، بمبئی اور مدراس کے ریلوے اسٹیشنوں پر کوئی چیز ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں نہیں ڈالی جا سکتی۔

(ب) دوسرے اسٹیشنوں پر ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں ڈاک ڈالنے کیلئے دو پیسہ فی عدد لیٹ فیس کا محصول زائد لگتا ہے لیکن اگر اسٹیشن پر اور اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ تک کوئی لیٹر بکس نہ ہو تو ایسی صورت میں ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں بغیر لیٹ فیس کے بھی ڈاک ڈالی جا سکتی ہے۔

بیرنگ خطوط ڈاک گاڑی کے لیٹر بکس میں نہیں ڈالنے چاہئیں۔ (دفعہ ۱۴۔ پوسٹل گائڈ)

رجسٹری اور بیمے وغیرہ ڈاکخانہ کب پہنچنے چاہئیں

جن چیزوں کے متعلق اہلکاران ڈاک خانہ کو خاص طور سے اندراجات وغیرہ کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً رجسٹری، بیمہ یا وی۔ پی۔ وغیرہ ان کو جس ڈاک سے بھیجنا مقصود ہو اُس ڈاک کے بند ہونے سے کم سے کم آدھ گھنٹہ قبل ڈاک خانہ میں بھیج دینا چاہیئے۔ (دفعہ ۱۲۔ پوسٹل گائڈ)

تار اور تار کے منی آرڈر

بڑے ڈاک خانوں میں جن کے ساتھ تار گھر بھی ہوتا ہے، تار اور تار کے منی آرڈر عام طور پر صبح ۸ بجے سے شام کے چھ بجے تک لئے اور دیئے جاتے ہیں اور اکسپریس (عجلی) تار اور اکسپریس تار کے منی آرڈر لیٹ فیس ادا کرنے پر تار گھر بند ہونے کے بعد اور تعطیل کے دنوں میں بھی لئے جا سکتے ہیں۔ لیٹ فیس کم سے کم ایک روپیہ ہوتی ہے اور بعض اوقات اس سے زائد بھی۔ (دیکھیئے دفعہ ۱۔(۲) پوسٹل گائڈ)

ڈاک خانہ کے ٹکٹ اور لفافے

ڈاک خانہ کے ٹکٹ ایک پیسہ سے لیکر پندرہ روپے تک کے ہوتے ہیں۔ ٹکٹوں کے علاوہ اکہرے اور جوابی پوسٹ کارڈ، ٹکٹ دار لفافے، رجسٹری کے لفافے۔ اخباروں اور کتابوں کے ریپر، ہوائی جہاز کے ٹکٹ اور لفافے، ایک آنہ اور پانچ پیسہ والے ٹکٹوں کی کتابیں بھی خریدی جا سکتی ہیں۔ منی آرڈر فارم، وی۔ پی۔ فارم۔ جوابی رجسٹری کے فارم پوسٹنگ سرٹفکیٹ کے فارم، تار کے فارم حسب ضرورت ڈاک خانہ سے مفت ملتے ہیں اور پچاس پچاس فارموں کی کتابیں دو دو آنے میں فروخت بھی کی جاتی ہیں۔ (دفعہ ۳۔ پوسٹل گائڈ)

ٹکٹ چھاپنے کی مشین

ٹکٹ چھاپنے کی ایسی مشینیں بھی چلی ہیں جن کے ذریعہ سے ڈاک خانہ کا محصول پیشگی ادا کیا جا سکتا ہے ان مشینوں کے لئے پوسٹ ماسٹر جنرل سے لائسنس لینا پڑتا ہے۔ (دفعہ ۷۔ الف۔ پوسٹل گائڈ)

بیرونی ملکوں کیلئے جوابی کوپن

بیرونی ممالک کے خطوط میں جواب کے لئے کوپنیں بھی رکھی جا سکتی ہیں جن کے تبادلے میں مکتوب الیہ اپنے ملک کے ڈاک خانہ سے اتنی قیمت کے ٹکٹ حاصل کر سکتا ہے جو جواب کے لئے کافی ہوں۔ (مفصل کیفیت کے لئے دیکھو دفعہ ۱۰۔ پوسٹل گائڈ)

پوسٹنگ سارٹیفکیٹ

ڈاک خانہ سے غیر رجسٹری شدہ خطوط اور پیکٹ وغیرہ کے ڈاک میں ڈالنے کی سند بھی مل سکتی ہے جسکو سارٹیفکیٹ آف پوسٹنگ کہتے ہیں۔ مقصد اس سند کا صرف یہ ہوتا ہے کہ فرستندہ کو اس کا اطمینان ہو جائے کہ اس کی بھیجی ہوئی چیز ڈاک خانہ میں پہنچ گئی ہے۔ ۴۷

سارٹیفکیٹ حاصل کرنے کا طریقہ

ہر اس چیز کا جس کی ڈاک خانہ سے باضابطہ رسید نہیں دی جاتی۔ پوسٹنگ سارٹیفکیٹ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بپابندی شرائط مندرجہ ذیل :۔

(الف) ڈاک خانہ کے مطبوعہ فارم پر یا کسی سادے کاغذ پر سارٹیفکیٹ روشنائی سے لکھکر اشیاء مرسلہ کے ساتھ ان اوقات میں جو سارٹیفکیٹ مذکور دینے کے لئے مقرر ہوں، ڈاک خانہ کے اہلکار کے سامنے پیش کر دینا چاہیئے۔

(ب) سارٹیفکیٹ میں ان پتوں کو بجنسہ نقل کرنا چاہیئے جو اشیاء مرسلہ پر مرسل الیہم کے درج ہوں اور ہر تین چیزوں یا تین سے کم کے لئے سارٹیفکیٹ پر دو پیسہ کا ٹکٹ لگانا چاہیئے۔

(ج) جن چیزوں کی بابت سارٹیفکیٹ حاصل کرنا ہو ان کی صحیح تعداد سارٹیفکیٹ کے آخر میں لفظوں میں درج کر دینی چاہیئے اور ایک سارٹیفکیٹ میں تین چیزوں سے زیادہ درج نہ کرنی چاہیئں اور ہر سارٹیفکیٹ کے ساتھ وہی چیزیں پیش کرنی چاہیئں جو اس میں درج ہوں۔ (دفعہ ۱۶ و ۱۷۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاک میں ڈالی ہوئی چیز کا واپس لینا

ملکی ڈاک کے لفافے، پوسٹ کارڈ، رجسٹرڈ، اخبارات، کتابوں اور نمونوں کے پیکٹ اور پارسل اور غیر ملکی ڈاک کے خطوط اور غیر ممالک کے وہ پارسل بھی جو ہندوستان سے روانہ ہوئے ہوں بغیر مرسل الیہ کی اجازت کے بپابندی شرائط مندرجہ ذیل راستہ سے واپس منگائے جا سکتے ہیں۔

(الف) کوئی مرسلہ چیز بغیر افسران مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کی اجازت کے فرستندہ کو واپس نہیں کی جائے گی۔

(۱) فرسٹ کلاس پوسٹ ماسٹر صاحبان یا سپرنٹنڈنٹ صاحبان ڈاک خانہ جات۔

(۲) کسی حلقہ ڈاک کا بڑا افسر ڈاک خانہ۔

(۳) ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات ہند۔

(۴) لوکل گورنمنٹ یا گورنر جنرل ان کونسل۔ (خود یا بذریعہ اپنے سیکریٹریوں کے)

(ب) ہر مرسلہ چیز کے واپس لینے کے لئے درخواست کے ساتھ ایک روپیہ کی فیس بھی داخل کرنی ہوگی جو کسی حالت میں واپس نہیں کی جائے گی۔

(ج) واپسی شئے مرسلہ کی درخواست تحریری افسران مندرجہ بالا میں سے کسی کو براہ راست بھی بھیجی جاسکتی ہے اور مقامی ڈاک خانہ کے کسی ذمہ دار افسر کے ذریعہ سے بھی۔

(د) شئے مرسلہ کی واپسی کی درخواست خود فرستندۂ شئے مذکور کی طرف سے قبول کی جائے گی یا اس کے کسی مختار مجاز کی طرف سے۔

(ہ) ہر درخواست کے ساتھ ایک تحریری بیان بھی ہوگا (جس کو سربمہر لفافے میں بند کرکے درخواست کے ساتھ رکھا جاسکتا ہے) جس میں شئے مرسلہ کے واپس لینے کی وجوہات تحریر کی جائیں گی۔ اس سربمہر بیان کو صرف وہی افسر کھولے گا جس کے نام درخواست بھیجی جائے گی۔

(و) شئے مرسلہ کے راستہ میں روکنے اور مرسل الیہ کے حوالہ نہ کرنے میں تار وغیرہ کے جو مصارف ہوں گے وہ سب شئے مذکور کے فرستندہ کو برداشت کرنے ہوں گے۔

(ز) درخواست واپسی شئے مرسلہ جب افسران مندرجہ بالا میں سے کسی کے پاس پہنچ جائے گی تو افسر مذکور اس کا اطمینان کرنے کے بعد کہ درخواست واقعی فرستندۂ شئے مذکور ہی نے بھیجی ہے اور جو وجوہات واپسی کی لکھی گئی ہیں وہ کافی ہیں، حکم دے دیگا کہ شئے مذکور فرستندہ کو واپس دیدی جائے۔ ورنہ شئے مرسلہ فوراً اس کے مرسل الیہ کو بھیجدی جائے گی۔ (دفعہ ۱۸۔ پوسٹل گائڈ)

سکّوں وغیرہ کی روانگی

سکے، سونا چاندی، قیمتی جواہرات، زیورات اور سونے چاندی کی دوسری چیزیں ملکی ڈاک میں صرف بیمہ
شدہ جاسکتی ہیں اور غیر ملکی ڈاک میں رجسٹری شدہ لفافوں یا "بیمہ شدہ بکسوں" میں بند کرکے ان ممالک
کو جہاں ایسے بکس جاسکتے ہیں۔ کرنسی نوٹ یا ان کے آدھے صرف بیمہ شدہ ہی جاسکتے ہیں۔ جو لوگ قیمتی چیزوں کو غیر رجسٹری شدہ خطوط یا غیر رجسٹری
۴۸ شدہ پارسلوں میں رکھ کر بھیجدیتے ہیں وہ نہ صرف اپنے مال کو خطرے میں ڈالتے ہیں بلکہ ہر اُس شخص کو جس کے ہاتھ سے وہ چیز گذرتی ہے بے ایمانی
کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (دفعہ ۴۰۔ پوسٹل گائڈ)

پیکنگ اچھا ہونا چاہیئے

چونکہ ڈاک خانہ ایسی چیزوں کے احتیاط سے پہنچانے کی کوئی ذمہ داری نہیں کرتا جن کے راستے میں ٹوٹنے پھوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں کو نہایت حفاظت کے ساتھ بند کرکے ڈاک میں بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ مُہروں کی ضرب اور بار بار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے شئے مرسلہ کو نقصان نہ پہنچے (دفعہ ۴۱۔ پوسٹل گائڈ)

بھیجنے والے کو اپنا پتہ بھی لکھ دینا چاہیئے

شئے مرسلہ کے پتہ کی طرف بائیں جانب کے کونہ پر بھیجنے والے کو اپنا نام اور پتہ بھی لکھ دینا چاہیئے۔ تاکہ اگر شئے مذکور مکتوب الیہ کو تقسیم نہ کی جاسکے تو اس کے فرستندہ کو واپس بھیجنے کے لئے کھول کر دیکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ ڈاک خانہ کے "لا پتہ خطوط کے دفتر" میں ہر سال ہزاروں چیزیں ایسی ضائع کرنی پڑتی ہیں جن پر باہر ہی نہیں بلکہ اندر بھی فرستندہ کا پتہ نہیں ہوتا۔ (دفعہ ۴۳۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاک خانہ کے خلاف شکایات

(۱) ڈاک خانہ کے خلاف جو شکایتی خطوط تحریر کئے جائیں ان کے کل محصول کا پیشگی ادا کرنا ضروری ہے ورنہ خط بیرنگ کر دیئے جائیں گے اور ان کا محصول فرستندہ سے وصول کیا جائے گا

(۲) شکایتیں پہلے ڈاک خانہ متعلقہ کے پوسٹ ماسٹر کو بھیجی چاہیئں لیکن اگر معاملہ کی اہمیت آزادانہ تحقیقات کی متقاضی ہو یا پوسٹ ماسٹر متعلقہ کی کارروائی سے شکایت کنندہ مطمئن نہ ہو تو ایسی صورتوں میں سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات یا اپنے حلقہ متعلقہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو لکھنا چاہیئے۔

خاص اہمیت رکھنے والی شکایتیں ہمیشہ پوسٹ ماسٹر جنرل کو بھیجی چاہیئں۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کے نام خط لکھنے کے لئے یہ پتہ کافی ہے:۔

سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات
مقامی

(۳) منی آرڈروں کی عدم ادائیگی یا غلط ادائیگی کی شکایات تاریخ روانگی منی آرڈر سے بارہ مہینہ کے اندر اندر بھیجدینی چاہیئے ورنہ ان کی سماعت نہیں ہوگی۔ دیگر امور کے متعلق شکایات وجہ شکایت واقع ہونے کی تاریخ سے ۶۔ ماہ کے اندر چلی جانی چاہیئں اور غیر ملکی اشیاء کے متعلق اشیاء مذکور کی روانگی سے ایک سال کے اندر اور اگر شکایت مذکور میں کسی شئے کی گمشدگی یا نقصان کا مطالبہ بھی شامل ہو تو روانگی شئے مذکور سے ۳۔ ماہ کے اندر بصورت گمشدگی اور تاریخ تقسیم شئے مذکور سے ایک ماہ کے اندر بصورت نہ ملنے یا خراب ہوجانے کسی شئے مرسلہ کے۔

تار منی آرڈروں کے محصول تار کی بابت کوئی مطالبہ جو روانگی منی آرڈر مذکور سے دو مہینہ کے بعد پیش کیا جائیگا، قابل سماعت نہ ہوگا۔

(۴) ملکی تاروں کے متعلق ایسی شکایتیں جن میں واپسی محصول وغیرہ کا بھی مطالبہ ہو، پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ متعلقہ کے نام جانی چاہیئں اس قسم کی شکایات اس وقت قابل سماعت ہوں گی جب وہ روانگی تار سے دو مہینہ کے اندر اس افسر کے پاس پہنچ جائیں گی جسکے نام جانی چاہیئں۔

اور غیر ملکی تاروں کی بابت شکایتی مطالبات تاریخ روانگی تار سے ۶ ماہ کے اندر بھیجدینی چاہیئں۔ بجز اس صورت کے جس میں کسی غیر استعمال شدہ غیر ملکی جوابی تار کے محصول کی واپسی کا مطالبہ ہو۔ ایسے مطالبہ کی درخواست صحیح افسر متعلقہ کو تاریخ روانگی تار سے تین مہینہ کے اندر پہنچ جانی چاہیئے (مزید تفصیلات کیلئے دیکھو دفعہ ۲۴ و ۴۸ پوسٹل گائڈ)

ہندوستانی ڈاکخانوں کے مختلف حلقے اور ان کے بڑے افسران کے پتے

صوبہ	افسر اور اس کا پورا پتہ	
۱۔ پنجاب اور صوبہ سرحد ...	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ پنجاب و صوبہ سرحد ...	لاہور
۲۔ صوبہ بنگال اور آسام ...	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بنگال و آسام ...	کلکتہ
۳۔ صوبہ بمبئی ...	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بمبئی ...	بمبئی
۴۔ صوبجات متوسط ...	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ صوبجات متوسط ...	ناگپور
۵۔ مدراس ...	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ مدراس ...	مدراس
۶۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ ...	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ صوبجات متحدہ ...	لکھنؤ
۷۔ سندھ و بلوچستان ...	ڈائرکٹر ڈاک خانہ و تار گھر حلقہ سندھ و بلوچستان	کراچی
۸۔ بہار و اڑیسہ ...	پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ بہار و اڑیسہ	پٹنہ

۴۹

ڈاک کی تقسیم یا مکتوب الیہ کو حوالگی

حوالگی کی تعریف شئے موصولہ بذریعہ ڈاک اگر مکتوب الیہ کے مکان پر یا دفتر میں خود مکتوب الیہ کو یا اس کے کسی ملازم یا گماشتہ کو یا کسی اور شخص کو جو مکتوب الیہ کی ڈاک وصول کرنے کا مجاز خیال کیا جاتا ہے، اگر اسی طریقہ پر حوالہ کردی جائے جس طریقہ پر عام طور سے مکتوب الیہ کو ڈاک حوالہ کی جاتی ہے، تو ایکٹ ڈاک خانجات کی رو سے اس کو "حوالگی ڈاک" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے (دفعہ ۱۹۔ پوسٹل گائڈ)

بیمے، وی پی اور چنگی کی چیزوں کی حوالگی دو سو پچاس روپے سے زائد کے بیمے اور پچیس روپے سے زائد کے وی پی (اشیاء قیمت طلب) صرف ڈاک خانہ میں مکتوب الیہ کو حوالہ کئے جاتے ہیں۔ ایسے ہی وہ چیزیں بھی جن پر پچاس روپے سے زیادہ محصول چنگی واجب الادا ہوتا ہے، عموماً ڈاکخانہ ہی میں حوالہ کی جاتی ہیں۔ (دفعہ ۲۰۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاکیوں کے فرائض ڈاکیوں کو حکم ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز جس پر کوئی رقم واجب الادا ہو، بغیر کل رقم وصول کئے ہوئے مکتوب الیہ کو نہ دیں۔ ایسے ہی ان کو یہ بھی حکم ہے کہ جن چیزوں کی مکتوب الیہ سے رسید لینی ہے وہ بغیر رسید پر دستخط کرائے ہوئے مکتوب الیہ کے حوالہ نہ کریں۔ (دفعہ ۲۱۔ پوسٹل گائڈ)

لینے سے انکار مرسل الیہ اگر کسی چیز کو بغیر کھولے ہوئے فوراً ڈاکیہ کو واپس کردیگا تو وہ شئے مذکور کی بابت کسی واجب الادا رقم کی ادائگی کا ذمہ دار نہ ہوگا لیکن ایسی صورت میں اسکو شئے مذکور کے لفافہ پر لکھنا پڑیگا کہ "لینے سے انکار ہے" (دفعہ ۲۲۔ پوسٹل گائڈ)

چیزوں کا وصول کر لینا
اگر کوئی شخص کوئی ایسی چیز جس پر ڈاک خانہ کا کوئی مطالبہ واجب ہے، ڈاکیہ سے وصول کریگا تو اس پر رقم واجب کا ادا کرنا لازم ہو جائے گا۔ اگر واجب الادا مطالبہ سے زائد اس سے کچھ وصول کر لیا گیا ہو تو وہ بعد میں اس کی شکایت تقسیم کرنے والے ڈاک خانہ کے پوسٹ ماسٹر سے کر سکتا ہے۔ (دفعہ ۲۳۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاکخانہ اپنا مطالبہ کن طریقوں سے وصول کرسکتا ہے
اگر کوئی شخص جس کے ذمہ ڈاک خانہ کا کوئی مطالبہ واجب ہے مطالبہ مذکور کی ادائگی سے انکار کریگا تو اس سے مطالبہ مذکور اسی طریقہ سے وصول کیا جائے گا جس طریقہ سے ایکٹ ڈاک خانہ جات کے ماتحت جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ڈاک خانہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ جبتک مطالبہ واجب وصول نہ ہو وہ شخص مذکور کی ڈاک کو روک لے۔ (دفعہ ۲۴۔ پوسٹل گائڈ)

ڈاکخانہ سے براہ راست ڈاک منگانیکے طریقے

ڈاک کی براہ راست تقسیم
(۱) کلکتہ، بمبئی، مدراس اور ان شہروں کے علاوہ جہاں پوسٹ بکس دینے کا طریقہ جاری ہے اور سب مقامات میں کسی شخص کی طرف سے اس مضمون کی تحریری درخواست جانے پر کہ اس کی ڈاک ڈاکیوں کو نہ دی جائے بلکہ ڈاک خانہ میں محفوظ رکھی جائے تاکہ وہ خود آکر یا اپنا آدمی بھیجکر براہ راست ڈاک مذکور منگا لیا کرے۔ ڈاک خانہ بلا کسی معاوضہ کے شخص مذکور کی ہدایت پر عمل کریگا اور کاروباری اوقات کے اندر شخص مذکور کی ڈاک خود اس شخص کو یا اس کے کسی فرستادہ کو دیدی جایا کریگی۔ لیکن یہ ڈاک کسی تھیلے وغیرہ میں بند کر کے نہیں بلکہ کھلی ہوئی دی جائیگی۔

(۲) ڈاک خانہ سے براہ راست ڈاک منگوانے والے اگر اپنے خرچ سے ایسے تھیلے خریدیں گے جن کی دو کنجیاں ہوں، ایک ڈاک خانہ میں رہے اور ایک ڈاک منگانیوالے کے پاس، تو اہلکاران ڈاک خانہ ان تھیلوں میں تمام ڈاک جو پیشگی ادا شدہ ہو اور
۵۰ رجسٹری شدہ نہ ہو، مقفل کر کے ڈاک منگانے والے کے فرستادہ کو دیدیا کریں گے۔ ڈاک روانہ کرنے کے لئے بھی انہی تھیلوں سے کام لیا جا سکتا ہے لیکن بند تھیلوں کے ذریعے سے براہ راست ڈاک منگوانے اور ڈاک روانہ کرنے کا انتظام صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ اس مہینے سے جس میں تھیلہ لیا جائے آئندہ مارچ تک (دونوں مہینوں کو شامل کر کے) ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے فیس پیشگی ادا کر دی جائے مثلاً اگر اپریل میں تھیلہ لیا جائے تو بارہ روپے اور دسمبر میں لیا جائے تو چار روپے فیس ادا کرنی ہوگی۔ ۳۱۔ مارچ کے بعد بارہ روپے پیشگی ادا کرنے پر پھر ٹکٹ کی تجدید کرائی جا سکتی ہے۔ ان فیسوں کی کسی صورت میں واپسی نہیں ہوگی۔ (دفعہ ۲۸۔ پوسٹل گائڈ)

مخصوص نمبر کے پوسٹ بکس اور تھیلے
(۱) کلکتہ، بمبئی، مدراس، دہلی اور ان تمام بڑے شہروں میں جہاں پوسٹ بکس کا طریقہ جاری ہے، براہ راست ڈاک منگانے کے لئے پوسٹ بکس کرایہ پر لئے جا سکتے ہیں۔ ان بکسوں میں تمام پیشگی ادا شدہ اور غیر رجسٹری شدہ خطوط و پیکٹ وغیرہ جو پوسٹ بکس کے کرایہ دار کے نام وصول ہوتے ہیں، جمع ہوتے رہتے ہیں اور کرایہ دار خود ڈاک خانہ آکر یا اپنا آدمی بھیجکر ڈاک خانہ کے کاروباری اوقات کے اندر جس وقت اس کو آسانی ہو، پوسٹ بکس میں سے اپنی ڈاک نکال سکتا ہے۔ ہر پوسٹ بکس کا ایک مخصوص نمبر ہوتا ہے جس کو پوسٹ بکس کا کرایہ دار اپنے پتہ میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ پوسٹ بکس کی ایک کنجی کرایہ دار کے پاس اور ایک ڈاک خانہ میں رہتی ہے۔ پوسٹ بکس کا کرایہ سال بھر کے لئے پیشگی پندرہ روپیہ لیا جاتا ہے اور سال سے کم کے لئے پانچ روپیہ سہ ماہی کے حساب سے۔ پوسٹ بکس کے قفل اور کنجیوں کی قیمت بھی کرایہ دار ہی سے وصول کی جاتی ہے لیکن پوسٹ بکس چھوڑنے پر اگر قفل اور کنجیاں اچھی حالت میں ڈاک خانہ کو واپس کر دی جائیں تو ان کی قیمت واپس مل جاتی ہے

(۲) پوسٹ بکس کے بجائے یا پوسٹ بکس کے ساتھ مخصوص نمبر کا ایک پرائیویٹ تھیلہ بھی ڈاک خانہ سے براہ راست ڈاک منگانے اور بھیجنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پوسٹ بکس کی طرح اس تھیلہ کا بھی خاص نمبر ہوتا ہے اور ڈاک منگانے والے کو یہ تھیلہ مع ایک قفل اور دو کنجیوں کے خود خرید کر دینا پڑتا ہے۔ مخصوص نمبر کے اس تھیلہ کا کرایہ سال بھر کیلئے چوبیس روپے اور سال بھر سے کم کے لئے آٹھ روپے سہ ماہی کے حساب سے لیا جاتا ہے۔ (دفعہ ۲۸۔ الف۔ پوسٹل گائڈ)

ایسے مقامات پر ڈاک کی تقسیم جہاں ڈاکیئے روزانہ نہیں جاتے

(۱) جو شخص کسی ایسی جگہ رہتا ہو جہاں ڈاکیئے روزانہ نہیں جاتے وہ اپنی اور اپنے عزیزوں کی تمام غیر رجسٹری شدہ ڈاک اپنا آدمی روزانہ باقاعدہ ڈاک خانہ بھیجکر منگا سکتا ہے۔ بشرطیکہ شخص مذکور کا فرستادہ بیرنگ اشیاء کا محصول ادا کردے یا بیرنگ اشیاء کے محصول کی ادائگی کے لیئے ایک مناسب رقم ڈاک خانہ میں پیشگی جمع کرادی جائے۔ اس صورت میں ڈاک خانہ شخص مذکور کا حساب کھول دیگا اور اس حساب کا تصفیہ معین وقفوں کے بعد باقاعدہ ہوا کرے گا۔

(۲) ڈاک منگانے والے کے فرستادہ کو رجسٹریاں، بیمے اور منی آرڈر کی رقومات بھی دی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ڈاک منگانے والا ایک تحریر اس مضمون کی اپنی دستخطی ڈاک خانہ کو بھیجدے :-

"میں ڈاک خانہ ...... کے پوسٹ ماسٹر صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ میرے فرستادہ مسمیٰ ... کو تمام رجسٹریاں بیمے، پارسل اور منی آرڈروں کی رقومات حوالہ کردیا کریں جو میرے یا میرے عزیزوں کے نام موصول ہوں اور فرستادہ مذکور سے رسید حاصل کرکے اس کو اشیاء ورقومات مندرجہ بالا حوالہ کردینے کی صورت میں ڈاک خانہ کو اشیاء ورقومات حوالہ کردہ کی نسبت تمام ذمہ داریوں سے بری الذمہ کرتا ہوں"

لیکن قیمت طلب (وی پی) اشیاء کسی شخص کے فرستادہ کو بغیر رقم واجب الادا پیشگی وصول ہوئے نہیں دی جائیں گی۔

(۳) اگر ڈاک منگانے والا اپنے فرستادہ کو اپنی طرف سے دستخط کرنے کی اجازت نہ دے تو رجسٹریوں اور بیموں کی رسیدات اور منی آرڈروں کی کوپنیں فرستادہ کو بہ اخذ رسید دیدی جائیں گی تاکہ وہ انہیں مکتوب الیہ کو پہنچادے اور جب رسیدوں اور کوپنوں وغیرہ کو مکتوب الیہ دستخط کرکے واپس کردے گا تو اشیاء اور رقومات متعلقہ فرستادہ کے حوالہ کردی جائیں گی۔

(۴) یہ ضروری نہیں ہے کہ پوسٹ ماسٹر کے نام جو اجازت نامہ بھیجا جائے اس میں سب ہی چیزوں کے فرستادہ کو حوالہ کرنے کا اختیار دیا جائے بلکہ صرف غیر بیمہ شدہ رجسٹریوں کی نسبت بھی یہ اختیار دیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں بیموں اور منی آرڈروں کے متعلق وہی عمل کیا جائے گا جس کا اوپر ذکر ہوا۔

۵۱

(۵) ڈاک منگانے والے کی خواہش پر اور اسی کے خرچ سے ڈاک خانہ اس کو ایک تھیلا بھی مہیا کردیگا جس کے ساتھ ایک قفل اور دو کنجیاں ہوں گی۔ اس تھیلے میں بپابندی شرائط مذکورہ بالا تمام ڈاک بشمول رقم نقد، رسیدات و اطلاعنامجات وغیرہ احتیاط سے رکھدیئے جائیں گے اور ان کے ساتھ ان کی ایک فہرست بھی ہوگی۔ تھیلے کی ایک کنجی پوسٹ ماسٹر کے پاس رہیگی اور ایک مکتوب الیہ کے پاس۔ یہی تھیلہ ڈاک کے ڈاک خانہ بھیجنے کے لیئے بھی کام میں لایا جاسکتا ہے لیکن کسی حالت میں کوئی رقم نقد اس تھیلہ میں بند کرکے ڈاک خانہ نہیں بھیجی جائے گی۔ اس تھیلہ کے ذریعہ سے ڈاک منگانے اور ڈاک روانہ کرنے کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ (دفعہ ۲۹ و ۳۰۔ پوسٹل گائڈ)

مسافروں کیلئے سہولتیں

ڈاکخانہ کی معرفت ڈاک منگوانا

(۱) صرف مسافروں اور اجنبی لوگوں کے لیئے یہ سہولت رکھی گئی ہے کہ وہ کسی ڈاک خانہ کی معرفت اپنی ڈاک منگوائیں اور جب وہ اس ڈاک خانہ کے مقام پر پہنچیں تو ڈاک خانہ سے اپنی ڈاک لے لیں۔ ایسی ڈاک پر علاوہ مکتوب الیہ کے مفصل نام وغیرہ کے "معرفت ڈاک خانہ ......" لکھا ہونا چاہیئے اور اگر ضرورت ہو تو یہ الفاظ بھی کہ "جب تک مکتوب الیہ نہ پہنچے ڈاک امانت رہے"۔

(۲) "ڈاک خانہ کی معرفت" وصول ہونے والی ڈاک، علاوہ قیمت طلب اشیاء کے، مندرجہ ذیل شہروں میں تاریخ وصول سے تین مہینہ تک امانت رہ سکتی ہے۔

بمبئی، کلکتہ، مدراس، کراچی، رنگون، چاٹگام۔ اور دوسرے مقامات پر صرف ایک مہینہ تک۔

(۳) قیمت طلب اشیاء یعنی وی۔ پی۔ صرف سات دن تک امانت رہ سکتا ہے۔ (پوسٹل گائڈ دفعات ۳۵ و ۳۶ و ۳۷)

شناخت کے ٹکٹ

(۱) جن لوگوں کو اکثر دوروں پر جانے اور سفر میں رہنے کا اتفاق ہوتا ہے ان کی آسانی کے لیئے

ڈاک خانہ نے "شناخت کے ٹکٹوں" کا طریقہ جاری کیا ہے تاکہ ان کو سافرت اور پردیس میں شناخت کے گواہ پیش کرنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ یہ کارڈ یا ٹکٹ ہر بڑے ڈاک خانہ سے ایسے تمام پڑھے لکھے لوگوں کو مل سکتے ہیں جو اپنے مقام سکونت میں کافی معروف ہوں یا جن کو مقام مذکور کے ایسے ذی حیثیت مستقل باشندے جانتے ہوں جن سے پوسٹ ماسٹر بھی واقف ہو۔

(۲) ایک کارڈ کی فیس جس میں کارڈ حاصل کرنے والے کا پورا حال اور اس کے دستخط اور اس کا فوٹو ہوتا ہے، ایک روپیہ لی جاتی ہے اور یہ کارڈ تاریخ حصول سے تین سال تک کارآمد رہتا ہے۔ تین سال کے بعد کارڈ کی تجدید کرانی پڑتی ہے۔ شناخت کے کارڈ پر جو فوٹو یعنی عکسی تصویر چسپاں کرنی پڑتی ہے، وہ کارڈ حاصل کرنے والے کو خود فراہم کرنی پڑتی ہے۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۱۳۱۔ الف)

غیر تقسیم شدہ اشیاء

ڈاکخانہ میں روکنے کی میعاد جن اشیاء کے متعلق یہ امید ہوتی ہے کہ شاید ان کے مکتوب الیہ کا پتہ چل جائے، ان کو سات دن تک ڈاک خانہ میں رکھا جاتا ہے، اور جو اشیاء کسی طرح مکتوب الیہ کو تقسیم نہیں کی جا سکتیں اور ان کے لفافوں پر بھیجنے والے کا نام اور پتہ واضح طور پر لکھا ہوتا ہے، ان کو فوراً مکتوب الیہ کو واپس کر دیا جاتا ہے اور جن پر بھیجنے والے کا نام نہیں ہوتا ان کو فوراً یا بشرط ضرورت سات دن انتظار کر کے لاپتہ خطوط کے دفتر میں بھیجدیا جاتا ہے

لاپتہ خطوط کے دفتر میں لاپتہ خطوط کے دفتر میں مکتوب الیہ کا پتہ نکالنے کی مزید کوشش کی جاتی ہے اور جب کچھ پتہ نہیں چلتا تو شئے مرسلہ کو کھول کر فرستندہ کا پتہ معلوم کیا جاتا ہے اور پھر شئے مذکور فرستندہ کو واپس کر دی جاتی ہے اور جب فرستندہ کا بھی کچھ پتہ نہیں چلتا تو کچھ روز انتظار کر کے ان کو لاپتہ قرار دیدیا جاتا ہے۔ (پوسٹل گائڈ۔ دفعہ ۳۳ و ۳۴)

۵۲

دوسرا باب - ملکی خطوط و پارسل وغیرہ

ملکی ڈاک کی تعریف

ملکی ڈاک سے وہ ڈاک مراد ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا کے خرچ سے چلنے والے ڈاکخانوں کے ذریعہ سے خشکی یا سمندر میں آتی جاتی ہے خواہ وہ ڈاکخانے ہندوستان میں ہوں یا ہندوستان سے باہر (پوسٹل گائڈ دفعہ ۴۴)

اشیاء ڈاک کی تعریف

ملک کی اندرونی ڈاک میں "اشیاء ڈاک" سے حسب ذیل چھ قسم کی چیزیں مراد ہوتی ہیں جن کے محصول کی شرح میں جداگانہ ہیں :-

لفافے - پوسٹ کارڈ - کتابوں اور نمونوں کے پیکٹ - رجسٹری شدہ اخبارات - پارسل - نابیناؤں کے پڑھنے کی مطبوعات - (پوسٹل گائڈ دفعہ ۴۹)

لفافے یعنی بند خطوط

محصول

بند خطوط پر محصول حسب ذیل شرح سے لیا جاتا ہے :-

۶ ماشہ تک ۱ر - ۶ ماشہ سے ڈھائی تولہ تک ۲ر ڈھائی تولہ سے زائد ہر مزید ڈھائی تولہ یا اس کے جزو پر ۱ر یعنی ۵ پیسے

بیرنگ لفافے

(۱) جن بند خطوط پر محصول پیشگی نہیں دیا جائیگا یا واجب الادا سے کم ادا کیا جائیگا ان پر غیر اداشدہ محصول سے دوچند محصول لیا جائیگا۔

(۲) بیرنگ خطوط اچھی طرح بند کرکے بھیجنے چاہئیں تاکہ ان کا مضمون مکتوب الیہ کو معلوم نہ ہوسکے ورنہ ان کو تلف کردیا جائیگا۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۵۰ و ۵۱)

پوسٹ کارڈ

غیر سرکاری پوسٹ کارڈ

ڈاکخانہ سے جو ٹکٹ دار اکہرے اور جوابی کارڈ ملتے ہیں انکے علاوہ خانہ ساز اکہرے اور جوابی پوسٹ کارڈ بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ ان کا محصول پیشگی ادا کردیا جائے اور ناپ میں وہ ساڑھے پانچ انچ لمبے اور ساڑھے تین انچ چوڑے سے زیادہ اور پونے چار انچ لمبے اور پونے تین انچ چوڑے سے کم نہ ہوں اور ان کا کاغذ بھی سرکاری کارڈوں کے کاغذوں سے زیادہ پتلا اور لچکدار نہ ہو۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۵۲)

خاص قواعد

(۱) غیر سرکاری جوابی کارڈوں پر پتہ کی جانب لفظ پوسٹ کارڈ کا لکھا ہونا ضروری ہے لیکن اکہرے غیر سرکاری کارڈوں کیلئے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور غیر سرکاری جوابی پوسٹ کارڈوں کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جو کارڈ جواب کیلئے مخصوص ہو اس پر لفظ پوسٹ کارڈ کے علاوہ لفظ "جواب" بھی لکھا ہونا چاہئے۔

(۲) سرکاری کارڈوں کی طرح غیر سرکاری کارڈوں میں بھی پتہ کی جانب کارڈ کی دائیں طرف کا نصف حصہ پتہ ٹکٹ یا ہدایات متعلقہ ڈاکخانہ کیلئے مخصوص رہنا چاہئے یعنی دائیں طرف کے نصف حصہ میں مکتوب الیہ کیلئے کوئی مضمون وغیرہ نہ لکھنا چاہئے۔ البتہ بائیں طرف کا نصف حصہ مضمون وغیرہ لکھنے کیلئے کام میں لایا جاسکتا ہے۔

(۳) پوسٹ کارڈ کیساتھ سوائے حسب ذیل اشیاء کے اور کوئی چیز نہیں لگائی جاسکتی :-

(الف) ٹکٹ ڈاک۔

(ب) مکتوب الیہ کے پتہ کی چٹ جو بالکل کارڈ سے چپکی ہوئی ہو اور کارڈ سے باہر نکلی ہوئی نہ ہو۔

(ج) فرستندہ کے نام اور پتہ کی چٹ جو لمبائی میں ۲ انچ اور چوڑائی میں پون انچ سے زیادہ نہ ہو اور کارڈ پر اچھی طرح چپکی ہوئی ہو اور کارڈ سے باہر نکلی ہوئی نہ ہو۔

(د) نقشے اور تصویریں وغیرہ جو بہت باریک کاغذ پر چھپے ہوئے ہوں اور جن کا ہر حصہ کارڈ پر چپکا ہوا ہو۔

ٹکٹ ہمیشہ پتہ کی طرف لگنے چاہئیں اور مکتوب الیہ کے پتہ کی چٹ بھی اسی طرف۔ باقی چیزیں دائیں طرف کے نصف حصہ میں یا مضمون کے حصہ کی طرف چسپاں کی جاسکتی ہیں۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۵۳)

خلاف ورزی قواعد کی سزا

جس پوسٹ کارڈ پر پورا محصول پیشگی نہیں ادا کیا جائے گا وہ فوراً لاپتہ خطوط کے دفتر میں بھیجکر تلف کردیا جائیگا اور اگر مندرجہ بالا شرائط میں سے اور کسی شرط کی خلاف ورزی کیجائیگی تو پوسٹ کارڈ کو ناکافی محصول ادا کیا ہوا بند خط تصور کیا جائیگا اور غیر اداشدہ محصول سے دوچند محصول وصول کیا جائیگا۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۵۴)

طبی کمپنی دہلی اپنے خریداروں کو وی پی کے بغیر دوائیں بھیج دیتی ہے تاکہ ان کو زیادہ محصول کی زیرباری نہ ہو۔

۹۳

غیر رجسٹرڈ شدہ لفافوں اور پوسٹ کارڈوں کی جلد تقسیم

محصول اور شرائط ارسال (۱) جلد تقسیم ہونے والے غیر رجسٹرڈ شدہ لفافے اور کارڈ معمولی اشیاء ڈاک کی طرح مقام مقصود کو روانہ کئے جائیں گے اور وہاں پہنچنے پر وہ قریب ترین سرکاری تارگھر میں منتقل کر دیے جائینگے تاکہ تار کی طرح جلد تقسیم کر دیے جائیں بشرطیکہ۔

(الف) ان پر معمولی محصول کے علاوہ ۲ ر زائد جلد پہنچانے کا محصول پیشگی ادا کر دیا جائے۔

(ب) جس مقام پر وہ بھیجے جائیں وہاں سے سرکاری تارگھر پانچ میل سے زائد فاصلہ پر نہ ہو۔

(ج) پتہ کی طرف "اکسپرس ڈیلیوری" کا لفظ بہت نمایاں طور پر لکھا ہو یا ان لفظوں کا چھپا ہوا لیبل لگا ہو جو ڈاکخانہ سے مفت ملتا ہے۔

(د) جن خطوں پر "اکسپرس ڈیلیوری" لکھا ہوگا اور وہ کسی ایسے مقام پر بھیجے جائیں جہاں سے سرکاری تارگھر کا فاصلہ پانچ میل سے زائد ہوگا یا
۵۳ جن کا پورا محصول بشمول محصول "تقسیم بعجلت" پیشگی ادا نہیں کیا جائے گا۔ ان کو معمولی خطوط کی طرح تقسیم کیا جائیگا۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۲۰ ب و ۵۴ الف)

کاروباری جوابی لفافے اور کارڈ

محصول اور شرائط ارسال بہ پابندی شرائط مندرجہ ذیل "کاروباری جوابی کارڈ" اور "کاروباری جوابی لفافے" جواب منگانے والوں کے نام بغیر پیشگی محصول ادا کئے ہوئے بھیجے جا سکتے ہیں جنکا محصول مکتوب الیہم سے تقسیم جوابات کے وقت نقد وصول کر لیا جائیگا۔ شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(الف) جو لوگ اس کے خواہشمند ہوں کہ وہ اپنے متوقع گاہکوں وغیرہ کے نام جوابی کارڈ یا جوابی لفافے بھیجیں تاکہ انہی کارڈوں یا لفافوں کے ذریعہ سے ان کو جواب بھیجا جائے اور جواب بھیجنے والوں کو جواب کا محصول نہ دینا پڑے۔ ان کو اس مقام کے ڈاکخانہ کے پوسٹ ماسٹر کے نام جہاں جوابات منگوائے ہوں ایک درخواست دینی چاہئے۔ اس درخواست کو پوسٹماسٹر پوسٹ ماسٹر جنرل کے پاس بھیجدیگا اور حصول اجازت کا انتظار کریگا۔

اجازت کی فیس دس روپے ہے جو درخواست دہندہ سے پیشگی وصول کیجائیگی۔ اجازت تاریخ اجراء سے صرف ایک سال کیلئے کارآمد رہے گی لیکن ہر سال دس روپے پیشگی ادا کرنے پر اس کی تجدید ہو سکیگی لیکن اگر سلسلہ جوابات کے محصول کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگی تو اجازت منسوخ کر دیجائیگی۔

(ب) کاروباری جوابی کارڈوں اور لفافوں پر وہی محصول لیا جائیگا جو معمولی کارڈوں اور لفافوں پر لیا جاتا ہے اور کارڈوں کی ناپ اور کاغذ وغیرہ ویسا ہی ہوگا جیسا کہ معمولی کارڈوں کا ہوتا ہے۔

کاروباری جوابی کارڈ اور لفافے جواب منگانے والے کو خود فراہم کرنے پڑینگے اور ان پر پتہ کی جانب (۱) اس شخص یا کاروبار کا نام چھپا ہونا چاہئے جس کو جواب وصول کرنا ہے (۲) اجازت کا نمبر بھی ہونا چاہئے۔ (۳) اس ڈاکخانہ کا نام بھی ہونا چاہئے جہاں سے اجازت ملی ہے (۴) "کاروباری جوابی کارڈ" یا "کاروباری جوابی لفافہ"، کے الفاظ بھی ہونے چاہئیں (۵) یہ عبارت بھی ہونی چاہئے "اگر ہندوستان کے اندر ڈاک میں ڈالا جائے تو ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں ہے" (۶) اور یہ عبارت بھی ہونی چاہئے: "محصول مکتوب الیہ ادا کریگا"۔

کاروباری جوابی کارڈوں اور لفافوں کی رعایت سے فائدہ اٹھانے والوں کو اس کی بھی اجازت ہے کہ وہ اپنے اشتہارات میں ایک ایسا لیبل شامل کر دیں جس میں مذکورہ بالا تمام عبارتیں چھپی ہوئی ہوں تاکہ جواب بھیجنے والے اس لیبل کو کاٹ کر کارڈ یا لفافے پر چسپاں کر کے بھیجدیں اور اس پر ٹکٹ نہ لگائیں۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۱۴۵ ب)

کتابوں کے پیکٹ

محصول کتابوں کے پیکٹوں پر محصول بشرح ذیل لیا جاتا ہے:۔
پہلے پانچ تولہ یا اس سے کم پر تین پیسے ہر مزید پانچ تولے یا اس کی کسر پر دو پیسے

بیرنگ جن پیکٹوں کا محصول پیشگی نہیں ادا کیا جاتا یا کم ادا کیا جاتا ہے ان پر غیر ادا شدہ محصول سے دوچند محصول لیا جاتا ہے۔

کتابی پیکٹ میں کیا کیا جا سکتا ہے (۱) اخبارات ہر قسم کی مطبوعات کاغذ چھپی ہوئی یا لیتھو کی کارڈ بورڈ چھپا ہوا یا سادہ بشرطیکہ ان پر بجز مندرجہ ذیل تحریروں کے اور کوئی قلمی تحریر نہ ہو۔

(الف) کتابوں اور مبارکباد کے کارڈوں کی صورت میں۔ (۱) جس شخص کو بھیجا یا پیش کیا جائے اس کا نام۔ (۲) بھیجنے والے یا مالک کا نام اور پتہ (۳) تاریخ اور (۴) ایسے پانچ الفاظ یا مخففات جن سے ہدیۃً یا تحفۃً پیش کرنے کا مطلب نکلتا ہو۔

(ب) مال وزر کے بیجکوں اور بلٹیوں اور رسیدوں پر جو مطبوعہ فارموں پر ہوں ضروری قلمی اندراجات۔

(ج) مطبوعہ اطلاعات۔ مطبوعہ گشتی خطوط اور مطبوعہ دعوت ناموں کی صورت میں۔ تاریخ اور وقت اس تقریب کا جس سے وہ تعلق رکھتے ہوں۔ مکتوب الیہ کا نام اور پتہ، فرستندہ کا نام اور کسی جلسہ کی اطلاع کی صورت میں اُس جلسے کے انعقاد کا مقصد۔

(د) چھپنے والی کاپیوں اور پروفوں اور دیگر مطبوعات میں غلطیوں کی تصحیح

(۲) تصاویر، خاکے اور نقشے خواہ ہاتھ سے بنائے ہوئے ہوں یا کسی مشین سے بشرطیکہ ان پر سوائے دستخط، تاریخ یا ایسے پانچ الفاظ کے جن میں ان کی تشریح ہو یا جن کے ذریعے سے انکو تحفۃً پیش کرنا مقصود ہو۔ اور کوئی قلمی تحریر نہ ہو۔ (۳) کاروباری، تجارتی یا قانونی کاغذات خواہ تمام و کمال ہاتھ سے لکھے ہوئے ہوں۔ مثلاً دستاویزات، حسابات، مختارنامے، بیمہ کی پالیسیاں لوٹ۔ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری کے سمن اور نوٹس اور پولیس کے روزنامچے کتابی پیکٹ کے رعایتی محصول میں نہیں جا سکتے۔

(۵) پرانی تاریخوں کے دستی لکھے ہوئے خطوط جو پہلے ڈاک میں سے گزر چکے ہوں اور اپنا اصل مقصد پورا کر چکے ہوں۔

(۶) ایسے کاغذات جو ٹائپ رائٹنگ کی شکل کے ٹائپ میں چھاپے گئے ہوں یا کسی قلمی یا ٹائپ رائٹر کے لکھے ہوئے مسودوں سے بذریعہ کسی نقل چھاپنے والی مشین یا پریس یا مصالح کے نقل کئے گئے ہوں۔ بشرطیکہ (۱) ان کو ڈاکخانہ کی کھڑکی میں لے جا کر پیش کیا جائے۔ (۲) ڈاک بابو کو مطلع کر دیا جائے کہ وہ کاغذات اس قسم کے ہیں جیسے کہ اوپر مذکور ہوئے اور (۳) ان کاغذات کی کم از کم بیس بجنسہ نقلیں بیک وقت ڈاک میں ڈالی جائیں۔

تشریح۔ لفظ تحریر میں ٹائپ رائٹنگ اور وہ تمام ذرائع تحریر شامل ہیں جو عام طور پر صرف ایک کاغذ لکھنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

(۷) ان چیزوں کے ساتھ جو مندرجہ بالا دفعات کے بموجب کتابی پیکٹ میں جا سکتی ہیں۔ ایسی چیزیں بھی بھیجی جا سکتی ہیں جن کا بھیجنا مذکورہ اشیاء کی حفاظت کیلئے ضروری ہو اور ایسی چیزیں بھی جو مذکورہ اشیاء سے ملحق یا ان کا جزو ہوتی ہیں۔ مثلاً کاغذ وغیرہ لپیٹنے کیلئے رول۔ کتابوں کی جلدیں خواہ کتاب کے ساتھ جڑی ہوئی ہوں یا علیحدہ۔ پاکٹ بکوں کیساتھ پنسلیں یا ملاقاتی کارڈوں کیساتھ کارڈ کی پنیں۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۵۷، ۵۸)

کتابی پیکٹ میں کن چیزوں کے رکھنے کی ممانعت ہے

(الف) خط یا ذاتی خط و کتابت کی قسم کی کوئی چیز نہ تو کتابی پیکٹ کے اندر رکھی جا سکتی ہے اور نہ اس پر لکھی جا سکتی ہے بجز نام کے جس کی تشریح کی جا چکی ہے

(ب) کوئی کارڈ جس پر پوسٹ کارڈ کا لفظ لکھا ہو کھلا ہوا کتابی پیکٹ کی حیثیت سے نہیں جا سکے گا۔

(ج) کسی کتابی پیکٹ میں زر کاغذی نہیں رکھا جا سکیگا۔ زر کاغذی سے یہاں غیر استعمال شدہ ڈاکخانہ کے ٹکٹ اور عدالتی اسٹامپ، کرنسی نوٹ۔ ہنڈیاں۔ چک۔ پوسٹل آرڈر، بینک نوٹ اور ادائیگی زر کے تمام حکم نامے اور اجازت نامے مراد ہیں۔ لیکن ایک ایسا ٹکٹ دار لفافہ یا ٹکٹ دار کارڈ یا ریپر کتابی پیکٹ میں رکھنے کی اجازت ہے جس پر پیکٹ بھیجنے والے کا پتہ لکھا ہوا ہو۔ (پوسٹل گائڈ دفعہ ۵۹)

کتابی پیکٹ کتنا بڑا جا سکتا ہے

(۱) کتابی پیکٹ خواہ کسی شکل کا ہو لمبائی میں ۲ فٹ، چوڑائی میں ایک فٹ اور موٹائی میں ایک فٹ سے زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر پیکٹ گول لپٹا ہوا ہو تو اسکی لمبائی زیادہ سے زیادہ تیس انچ ہو سکتی ہے بشرطیکہ ۲ فٹ سے زیادہ لمبائی ہونے کی صورت میں اسکا قطر (یعنی موٹائی) ۴ انچ سے زیادہ نہ ہو۔

(۲) مطبوعہ کاغذات جو کارڈوں کی شکل میں کھلے ہوئے بھیجے جائیں خواہ وہ مڑے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پوسٹ کارڈوں کی کم از کم ناپ سے چھوٹے اور پیکٹوں کی زیادہ سے زیادہ ناپ سے بڑے نہ ہونے چاہئیں (دفعہ ۶۰)

کتابی پیکٹ کی بندش

کتابی پیکٹ کسی لفافہ میں نہ جانا چاہئے یا اُس کا لفافہ کھلا ہونا چاہئے یا اس کو اس طریقہ سے لپیٹ کر بھیجنا چاہئے کہ اگر اس کے اندر کی چیزیں دیکھنے کی ضرورت ہو تو بغیر کسی مہر کے توڑے ہوئے یا کسی کاغذ کے پھاڑے ہوئے یا کسی چپکے ہوئے کاغذ کے چھڑائے ہوئے آسانی سے دیکھی جا سکیں۔ بغیر لفافہ کے پیکٹ کو بھی اس طریقہ سے نہ بند کرنا چاہئے کہ اس کا آسانی سے امتحان نہ ہو سکے۔ (دفعہ ۶۱)

خلاف ورزی قواعد کی سزا

اگر کسی کتابی پیکٹ میں کوئی ممنوعہ چیز دستیاب ہو گی۔ یا ناپ میں سائز مقررہ سے بڑا ہو گا یا اس کی بندش خلاف قاعدہ ہو گی تو مکتوب الیہ کو تقسیم کرتے کے وقت اس پر بند خط یا پارسل کا محصول لیا جائیگا جو بھی ان دو میں سے کم ہو گا۔ لیکن مذکورہ محصول میں سے ان ٹکٹوں کی قیمت کم کر دی جائیگی جو پیکٹ پر لگائے گئے ہوں گے۔ (دفعہ ۶۲)

نمونوں کے پیکٹ

محصول) نمونہ کے پیکٹوں کا محصول بھی وہی ہے جو کتابی پیکٹوں کا ہے۔

نمونوں کے پیکٹ میں کیا کیا جاسکتا ہے) (۱) نمونہ کے پیکٹوں میں ایسی چیزیں بھیجی جاسکتی ہیں جو واقعی تجارتی اور سوداگری کی چیزوں کا نمونہ دکھانے کی غرض سے بھیجی جائیں اور جو بازار میں اصل چیز کی قیمت پر فروخت نہ ہوسکیں۔ ان کے ساتھ ایسی چیزیں بھی رکھی جاسکتی ہیں جو کتابی پیکٹ میں جاسکتی ہیں۔ کسی نمونہ کے پیکٹ کے اوپر یا اوس کے اندر کوئی تحریر نہ ہونی چاہئے بجز فرستندہ اور مرسل الیہ کے نام اور پتہ کے یا ٹریڈ مارک کے یا نمبروں کے یا قیمتوں کے یا ایسی علامتوں کے جن سے نمونہ والی اشیاء کا وزن، مقدار یا ناپ ظاہر ہوتی ہو۔

(۲) قدرتی چیزیں۔ خشک یا محفوظ کئے ہوئے حیوانات اور پودے، نباتاتی نمونے اور اسی قسم کی دوسری چیزیں نمونوں کے پیکٹ کے محصول میں جاسکتی ہیں بشرطیکہ وہ تجارتی اغراض کیلئے نہ بھیجی جائیں اور ان کو اسی طریقہ سے بھیجا جائے جس طریقہ سے نمونوں کے پیکٹ بھیجے جاسکتے ہیں۔ (دفعہ ۶۶)

۵۰

ناپ اور وزن) نمونہ کے پیکٹ کی لمبائی ۲ فٹ سے اور چوڑائی اور اونچائی ایک ایک فٹ سے زائد نہ ہونی چاہئے اور وزن دو سو تولہ سے زائد نہ ہونا چاہئے۔ (دفعہ ۶۷)

بندش) (۱) نمونوں کا پیکٹ کھلا ہوا یا اس طریقہ سے بند کیا ہوا ہونا چاہئے کہ اس کے اندر کی چیزوں کا بآسانی امتحان کیا جاسکے۔

(۲) بیجوں، دواؤں یا اسی قسم کی دوسری چیزوں کے نمونے جو کھلے ہوئے نہیں جاسکتے ان کو بکسوں یا تھیلیوں میں بھیجا جاسکتا ہے بشرطیکہ بکس یا تھیلیوں کو اس طریقہ سے بند کیا جائے کہ ان کو آسانی سے کھولا جاسکے اگر ضرورت ہو تو ہوا بند ڈبے بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں لیکن ان پر فرستندہ کو یہ لکھکر کہ ان کے اندر کیا ہے اپنے دستخط کردینے یا اپنے کاروبار کی مہر لگانی چاہئے۔

(۳) شیشہ آلات۔ رقیق یا رقیق ہوجانے والے تیل وغیرہ۔ رنگ وغیرہ کے سفوف۔ زندہ شہد کی مکھیاں اور اسی قسم کی دوسری نازک یا نقصان رساں چیزوں کو ایسی حفاظت سے بھیجنا چاہئے کہ وہ بھی محفوظ رہیں اور انکی وجہ سے دوسری چیزوں کو بھی نقصان نہ پہنچے۔ (دفعہ ۶۸)

خلاف ورزی قواعد کی سزا) (۱) اگر نمونہ کے پیکٹ میں کوئی ایسی چیز ملیگی جو اسمیں نہ ہونی چاہئے یا پیکٹ کا وزن یا ناپ قاعدے سے زیادہ ہوگی تو حوالگی کے وقت اسپر خط یا پارسل کا محصول لیا جائیگا جو بھی ان میں سے کم ہوگا لیکن اس محصول میں ان ٹکٹوں کے دام کم کردئے جائینگے جو پیکٹ پر لگے ہونگے۔

(۲) اگر نازک یا نقصان رساں چیزوں کو حفاظت سے بند نہیں کیا جائیگا تو ایسے پیکٹ ڈاک سے روانہ نہیں کئے جائینگے۔

نابیناؤں کے لٹریچر کے پیکٹ

محصول) اخبارات اور کتابیں وغیرہ جو نابیناؤں کے استعمال کیلئے ابھرے ہوئے حروف میں چھپی ہونگی ان شرائط کے ماتحت جو پوسٹل گائڈ سے معلوم ہوسکتی ہیں حسب ذیل رعایتی محصول پر جاسکتے ہیں

اسی تولہ تک دو پیسہ میں۔ اسی تولہ سے زائد دو سو تولہ تک۔ ایک آنہ میں دو سو تولہ سے زائد تین سو تولہ تک۔ ڈیڑھ آنہ تین سو تولہ سے زائد چار سو تولے تک دو آنے

رجسٹرڈ اخبارات یعنی اخبارات جنکا نام رعایتی محصول کے رجسٹرڈ میں درج ہے

تعریف) جو اخبارات ڈاک میں "رجسٹرڈ اخبارات" کی حیثیت سے رعایتی محصول میں جاسکتے ہیں ان کی تعریف ایکٹ ڈاکخانہ جات میں حسب ذیل لکھی گئی ہے :۔

ہر شائع ہونے والی چیز جس میں تمام تر یا زیادہ تر سیاسی یا غیر سیاسی خبریں ہوں یا ایسی خبروں یا دوسرے وقتی مسائل کے متعلق مضامین ہوں بشمول یا بلا شمول اشتہارات کے "اخبار" سمجھی جائیگی بشرطیکہ

(۱) اس کی نمبروار اشاعتیں ۳۱ دن سے زیادہ کے وقفوں میں نہوں اور (۲) اس کے چندہ دینے والوں کی ایک صحیح اور واقعی فہرست موجود ہو۔ اخبار کا کوئی ضمیمہ جس پر وہی تاریخ پڑی ہو جو اخبار پر ہو اور جو اخبار کے ساتھ روانہ کیا جائے۔ اخبار کا جزو تصور کیا جائیگا۔ بشرطیکہ اس میں تمام تر یا زیادہ تر ویسے ہی مضامین ہوں جیسے کہ اخبارات میں ہونے چاہئیں اور اس کے ہر صفحہ پر اخبار کا نام اور اس کی تاریخ اشاعت چھپی ہوئی ہو۔

نوٹ۔ جس رجسٹرڈ اخبار کے ساتھ اقسام ذیل میں سے کسی قسم کا کاغذ بطور ضمیمہ شامل ہوگا اس کو کتابی پیکٹ تصور کیا جائیگا۔

(۱) اشتہار کا ورق جو کسی مشتہر کیلئے چھاپا گیا ہو اور جو اخبار کے ساتھ شائع ہونے کیلئے بھیجا گیا ہو۔

(۲) اشتہار کا ورق جس کے ساتھ آرڈر فارم بھی منسلک ہو یا کسی کمپنی وغیرہ کا پراسپکٹس جس کے ساتھ درخواست کا فارم منسلک ہو یا کسی تحریک یا

تحقیقات کا فارم۔

(۳) کوئی ایسا کاغذ جو اس کے وصول کنندہ کے نام براہ راست ذاتی تخاطب کی شکل میں تحریر کیا گیا ہو مثلاً ایک گشتی چٹھی اخبار کے ساتھ کسی ایسے شخص کو مخاطب کرکے بھیجی جائے جس کے پاس وہ اخبار پہنچے۔ (دفعہ ۷۴)

محصول اندرون ملک اور سیلون (لنکا) کی ڈاک سے بھیجے جانے والے رجسٹرڈ اخبارات کیلئے بپابندی شرائط مندرجہ ذیل محصول حسب ذیل لیا جائیگا۔

آٹھ تولہ تک۔ ایک پیسہ۔ آٹھ تولہ سے زائد بیس تولہ تک۔ دو پیسہ ہر مزید بیس تولہ یا اس کے جزو پر۔ دو پیسے

شرائط

(۱) (الف) جس حلقہ ڈاک میں اخبار شائع ہوتا ہو اُس کے پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر میں اخبار رجسٹرڈ کرالیا جائے اور جس عرصہ تک رجسٹریشن یا اسکی سب سے بعد کی تجدید نافذ الاثر رہ سکتی ہے اس کی میعاد ختم نہ ہوئی ہو۔ کسی اخبار کے رجسٹرڈ کرانے کیلئے پہلی مرتبہ جو درخواست دی جائے اس کے ساتھ ایک تو ڈسٹرکٹ یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ کا سارٹیفکٹ ہونا چاہئے کہ پریس ایکٹ کے ماتحت جن اقرار ناموں کے داخل کرنے کی ضرورت ہے وہ داخل کردیئے گئے ہیں (اور اگر اخبار کسی دیسی ریاست سے شائع ہو تو درخواست کیساتھ اسکی تائید میں پولیٹیکل افسر کی سفارشی تحریر ہونی چاہئے) اور دوسرے کم از کم پچاس چندہ دہندگان کے ناموں اور پتوں کی فہرست۔

(ب) پورا محصول پیشگی ادا کرنا چاہئے۔

(ج) اخبار کے پہلے یا آخری صفحہ پر جہاں آسانی سے ممکن ہو لفظ "رجسٹرڈ" اور اس کے بعد وہ نمبر جو پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر سے اخبار کیلئے دیا گیا ہو چھپا ہوا ہونا چاہئے۔

(د) اخبار جہاں شائع ہوتا ہو اسکے ڈاکخانہ میں اخبار کے مالک۔ منیجر یا پبلشر کو اخبار ڈاک میں ڈالنا چاہئے۔

(ر) اخبار کی ایک یا متعدد کاپیوں کے بنڈلوں کو یا تو بغیر کسی لفافہ کے بھیجنا چاہئے یا کھلے ہوئے لفافہ میں یا ایسے لفافے میں جس کے دونوں کنارے کھلے ہوئے ہوں تاکہ راستہ میں اخبار آسانی سے نکال کر دیکھا جاسکے۔

(و) اخبار شائع ہوجانے کے بعد اس کے اندر یا اُس کے لفافہ پر کوئی لفظ نہیں چھپ سکیگا اور نہ اخبار کے اندر اور نہ اس کے لفافہ پر کوئی تحریر لکھی یا نشان بنایا جاسکیگا بجز مکتوب الیہ کے نام۔ پتہ اور نمبر خریداری کے یا اخبار اور اس کے بھیجنے والے کے نام اور پتہ کے ریلوے بک سٹالوں اور ایسے ایجنٹوں کے نام جنہوں نے باضابطہ اجازت حاصل کرلی ہو جو اخباری پیکٹ جائینگے ان پر یہ ہدایت بھی لکھی جاسکتی ہے "ڈاک کی گاڑی سے براہ راست تقسیم کردئے جائیں"

(ز) سوائے باقاعدہ ضمیمہ کے جسکی تشریح اوپر کردیگئی ہے اور کوئی کاغذ کسی اخبار کے ساتھ نہیں جاسکیگا۔

(ح) رجسٹرڈ نمبر ریپر پر نہیں چھاپا جائے گا۔

(۲) یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے پہلے جو اخبار درج رجسٹرڈ ہوگا اسکی رجسٹری ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء تک قائم رہیگی اور اس کی پہلی تجدید ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء تک۔ یکم اپریل ۱۹۳۳ء کو یا اس کے بعد جو اخبار پہلی مرتبہ درج رجسٹر ہوگا اسکی رجسٹری سال آئندہ کے دسمبر کی ۳۱ تاریخ تک قائم رہیگی۔ بجز اس صورت کے جس کی تشریح دفعہ مندرجہ ذیل میں کیگئی ہے ہر پہلے رجسٹریشن کی تجدید یا اسکی تجدید کی تجدید ایک سال تک قائم رہے گی

(۳) جس وقت ڈسٹرکٹ یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ کا وہ سرٹیفکٹ جو پہلے رجسٹریشن کی درخواست کیساتھ بھیجا جاتا ہے افسران متعلقہ کی طرف سے منسوخ کردیا جائیگا اسی وقت اخبار کا نام رعایتی محصول کے رجسٹرڈ اک میں سے بھی خارج کردیا جائیگا یعنی رجسٹریشن منسوخ کردیا جائیگا۔

تشریح (۱) جس پیکٹ میں ایک ہی رجسٹرڈ اخبار کی دو یا دو سے زیادہ کاپیاں ہوں مالک و منیجر اخبار کو اختیار ہے خواہ اسکا محصول اخبار کی رعایتی شرح سے ادا کرے۔ ہر ایک اخبار کے علیحدہ علیحدہ وزن کے حساب سے۔ یا کتابی پیکٹ کے محصول کی شرح سے بشرطیکہ کتابی پیکٹ کے قواعد کی پوری پابندی کیجائے۔

۵۷

تشریح (۲)۔ اخبار کی روانگی کیلئے جو ڈاکخانہ تجویز کیا جائے وہاں اخبار کے کسی ذمہ دار شخص کو اخبار خود بھیجا کردینا چاہئے۔ ایک رجسٹرڈ اخبار کیلئے صرف ایک ہی ڈاکخانہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے ڈاکخانے سے بلا اجازت پوسٹ ماسٹر جنرل کسی اخبار کو رعایتی محصول میں نہیں بھیجیں گے۔ جو اخبارات لیٹر بکسوں میں ڈالے جائینگے وہ رعایتی محصول میں نہیں جاسکیں گے۔ (دفعہ ۷۵)

اخبار کے رجسٹرڈ کرانے کا طریقہ (۱) جہاں سے اخبار شائع کرنا ہو اس حلقہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل سے اخبار کے مالک۔ منیجر یا پبلشر کو اخبار کے رجسٹرڈ کرانے کی درخواست کا مطبوعہ فارم منگانا چاہئے اور فارم موصول ہونے پر اسکی خانہ پری کرکے واپس کردینا چاہئے اور اس کے ساتھ اخبار کی ایک کاپی بھی بھیجنی چاہئے۔ درخواست اور اخبار کی کاپی موصول ہونے پر پوسٹ ماسٹر جنرل اسکا اطمینان کریگا کہ آیا اخبار قواعد کے بموجب درج رجسٹرڈ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ درخواست منظور ہونے پر پوسٹ ماسٹر جنرل اخبار کیلئے ایک نمبر مقرر کردیگا جس کے شروع میں حلقہ ڈاک کا پہلا حرف بھی شامل ہوگا اور اس نمبر کی اطلاع اخبار کے مالک۔ منیجر یا پبلشر کو دیدی جائیگی اور اس ڈاکخانہ کو بھی جہاں سے اخبار روانہ کیا جائیگا۔

(۲) رجسٹریشن کی تجدید کیلئے ختم میعاد سے ایک مہینہ قبل پوسٹ ماسٹر جنرل کے نام تحریری درخواست بھیجنی پڑتی ہے اور تجدید رجسٹریشن کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

نوٹ:۔ رجسٹریشن کے منسوخ ہو جانے یا بروقت اسکی تجدید نہ ہونے سے اخبار رعایتی محصول میں نہیں جاسکتا اور اس پر وہی محصول دینا پڑتا ہے جو کتابی پیکٹوں کا ہے۔ (دفعہ ۷۶)

پارسل

محصول پارسلوں کیلئے پیشگی محصول ادا کرنا ضروری ہے اور محصول کی شرح حسب ذیل ہے:۔

(الف) جب پارسل کا وزن ۴۴۰ تولہ سے زیادہ نہ ہو۔

۲۰ تولہ تک ۲ر۔ ۲۱ تولہ سے ۴۰ تولہ تک ۴ر۔ ۴۰ تولہ سے زائد ہونے کی صورت میں ہر مزید ۴۰ تولہ یا اس کی کسر پر ۴ر۔

(ب) جب پارسل کا وزن ۴۴۰ تولہ سے زیادہ ہو۔

۴۴۱ تولہ سے ۸۰۰ تولہ تک ۳ روپیہ۔ ہر مزید چالیس تولہ یا اُسکے جزو پر ۸۰۰ تولہ تک ۴ر۔ ۸۰۰ تولہ سے زائد وزن کے پارسلوں کا رجسٹری کرانا بھی ضروری ہے۔ جس کی فیس ۳ر معمولی محصول کے علاوہ لیجاتی ہے (دفعہ ۷۸)

پارسل میں کیا کیا جاسکتا ہے سوائے ان چیزوں کے جنکا ڈاک سے بھیجنا ممنوع ہے ہر چیز پارسل میں جاسکتی ہے۔ پارسل میں صرف پارسل کے مرسل الیہ کے نام ایک ذاتی خط بھی رکھا جاسکتا ہے مگر ایک سے زیادہ خطوط رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ (دفعہ ۷۹)

وزن اور ناپ غیر رجسٹری شدہ پارسل ۴۴۰ تولہ سے اور رجسٹری شدہ ۸۰۰ تولہ یعنی ۱۰ سیر سے زیادہ وزن کا نہیں جاسکتا۔ پارسل اس طرح کا نہ ہونا چاہئے جو اپنی ناپ شکل پیکنگ یا کسی اور وجہ سے ڈاک میں آسانی سے نہ جاسکتا ہو یا جس سے کچھ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ (دفعہ ۸۰)

پیکنگ (۱) پارسل کا پیکنگ کافی مضبوط اور محفوظ ہونا چاہئے تاکہ اسکے اندر کی چیزوں کی بھی حفاظت رہے اور کسی اندر کی چیز کے ٹوٹ جانے سے ڈاک کی دوسری چیزوں کو نقصان نہ پہنچے۔

(۲) رقیق یا آسانی سے رقیق ہو جانے والی چیزوں کو دوہرے ظروف میں بھیجنا چاہئے اور دونوں ظرفوں کے درمیان کچھ جگہ خالی رہنی چاہئے جس کو لکڑی کے برادے، بھوسی یا اسی قسم کی کوئی دوسری جذب کرنیوالی چیز سے بھر دینا چاہئے تاکہ وہ اندر کا ظرف ٹوٹنے پر رقیق چیز کو جذب کر سکے اور باہر نہ بہنے دے۔

(۳) زندہ شہد کی مکھیوں کو اس طریقہ سے بند کرکے بھیجنا چاہئے کہ اُن سے ڈاکخانہ کی دوسری چیزوں اور کارکنوں کو نقصان نہ پہنچے۔

(۴) نہایت تیز یا بدبو رکھنے والی چیزوں، سلولائڈ کی بنی ہوئی اشیاء، متعدی بیماریوں کے کیڑوں اور دوسری قابل حفاظت اور خطرناک چیزوں کے پیکنگ کیلئے پوسٹل گائڈ کے قواعد ۱۰۵ تا ۱۰۹ پڑھنے چاہئیں۔

محصول پیشگی ادا کرنیکا طریقہ کارکنان ڈاک خانہ کو پارسلوں پر ٹکٹ لگانے کی سخت ممانعت ہے لہٰذا مرسندہ کو خود ہی پارسل پر ٹکٹ لگا دینے چاہئیں اور اگر پارسل کے اوپر کسی وجہ سے ٹکٹ وغیرہ نہ لگ سکیں تو پارسلوں کا جو سرکاری لیبل ڈاکخانوں سے مفت ملتا ہے اس پر ٹکٹ لگانے چاہئیں اور لیبل پارسل پر چپکا دینا چاہئے۔ (دفعہ ۸۶)

ڈاک میں روانہ کرنیکا طریقہ (۱) جو پارسل ڈاک سے بھیجا جائے اس کو ڈاکخانہ ہی کی کھڑکی میں دینا چاہئے۔ لیٹر بکسوں میں جو پارسل دستیاب ہوگا اس پر رجسٹری شدہ پارسل کا محصول لیا جائیگا۔

(۲) جس پارسل کا پیکنگ قواعد کے خلاف ہوگا وہ روانگی سے روک دیا جائے گا۔ (دفعہ ۸۷)

بعض حالتوں کیلئے خاص شرائط عدن۔ بحرین۔ مسقط اور گوادر کو جانے والے اور وہاں سے آنے والے پارسلوں کے ساتھ (غیر ملکی پارسلوں کی طرح) "ایک کسٹم ڈکلیریشن" یعنی چنگی کا اقرارنامہ بھی بھیجنا پڑتا ہے لیکن اس اقرارنامہ میں مالیت سکہ رائج الہند میں درج کی جاتی ہے۔ اور کچھ اور کاٹھیاواڑ سے جسقدر پارسل علاوہ ان مقامات کے جو کچھ اور کاٹھیاواڑ ہی میں ہیں دوسرے مقامات کو بھیجے جائیں تو ان کے ساتھ بھی چنگی کا اقرارنامہ بھیجنا پڑتا ہے۔

اشیاء ممنوعہ

عام ممنوعات اشیاء مندرجہ ذیل کا ملکی ڈاک سے بھیجنا ممنوع ہے۔ (۱) کوئی ایسی چیز جو کسی قانون مجریہ وقت کی رو سے نہیں بھیجی جاسکتی۔ (۲) فحش مطبوعات اور تصاویر وغیرہ۔

(۳) کوئی ایسا کاغذ جس میں شرمناک فحش یا دھمکانے والے الفاظ یا علامات ہوں (۴) کوئی بھک سے اڑجانیوالی یا سخت خطرناک چیز (۵) کوئی تیز ہتھیار جس کی پورے طور سے حفاظت نہ کی گئی ہو (۶) کوئی زندہ چیز یا ایسی چیز جس سے دیگر اشیاء ڈاک یا کارکنان ڈاکخانہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ (بجز ان مستثنیات کے جن کی تشریح پوسٹل گائڈ میں کردی گئی ہے) (۷) لاٹری کے اشتہارات یا گشتی خطوط۔ (۸) اخبارات جو پریس ایکٹ کے خلاف شائع کئے گئے ہوں (۹) سات روپے سے زیادہ مالیت کا سونا یا سونے کے سکے۔ (مفصل معلومات کیلئے دیکھو پوسٹل گائڈ کی دفعات ۹۷ تا ۱۰۰)

دوبارہ روانگی

شرائط ڈاک کی ہر چیز سوائے پارسل کے مکتوب الیہ کے اس مقام پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے جہاں وہ بھیجی گئی ہے کسی دوسرے مقام پر جہاں مکتوب الیہ ہو بغیر کسی فیس کے دوبارہ بھیجی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس کو بغیر کھولے ہوئے ڈاکیہ کو واپس دیدیا جائے یا ڈاک میں ڈالدیا جائے۔ جو چیز یا جس چیز کا نوٹس ایک مرتبہ مکتوب الیہ کو پیش کردیا جائیگا وہ دوبارہ مکتوب الیہ کے کسی اور پتہ پر نہیں بھیجی جائیگی۔

پارسلوں کی دوبارہ روانگی کی فیس ایسے تمام پارسلوں پر جو کسی ملکی ڈاکخانہ کو دوبارہ بھیجے جائینگے بجز اس پارسل کے جس کے مکتوب الیہ کا اصلی اور تبدیل شدہ پتہ دونوں ایک ہی ڈاکخانہ یا ایک ہی شہر کے حلقہ تقسیم کی حدود میں ہوں۔ ہر دوبارہ روانگی پر پیشگی ادا ہونیوالے محصول سے نصف محصول لیا جائیگا۔ لیکن ایسی دوبارہ روانگی بغیر مکتوب الیہ یا اس کے مختار مجاز کی تحریری اجازت کے نہیں ہو گی۔

نوٹ کوئی دوبارہ روانہ کیا ہوا پارسل جو انکاری یا لاپتہ ہو کر واپس آئیگا اس کی دوبارہ روانگی کی فیس فرستندہ سے نہیں وصول کیجائیگی (دیکھو دفعہ ۱۰۱ تا ۱۰۴)

تبدیل پتہ کی اطلاع جن لوگوں کو اپنا پتہ تبدیل کرانا مقصود ہو ان کو اس ڈاکخانہ میں بھی تبدیل پتہ کی اطلاع کرنی چاہئے جہاں سے وہ جارہے ہوں اور اس ڈاکخانہ کو بھی جہاں انہیں جانا ہو۔ اور اطلاع میں یہ بھی لکھنا چاہئے کہ تبدیل پتہ عارضی ہوگا یا مستقل اور عارضی ہوگا تو کتنے عرصہ کیلئے تین مہینے سے زائد کیلئے اگر پتہ تبدیل کرانا ہو تو اس کیلئے ہر تین مہینہ کے بعد نئی اطلاع بھیجنی چاہئے

(دیکھو دفعہ ۱۰۵ و ۱۰۶)

رجسٹری

ڈاکخانہ کی ذمہ داری کسی رجسٹری شدہ چیز کے گم ہوجانے یا اس کے مشمولات میں سے کسی کو نقصان پہنچ جانے کی وجہ سے کوئی قانونی ذمہ داری ڈاکخانہ پر عائد نہیں ہوتی لیکن پوسٹ ماسٹر جنرل محض ازراہ مہربانی۔ رجسٹری کے فرستندہ کو یا اسکی درخواست پر مکتوب الیہ کو زیادہ سے زیادہ مبلغ پچیس روپے تلافی نقصان کیلئے دیسکتا ہے بپابندی شرائط ذیل :۔

(۱) رجسٹری کی گمشدگی کی صورت میں تاریخ روانگی رجسٹری سے تین ماہ کے اندر اور مشمولات رجسٹری کو نقصان پہنچنے کی صورت میں تاریخ تقسیم رجسٹری سے ایک ماہ کے اندر معاوضہ کی درخواست پیش کردیجائے

(۲) معاوضہ کی رقم اس نقصان کی رقم سے زیادہ نہیں ہوگی جو درحقیقت پہنچے گا اور جس کو ثابت کرنا پڑیگا۔

(۳) اگر رجسٹری کو نقصان خود فرستندہ کی کسی غفلت و لاپرواہی کی وجہ سے پہنچے گا یا رجسٹری میں کوئی ایسی چیز بھیجی جائیگی جس کے ملکی ڈاک سے بھیجنے یا غیر بیمہ شدہ بھیجنے کی اجازت نہیں ہے یا جو رقیق اور جلد ضائع ہوجانیوالی ہے تو ایسی صورتوں میں کوئی معاوضہ نہیں دیا جائیگا۔

دیکھو دفعات ۱۰۷ و ۱۱۶

کن چیزوں کی رجسٹری لازمی ہے حسب ذیل چیزوں کی رجسٹری لازمی ہے

(۱) ۴۰ تولہ سے زائد وزن کا پارسل (۲) کوئی بیمہ شدہ چیز (۳) قیمت طلب چیز (وی۔ پی) (۴) پارسل جو کسی ایسی جگہ بھیجا جائے جہاں اس کے ساتھ چنگی کا اقرارنامہ بھی بھیجنا ضروری ہو (۵) کوئی ایسی چیز جسمیں ڈاکخانہ کے ٹکٹ یا دوسرے سٹامپ یا چک یا ہنڈی یا نوٹ وغیرہ ہوں اور وہ اس طریقہ سے بند کئے گئے ہوں کہ اہلکاران ڈاکخانہ کو ان کی موجودگی کا پتہ چل سکے۔ (۶) کوئی ایسی چیز لفظ ارجسٹرڈ، یا اسی مفہوم کا کوئی اور لفظ لکھا یا چھپا ہوا ہو۔ (دفعہ ۱۲۷)

محصول اور فیس (۱) ڈاک کی ہر چیز کیلئے رجسٹری کی فیس۔ علاوہ معمولی محصول کے تین آنے لی جاتی ہے۔ رجسٹری شدہ اشیاء کیلئے نہ صرف فیس رجسٹری کا بلکہ محصول کا بھی پیشگی ادا کرنا لازمی ہے۔

(۲) جن چیزوں کا رجسٹری کرانا لازمی ہے اگر ان کی رجسٹری کی فیس پیشگی نہیں ادا کی گئی ہوگی تو ان کی حوالگی کے وقت مکتوب الیہ سے دگنی فیس وصول کی جائے گی۔ (دفعہ ۱۰۹ ۱۱۰ و ۱۱۷)

رجسٹری کرانے کا طریقہ جس چیز کی رجسٹری کرانی مقصود ہو اسکو ڈاکخانہ کی کھڑکی میں پیش کرنا چاہیئے کسی ایسی چیز کی رجسٹری نہیں کیجائیگی جسکے پتہ کی طرف تحریر یا مہروں کی زیادتی یا کسی اور وجہ سے ڈاکخانہ کے سرکاری لیبلوں کا لگانا ناممکن ہو۔

بہتر یہ ہے کہ تمام اشیاء ڈاک اور خصوصاً رجسٹریوں پر فرسندہ بھی اپنا نام اور پتہ بائیں گوشہ میں تحریر کر دیا کریں تاکہ مکتوب الیہم کو حوالہ نہ کئے جانے کی صورت میں ان چیزوں کو بغیر کھولے ہوئے فرسندہ کو واپس کر دیا جائے۔

(دفعہ ۱۱۱)

ڈاکخانہ کی رسید جو چیز ڈاکخانہ میں رجسٹری کے معینہ اوقات کے اندر رجسٹری کیلئے پیش کی جائیگی اس کی ایک رسید ڈاکخانہ پیش کرنے والے کو دیگا۔ (دفعہ ۱۱۲)

رجسٹری شدہ اشیاء کی تقسیم مکتوب الیہ کو کوئی رجسٹری شدہ چیز اسوقت تک حوالہ نہیں کیجائیگی جبتک کہ وہ یا اسکا مختار مجاز رجسٹری کی رسید پر دستخط کر کے ڈاکیہ کو واپس نہیں کر دیگا۔ (دفعہ ۱۱۳)

خاص سیل اگر کسی رجسٹری شدہ چیز کا بھیجنے والا شئی مذکور کے روانہ کرنے کے وقت علاوہ معمولی فیس رجسٹری کے ایک آنہ زائد ادا کریگا تو شئی مذکور کی حوالگی کے وقت مکتوب الیہ سے ایک رسید کے فارم پر دستخط کرا کر وہ رسید کا فارم فرسندہ کو بھیجدیا جائیگا۔ اور اگر مکتوب الیہ فارم مذکور پر دستخط کرنے سے انکار کریگا تو فارم مذکور کے ساتھ ڈاکخانہ کیطرف سے یہ بیان تحریری بھیجدیا جائیگا کہ مکتوب الیہ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ ۶۰ ۸

نوٹ۔ رسید کے فارم ڈاکخانہ سے مفت مل سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ فرسندہ خود ہی ان کی خانہ پری کر کے رجسٹری ہونے والی چیز کے ساتھ ڈاکخانہ میں پیش کرے۔ (دفعہ ۱۱۴)

رسیدات کی مصدقہ نقلیں کسی رجسٹری شدہ چیز کے بھیجنے والے کو تین آنے کی خاص فیس ادا کرنے پر مکتوب الیہ کی دستخطی اصلی رسید کی ایک مصدقہ نقل ڈاکخانہ سے ملسکتی ہے بشرطیکہ نقل کی درخواست مکتوب الیہ کے اصلی رسید پر دستخط کرنے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر بھیجدی جائے۔ (دفعہ ۱۱۵)

بیمہ

کن کن چیزوں کا بیمہ ہو سکتا ہے رجسٹری شدہ خطوط رجسٹری شدہ پارسل

اور رجسٹری شدہ قیمت طلب پارسل چھ سو روپے تک کی مالیت کے ان شاخہائے ڈاکخانہ میں اور تین ہزار روپے تک کی مالیت کے اُن ڈاکخانوں میں بیمہ کئے جاسکتے ہیں جن کو ان کے بیمہ کرنے کا اختیار ہے بشرطیکہ (۱) جن ڈاکخانوں کے نام بیمے بھیجے جائیں ان کو بھی بیموں کے تقسیم کرنے کا اختیار ہو (۲) بیمہ کی قرار دادہ مالیت کسی حالت میں ان چیزوں کی واقعی مالیت سے زیادہ نہ ہو جنکا بیمہ کرایا گیا ہے۔ رہوپے کے سکوں اور سونے کا بیمہ انکی بالکل صحیح قیمت کے مطابق کرایا جائے۔ اس قاعدہ کے ماتحت قیمتی کاغذات جیسے قانونی دستاویزات۔ اور ضمانت نامے وغیرہ واقعی مالیت رکھنے والی چیزوں کی تعریف میں آسکتے ہیں۔

(دفعہ ۱۱۸)

بیمہ کی فیس معمولی محصول اور رجسٹری کی فیس کے علاوہ بیمہ کیلئے مندرجہ ذیل مزید فیس لی جاتی ہے:۔

سو روپیہ تک کی مالیت کے بیمہ کیلئے ۳ر۔ سو روپے سے زائد ڈیڑھ سو روپے تک کیلئے ۴ر۔ ڈیڑھ سو روپے سے زائد دو سو روپے تک کیلئے ۵ر۔ دو سو روپے سے زائد ایکہزار روپے تک کیلئے ہر مزید سو روپے یا اسکے جزو کیلئے ۲ر۔ ایک ہزار روپے سے زائد ہر مزید سو روپے یا اسکی کسر کیلئے ۱ر

نوٹ۔ اس قاعدہ کے ماتحت کرنسی نوٹ کے ادھے کی مالیت بھی وہی لی جاتی ہے جو پورے نوٹ کی مالیت ہوتی ہے۔ (دفعہ ۱۲۱)

پیشگی ادائگی ضروری بیمہ شدہ چیزوں کے محصول فیس رجسٹری اور فیس بیمہ تینوں کی پیشگی ادائگی ضرور ہے۔ بیمہ شدہ چیزوں پر ٹکٹ ایک دوسرے سے بالکل متصل نہ لگانے چاہئیں تاکہ اگر لفافہ کو کوئی نقصان پہنچے تو وہ ٹکٹوں کی وجہ سے چھپا ہوا نہ رہے

(دفعہ ۱۲۲)

پیکنگ (۱) خط یا پارسل وغیرہ جسکا بیمہ کرانا ہو اس کو احتیاط کیساتھ کسی مضبوط لفافے میں یا بکس وغیرہ پر کوئی مضبوط چیز لپیٹ کر بھیجنا چاہیئے اور عمدہ لاکھ کی مہریں جن پر نشانات صاف نظر آتے ہوں مہر ایسی جگہ لگا دینی چاہئیں کہ بغیر مہروں کے توڑے یا نقصان پہنچائے ہوئے بیمہ شدہ چیز کا کھولنا ناممکن ہو۔ اگر ممکن ہو تو ایک مضبوط ڈورا بیمہ کے لفافہ اور بیمہ شدہ چیز کے وسط میں سے گزار کر اس کی بیرونی گرہ پر لاکھ کی مہر لگا دینی چاہیئے۔ (۲) تمام مہریں ایک ہی قسم کی لاکھ سے لگانی چاہئیں اور سب پر ایک ہی قسم کا پرائیویٹ نشان ہونا چاہیئے کسی سکۂ رائج الوقت یا محض ٹیڑھی سیدھی لکیروں کا نشان کافی نہیں ہے (دفعہ ۱۲۳)

بیمہ بھیجنے کا طریقہ جس چیز کا بیمہ کرانا مقصود ہو اس کے

ڈاکخانہ کے ان قواعد کے بقیہ ۴ صفحے جنتری ہذا کے اخیر میں جلی کیپٹی کی فہرست سے پہلے دیکھئے۔ ایڈیٹر۔

از حسین بن حسن نظامی

قرآن مجید

قرآن مجید کیونکر نازل ہوا؟

اپنا دیدار

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ روزانہ غار حرا میں تشریف لیجاتے تھے وہ دن کا بڑا حصہ وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ ایک دن آپ نے دیکھا کہ یکایک اندھیرا ہو گیا اور پھر ایک غیبی نور پیدا ہوا اور اس نور میں اپنی شکل کے ایک آدمی کو دیکھا جو آسمان زمین کے درمیان کھڑا مسکرا رہا تھا۔

سُریلی آوازیں

رسول اللہ ﷺ اپنی صورت کے غیبی آدمی کو حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ پہاڑ میں چاروں طرف سے سُریلی آوازیں آنے لگیں۔ وہ آوازیں ایسی اچھی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اُن کو سُن کر بے خود ہو گئے۔ اور آپ نے پہاڑ کے پتھروں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مسکرانے والے آدمی کو دیکھنا شروع کیا۔

اپنے سینہ کو دیکھو

مسکرانے والے آدمی نے کہا۔ محمد! اپنے سینہ کو دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ بے خود تھے۔ مگر انھوں نے گردن جھکائی اور اپنے سینہ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھ بند ہو گئی اور آپ نے گویا خواب دیکھنا شروع کیا کہ ساری دنیا آپ کے سامنے ہے اور طرح طرح کے دُکھ اور غم لوگوں کو پیش آ رہے ہیں۔

بادشاہوں کو دیکھا

رسول اللہ ﷺ کی گردن اپنے سینہ کی طرف جھکی ہوئی تھی اور آنکھیں بند تھیں اور بے خودی کی حالت طاری تھی اور سریلی آوازیں چاروں طرف سے آ رہی تھیں۔ اُسی حالت میں آپ نے دیکھا کہ دنیا کے سیکڑوں بادشاہ اپنے اپنے درباروں میں بیٹھے ہیں اور رعایا کو ظلم و ستم کے حکم دے رہے ہیں

غلاموں کو دیکھا

بادشاہوں کا منظر بدل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کو دیکھا کہ وہ اپنے آقاؤں کی خدمت کر رہے ہیں اور اُن کے آقا اُن کو مار رہے ہیں اور طرح طرح کی سخت تکلیفیں دے رہے ہیں اور وہ غلام چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں یا اللہ! ہم بھی انسان ہیں ہمکو اپنے ہم جنس آدمیوں کی غلامی سے نجات دے۔

عورتوں کو دیکھا

منظر پھر بدل گیا اور رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مختلف ملکوں اور مختلف قوموں اور مختلف لباسوں اور شکلوں کی عورتیں ہاتھ جوڑے ہوئے آسمان کو دیکھ رہی ہیں اور چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں۔ یا اللہ ہم کو مردوں کے ظلم سے بچا۔ انہوں نے ہمکو جانوروں سے بدتر بنا رکھا ہے۔

بچوں کو دیکھا

پھر رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ عورتیں نظروں سے غائب ہو گئیں اور کالے کالے اور گورے گورے اور زرد زرد اور لال لال رنگ کے ہزاروں بچے جمع ہیں اور وہ سب رو رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہم یتیم ہیں ہم لاوارث ہیں اور ہمارے حق تلف کئے جا رہے ہیں اور ہمارا کوئی مونس و غمخوار نہیں ہے۔

اپنے آپ کو دیکھا

یکایک منظر پھر بدل گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ کو دیکھا کہ انکی قوم والے اُن کو گالیاں دے رہے ہیں۔ پتھر مار رہے ہیں۔ اور تلواریں اور برچھے لئے ہوئے مارنے کو آ رہے ہیں۔ اور چیخ رہے ہیں کہ محمد ﷺ کو مار ڈالو محمد کو مار ڈالو۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ کے پتھروں کو پھر دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا۔

سُریلی آواز

٦١ رسول اللہ ﷺ نے اسی خواب کی حالت میں یہ سُنا کہ سب سُریلی آوازیں بند ہو گئیں اور سب منظر بھی بدل گئے۔ اس کے بعد پھر ایک سریلی اور نہایت میٹھی آواز پیدا ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ محمد! یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور یہ سب کچھ ہوگا اور اسکے بعد جو ہوگا اُسکو بھی دیکھ۔

خواب میں آنکھ کھولی

دیکھنے کا حکم سُن کر رسول اللہ ﷺ نے خواب ہی میں آنکھ کھولی۔ انھوں نے دیکھا کہ روم کا قیصر اور ایران کا کسریٰ اور اور بھی بہت سے بادشاہ ہاتھ جوڑے ہوئے آپ کے سامنے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ ہم سب تابعدار ہیں۔ پھر دیکھا کہ آپ کی قوم اور تمام عرب کے سردار بھی اسی طرح ہاتھ جوڑ رہے ہیں۔

ایک روشن انگلی

پھر اسی خواب کی حالت میں رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ گھپ اندھیرا چھایا ہوا ہے اور اس میں ایک بہت بڑی اور روشن انگلی نمودار ہے اور وہ انگلی رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی آہستہ آہستہ آگے کو آ رہی ہے اور سُریلی آوازیں کوئی کہہ رہا ہے "محمد ﷺ یہی ہے۔ اللہ کا رسول یہی ہے"۔

تو آدم ہے

اسکے بعد آواز آئی۔ سُننے والے سُن تو آدم ہے اور تو نوح ہے۔ اور تو ہی ابراہیم ہے۔ اور تو موسیٰ ہے اور عیسیٰ بھی ہے۔ محمد! اور تو محمد بھی ہے۔ آدمی ہو اور آدمیوں کو اُن کے

معبود کی طرف بُلا۔ جو صرف ایک ہے اور اسکے سوا کوئی چیز نہیں ہے ہر طرف اور ہر جگہ بس وہی ایک ہے۔

تجھ پر بوجھ رکھا جائیگا

پھر اُسی میٹھی اور سریلی آواز میں سُنا محمدؐ! تجھپر بوجھ رکھا جائیگا اور تیری کمر جھک جائیگی۔ پھر اس بوجھ کو اٹھالیا جائیگا۔ اور تیرے نام کا چرچا ہوگا ہر طرف مشکلیں ہونگی۔ اور مشکلوں کے بعد پھر ہر جگہ آسانی ہوگی۔ نہ گھبرا اور رسولوں کی طرح ہمت بلند رکھ۔

تو آزمایا جائیگا

سُریلی اور میٹھی آواز میں یہ بھی سُنا کہ تو آزمایا جائیگا اور سب ہی رسولوں کو آزمایا گیا تھا بدن کے دُکھ سے اور دل اور دماغ کے دُکھ سے اور اولاد اور مال اور پھلوں اور جانوں کے دُکھ سے۔ سُن! سُن!! او آدمؑ اور عبداللہ کے بیٹے۔ خدا کی بات سُن!!!

آنکھ کھل گئی

یکایک رسول اللہؐ کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے دیکھا کہ غار میں کوئی چیز بھی موجود نہیں ہے اور نہ کوئی آواز ہے اور آپ کے بدن میں ایک رعشہ سا ہو رہا ہے۔ یکایک آپ نے زمین کے بیچ میں پھر ایک نورانی آدمی کو کھڑا ہوا دیکھا جو ہاتھ باندھے ہوئے ادب سے کہہ رہا ہے۔ میں جبرئیلؑ ہوں۔ خدا کا پیغام لانے والا فرشتہ۔

جبرئیلؑ کی باتیں

فرشتہ نے یہ بھی کہا۔ میں آدمؑ سے لیکر اس وقت تک ہر پیغمبر کے پاس آتا تھا اور تمہارے پاس بھی آتا رہونگا جب تک کہ مجھے حکم ملے۔ بشارت ہو کہ تم اپنی قوم کے اور دنیا کی سب قوموں کے پیغمبر ہو۔ خدا نے تم کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے مقرر کیا۔ تم آخری پیغمبر ہو۔ اور تم کو ہر حکمت دیجائیگی۔

لبیک لبیک

جبرئیلؑ فرشتہ کی باتیں سُن کر رسول اللہؐ کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یعنی میں حاضر ہوں حاضر ہوں۔ فرشتہ نے کہا۔ اب تم سُنو گے وہ جو موسیٰؑ نے طور پر سُنا تھا۔ اور جو ہر رسول اور پیغمبر کو سُنایا جاتا تھا۔ اور وہ آواز میری نہیں ہوگی کہ میں تو فقط ایک بشارت دینے والا ہوں۔

پہلی وحی

فرشتہ کی یہ باتیں سُن کر کچھ دیر رسول اللہؐ پر ایک محویت سی طاری رہی۔ اور وہ آنکھیں بند کئے ہوئے کچھ سوچتے رہے یکایک آنکھ کھل گئی اور آپ نے بیداری کی حالت میں وحی کو اپنے دل اور دماغ اور اپنی زبان پر نازل ہوتا ہوا دیکھا اور محسوس کیا۔ جو عربی زبان میں تھی۔

خدا کی بات

وحی خدا کی بات کو کہتے ہیں جو رسولوں اور پیغمبروں اور نبیوں کے دل اور دماغ اور زبان پر نازل ہوتی ہے اور اسی بات کو وحی کا نازل ہونا اور اترنا بھی کہتے ہیں اور یہی خدا کی بات اور وحی تھی جو آنحضرت محمد رسول اللہؐ پر پہلی دفعہ نازل ہوئی تھی اور وہ یہ تھی:۔

پڑھ خدا کا نام

پہلی وحی کا ترجمہ جو عربی زبان میں تھی۔ اے محمدؐ! پڑھ اس خدا کا نام جس نے ہر چیز پیدا کی۔ جس نے آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ تیرا خدا بڑا ہے۔ وہ جس نے آدمی کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ وہ جس نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اُسکو معلوم نہ تھیں۔

عربی وحی

عربی الفاظ اس وحی کے یہ تھے۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ یہ پہلی وحی قرآن مجید کے تیسویں پارہ کی سورۂ اقرأ میں موجود ہے۔

بدن میں رعشہ

رسول اللہؐ پر جب وحی نازل ہوئی اور اور آپ نے جبرئیلؑ فرشتہ کو دیکھا اور غیبی عجائبات بھی نظر سے گذرے تو آپ کے بدن میں خدا کی ہیبت سے رعشہ اور کپکپاہٹ پیدا ہوگئی۔ اور اسی حال میں آپ غار سے اپنے گھر میں تشریف لائے۔ اس وقت بھی آپ کے بدن میں رعشہ تھا۔

قرآن مجید کو کیونکر محفوظ رکھا جاتا تھا؟

جب رسول اللہؐ پر قرآن نازل ہوتا تھا تو وہ مسلمانوں کے سامنے پڑھتے تھے۔ اور بعض مسلمان اسکو حفظ کر لیتے تھے۔ اور بعض جو لکھے پڑھے تھے جھلی پر یا کاغذ پر یا لکڑی یا ٹھیکرہ پر لکھ لیتے تھے تب خود رسول اللہؐ بھی اسکو یاد کر لیتے تھے؟

قرآن کا امتیاز

دوسری آسمانی کتابوں سے قرآن مجید کو یہ امتیاز ہے کہ اس کا طرز بیان ایسا ہے گویا خدا اپنی مخلوق سے باتیں کر رہا ہے۔ عربی زبان کے چھوٹے چھوٹے فقرے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ سمجھدار اور کم سمجھ سب اسکے مطلب کو سنتے ہی سمجھ لیتے ہیں اور وہ جلدی یاد ہو جاتا ہے

قرآن مجید کے مضامین

قرآن مجید میں خدا کی وحدت کا بیان ہے۔ گذشتہ پیغمبروں کا بیان ہے۔ اور ان کے قصے ہیں۔ احکام ہیں۔ مناہی ہیں اور کائنات کی نقلی تصویریں ہیں اور ہر چیز سے نتیجہ نکال کر بتایا ہے۔

قرآن مجید کی ترتیب

ایسی ہے کہ انسانی کلام کی شان نہیں

از حسین بن حسن نظامی

معلوم ہوتی ہے بلکہ جس طرح آسمان پر ستارے بکھرے ہوئے ہیں یا زمین پر بے شمار خوبصورت چیزیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے مضامین ہیں اور چونکہ وہ تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے اور رسول اللہ کے بعد اصحاب رسول نے اسکو ایک جگہ جمع کیا ہے اسلئے نزول کی ترتیب اس میں نہیں ہے۔

قرآن مجید کا طرز بیان

بجائے خود ایک معجزہ ہے کیونکہ اس میں ایک خاص جدت اور شان اور عظمت پائی جاتی ہے۔ کہیں وہ شاہانہ وقار اور دبدبہ سے مخاطب ہوتا ہے کہیں درویشانہ انکسار اور ملائمت سے بات کرتا ہے۔

قرآن مجید کتنا بڑا ہے؟

توریت اور انجیل اور زبور سے بڑا ہے۔ اس کے ۳۰ حصے ہیں جن کو پارہ کہا جاتا ہے۔ اور ہر پارہ میں کئی کئی فصلیں ہیں جن کو سورت کہا جاتا ہے۔

اسکو کتنے آدمیوں نے زبانی یاد کیا؟

دنیا میں قرآن ہی ایسی کتاب ہے جس کو رسول اللہ ؐ کے زمانہ سے لیکر آج تک کہ تیرہ سو پچپن برس ہو چکے ہیں ہر زمانہ میں لاکھوں آدمیوں نے حفظ کیا۔ اور آج کل دنیا کے اسی کروڑ مسلمانوں میں بلا مبالغہ

پانچ کروڑ حافظ قرآن موجود ہیں

اور دو کروڑ سے زیادہ ہندوستان میں حافظ قرآن پائے جاتے ہیں اور یہ ایک ایسا معجزہ ہے یعنی عقل انسانی کو عاجز کرنے والی بات ہے کہ دنیا کا کوئی عقلمند اور سائنس داں اس کا راز نہیں بتا سکتا کہ اس جنتری کے سائز کی سات سو صفحہ کی کتاب لوگوں کو زبانی یاد ہو جائے اور وہ اس کو ہمیشہ یاد رکھ سکیں۔ اور چار پانچ برس کی عمر کے بچے بھی یاد کر لیں۔ کیونکہ ہندوستان ہی میں ایسے ہزاروں بچے موجود ہیں جو قرآن کے حافظ ہیں اور ان کی عمر چار برس سے دس برس تک ہے۔ آٹھ سے دس برس کی عمر کے حافظ قرآن ہندوستان میں کئی لاکھ بچے موجود ہیں۔

اضلاع دہلی۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور۔ بجنور۔ مراد آباد کرنال رہتک میں ایسے بچے بکثرت موجود ہیں۔

لڑکیاں بھی حافظ ہیں

عورتیں بھی حافظ ہوتی ہیں اور چھوٹی عمر کی لڑکیاں بھی قرآن مجید حفظ کرتی ہیں مگر ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عورتیں رمضان میں قرآن مجید تراویح میں سنا نہیں سکتیں اور مرد چونکہ سناتے ہیں اسلئے ان کو یاد کرنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے۔

وہ کیونکر یاد کیا جاتا ہے؟

بچے پہلے قرآن مجید کا آخری پارہ نمبر ۳۰ جسکو پارۂ عم کہتے ہیں یاد کرتے ہیں کیونکہ اس میں وہ سورتیں ہیں جو رسول اللہ ؐ پر مکہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور ان کے فقرے بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اور سورتیں بھی بہت چھوٹی چھوٹی ہیں۔ استاد لوگ ان سورتوں کو تھوڑا تھوڑا یاد کراتے ہیں اور بچے ان کو کئی کئی بار پڑھ پڑھ کر حفظ کر لیتے ہیں۔

وہ کیونکر یاد رکھا جاتا ہے؟

قرآن مجید کے یاد رکھنے اور یاد کرنے کا راز یہ ہے کہ ہر سال رمضان میں رات کے وقت مسجدوں میں مسلمان جمع ہوتے ہیں اور دو دو رکعت کی نماز پڑھتے ہیں اور اس طرح بیس رکعت نماز پڑھتے ہیں اور ہر رکعت میں قرآن کا حافظ نمازیوں کے آگے امام بنکر قرآن بلند آواز سے پڑھتا ہے اور چند راتوں میں سارا قرآن سنا دیتا ہے۔ اس نماز کو تراویح کہتے ہیں اور اسکا رواج رسول اللہ ؐ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کے زمانہ سے ہوا ہے۔ اور تمام دنیا کے سنی مسلمانوں میں جاری ہے۔

جب کسی کا بچہ قرآن مجید یاد کر لیتا ہے اور پہلی بار تراویح کی نماز میں قرآن مجید سناتا ہے تو اس بچہ کے وارث مٹھائی تقسیم کرتے ہیں اور شادی کی سی تقریب اسکی کی جاتی ہے اور استاد کو حسب حیثیت انعام دیتے ہیں اور مسجد میں خوب روشنی کی جاتی ہے۔ اسکی وجہ سے دوسرے بچوں میں قرآن یاد کرنے اور حافظ بننے کا شوق ہو جاتا ہے۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ قرآن یاد کر لینے کے بعد سب لوگ بچہ کو حافظ صاحب یا حافظ جی کہنے لگتے ہیں اور اس لقب کی مسلمانوں میں بڑی عزت کی جاتی ہے اسلئے ہر شخص کو حافظ بننے کا شوق ہو جاتا ہے۔

ایک وجہ اور بھی ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حافظ قرآن لوگ اپنے ماں باپ کو قیامت کے روز عذاب سے نجات دلوائینگے۔ اسلئے ماں باپ اولاد کو قرآن یاد کراتے ہیں۔

مکی مدنی آیتوں کا فرق

مکہ میں جسقدر قرآن نازل ہوا وہ عربی علم ادب کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ ہے اور اس میں فلسفۂ حیات اور فلسفۂ ممات کی بے مثل تصویریں ہیں مگر مدینہ میں جو آیات نازل ہوئیں ان میں حکم احکام ہیں اور قوانین ہیں۔ اسلئے ان کا طرز بیان جداگانہ ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ؐ جب مکہ سے مدینہ میں ہجرت کر کے گئے اور اسلام کو ترقی ہوئی تو خدا نے ان پر مسلمانوں کے لئے احکام اور قوانین نازل کئے اور احکام اور قوانین کی زبان اور طرز ادا جداگانہ ہوا ہی کرتا ہے۔

قرآن مجید کا رسم الخط

پہلے جب قرآن نازل ہوا تو مکہ مدینہ میں کوئی رسم الخط تھا جس میں زیر زبر اعراب اور نقطے نہیں ہوتے تھے۔ اسکے بعد قرآن مجید پر اعراب لگائے گئے اور پھر خط نسخ یعنی صاف عربی طرز تحریر میں لکھا جانے لگا۔ اور اب دنیا میں ہر جگہ ایک ہی رسم الخط مروج ہے۔ قدیمی رسم الخط یعنی کوفی خط کہیں نہیں پایا جاتا۔

قرآن مجید کے رموز اوقاف

قرآن مجید میں جہاں فقرہ ختم ہوتا ہے وہاں ایک گول نشان بنا دیتے ہیں ○ اسکو آیت کہتے ہیں۔ ایسے ہی اور بھی بہت سی علامات مقرر ہیں جن کو رموز اوقاف کہتے ہیں اور جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں،

(لا) اگر گول نشان پر لفظ لا بھی لکھا ہو تو اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ٹھہرے اور بعض کہتے ہیں نہ ٹھہرے مطلب دونوں صورتوں میں سمجھا جاتا ہے لا کے معنی عربی میں نہیں کے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ یہاں ویسا ٹھہرنا نہیں ہے جیسا ○ پر بلکہ اختیاری بات ہے۔

(م) لفظ لازم کا مختصر ہے جہاں ایسا نشان ہو وہاں ٹھہرنا ضروری ہے ورنہ مطلب بگڑتا ہے

(ط) لفظ مطلق کا مخفف ہے اور مراد یہ ہے کہ بات تو پوری ہے مگر مطلب تمام نہیں ہے۔ قائل کو ابھی کچھ اور بھی کہنا ہے۔ ۹۴

(ج) علامت جائز کی ہے یعنی ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

(ز) لفظ تجاوز سے لیا گیا ہے یعنی یہاں گذر جانا چاہئے۔

(ص) علامت وقت مرخص کی ہے۔ یعنی چاہئے تو ملا کر پڑھنا پر اگر تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ اور نہ ٹھہرے تو زیادہ اچھا ہے۔

(صلے) الوصل اولیٰ کا خلاصہ ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

(ق) علامت قیل علیہ الوقف کی ہے۔ یعنی ضعیف قول یہ بھی ہے کہ یہاں ٹھہر جائے پر یہاں ٹھہرنا نہ چاہئے۔

(صل) علامت قد یوصل کی ہے۔ یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھیرتا بھی ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھیرتا۔ یہاں ٹھیرنا اولیٰ ہے۔

(قف) صیغہ امر ہے یعنی ٹھیر جا لیکن اگر نہ ٹھہرے تو مطلب نہیں بگڑتا۔

(ک) علامت کذالک کی ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں بھی سمجھو۔

(س) علامت سکتہ کی ہے۔ یہاں تھوڑا ٹھہر جائے سانس نہ توڑے۔

(وقفہ) علامت سکتہ طویلہ کی ہے یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں اس سے کم ٹھیرے۔

صرف لا بغیر گول نشان کے اس بات کا اشارہ ہے کہ یہاں ٹھیرنا جائز نہیں جہاں دو علامتیں لکھی ہوں اوپر کی علامت کا اعتبار ہے۔

تفسیر کسکو کہتے ہیں؟

قرآن مجید کی شرح کو تفسیر کہتے ہیں یعنی اسکے مقاصد اور مطالب کو دوسروں کو تفصیل اور وضاحت سے سمجھانے کے لئے جو عبارت لکھی جاتی ہے اس کا نام تفسیر ہے۔

کتنی تفسیریں لکھی گئیں؟

شروع میں بہت سی تفسیریں عربی زبان میں لکھی گئی تھیں۔ بعد میں فارسی زبان میں بہت زیادہ تفسیریں لکھی گئیں۔ اور پھر تمام دنیا کی زبانوں میں تفسیریں تیار ہو گئیں۔

اُردو زبان میں بھی کئی سو تفسیریں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ابھی حال میں میں نے (حسن نظامی) نے بھی ایک تفسیر لکھی اور شائع کی ہے جسکا نام عام فہم تفسیر ہے۔

قرآن مجید کے ترجمے

دنیا کی ہر زبان میں قرآن مجید کے ترجمے موجود ہیں۔ فارسی میں شیخ سعدی کا ترجمہ اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ بہت مشہور ہوا۔ اور یورپ کی زبانوں میں بھی بکثرت قرآن مجید کے ترجمے شائع ہو گئے ہیں۔

اردو ترجمے

اردو زبان میں سولہ ترجمے شائع ہو چکے ہیں جنمیں بعض بہت مقبول ہیں ان میں میرا ترجمہ بھی ہے۔

قرآن مجید کی نسبت غیر مسلم اہل علم کے خیالات

قرآن کی بے عیب زبان

بہت متعصب مترجم قرآن جارج سیل صاحب لکھتے ہیں:- "قرآن کریم بے شبہ عربی زبان کی سب سے بہتر اور سب سے مستند کتاب ہے۔ کسی انسان کا قلم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا۔ اور یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑھا ہوا معجزہ ہے"

قرآن کا معجزہ

مشہور متعصب پادری ریورنڈ جی۔ ایم راڈویل صاحب لکھتے ہیں:- "قرآن کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی جنات اور مادیات کا شرک مٹایا۔ اللہ کی عبادت قائم کی۔ بچوں کے قتل کی رسم نیست و نابود کر دی"

قرآن کی تعلیم

پروفیسر ایڈورڈ مونٹی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں "عقیدۂ اسلام کو مجملاً یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ توحید و رسالت کا یقین اور خدا اور آخرت پر ایمان یہی دونوں

اصول اسلامی عقیدہ کی بنیاد ہیں"

اسلام کو عیسائیت پر کیوں فوقیت ہے ؟

ریورنڈ آر میکسویل کنگ اپنی تقریر دین اسلام میں کہتے ہیں :-

" قرآن الہامات کا مجموعہ ہے - اس میں اسلام کے اصول و قوانین اور اخلاق کی تعلیم اور روزمرہ کے کاروبار کی نسبت ہدایات ہیں - اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت ہے کہ اسکی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ چیزیں نہیں ہیں -

قرآن میں ملکی اور تمدنی نظام

موسیو اوجین کلافل نامور فرانسیسی لکھتے ہیں

" قرآن مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے - بلکہ اس میں اجتماعی (سوشل) احکام بھی ہیں - جو انسان کی زندگی کیلئے ہر حالت میں مفید ہیں"

قرآن میں زبردست تحریک عمل

ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب

" محمد اور قرآن " میں لکھتے ہیں :- " قرآن مسلمانوں کا مشترکہ قانون ہے معاشرتی، ملکی، تجارتی، فوجی، عدالتی، تعزیری سب معاملات اس میں ہیں - پھر بھی یہ ایک مذہبی کتاب ہے - اس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنا دیا ہے"

قرآن کی سچائی

پروفیسر کارلائل صاحب لکھتے ہیں :-

" میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے - اور سچ یہ ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہوسکتی ہے تو اسی سے ہوسکتی ہے"

قرآن دیکھ کر عقل کو حیرت ہوتی ہے

کونٹ ہنری دی کاستری

اپنی کتاب الاسلام میں لکھتے ہیں :- قرآن کو دیکھ کر عقل حیرت میں ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا جو بالکل اُمّی تھا"

قرآن بے مثل ہے

نامور مورخ ڈاکٹر لین لکھتے ہیں :- قرآن وحدانیت کا بڑا گواہ ہے - ایک موحد فلسفی اگر کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے - غرض سارے جہان میں قرآن کی نظیر نہیں مل سکتی"

خدا اور بندوں کے حقوق

مسٹر مارماڈیوک پکتھال لکھتے ہیں :- قرآن ہی کے قوانین اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق پورے طور سے بتاتے ہیں اور اس کو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی مان لیا ہے"

قرآن حکمت سے پُر ہے

ایکس لیور زول فرانسیسی فلاسفر لکھتا ہے :- " قرآن روشن اور پُر حکمت کتاب ہے"

اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ ایسے شخص پر نازل ہوا جو سچا نبی تھا اور خدا نے اسکو بھیجا تھا

قرآن کی کایا پلٹ تاثیر

موسیو سیدیو فرانسیسی لکھتے ہیں :- " اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں - انہوں نے قرآن کی تعلیم کو نہیں دیکھا جسکے اثر سے عربوں کی تمام بُری اور معیوب عادتوں کی کایا پلٹ ہوگئی -

قرآن امن کا ضامن ہے

موسیو کاسٹن کار نے اخبار نگارو میں لکھا ہے " زمین سے اگر قرآن کی حکومت جاتی رہے تو دنیا کا امن امان کبھی قائم نہیں رہیگا"

قرآن تندرست رہنا سکھاتا ہے

ایم وی بولف صاحب نامور جرمن فاضل لکھتے ہیں :- " قرآن نے صفائی، طہارت اور پاکبازی کی ایسی تعلیم دی کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو بیماریوں کے کیڑے سب کے سب ہلاک ہوجائیں "

قرآن کی خوبیاں

چیمبرس انسائیکلوپیڈیا میں محمڈن ازم کے زیر عنوان لکھا ہے

" قرآن نے ظلم، جھوٹ، غرور، انتقام، غیبت، طمع، فضول خرچی، حرام کاری، خیانت اور بدگمانی کی بہت سخت بُرائی کی ہے - اور یہی اسکی بڑی خوبی ہے "

قرآن پُر جوش ایمان پیدا کرتا ہے

ڈاکٹر گستاولی بان فرانسیسی لکھتا ہے :- قرآن دلوں میں ایسا زندہ اور پُر زور ایمانی جوش پیدا کردیتا ہے کہ پھر کسی شک کی گنجایش نہیں رہتی "

قرآن کا مشن

سر ولیم میور صاحب جیسے متعصب انگریز نے لکھا ہے " قرآن نے فطرت اور کائنات کی دلیلوں سے خدا کو سب سے اعلیٰ ہستی ثابت کیا اور انسانوں کو خدا کی اطاعت اور شکرگزاری پر جھکا دیا "

مُردہ عقل کی زندگی

مسٹر عمانوئیل ڈی اش کہتے ہیں " قرآن کی روشنی یورپ میں نمودار ہوئی - جبکہ تاریکی محیط ہو رہی تھی - اور اس سے یونان کی مُردہ عقل اور علم کو زندگی مل گئی "

قرآن بے تعصبی سکھاتا ہے

مسز سروجنی نائیڈو نے لندن میں تقریر کی

" قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے - دنیا اسکے اصول کی پیروی سے خوش حال ہوسکتی ہے "

از حسین بن حسن نظامی

قرآن کو دل قبول کرتا ہے

ڈاکٹر جانسن لکھتے ہیں "قرآن کے مطالب ایسے مناسب وقت اور عام فہم ہیں کہ تمام دنیا ان کو آسانی سے قبول کر سکتی ہے۔"

قرآن میں اثرِ اصلاح

پروفیسر رنلڈ اے نکلسن لکھتے ہیں:۔ "قرآن کے اثر سے عربی زبان تمام اسلامی دنیا کی مشترک زبان بن گئی اور قرآن نے دختر کشی کا خاتمہ کر دیا۔"

قرآن کا فلسفہ

مسٹر ایچ ایس لیڈر نے اپنے لکچر میں کہا:۔ "تعلیم قرآن سے فلسفہ و حکمت کا ظہور ہوا۔ اور ایسی ترقی کی کہ اپنے عہد کی بڑی سے بڑی یورپین سلطنت کی تعلیم حکمت سے بڑھ گیا۔"

اسلام کی قوت قرآن ہے

مسٹر ای، ڈی، ماریل نے ایک لکچر میں کہا:۔ "اسلام کی قوت، طاقت قرآن میں ہے۔ قرآن قانونِ اساسی ہے۔ اور حقوق کی دستاویز ہے۔"

قرآن کا برقی اثر

مشہور جرمن فلاسفر جان جاک ریسک لکھتا ہے:۔ "جب قرآن پیغمبر کی زبان سے منکر سنتے تھے تو بے تاب ہو کر سجدہ میں گر پڑتے تھے۔ اور مسلمان ہو جاتے تھے۔"

قرآن کا کام

تھیوڈور نون لڈیکے لکھتے ہیں:۔ "قرآن لوگوں کو ترغیب و تحریک کے ذریعہ معبودان باطل سے پھیر کر ایک خدا کی طرف لاتا ہے۔"

قرآن کا اعلیٰ مذہب

مسٹر سٹین لی لین پول لکھتے ہیں:۔ "قرآن میں سب کچھ موجود ہے جو ایک بڑے مذہب میں ہونا چاہئے۔ اور جو ایک بزرگ الشان (پیغمبر خدا) میں خالص طور سے موجود تھا۔"

چال چلن پر اثر

مسٹر جے۔ بی ظبنانی لکھتے ہیں:۔ "قرآن نے بے حد و شمار انسانوں کے اعتقاد اور چال چلن پر نمایاں اثر ڈالا ہے۔"

قرآن کا بھائی چارہ

مشہور افسانہ نویس اے۔ جی ویلز کہتا ہے:۔ "قرآن نے مسلمانوں کو مواخات کے بندھن میں باندھ رکھا ہے جو نسل، رنگ اور زبان کے فرق کے پابند نہیں ہیں۔"

قرآن سلامتی کا مذہب

پادری وال ہیمین ٹی ڈی لکھتے ہیں:۔ "قرآن کا مذہب امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔"

قرآن واقعی ایک معجزہ ہے

مسٹر بوسورتھ سمتھ صاحب لکھتے ہیں:۔ "محمدؐ کا دعویٰ ہے کہ قرآن ان کا مستقل اور دائمی معجزہ ہے اور میں مانتا ہوں کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔"

قرآن غریبوں کا غمخوار ہے

گاڈ فرے ہیگنس صاحب لکھتے ہیں:۔ "قرآن غریبوں کا دوست اور غمخوار ہے۔ بڑے آدمیوں کی ناانصافی کی ہر جگہ مذمت کرتا ہے۔"

قرآن انسانی دماغوں پر نقش

میجر لیونارڈ صاحب لکھتے ہیں:۔ "قرآن کی تعلیم بہترین ہے اور انسانی دماغوں پر نقش ہو جاتی ہے۔"

قرآن کے منکر بے عقل ہیں

لندن کا اخبار دیلی سیٹ لکھتا ہے:۔ "اگر ہم قرآن کی عظمت اور فضیلت اور حسن و خوبی سے انکار کریں تو ہم عقل و دانش سے بیگانہ ہوں گے۔"

قرآن کو یورپ میں پھیلاؤ

سر ایڈورڈ ڈینس راس سی۔ آئی۔ ای لکھتے ہیں:۔ "قرآن شریف اس بات کا مستحق ہے کہ یورپ کے گوشہ گوشہ میں پڑھا جائے۔"

قرآن کا طرز تحریر

ڈاکٹر چارٹن صاحب لکھتے ہیں:۔ "قرآن کا طرز تحریر دل آویز ہے، رواں ہے۔ مختصر اور جامع ہے۔ خدا کا ذکر بہت شاندار طریقہ سے کرتا ہے۔"

قرآن میں رزم و بزم

مسٹر ارنلڈ وہائٹ لکھتے ہیں:۔ "قرآن نے مسلمانوں کو جنگ بھی سکھائی اور ہمدردی اور خیرات اور فیاضی بھی۔"

قابل قبول قرآن ہے

بابا نانک صاحب جنم ساکھی کلاں میں یوں فرماتے ہیں:۔ "توریت۔ زبور۔ انجیل اور وید وغیرہ تمام جمع کر دیکھے گئے۔ قرآن شریف ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی۔"

قرآن ایمان کی کتاب

پھر بابا نانک صاحب کا ارشاد ہوتا ہے۔ "اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے"

قرآن شریف ہی ہے۔"

قرآنی مساوات

مسٹر بھوپیندر ناتھ باسو کہتے ہیں تیرہ سو برس کے بعد بھی قرآن کی تعلیم کا یہ اثر موجود ہے کہ ایک خاکروب بھی مسلمان ہونے کے بعد بڑے سے بڑے خاندانی مسلمان کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔"

قرآن میں ذات پات کا امتیاز نہیں ہے

مشہور بابو بپن چندر پال کہتے ہیں:۔ "قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز موجود نہیں ہے نہ کسی کو محض خاندانی اور مالی عظمت کی بنا پر بڑا سمجھا جاتا ہے۔"

قرآن الہامی کتاب ہے

مہاتما گاندھی نے ینگ انڈیا میں لکھا ہے:۔ "مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کر لینے میں ذرہ برابر تامل نہیں ہے۔

قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں سے بہتر ہے

فرانس کا ڈاکٹر موریس لکھتا ہے:۔ "قرآن کی سب سے بڑی تعریف اسکی فصاحت و بلاغت ہے مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے قرآن کو تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت ہے۔"

قرآن میں سب کچھ ہے

مسٹر لڈلف کرہل صاحب لکھتے ہیں:۔ "قرآن میں عقائد و اخلاق کا مکمل ضابطہ و قانون موجود ہے۔ وسیع جمہوریت، رشد و ہدایت، انصاف و عدالت، فوجی تنظیم و تربیت اور مالیات اور غرباء کی حمایت و ترقی کے اعلیٰ آئین موجود ہیں اور ان سب باتوں کی بنیاد ذات باری کے اعتقاد پر رکھی گئی ہے۔"

قرآن مجید کے الفاظ کا اثر

اگرچہ ہندوستان کے مسلمان عربی زبان نہیں جانتے لیکن قرآن مجید کے الفاظ کا یہ اثر ہے کہ وہ اسکو یاد کر لیتے ہیں اور اسوقت دو کروڑ حافظ ہندوستان میں موجود ہیں۔

دوسرا اثر قرآن مجید کے الفاظ میں یہ ہے کہ جو لوگ اسکو نہیں سمجھتے یعنی عربی زبان نہ جاننے کے سبب اسکا مطلب نہیں سمجھتے وہ بھی جب اسکو پڑھتے ہیں تو ان کے دل پر اثر ہوتا ہے اور ان کے دلوں کو ایک راحت حاصل ہوتی ہے۔

گراموفون کے ریکارڈ

گراموفون کے ریکارڈ میں جب قرآن مجید سنایا جاتا ہے تو غیر مسلم سننے والے دم بخود رہ جاتے ہیں اور ان پر ایک عجیب اثر ہوتا ہے جسکو وہ لوگ خود بیان نہیں کر سکتے کہ یہ اثر کیوں ہوا۔

اگرچہ آج کل بعض مسلمان قرآن مجید کو گراموفون میں بھرنے کے خلاف ہیں لیکن بکثرت مسلمان اس کے حامی ہیں کیونکہ وہ قرآن مجید کو تمام دنیا کے لئے مانتے ہیں کہ قرآن مجید کو خدا نے تمام دنیا کے لئے نازل کیا ہے۔ بعض مسلمانوں کے لئے نازل نہیں کیا۔ اسلئے اس کی تبلیغ تمام دنیا میں ہر ذریعۂ تبلیغ سے ہونی چاہیئے اور جب وہ یہ اثر دیکھتے ہیں کہ گراموفون میں قرآن مجید سنکر سب غیر مسلم متاثر ہوتے ہیں اور ان میں قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کا شوق اسکے ذریعہ ہوتا ہے تو وہ قرآن مجید کو گراموفون وغیرہ کے ذریعہ پھیلانا ثواب سمجھتے ہیں۔

قرآن مجید کی حکیمانہ تعلیمات

اَللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ	تم کہیں بھی ہو (ہر جگہ) اللہ تمہارے ساتھ ہے
وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا	اپنا دنیاوی حصہ نہ بھول یعنی دنیا میں ترقی کر۔
لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ	تم وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	ہراساں نہ ہو، غمگین نہ ہو۔ آخرکار تم ہی غالب رہو گے۔ بشرطیکہ تم مؤمن بھی رہے۔
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا	ڈر و مت اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝	ہم سب خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کے پاس ہم سب کو جانا ہے۔
وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝	(مسلمان وہ ہیں) جو اپنے کاموں کی حقیقت جاننے کے بعد اس پر اڑے نہیں رہتے۔
رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ	یا اللہ میں مغلوب ہو گیا ہوں میری مدد کر

۶۷

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا	اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوط پکڑلو اور فرقہ بندی ترک کردو۔
اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ	آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر نہ خوف طاری ہوتا ہے نہ غم۔
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	سب ایمان والے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

عدل کا حکم

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى	ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کی دشمنی کے سبب تم اسکے ساتھ انصاف نہ کرو۔ (دوستی دشمنی کے خیال کو چھوڑکر سچے دل سے) انصاف کیا کرو کیونکہ انصاف پرہیزگاری کے قریب تر ہے
وَاِذَا حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ	اور جب تو حاکم بنایا جائے تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکومت کر۔ ۶۸

اقلیت غالب

اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ	اگر تم (مسلمانوں میں) بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو کی (اکثریت) پر غالب رہینگے۔ اور اگر تم میں ایک سو ہوں تو وہ ایک ہزار کفار (کی اکثریت) پر غالب آئینگے۔ کتنی ہی اقلیتیں اکثریتوں پر خدا کی قدرت سے غالب آجاتی ہیں۔

ہر نفس کو نیکی بدی کا الہام

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا	نفس کی قسم اور اسکے بنانے والے کی جس نے نفس کو آگاہ کیا اسکی بدی اور نیکی سے۔ کامیاب ہوا وہ جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اپنے آپ کو بدی میں دبادیا۔

خود کو بھول جاتے ہیں دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ	کیا تم دوسروں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

نیک کام کے ساتھ ہوجاؤ

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى	نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں تعاون کرو۔

عدل و احسان کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ	اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے انصاف اور احسان کرنے کا۔

فحش کے قریب بھی نہ جاؤ

لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ	فحش باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ

گناہ گاروں سے جھگڑا نہ کرو

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ	گناہ کرنے والوں سے جھگڑا نہ کرو۔

جھوٹ سچ میں نہ ملاؤ

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ	سچ کو جھوٹ میں نہ ملایا کرو۔

مسلمان کو حکم

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ	درگذر شیوہ بنا، نیکی کی تبلیغ کر۔ جاہلوں سے چشم پوشی کر۔

حیوانات کی قومیت

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ	زمین پر سب حرکت کرنے والے جانور اور دو پروں سے اڑنے والے پرندے تمہاری طرح قومیں ہیں

قرآن مجید میں فلم اور فوٹو کی خبر

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ٥	اے انسان! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرا خدا کیونکر سایہ کو پھیلا دیتا ہے اور اگر خدا چاہے تو اس سایہ کو ٹھیرا ہوا کر دے پھر سورج کو سایہ پر دلیل بنا دیا پھر سایہ کو آسانی کے ساتھ گرفت میں لیلیے

اس آیت قرآن مجید پر غور کرنے سے موجودہ زمانہ کے فلم اور فوٹو کی پوری حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بھی سایہ اور دھوپ سے تیار ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ریل، موٹر، سائیکل وغیرہ سواریوں کی خبر

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ط وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (پ ١٤۔ سورۂ نحل)	پیدا کیا خدا نے گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو تاکہ تم ان پر سوار ہو اور تمہاری زینت ہو اور پیدا کریگا ایسی سواریاں جنکو تم ابھی جانتے نہیں ہو۔

یعنی جو سواریاں قرآن نازل ہونے کے بعد سے قیامت تک ایجاد ہوں وہ سب یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (پیدا کریگا ایسی سواریاں جن کو تم ابھی جانتے بھی نہیں ہو) کے تحت میں آسکتی ہیں۔

ان نو پر احسان کرو

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ	احسان کرو ماں[1] باپ پر۔ قرابت[2] داروں پر۔ یتیموں[3] پر۔ غریبوں[4] پر۔ قرابت[5] دار پڑوسی پر۔ اجنبی[6] پڑوسی پر۔ پاس[7] بیٹھنے والے پر۔ مسافر[8] پر۔ ماتحتوں[9] پر۔ (پارہ ۵۔ سورہ نساء) (رکوع ٦)

سختی کا بدلہ سختی۔ مگر صبر اچھا

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ط	اگر دشمن تم پر سختی کریں تو تم بھی ان پر اتنی سختی کرو جتنی انہوں نے کی ہو۔
وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ٥	لیکن اگر تم سختی برداشت کرلو اور جواب میں سختی نہ کرو تو یہ اچھا ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

سخاوت اور بخیلی میں اعتدال

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا	نہ تو بخیلی سے اپنے ہاتھ کو بالکل کھینچ اور نہ خرچ کرنے میں اتنا پھیلا کہ تیرے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے اور تو مفلس ہو کر لوگوں کی ملامت کا نشانہ ہو جائے

عدل وانصاف

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ	(اے لوگو) مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو۔ خدا کو حاضر ناظر جانکر۔ چاہے وہ خود تمہارے ماں باپ اور قرابتداروں کے خلاف ہو۔

حکم نماز کی آیات

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	نماز پڑھا کرو۔
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط	صبر و نماز سے سہارا لے کر تسکین حاصل کرو۔
وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا	اپنے بال بچوں کو نماز کا حکم دے اور خود بھی پابندی کر۔
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ	یقیناً نماز فحش اور بری باتوں سے بچا لیتی ہے
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ	نمازوں کی حفاظت کرو یعنی پابند نماز ہو جاؤ۔

روزہ کی آیات

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ	تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ	تم میں سے جسکو رمضان کا مہینہ میسر آئے چاہئے کہ وہ پورے ماہ کے روزے رکھے۔

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ	روزہ رکھنا تمہارے لئے بہت مفید ہے
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط	اگر کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو تو روزہ نہ رکھے اور دوسرے دنوں میں ادا کرلے

حج کی آیات

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا	اللہ کے لئے لوگوں پر کعبہ کا حج فرض ہے جن میں سفر کی حیثیت ہو۔
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ	اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو۔
اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ	حج کے مقررہ مہینے ہیں جو سب کو معلوم ہیں

زکوٰۃ کی آیات

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	زکوٰۃ دیتے رہو۔
۷۰ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ	کھیتوں کے کاٹنے اور پھلوں کے توڑنے کے دن خدا کی زکوٰۃ کا حق دیدیا کرو
اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ	اپنی پاک کمائی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔
خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً	ان کے مالوں کی زکوٰۃ لیا کرو۔

سچے مسلمانوں کی چالیس صفات

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو (خدا رسول پر) ایمان لائے۔
(۲) وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا	اور جنہوں نے (خدا رسول کے لئے) ترک وطن کیا۔
(۳) وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور جنہوں نے خدا کے رستہ میں جہاد کیا
(۴) اَلصّٰبِرِيْنَ	صبر کرنے والے
(۵) وَالْقٰنِتِيْنَ	خدا رسول کے فرماں بردار
(۶) وَالْمُنْفِقِيْنَ	(خدا کے راستہ میں) خرچ کرنیوالے
(۷) وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ	پچھلی رات کو بیدار ہو کر توبہ کرنے والے۔
(۸) وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ	غصہ کو پی جانے والے
(۹) وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ	انسانوں کی خطائیں معاف کرنیوالے
(۱۰) لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ	(اچھے کام میں) کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔
(۱۱) اَلتَّائِبُوْنَ	(سچے دل سے گناہوں کی) توبہ کرنے والے
(۱۲) اَلْعَابِدُوْنَ	(دل کی حضوری سے) عبادت کرنے والے۔
(۱۳) اَلْحَامِدُوْنَ	(خدا رسول کی) حمد کرنے والے
(۱۴) اَلسَّائِحُوْنَ	(خدا کی قدرت دیکھنے کے لئے) سیاحت کرنے والے
(۱۵) اَلرَّاكِعُوْنَ	(خدا کے سامنے) جھکنے والے۔
(۱۶) اَلسَّاجِدُوْنَ	(خدا کے سامنے) سجدہ کرنے والے
(۱۷) اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	دوسروں کو اچھے کاموں کا حکم دینے والے۔
(۱۸) وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	بری باتوں سے روکنے والے۔
(۱۹) وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط	خدا کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنے والے۔
(۲۰) اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرنے والے
(۲۱) وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ	جو اپنے اقرار اور وعدہ کو نہیں توڑتے
(۲۲) يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ	برائی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔
(۲۳) وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط	ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔
(۲۴) هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ	وہ اپنے نفسانی اعضا کی حفاظت کرتے ہیں
(۲۵) هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ۔	وہ اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھتے ہیں۔
۲۶ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	وہ اپنے پروردگار کے خوف سے

مُشْفِقُوْنَ ۝
ڈرتے ہیں۔

(۲۷) يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ
نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور نیکیوں میں سب سے آگے رہتے ہیں

(۲۸) يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا
زمین پر فروتنی سے چلتے ہیں۔

(۲۹) اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا
جب جاہل ان سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو وہ ان کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔

(۳۰) وَلَا يَزْنُوْنَ
وہ زنا نہیں کرتے

(۳۱) يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝
ساری ساری رات عبادت کے لئے بیدار رہتے ہیں۔

(۳۲) اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا
جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے

(۳۳) وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝
خرچ میں کنجوسی نہیں کرتے بلکہ درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں۔

(۳۴) وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وہ کسی بے گناہ کی جان نہیں لیتے۔

(۳۵) لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ
وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے

(۳۶) وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝
وہ بُری باتوں کے پاس سے آنکھ بچا کر گذر جاتے ہیں (ان باتوں میں شریک نہیں ہوتے)

(۳۷) لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا
وہ دنیا میں بڑا بننے کی نیت سے کام نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں۔

(۳۸) يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
وہ بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے رہتے ہیں۔

(۳۹) هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ
وہ لغو باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۴۰) وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ
اُن کے سب کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہیں۔

اقتباس از کتاب البیّنات

مؤلفہ مولٰنا محمد سلیم صاحب ساکن امراوتی برار

قرآن

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ
یقیناً یہ قرآن نہایت سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى
ہم اپنی نشانیاں خود ان میں اور کائنات میں دکھاتے رہینگے حتیٰ

يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط (حٰم سجدہ ع ۶)
کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ واقعی قرآن ایک حقیقت ہے۔

اللّٰہ

لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ (بقرہ ع ۹)
اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (بقرہ ع ۲)
بیشک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط (بقرہ ع ۱۹)
تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (بقرہ ع ۲۰)
ہر طرح کی قوت پوری پوری اللہ ہی کو ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ
لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ط (آل عمران ع ۱)
وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے (اسکو زوال و فنا نہیں) کائنات کی ہر چیز کا قیام اُسی کی بدولت ہے وہ اپنے قیام کیلئے کسی اور کا محتاج نہیں۔

اَللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (آل عمران ع ۴)
اللہ کرتا ہے جو بھی چاہتا ہے۔

اَللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۶)
اللہ ہی تمہارا آقا ہے۔ اور وہی بہترین مددگار ہے

اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط (آل عمران ع ۱۶)
ساری باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

اَللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (آل عمران ع ۱۶)
اللہ سینے میں چھپے ہوئے خیالات کو خوب جانتا ہے۔

اَللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ط (آل عمران ع ۱۶)
اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط (النساء ع ۲۰)
سب قسم کی عزت اور ہر قسم کا غلبہ اللہ کے لئے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ (مائدہ ع ۱)
یقیناً اللہ جیسا کچھ چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط (مائدہ ع ۳)
وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ (مائدہ ع ۷)
جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط

حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

(انعام - ع ۱۲)

بیشک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو (جو زمین میں ڈال دی جاتی ہے) شق کر دیتا ہے اور زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی مردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ یہی تمہارا اللہ ہے پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو؟

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ

(انعام - ع ۱۲)

وہی رات کی سیاہ چادر کو پھاڑ کر صبح نمودار کرنے والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (انعام - ع ۱۲)

وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے کہ تم ان سے زمین اور سمندر میں راستہ پالو۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج

(انعام - ع ۱۳)

اُس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ سب کی نظروں کو دیکھ لیتا ہے۔

اَللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ

(یوسف - ع ۳)

اللہ اپنے کام پر اپنی حکومت پر اور اپنی بات پر ہر طرح قادر ہے

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۷۲

(انبیاء - ع ۱)

اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی خدا ہوتا تو ضرور خرابی، فساد اور بد امنی دونوں جگہ پیدا ہو جاتی

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ (رحمٰن - ع ۲)

زمین و آسمان میں جو کوئی بھی ہے وہ اُسی سے سوال کرتا ہے اور وہ ہر روز ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط

(روم - ع ۳)

اُس کی ہستی کے دلائل سے ایک یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تم میں ہی سے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم کو اُن کے پاس آرام و سکون ملے اور تمہارے درمیان محبت و ہمدردی پیدا کی۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ

(روم - ع ۳)

اُسکی ہستی کے دلائل میں سے زمین اور آسمان کی پیدائش اور تمہاری زبانوں کا اور رنگ کا اختلاف ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط (روم - ع ۳)

اُسکی ہستی کے دلائل میں سے رات اور دن میں تمہاری نیند اور معاش کی تلاش ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط

(روم - ع ۳)

اُسکی ہستی کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے ڈر بھی لگتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے اور وہی ابر سے پانی برساتا ہے اور اسسے مُردہ زمین میں جان ڈال دیتا ہے

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝

(واقعہ - ع ۲)

جو کچھ تم زمین میں بوتے ہو اس پر غور بھی کیا؟ اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسکو چورا چورا کر دیں اور تم حواس باختہ ہو جاؤ۔

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ ۝

(واقعہ - ع ۲)

کیا تم نے اس آگ کو دیکھا جسے تم سلگاتے ہو؟ کیا تم نے اسکے درخت کو پیدا کیا؟ یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟

دعائیں

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝

(طٰہٰ - ع ۲)

اے تربیت کرنے والے مالک میرے علم کو بڑھاتا رہ۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

(انبیاء - ع ۶)

اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ رکھ (کوئی اولاد عطا کر جو وارث ہو) گو تو سب وارثوں سے بہتر ہے (کیونکہ غیر فانی ہے)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

(الفرقان - ع ۶)

اے ہمارے پروردگار! ہماری بیوی اور اولاد کی خوشحالی سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی رکھ اور ہمکو نیک اور پرہیزگار لوگوں کا سردار بنا دے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

(الشعراء - ع ۵)

اے میرے پروردگار مجکو عقل و حکمت عطا فرما اور اپنے نیک بندوں میں مجھے داخل کر اور میرے بعد کے آنے والوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ۔

امثال قرآنی

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ط

(آل عمران - ع ۶)

اللہ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آدم (علیہ السلام) کی۔

مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ

زمین پر چلنے والے حیوان اور پرندے میں

لَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (انعام ع ۴)

بازوؤں سے اُڑنے والے پرندے تمہاری ہی طرح امتیں اور جماعتیں ہیں۔

اسلام

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران - ع ۲)

اللہ کے نزدیک سب سے بہتر طریق یا مذہب اسلام ہے۔

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (حج - ع ۱۰)

اسلام تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب ہے۔ اسی نے تمہارا نام پہلے ہی سے "مسلم" رکھا۔

مسلم

لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (مائدہ - ع ۸)

مسلم ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

مذاہب عالم غیر مسلم اقوام

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام - ع ۱۳)

جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ ان کے معبودوں کو تم دشنام نہ دو کیونکہ وہ پھر حد سے بڑھ کر بے سمجھے بوجھے اللہ کو برا کہنے لگیں گے۔

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (المؤمنون - ع ۴)

ہر فریق اپنے مذہب اور اپنے خیالات میں خوش ہے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس - ع ۲)

سب لوگ ایک ہی مذہب و طریقہ پر تھے۔ بعد میں اختلاف پیدا کر لیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ (حجرات - ع ۲)

اے ایمان والو! کسی قوم پر نہ ہنسو ممکن ہے اس میں نیک آدمی ہوں اسی طرح عورتوں پر بھی نہ ہنسو، ممکن ہے ان میں بھی نیک ہوں۔

فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ (توبہ - ع ۲)

غیر قومیں جب تک تم سے سیدھی رہیں تم بھی ان سے سیدھے رہو۔

طریق عبادت کا اختلاف

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ

تم میں سے ہر ایک گروہ کے لئے ایک خاص

مِنْهَاجًا (مائدہ - ع ۷)

طور و طریقہ اور دستور العمل ہم نے بنا دیا

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ (الحج - ع ۹)

ہم نے ہر امت کیلئے ایک مسلک مقرر کر دیا تھا کہ وہ اسپر چلتے تھے لہذا انکو چاہئے کہ وہ اس بارہ میں جھگڑا نہ کریں (بہرحال تم اپنے پروردگار کی طرف انکو بلائے جاؤ)

ہر قوم میں پیغمبر آئے ہیں

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ (النساء - ع ۲۳)

اور کئی رسول ہیں جن کے حالات ہم نے تجھے پہلے ہی سنا دیے اور کئی رسول ہیں جن کے حالات نہیں سنائے (کیونکہ ضرورت نہیں تھی)

انبیاء دنیا دار تھے

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ (الفرقان - ع ۲)

تجھ سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے (یعنی وہ بھی انسانی ضروریات رکھتے تھے۔ اور دنیاوی کاروبار کرتے تھے)

علمائے سوء — نقلی عالم

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (توبہ - ع ۴)

مولویوں اور پیرفقیروں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو جھوٹ اور مکر سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور دین الٰہی میں روڑے اٹکاتے ہیں۔

تبلیغ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران - ع ۱۱)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ پسندیدہ امور کا حکم دے اور ناپسندیدہ امور سے باز رکھے یہی وہ ہیں جو فلاح پانیوالے ہیں

انسانی ذمہ داری

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا

ہر شخص پر اسکی وسعت و قوت کے

(بقرہ - ع ۳۰)	مطابق ذمّہ داری ہے -
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا - (بقرہ - ع ۴۰)	اللہ کسی کی جان کو اسکی وسعت وقوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا -
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (اعراف - ع ۱۲)	ہم کسی شخص کو اسکی وسعت وقوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ہیں -

اختیارانسانی

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (پ ۳ - ع ۱)	دین میں جبر نہیں ہے کیونکہ ہدایت اور گمراہی دونو اچھی طرح ظاہر ہو چکی ہیں -
مَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا (انعام - ع ۱۳)	جو کوئی دیکھے اور سمجھے اس کا فائدہ اُسی کے لئے ہے - اور جو اندھا ہو جائے اُس کا وبال اُسی پر آئے گا -

نفع ونقصان - حوادث مصائب

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (الروم - ع ۵)	خشکی اور تری میں انسان کی بدعملی کے سبب سے خرابی پھیل گئی - تاکہ اس کے عمل کا کچھ مزہ چکھائے ممکن ہے لوگ باز آجائیں (اور اپنی اصلاح کرلیں)
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (لقمان - ع ۲)	تجھپر جو مصیبت اور سختی پڑے اسے استقلال سے برداشت کر بیشک یہ ہمت کا کام ہے -
عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (پ ۲ - ع ۲۶)	جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو ممکن ہے وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور جس چیز کو تم چاہتے ہو ممکن ہے تمہارے لئے بری ثابت ہو -
اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (القمر - ع ۳)	ہم نے ہر چیز کو مقررہ اندازہ سے پیدا کیا ہے -

جبر - تقدیر

لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل - ع ۸)	تو ہمارے قانون میں تبدیلی نہیں پائے گا -

منت — نذر نیاز

وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ (حج - ع ۴)	وہ اپنی منتیں پوری کریں -

۴۷

مذہب میں بیجد مبالغہ

لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ (النساء - ع ۲۳)	اپنے مذہب میں حقیقت ومیانہ روی کی حد سے نہ بڑھ جاؤ -

خیرات - صدقہ

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ - قُلِ الْعَفْوَ ط (بقرہ - ع ۲۷)	اور تجھسے پوچھتے ہیں کہ کیا اور کتنا خرچ کریں ؟ (یا خیرات کریں ؟) کہدے جو چیز عمدہ ہو اور جتنی اپنی حاجت سے زیادہ ہو -

عبرت وبصیرت

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (زمر - ع)	کیا دانا اور نادان برابر ہوسکتے ہیں ؟
فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ (حشر - ع ۱)	پس اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو -
سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط (حم السجدہ - ع ۶)	ہم عنقریب انکو اپنی نشانیاں دنیا کے گوشہ گوشہ میں دکھائینگے اور خود انکی ذات کے اندر بھی یہانتک کہ انپر ظاہر ہوجائیگا کہ قرآن برحق ہے -

نیک عملی

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (پ ۱ - ع ۶)	ہم احسان اور نیکی کرنے والوں کو عنقریب اور زیادہ دینگے -
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط (بقرہ - ع ۱۸)	پس نیک کاموں کی طرف سبقت کرو -
اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ (حج - ع ۴)	مصیبت زدہ محتاج کو کھانا کھلاؤ -
اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (حج - ع ۵)	قناعت والے اور سوال نہ کرنے والے محتاج کو کھانا کھلاؤ -
مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۝ (فاطر - ع ۳)	جو کوئی پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی ذات کے لئے پاک ہوتا ہے -
هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمن - ع ۳)	احسان یا نیکی کا بدلہ سوائے احسان کے نہیں ہو سکتا -
مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا (الشوری - ع ۳)	جو نیکی کریگا ہم اس کے لئے اس میں حسن وخوبی کو بڑھا دینگے -

لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (مدثر - ع ۱)	زیادہ بدلہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو

بدعملی

مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ (نساء - ع ۱۶)	جو گناہ کا کام کرتا ہے وہ اپنی ہی جان کے حق میں برا کرتا ہے
لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (انعام - ع ۱۹)	بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ وہ کھلم کھلا ہوں یا پوشیدہ
جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا (یونس - ع ۳)	برائی کا بدلہ اسی کے مثل ہے

موت

مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (آل عمران ع ۱۵)	ہر شخص صرف اللہ ہی کے حکم سے مرتا ہے اور اسی وقت جو اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران ع ۱۹)	ہر شخص موت کا مزا چکھنے والا ہے۔

قیامت

اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ (الشوریٰ - ع ۲)	جو لوگ قیامت کے متعلق شک رکھتے ہیں وہ یقیناً بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں۔

پاداش عمل

لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا (انعام - ع ۱۶)	سب کے لئے درجے ہیں ان کے اعمال کے مطابق
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (انعام - ع ۲۰)	کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔
لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (النجم - ع ۳)	انسان کو صرف وہی ملیگا جسکے لئے وہ جدوجہد کرے
مَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَيْهَا (انعام - ع ۱۳)	جو سمجھے اور دیکھے تو اس کا فائدہ اسی کی ذات کے لئے ہے۔ اور جو اندھا بن جائے (بصیرت سے کام نہ لے) تو اس کا وبال اسی پر ہے۔

صفائی

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (مائدہ - ع ۲)	جب نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو۔ اپنے سر کا مسح کرو اور دونوں پاؤں ٹخنے تک دھولو۔
اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (مائدہ - ع ۱)	اگر تم (مباشرت وغیرہ سے) نجس ہوگئے ہو تو نہا کر پاک و صاف ہو جاؤ۔
لَا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (مائدہ - ع ۱۳)	ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے
لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ (حج - ع ۴)	ان کو چاہئے کہ اپنے ناخن ترشیں اور میل دور کریں۔
مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ (فاطر - ع ۳)	جو پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے ہوتا ہے۔

کھانا پینا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا (البقرہ - ع ۲۰)	۷۵ اے انسانو! زمین میں جو چیزیں حلال پاک و صاف اور عمدہ ہیں ان میں سے کھاؤ۔
اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ (مائدہ - ع ۱)	سب اچھی چیزیں تم پر حلال کی گئی ہیں۔
طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (مائدہ - ع ۱)	جن قوموں کو آسمانی کتاب دی گئی ہے (یعنی جو کسی پیغمبر کی امت ہیں) ان کا کھانا تمہارے لئے اور تمہارا انکے لئے حلال ہے
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (اعراف - ع ۳)	کھاؤ اور پیو اور حد اعتدال سے نہ بڑھو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ (انبیاء - ع ۳)	اور ہم نے پانی سے ہر چیز میں زندگی پیدا کی۔
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا (نور - ع ۸)	تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ سب اکٹھے مل کر کھاؤ۔ یا الگ الگ۔
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ	(اللہ نے) تمہارے لئے (۱) مردار (۲) خون (۳) سور کا گوشت

مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(النحل ۔ ع ۱۵)

(۴) اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور معبود کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے پھر جو شخص مجبور ہوجائیں سے کسی ایک چیز کے کھالینے پر کہ شریعت سے بغاوت کا ارادہ نہ ہو اور نہ معمولی حالتیں اسکو استعمال کرنیکا ارتکاب کرے (اُسکے لئے کوئی حرج نہیں) اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(مائدہ ۔ ع ۱۲)

بیشک شراب، جوا، جھوٹے معبودوں کے پاس چڑھاوے اور پانسے شیطانی عمل کی ناپاکی ہے اس لئے ان سے بچو۔ تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْـمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

(البقرہ ۔ ع ۲۷)

تجھسے لوگ شراب اور جوے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اُن سے کہدے کہ ان دونوں میں نیکیوں سے روکنے کی بہت بڑی قوت ہے اور انسان کیلئے فائدے بھی ہیں۔ مگر ان سے نقصانات فائدے کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں اسلئے بچنا چاہیئے

سُنّی عقائد و اعمال

ذات وصفات الٰہی

ہر مسلمان کو دل سے اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ دراصل ہر شے کا وجود ہے - صرف وہم وخیال ہی نہیں - ہر شے حادث ہے یعنی پہلے نہ تھی - بنانے سے بنی ہے - بنانے والا اللہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا - اور خود بخود ہے - ایک ہے - زندہ ہے - حاضر وغائب کا جاننے والا ہے - کچھ اس سے چھپا نہیں - جو چاہتا ہے کرتا ہے کسی کے جبر کرنے سے کام نہیں کرتا - اُس کے مانند ذات وصفات میں کوئی نہیں - نہ وہ کسی سے پیدا ہے نہ کوئی اُس سے پیدا ہے - بولتا ہے، سنتا ہے - دیکھتا ہے مگر اُس کا بولنا سننا اور دیکھنا مخلوق کی سمجھ سے باہر ہے - وہ عرش پر ہے - اُسکی ذات اور صفات کو کبھی فنا اور تغیر نہیں - جو اعلٰی درجہ کی صفتیں ہیں وہ سب اُسمیں ہیں - ازل سے ابد تک اس کی سب صفتیں بے تفاوت اسمیں موجود ہیں - لیکن ہماری صفات کی طرح نہیں ہیں، کیونکہ یہ مخلوق ہیں - کوئی صفت اسکی ذات میں جدید پیدا نہیں ہوئی جن صفتوں میں نقصان ہے یا مٹنے والی ہیں وہ اُن سے پاک ہے وہ کسی کا کسی چیز میں محتاج نہیں ہے - نہ اسکو کسی چیز کی پرواہ ہے - نہ اُس کا جسم - نہ اُسکے لیئے رنگ ہے نہ بُو - نہ صورت نہ شکل نہ مکان نہ اسکی حد اور نہایت ہے - نہ کسی خاص سمت میں یعنی اوپر یا نیچے یا آگے یا پیچھے یا دائیں بائیں رہتا ہے - بلکہ ہر جگہ ہے - کھانے پینے صحت ومرض، خوشی اور رنج وغیرہ سے پاک ہے - اسکے حکم کو کوئی پھیر نہیں سکتا - نہ کوئی اسکا شریک ومددگار ہے - نہ وہ کسی کا ہمجنس ہے نہ کسی کے ساتھ ذات اور صفات میں مشابہ ہے - نہ کسی کے ساتھ متحد ہے - نہ وہ کسی چیز میں حلول کرتا ہے - نہ کوئی چیز اُسمیں حلول کر سکتی ہے، کسی مخلوق کا علم اُسکو احاطہ نہیں کر سکتا - نہ کسی کی فکر اُسکو پہنچ سکتی ہے نہ بجز بہشت کے اور کچھ اسکو پا سکتا ہے

قیامت کے دن مومنوں کو اپنا دیدار دکھاویگا جسکی کیفیت سے وہی واقف ہے - وہی ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے - کسی چیز کا کرنا اُسپر لازم نہیں - نہ کسی سے اُسکو کوئی غرض ہے، نہ کوئی شے اسپر حکم کرنے والی ہے - اپنی عقل سے کوئی نیا نام اُس کا رکھنا نہیں چاہیئے - بندہ اور اُسکے ہر فعل کا خالق یعنی پیدا کرنے والا اللہ ہے - نیکی اور بدی کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے - سب افعال اللہ کے ارادے اور مشیت اور قضا وتقدیر سے ہوتے ہیں - بندہ کو بھی اُس نے کسی قدر اختیار دیا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے - پس اگر نیک کام کریگا اجر پائیگا اور بدکام سے اُسکو سزا دی جائیگی - جو بندوں کے حق میں بہتر ہو اُسکا کرنا اللہ تعالٰی پر واجب نہیں ہے - بندہ کے اچھے کام سے اللہ تبارک وتعالٰی راضی ہے اور بدکام سے ناراض ہے - راہ راست دکھلانے والا اور گمراہ کرنے والا وہی اللہ ہے - عرش، کرسی - لوح، قلم، فرشتے، آسمان، زمین چاند، سورج، تارے، دریا، ہوا، پہاڑ وغیرہ تمام مخلوق کا وہی ایک پیدا کرنے والا ہے - روح کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے - اللہ تعالٰی ظالم نہیں ہے، ہر فعل اُس کا عدل ہے - اللہ تعالٰی نے سات آسمان اور زمین بنائے ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کو بلا ستون اور سہارے قائم فرمایا ہے - چاند، سورج، تارے، آسمان اس کے
77 حکم سے رات دن گردش میں رہتے ہیں - زمین قائم کر رکھی ہے -

فرشتے

فرشتے جوہر مجرد وبسیط ہیں - اور اللہ کے بندے ہیں - ان کا جسم لطیف اور نوری ہے جیسی شکل چاہیں بنا سکتے ہیں کبھی ہوا ہو جاتے ہیں، کبھی انسانی جامہ پہن لیتے ہیں - کبھی جانوروں کی طرح کثرت سے پَر ہو جاتے ہیں کبھی چھوٹی صورت کے بن جاتے ہیں کبھی بہت بڑی - ان کی اصلی جگہ آسمان ہے - زمین پر بھی ادائے خدمات کے لیئے آتے جاتے ہیں - بعض مقرب الٰہی ہیں بعض بندے کے اعمال لکھنے اور اُسکو بدی سے بچانے اور اچھے کام کی طرف دعوت دینے یعنی بلانے کے لئے مقرر ہیں - انسان کے اعمال لکھنے کیلئے اُن کے دو فرشتے ہیں - ایک بدی کا لکھنے والا اور ایک نیکی کا لکھنے والا - دونوں شانوں پر مقرر ہیں - سیدھے کندھے والا نیکی لکھتا ہے - بائیں کندھے والا بدی لکھتا ہے - ان کے نام کراماً کاتبین ہیں - جب تک انسان بدی کر نہیں گزرتا ہے فرشتہ بدی اُسکو نہیں لکھتا - اور جب بندہ سے بُرائی صادر ہو جاتی ہے تو نیکی لکھنے والا فرشتہ بُرائی لکھنے والے فرشتہ کو روکتا ہے کہ ابھی نہ لکھ، شاید توبہ کرلے تو توبہ کی نیکی لکھی جائے - جب وہ توبہ نہیں کرتا تو کچھ انتظار کے بعد ناچار وہ ایک بدی لکھ لیتا ہے - اور مسلمان بندہ جب نیکی کا خیال دل میں کرتا ہے تو فوراً نیکی کا فرشتہ ایک نیکی اُس کے واسطے

لکھ لیتا ہے - اور جب اس سے وہ نیکی وقوع میں آجاتی ہے تو دس نیکیاں اسکے واسطے لکھی جاتی ہیں۔

فرشتے گناہوں سے پاک ہیں - ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہ اُکتاتے ہیں نہ تھکتے ہیں - خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے جو حکم دیتا ہے وہی کرتے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں - ان کی خوراک تسبیح یعنی اللہ کی اطاعت او رامر کا ذکر ہے نہ مرد ہیں نہ عورت - ان کی گنتی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ان سب میں چار فرشتے مرتبہ میں بڑے ہیں - حضرت **جبرئیل** علیہ السلام جو وحی یعنی کتابیں اور حکم خدا کی طرف سے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے۔ حضرت **میکائیل** علیہ السلام جو بندوں کو رزق پہنچاتے ہیں - اور مینھ کی تیاری بھی کرتے ہیں - حضرت **اسرافیل** علیہ السلام جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے - حضرت **عزرائیل** علیہ السلام جو مرنے کے وقت جان نکالتے ہیں

آسمانی کتابیں اور صحیفے

توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر - زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر - انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر - قرآن شریف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر - اور بعض کتابیں اور صحیفے اور پیغمبروں پر نازل فرمائے ہیں - جو کچھ ان میں لکھا ہے سب برحق ہے - قرآن پہلی کتابوں کا ناسخ ہے - توریت، زبور، انجیل کو یہود و نصاریٰ نے جا بجا سے بدل ڈالا ہے - کہیں کچھ بڑھا دیا ہے - کہیں سے کچھ نکال ڈالا ہے

توریت اول زبان عبرانی میں اُتری ہے - اور زبور اور انجیل زبان سریانی میں - بعدہٗ دوسری زبانوں میں ترجمہ کرلی گئیں - اور ترجمہ میں بھی تحریف کی گئی - یعنی تغیر تبدل - ان پر عمل منع ہے اور گناہ لیکن انکی تعظیم لازم ہے کہ آسمانی کتابیں ہیں - کچھ کچھ مضامین اصلی ان میں باقی ہیں - پس جو مضمون کہ قرآن کے مخالف ہیں وہ غلط ہیں - اور جو موافق ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیئے - کلام مُنزل کے ساتھ بے ادبی کفر ہے - تا قیامت قرآن کے احکام پر عمل رہیگا - قرآن کی اصل ترتیب لوح محفوظ کے مطابق اسی طرح ہے جو اب تک چلی آتی ہے - کلام مجید تحریف سے محفوظ ہے - اور قیامت تک محفوظ رہیگا - اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے - اللہ کا کلام قدیم ہے یعنی غیر مخلوق ہے مصحفوں میں لکھا ہوا ہے - سینوں میں لکھا ہوا ہے - قرآن شریف کے جو معنی ظاہر عبارت سے سمجھے جاتے ہیں، وہ حق ہیں اسپر اعتقاد رکھنا چاہیئے - قرآن مجید پر یہ اعتقاد کہ خدا کا کلام ہے فرض ہے - اور اسپر عمل کرنا بھی فرض ہے - اس کی مخالفت کفر ہے -

---

مرنا

مرنا حق ہے اور مرنے سے رُوح جسم سے بالکل علیحدہ ہو جاتی ہے - اور جسم جاد محض ہو جاتا ہے - روح کو فرشتے حضرت قدس کی جانب لے جاتے ہیں

سجین کا حال

گنہگاروں کی ارواح کو سجین میں جو زمین کے ساتویں طبقہ کے نیچے ایک مقام ہے جگہ ملتی ہے - ساتھ ہی قبر یا جسم سے بھی تعلق رہتی ہے اور سختی قبر بھی اٹھاتی ہے - روح طاہرہ وصالح کو بطریق انبساط قبر سے بھی تعلق رہتا ہے اور ساتھ اسکے علیین سے بھی اس کا تعلق رہتا ہے۔

علیین

ایک مقام ہے ساتویں آسمان کے اوپر، عرش کے نیچے بہت وسیع اور خوشگوار۔

شہیدوں سے کوئی بازپرس ہوگی

شہیدوں سے سوال قبر نہیں ہوتا ہے

قیامت

قیامت کا آنا برحق ہے - قیامت کے آنے سے پہلے قریب زمانۂ قیامت کے یہ علامتیں ظاہر ہونگی - علم اٹھ جائیگا، جہالت زیادہ ہوگی، زنا اور شراب خواری کی کثرت ہوگی - عورتیں بہت مرد کم ہونگے جھوٹوں کی بہت کثرت ہوگی - بڑے بڑے کام نااہلوں کے سپرد ہونگے - تکالیف دنیا کے سبب سے لوگ موت کی آرزو کرینگے - امانت دبا بیٹھینگے - زکوٰۃ نہ دینگے - علم دنیا کے لئے پڑھیں گے - مرد عورت کا مطیع، ماں باپ کا نافرمان ہوگا - مسجدوں میں شور کرینگے - فاسق، قوم کے سردار ہونگے - سرخ رنگ کی آندھی چلیگی اور زلزلہ اور مسخ (صورت بدل جانا) اور قذف (پتھر برسنا) ہوگا - نصاریٰ تمام دنیا میں پھیل جائینگے - امام مہدیؑ پیدا ہونگے -

ظہور امام مہدی علیہ السلام

مہدی کے معنی لغت میں ہدایت پانے والے کے ہیں اس معنی کے لحاظ سے بہت سے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور بہت سے تا زمانہ موعود اور ہونگے - لیکن جن مہدی کا ذکر احادیث میں بکثرت ہے وہ ایک شخص خاص ہیں جو دجال موعود کے وقت میں ظاہر ہوں گے اور اس سے پہلے نصاریٰ سے جنگ کرکے فتحیاب ہونگے۔

حلیۂ مبارک اُن کا یہ ہے :- قد مائل بہ درازی، قوی الجثہ، رنگ سفید سرخی مائل، چہرہ کشادہ، ناک باریک اور بلند، زبان میں قدرے لکنت کہ جب کلام کرنے میں تنگ ہونگے تو زانو پر ہاتھ ماریںگے - اور علم آپ کا لدنی ہوگا - چالیس برس کی عمر میں ظاہر ہونگے بعد اس کے سات یا آٹھ برس تک زندہ رہینگے - نام آپ کا محمد - والد کا نام عبداللہ - ماں کا نام آمنہ ہوگا - جناب امام حسن رضی اللہ عنہ

کی اولاد سے ہونگے۔ مدینے کے رہنے والے ہونگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اخلاق ہونگے۔ البتہ بالکل صورت آپکی سی نہ ہوگی دنیا کو عدل اور انصاف سے بھر دینگے۔ تمام زمین کے مالک ہونگے۔ اول آپ مدینہ سے مکہ میں آجائینگے۔ لوگ اُن کو طواف کرتے ہوئے پہچان کر گو وہ انکار کرینگے مگر اُن سے حرم شریف کے اندر رکن اور مقام کے درمیان میں بیعت کرینگے اور اپنا بادشاہ بنا لینگے۔ اس وقت غیب سے آواز آئیگی

هذا خليفة الله المهدى فاسمعوا له واطيعوه - یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ اسکی بات سنو اور اطاعت کرو۔

دوسری علامت یہ ہوگی کہ اس سال جو رمضان ہوگا اسمیں دوبارہ چاند اور سورج کا گہن ہوگا۔ پس جب لوگ یہ حال دیکھینگے ابدال شام سے اور عصائب (جماعتیں) عراق سے آکر اُن سے بیعت کریں گے۔ عرب کی بہت سی فوج انکی مدد کو جمع ہوگی اور کعبہ کے دروازے کے آگے جو خزانہ دفن ہے جسکو تاج الکعبہ کہتے ہیں نکالینگے اور مسلمانوں کو تقسیم فرمائینگے۔ جب یہ خبر مسلمانوں میں پھیل جائیگی تو ایک امیر خراسانی جسکی فوج کا سپہ سالار ایک شخص منصور نامی ہوگا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدد کو آئیگا۔ جو شخص راستہ میں بدوؤں یا نصاری سے ان کا مزاحم ہوگا سب کو صاف کرتے ہوئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئینگے۔ انہی دنوں میں ایک شخص دشمن اہل بیت اور بڑا ظالم ابوسفیان کی اولاد سے جسکی ننہیال قبیلۂ بنی کلب ہوگی۔ اور دمشق کے اطراف میں حاکم ہوگا وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے قتل کے لئے ایک فوج جرار بھیجے گا۔ وہ فوج مکہ اور مدینہ کے درمیان میں مقام بیدا زمین میں دھنس جائیگی۔ کل دو شخص باقی رہینگے ایک حضرت امام مہدی علیہ السلام کو آکر خبر دیگا۔ دوسرا اس سفیانی کو اطلاع کریگا۔ دوبارہ وہ سفیانی پھر فوج کشی کریگا سو وہ بھی مغلوب اور مقہور ہوگا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرینگے۔ زمین پر خوب اسلام پھیلیگا۔ آپ مع لشکر اسلام مکہ سے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کو آئینگے۔ پھر وہاں سے ملک شام میں دمشق تک پہنچینگے نصاریٰ اسی نشانوں کے ساتھ کہ ہر نشان کے ساتھ بارہ ہزار فوج ہوگی مقابلہ کرینگے۔ باہم لڑائی ہوگی۔ مسلمانوں کے تین فرقے ہوجائینگے ایک فریق وہ جو مقابلہ سے بھاگ جائینگے۔ ان کی تو بہ اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیگا۔ بے ایمان مرینگے۔ دوسرا فریق شہید ہوگا اور عند اللہ افضل الشہداء کا مرتبہ پائیگا۔ تیسرا فریق فتح پائے گا۔ یہ لڑائی ہر روز صبح سے شام تک چار روز رہیگی۔ چوتھے روز اہل اسلام نصاریٰ پر فتح پائینگے۔ کفار اس قدر مارے جائینگے کہ کشتوں کے پشتے لگ جائینگے۔ یہاں تک

کہ اگر ان لاشوں پر پرندہ اڑیگا تو اس سرے سے اُس سرے تک نہ جاسکیگا باقیماندہ نصاریٰ شکست کھا کر بھاگ جائینگے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام بیشمار انعام اور مال غنیمت ولاوران اسلام کو عطا اور تقسیم فرمائیں گے۔ اسکے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام بلاد اسلام اور اجتماع لشکر کا انتظام کرکے قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے تاکہ اُن نصاریٰ کو جنہوں نے سلطان کو وہاں سے نکالا ہوگا شکست دیں۔ اولاد حضرت اسحاق علیہ السلام کے ستر ہزار مسلمانوں سے قسطنطنیہ کو گھیر لینگے اور اسکی ایک جانب دریا اور دوسری طرف خشکی ہے۔ پس جب وہ اولاد حضرت اسحاق علیہ السلام آواز لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بلند کریں گے تو دریا کی طرف کی دیوار گر جائیگی پھر جب دوسری تکبیر کہینگے تو خشکی کی طرف کی دیوار گر پڑیگی۔ پھر جب تیسری بار تکبیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے، تو راہ کھل جائے گی اور شہر میں گھس آئینگے۔ اور کفار کو قتل کرینگے اور تلواروں کو درخت زیتون سے لٹکا کر مال غنیمت تقسیم کرتے ہونگے کہ اتنے میں کوئی پکارے گا کیا بیٹھے ہو دجال تمہارے گھروں میں آگیا ہے۔ جب اسکی تحقیق کو نکلینگے تو معلوم ہوگا کہ یہ خبر جھوٹ بلکہ آواز شیطانی تھی۔ پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام باہستگی ملک کا بندوبست کرتے ہوئے شام میں آئینگے پھر دجال نکلے گا۔

دجال

دجال مشتق دجل سے ہے جس کے معنی لغت میں مکر و فریب اور مکذب کے ہیں۔ پس دجال کے معنی مکار اور جھوٹے کے ہوئے۔ اس اعتبار سے بہت سے دجال ہوئے یعنی جس میں یہ وصف پایا گیا وہی دجال ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس دجال جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرینگے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ الحدیث لیکن دجال موعود ایک خاص شخص ہے قوم یہود سے۔ لقب اسکا مسیح ہوگا۔ داہنی آنکھ کانی ہوگی۔ انگور کے دانے کی مانند آنکھ میں ناخونہ ہوگا۔ اور بال اسکے نہایت پیچیدہ حبشیوں کے بالوں کے مانند ہونگے۔ ایک بڑا گدھا اسکی سواری میں ہوگا۔ اور اس دجال کے ماتھے کے بیچوں بیچ میں کافر یعنی لفظ ک ا ف ر لکھا ہوگا جس کو ہر ذی شعور پڑھ لیگا۔

نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام

حضرت عیسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ بے باپ کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو پیدا کیا ہے۔ وہ جب وعظ دین حق کے پھیلانے میں مصروف تھے اُس وقت کے یہودیوں کو ان پر حسد آیا۔ ایک مکان میں اُن کو قتل کے لئے گھیر لیا۔ خدا کی قدرت سے چھت پھٹ گئی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ملائکہ آسمان پر لے گئے اور اُن یہودیوں میں سے ایک شخص جو اندر آیا تھا وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شکل میں ہوگیا۔ اسکو یہود نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سمجھکر صلیب

برچڑہادیا ۔ پس جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں ۔ دجال کے قتل کو دنیا میں آئینگے ۔ شہر دمشق کے شرقی سفید منارے پر زرد حلہ پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے عصر کے وقت اتریں گے ۔ پس جب منارے سے سیڑہی لگا کر نیچے آئینگے ۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کرینگے ۔ امام علیہ السلام بتواضع پیش آئینگے اور کہینگے کہ اے نبی اللہ آپ امام ہو کر نماز پڑہایئے ۔ وہ عذر کرینگے ۔ پھر بعد عذرات فیمابین حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اس امت کی تعظیم اور تکریم کی وجہ سے امام بنائینگے صبح کو دجال کے مقابلہ کے لئے لشکر تیار ہوگا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائینگے کہ میرے واسطے ایک گھوڑا اور ایک نیزہ لاؤ کہ میں اس کافر سے مقابلہ کروں ۔ تب مسلمان دجال کی فوج سے جہاد کرینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسکے قتل کو آمادہ ہونگے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دم کی ہوا میں یہ تاثیر ہوگی کہ جس کافر کو وہ ہوا لگ جائیگی مر جائیگا اور ہوا اُن کی وہاں تک جائیگی جہاں تک ان کی نظر پڑیگی ۔ پس وہ دجال کا تعاقب کرینگے اور باب لُد کے پاس جو ایک پہاڑ یا گاؤں مُلک شام کا ہے اُسے گھیر لینگے ۔ اور نیزہ سے اُسے قتل کر کے اسکا خون لوگوں کو دکھلائیں گے ۔

محشر میں ہر نیکی اور بدی کا حساب ہوگا ۔ ۸۰

پُل صراط جو بال سے باریک تلوار سے تیز دوزخ پر رکھی ہوگی سب مخلوق کا گزر اس پر سے ہوگا ۔ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو لیکر اُس سے گزرینگے اور آگ گلستاں ہو جائیگی ۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی جب پُل صراط سے گذرینگی تو فرشتے پکار کر کہینگے کہ سب آدمی اپنی آنکھیں بند کرلیں تاکہ کسی نامحرم کی نگاہ آپ کی صاحبزادی صاحبہ پر نہ پڑے

حوض کوثر حوض کوثر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق ہے ۔ آپ قیامت کے دن اس سے اپنی اُمت کو پانی پلائینگے ۔ پھر ان کو پیاس نہیں لگیگی ۔ بعض کو قبر سے اُٹھتے ہی وہ پانی ملے گا ۔ اور بعض کو گناہوں کے سبب دیر میں ملیگا یہانتک کہ بعض کو پُل صراط پر گزرنے کے بعد بعض کو دوزخ سے خلاصی پا کر جنت میں جانے سے پہلے ملے گا

دوزخ جہنم میں کفار اور گنہگار مسلمان داخل ہوں گے ۔ وہاں طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہونگے ۔ کفار ہمیشہ وہاں رہیں گے اور مؤمنین بقدر گناہ وہاں سے عذاب پاکر نکلینگے یا حضرت کی شفاعت سے وہاں سے نجات پائینگے ۔ جہنم کی سختیوں اور عذاب کا مختصر بیان یہ ہے کہ زقوم (تھوہر) کا درخت گنہ گاروں کا کھانا ہے ۔ گلے ہوئے تانبے کے مانند ہوگا ۔ پیٹ میں گرم پانی کے مانند جوش مارے گا دوزخی کے واسطے حکم ہوگا کہ اسکو پکڑو اور گھسیٹ کر بیچ دوزخ میں لیجاؤ پھر اس کے سر پر گرم پانی ڈالو ۔ زقوم وہ ہے کہ اگر ایک قطرہ اس کا دنیا میں آپڑے تو اہل دنیا کی زندگی اس سے فاسد ہو جائے ۔ لکہا ہے کہ جہنمی ستر گز کی زنجیروں میں جکڑے ہونگے ، وہ زنجیر ایسی گرم ہوگی کہ اگر پہاڑ پر رکھی جائے تو وہ موم کی طرح پگھل جائے ۔ اور گندھک کے لباس پہنا کر آگ میں ڈالے جائینگے ۔ گندھک سے اور زیادہ آگ بھڑکتی ہے ۔ مُنہ تک آگ میں ڈوب جائینگے ۔ اور اُن کو پانی کی جگہ پیپ پلائی جائیگی ۔ ایک ایک گھونٹ کر کے پئیں گے مگر وہ گلے سے نہ اُتار سکینگے ۔ ان عذابوں سے ان کو موت کا سا دُکھ ہوگا ۔ لیکن موت نہ آئیگی کہ مر کر چھوٹ جائیں ۔ لکھا ہے کہ دوزخیوں کے زخموں کی پیپ کا اگر ایک ڈول بھر کر دنیا میں ڈالدیں تو تمام دنیا کے لوگ اسکی بدبو سے مر جائیں ۔

دوزخ کے ساتوں طبقے دوزخ کے سات طبقے ہیں ۔ جہنم[۱] ۔ لظیٰ[۲] ۔ حطمہ[۳] ۔ سعیر[۴] ۔ سقر[۵] ۔ جحیم[۶] ۔ ہاویہ[۷]

جنت بعد حساب کتاب کے اچھے لوگوں کے لئے جنت میں رہنے کا حکم ہوگا جو ہمیشہ وہاں رہینگے اور اپنے مراتب کے مطابق مقامات پائیں گے ۔ لذائذ جنت میں مشغول اور مسرور رہینگے خوبصورت حوریں اور غلمان خدمت کو ملیں گے ۔ رہنے کو عمدہ عمدہ مکان ، بچھانے کو فرش عنایت ہونگے ۔ کھانے کو طرح طرح کے میوے ملیں گے ۔ جس چیز کی خواہش ہوگی ۔ جس قسم کے میوے کو وہ پسند کرینگے ۔ جس پرند کے گوشت کو وہ چاہینگے فوراً اللہ تعالیٰ مہیا فرمائیگا ۔ تخت پر بیٹھ کر سیر کرتے پھرینگے ۔ ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے ۔ دُکھ اور تکلیف کا وہاں نام ونشان نہوگا ۔ بیہودہ اور گناہ کی بات ، گالی گلوچ ، رنج ، فحش کی بات وہاں سننے میں نہ آئے گی ۔ بلکہ وہاں ہر قسم کی راحت اور عیش و آرام ہی ہوگا ۔ حسین حوروں کے سوا اپنی دنیا کی منکوحہ بیویاں ملیں گی ۔ جس عورت کے کئی خاوند ہوں وہ آخری خاوند کے پاس رہیگی ۔ یا جسکو وہ پسند کرے ۔ حوریں ایسی حسین ہونگی کہ اگر ایک حور زمین کی طرف جھانکے تو جنت سے زمین تک سب روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے ۔ اور حور کے سر کی اوڑہنی دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لئے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کر رکھی کہ نہ ان کو کسی نے دیکھا ، نہ سُنا ۔ نہ کسی کے خیال میں گذری ہیں ۔ جنت میں ۱۰۰ ، کے کوڑا ڈالنے کی جگہ بھی تمام دنیا سے بہتر ہے ۔ جنت میں

ایک ایسا درخت ہے کہ اگر سو برس تک سوار اسکے سایہ میں چلے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو۔ جنت میں مومن کے لئے ایک موتی کا خیمہ اتنا بڑا ہوگا کہ اس کا عرض ساٹھ میل کے برابر ہوگا اور اس کے ہر گوشہ میں مومن کی بیبیاں ہونگی کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھینگی۔ پس وہ مومن سب کے پاس جائے گا۔

آٹھ جنتوں کے نام

جنتیں آٹھ ہیں۔ جنت الفردوس[1] جنت العدن[2]۔ جنت خلد[3]۔ جنت نعیم جنت الماوی۔ دار السلام۔ دار القرار۔ دار المقامہ۔ ان میں دو جنتیں چاندی کی ہیں کہ ان کے برتن اور کل سامان چاندی کا ہے۔ اور دو جنتیں اور ان کا کل سامان سونے کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں سو درجے ہیں اور ہر ایک درجہ میں آسمان اور زمین کے فاصلہ کی برابر فاصلہ ہے اور فردوس سب کے اوپر ہے۔ اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسکے اوپر عرش ہے پس جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔ اور جو جنت میں جائیگا بڑی نعمتیں پائیگا۔ فقرو فاقہ نہ اٹھائے گا۔ نہ کبھی اسکے کپڑے میلے ہونگے نہ جوانی جائیگی۔ جتنے لوگ ہونگے بے ریش ہونگے سب کی آنکھوں میں قدرتی سرمہ لگا ہوگا۔ تیتیس یا تینتیس برس کی سب کی عمر ہوگی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جنت کے لوگوں کی عمر جوان معلوم ہوگی۔ اسلئے کہ پہلے زمانہ میں تیتیس تینتیس برس کی عمر میں ابتدائی شباب ہوتا تھا۔ جنت میں ایک بازار ہے۔ ہر جمعہ کو جنتی لوگ وہاں جایا کریں گے پس شمالی ہوا چل کر ان کے منھ اور کپڑوں پر مشک اڑا کر ڈال دیگی۔ جس سے ان کا حسن وجمال اور زیادہ ہو جائیگا۔ جب لوٹ کر اپنے گھر آیا کرینگے تو ان کے گھر والے کہینگے کہ واللہ تمہارا حسن وجمال آج بہت بڑھ گیا ہے۔ وہ کہینگے کہ بخدا ہمارے بعد تمہارا بھی حسن وجمال بہت بڑھ گیا ہے۔ سب سے بڑی نعمت جنت میں دیدار خدا ہے۔ جو بچشم ظاہر ہر جنتی کو حسب مراتب نصیب ہوگا بعضوں کو عمر دنیا کی مدت کے بعد دیدار ہوا کریگا۔ بعضوں کو دنیاوی سال بھر کے بعد۔ بعضوں کو مہینہ بھر کی مقدار کے بعد بعضوں کو ہفتہ بھر کے بعد۔ بعضوں کو بقدر شبانہ روز کے فاصلہ کے بعد۔ بعضوں کو بقدر اوقات نماز پنجگانہ کے بعد۔ اور عشاق کو برابر دولت دیدار نصیب ہوتی رہے گی۔ سب سے پہلے دیدار خدا کا ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہوگا قیامت کے دن حساب سے پہلے ہی اللہ کی زیارت ہوگی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تصدق سے سب گنہگاران امت بخشے جائینگے اور کل گنہگاران امت دوزخ سے نکل آئینگے۔ تو اسکے بعد جنت اور اہل جنت ابد دوزخ اور اہل دوزخ کو فنا نہ ہوگی۔ ہمیشہ ان میں رہینگے۔ دوزخ اور جنت جن صفات کے ساتھ آیات واحادیث میں وارد ہیں۔ اب بھی موجود ہیں۔ جنت عرش کے نیچے ہے اور دوزخ سب زمینوں کے نیچے۔

اعراف

جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مکان ہے اسکو اعراف کہتے ہیں۔ وہاں لوگ دیوار پر چڑھ کر اہل جنت اور اہل دوزخ کو دیکھینگے اور ان سے کلام کریں گے۔ اعراف میں وہ لوگ ٹھہرائے جائینگے جن کے اعمال نیک و بد برابر ہوں۔ اور کفار کی اولاد صغار۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت سے وہ سب بعد ایک مدت مناسب کے جنت میں داخل کئے جاوینگے۔

چار پیغمبر زندہ ہیں

چار پیغمبر بعض کے نزدیک زندہ ہیں۔ حضرت ادریس، حضرت عیسیٰ[2]۔ حضرت خضر[3]۔ حضرت الیاس علیہم السلام۔

معراج شریف

اڑتالیس سال کی عمر میں ۲۷ رجب المرجب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیداری میں جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی۔ براق پر سوار ہو کر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جبرئیل علیہ السلام اور گروہ ملائکہ کے ساتھ تشریف لیگئے۔ وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت کی۔ وہاں سے آسمان دنیا پر تشریف لے گئے۔ عجائب وغرائب صنعت الٰہی مشاہدہ فرماتے ہوئے ساتوں آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ پھر رفرف پر سوار ہو کر عرش اعلیٰ پر تشریف لیگئے اور حجابوں کو طے فرما کر قرب اتم الٰہی میں مقام دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی میں بچشم جسمی سے دیدار الٰہی کیا۔ اور بالمشافہہ حق تعالیٰ سے باتیں کیں اور اسرار و رازو نیاز فیما بین جاری ہوئے۔ کسی بشر کی عقل یا عارف کا عرفان بدون ارشاد اور تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہرگز اس راز و نیاز کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ پانچوں وقت کی نماز بھی اسی معراج میں فرض ہوئی۔ اور جنت و دوزخ کی بھی سیر کی۔ بعد اس کے آپ طرفۃ العین میں اپنی جائے استراحت پر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں واپس پہنچے۔

81

امت کی مائیں ان کے نام اور تعداد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ازواج مطہرات گیارہ ہیں۔ حضرت خدیجہ رضؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ حضرت حفصہ رضؓ۔ حضرت زینب رضؓ۔ حضرت سودہ رضؓ۔ حضرت ام سلمہ رضؓ حضرت زینب بنت جحش۔ حضرت صفیہ رضؓ۔ حضرت جویریہ رضؓ حضرت ام حبیبہ رضؓ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ اور آپکی اولاد امجاد

سات ہیں۔ حضرت قاسم رضؓ۔ حضرت ابراہیم رضؓ۔ حضرت عبداللہ رضؓ جن کا لقب طیب و طاہر تھا۔ حضرت زینب رضؓ۔ حضرت ام کلثوم رضؓ حضرت فاطمہ رضؓ۔ حضرت رقیہ رضؓ۔

خلفائے راشدین صحابہ تابعین و تبع تابعین

بعد پیغمبروں کے کل کائنات سے اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ چوتھے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ حسب ظہور ترتیب خلافت۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان کے بعد حضرت طلحہ رضؓ۔ حضرت زبیر رضؓ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضؓ و حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ و حضرت سعید رضؓ و حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔ انکے بعد وہ جن کے بہشتی ہونے کی خبر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دی ہے۔ ان کے بعد عامہ صحابہ رضی اللہ عنہم۔ صحابہ کے بعد سب امت سے بہتر تابعین یعنی وہ لوگ ہیں جو صحبت صحابہ میں رہے۔ پھر تبع تابعین یعنی وہ لوگ جو تابعین کی صحبت میں رہے۔

زمانۂ خلافت ۸۲

خلافت خلفائے راشدین تیس سال رہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس تین ماہ دس روز تک خلیفہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ چھ روز تک خلیفہ رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بارہ برس گیارہ ماہ پندرہ یا بیس دن تک خلیفہ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تین سال نو ماہ آٹھ یا تین دن تک خلیفہ رہے۔ ان کے شہید ہونے کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پانچ مہینے اکیس دن خلافت کر کے موافق ارشاد رسالت مآبؐ تیس برس عہدِ خلافت کے پورے ہو جانے پر ترکِ خلافت فرمائی اور انتظام ملک کا معاویہ کے سپرد فرمایا۔ چنانچہ تیس سال خلافت کے بعد بادشاہی و امارت ہو گئی۔

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ کل واجب التعظیم ہیں۔ انمیں صفاتِ بد مثلاً بخل، حسد، محبت دنیا، غرور وغیرہ نہیں ان میں سے جن کی ولایت بالاجماع ثابت ہو چکی ہے انکی نسبت گستاخی، یا انکار یا بےادبی ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ مرتبۂ ولایت قیامت تک رہیگا۔

اور اولیاء اللہ قیامت تک ہوتے رہینگے۔ اولیاء اللہ کی کرامتیں حالت حیات میں اور بعد ممات حق ہیں۔ حاضر و غائب حالتِ حیات میں اور بعدِ موت اولیاء اللہ سے مدد اور فیض پہنچتا ہے۔ فاصلہ دراز یعنی ہزارہا کوس سے یہ مدد اور دستگیری فرما سکتے ہیں۔ حاجت کے وقت ان کو پکارنا درست ہے۔ وہ فوراً سنتے اور مدد فرماتے ہیں۔ انکی محبت، ان کی تعظیم، ان کی یاد عین محبت و عظمت و یادِ خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ یہ اللہ کی یاد اور ذکر کے لئے لوگوں کو بلاتے ہیں۔ ان کی صحبت سے اصلاح قلب بخوبی ہو جاتی ہے۔ شریعت و طریقت دونوں حاصل ہوتی ہیں، دین و دنیا دونو درست ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ حصول معرفت و حقائق الٰہی کا اعلیٰ ذریعہ اور سبب ہیں۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

کوئی ولی درجۂ نبی کو نہیں پہنچ سکتا ہے اور کسی ولی سے شریعت قطع نہیں ہوتی مگر جن کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں استغراق ہو جاتا ہے اور انکو اپنی سدھ بدھ نہیں رہتی وہ تکلیف شرعی سے معاف ہیں جبکو صالح اور پرہیزگار اور بے طمع پاؤ اسکی تعظیم کرو تاکہ اولیاء اللہ کی بےادبی کا احتمال نہ رہے۔ اگر کوئی شخص وضع صالحوں کی رکھتا ہوا ور اسکے الفاظ خلاف عقائد اہل سنت و جماعت ہوں یا انبیاء یا اولیاء اللہ کی نسبت بےادبی کے کلمات کہتا ہو تو اسکو ہرگز ولی نہ سمجھنا چاہیئے۔ اور اسکی صحبت سے بچنا چاہیئے۔ مگر حقارت اسکی بھی نہ کرنی چاہیئے۔ ولی وہ ہے جس کے عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق ہوں اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت کامل رکھتا ہو۔ طمعِ دنیا اور ہوائے نفس سے بری ہو۔ ظہور کرامت ولی سے لازمی نہیں ہے۔ اور اولیاء اللہ اظہار کرامت سے پرہیز کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے خود بخود کرامت ظاہر کر دیتا ہے، اُن کے قصد سے نہیں ہوتی ہے۔

ہر ولی مرتبۂ ولایت حاصل کرنے میں اپنے نبی کا محتاج ہے۔ کُل انبیاء علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیضانِ روحی کی بدولت مرتبۂ نبوت اور ولایت کو پہنچے ہیں۔ پس یہ اولیاء امت محمدی اور انبیاء دونوں حضورؐ کے وزراء میں داخل ہیں۔ فرق اسقدر ہے کہ انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وزارت عنایت کی اور اولیاء اللہ اور علمائے محمدی کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے نیابت عنایت ہوئی۔

؎ جیسے حضرت امام زین العابدین رضؓ۔ امام محمد باقر رضؓ۔ حضرت امام جعفر صادق رضؓ۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضؓ۔ حضرت امام علی موسیٰ رضا رضؓ حضرت معروف کرخی رضؓ۔ حضرت سری سقطی رضؓ۔ حضرت جنید بغدادی رضؓ۔ حضرت بایزید بسطامی رضؓ۔ حضرت حسن بصری رضؓ۔ حضرت مودود چشتی رضؓ۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رضؓ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضؓ۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضؓ۔ حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رضؓ۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رضؓ۔ حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الاولیاء رضؓ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضؓ۔ حضرت عبدالخالق غجدوانی رضؓ۔ حضرت مجدد الف ثانی رضؓ اور مثل ان کے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

تقلید و اجتہاد

دین میں چار چیزیں اصول ہیں ۔ اول قرآن مجید ۔ دوسرے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ تیسرے اجماع امت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ چوتھے قیاس مجتہدین ۔ اہل سنت و جماعت کے چار امام سب سے افضل اور عمدہ اور مقبول ہیں ۔ اوّل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ دوم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ۔ سوم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۔ چہارم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۔

ان میں سے ایک کی تقلید کرنا واجب ہے ۔ مگر ایک کی تقلید چھوڑ کر دوسرے کی تقلید کرنا یا تلفیق (بعض مسائل میں ایک امام کی تقلید کرنی اور بعض میں دوسرے کی) منع ہے ۔

مجتہد وہ شخص ہے جو قواعد اصول صرف و نحو ۔ اور زمانۂ نزول ، محاورات کے جاننے کے ساتھ قرآن کی احکامی آیتوں کا عالم ہو ، اور مادۂ استنباطِ مسائل رکھتا ہو اور اجماع اور احکامی حدیثیں خوب جانتا ہو اور اُن کو اپنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک راوی براوی پہنچا سکتا ہو ۔ اور راوی کے اپنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے واسطے ہوں اُن کے متعلق پیدائش سے وفات کے زمانہ تک کے تقویٰ اور علم کا حال خوب جانتا ہو اور آیات و احادیث میں ناسخ اور منسوخ کو خوب سمجھتا ہو ۔ اور قیاس شرعی کی شرطوں سے اچھی طرح واقف ہو ۔ متقی اور پرہیزگار ہو ۔ تاریخ اہل اسلام کا محقق ہو ۔

مجتہد قرآن ، حدیث اور اجماع سے مسئلہ نکالنے میں کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب ۔ لیکن مجتہد اجتہاد کرنے میں اگر خطا کرے تو اجتہاد کا ایک اجر پائیگا ۔ اور اگر صواب کو پہنچا تو دو اجر پائیگا ۔ ایک اجتہاد کا دوسرا صواب کو پہنچنے کا ۔ مجتہد مصیب کے واسطے دس گونہ ثواب کی بھی روایتیں ہیں ۔ علماء کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ۴۰۰ھ کے بعد سے مجتہد بشرائط مندرجہ بالا ہوتا نہیں پایا جاتا ۔ پس ناچار ایک امام کی تقلید واجب ہے ۔

بیعت اور پیر طریقت کی تعریف

بیعت جو پیران طریقت میں جاری ہے ، بیشک آخرت میں نافع اور مفید ہو گی ۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو شیوخ طریقت صحیح الاجازت کی بیعت سے فائز کرے ۔ اور شیوخ کی مخالفت اور اُن کے ساتھ بے ادبی کرنے سے محفوظ رکھے ۔

شیخ یعنی پیر میں چار باتیں ضرور ہونی چاہئیں ۔ اوّل عقائد اہل سنت و جماعت سے واقف ہو اور انہی عقائد کا معتقد ہو ۔ دوسرے غلبۂ محبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ تیسرے اپنے پیر سے اجازت بیعت لینے کی پانا ۔ چوتھے زر اور نام آوری اور خود نمائی اور رجوعِ خلائق سے بے نیاز ہونا ۔ پس جو شخص ان عقائد مذکورہ اہل سنت اور جماعت سے کسی عقیدہ میں سست یا منکر ہو ۔ اُس کی بیعت ہرگز درست نہیں ۔ اگر عدم واقفیت میں ایسے شخص کا مُرید ہو جائیگا تو وہ بیعت باطل ہو جائیگی ۔

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت میں کمی رکھتا ہو اور سُست ہو اُس سے بھی بیعت کرنا درست نہیں ۔ اور باطل ہے ۔

غلبۂ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی علامت یہ ہے کہ آپ کے ذکر کا شائق ہو اور آپکی تعظیم اس کے ظاہر اور باطن میں راسخ ہو ۔ اور سُستی محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ کی شان میں کم رتبہ کلمات کہنے میں باک نہ رکھتا ہو ۔ اور الفاظ سوئے ادب ، کمی شان آپ کا سُننا اُسے گوارا ہو ۔ العیاذ باللہ ۔ اور جو شخص صحابہ یا اولیاء اللہ یا علمائے باطن کے ساتھ بے ادبی کرنے میں باک نہ رکھتا ہو اس سے بھی بیعت کرنا ناجائز ہے ۔ جو شخص یہی تین شرطیں رکھتا ہو اور بے طمع نہ ہو اُسکی بیعت بھی درست نہیں ۔ طمع کی علامت یہ ہے کہ کچھ دینے والے اور تعریف کرنے والے کو نہ دینے والے پر اور تعریف نہ کرنے والے پر ملاقات میں اور اخلاص اور محبت میں مقدم رکھے اور اسکی صفات حسنہ اور سیئہ سے قطع نظر کرے ۔ اور خوشامد کرنے والے سے ہر چند کہ وہ عقائد اہل سنت کے خلاف ہو خوش ہو کر محبت رکھے ۔

قوت جاذبہ پیر میں قوی ہونا چاہیئے ۔ طریقۂ تعلیم جانتا ہو ۔ یعنی اوّل مجمل طور پر توبہ کرنا ، اوسط درجہ کی عبادت اور عمل کی تعلیم کرنا ۔ سنت پر چلنے کی تاکید ۔ خلاف سنت اور منہیات سے بچنے کی ہدایت کرنا ۔ جن عملوں کی اجازت ہے اُن سے بچنے کی بھی ہدایت کرنا[1] ۔ ذکر اسم ذات کی تعلیم کرنا ۔ اور پیر کو چاہیئے کہ مرید کی نظر میں باوقار رہے ۔

[1] پیر مرید کے حق میں دایہ کا حکم رکھتا ہے ۔ جسطرح دایہ بدخوئی کے وقت بہلاتی ہے کہ وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور بدخوئی چھوڑ دیتا ہے ، اسی طرح پیر کو مرید کے حال کے موافق حکم کرنا چاہیئے کبھی ذکر کا حکم کرے ، کبھی قرآن شریف پڑھنے کا اور دنیا و اہل دنیا سے بچنے کی نصیحت ضرور ہے کہ ان کی صحبت سالک کے حق میں زہر ہے ۔ کوئی صحبت امیروں کی صحبت سے بدتر نہیں ۔

اور پیر مرید کو یہ بھی نصیحت کرے کہ وہ شہرت اور دولت کا طالب نہ ہو اور بے مطلب بات نہ کہے اور بے ضرورت خانقاہ سے باہر نہ جائے ۔

اور سلوک اس طرح قائم رہ سکتا ہے کہ سالک دنیا اور امیروں کی صحبت سے پرہیز رکھے اور نفس کی خواہشوں سے باز رہے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیکوں کی صحبت اہل عالم کے واسطے ایک نور اور رحمت ہے ۔

(از ملفوظات خواجگان چشت رضوان اللہ علیہم اجمعین)

زیادہ اُس سے اختلاط نہ کرے - مُرید کی حفاظت رکھے۔

مرشد کامل اگر بظاہر کسی ناقص کو تعلیم طریقت کی اجازت دے تو جائز ہے، اس کا نقص مضر نہیں ہوتا - پیر مرشد کی ہمت اس کے ساتھ رہتی ہے، اس سے خطا صادر نہیں ہونے پاتی اور پیر کا یہ فعل مصلحت پر مبنی ہوتا ہے۔

بیعتِ طریق اُویسیہ

اُویسیہ (غیبت میں کسی بزرگ سے فیضیاب ہوکر سلوک کا طے کرنا)

طریق پر اجازت بیعت کی حاصل کرنا اور اس اجازت کے ذریعے سے دوسروں کو مُرید کرنا از روئے حقیقت جائز اور درست ہے - مگر صوفیائے کرام نے بنظر رفع فساد و فتنہ ایسی اجازت سے صاحب ارشاد ہونے، اور سلسلہ جاری کرنے کو منع فرمایا ہے۔

آدابِ مُرید

مُرید کو چاہیے کہ جو پیر و مُرشد فرمائے اُس کو بگوشِ دل سُنے اور اُس پر عمل کرے، ہر وقت اس کی خدمت میں رہے، بے ضرورت پیر کی صحبت سے جُدا نہ ہو - اس کی صحبت اس کا دیدار عبادت ہے - اپنے آپ کو بالکل اسکے سپرد کردے اپنی سعادت اسکی رضامندی میں جانے اور بدبختی اسکی مخالفت میں - پیر کو اپنی جان و مال آبرو متعلقات سب سے مقدم اور محبوب و عزیز جانے - اس کے روبرو کسی اور طرف مصروف اور مشغول نہ ہو کہ سخت ٨٧
بے ادبی ہے بلکہ باادب بیٹھے نگاہ اور دل اُسی کی طرف لگائے رہے اسکے روبرو آواز سے باتیں نہ کرے نہ اسکی آواز پر اپنی آواز بلند کرے اس کی جانماز پر پیر نہ رکھے، جس جگہ وہ وضو کرے وہاں وضو نہ کرے اس کے روبرو پانی نہ پیئے علاوہ نہ کھانا کھائے، مگر ضرورت کے وقت اور باجازت روبرو کھانے کا مضائقہ نہیں - جو ظروف خاص اُسکے استعمال کے ہوں - وہ استعمال نہ کرے - اپنے کل حصول فوائد ظاہری و باطنی دینی و دنیاوی کو اسکی طرف سے اور اسکے واسطے سے سمجھے بغیر اجازت پیر کوئی شغل، ذکر و ظیفہ نوافل وغیرہ اختیار نہ کرے کہ یہ حجاب ہوتا ہے جو کچھ وہ بتلائے وہ پڑھے، پیر کے ہر قول و فعل کو اگر وہ خلاف شرع نہ ہو اچھا اور حق سمجھے - پیر کی کسی ادنیٰ حرکت پر بھی اعتراض نہ کرے کہ محرومی ہے اس میں ہے - پیر محبوب ہے اور محبوب کا ہر فعل محبوب ہوتا ہے - پیر و مرشد ظل رسولؐ ہے اور جامع جمیع صفات محمدی کا ہے - لہذا اس کی توقیر میں ذرا بھی کمی نہ کرے - اگر وہ سامنے سے گذرے تو کھڑا ہو جائے مُرید سواری پر ہو تو اُتر پڑے - غیبت میں اسکی جانب پیر نہ پھیلائے نہ تھوکے، تمام کاموں میں پیر کی پیروی کرے - کھانے، پینے، سونے طاعت، نماز، عمل وغیرہ میں اس کا متبع ہو - اُس کی ہر شے کا ادب کرے - اسکے متعلقات کی بھی بہت عظمت کرے - پیر سے کرامت کا ظہور نہ چاہے کہ مؤمن کا کام معجزہ طلب کرنا نہیں ہے - البتہ کافر یا معاند منکروں نے معجزہ پیغمبروں سے چاہا ہے - جو خطرہ قلب میں آئے پیر سے ظاہر کردے - اپنی کوئی بات پیر سے نہ چھپائے - دوسروں کو اپنے پیر پر ترجیح نہ دے کہ منافی ارادت ہے - جو کچھ اسکو حاصل ہو وہ پیر کے واسطے سے سمجھے - اور اگر بظاہر کسی اور بزرگ سے اس کو فیض پہنچا ہے تو اسکو بھی اپنے ہی پیر کی جانب سے سمجھے، در اصل پیر ہی اسکا ذریعہ حصول ہے - اپنی کم استعداد اور خطا فہمی سے وہ اسکو دوسری جانب سے سمجھتا ہے - راہِ طریقت بالکل ادب ہے اور کما ینبغی اس کا ادا کرنا دشوار ہے اس لئے جہانتک ہو سکے اسکے حصول میں کوشش کرے اور اپنے آپ کو ہر وقت مقصر سمجھے - مرید کو چاہئے کہ محبت شیخ میں غالب اور کامل ہو - فنا فی الشیخ سے مرید فنا فی اللہ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے - ادب کے ساتھ صحبت شیخ سے مستفیض ہو - پیر کی صحبت سے بہ نسبت اذکار اوراد و وظائف، ریاضت، چلہ کشی وغیرہ کا زیادہ تر افادہ او استفادہ بطور انعکاس کے حاصل ہوتا ہے - مرید کا اپنے پیر کی افضلیت پر معتقد ہونا اور اسکو دیگر مشائخ سے بہتر اور اچھا اور کامل جاننا اُس کے اقتضائے محبت پر مبنی ہے اور جاننا بلا طریقت میں واجب ہے - مستعد مرید کو یہ عقیدت بے اختیار حاصل ہوگی اور باعث حصول کمالات پیر ہوگی - البتہ اسقدر ضرور لحاظ رہے کہ جن بزرگوں کی فضیلت شرع سے ثابت ہے اُن پر فضیلت نہ دے کہ خلاف شرع ہے اور اسقدر افراط منع ہے - پیر کی غیبت میں اسکی صورت کا تصور رکھے کہ پیر واسطہ اللہ تعالیٰ کے فیض حاصل ہونے کا ہے، اس کا سب کچھ حصول پیر ہی کے ذریعہ سے ہے - مرشد کامل کی توجہ مداومت اشغال و اذکار، انقطاع خلق و دوام توجہ الی اللہ سے بہت جلد راہ سلوک طے ہوتی ہے - بغیر حصول مراتب توبہ - انابت - زہد - قناعت - ورع - صبر - شکر - توکل - تسلیم رضا کے وصول مرتبۂ ولایت محال ہے - اور اس مرتبہ پر پہنچنا اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے - بعض کو جلد عنایت فرماتا ہے اور بعض کو بدیر ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے) ہر چہار فنا مندرجہ ذیل کا حاصل کرنا گویا رتبۂ ولایت پر پہنچنا ہے - فنائے خلق یعنی امید و بیم ماسوائے خدا تعالیٰ سے جاتی رہے - فنائے خواہش و ہوا یعنی سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی خواہش دل میں نہ رہے - شعر

بجہ تسکین دہم دیدۂ دل را کہ مُدام
دل ترا می طلبد دیدہ ترا می جوید

فنائے ارادہ یعنی صفتِ ارادہ دل سے جاتی رہے - اپنی ذات مثل مُردہ نظر آئے - فنائے فعل یعنی مصداق بِیْ یُبْصِرُ ساتھ میرے دیکھتا ہے بِیْ یَسْمَعُ ساتھ میرے سنتا ہے - بِیْ یَنْطِقُ ساتھ میرے بولتا ہے

بِیْ یَبْطِشُ ساتھ میرے گرفت اور حملہ کرتا ہے بِیْ یَمْشِیْ ساتھ میرے چلتا ہے۔ بِیْ یَعْقِلُ ساتھ میرے سمجھتا ہے۔ ہو جائے۔

وضو

ہر نماز کے لئے وضو فرض ہے خواہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنت یا نفل۔ طوافِ کعبہ اور قرآن شریف چھونے کیلئے واجب ہے۔ سونے کے واسطے سنت ہے۔ پہلے تین بار ہاتھ پہنچوں تک دھوئے پھر مسواک کرے

مسواک کے فوائد

مسواک سوائے موت کے ہر مرض کی شفا ہے اور مرنے کے وقت کلمۂ شہادت کی یاد دلانے والی ہے۔ یہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، گندہ دہنی اس سے دور ہوتی ہے، بصارت کو تیز کرتی ہے، پیری میں تاخیر ہوتی ہے۔ پُل صراط پر چلنے میں سرعت بخشتی ہے۔ عورت کو ہمیشہ مسواک نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اسکے دانت کمزور ہونگے اس لئے صنوبر اور بطم کے گوند کا چبانا قائم مقام مسواک کے ہے۔ پھر سیدھے ہاتھ سے تین دفعہ مُنہ میں پانی ڈالکر کلی کرے۔ اس طرح کہ سارے مُنہ میں ہر بار پانی پھر جائے۔ قبلہ کی طرف کلی نہ کرے، نہ تھوکے پھر سیدھے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی ڈالے نرم ناک تک پھر بائیں ہاتھ سے ناک کو پاک کرے۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے ہر بار نیا پانی لے۔ پھر تین بار تمام مُنہ دھوئے۔ سر کے بالوں سے ٹھڈی تک اور دونوں کانوں کی لو تک۔ منہ پر پانی اوپر کے سر کی طرف سے ڈالے۔ مُنہ دھوتے وقت آنکھیں بند نہ کرے وضو کا پانی آنکھوں کے اندر جانے دے مُنہ پر زور سے پانی نہ مارے مُنہ کا پانی وضو کے پانی میں نہ گرے۔ اگر ڈاڑھی ہو تو ہر بال کو جڑ تک تر کرنے میں کوشش کرے۔ ڈاڑھی گھنی ہو تو جڑ کے اندر پانی پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ صرف بالوں کو تر کر کے داڑھی میں خلال کرے۔ خلال سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے اس طرح کرے کہ انگلیاں ڈاڑھی کے بالوں میں ٹھوڑی کے نیچے سے ڈالے اور اوپر منہ کی طرف لائے اس طور پر کہ پشت ہاتھ کی وضو کرنے والے کی طرف رہے اور انگلیوں کی اندرونی جانب ڈاڑھی کی طرف رہے۔ منہ دھوتے وقت دل سے نیت کرے کہ یہ وضو نماز کے لئے کرتا ہوں اللہ کی رضا مندی کے واسطے۔ اور زبان سے نیت کرنا مستحب ہے۔ زبان سے اس طرح نیت کرے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔ پھر تین بار کہنیوں سمیت اول سیدھے ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کو اس طرح دھوئے کہ اول دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح تر کرے۔ پھر تین تین بار پانی انگلیوں کے سرے سے کہنی کی طرف ڈالے کہ ہر بار کل ہاتھ تر ہو جائے۔ کہنی کی طرف سے پانی ہاتھ پر نہ بہائے پھر انگلیوں کا خلال کرے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے اوپر کی جانب سے پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے اوپر کی جانب سے بعدہ جدید پانی سے ہاتھوں کو تر کر کے تمام سر کا ایک بار مسح کرے اگر سر پر بال نہیں ہیں تو مسح اس طرح کرے کہ دونو ہاتھوں کی انگلیوں کے بیچ کی اور اسکے پاس والی اور چھنگلیا کے سروں کو باہم ملا کر پیشانی کے پاس سے اس طرح پشت کی طرف بیچ سر میں ہوتا ہوا سر کے نیچے تک لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے نہ لگ جائیں۔ ہتھیلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں کلمۂ شہادت کی انگلیاں بالکل علیحدہ رہیں پھر ان چھوں انگلیوں کو چھوڑ دے اور دونوں ہتھیلیوں سے پشتِ سر کی دونوں جانب کا مسح کرتا ہوا پیشانی کی طرف لائے اور اگر سارے سر پر بال ہوں تو چھوں انگلیوں اور ہتھیلیوں سے اول ہی مرتبہ شروع سے آخر تک مسح کرتا ہوا چلا جائے پیشانی کی طرف ہتھیلیوں کے واپس لانے کی ضرورت نہیں ہے پھر دونوں شہادت کی انگلیوں کے سرے سے کانوں کے سوراخ کے اندر اور اسکے پاس کے خلو میں لمبائی کی جانب انگشت شہادت سے مسح کرے۔ پھر ہر دو انگوٹھے کی جانب باطن سے کانوں کے اوپر کی جانب جڑ کا کانوں کی نوک کی جانب سے اور انگوٹھوں کی جانب ظاہر سے کانوں کی جڑ کی جانب کنپٹی کا مسح کرے۔ کانوں کے مسح کے لئے دوبارہ جدید پانی کی ضرورت نہیں ہے۔ بعد مسح سر اور کانوں کے سیدھے ہاتھ کی پچھلی تین انگلیوں یعنی بیچ کی اسکے پاس کی اور چھنگلیا کے جانب پشت سے سیدھی جانب گردن کا اور بائیں ہاتھ کی تین پچھلی انگلیوں یعنی بیچ کی اسکے پاس والی اور چھنگلیا کی جانب پشت سے بائیں جانب گردن کا مسح کرے۔ گلے کا مسح نہیں چاہیئے پھر دونوں پیر ٹخنوں سمیت تین تین بار دھوئے۔ اول سیدھا پیر پھر بایاں پیر اور انگلیوں کے سرے کی طرف سے دھوئے اور پیر کی انگلیوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے نیچے یعنی تلوے کی جانب سے انگلیوں کا خلال کرے۔ سیدھے پیر کی چھنگلیا سے خلال شروع کرے اور بائیں پیر کی چھنگلیا پر ختم کرے۔

وضو میں دنیاوی باتیں نہ کرے۔ وضو کرتے ہوئے کلمۂ شہادت پڑھے۔ منہ یا ہاتھ یا پیروں کے دھونے میں ناخن یا بال کے برابر بھی کوئی جگہ خشک رہجائیگی تو وضو درست نہ ہوگا جب تک کل عضو پر بالاستیعاب پانی نہ پہنچ جائے گو کئی مرتبہ پانی ڈالا جائے۔ ایک بار ہی کے حکم میں شمار ہوگا۔ تین چلو ڈالنے کا اعتبار نہیں ہے۔ ترتیب کے ساتھ ہر عضو کو دھونا چاہیئے۔ یعنی اول ہاتھ پہنچوں تک دھوئے پھر کلی کرے، پھر ناک میں پانی ڈالے پھر منہ دھوئے۔ پھر کہنیوں تک

ہاتھ دھوئے، پھر مسح کرے، پھر پیر دھوئے اور پے در پے ہر عضو کو دھوئے۔ درمیان میں کسی عضو کے دھونے میں اس قدر توقف نہ کرے کہ وہ عضو خشک ہو جائے۔

وضو میں ہر ابتدا سیدھی جانب سے کرے۔ جہاں تک ہو سکے قبلہ رو بیٹھ کر وضو کرے کہ بڑا ثواب ہے، مگر پیر قبلہ کی طرف نہ دھوئے بلکہ رُخ بدل لے، قبلہ پشت کی طرف ہو یا کسی اور طرف۔

وضو کیا ہوا پانی پاک ہے مگر دوسری شے کو پاک نہیں کر سکتا وضو میں زیادہ پانی خرچ نہ کرے کہ اسراف میں داخل ہے۔

فرائض وضو

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔ مُنہ دھونا یعنی پانی کا بہانا ٹپکنے کے ساتھ اگرچہ ایک قطرہ ہی ٹپکے۔ ٹپکنے کا کمتر درجہ یہ ہے کہ دو بوندیں ٹپکیں تو اگر اعضا کو پانی سے چپڑ لیگا اور پانی نہ بہے گا تو جائز نہ ہوگا۔ ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے اور کانوں کی لو تک منہ کا دھونا فرض ہے۔ کہنیوں سمیت ہاتھوں کا دھونا۔ چوتھائی سر کا مسح اور ٹخنوں سمیت پیروں کا دھونا۔ باقی سنت ہیں۔

وضو توڑنے والی چیزیں

جو چیز پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے ظاہر ہو اور خون

یا پیپ وغیرہ جو اپنی جگہ سے نکل کر تجاوز کر جائے یا کسی زخم سے پیپ نکلے اور یا مُنہ بھر قے آجائے خواہ پت ہوں یا کھانا پانی تو ان سب صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر بلغم یا جمے ہوئے خون کی قے آئے اُس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

غسل جنابت

میں تین فرض ہیں۔ کلی کرنا، ناک میں پانی دینا۔ تمام بدن پر پانی بہانا۔

تیمم

تیمم میں نیت فرض ہے۔ تیمم کی نیت ہے تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے۔ اور تیمم کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ پاک مٹی پر پہلے دونوں ہاتھ مارے، اس ترکیب سے کہ تمام ہتھیلیاں اور انگلیاں مٹی میں لگ جائیں۔ پھر مُنہ پر مسح کرے جسقدر مُنہ وضو میں دھونا فرض ہے اُسی قدر سب پر مسح ہو جائے کوئی جگہ باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔ اگر ڈاڑھی ہو تو مثل وضو خلال کرے۔ بعد اس کے پھر ہاتھ مٹی پر مثل سابق مارے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے اس ترکیب سے کہ تین انگلیوں اور آدھی ہتھیلی سے ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک مسح کرے۔ پھر باقی ایک انگلی اور انگوٹھے سے اور باقی ہتھیلی سے اندر کی جانب کہنی سے کفِ دست پر لے جا کر مسح کرے اور انگلیوں کے سرے پر ختم کرے پھر انگلیوں کا باہم ہتھیلی کی جانب سے خلال کرے۔

موزہ کا مسح

موزہ پر مسح کرنا احادیث سے ثابت ہے اگر با طہارت پہنا ہو تو مسافر کے واسطے مسح کی مدت وضو ٹوٹنے کے وقت سے تین دن اور تین رات ہیں۔ اور مقیم کے واسطے ایک دن اور ایک رات۔

پاکی فرض ہے

جن چیزوں کا پلید ہونا شرع میں وارد ہے ان چیزوں سے کپڑے اور بدن کو پاک رکھنا فرض ہے

اوقات نماز

نماز فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے کنارۂ آفتاب نکلنے تک ہے۔ صبح کاذب اور صبح صادق کی تمیز اور شناخت یہ ہے کہ صبح کے قریب ابتداءً روشنی کا ایک سفید خط طول میں شرقاً غرباً نمودار ہوتا ہے اسکو صبح کاذب کہتے ہیں۔ بعد میں اس خط کی سفیدی شمال و جنوب میں پھیل جاتی ہے اسکو صبح صادق کہتے ہیں۔

ظہر کی نماز کا وقت آفتاب کے زوال یعنی دوپہر کو سورج کے ڈھلنے سے اُس وقت تک ہے کہ ہر شے کا سایہ سوائے سایہ اصلی کے دوگنا ہو جائے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہئے کہ ظہر کا وقت اُسوقت تک باقی رہتا ہے جب تک دن کا ساتواں حصہ باقی رہے۔

عصر کا وقت ظہر کے وقت کے ختم سے یعنی ساتواں حصہ دن رہے کے بعد سے آفتاب کے زرد اور بے شعاع ہو جانے تک ہے۔ بے شعاع ہو جانے کی شناخت یہ ہے کہ آفتاب کو دیکھ کر آنکھیں نہ چُندھیا جائیں۔ اسکے بعد غروب آفتاب تک مکروہ تحریمی ہے اسمیں اسی دن کی عصر کو پڑھے تو بکراہت تحریمی جائز ہے۔ دوسری نماز فرض و نفل جائز نہیں۔ اگر نماز عصر وقت میں شروع کی اور ختم اس کا اُسوقت ہوا کہ آفتاب زرد اور بے شعاع ہو گیا تو نماز مکروہ نہ ہوگی۔

مغرب کا وقت غروب آفتاب کے بعد سے سرخی شفق کے دور ہو جانے تک ہے جو جانب غروب آفتاب پیدا ہوتی ہے۔ گویا غروب سے ایک گھنٹہ تک سب کے نزدیک وقت مغرب کا رہتا ہے۔ مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ اور جب ستارے اچھی طرح نکل آئیں اُسوقت نماز مغرب پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

مغرب کا وقت گزر جانے کے بعد یعنی ایک گھنٹہ بیس منٹ کے بعد سب کے نزدیک عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور آدھی رات

تک رہتا ہے - آدھی رات کے بعد صبح صادق کے طلوع تک مکروہ تحریمی ہے - عشار کی نماز سے پہلے سونا منع ہے -

اور وتر کا وقت عشار کی نماز کے بعد سے طلوع صبح صادق تک ہے - اگر جاگتے رہنے کا یقین ہو تو آخر رات میں وتر پڑھے ورنہ عشار کے بعد اسکے ساتھ ہی پڑھنا چاہیئے -

گرمی کے موسم میں ظہر ایسے ٹھنڈے وقت میں پڑھے کہ دیوار کے سایہ میں نماز کے لئے مسجد میں جاسکے - اور جاڑوں میں جلدی کرے - یعنی شروع وقت میں نماز پڑھا کرے

عصر کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھے اور مغرب کی نماز بھی اذان کے بعد فوراً پڑھ لینی چاہیئے کہ مغرب کا اصلی وقت بہت تھوڑا ہے -

اور فرضوں کے بعد سنتیں بھی بلا توقف فوراً پڑھ لے - بعض لوگ جو بعد فرض کچھ وظیفہ پڑھ کر سنتیں پڑھتے ہیں ایسا نہیں چاہیئے -

عشار کی نماز ہمیشہ تہائی شب کو یعنی دس بجے کے قریب پڑھنا مستحب ہے اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھنی مستحب ہے کہ اگر اتفاقاً نماز ٹوٹ جائے تو وضو کر کے چالیس آیتیں نماز میں پڑھ سکے

صبح کے وقت نماز کے پہلے اور نماز کے بعد وقت اشراق تک اور عصر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے تحیۃ الوضو اور نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے

اگر جماعت کی نماز نہ ملنے کے خوف سے صبح کی سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھ سکے تو پھر اسکی قضا نہیں - اور بعض علمار کے نزدیک بعد فرض طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھا رہے - بعد طلوع پر سنتیں پڑھ کر اٹھے - بعد فرض کے طلوع سے پہلے سنتیں پڑھنا منع ہے

ابر کے دن عصر اور عشار میں جلدی چاہیئے - سورج کے نکلتے اور ڈوبتے وقت اور عین دوپہر کو نماز پڑھنی درست نہیں -

اذان

اذان سن کر شیطان چھتیس کوس بھاگ جاتا ہے - اذان دینے کا بڑا ثواب ہے - فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر لوگ اذان کے ثواب کی قدر جانیں تو گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے بھی آکر اذان کہیں - اذان دینے والا قیامت میں لمبی گردن والا ہوگا - جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے اسی قدر بخشش اسکی ہوتی ہے اور جن وانس وشجر وحجر، حیوان وغیرہ اسکی نیکی پر گواہی دینگے - جس شخص نے طلب ثواب کی غرض سے سات سال تک اذان دی تو دوزخ کی آگ سے اسکے لئے رہائی لکھ دی گئی، اور بہشت واجب ہوگئی - اذان دینے والے کے واسطے روزمرہ ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور تکبیر کے عوض تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں - اذان پر مزدوری لینی اچھی نہیں -

جب اذان سنے لیٹا ہو تو بیٹھ جائے - بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے کیونکہ مقتضائے ادب ہے اذان کی طرف رُخ کر کے توجہ اور ادب سے سُنے - اذان سنتے ہی جَلَّ شَانُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ کہے جب تک اذان ختم نہ ہو کوئی کلام دنیاوی نہ کرے - کھیل، کود، کام کاج، بات چیت چھوڑ کر جو لفظ اذان دینے والا کہے اُسے خود بھی آہستہ سے اپنے دل میں کہتا جائے - جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سُنے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر انگوٹھوں کو شہادت کی انگلیوں کے اگلے پوروں کے پاس رکھ کر انگوٹھے ناخن اور پوروں کو دیکھ کر چوم لے اور یہ پڑھے قُرَّةُ عَيْنِيْ تَحْتَ قَدَمَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (یا رسول اللہ! آپ کے پاؤں کے نیچے میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کے سننے پر کہے - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (بغیر اللہ کی مدد کے طاقت اور قوت نہیں -) اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سنے تو کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا) اور لاحول پڑھے - جب اذان ختم ہو جائے تو روبقبلہ ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر درود شریف یا بسم اللہ پڑھے پھر دعائے ماثورہ آہستہ آہستہ ادب سے پڑھے بڑا ثواب ہے - وہ یہ ہے -

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ

یا اللہ اس پوری اذان اور دائم نماز کے پروردگار - ہمارے سردار محمدؐ کو وسیلہ اور بزرگی اور بلند درجہ عنایت کر اور ان کو اس مقام محمود میں اٹھا جسکا تونے وعدہ کیا ہے اور ہم کو ان کی شفاعت نصیب کر تو وعدہ خلاف نہیں ہے

نماز کے ۱۳ فرض

نماز میں تیرہ فرض ہیں - سات باہر نماز سے اور چھ اندر نماز کے - باہر کے سات یہ ہیں بدن کی پاکی - کپڑوں کی پاکی - جائے نماز کی پاکی - ستر ڈھانکنا - وقت پر نماز پڑھنا - قبلہ کی طرف کھڑا ہونا - دل میں نماز کی نیت کرنی کہ فلاں وقت کی نماز پڑھتا ہوں -

اور چھ فرض داخل نماز کے یہ ہیں :- تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرنا - کھڑے ہو کر نماز پڑھنا - قرأت یعنی نماز میں کچھ قرآن شریف پڑھنا - رکوع و سجدے ہر رکعت میں کرنا - قعدۂ آخر یعنی آخر نماز کے التحیات کی بقدر بیٹھنا - اگر ان فرضوں میں سے ایک میں بھی نقصان آجائیگا تو نماز جاتی رہیگی - اور پھر سے نماز پڑھنا چاہیئے -

نماز کے ۱۴ واجب

سارے الحمد پڑھنا - الحمد کے بعد کوئی دوسری سورۃ یا رکوع یا تین یا ایک آیت پڑھنا -

رکوع اور سجدوں میں دیر کرنا۔ رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہو کر سجدہ کو جانا۔ ایک سجدہ کر کے بیٹھنا اور پھر سجدہ کرنا۔ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد التحیات کے واسطے بیٹھنا۔ التحیات دونوں قعدوں میں پڑھنا۔ امام کا پکار کے پڑھنا جہاں پکار کے پڑھتے ہیں اور آہستہ پڑھنا جہاں آہستہ پڑھتے ہیں۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ آخر نماز پر کہنا۔ دعائے قنوت وتر میں پڑھنا۔ چھ چھ تکبیریں دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنا۔ چار رکعت فرض میں سے دو رکعت اول کو قرارت کے واسطے مقرر کرنا۔ جو فرض بار بار رکعت میں آتے ہیں ان میں ترتیب کی رعایت رکھنی۔ ہر واجب میں ترتیب کی رعایت رکھنی۔ ان چودہ واجبوں میں سے اگر قصداً ایک بھی ترک کریگا تو نماز گویا جاتی رہے گی۔ اور اسکا اعادہ واجب ہوگا۔

نماز جمعہ

جمعہ کی نماز فرض عین ہے اور بہ نسبت ظہر کے یہ زیادہ مؤکد ہے کیونکہ جمعہ میں جو تہدید آئی ہے ظہر میں ویسی نہیں آئی۔ جمعہ کی نماز ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے اس روز بعد اذان قبل نماز جمعہ وتیاری کاروبار منع ہے۔ نماز ہی کے اہتمام میں رہنا چاہئے۔ نہا دھو کر مسواک کر کے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر شہر کی سب سے بڑی مسجد میں نماز کے لئے جائے کہ بڑا ثواب ہے ورنہ محلہ کی مسجد میں پڑھے۔ جب امام ممبر پر بیٹھے تو امام کے سامنے اذان کہی جائے۔ جب خطبہ شروع ہو تو مقتدی چپ چاپ بیٹھ کر اس کو سنیں۔ اول خطبہ کے وقت نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر دوزانو باادب بیٹھے تو بہتر ہے۔ اور دوسرے خطبہ کے وقت دونوں ہاتھ دونوں زانوؤں پر رکھیں۔ کوئی نماز خواہ سنت یا نفل نہ پڑھیں۔ اگر سنتیں قبل جمعہ نہ پڑھی ہوں تو خطبہ ہو جانے کے بعد نہ پڑھے بلکہ بعد فرض جمعہ کے ان سنتوں کو پڑھے۔ ہر نماز کی سنتیں خواہ جمعہ ہو یا غیر جمعہ گھر پر پڑھنا بہتر ہے۔ امام دو خطبے پڑھے۔ اول خطبہ پڑھ کر ممبر پر اتنی دیر کے لئے بیٹھ جائے جتنی دیر میں تین آیتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ اس وقت ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگنی چاہئے نہ امام کو نہ مقتدی کو۔ اگر کوئی اپنے دل میں دعا مانگے تو مضائقہ نہیں۔ پھر امام کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پہلے کی نسبت ذرا آہستہ پڑھے اور اسمیں صحابہ کے فضائل و محامد پڑھے۔ اولیٰ یہ ہے کہ عربی زبان کا خطبہ پڑھے اور اردو وغیرہ کے اشعار یا عبارت شامل نہ کرے۔ جب خطبے تمام ہو جائیں تو اقامت کہی جائے اور امام لوگوں کے ساتھ دو رکعت فرض جمعہ پڑھائے۔ جمعہ کا خطبہ واجب ہے۔ اگر یہ ترک ہو جائیگا تو نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی۔ پھر خطبہ پڑھ کر نماز پڑھے۔ عیدین کا خطبہ سنت ہے اگر نہ پڑھا جائیگا تو نماز صحیح ہوگی۔

عورتوں کو زمانہ کی نازک حالت کی بنا پر جمعہ میں شامل ہونا نہ چاہئے۔

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے حالت جلسہ میں جماعت میں آکر شامل ہو تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے جمعہ ادا ہو جائے گا اور جس وقت وہ نماز میں شامل ہو تو جمعہ کی نیت کر کے شامل ہو نہ ظہر کی۔ اگر ظہر کی نیت کر کے شامل ہوگا تو اقتدا صحیح نہ ہوگی۔

مسافر، غلام، بیمار، عورت، لڑکے، دیوانے، اندھے اور لنگڑے پر جمعہ فرض نہیں۔ ان کے سوا سب پر فرض ہے۔

جس شخص پر جمعہ فرض نہیں وہ جمعہ ادا کرے تو درست ہے یعنی اگر وہ جمعہ کی نماز پڑھ لیگا تو اس کا ظہر کا فرض ادا ہو جائیگا۔

اکابر اور علماء اور پیرانِ طریقت کا یہ معمول دیکھا اور سنا گیا ہے کہ جمعہ کے روز اول چار رکعت "سنت قبل از نماز جمعہ" کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ پھر امام کے ساتھ دو رکعت فرض جمعہ پڑھتے ہیں۔ اسکے بعد چار رکعت نماز سنت "بعد از نماز جمعہ" کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ پھر چار رکعت "فرض آخر ظہر" کی نیت سے مگر چاروں رکعتیں بھری۔ پھر دو رکعت سنت "بعد از نماز جمعہ" کی نیت سے پڑھتے ہیں۔

نماز عیدین

عید کی نماز واجب ہے اور دو رکعتیں بے اذان و بے تکبیر پڑھی جاتی ہیں۔

بعد تکبیر تحریمہ کے حسب دستور سبحان پڑھ کر تین تکبیریں کہے ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جیسے بوقت تکبیر تحریمہ اٹھاتے ہیں۔ دو تکبیروں کے درمیان ہاتھ نہ باندھے۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے اور اعوذ باللہ پڑھ کے الحمد اور سورت پڑھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر تین تکبیریں کہے اور ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ تین تکبیروں کے درمیان ہاتھ نہ باندھے تیسری تکبیر کے بعد اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے۔ اور دونوں رکعتوں کے تمام کرنے کے بعد خطبۂ جمعہ کی طرح خطبہ پڑھے۔ لیکن جمعہ میں خطبہ پڑھنا فرض ہے اور عیدین میں سنت ہے۔ نماز اور خطبہ کے درمیان دعا نہیں مانگنی چاہئے۔ بلکہ نماز کے بعد اس کے متصل ہی خطبہ پڑھے پھر دعا مانگے۔ دو تکبیروں کے درمیان بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرنا چاہئے۔ **مسئلہ** عید کی نماز اسی پر واجب ہے جس پر جمعہ فرض ہے۔ چنانچہ مسافر، غلام، مریض اور عورت پر واجب نہیں۔ اندھے اور لنگڑے پر واجب نہیں اور اسکی ادا کے لئے جماعت اور شہر شرط ہے اور سلطان بھی شرط ہے۔ لیکن مراد سلطان سے یہ ہے کہ باعث انتظام ہو اور انبوہ و اجتماع میں اسکے انتظام کے باعث دنگا فساد نہ ہو۔ جامع الرموز میں لکھا ہے کہ اگرچہ سلطان کافر ہو اقامت جمعہ چاہئے۔ اور اعتقاد ے

از حسین بن حسن نظامی

عالمگیری میں لکھا ہے کہ جن بلاد کے حکام کفار ہیں وہاں کے مسلمان جمعہ پڑھیں۔ مسئلہ عید کے دن مستحب ہے کہ آدمی غسل کرے مسواک کرے خوشبو لگائے، اچھے اچھے کپڑے پہنے اور عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرے۔

صدقۂ فطر اور اسکا وزن

صدقۂ فطر میں نصف صاع گیہوں ہوتے ہیں یا ایک صاع جو۔ ایک صاع کے دو سو ستر تولے ہوتے ہیں اور نصف صاع کے ایک سو پینتیس تولے۔ اپنے شہر کے سیر کا اسی کے موافق حساب کرکے ادا کرے۔ اپنی طرف سے، اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اور لونڈی غلام کی طرف سے صدقۂ فطر دینا چاہئے۔ بشرطیکہ بقدر رکھتا ہو یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی مالیت کے بقدر رقم حوائج اصلی کے علاوہ اسکے قبضے میں ہو اور اسقدر یا اس سے زیادہ قرضدار نہ ہو۔ حوائج اصلی سے مراد رہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے اور خانہ داری کا ضروری اسباب ہے۔

مسئلہ زکوٰۃ میں شرط ہے کہ مال پر برس گذرے بغیر زکوٰۃ لازم نہیں آتی۔ سونے اور چاندی کے سوا مواشی میں جنگل کا چگنا اور مال تجارت کی نیت شرط ہے۔ لیکن صدقۂ فطر میں یہ تینوں باتیں شرط نہیں۔ جو شخص کہ نصاب کا مالک ہو اگرچہ اس کے مال پر برس دن نہ گذرا ہو یا مواشی ہوں کہ جنگل میں نہ چگتی ہوں یا اور مال ہو اور نیت تجارت کی نہ ہو اسپر صدقۂ فطر لازم آئیگا۔

آداب عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کے احکام عید الفطر کے موافق ہیں۔ مگر عید قرباں میں مستحب ہے کہ جب تک نماز نہ پڑھی جائے کھانا نہ کھائے اور بہتر ہے کہ بعد نماز اپنی قربانی میں سے کچھ کھائے اور قبل نماز بھی کھا سکتے ہیں۔ اور عیدگاہ جاتے ہوئے تکبیر پکار کر راستہ میں کہے اور واپسی کے وقت راستہ میں نہ کہے۔ نماز بقر عید کی بھی قضا نہیں۔ اور اگر کسی عذر یا بغیر عذر کے نماز نہ پڑھی گئی تو تیسرے دن تک نماز درست نہیں۔ اور تکبیرات تشریق اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عرفہ کی فجر سے ہر فرض کے بعد جو مردوں کی جماعت کے ساتھ پڑھا جائے مقیم اور اس عورت اور مسافر کے لئے جو مقیم کے پیچھے نماز پڑھے امام تشریق کے آخری روز یعنی تیرہویں تاریخ کی عصر تک کہنا واجب ہے۔ امام اور مقتدی دونوں کو کہنا چاہئے۔ مسجد میں تکبیرات کو آہستہ آواز سے کہے بہت چلا کر نہ کہے۔

احکام قربانی

ہر مسلمان مالدار (مالدار سے وہ مالدار مراد ہے جس پر صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے) آزاد مقیم پر قربانی واجب ہے۔ عقل اور بلوغ کی اس میں شرط نہیں ایک آدمی کو ایک بکری قربانی کرنا درست ہے اور ایک گائے اور ایک اونٹ بھی ایک آدمی کو درست ہے۔ اور اگر سات آدمی تک، شریک ہو کر ایک گائے یا ایک اونٹ قربانی کریں تب بھی درست ہے، مگر جبکہ ساتوں آدمی برابر ساتواں حصہ قیمت کا دیں۔ اگر ساتوں شرکا میں سے ایک بھی ساتویں حصہ سے کم قیمت دیگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔

قربانی اونٹ، گائے، اور بکری اور بھینس کی درست ہے بھیڑ اور دنبہ بکری کی جنس میں داخل ہیں۔ بھینس گائے کی جنس میں داخل ہے۔ قربانی کا گوشت شریک لوگ وزن کرکے تقسیم کرلیں۔ اٹکل سے نہیں۔ مگر جب گوشت کے ساتھ پائے اور چمڑا بھی ملا کر تقسیم کریں تو اس صورت میں وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں بلکہ اس طرح پر کہ ہر ایک کے حصہ میں کچھ گوشت اور کچھ چمڑے کا ٹکڑا ہو۔ اور خواہ ایک حصہ میں گوشت اور پائے ہوں اور دوسرے حصہ میں گوشت اور چمڑا ہو۔

اگر ایک شخص نے قربانی کے واسطے ایک گائے خریدی اور خریدنے کے بعد چھ آدمی اور بھی شریک ہو گئے تو درست ہے یہ شریک ہونا خریدنے سے پہلے مستحب ہے کیونکہ خریدنے کے بعد شریک ہونا مکروہ ہے

قربانی اسی پر واجب ہے جس پر صدقۂ فطر واجب ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صاحب مقدور ہو کر قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ اور قربانی اپنی ہی جان کے بدلے کرے۔ اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے نہیں بلکہ بچے کی طرف سے بچے کے مال سے اُسکا ولی قربانی کرے اور بچہ آپ بھی گوشت کھائے۔ اور جو گوشت اُسکے کھانے سے باقی رہے اُس کو ایسی چیز سے بدلے کہ اس چیز سے بچہ فائدہ اٹھائے شلاً لباس۔ قربانی بعد عید الاضحیٰ کے بارہویں تاریخ ذی الحجہ تک درست ہے۔ رات میں ذبح کرنا درست ہے مگر مکروہ ہے۔ اسواسطے کہ مبادا اندھیری رات میں ذبح کرنے میں غلطی ہو۔

بھیڑ بکری ایک برس سے کم کی قربانی کرنا درست نہیں۔ چھ مہینہ کا دُنبہ قربانی کرنا درست ہے۔ اور چھ مہینہ سے کم کا دنبہ درست نہیں۔ اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں۔ گائے دو برس سے زیادہ کی درست ہے۔ اور دو برس سے کم کی درست نہیں۔ اور اگر

قربانی کا جانور منڈا ہو یعنی بے سینگ کا یا بدھیا ہو یا دیوانہ ہو مگر چارہ وغیرہ کھاتا ہو تو قربانی کرنا درست ہے - اور اگر اندھا یا کانا ہو یا بہت لاغر ہو یعنی اسقدر لاغر ہو کہ اسکی ہڈیوں میں مغز نہ ہو یا اسقدر لنگڑا ہو کہ قربانی کی جگہ تک نہ جاسکے - تو قربانی درست نہیں - جس جانور کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو یا اسکا کان یا دُم تیسرے حصہ سے زیادہ کٹا ہو یا اسکی آنکھ تیسرے حصہ سے زیادہ کم ہوگئی ہو یا اسکا سُرین تیسرے حصہ سے زیادہ کٹا ہو تو ایسے جانوروں کی قربانی کرنا درست نہیں

قربانی پوپلے جانور کی جسکے دانت نہوں اور جس کے کان نہوں یا ناک نہو جائز نہیں - قربانی کے جانور کے بال کاٹنا یا دودھ دوہنا اور اس سے نفع اٹھانا قبل ذبح کے مکروہ ہے -

قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت میں سے آپ کھائے اور غنی اور فقیر سب کو کھلائے اور جمع کر رکھے - اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دے تو اس کا لینا درست ہے - قربانی کا تیسرا حصہ صدقہ کرنا مستحب ہے - عیالدار کو صدقہ نہیں کرنا چاہئے تاکہ لڑکے بالے فراغت سے کھائیں قربانی کی کھال کو للہ دینا یا اُسے فروخت کرکے اسکی قیمت کو تصدق کرنا دونوں درست ہیں ۹۰

قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے - اگر بخوبی نہ کرسکے تو دوسرے کو حکم کردے - قبلہ کی طرف اُس جانور کا مُنہ کرے - اور پچھلے پیر جانب جنوب کرے اور ذبح کے وقت کہے :-

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَاِلَیْکَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ - اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں - اللہ بہت بڑا ہے - یا اللہ تیرے فضل سے - اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں بیشک میری زندگی اور موت رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسکا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں)

فلان ابن فلان کی جگہ قربانی کرنے والے کا اور اسکے باپ کا نام لیں مثلاً اس طرح پر کہیں اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ

قربانی کا جانور ذبح کرکے چھوڑ دے اور جب سرد ہو جائے تو اسکی کھال اور گوشت بنائے - ذبح کرتے وقت جسقدر اس جانور کو پکڑے ہوں یا چھری پکڑنے میں شریک ہوں بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں - جو لوگ چھری پکڑے ہوں اگر سب بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ نہ کہینگے تو وہ جانور حرام ہو جائیگا - اگر بھولے سے ایک شخص دوسرے کا بکرا ذبح کرڈالے اور کھالے تو قربانی صحیح ہے - لیکن ایک دوسرے سے معاف کرالے -

تہجد کی نماز کا وقت

آدھی رات سے چھٹا حصہ رات کا باقی رہنے تک تہجد کی نماز کا وقت ہے اور مقبولیت دعا کا - اسوقت عرش جھومتا ہے - جنات عدن سے ہوائیں پھیلتی ہیں - آسمان دنیا پر جناب باری کا نزول اجلال ہوتا ہے -

تہجد کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے - کہ اول دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے - پھر چھ رکعت دو دو کرکے اور پڑھے - چار سے بارہ تک تہجد پڑھنا سنت ہے جسقدر معمول کرلے اُس قدر ہمیشہ پڑھا کرے اور دو دو اور چار چار اور نیز بارہ رکعت کی ایک نیت باندھنا جائز ہے - مگر اولیٰ دو دو کی نیت ہے - ہر دو رکعت کے سلام کے بعد سو دفعہ سبحان اللہ کہے - رکعت جسقدر طویل ہو بہتر ہے - اسی طرح رکوع و سجدہ و جلسہ طویل ادا کرے - قرأت آواز سے اور آہستہ دونوں طرح جائز ہے - جس طرح جی لگے اُس طرح پڑھے -

بعد نماز تہجد تھوڑی دیر سو رہے - چھٹا حصہ شب کا بھی نماز فجر تک وظیفہ کے لئے مقرر ہے - غرضکہ یہ اوقات ورد و وظائف عابدوں اور اکابر ساف کے مقرر کئے ہوئے ہیں - اور اسمیں بہت منفعتیں اور برکتیں ہیں جنکو قلم احاطہ نہیں کرسکتا -

ان کے سوا چار باتیں اور بھی بندگان دین مستوب جانتے اور کرتے چلے آتے ہیں - روزہ رکھنا - صدقہ دینا اگرچہ تھوڑا ہو - بیمار کو پوچھنا اور جنازوں پر حاضر ہونا - صدقہ کی تعریف میں بہت احادیث مذکور ہیں اگلے بزرگ اس بات کو برا جانتے تھے کہ سارا دن گذر جائے اور کچھ خیرات نہ کریں - گو ایک خرما یا پیاز یا روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو - روپیہ دینا ہی صدقہ نہیں ہے بلکہ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے ضعیف کی طرف سے کفیل ہونا صدقہ ہے - راستہ بتانا صدقہ ہے - ایذا کی چیز کا دور کرنا صدقہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا صدقہ ہے - اور دو رکعت چاشت کی بھی صدقہ ہیں لہذا حسب فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب کو آدمی اختیار کرے

عابد کے اوقات اور وظائف کی ترکیب تو حسب صراحت مندرجہ بالا ہے - ہر شخص کے وظیفہ کا طریقہ اس کے حسب حال مختلف ہوتا ہے کوئی کچھ پڑھتا ہے، کوئی کسی چیز کا ورد کرتا ہے، کوئی بکثرت کوئی کم غرضکہ وظیفوں سے دل کا تزکیہ اور پاک کرنا اور زیور ذکر الٰہی سے اسکو آراستہ کرنا مقصود ہے - پس جس ورد و وظیفہ سے اچھا اثر اس کے دل پر پڑے - اسی پر مداومت کرنا چاہیئے -

---

نماز تراویح

صحیحین میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص ثواب سمجھکر رمضان میں قیام کریگا اس کے سب پہلے گناہ بخشے جائینگے۔ مراد قیام رمضان سے تراویح ہے جیسا کہ ہدایہ سے ثابت ہوتا ہے۔ پس نماز تراویح کا یہ ثواب ہے کہ اس کے سبب سے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں **مسئلہ** بیس رکعتیں تراویح کی پڑھے اس طرح پر کہ ہر چار رکعت کے بعد راحت کے لئے کچھ توقف کرے اور تسبیح وتقدیس میں مشغول ہو۔

اعتکاف

آخر عشرۂ رمضان مبارک میں اعتکاف سنت موکدہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عشرۂ آخر کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ پس سنت یہ ہے کہ بیسویں رمضان کو قبل غروب آفتاب کے کہ بعد اس کے اکیسویں شب شروع ہوگی آدمی بقصد اعتکاف مسجد میں داخل ہو اور دن رات تا نمود ماہ شوال وہیں رہے اعتکاف یہ ہے کہ غلام باظہار کمال عاجزی اپنے آقا کے گھر آپڑا اسلئے یہ ٹھہرنا ہی عبادت ہے۔ مگر چاہئے کہ بلحاظ ماہ مبارک اور مقام متبرک مسجد ایسے وقت میں عبادت کی زیادہ کوشش کرے۔ تلاوت قرآن مجید، درود و ذکر الٰہی اور نوافل میں مشغول رہے۔ بالکل چپ رہنا اعتکاف میں مکروہ ہے۔ مگر بیہودہ باتوں سے بالخصوص کذب وغیبت سے بہت محترز رہے۔

نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگ نماز پڑھ لینگے تو سب کے سر سے اتر جائیگی۔ ورنہ جس جس کو اسکی خبر ہوئی ہوگی وہ سب گنہ گار ہونگے۔

روزہ

روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک بقصد عبادت الٰہی آدمی کھانے پینے اور جماع سے محترز رہے۔ پس رکن روزہ کے فقط یہی ہیں۔ نیت اور کھانے پینے اور جماع سے بچنا۔

زکوٰۃ

شرع میں زکوٰۃ اسکو کہتے ہیں کہ کسی مسلمان فقیر کو بلّٰہ مال کا مالک کرے اس طرح کہ اسی مال سے مالک اول کا نفع بالکل منقطع ہو جائے۔ اسی واسطے زکوٰۃ کا روپیہ مسجد کی تعمیر یا میت کے کفن دفن وغیرہ میں صرف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔
زکوٰۃ فرض ہے اسکا منکر کافر ہے اور اس کا نہ دینے والا قابل قتل ہے۔ سال تمام ہوتے ہی فوراً اسکا ادا کرنا واجب ہے۔ بغیر عذر اگر تاخیر کریگا تو گنہ گار ہوگا۔ زکوٰۃ دیتے وقت ادائے زکوٰۃ کی نیت شرط ہے بغیر اس نیت کے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر کسی فقیر پر اس کا قرض ہے اور اس لئے وہ قرض اس فقیر کو بخش کر ادائے زکوٰۃ کی نیت کی تو جائز نہیں۔ اور اگر اسپر کسی کا قرض ہے اور اس نے قرضخواہ کو زکوٰۃ کا روپیہ دیکر اسکے قرض میں مجرا کیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کر علیٰحدہ کر دی اور ابھی کسی کو نہ دی تھی کہ وہ کسی وجہ سے تلف ہوگئی تو اس شخص کو دوبارہ زکوٰۃ دینی ضرور ہے۔

وجوب زکوٰۃ کی نو شرطیں ہیں

ایک آزاد ہونا تو غلام پر زکوٰۃ نہیں۔ دوسرے مسلمان ہونا تو کافر پر زکوٰۃ نہیں۔ تیسرے عاقل ہونا تو مجنون پر زکوٰۃ نہیں۔ چوتھے بالغ ہونا تو لڑکے پر زکوٰۃ نہیں پانچویں اس مال پر ملک تام یعنی ملک اور قبضہ ہونا۔ تو عورت کا مہر جو خاوند کے ذمہ ہے قبضہ کرنے سے پہلے اسپر زکوٰۃ نہیں قبضہ کے بعد جب پورا سال گذر جائیگا تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ چھٹے اس مال کا اصلی حاجتوں سے زائد ہونا۔ مگر رہنے کے مکانوں اور پہننے کے کپڑوں اور سواری کے جانوروں اور گھر کے اسباب اور استعمال کے ہتھیار اور خدمت کے لونڈی غلاموں پر زکوٰۃ نہیں اور جواہرات اور موتیوں پر بھی اگر تجارت کیلئے نہیں زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح اگر پیسے خرچ کرنے کے واسطے نہ ہوں اور نہ تجارت کے لئے تو انپر بھی زکوٰۃ نہیں۔ ساتویں اس مال کا دین سے خالی ہونا تو جس دین کا مطالبہ وارثن کی طرف سے ہو اسپر زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً کسی شخص پر ایک ہزار روپے کسی کے قرض ہیں اور اسکے پاس بھی ایک ہزار روپے ہیں تو ان روپیوں کی اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی پر مہر معجل یا مؤجل ہے تو ظاہر مذہب کے بموجب صحیح یہ ہے کہ اسپر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ آٹھویں اس مال کا بڑھنے والا ہونا نویں اس مال پر پورا سال گذر جانا۔ اگر نصاب سال کے دونوں طرفوں میں پورا ہو اور درمیان میں کم بھی ہوگیا ہو تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔ زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے۔ نصاب کے مالک ہونے کے بعد سال تمام سے پہلے بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

چاندی سونے کی زکوٰۃ

دوسو درہم پر پانچ درہم واجب ہیں اور بیس مثقال سونے پر آدھا مثقال خواہ زیور ہو یا پتر یا سکہ دار پگھلا ہو یا بے پگھلا ہو۔ دوسو درہم کی ساڑھے باون تولہ چاندی ہوتی ہے اور بیس مثقال سونے کا ساڑھے سات تولہ سونا ہوتا ہے۔ زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے نہ قیمت کا۔ یعنی اگر کسی کے پاس چاندی کا ظرف ڈیڑھ سو درہم کا وزنی ہو اور قیمت اسکی دوسو درہم ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر کسی کے پاس دوسو درہم کا وزنی ظرف ہو گو اسکی قیمت ڈیڑھ سو روپیہ ہو زکوٰۃ واجب ہے۔

تجارتی مال کی زکوٰۃ

تجارت کے واسطے جس قسم کا مال خریدیگا اور اس کی قیمت چاندی

یا سونے کے نصاب کی برابر ہونگی تو اسمیں زکوٰۃ واجب ہو گی۔ یا تو اسی مال کا چالیسواں حصہ ادا کرے یا قیمت لگا کر درہم یا دینار دیدے۔

جانوروں کی زکوٰۃ

چرنے والے جانوروں میں خواہ فقط نر ہوں خواہ نر سے مادہ یا دونوں ملے ہوئے ہوں زکوٰۃ واجب ہے۔ چرنے والے جانوروں سے یہ مراد ہے کہ دودھ کی یا بچہ لینے کی غرض سے یا فربہ ہو کر بیش قیمت ہو جانے کے لئے جنگلوں میں چرائے جائیں۔ اور اگر تجارت کی غرض سے جنگلوں میں چرائے جائیں تو ان میں مالِ تجارت کی زکوٰۃ واجب ہو گی نہ جانوروں کی۔

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ نہ تیس گائے بیل سے کم میں نہ چالیس بکروں سے کم میں۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں نر دینا جائز نہیں۔ جو جانور جنگلی اور پالتو سے پیدا ہوں ان میں ماں کا اعتبار ہے یعنی اگر ماں اُن جانوروں میں کی ہے جنپر زکوٰۃ ہے تو اسپر زکوٰۃ ہو گی ورنہ نہیں مثلاً بکری اور ہرن سے ملکر بچہ پیدا ہوا اگر ماں بکری ہے تو یہ بچہ زکوٰۃ کے جانوروں میں شمار کیا جائیگا ورنہ نہیں۔

جو جانور کام کرتے ہیں یا اُن پر بوجھ لادا جاتا ہے، یا ان کو چارہ کھلایا جاتا ہے تو اُن پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر یہ جانور تجارت کے واسطے ہوں تو ان کا مال تجارت کا حکم ہے۔ ۹۲

مصارف زکوٰۃ

جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جائے وہ چند قسم پر ہیں۔ ایک فقیر جنکے پاس نصاب سے کم مال ہو۔ دوسرے مسکین جنکے پاس کچھ نہ ہو۔ تیسرے عامل یعنی جسکو حاکم نے زکوٰۃ وغیرہ وصول کرنے پر مقرر کیا ہو۔ چوتھے غلاموں کی آزادی کے لیئے۔ پانچویں قرضدار۔ چھٹے فی سبیل اللہ۔ یعنی اُن لوگوں کو دینا جو فقر کی وجہ سے غازیوں کے لشکر سے جُدا ہیں۔ ساتویں مسافر۔

جاہل فقیر کے دینے سے عالم کو دینا افضل ہے۔ مالک کو اختیار ہے کہ ان میں سے ہر قسم کے آدمی کو تھوڑا تھوڑا دے یا ایک ہی قسم کے لوگوں کو یا ایک ہی شخص کو دے۔ اگر وہ مال جو زکوٰۃ میں دیا جائیگا نصاب سے کم ہوگا تو ایک شخص کو دینا افضل ہے اور بقدر نصاب یا اس سے زیادہ ایک شخص کو دینا مکروہ ہے۔ البتہ قرضدار کو اسقدر دینا درست ہے کہ وہ اپنا قرض ادا کرلے اور نصاب سے کم اُسکے پاس باقی رہے۔

زکوٰۃ کے مال سے مسجد وغیرہ بنوانا، حج اور جہاد کے واسطے دینا اور کفن میت میں دینا جائز نہیں۔

جن کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے

زکوٰۃ اپنے اصل یعنی باپ دادا وغیرہ اور فرع یعنی بیٹا بیٹی اور ان کی اولاد کو دینا جائز نہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہ دیں۔

زکوٰۃ کس کو دی جائے؟

البتہ اپنی دوسری ماں جس سے یہ نہ پیدا ہوا ہو اور اسکے بیٹے اور اولاد کو زکوٰۃ دینی جائز ہے۔ بنی ہاشم کو بھی زکوٰۃ نہ دے۔ صدقہ دینا جائز ہے۔ حضرت علی رضہ۔ حضرت عباس رضہ۔ حضرت جعفر رضہ۔ حضرت عقیل رضہ۔ حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد کو ہاشمی کہتے ہیں۔ ان کے غلاموں کو بھی نہ دے۔

صدقۂ فطر میں بہتر یہ ہے کہ اول اپنے بھائی بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو۔ پھر چچا پھوپھی کو پھر اُن کی اولاد کو۔ پھر ماموں پھر خالہ کو۔ پھر اُن کی اولاد کو پھر اور قرابتداروں کو۔ پھر پڑوسیوں کو۔ پھر اپنے خدمتی لوگوں کو۔ پھر شہر یا گاؤں کے لوگوں کو۔

حج

حج خاص اُن فعلوں کا نام ہے جو اوّل سے احرام باندھ کر طواف اور وقوف وقت معیّن میں کرتے ہیں۔ حج فرض ہے اس کا منکر کافر ہے۔ تمام عمر میں ایک بار فرض ہے۔

حج کس پر فرض ہے؟

حج اُس مسلمان عاقل، بالغ آزاد اور تندرست پر واجب ہے جسکے پاس اپنی حاجت سے زائد مکہ تک آنے جانے کا زادراہ اور سواری کا خرچ ہو یعنی گھر اور گھر کے اسباب اور اپنی ضروریات کے سوا اسقدر سرمایہ ہو کہ سواری پر جائے اور آئے اور آنے کے وقت تک اپنے عیال جن کا نفقہ اس پر واجب ہے اُن کا خرچ دے سکے۔ اور راستہ بھی امن ہو۔ عورت کے ساتھ محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور وہ عدت میں بھی نہ ہو۔

حج کی شرطیں

ادائے حج کی تین شرطیں ہیں احرام۔ خانہ کعبہ۔ وقت حج

حج کے ارکان

حج کے دو رکن ہیں۔ وقوف عرفات اور طواف زیارت۔

حج کے واجبات

حج میں پانچ واجب ہیں۔

(۱) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا

(۲) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۳) تینوں جمروں میں کنکریاں مارنا۔

(۴) سر منڈوانا یا بال کتروانا

(۵) طواف صدر

اور باقی افعال سُنّت ہیں یا مستحب ہیں۔

حرام اور حلال جانور

قاعدہ:- جن جانوروں کی حرمت کلام اللہ شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہوتی ہے جیسے سور، گدھا، یا گوہ بیشک حرام ہیں۔

قاعدہ:- جن جانوروں میں خون بالکل نہیں ہے جیسے مکھی، بھنبیری، پتنگا، بھونرا، بھڑ، جونک، جوں، جھینگر، مکڑی، بچھو، چیچڑی، چیونٹی، چیونٹا، جگنو، بیر بہوٹی، دیمک، کنسلائی، کملا وغیرہ سب حرام ہیں۔ مگر ٹڈی بغیر ذبح بھی حلال ہے۔

قاعدہ:- جن جانوروں میں خون ہے، لیکن خون بہتا ہوا نہیں ہے جیسے سانپ، چھپکلی گرگٹ وغیرہ سب حرام ہیں۔

قاعدہ:- جو جانور کہ حشرات الارض ہیں یعنی زمین کے اندر رہتے ہیں جیسے چوہا، چھچھوندر، گھونس، نیولا وغیرہ سب حرام ہیں۔ مگر خرگوش حلال ہے۔

قاعدہ:- جو جانور کہ دریا میں پیدا ہوتے ہیں اور وہیں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مینڈک، کیکڑا، مگرمچھ، کچھوا وغیرہ سب حرام ہیں مگر مچھلی۔ لیکن وہ مچھلی کہ آپ سے مر کر پانی پر اُلٹی ہو جائے بلاشبہ حرام ہے۔ اور چھوٹی مچھلی جسکا پتہ وغیرہ جدا نہ ہو سکے وہ مکروہ تحریمی ہے۔ کالی مچھلی اور مارماہی حلال ہے۔ جھینگے میں اختلاف ہے اس کے کھانے سے ترک اولیٰ ہے۔

قاعدہ:- وہ جانور جن میں دم مسفوح یعنی بہتا ہوا خون ہے اور گھاس پتے وغیرہ کھاتے ہیں دانتوں سے زخم اور شکار نہیں کرتے جیسے اونٹ، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، پالو ہوں یا جنگلی۔ اور نیل گائے۔ گورخر، ہرن، گینڈا، بارہ سینگا، یہ سب حلال ہیں۔ گھوڑا جسکو فارسی میں اسپ اور عربی میں فرس کہتے ہیں اس کا گوشت کھانا بھی صاحبین یعنی امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حلال ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرنے سے تین روز پہلے اس مسئلہ میں صاحبین کی طرف رجوع کیا ہے۔

قاعدہ:- وہ پرندے جانور جو پنجے سے زخم اور شکار نہیں کرتے اور دانہ چگتے ہیں جیسے چکور، بٹیر، لال، نیل کنٹھ، ہُدہُد، مرغی، بطخ، کبوتر، چڑیا، لوا، بگلا، ممولا، چنڈول، مرغابی، بلبل، مور، بیا، بزا، چکوی، چکوا، تیتر، ابابیل، قاز، شتر مرغ، طوطی، طوطا جو پالنے سے پڑھنے لگتا ہے، علی العموم سبز رنگ کا ہوتا ہے اور دیگر رنگ کا بھی۔ قمری، فاختہ، مینا، اگن دیوی وغیرہ سب حلال ہیں

قاعدہ:- جو درندے جانور کہ دانتوں سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، ہنڈارا، تیندوا، لومڑی، چیتا، بجو، بلی، کتا، ریچھ، بندر، لنگور، گیدڑ، سیاہ گوش ہاتھی وغیرہ حرام ہیں

قاعدہ:- جو پرندے جانور نرا مردار کھاتے ہیں جیسے ہُما، گدھ وغیرہ حرام ہیں۔ کوا چار قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو نرا دانہ چگتا ہے۔ اسکو فارسی میں زاغ کشت ہیں یہ حلال ہے۔ دوسرا وہ جو نرا مُردار کھاتا ہے یہ حرام ہے۔ تیسرا وہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہے اسکو فارسی میں کلاغ کہتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے چوتھا وہ جو دانہ بھی کھاتا ہے اور مُردار بھی، یہ حلال ہے مگر مکروہ ہے

قاعدہ:- جن جانوروں کے ماں باپ میں ایک حلال ہو ایک حرام اُن میں، ماں کا اعتبار کیا جائیگا۔ اگر ماں حلال ہے بچہ بھی حلال ہے اور جو ماں حرام تو بچہ بھی حرام ہے۔

مُردار کھانیوالے جانوروں کے پاک کرنیکا طریقہ

ان جانوروں کے جو حلال ہیں مگر مُردار کھاتے ہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ اور گائے کو دس روز تک اور بکری کو چار روز اور مرغی وغیرہ کو تین روز تک باندھ کر اور بند کر کے دانہ گھاس دے بعد اس کے ذبح کرے اور اگر اسی قسم کے جانوروں میں سے کسی
۹۳ کے گوشت میں نجاست کھانے کے سبب سے بدبو آتی ہو تو جب تک بدبو باقی رہے باندھ کر کھلانا چاہیے۔

ذبح میں چار چیزیں کاٹنی ضروری ہیں

ذبح میں چار چیزیں کاٹنی چاہئیں۔ حلقوم جس میں سے نفس یعنی دم آتا جاتا ہے مری جس میں کھانا جاتا ہے۔ ودجان وہ دو رگیں دو طرف گردن کی جسمیں خون جاری ہوتا ہو۔ اگر سب چاروں کل کے ان کا بیشتر حصہ کٹ جائے تو بھی حلال ہے یعنی جسوقت حلقوم اور مری کٹ جائے اور اکثر ودجان سے تو حلال ہے اور جس کا اس قدر نہ کٹے وہ حلال نہیں۔ اور اگر ہر شے آدھی آدھی کٹ جائے تو بھی حلال نہیں۔

ذبح کی دو قسمیں

جاننا چاہئے کہ حلال کرنا دو قسم پر ہے، اختیاری۔ اضطراری۔ اختیاری میں حلقوم وغیرہ تیز چیز سے کاٹنا چاہئے۔ اس کا محل جبڑے کے نیچے سے جنبر گردن تک ہے۔ اور اس کی بھی دو قسم ہیں ایک ذبح کہ سوائے اونٹ کے اور جانوروں میں اول حلق میں کرتے ہیں۔ دوسرے نحر کہ اونٹ کے آخر حلق میں نیزہ مار کر پھر حلال کرتے ہیں مثل دیگر جانوروں کے۔ اور اضطراری

جانور کا جس جگہ ہو سکے ناچاری سے زخم کرنا ہے جیسے جانور کنوئیں میں گر پڑا ہو وہاں جا کر حلال نہیں کر سکتا لہذا دور سے نیزہ مارے جہاں لگے حلال ہے۔ یا صید ہو، یا کسی کا پالو جانور وحشی ہو جائے اگرچہ شہر میں ہو، مگر بکری شہر میں اگر وحشی ہو جائے تو انکو اضطراری طور پر حلال کرنا جائز نہیں۔ اور جب ذبح اور نحر پر قدرت ہو تو اسوقت بطور اضطرار حلال کرنا روا نہیں۔ اگر اونٹ کے سوا کسی جانور کو نحر کیا یا اونٹ کو صرف ذبح کیا تو حلال ہے لیکن مکروہ ہے کیونکہ سنت کے لحاظ سے اونٹ کے بارے میں اول نحر پھر ذبح کا حکم ہے، اونٹ کے سوا دوسرے جانوروں میں ذبح کا حکم ہے اور کل حلق کے درمیان اسفل اوسط اور اعلیٰ کسی جگہ ہو مضائقہ نہیں۔

ذبح کی شرطیں

شرائط ذبح یہ ہیں کہ ذبح کرنے والا عاقل ہو، طریقۂ ذبح جانتا ہو اور اسپر قادر ہو گو لڑکا ہو۔ مجنون اور بے عقل لڑکے کا ذبیحہ درست نہیں، مدہوش کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر وہ ذبح کا طریقہ جانتا ہے اور ذبح کرنے پر قادر ہے تو اس کا ذبیحہ کھایا جائے گا ورنہ نہیں اور اسکا مسلمان یا کتابی ہونا بھی شرط ہے۔ پس مشرک اور مرتد کا ذبیحہ نہیں کھایا جائیگا۔

ذبح کرنے کا طریقہ

ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا خواہ اکیلا نام ہو جیسے اللہ، رحمٰن، رحیم وغیرہ یا نام کے ساتھ کوئی صفت بھی ملا دینا۔ جیسے اللہ اکبر اللہ اجل، اللہ اعظم وغیرہ خواہ عربی زبان میں کہے یا فارسی اُردو وغیرہ میں خود ذبح کرنے والا تسمیہ کہے اور جو شخص اس جانور کو پکڑے ہوں وہ بھی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں تو بہتر اور اولیٰ ہے۔ اور یہ قصد کرے کہ ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کا نام نہ ملائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام لینے سے خاص اس کی تعظیم کا قصد کرے۔ اور بسم اللہ کہنے کے بعد اختیاری میں فوراً ذبح کرنا اور اضطراری میں تیر پھینکنے کے وقت اور شکاری جانور چھوڑنے کے وقت کہے۔ اور شرط ہے کہ ذابح مُحرم یعنی احرام باندھے ہوئے نہ ہو اور ذبیحہ میں شرط ہے کہ بعد ذبح وہ حرکت کرے یا اس میں سے خون نکلے۔ اگر دونوں نہ پائی جائیں تو حلال نہیں، اگر بکری یا گائے کو ذبح کیا اور اس سے مثل زندہ کے خون نکلا اور حرکت نہ کی تو اس کا کھانا جائز ہے اگر بکری ذبح کی اور اس نے حرکت نہ کی مگر اپنا منہ کھول دیا تو کھانا حلال نہیں۔ منہ بند کر لیا تو اسکا کھانا درست ہے، اور اگر آنکھیں کھول دیں تو نہ کھائی جائے گی۔ اگر آنکھیں بند کر لیں تو کھائی جائیگی اگر پاؤں پھیلا دیے تو اس کا کھانا درست نہیں۔ اگر سمیٹ لئے تو اس کا کھانا درست ہے۔ اگر بال کھڑے ہو جائیں تو کھانا درست ہے۔ اگر بال بچھ جائیں تو درست نہیں۔

یہ صورتیں اُسوقت کی ہیں کہ ذبح کے وقت اسکی زندگی معلوم نہ ہو۔ لیکن جب ذبح کے وقت اسکی حیات کا یقین ہو تو اس کا کھانا درست ہے۔ اور ذبح کا یہ حکم ہے کہ مذبوح اگر جنس ماکول سے ہو تو پاک اور حلال ہے۔ جنس غیر ماکول سے ہو تو انتفاع کے لئے پاک ہے حلال نہیں۔

مخنث اور خنثیٰ کا ذبیحہ جائز ہے۔ جنب کا ذبح کرنا مکروہ نہیں برص والے کا ذبح کرنا اور پکانا جائز ہے، مسلمہ اور کتابی عورت ذبح میں مثل مرد کے ہے۔ گونگے کا ذبیحہ کھایا جائیگا۔

جسوقت بکری کو گردن کے پیچھے سے ذبح کیا اور اتنا حصّہ کٹ گیا جو مذکور ہو چکا ہے تو حلال ہے ورنہ حلال نہیں۔ مگر اس طور سے حلال کرنا اسلئے مکروہ ہے کہ خلاف سنت ہے اور جانور کو ایذا زیادہ ہوتی ہے۔

اگر بکری یا گائے بیاہنے والی ہو تو اُسکا حلال کرنا مکروہ ہے کہ بچہ ضائع ہوتا ہے۔ اور پیٹ کا زندہ بچہ ماں کے ذبح کرنے سے حلال نہیں ہوتا۔ اور ذبح کرنے کا آلہ تیز چاہئے، کوئی چیز ہو۔ دن کو ذبح کرنا مستحب ہے۔ ذبح میں اتنا کاٹنا کہ سر جدا ہو جائے مکروہ ہے۔ اور مذبح کی طرف ذبیحہ کو پاؤں گھسیٹتے ہوئے لانا مکروہ ہے۔ اور ایک جانور کا دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا بھی مکروہ ہے۔ چونکہ خلافِ سنت ہے اس لیئے قبلہ سے ترکِ توجہ مکروہ ہے قبلہ کی طرف منہ کر کے حلال کرنا مستحب ہے۔

اگر ذبیحہ کو لٹایا اور چھری لیکر بسم اللہ اللہ اکبر کہا، پھر اس چھری کو رکھ دیا اور دوسری چھری کو اٹھا لیا پھر ذبح کیا تو حلال ہے، اور اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کے بعد اس بکری کو چھوڑ دیا اور دوسری بکری کو ذبح کیا اور اس دوسری بکری پر بسم اللہ اللہ اکبر کہنا قصداً ترک کر دیا تو حلال نہیں۔ اور اگر بکری کو ذبح کے لئے لٹایا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ لیا، پھر انسان سے کلام کیا یا پانی پیا اور چھری کو تیز کیا یا کھانے کا ایک لقمہ کھایا یا اسی کے مثل اور قلیل عمل کیا تو اسی بسم اللہ سے ذبح کرنا حلال ہے۔ اور اگر کلام طویل ہوا یا بہت عمل ہوا تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔ اگر بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہا اور بکری اٹھ بھاگی اور اسکو ذبح کی جگہ پھر پکڑ لیا تو اس تسمیہ کا اعتبار نہیں ہے۔

اگر دو بکریوں کو تلے اوپر لٹا کر ذبح کیا چھری ایک ہی پھیری تو ایک ہی بسم اللہ کافی ہے۔ اگر کئی چڑیاں ہاتھ میں تھیں ایک کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا بعد اس کے دوسری کو بغیر کہے ذبح

کیا تو دوسری حلال نہیں لیکن اگر سب پر ایک ہی مرتبہ چھری کو پھیرا تو ایک ہی مرتبہ بسم اللہ اللہ اکبر کہنا کافی ہے۔

ذبیحہ کی سات مکروہ چیزیں

سات چیزیں ذبیحہ کی مکروہ ہیں۔ ذکر۔ دونوں خصیئے۔ مادہ کا مقام پیشاب۔ غدود۔ پتا۔ پھپھکنا۔ حرام مغز۔

اور دم مسفوح یعنی بہتا ہوا خون حرام ہے۔ خونِ کبد اور تلی حرام نہیں۔ ناپاک وہی خون ہے جو ذبح کے وقت رگوں سے جاری ہوتا ہے، اور جو خون گوشت میں لگا ہوا ہے نہ حرام ہے نہ ناپاک پس اگر گوشت کو بغیر دھوئے پکائے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ لیکن لطافتِ طبع کے خلاف ہے ہمارے لئے جیسے دو مُردے یعنی مچھلی اور ٹڈی حلال ہیں اسی طرح دو خون بھی حلال ہیں یعنی کلیجی اور تلی۔

جو بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے مُردہ نکلا خواہ تمام خلقت ہو یا نہو، خواہ پشم اور بال نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں حرام ہے۔ اور جو سکتا نکلا ہو اسکو ذبح کرنا چاہئے۔ اور حلال جانور کا دودھ حلال ہے اور حرام کا حرام، اور مکروہ کا مکروہ۔ اور حلال پرندوں کا بیضہ حلال ہے اور حرام کا حرام ہے۔ اور جو بیضہ مُردہ مرغی کے پیٹ سے نکلے خواہ اسکا پوست سخت ہو گیا ہو یا نہ ہوا ہو اسکا کھانا درست ہے۔

شکار

جو متوحش جانور کہ آدمی کے قبضہ سے متنفر ہو وہ صید ہے خواہ ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم، اور ایسے شخص کا شکار کھیلنا جو اہلیت رکھتا ہو معتبر ہے۔

صید کھانے کی حلت پندرہ شرطوں سے ثابت ہے۔ پانچ شکار کرنے والے میں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ ذبح کرنے وغیرہ کی اہلیت رکھتا ہو۔ دوم یہ کہ اس سے ارسال پایا جائے۔ سوم یہ کہ اس کے ساتھ ارسال میں ایسا شخص شریک نہ ہو جسکا شکار حلال نہیں۔ چہارم یہ کہ عمداً تسمیہ نہ چھوڑے۔ پنجم یہ کہ جس نے جانور چھوڑا ہے وہ ارسال اور شکار پکڑنے کے بیچ میں کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائے۔

اور پانچ شرطیں کتے میں ہیں۔ اول یہ کہ مسلم کا ہو دوسرے یہ کہ طریقہ ارسال پر چلایا جائے۔ سوم یہ کہ اسکے ساتھ شکار پکڑنے میں ایسا جانور شریک نہ ہو جائے جسکا شکار حلال نہیں ہے۔ چہارم یہ کہ جرح سے اسکو قتل کرے۔ پنجم یہ کہ اسمیں سے نہ کھائے۔

اور پانچ صید میں ہیں۔ اول یہ کہ حشرات الارض میں سے نہ ہو۔ دوم یہ کہ جانورانِ آبی میں سے نہ ہو سوائے مچھلی کے۔ سوم یہ کہ اپنے آپ کو اپنے پروں یا اپنے ہاتھ پاؤں کے ذریعہ سے بچائے۔ چہارم یہ کہ اپنے دانتوں سے یا اپنے مخلب (چنگل) سے نہ کھاتا ہو۔ پنجم یہ کہ ذبح تک پہنچنے سے پہلے شکاری جانور کی گرفت سے نہ مرجائے۔

شکار کی ملکیت

اگر کسی شخص نے شہر یا سوادِ شہر میں ایک باز پکڑا جس کے پاؤں میں چمڑے کے تسمے تھے یا گھونگر دبڑے تھے اور پہچانا جاتا تھا کہ یہ پالو باز ہے تو اسپر واجب ہے کہ مثل لقطہ کے اس کی شناخت کے واسطے پکار دے تاکہ اسکے مالک کو بھی واپس دے۔ اسی طرح اگر ہرن پکڑا جس کی گردن میں پٹہ وغیرہ پڑا ہے یعنی پالو معلوم ہوتا ہے اسکا بھی یہی حکم ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے کبوتر کی برج بنائی اور اس میں لوگوں کے پالو کبوتروں کے گھونسلے رکھے تو جسقدر ان کے بچے پکڑے تو وہ اسکو حلال نہ ہونگے اسلئے کہ بچے ان کے ماں باپ کے حلال ہونے پر حلال ہو سکتے ہیں، پس ان کا حکم مثل لقطہ کے ہے۔ ہاں اگر وہ شخص فقیر ہو تو اس کو حلال ہے۔ اور اپنی حاجت کے موافق کھائے۔ اور اگر غنی ہو تو اسکو چاہئے کہ کسی فقیر کو صدقہ دے، پھر اس سے کسی قدر دام کو خریدے اور تناول کرے۔

ایک شخص نے ایک شکار کے تیر مارا اور زخم لگایا کہ وہ اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر سکتا، پھر دوسرا تیر مارا اور وہ اس کے لگنا اور وہ مرگیا تو اسکا کھانا حلال نہیں اور یہ حکم اس وقت ہے کہ جب یہ معلوم ہو کہ دوسرے تیر سے مرا ہے یا یہ معلوم نہ ہو کہ دونوں میں سے کس تیر سے مرگیا ہے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے تیر سے مرا ہے تو حلال ہے

شکار کا طریقہ

شکار کرنے والا ذبح اور تسمیہ کو جانتا ہو۔ جو نابالغ اور مجنون کہ ذبح اور تسمیہ کو نہ جانتا ہو اسکا شکار نہ کھایا جائے گا۔ وہ ملت توحید پر ہو۔ لہذا کتابی کا ذبیحہ درست ہے یعنی مسلمان یا کتابی نے شرائط کے ساتھ جو شکار کیا ہو اسکے کھانے میں مضائقہ نہیں۔ احرام میں نہ ہو یعنی محرم کا شکار نہ کھایا جائیگا۔ اور تیر سے شکار کرنے میں تیر چھوڑنے کے وقت تسمیہ شرط ہے اور کتے اور باز وغیرہ سے شکار کرنے میں ان کے چھوڑنے کے وقت تسمیہ شرط ہے۔ اگر تسمیہ پڑھ کر کتے یا باز کو کسی شکار پر چھوڑا اور اس نے یہ شکار یا دوسرا شکار پکڑا یا چند شکار پکڑے تو اسی تسمیہ سے سب شکار حلال ہونگے جب تک وہ اس چھوٹ کی روش پر باقی ہے یعنی شکار کو چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائے اور نہ ٹھیر جائے یا واپس نہ آئے۔ اور اگر تیر پھینکنے یا کتا وغیرہ چھوڑنے کے وقت عمداً تسمیہ چھوڑ دیا تو اس شکار کا کھانا حلال نہوگا۔ البتہ اگر بھولے سے چھوڑ دیا ہے تو اس شکار کا کھانا حلال ہوگا، آتش پرست بُت پرست اور مُرتد کا شکار نہ کھایا جائیگا اگر نصرانی مسیح کا نام لیکر چھوڑ دیگا تو وہ شکار نہ کھایا جائیگا۔

باز اور کتے وغیرہ کا بسم اللہ اللہ اکبر کہکر بالاختیار چھوڑنا شرط

شکار کی شرطیں

از حسین بن حسن نظامی

ہے بطور خود کتا یا باز چھوٹ گیا اور اس نے کوئی شکار پکڑ کر قتل کیا تو وہ شکار نہ کھایا جائیگا۔ اور اگر از خود چھوٹ بھاگنے کے بعد مالک نے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر زجر کی یعنی آواز دیکر للکارا اور شکار کی طرف متوجہ کیا اور وہ اسکے زجر اور متنبہ کرنے پر شکار کے متعاقب حریص ہوکر دوڑا اور اس کو پکڑ لیا تو یہ شکار استحساناً کھایا جائے گا۔ اگر کتا چھوڑا اور عمداً تسمیہ چھوڑ دیا۔ پھر جب کتا شکار کے پیچھے چلدیا تو تسمیہ پڑھکر اسکو زجر کیا اور اس نے شکار کو پکڑ کر قتل کیا تو کھایا جائیگا۔ خواہ زجر کرنے سے وہ منزجر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

اور شکار کھیلنے کے شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جانور چھوڑنے یا تیر مارنے میں ایسا شخص شریک ہو جسکا ذبیحہ حلال نہیں ہے اور تیر پھینکنے یا شکار پر جانور چھوڑنے کے بعد کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائے بلکہ شکار کے پیچھے پیچھے ہو جائے اور کتے کے پیچھے بھاگے اور اگر کتا چھوڑنے والے کی نظر سے غائب ہوگیا پھر اسکو دیر کے بعد پایا کہ اس نے شکار کو قتل کیا تھا اور کتا شکار کے پاس کھڑا ہے تو استحساناً وہ شکار کھایا جائیگا۔ اور شکار کو مُردہ پایا اور کتا اس کے پاس سے ہٹ گیا تھا تو نہ کھایا جائیگا۔ اسی طرح اگر کتا چھوڑنے والا دوسرے کام میں مشغول ہوگیا اور رات ہوگئی پھر جستجو کے بعد شکار کو مردہ پایا اور کتا اسکے پاس موجود ہے اور شکار میں ایک جراحت موجود ہے، مگر یہ معلوم نہیں کہ کتے نے اسکو مجروح کیا ہے یا دوسرے نے تو اسکو نہیں کھانا ٩٦
چاہئے مکروہ تحریمی ہے۔ یہی حکم باز، چرخ و شاہین وغیرہ میں ہے اور تیر کا یہ حکم ہے کہ اگر کسی شکار کے تیر مارا اور اسکے لگا اور شکار بندوک اس کی نظر سے غائب ہوگیا، پھر اُسکو مُردہ پایا اور اس میں سوائے تیر کے دوسری جراحت ہے تو وہ نہ کھایا جائیگا۔ اور اگر مُردہ پایا اور اس میں سوائے تیر کے دوسری جراحت نہ تھی پس اگر جستجو چھوڑ کر دوسرے کام میں مشغول نہ ہوا تو استحساناً کھایا جائیگا۔ اور اگر دوسرے کام میں مشغول ہوگیا ہو تو قیاساً کھایا جائے گا۔

اگر پرندے کے پانی میں تیر مارا اور مجروح کردیا۔ پھر تیرانداز موزہ اُتارنے میں مشغول ہوگیا۔ موزہ اُتار کر پانی میں گیا اور پرند مذکور کو زخم تیر سے مردہ پایا تو اس کا کھانا حلال ہے لیکن ایک روایت کے مطابق دوسرے کام میں مشغول ہو جانے کے سبب وہ حرام ہے۔ اگر تیر مار کر دوسرے کو اسکے پیچھے جستجو کا حکم کیا تو جائز ہے۔ اگر کتا چھوڑا اور تسمیہ نہ پڑھا بھول گیا پھر قبل اسکے کہ کتا شکار تک پہنچے تسمیہ پڑھ لیا مگر کتے کو آواز دیکر نہ للکارا یہانتک کہ اس نے شکار پکڑ کر قتل کیا تو وہ نہ کھایا جائے گا۔ لیکن تیر چلانے کی صورت میں ایسا شکار کھایا جائیگا کیونکہ کتے کی حالت میں تدارک ہوگا

اس طرح ممکن ہے کہ اسکو للکار دے اور تیر میں ممکن نہیں۔

شرائطِ شکار

آلہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک جماد جیسے پردار تیر اور بے پر وغیرہ۔ دوسرے حیوان جیسے کتا وغیرہ شکاری جانور اور باز و چرخ وغیرہ شکاری پرند۔ پس اگر آلہ شکار حیوان ہے تو اس کا سیکھا ہوا ہونا شرط ہے کتے کا سیکھا ہوا ہونا یہ ہے کہ وہ شکار کو ہمارے لئے رکھ چھوڑے خود نہ کھائے اور جب مالک اسکو بلائے تو آجائے۔ اور جب شکار چھوڑا جائے تو تابعداری کے ساتھ روان ہو جائے۔ پس جب تین بار وہ شکار کو پکڑ کر کھانا چھوڑ دے تو وہ سیکھا ہوا کہا جائے گا۔

اور باز وغیرہ شکاری پرند کے سیکھے ہوئے ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب اس کا پالنے والا اسکو بلائے تو مان لے یعنی اس کے پاس آجائے۔ حتیٰ کہ اگر اس نے شکار میں سے کچھ کھا بھی لیا ہو تو وہ شکار کھایا جائیگا۔ اور باز وغیرہ کے سیکھے ہوئے ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب تین مرتبہ بلانے سے آجائے تو وہ سیکھے ہوئے کے حکم میں داخل ہوگا۔ اگر گوشت کی طمع سے پالنے والے کی آواز پر آیا تو وہ سیکھا ہوا نہ ہوگا۔ اگر سیکھا ہوا باز یا کتا بلانے پر کسی وقت واپس نہ آیا فرار ہوگیا تو وہ سیکھا ہوا ہونے کے حکم سے نکل گیا۔ اور اس کا شکار حلال نہ ہوگا۔

ایک شخص نے کتا شکار پر چھوڑا اس نے اسکو نہ پکڑا دوسرا شکار پکڑا۔ پس اگر ارسال کی روش پر چلا گیا ہو تو یہ شکار حلال ہے۔

اگر ایک شکار کے تیر مارا اور وہ اس کے لگ کر پار ہوگیا اور جاکر دوسرے کے لگا اسکے بھی پار ہوگیا اور پھر جاکر تیسرے کے لگا تو یہ سب حلال ہیں۔ اگر کتا شکار پر چھوڑا مگر وہ خطا کر گیا اور اسکے سامنے دوسرا شکار پیش آگیا اسکو اس نے قتل کر ڈالا۔ تو کھایا جائیگا۔ اور اگر کتا لوٹا اور لوٹنے میں اس کے سامنے کوئی شکار آگیا اور اس نے اس کو قتل کیا تو نہ کھایا جائیگا کہ حکم ارسال کا اسکے لوٹنے سے باطل ہوگیا۔

اگر کسی شکار کے گمان میں کتا چھوڑا پھر وہ چیز شکار نہ نکلی پھر اسکے سامنے شکار پیش آیا اور اس نے قتل کر ڈالا تو نہ کھایا جائے گا

اگر تیر کسی دیوار یا پتھر پر لگ کر شکار کے لگے تو نہ کھایا جائے گا۔ اسی طرح درخت میں لگ کر دائیں بائیں کسی رخ کو پھر کر شکار کے لگا تو وہ شکار نہ کھایا جائیگا۔ اگر سیکھے ہوئے کتے کے ساتھ بغیر سکھایا ہوا کتا یا مجوس کا کتا شکار میں شریک ہوگیا تو وہ شکار کھایا جائیگا۔

منجملہ شرائط وغیرہ کے یہ بھی ہے کہ ارسال کے بعد اس سے پیشاب کرنے یا کھانے کا فعل صادر نہ ہو۔ اگر پایا گیا کہ اس نے بہت

توقف کیا تو اس کا شکار نہ کھایا جائیگا - اور یہ بھی شرط ہے کہ اسکا زخم جرح کرنے والا ہو - اگر بغیر جرح کے قتل کیا تو حلال نہ ہوگا۔ اگر اس نے شکار کا کوئی عضو توڑ دیا جس سے وہ مر گیا تو اس کے کھانے میں مضائقہ نہیں، کیونکہ توڑنا جراحتِ باطنی ہے۔

اگر کتا شکار پر چھوڑا اور تسمیہ پڑھ دیا پھر اس کتے نے جاکر شکار کو زخمی اور سست کر دیا پھر دوبارہ زخمی کیا اور مار ڈالا تو وہ شکار کھایا جائیگا - اسی طرح اگر دو کتے چھوڑے ایک نے اسکو زخمی کر کے سست کر دیا پھر دوسرے نے اسکو قتل کر ڈالا تو کھایا جائے گا - اگر دو آدمیوں نے اپنے اپنے کتے چھوڑے ایک نے مجروح کر کے سست کر دیا پھر دوسرے نے اسکو قتل کیا تو کھایا جائیگا۔ مگر شکار مذکور پہلے کتے والے کی ملک ہوگا -

اگر کسی نے اپنا کتا ایسے شکار پر چھوڑا جسکو وہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا ہے یا ایسے شکار کو تیر مارا اور وہ مر گیا پھر اس شخص نے ڈھونڈ نکالا تو وہ حلال ہے - اگر باز نے اپنے منقار یا چنگل سے شکار کو زخمی کیا اور پسپا کر دیا، کتے نے اسکو زخم کاری سے مجروح کیا پھر اسکا مالک آیا اور ابھی اس نے پکڑا نہ تھا کہ اس باز یا کتے نے ضرب سے اسکا کام تمام کر دیا - تو کھایا جائیگا - وہ شکار حلال ہے -

اور جو جانور گلولہ کے صدمہ سے مر جائے یا بندوق سے مارا جائے تو حرام ہے - یا پتھر پھینک کے مارا اور وہ بھاری ہے اور اسمیں دہار بھی ہے تو گو جانور مجروح ہو جائے مگر حرام ہے - ہاں اگر پتھر ہلکا ہو اور اسمیں دہار ہو تو حلال ہے اگرچہ اسکو دھار دار مثل تیر کے مارا ہو۔

اگر شکار کو عصا یا لاٹھی وغیرہ لکڑی سے مارا یہاں تک کہ اسکے بوجھ کی وجہ سے شکار مذکور مر گیا مجروح ہوکر نہیں مرا تو بھی حرام ہے اِلّا اس صورت میں جب ایسی لکڑی میں دہار ہو کہ پارۂ گوشت جدا کر دے تو حلال ہوگا کیونکہ وہ تلوار اور تیر کے حکم میں ہے۔

اصل یہ ہے کہ جب شکار کرنا قطعاً جرح کی طرف مضاف ہو تو حلال ہوگا - اور اگر یقیناً گرانے کی طرف منسوب ہو یعنی بسبب ثقل کے مر گیا تو حرام ہوگا - اور اگر شکار کو تلوار یا چھری پھینک کر مارا اور دہار کی طرف سے اس کے لگی اور اسکو مجروح کر دیا تو حلال ہے - اور اگر چھری پشت کی طرف سے یا تلوار کے قبضہ کی طرف سے اسکے لگی تو حرام ہے - اور اگر شکار کو پھینک کر مارا اور وہ مجروح ہو گیا پھر جراحت سے مر گیا پس اگر جراحت خون دیتی ہے تو حلال ہے - اسی طرح اگر معراض (تیر بے پر) یا پتھر یا گلولہ پھینکا اور وہ ایک تیر پر پہنچا اور اسکو اٹھا لے گیا اور یہ تیر ایک شکار کے لگا اور اسکو قتل کیا تو حلال ہے -

اگر شکار کے تیر لگا اور وہ زمین پر گرا یا زمین پختہ پر اینٹیں بھی ہوئی تھیں ان پر گرا اور مر گیا تو وہ حلال ہے، اور اگر پانی میں گرا یا پہاڑ پر یا اونچے پتھر کے ٹیلہ پر، یا درخت یا دیوار پر یا گاڑے ہوئے نیزہ کی بوری پر یا کھڑی ہوئی پختہ یا خام اینٹوں کی نوک پر گر کر پھر زمین پر گرا تو حلال نہیں ہے -

اگر پانی کا پرندہ پانی میں گرا اور اس کا زخم پانی میں منغمس نہیں ہوا یعنی ڈوبا نہیں تو اس کا کھانا حلال ہے - اور اگر اسکا زخم پانی میں ڈوب گیا ہے تو نہیں کھایا جائیگا - اور اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز پر گر کر مرا اور وہاں سے زمین پر نہ گرا اور یہ شے ایسی ہے کہ اس سے قتل نہیں ہوتا مثلاً چھت ہے یا پہاڑ ہے تو وہ حلال ہے - اور اگر ایسی چیز ہے کہ جس سے قتل ہو جاتا ہے جیسے نیزہ کی دہار یا کھڑی ہوئی نرکل پختہ و خام کھڑی اینٹوں کی دہار وغیرہ پر گرا تو حلال نہ ہوگا - اور منجملہ شرائط صید یہ بھی ہے کہ متنفر اور متوحش ہو، مالوف نہ ہو۔

حیوانات ناقابل ذبح وغیرہ

اگر کتا وغیرہ شکاری درندے نے جو شکار کے پیچھے چھوڑا جاتا ہے شکار کو زندہ پایا تو واجب ہے کہ اسکو ذبح کرے - اور اگر اس نے ذبح نہیں کیا حتیٰ کہ وہ مر گیا تو اس کا کھانا حرام ہے - اور یہی حکم باز وغیرہ پرند شکاری اور تیر کا ہے - اگر شکار پانے کے بعد اس کے ذبح کرنے پر چھری وغیرہ موجود نہ ہونے سے قادر نہ ہوسکے تو وہ بھی نہیں کھایا جائیگا 97 لیکن اگر بسبب تنگی وقت قادر نہ ہوا تو کھایا جائیگا - یہ اس حالت میں ہے کہ جب جراحت کے ساتھ شکار مذکور کے زندہ رہنے کا وہم ہو - اگر زندہ رہنے کا وہم نہ ہو مثلاً کتے نے اس کا پیٹ پھاڑ دیا اور آنتیں وغیرہ باہر نکالدیں ہیں پھر زندہ شکار کھیلنے والے کے ہاتھ آیا اور مر گیا تو اس کا کھانا حلال ہے - اور اگر قدرے حیات پر ذبح کر دیا تو بہتر ہے - اسی طرح جو جانور اونچے سے گر جائے اور مرنے لگے یا گردن مروڑا ہوا ہو یا کسی سینگ والے جانور نے مارا ہو یا جس کے پیٹ کو بھیڑیے نے پھاڑ دیا ہو اور اس میں تھوڑی سی زندگی باقی ہو تو اس کو ذبح کر دے اور اس کا کھانا حلال ہے -

حقوق کا بیان

حقوق اللہ

اللہ کے حق بندہ پر یہ ہیں کہ اللہ کو اس طرح ایک جانے کہ اس کا کوئی شریک نہیں - یہ سب کچھ اس ہی کی ذات باری تعالیٰ عز اسمہٗ کا عنایت کیا ہوا ہے، اسکی ادنیٰ عنایت کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا - حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے خوب کہا ہے

از دست و زبان کہ بر آید
کز عہدۂ شکرش بدر آید

جہانتک ہوسکے دل، زبان، ہاتھ پیر وغیرہ سے اسکی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا رہے ایسے شہنشاہ کریم کی جناب میں جس نے لاکھوں کروڑوں بلکہ بے انتہا بے حد و حساب نعمتیں عنایت فرما رکھی ہیں۔
ادائے شکر میں کمی کرنا سخت ظلم اور کفران نعمت ہے، ادنیٰ شکرِ نعمت یہ ہے کہ اسکی ذات اور صفات کو مطابق نفس الامر اور بقدر طاقت بشری کے جانے اور پہچانے اور اعتقاد اور اخلاق اور اعمال اسکی مرضی کے موافق اس طرح رکھے جیسا بندہ پر واجب ہے اور اسکی تکمیل میں پوری کوشش کرے۔ جن امور بد و مکروہ سے اس نے منع فرمایا ہے اُن سے پرہیز کرے۔ اسکی مرضی کو اپنے نفس کی بلکہ تمام مخلوق کی مرضی سے مقدم سمجھے، تاکہ قیامت کے دن اس کے روبرو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور دنیا میں بھی بندہ کی خرابی نہ ہو۔ جسکو دوست رکھے خدا کے واسطے دوست رکھے۔ جس سے دشمنی رکھے خدا کے واسطے دشمنی رکھے۔ جسکو کچھ دے خدا کے واسطے دے۔ جس کو نہ دے خدا کے واسطے۔ اگر بیوی بچوں کے مُنہ میں لقمہ دے تو اس نیت سے دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر واجب کیا ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسا کرنیوالے کا ایمان کامل ہے اور اگر وہ بہ نیت عبادت اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے گا تو وہ اسکے لئے صدقہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے اپنے فضل و کرم سے بخشش فرمائے گا۔

حق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

چونکہ ذات و صفات و مرضیات و مکروہات حق سبحانہ تعالےٰ کا پہچاننا بغیر واسطہ پیغمبر نہایت مشکل بلکہ نا ممکن ہے، اسلئے اللہ کی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لانا واجب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رسول ہونے کی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرے۔ جس نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین اللہ کی محبت ہے۔ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے ماں، اولاد، جان یہانتک کہ تمام دنیا کی محبت پر غالب نہ کریگا ایمان کامل اسکو نصیب نہ ہوگا رسول [illegible] اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق کا ادا کرنا بھی طاقت بشری سے باہر ہے تاہم جسقدر ہو سکے دل سے آپ کی اطاعت کرے جو کچھ آپ نے فرمایا اسکو بجا لائے۔ آپ سے مخلصانہ محبت رکھے، آپ پر درود کی کثرت رکھے، آپ کے آل و اصحاب سے قلبی محبت رکھے کہ نجات کا عمدہ ذریعہ اور خوشنودی خدا و رسول کا باعث ہے۔

حقوق صحابہؓ و اہل بیتؓ

خلفائے راشدین کی کوشش سے دین نے قوت اور رونق پکڑی اور صحابہؓ ہی کے ذریعہ سے اقوال و افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشہور و معلوم ہوئے اور مسائل خلافیہ کو بھی انہوں نے جمع اور متفق علیہ کر کے رواج دیا اسلئے صحابہؓ اور اہل بیت کا حق ادا کرنا عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حق ادا کرنا ہے، اور ان کی محبت اور اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت اور اطاعت کی مانند ہے۔ آپ کا صریح ارشاد ہے کہ جس نے اصحابؓ سے محبت رکھی اُس نے مجھ سے رکھی اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اُس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔ جس نے صحابہؓ کو ایذا دی گویا مجھ کو ایذا دی۔ میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرو اور میری سنت کی اور میرے بعد میرے خلفائے راشدین کی پیروی کرو میں علم کا شہر ہوں اور علی رضؓ اس کا دروازہ ہیں۔ اور میں اپنے دو مضبوط وسیلے یعنی ایک قرآن دوسرا عترت یعنی اہلِ بیت کو چھوڑتا ہوں اور نصف علم اس حمیرا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حاصل کرو۔ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جنکی پیروی کروگے ہدایت کو پہنچوگے۔

حقوق اُستاد و پیر

اسی طرح محدث، فقیہ، مجتہد، مصنف کتب دین، اُستاد پیر و مرشد کا حق ادا کرنا، حق خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ادا کرنا ہے کیونکہ یہ لوگ وارثانِ پیغمبر اور حاملانِ دین ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علماء کی شان میں ارشاد فرمایا ہے کہ جسطرح میری فضیلت ادنیٰ مسلمان پر ہے اسی طرح عالم کی فضیلت عابد پر ہے پھر آیت کلام مجید پڑھی کہ تمام بندوں میں عالم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم ہی کے لئے بھیجا ہے۔
اور قیامت کے دن سیاہی علماء اور خون شہداء کا موازنہ کیا جائیگا تو سیاہی غالب ہوگی۔ پس علماء اور اولیاء کی اطاعت خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت ہے۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے یعنی رسولؐ و صحابہؓ و اہل بیتؓ اور علماء ظاہر و باطن تو کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور اس کا حق ادا نہ کرتا۔ یہ لوگ اللہ کے ذکر میں مستغرق ہیں۔ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے۔ ان کی دوستی اور دشمنی خدا کی دوستی اور دشمنی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اُسے آگاہ ہونا چاہیئے کہ وہ مجھ سے جنگ کر رہا ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے ولی وہ لوگ ہیں کہ میری یاد کے ساتھ یاد کئے جائیں اور ان کی یاد سے میں یاد کیا جاؤں، اولیاء اللہ کا دیکھنا عبادت ہے، ان کی صحبت اور صحبتوں سے بہتر ہے۔

مُحسِن کے حقوق

ماں باپ اللہ کے بعض حقوق کے مظہر ہیں، جیسے ایجاد و پرورش اور روزی پہنچانا وغیرہ اور وہ لوگ بھی ان میں شامل ہیں جن کے ذریعہ سے روزی پہنچائی جاتی ہے یا مال دلایا جاتا ہے، یا ان کے ذریعہ سے راحت بدنی یا عزت یا منفعت پہنچائی جاتی ہے۔ یہ بھی مثل ماں باپ کے قابل ادائے شکر ہیں۔

حقوق والدین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو ہم نے حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھی طرح نیکی کرے اسکی ماں نے اسکو شکم میں رکھنے اور جننے میں مشقت پر مشقت اٹھائی ہے، دو برس اسکو دودھ پلایا۔ اور میرے اور اپنے ماں باپ کے لئے اس کا شکر کرو۔ اور یہ حکم کلام مجید میں کئی جگہ آیا ہے۔ والدین کے حقوق یعنی ایذا دینے اور نافرمانی کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہ کبیرہ فرمایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو خواہ مار ڈالے جاؤ اور نافرمانی والدین نہ کرو گو وہ حکم دیں کہ اپنے اہل اور مال کو چھوڑ دو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اچھے برتاؤ کے لئے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا تیری ماں کا، پوچھا [illegible] کے بعد؟ فرمایا تیرے باپ کا، اور اسکے بعد جو قریب ہے [illegible] کے قریب ہے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ اسکی ناک میں خاک بھرے، اسکی ناک میں خاک بھرے، اسکی ناک میں خاک بھرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا جسکے ماں یا باپ دونوں بوڑھے ہو گئے اور وہ داخل بہشت نہ ہوا، ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھسے ایک گناہِ عظیم ہو گیا ہے اس سے توبہ کس طرح کروں؟ فرمایا تیری ماں ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا تیری خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا "ہے"۔ فرمایا اسکے ساتھ نیکی کر۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ادائے حقوق والدین میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوگا تو اس کے لئے دو دروازے بجانب بہشت کھلے ہونگے اگر صرف ایک کا فرمانبردار ہوگا تو ایک دروازہ کھلا ہوگا، اور جو شخص ادائے حقوق والدین میں خدا کا نافرمان ہوگا اسکے لیے دوزخ کی طرف دو دروازے کھلے ہونگے اور اگر ایک کے حق میں نافرمان خدا کا ہوگا تو ایک دروازہ دوزخ کی جانب کھلا ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ ظلم کریں؟ آپ نے تین بار فرمایا گو وہ اسپر ظلم کریں۔ گو وہ اسپر ظلم کریں، گو وہ اسپر ظلم کریں۔

اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف نظر رحمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر نظر کے عوض ایک حج کا ثواب جو گناہوں سے پاک کرنے والا ہو اسکو عنایت فرماتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ سو بار ہر روز دیکھے۔ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ بزرگ تر ہے اور خوبتر۔

ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد کا ہے فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کیا ہے۔ فرمایا اسکی خدمت میں رہو اسکے قدم کے نیچے بہشت ہے۔

حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بی بی ہے میں اسکو چاہتا ہوں اور میری ماں اس سے ناخوش ہے۔ فرمایا اسکو طلاق دیدے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ کا کیا حق ہے۔ فرمایا وہ تیرے بہشت و دوزخ ہیں۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ میرا باپ محتاج ہے اور چاہتا ہے کہ میرا مال لے لے، فرمایا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تمہاری اولاد تمہاری اچھی کمائی ہے۔ اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔ پس ماں باپ، دادا، دادی مفلس کا جو نفقہ کمانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اس اولاد پر واجب ہے جو آزاد، بالغ، عاقل ہو اور کمانے پر قدرت رکھتی ہو۔ اگرچہ کافر ہو یا ذمی۔

٩٩

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ کافر ہے، اسکے ساتھ سلوک کروں؟ فرمایا ضرور کرو، ان کے حکم کی تعمیل اور ان کی رضا جوئی واجب ہے۔ مگر معصیت (گناہ) اور ترکِ فرائض میں نہیں چاہئے۔

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تیرے ماں باپ اس بات میں تیرے ساتھ جنگ کریں کہ میرے ساتھ توحید میں کسی کو شریک کرو تو اس امر میں انکی فرمانبرداری نہ کر باقی دنیا میں انکے ساتھ اچھا برتاؤ رکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نافرمانی خدا میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے مگر اس امر میں اطاعت جائز ہے جو شرع میں درست ہو۔ اور منجملہ حقوق والدین یہ ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور نیکی کی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کمال نیکی یہ ہے کہ باپ کی عدم موجودگی میں اسکے دوستوں کے ساتھ اخلاص سے، رعایت مال سے، خدمت بدن سے، حسنِ اخلاق سے نیکی کی جائے۔

مہلادی حمتری کے اماںٹر
جے سں ی عمر مس

۱۵۰۱ ء میں حسں ں حسں حدھی او کے
ہموں سںد ں عرق

اماںٹر حمتری اپنے ب کی ںدہ ں عمں عمر ۵ہ ء ۱۱۵۱ ح

تقلید کے قابل واقعات سیرۃ الرسولؐ

ایک اندھی عورت

ایک دن رسول اللہؐ بازار میں جا رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر گئی۔ اور بازار کے لوگ ہنسنے لگے۔ آپ کو رونا آگیا اور آپ نے اس عورت کو اٹھایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے گھر تک پہنچا دیا۔ پھر روز اس کے گھر پکا ہوا کھانا خود لے کر جاتے تھے۔

ایک مزدور عورت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک مزدور عورت لکڑیاں سر پر رکھے ہوئے بازار میں جا رہی ہے اور بازار والے اسے چھیڑ رہے ہیں۔ آپ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا۔ تم کو شرم نہیں آتی۔ تم اس کی مدد نہیں کرتے بلکہ اس کو ستاتے ہو۔

عورت کو نہ مارو

بازار میں ایک شخص اپنی بیوی کو مار رہا تھا اور بہت لوگ کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے رسول اللہؐ نے زور سے فرمایا۔ عورت کو نہ مارو اور بازاروں میں اُسکو رسوا نہ کرو۔ عورت کو مارنا بہادروں کا کام نہیں ہے اور تم سب بہادر ہو۔

غلاموں سے ہمدردی

رسول اللہؐ کو لونڈی غلاموں سے بہت ہمدردی تھی وہ اپنے گھر کے لونڈی غلاموں کے ساتھ حقیقی اولاد کا سا برتاؤ کرتے تھے اور دوسروں کے لونڈی غلاموں کے ساتھ بھی بہت ہمدردی فرماتے تھے اور جب کسی لونڈی غلام کو تکلیف میں دیکھتے تو اسکی مدد کو تیار ہو جاتے تھے

ایک غلام کی چکی پیسی

آپؐ نے دیکھا ایک غلام چکی سے آٹا پیس رہا ہے اور رو رہا ہے۔ آپ اسکے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے مگر آقا کے ظلم کے سبب آٹا پیس رہا ہے۔ رسولؐ اللہ بیٹھ گئے اور اس کو ہٹا کر خود اس کا آٹا پیس دیا اور فرمایا مجھے جب کبھی ضرورت ہو مجھے اپنا آٹا پیسنے کے لئے بلا لیا کرو۔

عیسائی غلام آزاد کردیا

بیوی خدیجہؓ کے پاس ایک عیسائی غلام بھی تھا۔ ایک دن اس غلام نے رسول اللہؐ سے کہا۔ آپ دوسروں کے غلاموں کی مدد کرتے ہیں۔ میری آزادی میں بھی میری مدد کیجیے۔ رسول اللہؐ نے بیوی خدیجہؓ سے سفارش کر کے اس غلام کو آزاد کرا دیا۔ اور وہ عیسائی دعائیں دیتا ہوا اپنے ملک کو چلا گیا۔

محمدؐ تیرے پاس ہے

ابوسفیان کا ایک غلام بیمار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنا کہ وہ بیمار غلام کئی دن سے اکیلا پڑا ہے اور کوئی شخص اس کی خبر نہیں لیتا تو آپ رات کو اس کے پاس تشریف لے گئے اور ساری رات اس کے پاس بیٹھے رہے بار بار اُس سے فرماتے تھے "گھبرا مت! محمدؐ تیرے پاس ہے"

ایک مظلوم لونڈی کی فریاد

بنی اُمیّہ کا ایک امیر اپنی لونڈی کو مار رہا تھا۔ لونڈی فریاد! فریاد! کہکر چیخی رسول اللہؐ اس کے گھر میں تشریف لے گئے اور اس امیر کو ظلم سے منع کیا۔ اس امیر نے کہا تم میری لونڈی کے معاملہ میں دخل نہ دو۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں ایک عورت کے معاملہ میں ضرور دخل دوں گا۔

ایک بوڑھا غلام

رسول اللہؐ نے دیکھا ایک بوڑھا غلام باغ میں پانی دے رہا ہے کنوئیں سے پانی نکالتا ہے تو اس کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ رسولؐ اللہ اس کے پاس گئے اور ڈول لیکر خود پانی نکالنے لگے اور باغ کو سیراب کر دیا پھر فرمایا پھر کبھی تم کو اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھے خبر دو۔

غلام کا بوجھ اُٹھا لیا

دوسرے دن رسول اللہؐ نے دیکھا ایک بچہ بہت بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے جا رہا ہے اور اس کی گردن بوجھ سے مڑی جاتی ہے۔ آپ نے اُس بچہ کا

بوجھ اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور جہاں اس کو جانا تھا وہاں تک پہنچا دیا۔ پھر فرمایا "اے بچے! محمدؐ کو ہمیشہ اپنی تکلیف میں یاد کر لیا کر"۔

رات بھر بیمار غلام کے پاس رہے

رسول اللہؐ کو معلوم ہوا کہ کسی یہودی کا غلام بہت بیمار ہے۔ آپ اسکو دیکھنے گئے تو اندھیرا بہت تھا۔ اور وہ غلام کپڑا اوڑھے لیٹا تھا۔ رسول اللہؐ کی آواز سنی تو اس نے کہا "کیا میرے آقا نے کسی غلام کو میری مدد کیلئے بھیجا ہے؟" رسول اللہؐ نے فرمایا "ہاں! میں تیری مدد کیلئے بھیجا گیا ہوں" اور رات بھر اس بیمار کے پاس بیٹھے رہے۔

بیمار اونٹ کی مدد

رسول اللہؐ نے دیکھا ایک شخص اونٹ کو لئے جا رہا ہے جو بیمار ہے اور اس پر بہت زیادہ بوجھ لدا ہوا ہے رسول اللہؐ اس شخص کے پاس گئے اور فرمایا "تو اپنے اونٹ پر رحم کر۔ یہ بوڑھا ہے اور بیمار ہے"۔ اونٹ والے نے کہا میں اپنے بچوں کو کیونکر پالوں اگر اونٹ کی بیماری کا خیال کروں

بچہ والی بکری کو بچا لیا

ایک جگہ آپ نے دیکھا کہ کوئی شخص بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے اور قریب ہی اس بکری کے دو بچے کھڑے چیخ رہے ہیں۔ رسول اللہؐ اس شخص کے پاس گئے اور وہ بکری بچوں سمیت خرید لی۔ پھر فرمایا۔ تو کبھی بچوں والی بکری کو ذبح نہ کیجو یہ بہت بے رحمی کی بات ہے۔

ایک یتیم بچہ

رسول اللہؐ نے ایک یتیم بچہ کو دیکھا ننگے سر ننگے پاؤں روتا ہوا جا رہا تھا آپ بے قرار ہو گئے اور اس بچہ کو گود میں اٹھا لیا معلوم ہوا ماں باپ مر گئے ہیں اور دو وقت سے بھوکا ہے۔ آپ اس کو اپنے گھر میں لے گئے اور کئی دن تک اپنے گھر پر اس کو رکھا۔ اس کے بعد بچہ کے رشتہ دار اسکو لے گئے۔

چھوٹے پرندوں کا شکار

ایک روز آپ نے اپنے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے فرمایا۔ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب کوئی شخص چھوٹے چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا ہے۔ بڑا شکار کئی آدمیوں کا پیٹ بھر سکتا ہے مگر چھوٹے جانوروں کا شکار جانیں بہت لیتا ہے اور پیٹ کم بھرتا ہے۔

میں کسی کو برا نہیں کہتا

پیغمبری سے پہلے ایک دن رسول اللہؐ نے فرمایا: میں کسی دین کو برا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ عیسائی اور یہودی اور مجوسی دین میں کیا خوبی ہے اور کیا برائی ہے۔ مگر میرا دل جس چیز کو تلاش کرتا ہے وہ ان دینوں میں معلوم نہیں ہوتی۔

نیزہ بازی

مکہ میں قبیلہ قریش اکثر گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے دنگل قائم کیا کرتا تھا اور ان دنگلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی شریک ہوتے تھے آپ خود بھی نیزہ بازی کرتے تھے اور دوڑنے کی شرطوں میں بھی حصہ لیتے تھے مگر ان شرطوں میں روپے پیسے کی بازیاں نہیں ہوتی تھیں۔

دوڑنے کی شرط

ایک دفعہ پہاڑ کی وادی میں انسانی دوڑ کی شرط ہوئی۔ دو دو آدمی ملکر دوڑتے تھے اور جو شخص دوڑ میں آگے بڑھ جاتا تھا اس کی خوب واہ واہ ہوتی تھی۔ رسول اللہؐ بھی اس دوڑ میں شریک ہوئے اور تین چار خاندانوں کے مشہور دوڑنے والوں سے دوڑ میں آگے بڑھ گئے۔

تین دن ایک جگہ ٹھہرے رہے

رسول اللہؐ کی تجارت میں ایک شخص شریک تھے۔ ایک دن انہوں نے رسول اللہؐ سے کہا۔ آپ یہاں ٹھہریئے میں ابھی آتا ہوں۔ یہ کہکر وہ چلے گئے۔ اور رسول اللہؐ تین رات دن وہاں ٹھہرے رہے۔ اور جب تین روز کے بعد وہ شخص آئے تو انہوں نے معافی چاہی کہ میں بھول گیا تھا۔

آدمی وہی ہے جو وعدہ پورا کرے

رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے ٹھہرنے کا وعدہ کیا تھا اس لئے کہیں نہیں

گیا۔ اور میں آدمی اسی کو سمجھتا ہوں جو اپنے وعدہ کو پورا کرے مگر تم بھی بے گناہ ہو کیونکہ تم بھول گئے تھے۔ اگر حافظہ خراب ہو تو نہ وعدہ کرو۔ نہ وعدہ لو۔

وہ میرا پڑوسی ہے

رسول اللہ ؐ نے بازار میں ایک شخص کو دیکھا کہ دو آدمی اسکو مار رہے ہیں رسول اللہ ؐ فوراً پٹنے والے کی مدد کے لئے آگے بڑھے۔ مارنے والوں نے کہا ہٹو! تم اس جھگڑے میں دخل نہ دو۔ فرمایا۔ وہ میرا پڑوسی ہے میں ضرور اس کی مدد کروں گا۔

دونوں کندھوں پر بوجھ

روزانہ مکہ والے دیکھتے تھے کہ رسول اللہ ؐ بازار میں جا رہے ہیں اور انکے دونوں کندھوں پر بوجھ رکھا ہوا ہے۔ یہ ان کمزور اور محتاج عورتوں کا سامان ہوتا تھا جو خود بازار جا کر اپنی ضرورت کی چیزیں نہیں خرید سکتی تھیں۔ اسواسطے رسول اللہ ؐ ضرورت کا سامان خرید کر ان کے گھروں میں پہنچا دیتے تھے۔

ہجرت کا حکم

آخر اللہ تعالےٰ نے وحی کے ذریعہ رسول اللہ ؐ کو اجازت دیدی کہ مظلوم مسلمان ملک حبش میں ہجرت کر کے چلے جائیں جہاں نجاشی نام کا ایک عیسائی بادشاہ حکومت کرتا تھا اور اس کے عدل و انصاف کی بہت شہرت تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ؐ نے مسلمانوں کو جمع کر کے خدا کا حکم سُنا دیا۔

رسول اللہ کی بیٹی اور داماد

خدا کے حکم کے بموجب گیارہ مرد اور چار عورتیں ہجرت کے لئے تیار ہو گئے جن میں حضرت عثمانؓ اور ان کی بیوی حضرت رقیہؓ بھی تھیں جو رسول اللہ ؐ کی بیٹی تھیں یہ قافلہ چپ چاپ حبشہ کی طرف مکہ چھوڑ کر چلا گیا اور رسول اللہ ؐ نے تو ان سب کو اپنے پاس بلا کر رخصت کیا اور ہر ایک کو تسلی دی۔

حبش کا امن

جب یہ مہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے حبش میں گئے تو وہاں بہت امن اور آرام سے رہنے لگے اور انہوں نے وہاں تجارت شروع کر دی۔ یہ خبر مکہ کے کافروں کو پہنچی اور انہوں نے ارادہ کیا کہ حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس ایک سفارت بھیجی جائے کہ ہمارے مجرموں کو اپنے ملک سے نکال دو یا ہمارے حوالہ کر دو۔

کفّار کی سفارت

مکہ کے کافروں نے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن عاص (فاتح مصر) کو سفیر بنایا اور نجاشی کے لئے تحفے دیکر ملک حبش کو روانہ کیا۔ ان کے ساتھ نجاشی کے درباریوں کیلئے بھی تحائف تھے تاکہ وہ نجاشی کو آمادہ کر کے مسلمانوں کو ملک حبش سے نکلوا دیں۔ یہ سفارت بہت کر و فر سے حبشہ کی طرف روانہ ہوئی۔

نجاشی کا دربار

نجاشی بہت نیک دل اور عقلمند عیسائی بادشاہ تھا۔ جب اسکے سامنے مکہ کے کافروں کی سفارت پیش ہوئی تو اُسنے کہا کہ میں اپنی پناہ میں آئے ہوئے لوگوں کو تمہارے حوالہ نہیں کرونگا جبتک کہ میں خود ان لوگوں سے ملاقات نہ کروں جنکو تم اپنا مجرم سمجھتے ہو اور انکو پکڑ کرلے جانا چاہتے ہو۔

مسلمان بلائے گئے

دوسرے دن نجاشی کے دربار میں سب مسلمان بلائے گئے اور حضرت علیؓ کے بھائی حضرت جعفرؓ نے مسلمانوں کی طرف سے نجاشی سے گفتگو کی نجاشی نے کہا۔ تم نے کونسا دین ایجاد کیا ہے جو عیسائیت اور بت پرستی دونوں کے خلاف ہے۔ اور جس کی وجہ سے تمہاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں۔

حضرت جعفرؓ کی تقریر

حضرت جعفرؓ نے کہا اے بادشاہ ہم جاہل تھے۔ بت پوجتے تھے ہمسایوں کو ستاتے تھے مردار کھاتے تھے بدکاریاں کرتے تھے۔ بھائی پر بھائی ظلم کرتا تھا۔ یہانتک کہ ہم میں ایک شخص پیدا ہوا جس نے ہمکو ان سب برائیوں سے بچانے کی کوشش کی اور اس پر خدا نے ایک کتاب نازل کی اور اس کو اپنا پیغمبر بنایا۔

قرآن سناؤ

نجاشی نے کہا۔ جو کتاب تمہارے پیغمبر پر اُتری ہے وہ اگر تمہیں یاد ہو

تو مجھے پڑھ کر سناؤ۔ حضرت جعفرؓ نے سورۂ مریم کی چند آیتیں پڑھیں۔ نجاشی کو وجد آگیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ پھر اس نے کہا۔ خدا کی قسم یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی ہیں اور دونوں میں ایک ہی چراغ کی روشنی معلوم ہوتی ہے۔

تمہارا پیغمبر کیا حکم دیتا ہے

پھر نجاشی نے سوال کیا کہ تمہارا پیغمبر تمہیں کیا حکم دیتا ہے۔ حضرت جعفرؓ نے کہا یہ کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں۔ سچ بولیں۔ خونریزی نہ کریں۔ یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں کو آرام دیں۔ نیک عورتوں کو بدنام نہ کریں۔ نماز پڑھیں۔ روزے رکھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہوگئی ہے

سفیر واپس جائیں

نجاشی نے حضرت جعفرؓ کی تقریر سنکر کہا۔ تم کون ہو؟ حضرت جعفرؓ نے کہا میں رسول اللہؐ کا چچازاد بھائی ہوں۔ نجاشی نے کہا تم سب میرے ملک میں آرام سے رہو۔ میں تم کو تمہارے دشمنوں کے حوالہ نہیں کرونگا اور کفار کے سفیروں سے کہا واپس جاؤ یہ مسلمان تمہارے حوالہ نہیں ہو سکتے۔

نجاشی کی نماز جنازہ

عرصہ کے بعد جب ملک حبش سے خبر آئی کہ نجاشی بادشاہ حبش نے جو مسلمان ہوگیا تھا انتقال کیا۔ رسول اللہؐ نے سب مسلمانوں کو جمع کر کے غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھی اور نجاشی کیلئے دعائیں کیں اور مسلمانوں سے فرمایا۔ وہ تمہارا بھائی تھا اور تمہارا محسن تھا جو مصیبت کے وقت کام آیا۔

بائی کاٹ

کافروں نے خاص جلسہ کر کے فیصلہ کیا کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے قرابت نہ کرے اور نہ ان کے ہاتھ کچھ بیچے نہ ان سے کچھ خریدے۔ نہ اس خاندان کو کھانے پینے اور پہننے کا کوئی سامان دیا جائے۔ جب تک یہ خاندان محمدؐ کو قتل کے لئے ہمارے حوالے نہ کردے۔

عہدنامہ لکھا گیا

آخر کافروں کی طرف سے منصور بن عکرمہ نے ایک عہدنامہ لکھا جس میں یہ سب شرطیں تھیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا اور پھر اس عہدنامہ کو کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا تاکہ سب لوگوں کو اس عہدنامہ کا علم ہو جائے چنانچہ رسول اللہؐ کو سب مسلمانوں اور بنی ہاشم کو بھی اس عہدنامہ کی خبر ہوگئی۔

بنی ہاشم کا مشورہ

رسول اللہؐ کے چچا حضرت ابوطالب نے اپنے خاندان کو جمع کر کے مشورہ کیا تو سوائے ابولہب کے سب بنی ہاشم نے رائے دی کہ اگرچہ ہم نے محمدؐ کا دین قبول نہیں کیا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنے خاندان کے ایک آدمی کو دشمنوں کے حوالہ کر دیا جائے کہ وہ اس کو مار ڈالیں۔ حضرت ابوطالب نے اس رائے کو پسند کیا۔

حضرت حمزہؓ کی تقریر

رسول اللہؐ کے چچا حضرت حمزہؓ نے کھڑے ہو کر کہا۔ اگرچہ میں مسلمان ہوگیا ہوں لیکن مسلمان نہ بھی ہوتا تب بھی میں بنی امیہ کی اس شرارت کا مقابلہ کرتا جو انہوں نے میرے خاندان بنی ہاشم کے خلاف کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ کا شریر ابوسفیان اس تجویز کا سرغنہ ہے اور ابوجہل بھی اس کا بانی ہے۔

ابولہب کی تقریر

رسول اللہؐ کے دشمن چچا ابولہب نے کہا۔ بیشک! بنی امیہ ہمارے دشمن ہیں اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ ابوسفیان اس تجویز کا سرغنہ ہے۔ لیکن تم لوگ محمدؐ کو کیوں نہیں روکتے کہ وہ پیغمبری کا دعوےٰ چھوڑ دے اور بتوں کو برا نہ کہے تاکہ سارا خاندان ایک آدمی کی وجہ سے مصیبت میں نہ پڑے مگر سب لوگوں نے ابولہب کی مخالفت کی۔

حضرت ابوطالب کی تقریر

حضرت ابوطالب نے فرمایا۔ محمدؐ میرا بیٹا ہے اور میرا دوسرا بیٹا علیؓ بھی اس کے ساتھ ہے اور بھائی حمزہؓ بھی اس کے ساتھ ہے۔ میں نے اور دوسرے بنی ہاشم نے محمدؐ کے دین کو قبول نہیں کیا لیکن اگر یہ دین ہمارے دادا ابراہیمؑ کا دین ہے تو ہمیں اس کو قبول کر لینا چاہئے اور یہ نہ ہو تب بھی ہم محمدؐ کو نہیں چھوڑ سکتے۔

ابوطالب کا درہ

آخر حضرت ابوطالب رسول اللہ ؐ اور سب بنی ہاشم کو لیکر شعب ابوطالب میں چلے گئے جو پہاڑ کا ایک درہ تھا اور بنی ہاشم کی موروثی جگہ تھی۔ اور مکہ کے کافروں نے چاروں طرف سے اس درہ کا محاصرہ کر لیا تاکہ رسول اللہ ؐ اور بنی ہاشم کو کھانے پینے کی کوئی چیز نہ پہنچ سکے۔

تین برس کا محاصرہ

رسول اللہ ؐ اور سب بنی ہاشم اس درہ میں تین برس تک قید رہے اور تین سال تک کھانے پینے کی کوئی چیز درہ کے اندر نہ جاسکی۔ حضرت ابوطالب نے کھانے پینے کا جو سامان درہ کے اندر جمع کر لیا تھا وہی تین برس تک کام دیتا رہا مگر آخر میں رسول اللہ ؐ اور بنی ہاشم کو بڑی مصیبت کا سامنا ہوا۔

بچے بھوک کے روتے تھے

محاصرہ کی قید میں جب کھانے کو کچھ بھی باقی نہ رہا تو درختوں کی پتیاں اور طلح گھاس کی پتیاں کھا کھا کر زندگی بسر کرتے تھے اور سوکھے ہوئے چمڑے پانی میں ابال کر کھاتے تھے اور بچے بھوک سے تمام رات روتے تھے۔ عورتیں اور مرد اور بچے سب ہی اس مصیبت میں مبتلا تھے

صورتیں پہچانی مشکل تھیں

محاصرہ کی قید میں رسول اللہ ؐ اور بنی ہاشم بھوک کے صدمے اٹھاتے اٹھاتے اتنے کمزور ہوگئے تھے کہ کسی کی صورت نہیں پہچانی جاتی تھی مگر ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جس نے اس تکلیف سے عاجز ہو کر کفار کی اطاعت کا ارادہ کیا ہو۔ سب ہی اپنی بات پر قائم تھے۔

حضرت ابوطالب کا جوش

ایک رات حضرت ابوطالب نے اپنے خاندان کی عورتوں اور مردوں کے سامنے کہا کہ ہماری قید کو تین سال ہوگئے ہیں۔ ہمارا کھانا پانی اور ہر چیز بند کر دی گئی ہے اور اب ہم سب کے مرنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ تو کیا تم میں کوئی آدمی ایسا ہے جو تین سال کے بعد محمد ؐ کو دشمنوں کے حوالہ کرنا چاہتا ہو۔

بنی ہاشم کی مردانگی

ناتوان اور کمزور بنی ہاشم نے جواب دیا۔ ہم سب طرح کی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں مگر بچوں کا رونا ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ اب موت قریب آگئی ہے اور وہ ہماری اس تکلیف کو ختم کر دے گی مگر ہم میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو تکلیف سے گھبرا کر محمد ؐ کو دشمنوں کے حوالہ کر دے۔

ابوسفیان کی خوشی

جس طرح ابوسفیان کے پوتے یزید کی فوج کربلا کے میدان میں رسول اللہ ؐ کے نواسہ حضرت امام حسینؓ کے بچوں کے رونے کی آوازوں سے خوش ہوتی تھی جبکہ وہ بھوک پیاس سے روتے تھے۔ اسی طرح ابوسفیان بھی بنی ہاشم کے بچوں کے رونے کی آوازیں سنکر خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ اب یہ سب مر جائیں گے۔

رسول اللہ ؐ کے بچوں کا صبر

اس تین برس کی قید میں رسول اور انکی بیوی حضرت خدیجہؓ اور ان کے بچوں کو بھی بہت تکلیف تھی مگر انہوں نے کبھی بے صبری ظاہر نہیں کی۔ حضرت فاطمہؓ نو سال کی تھیں مگر وہ بھی اپنے ماں باپ کیساتھ نہایت صبر سے بھوک پیاس کو برداشت کر رہی تھیں اور کبھی رونے کیلئے ضد نہ کرتی تھیں 113

رسول اللہ ؐ کی مشغولی

تین سال کے اس محاصرہ میں رسول اللہ ؐ روزانہ مسلمانوں کو جمع کر کے جو سب آپ کے ساتھ درہ میں قید تھے۔ اسلام کی تعلیم دیتے رہتے تھے اور رات دن آپ کی مجلس ہوتی رہتی تھی اور قرآن مجید بھی نازل ہوتا رہتا تھا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول اللہ ؐ کو صبر کی تاکید کی جاتی تھی کہ آسانی کا وقت قریب ہے۔ گھبراؤ نہیں۔

ظلم کا قلعہ ٹوٹ گیا

تین سال کے بعد ظلم کا یہ قلعہ خود بخود ٹوٹ گیا اور کافروں میں جو لوگ رحم دل تھے انہوں نے بڑے بڑے سرداروں سے کہا کہ یہ ظلم حد سے بڑھ گیا ہے کہ بنی ہاشم بھوک پیاس سے مرنے کے قریب ہوگئے

ہیں اور ان کے بچے رات دن روتے ہیں اسواسطے اس قید کو توڑ دینا چاہیئے

چند رحم دل کافر

آخر عبدالمطلب کے نواسہ زہیر اور ایک دوسرے سردار ہشام ملکر مطعم بن عدی کے پاس گئے اور بختری اور ابن ہشام اور زمعہ بن اسود نے بھی ساتھ دیا۔ اور زہیر نے اہل مکہ کو مخاطب کرکے بنی ہاشم کی حمایت میں ایک دردناک تقریر کی اور کہا کہ عہدنامہ کو چاک کردینا چاہیئے۔ ابوجہل نے جواب دیا۔ کس کی مجال ہے جو عہدنامہ کو ہاتھ لگائے۔

عہدنامہ چاک کردیا

ابوجہل کی بات سنکر مطعم بن عدی نے کہا۔ دیکھو! میں چاک کرتا ہوں اس کے بعد انہوں نے آگے بڑھکر کعبہ کے دروازہ سے عہدنامہ کو اتار لیا اور اس کو پھاڑ کر پھینکدیا۔ ابوجہل اور ابوسفیان دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ اور کچھ نہ کرسکے کیونکہ مطعم کے ساتھ بہت سے سردار تھے۔

بنی ہاشم کو قید سے نکالا ۱۱۴

عہدنامہ چاک کرکے رحمدل کفار ہتھیار باندھ کر بنی ہاشم کے پاس گئے اور ان سب کو قید سے نکال کر لائے اور بنی ہاشم اپنے اپنے گھروں میں آکر آباد ہوئے اور تین برس کا بائیکاٹ سنہ ۱۰ نبوی میں ختم ہوگیا۔ جو سنہ ۷ نبوی میں شروع ہوا تھا۔

تین برس کی تفصیل

محاصرہ کے ان تین سالوں میں جو کچھ ہوا اُس کا مجمل ذکر اوپر بیان کردیا گیا ہے مگر اتنا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بعض روایات یہ ہیں کہ معراج بھی اسی محاصرہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ معراج سنہ ۱۱ نبوی کے شروع یا سنہ ۱۰ نبوی کے آخر میں ہوئی تھی اور پانچ وقت کی نمازیں بھی معراج ہی کے وقت فرض ہوئی تھیں۔

معراج

عربی زبان میں معراج عروج اور بلند ہونے کو کہتے ہیں۔ اُردو میں بھی ترقی اور عروج کا مطلب ادا کرنا ہو تو معراج کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محاصرہ کی تکلیف اٹھا چکے تو خدا نے ان کو اپنی ملاقات کیلئے آسمان پر بلایا۔ اسی کو معراج کہتے ہیں۔

ایک بڑھیا کی مدد

جس رات کو معراج ہوئی اس کی صبح کو بہت اندھیرے سے رسول اللہ کعبہ میں نماز کیلئے گئے تو راستہ میں ایک بڑھیا عورت ملی جو روتی ہوئی جارہی تھی۔ آپ نے رونے کی وجہ پوچھی اس نے کہا میں ایک یہودی کا آٹا پیستی ہوں۔ بخار کے سبب دیر ہوگئی وہ مجھکو ماریگا اس ڈر سے روتی ہوں۔

بڑھیا کا بوجھ اُٹھالیا

رسول اللہ ﷺ نے بڑھیا کا بوجھ اپنے کندھے پر رکھ لیا اور فرمایا تو نہ رو۔ میں یہودی سے تیری سفارش کرنے چلتا ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ یہودی کے پاس گئے تو اس سے کہا یہ عورت بیمار ہوگئی تھی۔ اس پر سختی نہ کر۔ یہ غریب ہے اور عورت ہے۔ اسکے بدلہ میں سزا کیلئے حاضر ہوں۔

کیا تم آسمان پر گئے تھے؟

یہودی نے حیران ہوکر رسول اللہ ﷺ کی باتیں سُنیں پھر کہا کیا تم آج رات کو آسمان پر گئے تھے اور خدا سے ملے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! مگر تجھکو کیونکر معلوم ہوا میں نے تو ابتک کسی سے نہیں کہا۔" یہودی مسلمان ہوگیا اور کلمہ پڑھکر کہا۔ میری آسمانی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر معراج سے آکر ایک بڑھیا کی مدد کرے گا۔

کعبہ میں ابوجہل ملا

یہودی مسلمان ہوگیا اور اُس نے بڑھیا کی خطا معاف کردی تو رسول اللہ ﷺ کعبہ میں آئے اور نماز پڑھی۔ وہاں ابوجہل ملا اور اُس نے ہنسکر کہا۔ کہو محمدؐ! آج رات کو بھی کوئی وحی آئی؟ رسول اللہ ﷺ نے معراج کا حال بیان کیا تو ابوجہل بہت ہنسا اور کہا تم جھوٹے ہو اور اور یہ بات عقل کے خلاف ہے۔

حضرت ابوبکرؓ ملے

ابوجہل سیدھا حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور کہا۔ تمہارا دوست محمدؐ دیوانہ ہوگیا ہے۔ کہتا ہے میں بیت المقدس گیا پھر ساتوں آسمانوں پر گیا پھر عرش پر گیا۔ خدا سے ملا جنت دوزخ دیکھی اور فوراً گھر میں آگیا اور بستر گرم تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک ہے میں ان کو سچا سمجھتا ہوں۔

ہجری سنہ کی تاریخ

کافروں نے رسول اللہ کے قتل کا مشورہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ تم مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے جاؤ مگر اپنے بیوی بچوں کو مکہ میں چھوڑ جاؤ۔ اکیلے جاؤ۔ ایک آدمی کو ساتھ لیجاؤ۔ اللہ کا یہ حکم سُنکر رسول اللہؐ اپنے دوست حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے اور ان کو یہ حکم سنایا اور فرمایا تم میرے ساتھ چلو۔

حضرت ابوبکرؓ کی تیاری

حضرت ابوبکرؓ اس خبر سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ رسول اللہؐ نے اپنی رفاقت کے لئے ان کا انتخاب کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیوی اور لڑکی نے سفر کا ناشتہ تیار کیا۔ اور چپ چاپ تیاریاں کیں تاکہ دشمنوں کو اس سفر کا حال معلوم نہ ہوجائے۔

امانتیں

رسول اللہؐ کو زیادہ فکر ان امانتوں کا تھا جو کفار نے آپ کے پاس رکھوائی تھیں کیونکہ کفار ایک طرف تو رسول اللہؐ پر ظلم کرتے تھے اور دوسری طرف اپنی قیمتی امانتیں بھی رسول اللہؐ کے پاس رکھواتے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ سے بڑھکر ہماری قوم میں کوئی امانت دار آدمی نہیں ہے جس کے پاس ہم امانت رکھوائیں۔

حضرت علیؑ کو حکم

رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے بات چیت کرنیکے بعد اپنے بھائی حضرت علیؑ کو بلایا اور ان سے فرمایا مجھے ہجرت کا حکم ہوگیا ہے۔ میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں۔ تم وہ امانتیں اپنے پاس رکھو اور رات کو میرے بستر پر سو جاؤ تاکہ کفار میرے سفر سے واقف نہ ہونے پائیں حضرت علیؑ نے اس حکم کو قبول کرلیا۔

موت سے نہ ڈرے

حضرت علیؑ کی یہ بہادری ہر شخص جانتا ہے کہ وہ موت سے نہیں ڈرے اور رات کو رسول اللہؐ کے بستر پر سو گئے حالانکہ ان کو معلوم تھا کہ دشمنوں نے رسول اللہؐ کے مکان کو گھیر رکھا ہے اور وہ صبح مکان کے اندر گھسکر رسول اللہؐ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور اگر میں رسول اللہؐ کے بستر پر سوؤنگا تو وہ مجکو قتل کر ڈالیں گے۔

ہجرت کی رات

رسول اللہؐ سفر کی تیاریاں کرچکے تو شام کو حسب معمول اپنے گھر میں آکر سو گئے۔ آپ نے دیکھا کہ مکان کے چاروں طرف کافروں نے پہرہ لگا رکھا ہے مگر آپ جانتے تھے کہ کفار رات کے وقت کسی دشمن کے گھر میں گھس کر قتل کرنا معیوب سمجھتے ہیں اسواسطے وہ رات کو حملہ نہیں کرینگے۔

حضرت علیؑ سے رخصت

جب آدھی رات گزر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدار ہوئے اور انہوں نے حضرت علیؑ کو جگایا اور ان کو سینہ سے لگایا اور پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا "میرے پلنگ پر سوجاؤ اور میری چادر اوڑھ لو۔ میں یہاں خدا کو تمہارے ساتھ چھوڑتا ہوں" یہ کہکر دروازہ کے باہر آئے۔

رسول اللہؐ کا معجزہ

جب رسول اللہؐ اپنے مکان کے دروازہ پر آئے تو آپ نے دیکھا۔ کفار کے بڑے بڑے سردار تلواریں لئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کچھ دیر کافروں کی طرف دیکھتے رہے پھر جھک کر زمین سے دونوں مٹھیوں میں مٹی اٹھائی اور کافروں کے اوپر ڈال دی اور اطمینان کے ساتھ کافروں کے اندر سے چلے آئے۔

از حسین بن حسن نظامی

وہ سو گئے تھے

جن لوگوں کی عقل میں معجزہ کی بات نہیں آتی وہ کہتے ہیں کافر سو گئے تھے لیکن وہ یہاں سونے کیلئے نہیں آئے تھے بلکہ ایک بڑے کام کیلئے آئے تھے اور پوری طرح بیدار تھے مگر خدا نے اپنے رسولؐ کا یہ معجزہ دکھایا کروہ دشمنوں کے بیچ میں سے نکل کر چلے آئے اور کوئی ان کو نہ دیکھ سکا۔ خود کافروں نے کہا ہم جاگ رہے تھے مگر ہم نے ان کو نہیں دیکھا۔

حضرت علیؓ پر تلواریں

صبح ہوئی تو کافر رسول اللہؐ کے مکان میں گھس گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ چادر اوڑھے ہوئے سوتے ہیں۔ تلواریں کھینچ لیں اور سب نے ایک دم وار کرنا چاہا کہ حضرت علیؓ نے اپنے چہرہ سے چادر ہٹا کر دیکھا کہ چاروں طرف ننگی تلواریں کھچی ہوئی ہیں۔ وہ مسکرائے اور انہوں نے پھر چادر اوڑھ لی۔

چادر اتار لی

کفار نے حضرت علیؓ کا چہرہ دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئے اور انہوں نے کہا۔ محمدؐ نے جادو کے زور سے اپنی صورت بدل لی ہے یہ کہکر انہوں نے حضرت علیؓ کی چادر کھینچ لی اور جب دیکھا کہ رسول اللہؐ نہیں ہیں تو انہوں نے بہت غصہ سے کہا بتا! محمدؐ کہاں ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ وہ چلے گئے۔

116

کہاں چلے گئے

مکہ والوں نے پوچھا۔ محمدؐ کہاں چلے گئے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا جہاں اُن کو جانا چاہئے تھا۔ کفار نے کہا کہاں جانا چاہئے تھا؟ حضرت علیؓ نے فرمایا جہاں وہ گئے ہیں۔ اس سے ان کو بہت غصہ آیا اور انہوں نے حضرت علیؓ کو قتل کرنا چاہا۔ مگر بعض سرداروں نے کہا۔ علیؓ کے قتل کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے

غار ثور

رسول اللہؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ روانہ ہو کر غار ثور میں تشریف لے گئے جو مکہ سے تین میل داہنی جانب پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ اس پہاڑ کی چڑھائی ایک میل اونچی ہے۔ سمندر یہاں سے دکھائی دیتا ہے۔ اس غار کے اندر رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ تین دن پوشیدہ رہے۔

غار میں کھانا

لکھا ہے حضرت ابوبکرؓ کے جوان بیٹے عبداللہؓ اور بڑی بیٹی حضرت اسماءؓ گھر سے کھانا پکا کر پوشیدہ طریقہ سے غار کے اندر پہنچا دیتی تھیں اور حضرت ابوبکرؓ کا غلام بکریاں لا کر دودھ پلا جاتا تھا اور حضرت کو غار کے اندر حضرت ابوبکرؓ کی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف نہیں تھی۔

غار کے دہانہ پر آ گئے

مکہ کے کافر رسول اللہؐ کی تلاش میں جگہ جگہ سرگرداں پھر رہے تھے وہ غار ثور پر بھی آئے۔ یہاں تک کہ غار کے دہانہ تک پہنچ گئے مگر معجزہ سے ایسے اندھے ہوئے کہ ان کو غار کے اندر بیٹھے ہوئے آدمی نظر نہ آئے۔ حالانکہ رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ سامنے بیٹھے تھے۔

ڈرو نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ جب کافر غار کے دہانہ پر آ گئے تو حضرت ابوبکرؓ گھبرائے۔ اسوقت رسول اللہؐ نے فرمایا "ڈرو نہیں! خدا ہمارے ساتھ ہے!" غیر قوم کے مؤرخ حیران ہوتے ہیں کہ ایسے خطرہ کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسقدر مطمئن تھے

اسلام کی پہلی مسجد

غار ثور سے روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام قبا ہے جہاں انصار کے کچھ خاندان رہتے تھے۔ پہلے یہاں قیام کیا اور ان خاندانوں نے بڑے جوش و خروش سے استقبال کیا اور خوب مہمانداری کی۔ رسول اللہؐ نے یہاں ایک مسجد بنائی جو اسلام کی پہلی مسجد تھی

چودہ دن کا قیام

رسول اللہؐ قبا میں چودہ روز ٹھہرے رہے اور جب مسجد تیار ہو گئی تو اس کے بعد مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ چودہ روز قیام کی حالت

صوفیوں کے عقائد و اشغال

(نوشتہ حسن نظامی)

ذات

ایک ہستی مطلق ہے جس کو واجب الوجود کے نام سے یاد کرتے ہیں. وہ بغیر اجزاء کے کل ہے وہ سب کو محیط ہے لیکن خود احاطہ سے باہر ہے. وہ کسی علم میں نہیں سما سکتی وہ کسی قید میں نہیں آسکتی. اس میں زوال و تغیر نہیں ہے.

سب چیزیں اسی سے موجود ہیں مگر وہ کسی سے موجود نہیں ہے اور زمین و آسمان میں اس کے سوا اور کچھ بھی اس کے غیر نہیں پایا جاتا. اس واسطے بس وہ ایک ہی ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں نہ وہ کسی سے پیدا ہوئی نہ کوئی اس سے پیدا ہوا.

مگر اس کی شناخت بغیر ناموں اور صفتوں اور ان کے مظاہر کے محال ہے. اس واسطے صفات و اسماء کا عرفان مقدم ہے

صفات

جب وہ ہستی مطلق مرتبہ ظہور میں کسی خاص تجلی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے تو اسی شانِ ظہور کو صفت کہتے ہیں. مثلاً جب مخلوق ظاہر ہوئی تو معلوم ہوا کہ ذات کی صفت خالقی نے تجلی کا جلوہ دکھایا.

ذات کی بے شمار صفات ہیں مگر وہ سب ذات سے جدا اور غیر نہیں ہیں گو ہر صفت دوسری صفت سے اور ذات تمام صفات سے جدا اور علیحدہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں سب ایک ہی ہیں. جدائی بالکل نہیں. مثلاً پھول کی خوشبو اس کی صفت ہے جو چمن کی ہوا کو معطر کر رہی ہے مگر وہ پھول کی ذات سے جدا نہیں کہی جا سکتی

ع　　او در من و من در وے چوں بو بگلاب اندر

جس طرح ذات قدیم و لازوال ہے اسی طرح اس کی صفات بھی قدیم و ازلی و بے زوال ہیں. نہ ذات کا ادراک حقیقی ممکن نہ صفات کا.

ذات میں وحدت ہے اور صفات میں گوناگوں کثرت. مگر چونکہ صفات ذات سے جدا نہیں ہیں اس لئے ان کی کثرت بھی صرف دید و شنید کی ہے ورنہ وحدت ہی وحدت ہے.

ہمہ اوست

اسی کو کہتے ہیں کہ سب کچھ وہی ایک ذات ہے اس کے سوا اور غیر کچھ بھی نہیں ہے اور یہ جو کچھ نظر آتا ہے ذات یکتا کے غیر نہیں ہے. مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر چیز خدا ہے جیسا کہ بعض بے علم فقیر کہتے ہیں جو ایسا کہتے پھرتے ہیں وہ بڑی

غلطی کرتے ہیں احتیاط لازم ہے قرآن مجید میں ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ (اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو) اور دوسری آیت میں ہے أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ (تم جس طرف بھی دیکھو اللہ کی ذات اد ہر ہی موجود ہے.)

تعینات تنزلات

صوفیوں کی اصطلاح میں الفاظ تعینات و تنزلات اکثر بولے جاتے ہیں. ان کا مطلب یہ ہے کہ موجودات کی یہ جس قدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں یہ ذات کی صفات اور ان کی تجلیات کے جلوے ہیں مگر ان کی اصلیت بغیر ذات و صفات کے پرتو کے کچھ بھی نہیں ہے.

مثلاً ایک ڈورے میں چند گرہیں لگی ہوئی ہیں. ان گرہوں کو ڈورا نہیں کہتے ہیں بلکہ ان کی شکل و صورت کے سبب گرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں. حالانکہ گرہ کے اندر سوائے ڈورے کے اور کچھ بھی موجود نہیں ہے.

پس اس گرہ کو تعین کہیں گے جب گرہ لگ گئی تو گرہ ہے اور کھل گئی تو ڈورا ہے. گرہ کو ڈورا نہیں کہتے اور صرف ڈورے کو گرہ نہیں کہہ سکتے.

یا مثلاً لوہے کو پگھلا کر ایک قلم بنائی اور دوسری تلوار بنائی. اب قلم و تلوار جن صورتوں کا نام ہے ان کے اندر سوائے لوہے کے اور کوئی چیز موجود نہیں ہے اور یہ ان کی شکل تعین ہے مگر ان کو لوہا نہیں کہتے اور جب تک شکلیں قائم ہیں قلم اور تلوار ہی کہتے ہیں.

یا مثلاً برف کی صورت ہے کہ اس کی حقیقت میں سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے مگر جب تک برف کی شکل قائم ہے پانی اس کو نہیں کہتے.

اسی طرح تمام موجودات کی شکلوں اور صورتوں کو تعینات کی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ اگرچہ وہ ذاتِ الٰہی سے جدا و غیر نہیں ہیں مگر جب تک ان کی صورتیں قائم ہیں اور تعینات کی قید میں ہیں ان کو ذاتِ الٰہی نہیں کہہ سکتے اور یہ کہنا اور سمجھنا شرک ہے کتاب میں جو حروف سیاہی سے لکھے جاتے ہیں اُن

میں سیاہی ذات ہے اور حروف کی شکلیں صفات ہیں کہ صفات ذات سے جدا نہیں یعنی کوئی حرف سیاہی کے سوا اپنی غیر حقیقت کچھ نہیں رکھتا مگر شکل تعین کے سبب حرف ہی پڑھنے میں آتے ہیں

پس جب ایک اصلیت وحقیقت سے مختلف قسم کی صورتیں نمودار ہوتی ہیں تو ان شکلوں کو تعینات کہتے ہیں اور جب کسی اعلیٰ حقیقت کی شکلیں ادنیٰ درجوں میں تقسیم ہونے لگتی ہیں تو انکو تنزلات کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یعنی اس حقیقت کا ظہور اشکال تنزل میں ہورہا ہے۔

مثلاً ہوا ایک اعلیٰ حقیقت ہے۔ حرارت آفتاب زمین کی رطوبت کو ہوائی ابخرے کی شکل میں زمین سے فضائے آسانی میں لیجاتی ہے اور پھر پانی بناکر زمین پر برساتی ہے اور وہ پانی کھیتوں میں بھی جاتا ہے اور گندی موریوں اور نالیوں میں بھی جاتا ہے۔ پس ہوا کی حقیقتِ اعلیٰ نے جب شکل تعین یعنی ابخرے کی صورت اختیار کی تو پانی بنا اس کا تنزل ہے اور پھر برسنا اور زمین پر رواں دواں پھرنا دوسرے تنزلات ہیں

یہ سب مجازی مثالیں ہیں اس ذات حقیقی کی کہ وہ بھی تعینات و تنزلات میں اسی طرح اپنی صفات کی تجلیات دکھایا کرتی ہے اور انہی تعینات وتنزلات سے اس کائنات کا یہ تمام کارخانہ گھماگھمی سے چلتا نظر آتا ہے۔ ان مثالوں سے نسبت دینی محض سمجھانے کیلئے ہے۔ ۱۱۸

حاصل مقصد یہ ہے کہ جب انسان ذاتِ الٰہی کی وحدت تامہ کا یقین کرلیتا ہے اور اس کو اپنے وجود کی حقیقت اور تمام کائنات اور اس کی خوشیوں اور تکلیفوں کی اصلیت معلوم ہوجاتی ہے تو وہ کسی دنیاوی صدمہ سے بھی پریشان نہیں ہوتا اور اس کو کوئی آفت بھی پراگندہ خاطر اور مضطرب الحواس نہیں کرسکتی اور وہ اپنے وجود کو ان فانی اور بے اصل خوشیوں اور تکلیفوں سے ایک اعلیٰ اور برتر بے نیاز چیز تصور کرکے ہر وقت لذت تسکین و سرور سے شادکام رہتا ہے

صوفیوں کے ہاں افضل الذکر کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ فرمایا گیا ہے اور بغیر عقیدہ ہمہ اوست کے اس کلمہ کے ذکر کی اصلیت ذہن پر طاری نہیں ہوتی۔

جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ اس موجودات ومحسوسات کے عالم میں ذات واحد کے سوا اور کچھ بھی موجود نہیں ہے اور موجودات کی یہ سب صورتیں اسی ایک ذات کی صفات کے جلوے ہیں تو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے معنی اس کی سمجھ میں آجاتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی الٰہ مگر اللہ یعنی ایک اللہ کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں ہے۔

زبان سے لفظوں کا پڑھ لینا اور گن گن کر اللہ کا ذکر کرنا بغیر اس فہمید کے اور یقین کے سراسر بیکار ہے۔

گفتن و فہمیدن

مگر یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ وحدت وجود فہمید یعنی سمجھنے اور اپنے حس الیقین پر طاری کرنے کی چیز ہے، کہنے اور بے سمجھے کہتے پھرنے کی چیز نہیں ہے جیسا کہ آجکل بعض جاہل درویش نما لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ بھی خدا، وہ بھی خدا، تم بھی خدا، ہم بھی خدا، کہ جو پہچان جاتا ہے اس کی زبان بند ہوجاتی ہے اور اس کو حس حیرت اور ذوق مشاہدۂ مزید میں زبان سے کچھ کہنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔

ناسوت

اسی سلسلہ میں ضرورت ہے کہ لاہوت وجبروت و ملکوت، ناسوت کی حقیقت بھی تھوڑی سی بیان کردی جائے۔ کیونکہ یہ الفاظ اکثر صوفیوں کی بول چال اور ان کی کتابوں میں استعمال ہوتے ہیں اور ذکر الٰہی سے پہلے ان کا سمجھنا ضروری ہوتا ہے

پہلا **ناسوت** ہے جو ہمارے اس موجود ومحسوس نظر آنے والے عالم کا نام ہے اور اس عالم ظاہر کی زبان واصطلاح میں جو کچھ کہا جائے اس کو ناسوت کی زبان کہنا چاہیئے۔

ملکوت ۔ ناسوت کا باطن ملکوت ہے۔ یعنی عالم ظاہر کے بطون کو ملکوت کہتے ہیں جو عالم ناسوت کے قریب ومتصل ہے۔ ناسوت کے عالم سے جب عروج ہوتا ہے تو پہلے ملکوت کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ ذکر وفکر کے ذرائع جو ناسوت میں استعمال کئے جائیں، پہلے ملکوت میں پہنچاتے ہیں اور انسان اپنی حد و ذکر کا بطون مشاہدہ کرتا ہے۔

جبروت ۔ اس کے بعد ملکوت کے بطون کا ظہور ہوتا ہے اور اس کو جبروت کہتے ہیں۔ گویا یہ ناسوت کا تیسرا درجہ اور ملکوت کا باطن ہے۔ یہاں اپنے وجود کی پوری اور خود بخود شناسائی ہوتی ہے اور ناسوت وملکوت کے درجے اس عرفان کے ماتحت دکھائی دینے لگتے ہیں۔

لاہوت ۔ پھر جبروت کا باطن نمودار ہوتا ہے جس کا نام لاہوت ہے۔ یہاں اپنی حقیقت تعین کا صرف حس باقی رہتا ہے ورنہ ذاتِ الوہیت کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

ہاہوت ۔ لاہوت کا بطون ہاہوت ہے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں نہ اپنی خبر رہتی ہے نہ خبر کا حس رہتا ہے، نہ ہمہ کا نشان نظر آتا ہے، نہ اوست کی فرصت باقی رہتی ہے۔ اس کی حقیقت

جاننے کو نہ لفظ کام دیتا ہے نہ کوئی فہم بس یہی کہدینا کافی ہے کہ وہ مقام ہو ہے۔

مثالیں۔ مثلاً تم نے ایک خط لکھنے کا ارادہ کیا۔ پھر کاغذ و قلم دوات لیکر بیٹھے اور پھر اس کو لکھدیا۔ پس وہ لکھا ہوا خط ناسوت ہے، اور لکھنا ملکوت ہے اور لکھنے کی قوت کا خود بخود دماغ سے ہاتھوں میں اترتا چلا آنا جبروت ہے اور خط لکھنے کا ارادہ جس نے بعد کی یہ سب حالتیں اور صورتیں نمودار کرائیں مگر خود مخفی رہا لاہوت ہے اور اس ارادہ کے شروع میں، جو وقت بے ارادگی اور خط لکھنے سے بیخبری کا تھا وہ ہاہوت ہے۔

یا مثلاً جو وقت گذر گیا وہ ناسوت ہے۔ اور جو ابھی گذر رہا ہے وہ ملکوت ہے اور جو آنے والا ہے وہ جبروت ہے۔ اور ماضی و حال کے استقبال کا علم لاہوت ہے اور ماضی و حال و استقبال کے وسط میں جو ایک نامعلوم وقت ہے وہ ہاہوت ہے۔ کیونکہ زمانہ حال جس کو کہتے ہیں وہ ماضی و مستقبل سے لپٹا ہوا ہے کہ ایک سکنڈ کے کرور حصے کر کے دیکھو تب بھی ماضی و مستقبل کے وسط میں حال کا زمانہ ہاتھ نہیں آئے گا کہ جو گذرتا ہے وہ ماضی ہو جاتا ہے اور جو اس کے بعد بچتا ہے وہ مستقبل کہلاتا ہے۔ حال جس کا نام ہے وہ تو ادہر دکھائی دیتا ہے نہ ادہر۔

اس بیخبری و بے احساسی کو ہاہوت کہتے ہیں کہ ہے مگر نہیں ہے اور ہاس نہیں کی بھی کسی کو خبر نہیں ہے۔

یا مثلاً انسان کا جسم ظاہر ناسوت ہے اور اس کے حواس باطن ملکوت ہیں اور ان حواس کا جسمانی قوائے ادراک سے معلوم کرنا جبروت ہے اور خود ادراک و علم کی ذات ہے جبکہ اس کا تعلق کسی محسوس سے نہ رہے اور صرف شانِ ادراک و علم ہی باقی ہو تو وہ لاہوت ہے اور جب ادراک و احساس اپنی ہستی سے بھی بیخبر ہو جائیں اور اس بیخبری کا حس بھی ان میں باقی نہ رہے تو وہ ہاہوت ہے

روح ۔ قرآن شریف کی زبان میں روح امر رب ہے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا حالانکہ خدا کی کوئی صورت نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ صورت روح سے مراد ہے کہ ذاتِ الہی جان ہے اور روح اس کی صورت ہے۔ پس نہ ذات کی کوئی شکل ہے اور نہ اس کے امر روح کی کوئی صورت ہے۔ جس طرح ذات مخفی ہے روح بھی پوشیدہ ہے اور جس طرح ذات کی دید و فہمید خاکی بشری صورت سے ممکن نہیں۔ اسی طرح اس کے امر روح کی دید و فہمید بھی ناممکن ہے

روح ایک ہی چیز ہے۔ اس کی تقسیم محال ہے مختلف اجسام میں جو ارواح ہوتی ہیں سب اسی روح اعظم کا پرتو ہیں۔ جس طرح سورج ایک ہے اور اس کی شعاعیں بے شمار ہیں کہ صاف مقام پر آتی ہیں تو تمام آفتاب کی شکل ان کے اندر نظر آجاتی ہے۔ حالانکہ خود سورج وہاں نہیں ہوتا، اور میلی کثیف چیزوں پر آفتاب کی شعاعوں کی جھلک پڑتی ہے تو وہ اپنی جسمانی کثافت سے نور قبول نہیں کر سکتیں مگر حیات نشو و نما کی قوت ان میں بھی ان شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے،

پس روح ذات کا ایک آئینہ ہے جس میں اس کے حسن و جمال کی شکل نظر آتی ہے۔

قلب ۔ جس طرح روح ذات کا آئینہ ہے قلب اسماء صفات کا آئینہ ہے جو تجلی ذات کی روح میں مجمل ہے وہ قلب میں درخشاں ہو کر مفصل ہو جاتی ہے۔

نفس۔ روح و قلب عالم امر سے ہیں مگر نفس عالم خلق سے تعلق رکھتا ہے۔ ذات، صفات اور اسماء کی تجلیاں روح و قلب کے واسطہ سے نفس تک آتی ہیں مگر چونکہ یہ عالم خلق سے تعلق رکھتا ہے اس واسطے اس میں وہ لطافت نہیں ہے جو روح و قلب میں ہے۔ اس واسطے اس میں بغیر تربیت ناسوتی کے ان تجلیات کی قبولیت پیدا نہیں ہوتی بلکہ نفس اپنی فطرت کے تقاضہ سے ان تجلیوں سے گریز کرنا چاہتا ہے اور حواس جسمانی کو ایسے احکام دیتا ہے جن سے کثافت میں ترقی ہو اور قلب و روح کے آئینوں میں تجلیاں نہ چمک سکیں۔ انسان مجاہدات و عبادات کے ذریعہ نفس کو تربیت دیتا ہے تو پہلے اس میں ایک کیفیت ملامت کی پیدا ہوتی ہے یعنی وہ خود اپنے آپ کو تجلیات کی عدم قبولیت پر نفرین کرتا ہے مگر اپنے جذبات کی مغلوبیت کے سبب اصلاح نہیں کر سکتا۔ اس کو "نفس لوامہ" کہتے ہیں اور جب مجاہدات کی قوت نفس کو شفاف کر دیتی ہے تو وہ ترقی کر کے آئینہ بن جاتا ہے اور اس میں روح و قلب کی تجلیاں مکمل طور سے چمکنے لگتی ہیں اور کوئی حجاب کثافت کا نفس میں باقی نہیں رہتا۔ اس وقت اس کا نام "نفس مطمئنہ" ہو جاتا ہے اور اسی کو نفس کا مرنا اور نفس کا قابو میں کر لینا کہتے ہیں اور اس کا مطمئنہ نام ہی سے ظاہر ہے کہ اس کا پورا تصفیہ اور کمال یہ ہے کہ اس میں تسکین و اطمینان پیدا ہو جائے۔

قرآن شریف نے بھی نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور مطمئنہ کا لفظ جہاں آیا ہے وہ یہ عبارت ہے یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً اے نفس مطمئنہ آجا اپنے رب کی طرف رضامندی اور پوری رضامندی کی شان سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب نفس مطمئن ہو جاتا ہے تو اس میں رضائے کامل کی شان پیدا ہو جاتی ہے۔

اشغال و اذکار

عقائد ذکر الٰہی کے بعد اب دوسرے درجہ کے ذکر الٰہی کا بیان کیا جاتا ہے اور صوفیوں کے ان طریقوں کا مجمل حال لکھا جاتا ہے جو ان کے ہاں اصلاح نفس کے لئے مروج ہیں۔

اذکار و اشغال کے بیشمار طریقے ہیں۔ ان سب کو لکھوں تو ایک بڑی ضخیم کتاب ہو جائے گی۔ اس واسطے صرف چند ضروری اور اہم اشغال و اذکار اور مراقبے وغیرہ یہاں بیان کئے جائیں گے اور وہ یہ ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے انسان بہت جلد نفس پر غالب آجاتا ہے اور اس میں خودشناسی کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور عبادت الٰہی میں بھی ذوق و لذت ملنے لگتی ہے اور امور دنیا میں بھی اس کے حواس مطمئن رہتے ہیں اور یہ اطمینان حواس ہی کی ہر مشکل کی کنجی اور ہر تکلیف کی دوا ہے۔

سلسلوں کا اختلاف کیوں ہے؟

صوفیوں کے بے شمار سلسلے اور خانوادے ہیں اور ہر ایک سلسلہ کا طریق ذکر و اشغال جداگانہ ہے۔ یہ دیکھ کر خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب تصوف کا راستہ اور اصول ایک ہے تو پھر اس کے مقلدین میں یہ اختلاف کیوں ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ اختلاف صرف دیکھنے کا ہے حقیقت میں کچھ بھی اختلاف نہیں ہے کیونکہ سلسلوں کے ناموں کی تفریق محض ان کے بانیوں کے نام کی وجہ سے ہے ورنہ اصول تعلیم سب کا تقریباً یکساں ہے اور اشکال و اشغال میں تو بہت ہی تھوڑا تفاوت آپس میں پایا جاتا ہے۔

صوفیوں کے صرف دو مسئلوں میں کہیں کہیں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک تو مسئلہ وحدت وجود ہے اور دوسرا مسئلہ سماع ہے کہ اس میں بعض سلسلے وحدت وجود کے بدلے وحدت شہود کو مانتے ہیں۔ یعنی ہمہ اوست کے بدلے ہمہ از وست کے قائل ہیں اور اکثر سلسلے ہمہ اوست کو تسلیم کرتے ہیں اور سماع یعنی گانا سننے کو چشتیہ سلسلہ تو بہت ضروری اور لازمی چیز سمجھتا ہے مگر بعض سلسلوں کو اس مسئلہ میں سکوت و تامل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سماع اہل کے لئے حلال ہے اور غیر اہل کے لئے حرام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نہ انکار میکنم نہ ایں کار میکنم جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل تصوف کا اختلاف بھی نہایت مہذب اور باادب ہوتا ہے۔ درویشوں کی تعلیم میں جو کچھ فرق و اختلاف ہے وہ ایک طبیب کی تجاویز کے مثل سمجھنا چاہیئے کہ وہ مریض کی حالت کے موافق طریق علاج بدلتا رہتا ہے اسی واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ (خدا کی طرف جانے کے طریقے مخلوق کے کے سانسوں کی طرح کثیر ہیں۔)

چشتیہ خاندان کے اذکار و اشغال

توجہ۔ اگرچہ توجہ زیادہ تر نقشبندیہ سلسلہ میں مروج ہے لیکن چشتیہ خاندان میں بھی اس کی تعلیم ہوتی ہے اور اس کے طریقے کئی ہیں جن میں سے ایک یہاں لکھا جاتا ہے۔

مرشد مریدوں کو سامنے دو زانو بٹھالے اور خود ان کی طرف رخ کرکے دو زانو بیٹھ جائے اور دل کو تمام خیالات سے خالی اور یکسو کرکے اسم ذات یعنی "اللہ" مریدوں کے دلوں پر ایک سو ایک سانس میں خیال کے اندر پڑھے اور اسم ذات کی ضرب تصور میں مریدوں کے دل پر لگائے اور یہ تصور کرے کہ اسم کی کیفیت ذکر اور اثر جذب و شوق میرے دل سے منتقل ہو کر مریدوں کے دلوں میں جا رہا ہے۔ اس طرح سے ایک مجلس یا دو چار مجلسوں میں مریدوں کے دلوں کے اندر حرارت ذکر پیدا ہو جائے گی اور وہ متحرک ہو کر ہر قسم کے اذکار و اشغال کے لئے اپنے اندر اہلیت پیدا کرلیں گے۔ اکثر بزرگ تعلیم اذکار و اشغال سے پہلے توجہ کو اسی واسطے ضروری کہتے ہیں کہ اس سے قلب کے اندر ذکر و شغل کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

ذکر جہر۔ چشتیہ خاندان میں اخفا بہت زیادہ ہے۔ ذکر جہر یعنی آواز سے ذکر کرنا ان کے ہاں صرف تہجد کے وقت مروج ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ اذکار و اشغال لوگوں کو سنانے اور اور دکھانے کو کریں اور تہجد کے وقت بھی ان کے ہاں ہدایت ہے کہ ایسی حالت میں ذکر جہر کیا جائے کہ قریب میں لوگ سوتے نہ ہوں اور ان کے ذکر سے کسی کی نیند خراب نہ ہو۔ تہجد کے وقت پہلے

بارہ رکعت دو دو رکعت کی نیت سے نوافل تہجد پڑھے جائیں اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی جائے اور فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَيْرِكَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ (ترجمہ) یا اللہ پاک کر میرے دل کو اپنے غیر سے اور روشن کر میرے دل کو اپنی پہچان کے نور سے ہمیشہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔

اور اس کے بعد توبہ واستغفار پڑھے اور وہ یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ (ترجمہ بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے۔ وہ اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جیتا جاگتا اور سب کا تھامنے والا۔ اور توبہ کرکے اس کی طرف آتا ہوں۔

اس کے بعد تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ (ترجمہ) درود وسلام آپ پر اے اللہ کے رسول۔ درود وسلام آپ پر اے اللہ کے پیارے درود وسلام آپ پر اے اللہ کے پیغمبر۔

طریقہ ذکر جہر:۔ پھر التی پالتی مار کر بیٹھ جائے (یعنی چارزانو) اور دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے برابر والی انگلی سے بائیں پاؤں کے گھٹنے کی جڑ میں نیچے کی رگ کیماس کو پکڑے مضبوطی کے ساتھ رگ کیماس کا تعلق دل سے ہے۔ اس کے دبانے سے قلب کے اندر حرارت پیدا ہوتی ہے) بیٹھنے میں کمر کو سیدھا رکھنا چاہیئے اور رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے اور دونوں ہاتھ زانو پر رکھنے چاہیئں۔ اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کے تین دفعہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت اور اس کے بعد زانو کی طرف اتنا سر جھکائے کہ پیشانی گھٹنے کے قریب پہنچ جائے اور وہاں سے باواز بلند خوش لحنی کے ساتھ لَآ اِلٰهَ شروع کرکے سر کو دائیں زانو کے اوپر سے لاتے ہوئے دائیں مونڈھے تک پھراتا ہوا لائے اور سانس کو اتنا روکے کہ جتنی دیر میں تین ضربیں لگ سکتی ہیں۔ اس کے بعد سر کو تھوڑا سا پیٹھ کی طرف رخ کرکے تصور کرے کہ تمام خطرات سوا اللہ کو میں نے پس پشت ڈال دیا اور اس کے بعد سر کو بائیں طرف کی چھاتی کے رخ جھکا کر، جہاں کہ دل واقع ہے، اللہ کی ضرب لگائے اور یہ تصور کرے کہ میں نے عشق الٰہی کو دل میں بھر لیا۔

لَآ اِلٰهَ کو نفی کہتے ہیں اور اِلَّا اللّٰهُ کو اثبات کہتے ہیں۔

اس واسطے اس ذکر کا نام نفی واثبات ہے۔ نفی کے وقت آنکھیں کھلی رہنی چاہئیں اور اثبات کے وقت بند۔ اس طرح سے یہ ذکر دوسو مرتبہ کرنا چاہیئے۔ اس ذکر کا نام ذکر چہار ضربی ہے۔ اس ذکر میں ۹ دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کے بعد دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی کہنا چاہیئے۔ اس کے بعد بطریق سابق تین بار کلمہ طیب اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھنا چاہیئے۔

ضروری ہدایات:۔ اس ذکر میں یہ ہدایت ضروری ہے کہ مبتدی نفی کے وقت لامعبود کا تصور کرے یعنی جب زبان سے لَآ اِلٰهَ کہے تو خیال کرے کہ لامعبود یعنی نہیں ہے کوئی معبود۔ اور درمیانی تعلیم والا نفی کے وقت لامقصود یا لامطلوب کا تصور کرے اور انتہائی تعلیم والا لاموجود کا تصور کرے۔

ذکر اثبات مجرد:۔ نفی واثبات یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ذکر کے بعد دوزانو بیٹھ جائے اور اثبات مجرد کا ذکر کرے۔ اثبات مجرد صرف اِلَّا اللّٰهُ کو کہتے ہیں۔ اس ذکر کے وقت کمر سیدھی رکھے اور سر کو دائیں کندھے کی طرف سیدھا کرکے پوری قوت سے دل پر یعنی بائیں چھاتی کی طرف اِلَّا اللّٰهُ کی ضرب لگائے اور یہ تصور رکھے کہ سوائے اللہ کے کچھ موجود نہیں ہے اور میرے سوا اس کے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ذکر اثبات مجرد چارسو بار مسلسل کرنا چاہیئے اس کو یک ضربی ذکر کہتے ہیں۔ ۱۲۱

ذکر اسم ذات:۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دوزانو بیٹھ کر سر کو دائیں کندھے کی طرف لاکر آنکھیں بند کرکے لفظ اللہ اللہ کہے پہلے لفظ اللہ کے حرف "ہ" کا پیش پڑھے اور دوسرے لفظ اللہ کے حرف "ہ" کو ساکن رکھے۔ پہلے اللہ کی ضرب لطیفہ روح پر لگائے جو دائیں چھاتی کے نیچے واقع ہے، اور دوسرے لفظ اللہ کی ضرب دل پر لگائے جو بائیں چھاتی کے نیچے واقع ہے اور اس ذکر کو چھ سو بار کرے اور اس ذکر میں اسمائے صفات امہات کا تصور رکھے۔ جو اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم ہیں۔

ہدایت:۔ جب ۵ بار اللہ اللہ کہہ چکے تو ایک بار اَللّٰهُ حَاضِرِیْ کہے اور دوسری دفعہ جب ۵ کی گنتی پوری ہو تو اَللّٰهُ نَاظِرِیْ کہے اور جب تیسری بار ۹ کا عدد پورا ہو تو دسویں بار اَللّٰهُ مَعِیْ کہے۔

یہ ہے ذکر بارہ تسبیح کا جو تہجد کے وقت کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص تہجد کے وقت نہ کر سکے تو اور کسی فرصت اور آسانی کے وقت کر سکتا ہے۔ ذکر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے سلسلہ کے بزرگوں

کی جناب میں فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

ذکر پاس انفاس:۔ اس کے طریقے بہت اقسام کے ہیں جن میں آسان اور عام فہم دو طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

نفی و اثبات کا پاس انفاس:۔ یہ ہے کہ جب اندر کا سانس لیا جائے تو لاالٰہ کہے اور جب باہر کا سانس آئے تو الا اللہ کہے۔ صرف سانس سے کہے۔ اس طرح کہ پاس والے کو ذکر کرنے کی خبر نہ ہو۔

ہدایت:۔ ذکر نفی اثبات کے ہر حصہ میں یعنی اندر یا باہر کے ہر سانس کے وقت نظر ناف پر رہنی چاہیئے اور منہ کو بند رکھنا چاہیئے۔

اسم ذات کا پاس انفاس:۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبان تالو سے لگالے اور منہ بند کرلے اور جب اندر کا سانس لے تو لفظ اللہ کو ادا کرے اور سانس کو اتنا روکے کہ تمام پیٹ اور چھاتی سانس سے بھر جائے اور یہ تصور کرے کہ اللہ تمام باطن میں محیط ہے۔ اس کے بعد آہستہ سے سانس کو ناک کے راستے باہر لائے اور باہر لاتے وقت "ہو" کہے۔ یعنی اندر کے سانس میں "اللہ" اور باہر کے سانس میں "ہو" کہنا چاہیئے۔ ۱۴۲

ذکر اسم ذات کے اقسام:۔ اسم ذات کا ذکر یک ضربی بھی ہوتا ہے اور دو ضربی بھی اور سہ ضربی اور چہار ضربی بھی۔

یک ضربی کا ذکر یہ ہے کہ لفظ "اللہ" کی پوری قوت سے باواز بلند دل پر ضرب لگائے۔ اور دو ضربی میں اول ضرب روح پر اور دوسری دل پر۔ اور سہ ضربی میں اول دائیں زانو پر دوسری بائیں زانو پر تیسری روح پر۔ اور چہار ضربی میں اول دائیں زانو پر دوسری بائیں زانو پر، تیسری روح پر اور چوتھی دل پر۔ اس ذکر میں آنکھیں بند رہنی چاہئیں۔

حبس دم:۔ یہ شغل تمام صوفیوں میں ضروری مانا گیا ہے خصوصاً چشتی اور قادری اس کے مفید ہونے کے زیادہ قائل ہیں مگر نقشبندی اس کو چنداں ضروری نہیں سمجھتے۔ تاہم اس کے اچھے ہونے کے قائل ہیں۔

حبس دم سانس کی ایک ورزش ہے۔ علاوہ روحانی ترقی کے جسمانی قوت کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ حبس دم کے بعض طریقوں سے میں نے سل و دق کے بیماروں کا علاج کیا ہے اور بہت مفید پایا۔ مگر بیماروں سے ان کی طاقت کے موافق حبس دم کرانا چاہیئے ورنہ ذراسی بے احتیاطی میں مریض کی حرارت بجائے کم ہونے کے اور بڑھ جاتی ہے۔ حبس دم کا طریقہ یہی ہے کہ ناک اور منہ بند کرکے سانس کے روکنے کی طاقت بڑھائی جائے۔ اشغال میں اس کے طریقے جداگانہ ہیں۔

ہدایت:۔ اس خطرہ سے ہر شخص کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ کمزور سینہ والے کو یا جن کے بدن میں خون کم ہے یا قلب و دماغ میں کمزوری ہے وہ حبس دم اور ذکر جہر ہرگز نہ کریں بلکہ ذکر خفی پر اکتفا کیا جائے ورنہ طرح طرح کے امراض کا اندیشہ ہے۔

میں نے ذکر حدادی اور ذکر آرہ اور ذکر جاروب وغیرہ کا اسی واسطے یہاں بیان نہیں کیا کہ میرے خیال میں آجکل لوگوں کی جسمانی قوت ان اذکار کے قابل نہیں ہے اور صرف اسم ذات کا پاس انفاس کافی سمجھتا ہوں یا شغل محمودہ و شغل نصیرا اور شغل سلطان الاذکار کہ یہ سب چیزیں ترقی روحانیت و تسکین احساس کے لئے بالکل کافی ہیں۔

شغل نصیرا:۔ یہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کا خاص شغل ہے اور اس سے خطرات قلب دور ہوجاتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ صبح یا شام کے وقت قبلہ رُخ دوزانو بیٹھ جائے اور دل کو یکسو کرکے دونوں آنکھوں کی نظر ناک کی چونچ پر جمائے اور پلک نہ جھپکنے دے اور اس دید میں ایک نور غیر معین کا تصور رکھے شروع شروع میں آنکھوں میں درد ہوگا اور پانی بہے گا مگر رفتہ رفتہ عادت ہوجائے گی۔

شغل محمودہ:۔ اس شغل میں نظروں کو دونوں بھوؤں کے اس جوڑ پر جمانا چاہیئے جو ناک کے اوپر اور پیشانی کے نیچے واقع ہے۔ یہ ذرا مشکل ہے مگر فائدہ بہت ہے۔ ہندو فقراء کے ہاں بھی اس طرز کا ایک شغل ہے جس کو "ترکٹی" کہتے ہیں۔

ان اشغال سے نماز کے اندر خطرے نہیں آتے اور یہ بہت مجرب علاج دفع خطرات کا ہے۔ خصوصاً شغل نصیرا۔

سلطان الاذکار:۔ سلطان الاذکار کے طریقے بہت سے ہیں مگر آسان طریقہ یہ ہے کہ آنکھ، ناک، کان، منہ، ہاتھ کی انگلیوں سے بند کرکے سانس کو ناف کے نیچے سے کھینچے اور دماغ تک لیجائے اور وہاں اس کو روک لے اور طاقت کے موافق کچھ دیر روکے رکھے اور جب سانس کو ناف کے نیچے سے اوپر لیجانے لگے تو اللہ سانس میں کہے اور جب دماغ میں

سانس کو حبس کرلے تو "ہو" کہے اور ہو کہتے وقت لطیفہ اخفیٰ پر دل کی آنکھ کو لگائے رکھے۔ لطیفہ اخفیٰ ام الدماغ میں ہے اور جب حبس دم کی طاقت ختم ہونے لگے تو ناک کی راہ سانس کو چھوڑ دے اور دوبارہ ایسا ہی کرے اس طرح شروع میں صرف دو چار بار کرنا چاہیئے اور رفتہ رفتہ مدت حبس دم کو بڑھاتا جائے۔

شغل صوت سرمدی :- سلطان الاذکار کی ایک قسم صوت سرمدی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ منہ بند کر کے تصور کرے کہ پانی گرنے یا آواز کے تصور میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کسی اونچی جگہ سے نیچی جگہ پانی یکساں گر رہا ہے۔

اس تصور کی حالت میں اسم ذات کا شغل بھی قلب اور لطیفہ اخفیٰ میں جاری رکھنا چاہیئے۔ رفتہ رفتہ تصور کی یہ آواز اصلی آواز بن جائے گی اور غیب کی وہ صدا سنائی دینے لگے گی جس کی طلب ہر مجبور کو ہے اور جس کو حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر سنا تھا۔

شغل میت :- سلطان الاذکار کی ایک قسم کو شغل میت بھی کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ لیٹ کر دونوں پاؤں کے انگوٹھے آپس میں باندھ لے جائیں اور یکسو ہو کر اور حبس دم کر کے زیر ناف سے لفظ "اللہ" کو سانس کے ساتھ اٹھایا جائے اور ام الدماغ میں سانس کو روک کر صوت سرمدی کا تصور کیا جائے اور کچھ دیر کے بعد جبکہ حبس دم ختم ہو سانس "ہو" کہہ کر ناک کے راستہ چھوڑ دیا جائے۔

اس میں چونکہ شاغل مردہ کی طرح بے حس و حرکت ہو کر شغل کرتا ہے اور صورت بھی میت کی سی بناتا ہے اس واسطے اس کو شغل میت کہتے ہیں۔

ضروری ہدایت :- میں نے آسان اذکار و اشغال لکھے ہیں اور عام فہم الفاظ میں ان کی ترکیب لکھی ہے پھر کل یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جسمانی طاقت اور افکار دنیا کی کثرت و قلت کا خیال کر کے ان کو کیا جائے۔ یہ نہ ہو کہ ہر شخص دنیا کے کاروبار ترک کر کے رات دن یہی اشغال کرنے شروع کر دے بلکہ ایک وقت کام کے لئے مقرر کر لینا چاہیئے نیز کسی واقف کار درویش سے زبانی پوچھ بھی لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ کتاب کے الفاظ اچھی طرح سمجھ میں نہ آئیں اور شغل میں غلطی ہو جائے کیونکہ غلطی ہو جانے سے بعض اوقات حواس خراب ہو جاتے ہیں اور انسان دیوانہ ہو جاتا ہے خصوصاً کمزوری دماغ کی حالت میں حبس دم کے اشغال مناسب نہیں ہیں اور پھیپھڑے

کی خرابی ہو تو جہر کا ذکر نقصان دیتا ہے۔

جو شخص اس کے خلاف کہے تو سمجھ لو کہ وہ ملکیر کا فقیر ہے اور مصلحت عامہ کے فہم کی صلاحیت اس میں نہیں ہے۔

مراقبے

اب میں چند مراقبوں کے طریقے لکھتا ہوں لیکن پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مراقبہ ایک خاص صورت کا نام ہے جو تصور کی قوت بڑھانے اور کسی خاص چیز کی تاثیر و برکت حاصل کرنے کو بنائی جاتی ہے۔ عربی زبان میں رقبہ گردن کو کہتے ہیں۔ چونکہ مراقبہ گردن جھکا کر کیا جاتا ہے اس واسطے اس کا نام مراقبہ رکھا گیا ہے اور چونکہ خطرات نفسانی و شیطانی سے محفوظ رہنے اور معشوق قلب کو ایک رقیب کی طرح اغیار کے خیالات سے بچانے کے لئے یہ مشق کی جاتی ہے، اس واسطے بھی اس کا نام مراقبہ ہے۔

ہر مراقبہ میں دو زانو بیٹھنا، گردن جھکانا اور آنکھیں بند کر کے تصور کرنا ضروری ہے۔ اس واسطے میں ایک مراقبہ کی کیفیت مفصل لکھ دیتا ہوں اور باقی مراقبوں کا سرسری ذکر کر دینا کافی ہے۔ اسی پر سب مراقبوں کو قیاس کر لینا چاہیئے۔

۱۲۳ **مراقبہ اسم ذات** :- دل کی پراگندگی اور خرابی تین وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک تو نفس کی خرابی سے کہ وہ ہر وقت قلب کو تباہ کرنے اور بگاڑنے کی جستجو کرتا رہتا ہے۔ دوسرے ناگہانی تعلقات دنیا کی کثرت کے سبب دل پریشان رہا کرتا ہے۔ ایسی حالتوں میں اسم ذات کا مراقبہ کرنا چاہیئے۔ اس سے طمانیت قلب اور تسکین احساس کی نعمت حاصل ہو گی۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو دو زانو قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر گردن جھکائے۔ اسم ذات کا تصور کرے یعنی اسم اللہ کا تصور جمائے۔ اس سے نفس کی شرارت جاتی رہیگی اور ناگہانی خطرات کی کثرت ہو تو اسمائے صفات امہات یعنی یا سمیع یا بصیر یا علیم کا تصور کرے، اور تعلقات دنیا کی کثرت کے سبب خطرے پیدا ہوتے ہوں تو اپنے مرشد کا تصور کرے۔

شروع شروع میں مراقبہ ایک تکلف اور تکلیف معلوم ہو گا مگر رفتہ رفتہ عادت ہو جائے گی اور تصور کی قوت اس کو کمال تسکین احساس تک پہنچا دیگی۔

دیدار الٰہی کا مراقبہ :- اس کے لئے ترکیب مذکورہ

موافق آیت اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی کا تصور کرے۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں (کیا جانتا نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے) پس مراقبہ میں یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ مجھکو دیکھ رہا ہے اور پھر اس کے بعد جب مشق بڑھ جائے تو یہ تصور کرے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔

خدا سے یکجائی کا مراقبہ :۔ اس مراقبہ میں اس آیت کا تصور کرنا چاہیئے۔ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (اللہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو) اس تصور میں خدا کی معیت اور یکجائی کے خیال کو اس قدر بڑھایا جائے کہ خدا اپنے ساتھ نظر آنے لگے۔

ہمہ اوست کا مراقبہ :۔ اس میں آیت ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ کا تصور کیا جائے کہ کچھ بھی نہیں ہے مگر وہی ایک ذات ہے کہ اول بھی وہی آخر بھی وہی ظاہر بھی وہی، باطن بھی وہی۔

مراقبہ قرب خاص :۔ اس میں آیت نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کا تصور کیا جاتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم انسان کی رگ جان سے بھی قریب ہیں۔ اس مراقبہ میں ذات الٰہی کو اپنے بالکل قریب تصور کرنا چاہیئے۔

وحدت وجود کے مراقبے :۔ کئی ہیں جن میں آیت اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کَانَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا وَ ھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ تم جدہر رخ کرو اسی طرف خدا کی ذات ہے اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی ذات تمہاری نگہبان ہے اور تیسری کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی ذات ہر شے کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور چوتھی کا ترجمہ یہ ہے کہ تم اپنے نفوس کو کیوں نہیں دیکھتے اور پانچویں کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جیتا جاگتا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

مراقبہ ہوا :۔ یہ تخلیہ کی حالت میں اس طرح کیا جاتا ہے کہ آنکھیں کھول کر سامنے کی ہوا یا اوپر کی خالی فضا کو دیکھتے ہیں اور پلک نہیں جھپکنے دیتے۔ اس سے دل میں حرارت عشق اور آنکھ میں ایک عجیب اثر حیرت پیدا ہوجاتا ہے۔

مراقبہ ہوا کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک تاریک حجرے میں آنکھیں کھول کر خلا کو دیکھتے ہیں۔ نظر جما کر بغیر پلک کے جھپکانے کے۔

تم ہی ہو میں نہیں ہوں۔ مراقبہ میں یہ تصور بڑھایا جائے کہ تم ہی ہو میں نہیں ہوں۔ یعنی اللہ ہی ہے اور میں کچھ بھی نہیں ہوں تو اس سے بہت جلد نفس مغلوب ہوجاتا ہے اور مشاہدات قرب ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

تصور میں یہی فقرہ جمایا جائے تم ہی ہو میں نہیں ہوں۔

مراقبہ کا فلسفہ :۔ حاصل مقصد یہ ہے کہ مراقبہ تصور کی ایک ورزش ہے، جو شخص اس ورزش کو جانتا ہے وہ تسکین احساس سے محروم نہیں رہتا اور جب اس کی مشق تصور بڑھ جاتی ہے تو ہر دینی و دنیاوی کام میں اس کی قوت تصور مدد دیتی ہے۔

یادداشت اسلامی قبل ہجرت

سنہ ۵۴۵ء ولادت حضرت عبداللہ

سنہ ۵۵۵ء ولادت حضرت خدیجہ رضہ

سنہ ۵۷۰ء ولادت حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۵۷۰ء وفات حضرت عبداللہ

سنہ ۵۷۵ء وفات حضرت آمنہ

سنہ ۵۷۸ء وفات حضرت عبدالمطلب

سنہ ۵۸۲ء سفر شام حضور انور

سنہ ۵۹۵ء تزویج حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

سنہ ۵۹۶ء ولادت حضرت قاسم

سنہ ۶۰۰ء وفات حضرت قاسم

سنہ ۶۰۰ء ولادت حضرت زینب رضہ

سنہ ۶۰۶ء ولادت حضرت رقیہ رضہ

سنہ ۶۰۸ء ولادت حضرت ام کلثوم

سنہ ۶۰۲ء ولادت حضرت علی رضہ

سنہ ۶۰۹ء بعثت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۶۱۵ء ولادت حضرت فاطمہ رضہ

سنہ ۶۲۰ء وفات حضرت خدیجہ رضہ و حضرت ابوطالب

سنہ ۶۱۶ء شعب ابوطالب

سنہ ۶۱۹ء معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۶۲۲ء ہجرت مبارک

یادداشت اسلامی بعد ہجرت

سنہ ۱ھ / سنہ ۶۲۲ء ورود مبارک در مدینہ

سنہ ۱ھ / سنہ ۶۲۲ء تعمیر مسجد نبوی

سنہ ۲ھ / سنہ ۶۲۳ء نماز و روزہ فرض ہوئے

سنہ ۲ھ / سنہ ۶۲۲ء تحویل قبلہ

سنہ ۲ھ / سنہ ۶۲۳ء تزویج حضرت فاطمہ رضہ

سنہ ۲ھ / سنہ ۶۲۳ء جنگ بدر

سنہ ۳ھ / سنہ ۶۲۴ء جنگ احد

سنہ ۴ھ / سنہ ۶۲۵ء شراب حرام ہوئی

سنہ ۳ھ / سنہ ۶۲۴ء ولادت حضرت امام حسن رضہ

سنہ ۴ھ / سنہ ۶۲۵ء ولادت حضرت امام حسین رضہ

سنہ ۵ھ / سنہ ۶۲۶ء جنگ خندق

سنہ ۶ھ / سنہ ۶۲۷ء بیعت رضوان

سنہ ۶ھ / سنہ ۶۲۷ء صلح حدیبیہ

سنہ ۷ھ / سنہ ۶۲۸ء جنگ خیبر

سنہ ۷ھ / سنہ ۶۲۸ء مسلمانوں کا پہلا حج

سنہ ۸ھ / سنہ ۶۲۹ء فتح مکہ

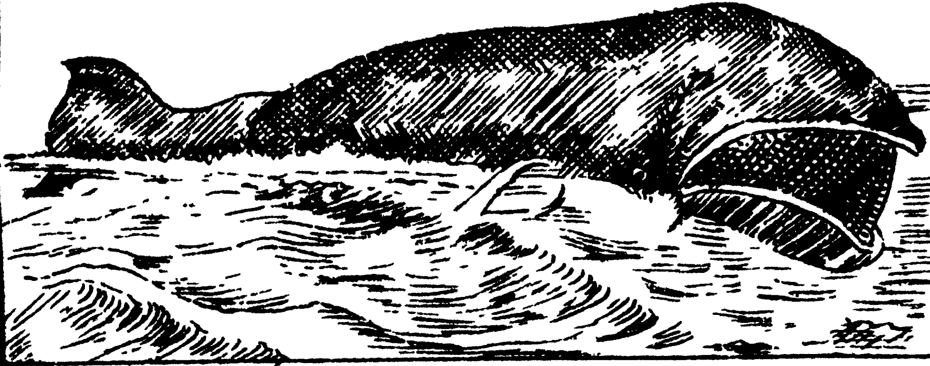
سنہ ۹ھ / سنہ ۶۳۰ء حج فرض ہوا

سنہ ۱۰ھ / سنہ ۶۳۱ء حجۃ الوداع

سنہ ۱۱ھ / سنہ ۶۳۲ء وصال مبارک

مرتبہ انجمن فیض عام سکندر آباد دکن

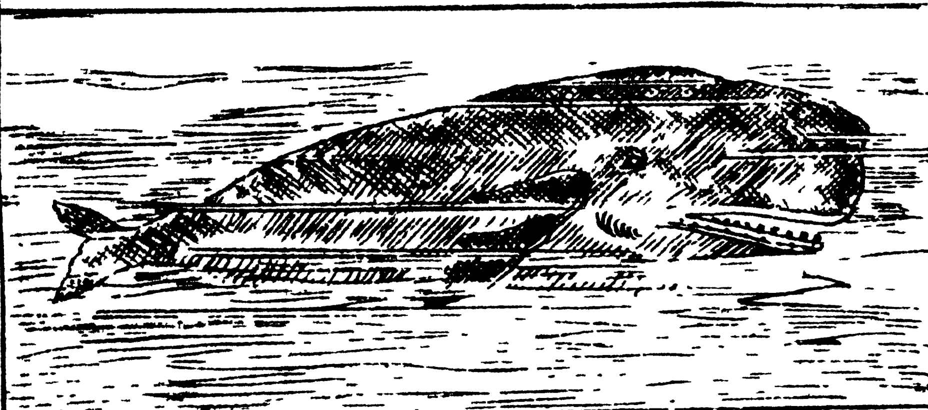
سمندر کا دیو



اس کا نام وہیل ہے

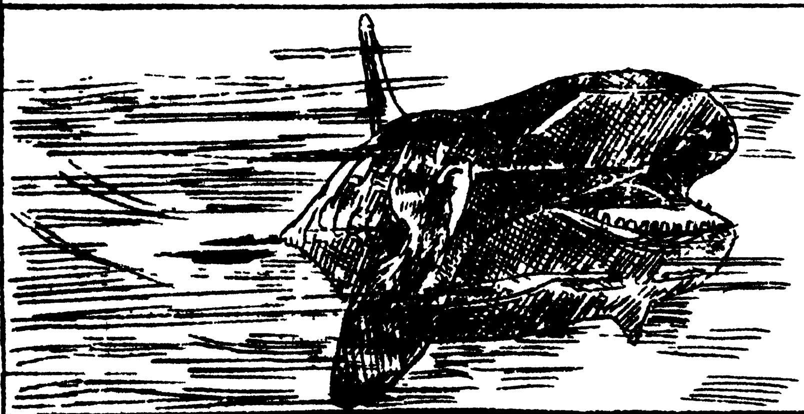
یہ اتنا بڑا جانور ہوتا ہے کہ اسکے صرف جبڑے پچاس من کے ہوتے ہیں۔ اور ساڑھے تین ہزار روپے فی من جبڑہ کی قیمت ہوتی ہے۔ مگر اسکے دانت نہیں ہوتے

سمندر کا دوسرا دیو



دوسری قسم کی وہیل مچھلی

اسکے نیچے کے جبڑہ میں پچاس دانت ہوتے ہیں۔ اسکے سر کے اوپر کے حصہ میں سینکڑوں من تیل ہوتا ہے۔ اسکی چربی چالیس روپیہ تولہ تک بکتی ہے۔ یہ وہیل پچھتر فٹ لمبی ہوتی ہے۔

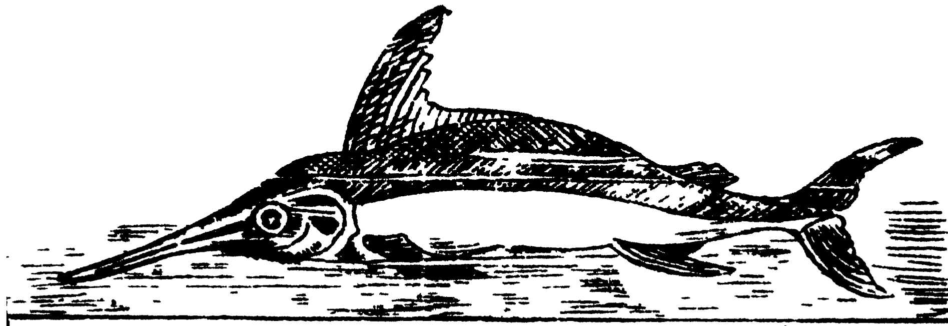


گریمپس

یہ مچھلی بیس فٹ لمبی ہوتی ہے یہ بھی وہیل کے خاندان میں ہے۔ مگر وہیل کو کھا جاتی ہے۔ اس کے دانت بہت تیز ہوتے ہیں۔

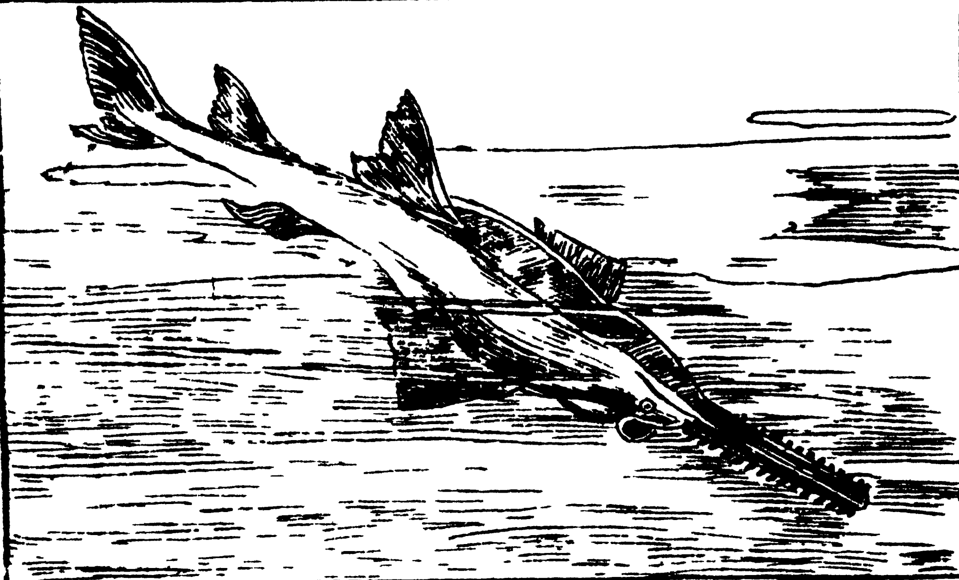
۱۲۶

تلوار مچھلی



اس مچھلی کے پر تلوار کی طرح ہوتے ہیں۔ اگر کسی بڑے جہاز پہ اپنی تلوار چلائے تو موٹے سے موٹے تختے ایک ہی وار میں کٹ جاتے ہیں۔ یہ گرمپس کے ساتھ مل کر وہیل کا شکار کرتی ہے۔

آرہ مچھلی



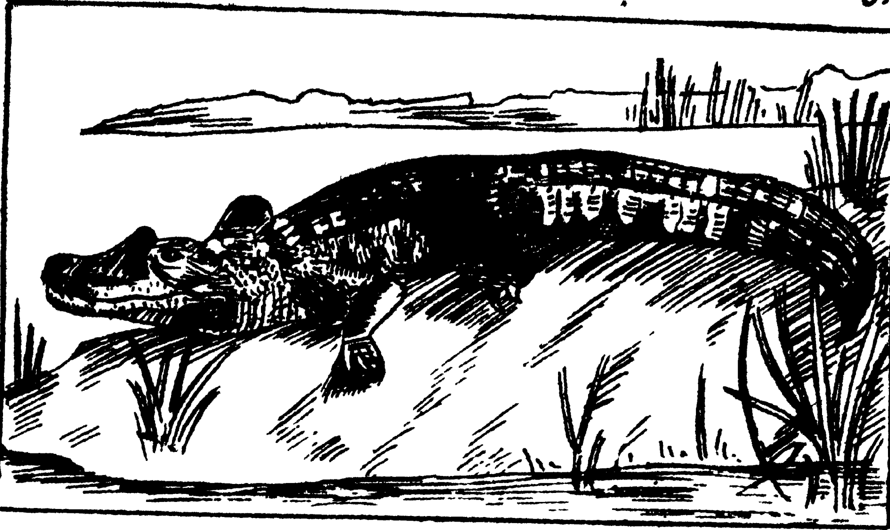
یہ بارہ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ یہ بھی وہیل کا شکار کرتی ہے اور جب وہیل کے اپنا آرہ مارتی ہے تو بیچارہ سمندر کا دیو زخمی ہو کر مر جاتا ہے۔

رقاصہ مچھلی

یہ کھانا کھانے کے بعد بچوں کی طرح اُچھلتی ہے اور ناچتی ہے



گھڑیال



یہ جانور چھوٹے دریاؤں میں بھی ہوتا ہے۔ بڑا موذی اور شریر جانور ہے۔

خشکی کے جانور

جل پری

یہ امریکہ کے سمندر میں ہوتی

گینڈا



لی جاتی ہیں۔ اسکی ناک پر

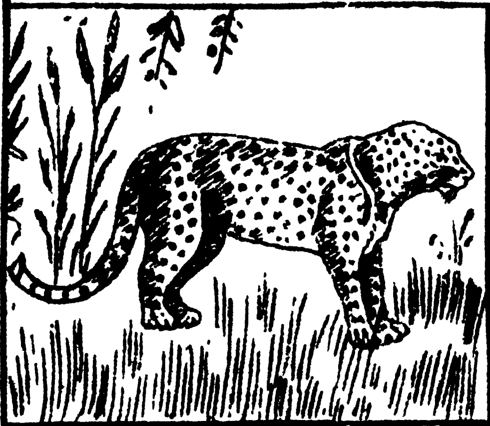
اسکی کھال بہت سخت ہوتی ہے۔ تلوار بھی اسپر اثر نہیں کرتی۔ اسواسطے اسکی ڈھالیں بنا
ایک سینگ ہوتا ہے جس سے وہ اپنے دشمنوں کو چیر ڈالتا ہے۔

پردار بلّی



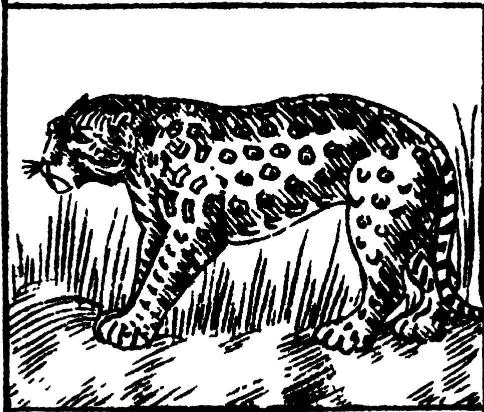
زمین پر جتنی بلیاں ہوتی ہیں ان میں سے کسی کے پر نہیں ہوتے ۔ مگر ایک بلی خدا نے ایسی بھی بنائی ہے جسکے پر ہوتے ہیں اور وہ اُڑتی پھرتی ہے یہ بلی ہندوستان میں بھی ہوتی ہے ۔

افریقہ کا چیتا



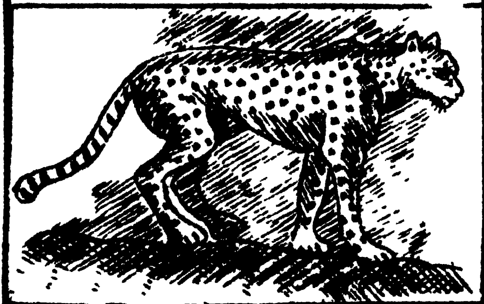
یہ جانور بڑا شریر اور بڑا خونی ہوتا ہے ۔ افریقہ اور ہندوستان کے چیتے میں کچھ فرق نہیں ہے ۔ یہ درخت پر چڑھ جاتا ہے ۔ اسکو آدمی پال لیتے ہیں اور اسکے ذریعہ شکار کھیلتے ہیں ۔

امریکہ کا چیتا



یہ شیر سے مشابہ ہوتا ہے ۔ مگر اسکی خصلت بھی ہندوستانی اور افریقن چیتوں کی سی ہوتی ہے ۔

ہندوستان کا چیتا

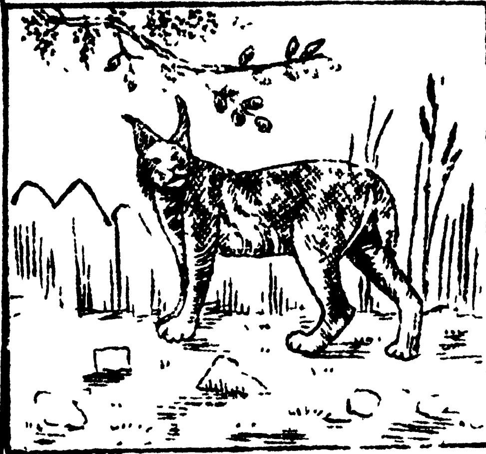


دیکھنے میں بڑا غریب اور بلی کی طرح ملنسار معلوم ہوتا ہے ۔ اسکی کھال پر زرد بال ہوتے ہیں جنمیں چوتی سے بڑے کالے بالوں کے گول گول پھول ہوتے ہیں ۔ شوقین شکاری اسکو پال کر اسکی کمر میں ریشم کی ڈوریاں باندھتے ہیں ۔ اسکی کمر بہت خوبصورت سمجھی جاتی ہے اور شاعر لوگ اسکی کمر کی مثالیں دیتے ہیں ۔



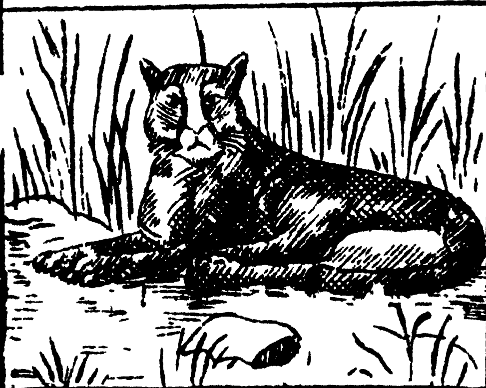
سفید چیتا

یہ برفانی ملکوں میں ہوتا ہے۔ اور برف کی ٹھنڈک کے سبب اسکے بال سفید ہوتے ہیں۔ برف کی سفیدی میں چھپ جاتا ہے اور اپنے شکار کو بہت آسانی سے پکڑ لیتا ہے۔



سیاہ گوش

یہ جانور بلی کی قسم میں ہے۔ اسکے کان کالے ہوتے ہیں اسی واسطے سیاہ گوش کہلاتا ہے۔ یہ درختوں پر چڑھ جاتا ہے اور چڑیوں کو پکڑ کر کھا جاتا ہے۔ اسکی آنکھیں بہت تیز ہوتی ہیں۔



امریکہ کا شیر

یہ بھی تمام دنیا کے شیروں کی طرح بڑا دلیر اور بہادر ہوتا ہے اور اسکی بھی یہ عادت ہے کہ جب تک کوئی اسے نہ چھیڑے یہ خواہ مخواہ کسی پر حملہ نہیں کرتا۔



برف کی بلّی

یہ بلی بھی برفانی علاقوں میں ہوتی ہے۔ یہ چوہے بہت کھاتی ہے۔ اسکے پنجے بہت تیز ہوتے ہیں۔



برف بلاؤ

یہ بھی ایک قسم کی بلی ہے۔ مرغیاں بطخیں اور ان کے انڈے کھا جاتی ہے۔ آدمیوں پر بھی حملہ کرنے سے نہیں ڈرتی



خوشبودار بلّی

یہ جانور بلی کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کے اندر سے خوشبو نکالی جاتی ہے۔



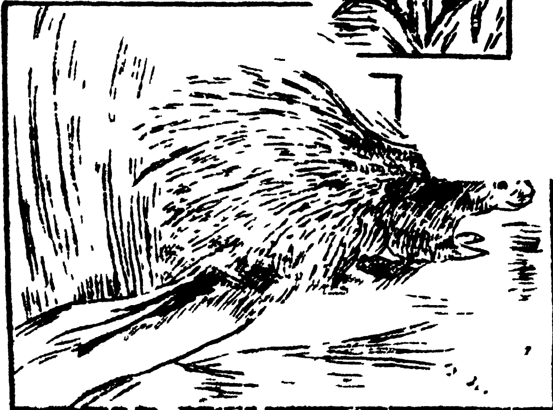
امریکن قمز

اس کے پنجے بہت تیز ہوتے ہیں۔



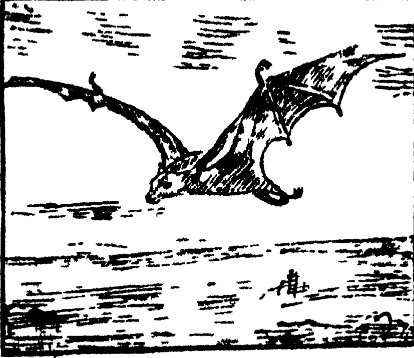
امریکن نیولا

یہ ہندوستانی نیولہ سے بڑا ہوتا ہے۔ اور سانپ کا مقابلہ کرتا ہے۔



گینڈے کا چھوٹا بھائی

یہ اگرچہ چھوٹا سا جانور ہے مگر گینڈے سے مشابہ ہے۔



چمگادڑ

یہ جانور رات کے وقت اڑتا ہے۔ اور دن کے وقت پنجوں کے بل چھت میں یا درختوں میں لٹک جاتا ہے



پردار گلہری

یہ گلہری پرندوں کی طرح اڑتی پھرتی ہے



تسمانیا کا شیطان

آسٹریلیا کے لوگ اس جانور کو شیطان کہتے ہیں۔ کیونکہ

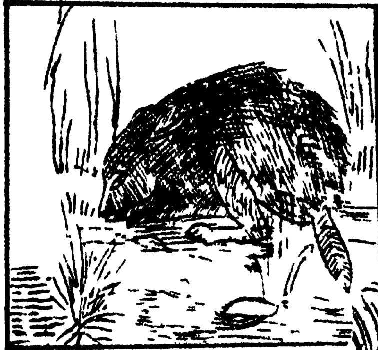
بڑا شریر ہوتا ہے۔

یہ بھی تمام آسٹریلیا کے پاس ایک جزیرہ ہے

ہوتا ہے اور اسکی بُو

نہ چھیڑے یہ خواہ مخواہ کسی

سراشیطان



برف کی بلی

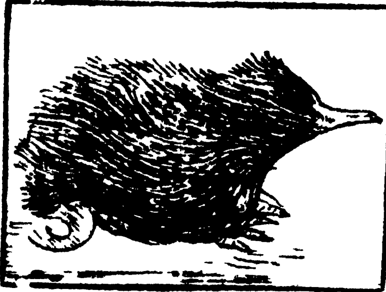
یہ بلی بھی برفانی علاقوں میں ہوتی ہے۔ چوہے بہت

کھاتی ہے۔ اسکے پنجے بہت تیز ہوتے ہیں۔



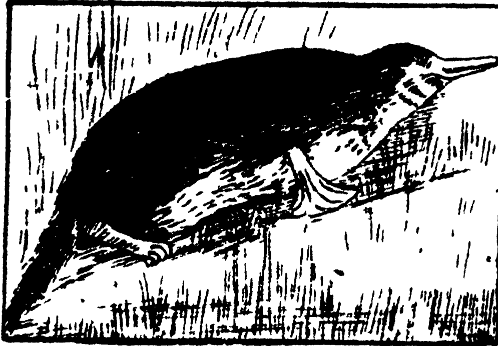
سفید ریچھ

یہ برفانی پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔



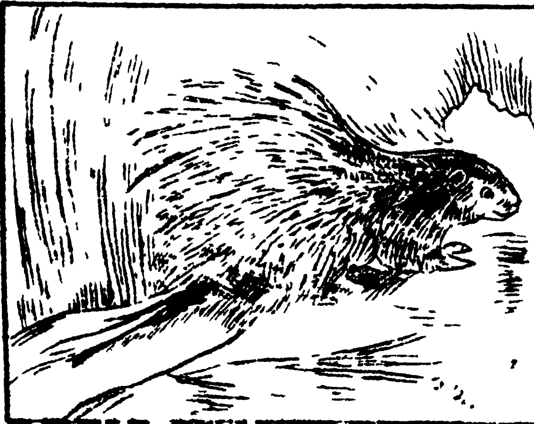
غپ چو

یہ جانور آسٹریلیا کا ہے۔ انڈے دیتا ہے
اور جبتک بچے نہ نکلیں انڈوں کی تھیلی لیے پھرتا ہے



پلاٹی پس

اس کی چونچ اور پنجے پرندوں کے سے اور
جسم خرگوش کا سا ہوتا ہے۔



دُمدار سیہہ

سیہہ کا کانٹا مشہور ہے۔ اس کی
شکل ایسی ہوتی ہے



امریکن چوہے

جن کو امریکہ والے مول کہتے ہیں۔



امریکن چوہوں کی

دوسری قسم

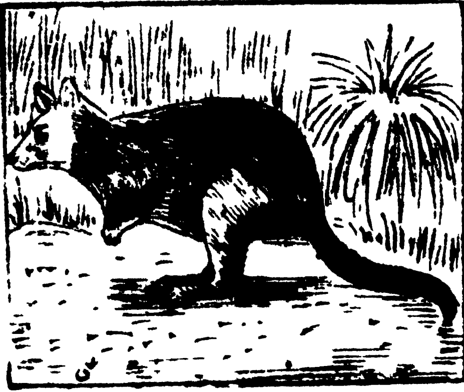


پانی میں رہنے والا چوہا



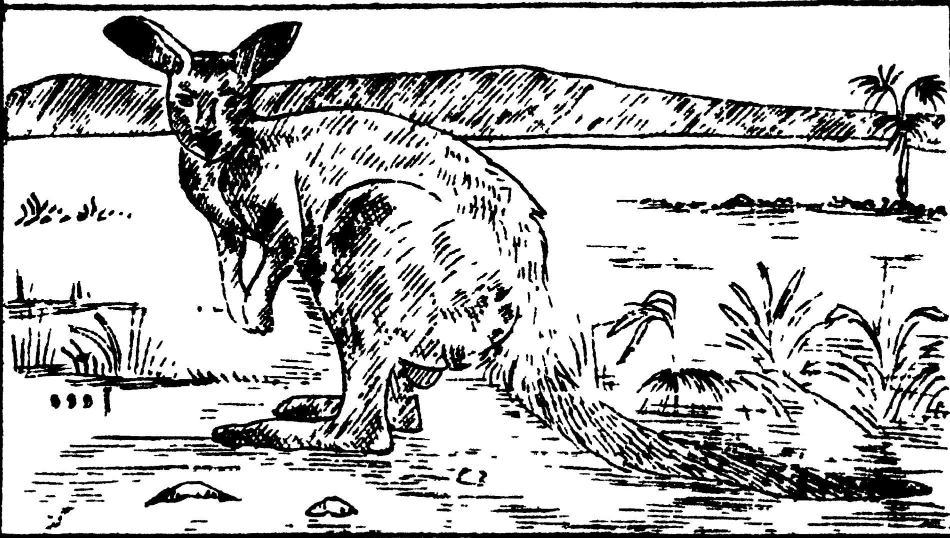
چھوٹی قسم کا کنگرو

آسٹریلیا میں ہوتا ہے



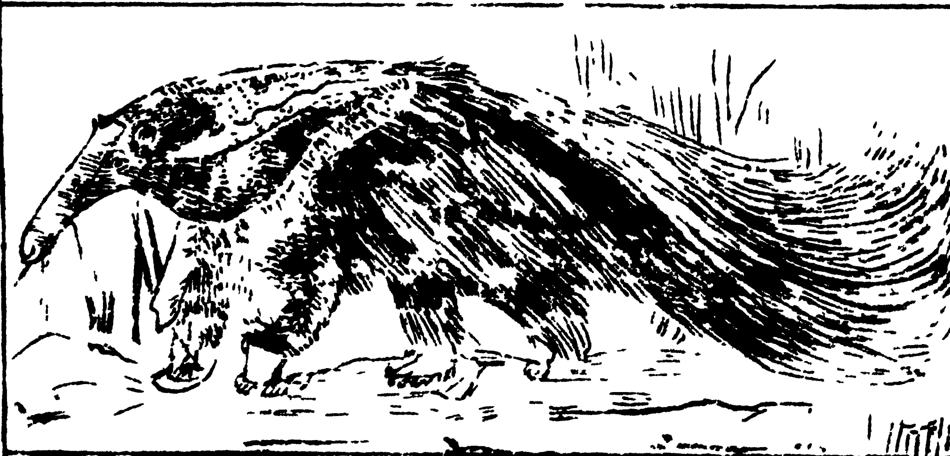
ولابی

کنگرو خاندان کا ایک جانور ہے



کنگرو

اسکے پیٹ پر ایک
تھیلی ہوتی ہے جسمیں
بچوں کو چھپا لیتا ہے



چیونٹی خور

یہ بھی آسٹریلیا میں ہوتا
ہے۔ اپنی لمبی زبان چیونٹیوں
کے بل میں ڈال دیتا
ہے چیونٹیاں زبان کو
چمٹ جاتی ہیں تو یہ
ان سب کو کھا جاتا ہے۔



چیونٹی خور

زبان کے ذریعہ چیونٹیاں کھارہا ہے۔



جھولا جانور

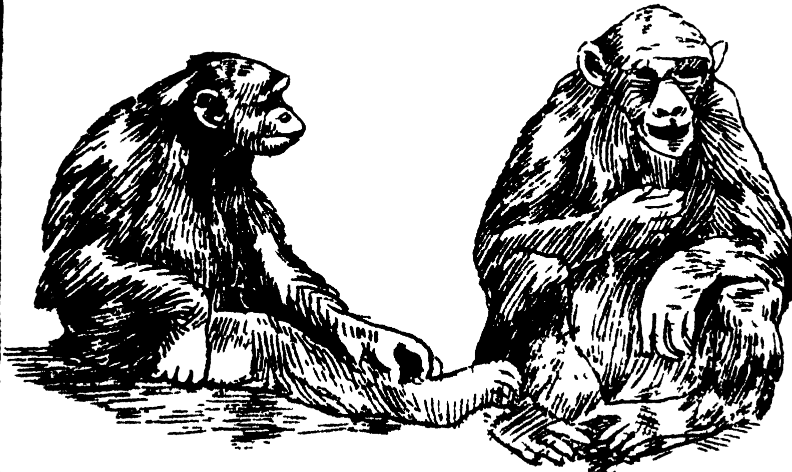
یہ درختوں میں جھولے کی طرح لٹکا رہتا ہے

پرندوں کو کھاتا ہے



چیونٹی خور

یہ بھی اپنی زبان کے دام میں چیونٹیوں کو پھنساتا ہے۔



افریقہ کے بندر

بندریا کہتی ہے بندر میاں روتے کیوں ہو؟

بندر کہتا ہے میری شکل ہی ایسی ہے۔



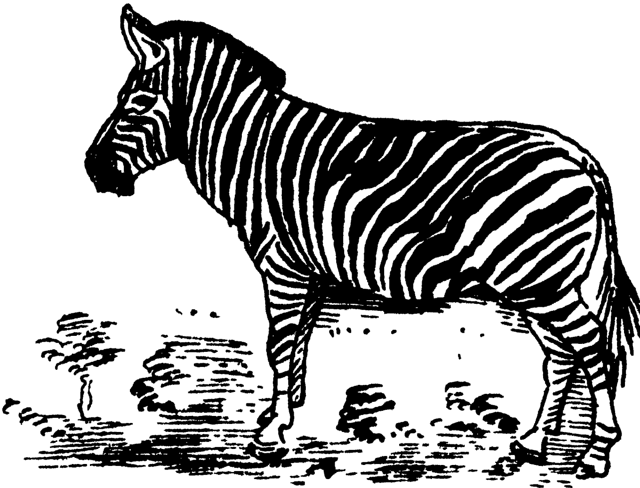
امریکہ کا بندر

ہندوستان کے بندر سے بڑا ہوتا ہے۔

زرافہ

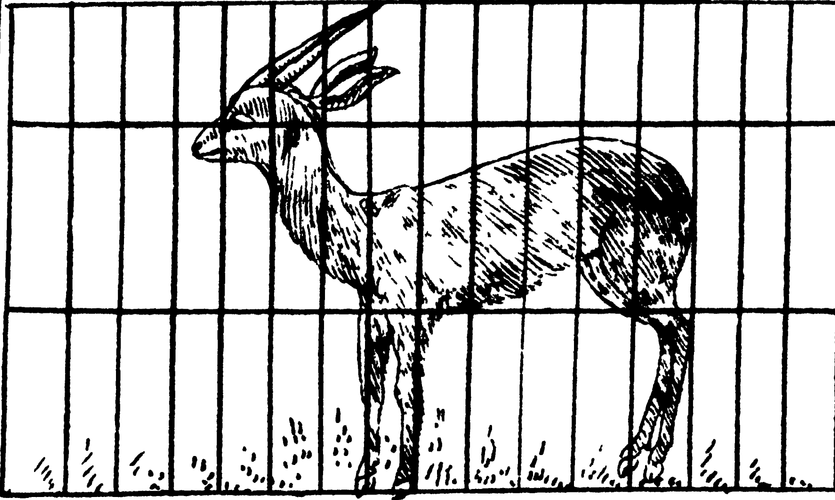
افریقہ کا مشہور عجیب و غریب جانور ہے۔ اس کی ٹانگیں اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ اس کا منہ زمین تک نہیں پہنچتا۔ اسواسطے اپنی ٹانگوں کو چیر کر اور جھک کر جنگل گھاس کھاتا ہے۔

اسکے پاؤں اونٹ جیسے ہوتے ہیں۔



گورخر

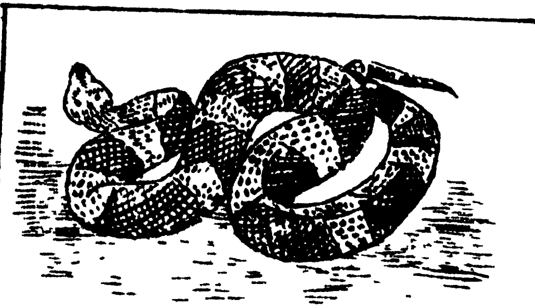
گدھے کی برابر ہوتا ہے۔ مگر اس کے جسم کی دھاریاں بڑی خوب صورت ہوتی ہیں۔



افریقہ کا ہرن

اس میں اور ہندوستانی ہرن ۱۴۰
میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہوتا۔

زمین پر رینگنے والے جانور



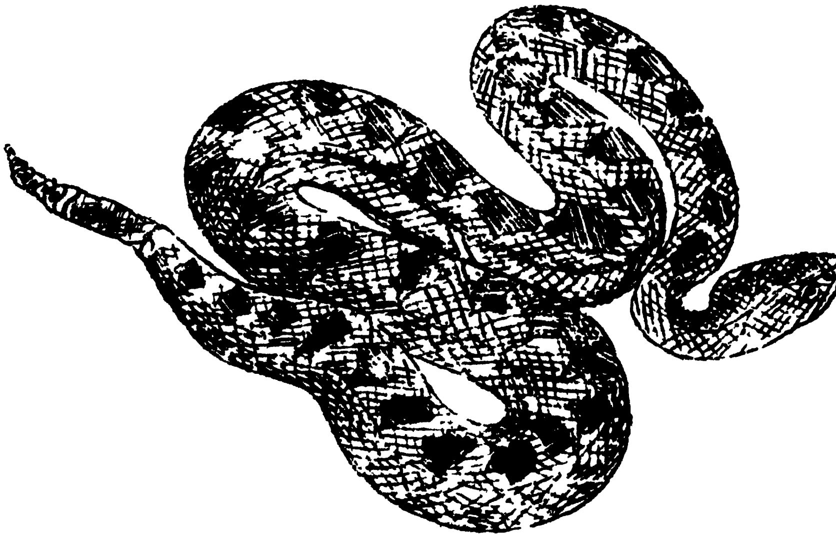
شمالی امریکہ کا اژدہا

اس میں زہر نہیں ہوتا۔ مگر یہ اپنے شکار کو لپٹ جاتا ہے تو اسکی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالتا ہے



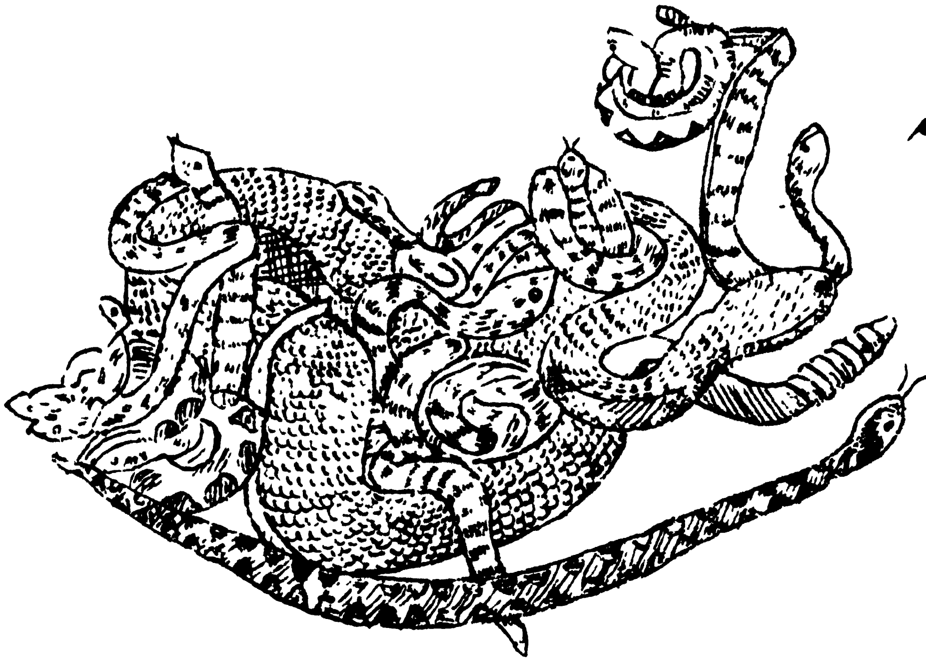
افریقہ کا اژدہا

بھیڑ کے بچے کو نگل جاتا ہے افریقہ کے جنگلوں میں بہت ہوتا ہے۔ برما میں بھی پایا جاتا ہے۔



امریکن سانپ

اس کی دُم کی نوک پر چھلے ہوتے ہیں جن سے اس کی عمر معلوم ہو جاتی ہے۔ بڑا زہریلا سانپ ہوتا ہے۔



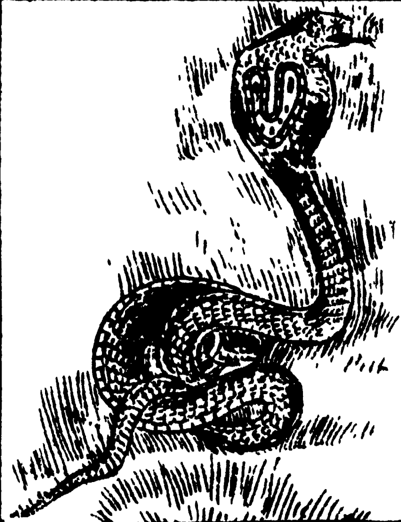
ایک کنبہ کے سانپ

جو سب ایک جگہ جمع ہیں



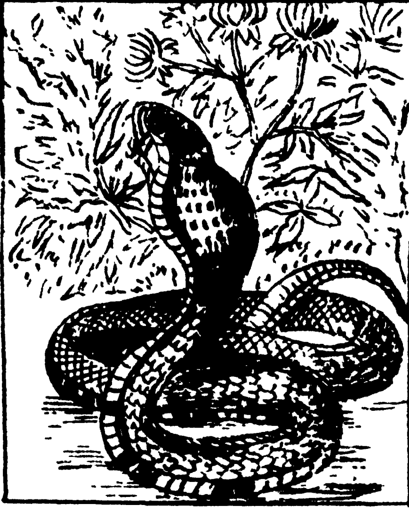
مصری سانپ

یہ سانپ بڑا شریر ہوتا ہے۔ اپنا سارا بدن ریت میں چھپا لیتا ہے اور کاٹنے کے لئے فقط پھن باہر رکھتا ہے۔ اسکے سر پر سینگ سے بھی ہوتے ہیں۔



ہندوستان کا کالا سانپ

بڑا زہریلا اور بہت بہادر سانپ ہے۔ دشمن کو دیکھ کر سامنے پھن کھول کر کھڑا ہو جاتا ہے۔



افریقہ کا کالا سانپ

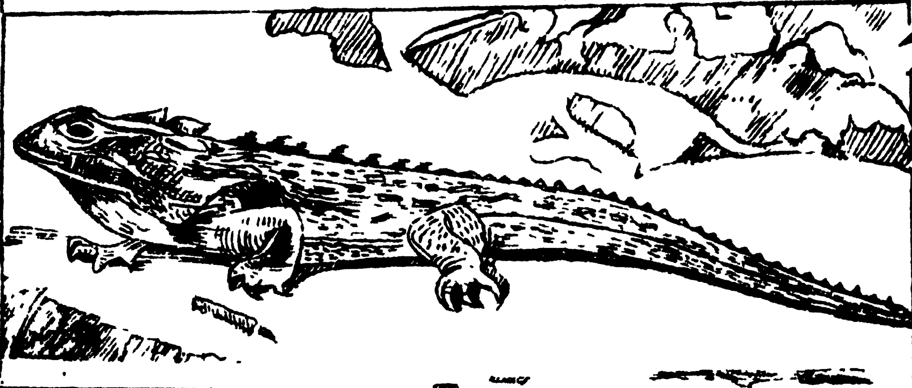
یہ بھی بہت زہریلا اور دلیر ہوتا ہے



شمالی امریکہ کا سانپ

اس کا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے جو بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے

۱۴۳



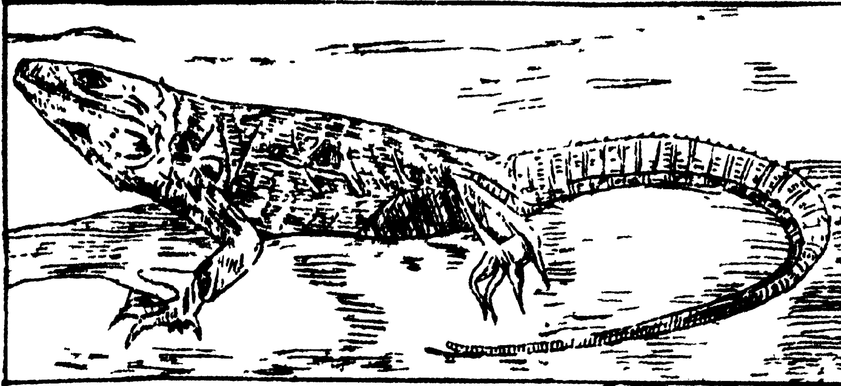
تین آنکھ کا جانور

دنیا کی پیدائش کے وقت ایسے ہی جانور ہوتے تھے۔ اب اسکی تیسری آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا



شیشے کا سانپ

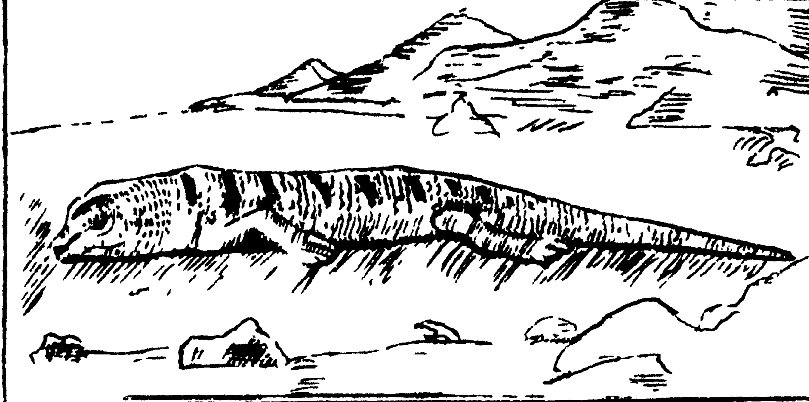
یہ بہت چکنا ہوتا ہے۔ ہاتھ میں پکڑو تو پھسل کر نکلتا ہے یہ سانپ نہیں ہے۔ گوہ کی قسم کا ایک جانور ہے۔



یہ بھی

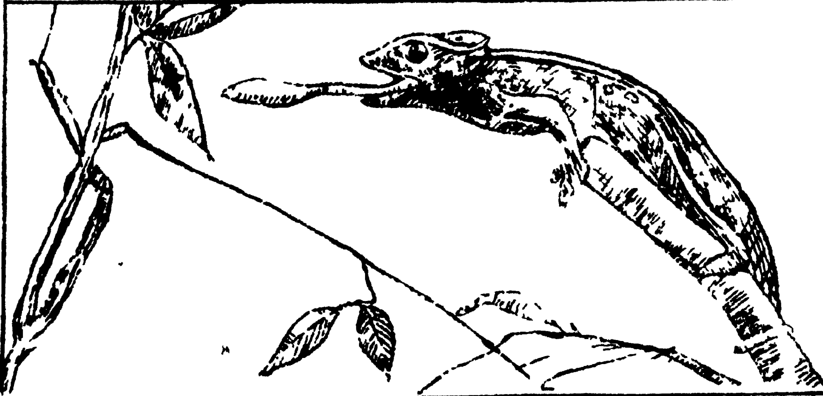
گوہ کی قسم

کا ایک جانور ہے۔
درختوں پر رہتا ہے۔ کیڑے
مکوڑے کھا کر گزارہ کرتا ہے



گوہ

یہ جانور ریت میں چھپ جاتا
ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے
تب بھی اسکو آنکھوں سے
دکھائی دیتا ہے



گرگٹ

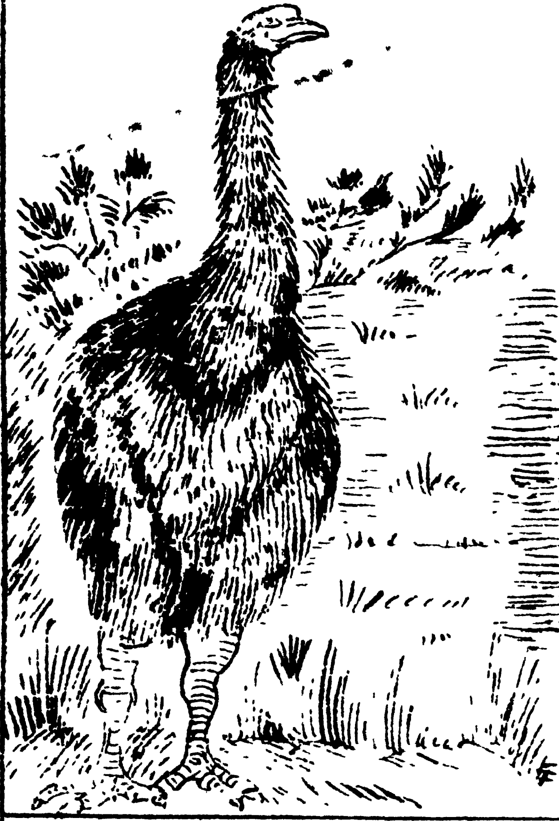
یہ درختوں پر رہتا ہے
جب چاہتا ہے رنگ
بدل لیتا ہے۔



ریگستان کا گرگٹ

یہ کھڑا ہو کر دوڑتا ہے۔ اور بہت
ہی بدشکل ہوتا ہے۔

پرندے



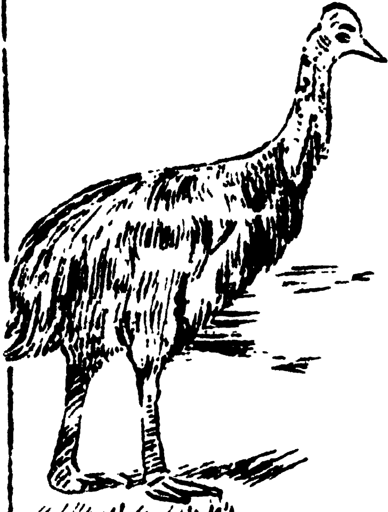
موآ

یہ جانور ہاتھی سے بھی بڑا ہوتا تھا۔
مگر اب اس کی ہڈیاں ملتی ہیں۔
اسکی نسل منقطع ہوگئی



شترمرغ

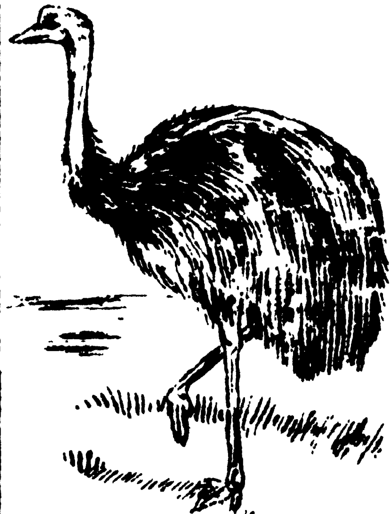
اس کے پر چھوٹے چھوٹے ہوتے
ہیں۔ اُڑ نہیں سکتا۔ مگر گھوڑے
سے بھی تیز بھاگتا ہے۔



کسووری

ایک جا

یہ آسٹریلیا میں ہوتا ہے۔ اس میں یہ عجیب بات ہے کہ نر چھوٹا ہوتا ہے اور مادہ بڑی ہوتی ہے۔



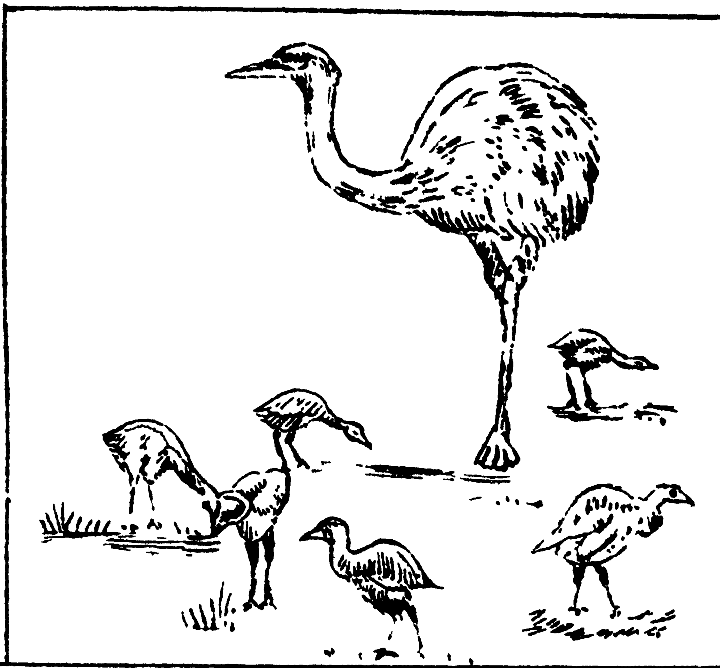
اِیمُو

یہ بھی آسٹریلیا کا جانور ہے۔ اسکی مادہ بھی بہت مضبوط ہوتی ہے۔



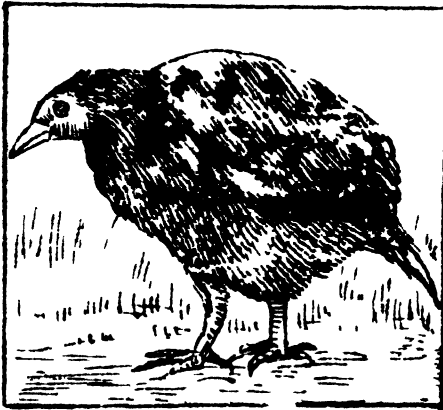
کی وی

نیوزی لینڈ کا پرندہ ہے۔ اُڑ نہیں سکتا۔ رات کے وقت نکلتا ہے اور اپنی لمبی چونچ کے ذریعہ سے زمین میں سے دانہ نکالکر کھاتا ہے



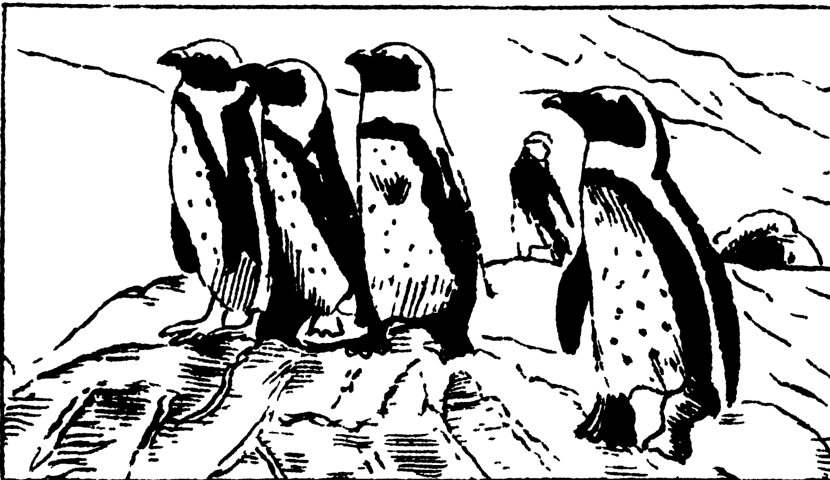
رِیہیا

یہ امریکن شتر مرغ ہے۔
اس کے دُم نہیں ہوتی۔ اسکے
بالوں کے برُش بنائے
جاتے ہیں۔



جنگلی مُرغی

نیوزی لینڈ میں ہوتی ہے۔ اُڑ نہیں سکتی
لال رنگ دیکھتی ہے تو حملہ کرتی ہے۔



پن گوئن

اُڑ نہیں سکتا۔ شکاری اسکو
دوڑا کر پکڑ لیتے ہیں۔
سال میں زیادہ حصہ سمندر میں
تیر کر گزارتا ہے۔



ہُوکٹ زن

اس جانور میں یہ بات عجیب ہے کہ جب تک بچہ رہتا ہے تو پانی میں تیرتا ہے اور غوطہ بھی لگاتا ہے۔ مگر بڑا ہونے کے بعد پانی کے پاس بھی نہیں جاتا۔



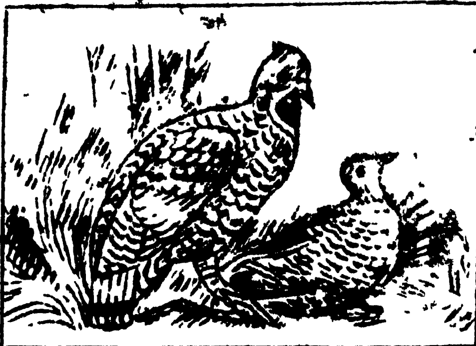
الّو طوطا

سبز اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے نیوزی لینڈ میں اسے الو طوطا کہتے ہیں۔



دو تاج کا طوطا

اس کے سر پر پروں کے دو تاج ہوتے ہیں۔ جو بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔



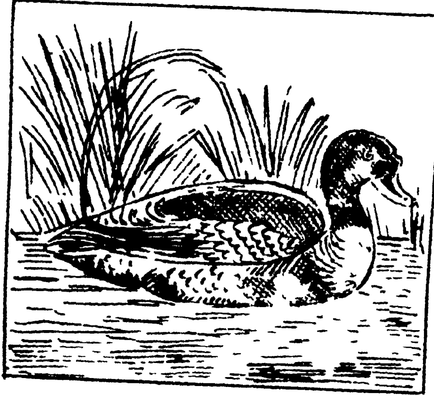
ڈھولک چڑیا

یہ چڑیا جب پر پھیلاتی ہے تو ڈھولک بجنے کی سی آواز آتی ہے۔



سنہری چڑیا

ٹھنڈے ملکوں کا بہت ہی خوب صورت جانور ہے



امریکن بطخ

امریکہ کی بطخ اس صورت کی ہوتی ہے



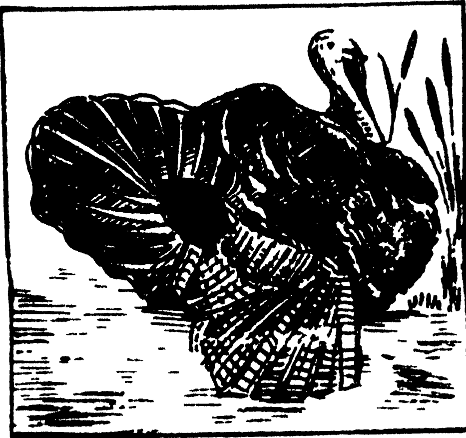
برش ٹرکی

یہ ایک قسم کی مرغی ہے۔ ترکاریوں کے کھیت میں چھپا کر انڈے دیتی ہے اور اسکی محنت کے بغیر ترکاریوں کی گرمی سے بچے نکل آتے ہیں



چینی چڑیا

اس کو شکاری لوگ مچھلیاں پکڑنا سکھاتے ہیں اور یہ ان کو مچھلیاں پکڑ پکڑ کر دیتی ہے



مُرغی

اس مرغی کو یورپین ٹرکی کہتے ہیں۔
اس کی صورت بھی عجیب وغریب ہوتی ہے



رنگ بدلنے والی مُرغی

یہ مرغی سردیوں میں سفید۔ گرمیوں میں کالا اور
پت جھڑ میں اپنا بھورا رنگ بنا لیتی ہے۔



تبت کی چڑیا

یہ چڑیا تبت اور چین میں ہوتی ہے اس کی دُم
بہت خوبصورت ہوتی ہے



سفید چڑیا

بہت ہی خوبصورت ہوتی ہے۔ مگر بڑی لڑاکا
ہے۔ ہر وقت دوسرے پرندوں سے لڑتی رہتی ہے



امریکن چڑیا

اس کے کان کے پاس نہایت
خوبصورت سفید پر ہوتے ہیں۔



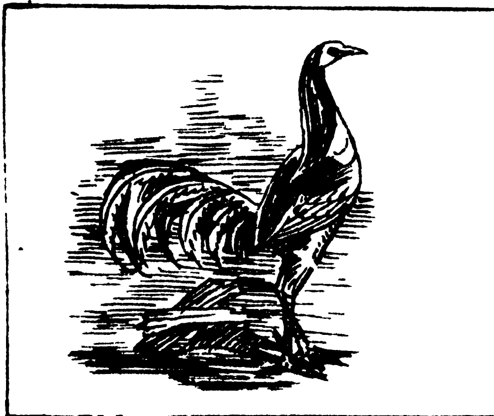
ایڈر بطخ

یہ اپنے پر اکھاڑ کر گھونسلے میں بچھا دیتی ہے۔ اس کے بعد انڈے دیتی ہے۔



راج ہنس

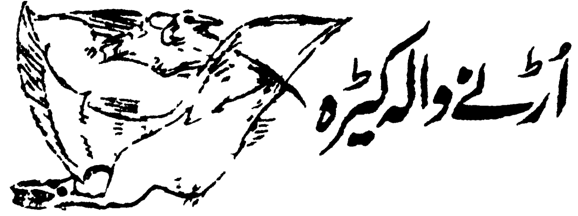
یہ پانی میں تیرنے والا مشہور خوبصورت جانور ہے۔ —



لڑائی کا مُرغا

یہ مرغ بڑا بہادر ہوتا ہے۔ مرغ بازی کے لیے پالا جاتا ہے

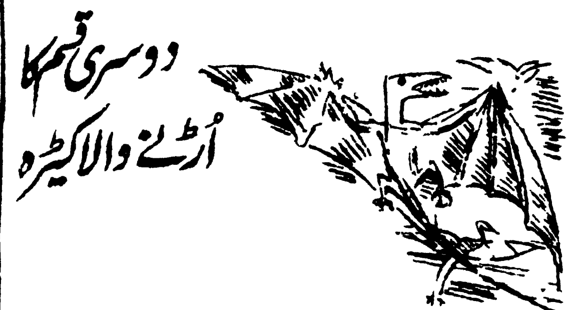
دنیا میں انسان کی پیدائش سے پہلے کے جانور

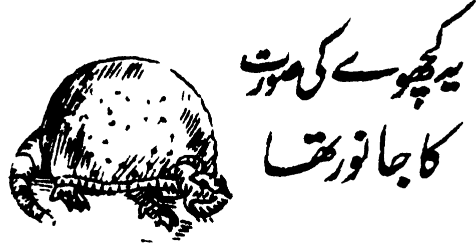

اُڑنے والہ کیڑہ

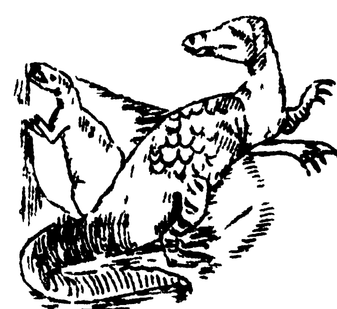

اسکے پھیپڑے تھے ہوا میں سانس لیتا تھا۔


دو سر کا جانور


یہ بارہ سنگے کی وضع کا جانور تھا


دوسری قسم کا اُڑنے والا کیڑہ

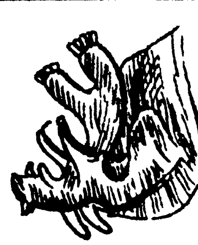

یہ کچھوے کی صورت کا جانور تھا


اس کے پنجے پرندوں کے سے ہوتے تھے

ہاتھی کی شکل کا جانور جسکے چار دانت ہوتے تھے اور شیر کی صورت کا ایک جانور







چھ سینگ کا ہیبت ناک جانور

یہ بھی قدیم زمانہ کے جانوروں کی شکلیں ہیں۔

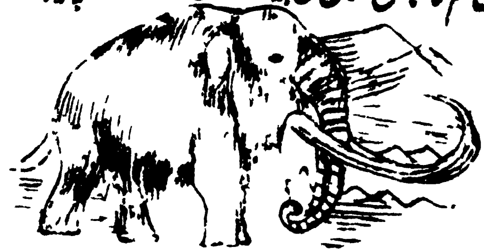


یہ سب ہزاروں برس پہلے کے جانور ہیں۔



یہ ایک عجیب جانور تھا





اس قسم کا ہاتھی آدمی کی پیدائش کے وقت پایا جاتا تھا۔

آج کل یہ قدیم جانور کہیں نہیں ہیں۔ ان کی ہڈیاں موجودہ آدمیوں سے بیس گنی زیادہ بڑی ہیں جو دستیاب ہوئی ہیں۔



پُرانے زمانہ کے عجیب جانور

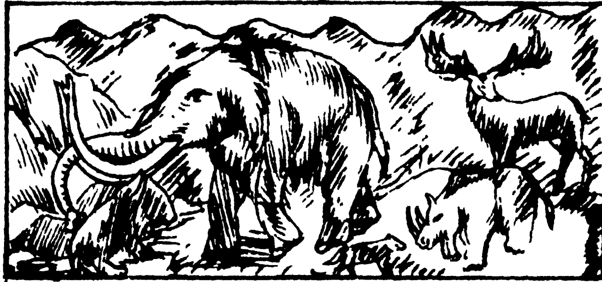
قدیم زمانہ کے جانور جو آجکل ناپید ہیں



موجودہ ہاتھی سے دس
گنے بڑے تھے



یہ بھی بہت بڑے تھے



انکے دانت بہت بڑے تھے



ابتدا میں آدمی اس طرح جانوروں
کے ساتھ رہتا تھا۔

خیالی جانور جو کبھی موجود نہ تھے

سمندر کا دیو



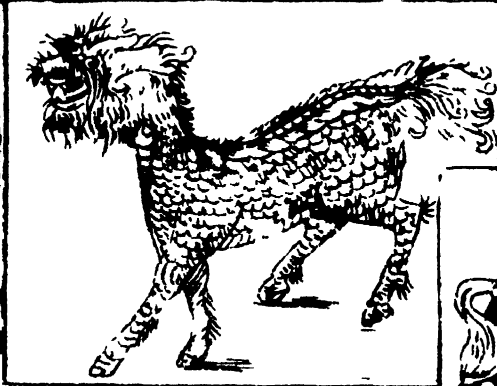
اڑنے والا اژدہا



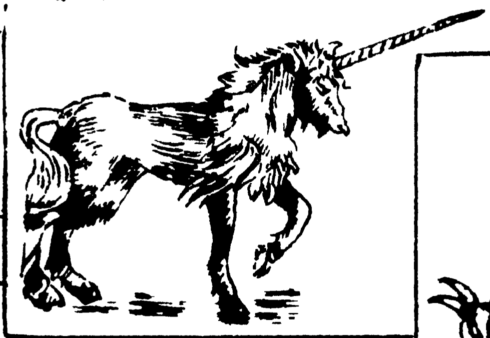
دریائی گھوڑا



چینی اژدہا



سینگ دار گھوڑا

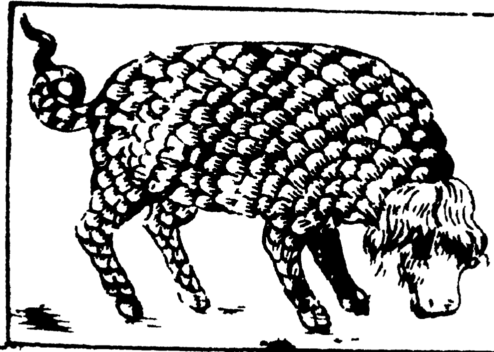


سمندر کا آدمی





سمندری شیطان



سمندری کتا

دین اور دنیا میں حساب کی ضرورت

حساب گنتی کا ایک فن ہے، حساب شمار اعداد، شمار حالات، شمار زندگی اور شمار کیفیاتِ حیات کا ایک آلہ ہے۔ حساب کی دین میں ضرورت ہے۔ اور حساب دنیا میں بھی درکار ہے۔ حساب ہی سے دین کا انجام ہوگا۔ اور حساب ہی دنیا کو درست رکھتا ہے۔ اور رکھے گا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ حساب دنیا میں مشکل کشا ہے۔ اور اس کی مشکل کشائیاں ایسی صاف اور یقینی ہیں۔ کہ کوئی شخص ان سے انکار نہیں کرسکتا۔

آخرت کے نتیجہ اعمال کو بھی لفظِ حساب سے یاد کیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی متعدد مقامات پر اس کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ قیامت اور روزِ محشر کو روزِ حساب کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی اس کی صفاتی سرشت کے سبب قیامت کا نام ہی یومِ حساب رکھ دیا گیا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝

آدمیوں کے حساب کا وقت قریب آگیا۔ اور وہ اب تک غفلت میں منہ پھیرے بیٹھے ہیں۔

اس آیت میں اصل اشارہ قیامت کی طرف ہے کہ وہ دن قریب آگیا اور خلقت اب تک غافل ہے۔ لیکن اس کو قیامت صغریٰ یعنی زندگی کی کشمکش پر بھی مطابق کرسکتے ہیں۔ خصوصاً آجکل کے زمانہ پر تو اس آیت کا پورا اطلاق ہے۔ کیونکہ اس دور دنیا کی زندگی کا دارومدار حساب پر ہے۔ جو لوگ حساب سے واقف ہیں۔ اور حساب پر ان کی توجہ ہے۔ اور حساب کی طرف سے ان کو غفلت نہیں ہے۔ وہ کامیاب ہیں۔ اور جن کو حساب سے بے پروائی ہے۔ حساب کی جانب سے منہ پھیرے ہوئے بیٹھے ہیں ان کو موجودہ وقت کی کشمکش میں سراسر ناکامیاں ہورہی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں پیشین گوئی فرمائی ہے۔ کہ آدمیوں پر ایک زمانہ حساب کی زندگی کا بھی آئیگا۔ قرآن مجید نے تیرہ سو برس پہلے اس کو بہت قریب اسی لئے فرمایا تھا۔ کہ وہ نہایت ضروری اور یقینی چیز تھی اور جس چیز کی آمد یقینی ہو۔ اور اسی پر انسان کی حیات کا بہت کچھ دارومدار ہو۔ اس کو ایسے ہی تاکیدی الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ خواہ مدت کے اعتبار سے وہ دور ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اس کو نزدیک ہی بیان کیا جاتا ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے کے وقت آدمیوں کو حساب کی اتنی ضرورت نہ تھی۔ جتنی آجکل ہے۔ کیونکہ اس وقت تو وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ معنوی اور برکاتِ ذاتی سے خود بخود ابھر رہے تھے اور ان کی زندگی ایک نامعلوم قوتِ غیب سے آپ ہی آپ سنورتی چلی جاتی تھی۔ وہ بے حساب ملک فتح کرتے تھے۔ ان کے ہاں لشکر کے مصارف کا کچھ حساب نہ رکھا جاتا تھا۔ وہ لڑائی شروع کرنے سے پہلے اس قسم کے حساب نہ کرتے تھے۔ جن کی آجکل سخت ضرورت پڑتی ہے اور جو اس زمانہ میں بھی روم و کسریٰ کی متمدن حکومتوں کو ضروری تھی۔

مسلمان صدیوں سے بے حساب ترقی کرتے رہے۔ سیاسی مذہبی، تمدنی، عروج میں ان کو حساب یا کسی اور دنیاوی ذریعہ کی ضرورت نہ تھی۔ صرف اسلام کی برقی رَو ان کے اندر کام کرتی تھی۔ لیکن جب یہ برقی رَو مادی ایام اور اختلاط اقوام غیر مسلم سے کم ہوگئی۔ اور دوسرے ملکوں کے فلسفہ نے مسلمانوں میں رواج پایا۔ تو ان کو بھی اپنے وقت کے ذرائع ترقی سے کام لینے کی ضرورت پیش آئی۔

خدا نے اس آیت میں اس زمانہ کا اشارہ کیا ہے اور بتادیا ہے۔ کہ مسلمان کچھ دن حساب سے غافل بھی رہیں گے۔ اور اپنے نصیحت کرنے والوں کی باتوں پر توجہ نہ کریں گے۔ کیونکہ اس آیت کے بعد دوسری آیت میں اس کا اشارہ کیا گیا ہے۔

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی نصیحت آتی ہے تو اس کو اپنے لہو و لعب کی مصروفیت میں سنی اَن سنی کردیتے ہیں۔ اور ان کے دل بے توجہ رہتے ہیں۔

قرآن کا مقصد یقیناً آجکل کے مسلمانوں کو بھی حساب کی طرف متوجہ کرنے کا ہے۔ چنانچہ قرآن نے اسی سلسلہ کی نویں آیت میں اس بیان کو بالکل ہی کھول کر ظاہر فرمایا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے:۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاۤءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ

پھر ہم نے اپنا وعدہ سچا کرکے دکھایا۔ پس ان کو ہم نے نجات دی۔ اور جن کو ہم نے چاہا۔ اور اسراف کرنے والوں کو ہلاک کردیا۔

مسرفین کے لفظ سے صاف معلوم ہوگیا۔ کہ حساب کے ساتھ لفظ سے مراد ہماری دنیاوی معیشت ہے۔ اور ضدار وز حساب میں ہمارے آجکل کے زمانہ کی طرف بھی اشارہ فرماتا ہے۔ کیونکہ ہم حساب سے غافل

ہو گئے ہیں۔ ہم حساب کی نصیحت کو سنتے نہیں۔ اور ہمارے دل لہو و لعب اور اسراف میں ایسے مبتلا ہوئے ہیں۔ کہ حساب کا ذکر محدث (نصیحت جدید) کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔

خدا تعالیٰ نے فرما دیا۔ نجات ان کو ہو گی جو اسراف نہیں کرتے۔ اور اسراف وہ نہیں کرتے جو حساب سے غافل نہیں ہیں۔ پس سلامتی ان کو ہے جو اسراف نہیں کرتے۔ اور حساب سے غافل نہیں ہیں۔ باقی سب ہلاکت کے خطرے میں ہیں۔

حساب کی تاکید قرآن مجید نے جگہ جگہ فرمائی ہے۔ کہیں علانیہ ہے۔ کہیں اشارے کنائے ہیں۔ میں یہاں ان سب آیات کو لکھوں تو یہ مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔ اور اصل مقصد کی تشریح کے لئے جگہ کم رہ جائے گی۔ جن کو شوق ہو قرآن مجید مترجم کا غور سے مطالعہ کریں۔

حساب کیا چیز ہے

تمہید کے فقرہ میں اس کا اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ حساب گنتی کا ایک فن ہے حساب شمار اعداد، شمار حالات، شمار واقعاتِ زندگی اور شمار اعمال دین کا ایک علم ہے۔

دینی حساب یہ ہے۔ کہ ہم اس پر غور کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نے نماز کے اوقات مقرر کئے۔ نماز کی رکعات کی تعداد قرار دی۔ سال میں ایک خاص مہینہ روزوں کے لئے مختص کر دیا۔ اور قرآن میں اس کو اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ گنے ہوئے چند دن فرمایا۔ حج کا بھی ایک وقت مقرر ہوا۔ زکوٰۃ بھی حساب کے اعداد سے قائم کی گئی۔ یہی نہیں اس کی فطرت کا تمام کارخانہ حساب کے ماتحت نظر آتا ہے۔ اور کوئی چیز حساب سے خارج نہیں ہے۔

اگر ہم ان دینی اعمال پر نظر حساب سے غور کریں گے۔ تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ حساب یہ چیز ہے۔ اور پھر ہم امور دین کو اصول حساب کے بموجب ادا کرنے لگیں گے۔

دنیاوی حساب یہ ہے۔ کہ خدا نے چاند کے گھٹنے بڑھنے کو قرآن میں اوقات کی تقسیم و تعین اور مہینوں کی ضرورت سے وابستہ فرمایا۔ یعنی گردش کواکب اور چاند کے عروج و زوال کو حساب معیشت میں بیان کیا گیا۔ اسی طرح رات دن کے اور تمام موسموں کے اختلافات کی نسبت بھی قرآن نے اشارے کئے۔

انسان کی ضروریات زندگی کھانا، کپڑا، مکان، پانی، ہوا، بجلی اور وہ تمام چیزیں جو ہمارے کام آتی ہیں۔ سب حساب کے اندر مخفی ہیں۔ حساب ہی سے ہم ان کو کھاتے ہیں۔ حساب ہی سے ہمارا ان پر قبضہ ہوتا ہے اور حساب ہی کے اصول سے ہم ان کو خرچ کرتے ہیں۔

جو شخص دینی اعمال کو حساب سے الگ ہو کر ادا کرنا چاہے گا۔ وہ ہلاکت میں اور تباہی میں پڑے گا۔ اور اس کا کوئی عمل پورا نہ ہو سکے گا۔ بلکہ بغیر مقررہ حساب کے کسی دینی عمل کی تکمیل ممکن ہی نہ ہو گی۔ ایسا ہی جو آدمی اسباب دنیا میں حساب سے غفلت کرے گا۔ اس کی زندگی پاش پاش اور برباد ہو جائیگی

پس حساب دیکھنے میں شمار کا ایک فن ہے۔ لیکن حقیقت میں دینی دنیاوی زندگی کی روح ہے۔ اور ایسی روح کہ اس کے بغیر انسان کا جسم دین دنیا میں بالکل مردہ کی شکل ہے۔

دین میں حساب کی تفصیل

(۱) نماز کا وقت خدا نے مقرر کیا ہے۔ مگر مسلمان حساب کی غفلت کے سبب اس کی پابندی نہیں کرتے اگر وہ حساب کی اہمیت کو جانتے ہوتے تو نماز کے وقت کی ان کو قدر ہوتی۔ اب وہ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر جب کہ ان کو فرصت ہو۔ اور جب کہ ان کا دل چاہے

خدا نے حساب کی ایک خاص مصلحت کے سبب نماز کا وقت مقرر کیا تھا۔ جو لوگ وقت کی پابندی کرتے ہیں، حساب کی نعمت ان کے قریب آ جاتی ہے۔ اور ان کو خود بخود عملی حساب کی برکتیں حاصل ہونے لگتی ہیں۔

نمازوں کے اوقات آفتاب کے طلوع و غروب، عروج و زوال اور رات کے ایک حسابیہ قاعدے سے مقرر ہوئے ہیں۔ نماز فجر رات کے خاتمہ کا حساب بتاتی ہے۔ اور طلوع آفتاب کی حسابیہ خبر دینے آتی ہے۔ ظہر کی نماز زوال آفتاب کا حساب کرتی ہے۔ عصر سے آفتاب کے خاتمہ کی نزدیکی عیاں ہوتی ہے۔ مغرب کہتی ہے۔ سورج کا حساب ختم ہوا۔ رات کا حساب کرتے وقت خدا کو یاد کرو۔ پھر عشا کا وقت آتا ہے۔ شب کی سیاہی کا کمال درج حساب کر کے عبادتِ حق کی آواز لگاتا ہے۔ گویا نماز نے مسلمان کو پانچ وقت حساب لکھانے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اگر مسلمان اس کی قدر کرے اور نماز کی تعلیم سے حسابیہ فائدہ اٹھانا چاہے تو کسی رات یا دن کے اسکول کی محتاجی اس کو نہ رہے جہاں جا کر وہ حساب سیکھتا ہے۔

نماز کے اوقات عملی حساب کی صورت میں ہیں۔ جس طرح سے معاش کی دنیا میں حساب روپے پیسے کی بچت اور کفایت شعاری سکھاتا ہے۔ اور حساب کی بدولت آدمی کو روپے کی حفاظت اور دور اندیشی کی عادت ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز کے اوقات اس کو وقت کی قدر و قیمت سکھاتے ہیں۔ اور وقت ہی وہ چیز ہے جس سے بڑھ کر دنیا اور دین میں کوئی دولت نہیں۔ اور جو دین اور دنیا کی دولتیں انسان کو دیتا ہے اگر وہ وقت کو دین یا دنیا کمانے میں خرچ کرے۔

نماز کے اوقات میں عبادت خدا کا حساب پوشیدہ ہے۔ یہ اوقات بتاتے ہیں۔ کہ اپنے خالق کی یاد کو شمار کرو۔ اور جب وقت کی کسی کیفیت میں تغیر و انقلاب پیدا ہو۔ فوراً عبادتِ حق کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ چنانچہ

دین دنیا میں حساب کی ضرورت

از حسین بن حسن نظامی

جب رات کی حکومت ختم ہوتی ہے۔ عالم سے نیند کی بےخودی اور فراموش کاری کا دور روانہ ہونا چاہتا ہے۔ تو کائنات میں ایک عظیم الشان انقلاب آتا ہے۔ اس وقت مسلمان کو حکم دیا گیا۔ کہ فوراً بیدار ہو جائے اور اس عبرتناک تبدیلی کے وقت صبح کی نماز پڑھے۔ پھر جب سورج کے کمال کو زوال شروع ہوتا ہے تو کائنات میں ایک قسم کی دوسری تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے ظہر کی نماز مسلمانوں کو پڑھنی پڑتی ہے پھر جب سورج کے زوال کی شکل خاتمۂ غروب کی حد کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ تو عصر کی نماز پڑھنے کا حکم ہوتا ہے۔ اور سورج غروب ہو جانے کے بعد جب نور کی سلطنت کا بالکل ہی خاتمہ ہو چکتا ہے۔ اور تمام جہان اس دردناک انقلاب سے متاثر ہوتا ہے۔ تو مسلمان مغرب کی نماز پڑھنے کو سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ اس کے بعد رات کی سیاہی کا عروج ہوتا ہے۔ حکمت کے پردے میں شیطان اور نفس انسان کو عیب اور گناہ کرنے پر مائل کرتے ہیں۔ اس وقت پھر حکم ہوتا ہے۔ کہ عشا کی نماز پڑھو تاکہ عروج شب میں بھی خدا کی یاد سے واسطہ رہے۔ ان اوقات کی نگہداشت سے آدمی کو رات اور دن کی تبدیلیوں اور مناظر قدرت کی رنگینیوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور وہ فرمودۂ الٰہی کے موجب اس حساب سے خدا کو یاد کرنا سیکھ جاتا ہے

نماز کا حساب بتاتا ہے کہ تم رات دن کے ہر حصۂ زندگی میں خدا کو یاد رکھو اور اس کے طفیل حساب کی نعمت حاصل کرو۔

یہی حال روزے کا ہے کہ اس میں بھی مقررہ حساب سے جسمانی کثافت دور کرنے اور قوت صبر اور قوت تسلیم و رضا بڑھانے اور اپنے ارادہ کی طاقت کو مستحکم کرنے کی حکمت پوشیدہ ہے۔ روزے بھی ماہ رمضان اور گنے ہوئے دنوں کے اس لئے مقرر ہوئے ہیں۔ کہ مسلمان حساب کو یاد رکھیں۔ اور اپنے سب کام حساب کی رو سے انجام دینے سیکھیں۔ روزے کے افطار اور سحری میں بھی حساب کا کھلا ہوا اشارہ پایا جاتا ہے۔

زکوٰۃ میں تو حساب کے فن کی تمام طاقت رکھدی گئی ہے۔ یعنی زکوٰۃ مسلمانوں کے مال پر حسابیہ طریقہ سے فرض ہوئی ہے۔ کہ اتنی تعداد کی نقدی پر اتنا خدا کا ٹیکس ہے۔ اور اتنی تعداد کے مویشیوں پر یا دیگر قسم کے اسباب پر اس قدر ٹیکس خدا کی راہ میں دینا فرض ہے۔ جو لوگ حساب سے واقف نہ ہوں۔ اور زکوٰۃ دینا چاہیں ان کو خود بخود حساب آجائے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ دیتے دیتے ان کو حساب کے جزئیات و کلیات پر عبور ہو جائے گا۔ گویا خدا نے زکوٰۃ کو بھی حساب کا معلم قرار دیا ہے۔

حج اور اس کی تمام رسمیں بھی فن حساب کے ماتحت ہیں۔ اوّل تو حج کا مقررہ وقت پھر طواف چکروں کی تعداد، پھر صفا مروہ کی مقررہ تعداد سے سعی، پھر عرفات میں مقررہ وقت پر جانا۔ ذبیحہ وغیرہ وغیرہ جس قدر مراسم ہیں ان سب کے اندر حساب پوشیدہ ہے۔

غرض یہ چاروں اسلام کے بنیادی ارکان ہیں۔ اور چاروں کے چاروں حساب کے معلم ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرنے سے حساب خود بخود آجائے گا۔

دینی معاملات میں محاسبہ کی تلقین

بس تم کو چاہیے کہ جب خدا کے مذکورہ فرائض ادا کرو تو حساب کو ضرور پیش نظر رکھو۔ جو شخص حساب کا فن جانتا ہوگا۔ اس کی نماز بھی عمدہ ہوگی۔ اس کا روزہ بھی درست ہوگا۔ اور زکوٰۃ و حج بھی اچھی طرح وہ ادا کر سکے گا۔ مگر میں تم کو ایک دوسری بات حساب کے ماتحت امور دین میں بتانی چاہتا ہوں۔ اور وہ ایسی ہے کہ اگر تم اس کا خیال رکھوگے تو تمہارے دینی فرائض پختہ اور مستحکم ہو جائیں گے۔ اور معاش کے حساب کی طرح معاد کے اس حساب سے بھی تم کو فائدہ پہنچنے لگے گا۔

امور دین کا محاسبہ یہ ہے۔ کہ تم جب نماز پڑھو تو گذشتہ نماز کے وقت سے لے کر موجودہ وقت کی نماز تک درمیانی حصہ کا دل میں حساب کرو۔ کہ اس میں تم نے کتنے گناہ کئے اور کتنی نیکیاں تم سے صادر ہوئیں۔ اگر ہر نماز کے وقت تم یہ محاسبہ جاری کردگے تو چند روز میں تمہاری برائیاں معدوم و گم ہو جائیں گی۔ اور تم نیکی کے سوا کوئی بدی نہ کرنے پاؤگے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ تم محاسبہ کرنے کے بعد گناہوں سے توبہ بھی کرو۔ اور نیکیوں کا حساب کرنے کے بعد خدا کا شکرانہ بھیجو۔ اور دعا کرو کہ خدا مجھ کو اس سے زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق دے۔

اگر ہر نماز کے بعد تم کو حساب کرنے کی فرصت نہ ملے اور معاش کی مجبوریاں اس غور کا وقت نہ دیں۔ تو عشا کی نماز کے وقت ضرور حساب کیا کرو۔ کہ یہ محاسبہ دوسرے دن کی برائیوں کو کم کردے گا۔ اور نیکیاں روز بروز بڑھتی چلی جائیں گی۔

اسی طرح روزوں کے زمانہ میں، اور زکوٰۃ دیتے وقت اور حج کے ایام میں تم کو محاسبہ کرنا چاہیئے۔ رمضان کا محاسبہ یہ ہے۔ کہ سال بھر کے گناہوں اور نیکیوں کا دل میں حساب لگاؤ۔ اور گناہوں کے شمار کے بعد توبہ کرو۔ اور نیکیوں پر خدا کی حمد و ثنا بجا لاؤ۔ زکوٰۃ دیتے وقت اپنی اور زکوٰۃ لینے والے کی حالت کا حساب کرو۔ اس سے تم کو خدا کی نعمت کی قدر ہوگی۔ اور دنیا کی معاش میں ترقی کرنے کا ولولہ پیدا ہوگا۔

حج تمام عمر کے حساب کی ایک صورت ہے۔ اگر کئی حج نصیب ہوں تو سبحان اللہ۔ ورنہ دولتمند پر صرف ایک حج فرض ہے۔ جو ساری زندگی کے شمار اعمال اور توبہ و استغفار کا موقعہ سمجھنا چاہیئے۔

یہ بات } اشتہار میں درج نہیں ہو سکتی کہ فیلن سٹ کسی مخفی کام کے لئے ہے۔

ان تمام محاسبات میں نمازوں کا محاسبہ تم کو پکا مسلمان بنا دے گا۔ اور تم حقیقی روح دین اسلام کی اپنے اندر دیکھنے لگو گے۔ قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ کہ نماز فحش اور بری باتوں سے انسان کو روکتی ہے۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ زیادہ تر نمازی لوگ آج کل برے کاموں میں ملوث نظر آتے ہیں اور نمازی ہونا بداعمال ہونے کی ایک علامت قرار پا گیا ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ اور ان میں ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ نمازی لوگ اپنے اعمال کا محاسبہ نماز پڑھتے وقت نہیں کرتے۔ حالانکہ نماز کی پہلی تکبیر میں کانوں تک ہاتھ لے جانا اس کی صاف علامت ہے۔ کہ مسلمان حساب کر کے تمام گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے ہاتھ اٹھا کر خدا کی بڑائی کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے۔ پس اگر نمازی لوگ اپنے اعمال کا حساب رکھیں۔ اور نیت باندھتے وقت ان تمام اعمال سے توبہ کا خیال اور ان سے دست بردار ہونے کی نیت بھی کر لیا کریں۔ تو چند روز میں ان کی نماز تمام فواحش اور منکرات یعنی برائیوں سے ان کو پاک و صاف کر دے۔ اور نماز میں ان کو خشوع بھی ہونے لگے اور ان کے دل کے خطرے بھی کم ہو جائیں۔ جن کی آجکل ہر شخص کو شکایت ہوتی ہے۔

خلاصہ مقصد یہ ہے۔ کہ مذکورہ ارکانِ اسلام کی طرح ہر دینی عمل میں حساب کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اس سے چند روز میں مسلمانوں کی دینی حالت درست ہو جائے گی۔ اور وہ قیامت کے حساب میں پورے اتریں گے۔ جو ان کی زندگیٔ دنیا کا حاصل مطلب اور مقصود حقیقی ہے۔

امور دنیا میں حساب کی ضرورت

دین کے حساب و کتاب کا مختصر ذکر ہو چکا۔ اب دنیا کے حساب کو دیکھنا چاہئے۔ جس کے اوپر ہم مسلمانوں کی معیشت اور معیشت کا دوسرا حصہ ریاست منحصر ہے۔

مسلمان امور دنیا میں حساب سے بہت غافل اور بے خبر ہو گئے ہیں۔ شروع میں جو آیت لکھی گئی ہے۔ کہ آدمیوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور وہ غفلت میں منہ پھیرے بیٹھے ہیں۔ وہ بالکل آجکل کے مسلمانوں پر صادق آتی ہے۔ ان دنوں مسلمان اسی کو کہتے ہیں۔ جو حساب سے نابلد ہو۔ یہ وقت وہ ہے۔ کہ ہر مسلمان حساب کی قوت سے فطرتاً محروم خیال کیا جاتا ہے۔ اسکولوں میں مسلمان بچے عام طور سے حساب کی تعلیم میں کمزور اور بے پروا پائے جاتے ہیں۔ اور عموماً وہ حساب سیکھنے سے دم چراتے ہیں۔ اور حساب ان کو ایک جنجال معلوم ہوتا ہے اور حساب ہی میں وہ اکثر فیل ہو جاتے ہیں۔

مسلمان حساب کو ذلیل بنیوں کا فن سمجھتے ہیں۔ ان کے دل میں حساب بہت ہی حقیر اور ادنیٰ چیز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انھوں نے آنکھ کھول کر اپنی جرأت اور زور تیغ سے ملک فتح کرنا اور ملکوں کی دولت کو بے حساب خرچ کرنا سیکھا تھا۔ انھوں نے کسی جگہ حساب کی قوت سے فتح حاصل نہیں کی (جیسا کہ ہندوستان و دیگر ملکوں میں انگریزوں نے حساب کی طاقت سے فتح حاصل کی ہے) ان کی قومی اور نسلی روایات میں کہیں مذکور نہیں ہے۔ کہ حساب بھی ایک ہتھیار ہے اور یہ ہتھیار بھی ملک فتح کر سکتا ہے۔

بیشک مسلمانوں نے تجارتیں کیں۔ اور ان کے رسول نے اپنا پہلا عمل معیشت تجارت ہی سے شروع فرمایا تھا۔ اور آجتک مسلمان اچھے تاجروں کی حیثیت میں موجود نظر آتے ہیں۔ مگر انھوں نے تجارت بھی ہمیشہ بے حساب کی۔ یعنی تجارت میں حساب کے اس نکتہ کو پیش نظر نہیں رکھا کہ دوسری اقوام پر تجارتی حساب کی رُو سے فاتحانہ حکومت بھی کی جا سکتی ہے۔ اور تجارتی حساب کے لشکر اقوامِ غیر کو نامعلوم طریقہ سے آہستہ آہستہ مغلوب کرتے کرتے بالکل ہضم کر جاتے ہیں۔

مسلمان اگر یہ کہیں کہ ہمارا قومی شعار دنیا کی اقوام کو گھن کے کیڑے کی طرح اندر ہی اندر کھانا نہیں تھا۔ ہم ایک دفعہ تو زبردست حملہ کر کے اقوام کو زیر و زبر کر ڈالتے تھے۔ اور ان کی دولتوں کے حاکم و مالک بن جاتے تھے۔ مگر اس انقلاب و تکلیف کی بہت تھوڑی مدت ہوتی تھی۔ اور ہماری اس یورش سے عارضی صدمے اقوام مفتوح کی زندگی کو پہنچتے تھے تو ان کا کہنا صحیح ہو گا۔ کیونکہ مسلمانوں نے دنیا کے کسی حصہ میں تجارتی حساب کا غلبہ حاصل نہیں کیا۔ اور انھوں نے کسی قوم کی معیشت کو اپنے تجارتی حساب کے شکنجہ میں کس کر نیست و نابود نہیں کر ڈالا۔ انھوں نے دوسری قوموں کے ملک تلوار کے زور سے چھین لئے۔ وہ دوسری قوموں کے تاج و تخت کے مالک ہو گئے۔ مگر مفتوح اقوام کی معیشت برباد نہیں ہوئی۔ اور اقوام کی زندگی کے وہ تمام اعضاء سلامت رہے جن سے ان کی فارغ البال حیات کا نشان ملتا تھا۔ چنانچہ مسلمان دنیا کے جس حصہ میں گئے اپنی مفتوح قوموں کو انھوں نے بے حساب دولت دی دولت ہی نہیں۔ بلکہ علم بھی بے حساب، اقتدار بھی بے حساب، اور زندگی کی ضروریات بھی بے حساب۔ مسلمانوں نے مفتوح اقوام کی بچی ہوئی آمدنی سے فائدہ اٹھایا۔ اور ان کی دولت کی بنیاد کو ہاتھ نہ لگایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی محکوم و مفتوح اقوام آجتک سلامت ہیں۔ اور ان میں سے ایک بھی کم اور معدوم نہیں ہوئی۔

اگر مسلمان تجارتی حساب کی رُو سے ملک فتح کرتے۔ اور تجارتی حساب کے بموجب حکومت کا طرز مقرر کرتے۔ تو آج ان کی وہ مفتوح اقوام جو سات سات سو اور آٹھ آٹھ سو برس تک محکوم رہیں، صفحہ ہستی سے ناپید ہو جاتیں۔

خط لکھیے } آپ کو فیلن سٹ کے عجیب فائدے قلمی خط کے ذریعہ بتا دئے جائیں گے

تجارتی حساب میں سود ایک ضروری روح ہے۔ کوئی تجارتی حساب سود کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور چونکہ مسلمانوں کو سود سے روکا گیا تھا۔ اور اس وجہ سے روکا گیا تھا۔ کہ اس سے خود غرضی پیدا ہوتی ہے، اس سے بے رحمی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ اس سے اپنی بقا اور دوسرے کی فنا کا خیال دامنگیر ہوتا ہے۔ مسلمان سود سے بچے رہے اور انھوں نے ایسا کوئی کام نہ کیا۔ جس کے اندر سود کا دخل ہو۔ مسلمانوں کی تجارت شروع اور وسط کے زمانہ میں سود سے پاک رہی اور بغیر سود کے خوب چلی۔ کیونکہ سودی تجارت کا مقابلہ ان کو درپیش نہ تھا۔ اب مسلمان مجبوراً سودی تجارت کرتے ہیں۔ کہ اس کے بغیر ان کے کاروبار کا چلنا محال و ناممکن ہوگیا ہے۔ تب بھی وہ سود کے ان برے اثرات سے حتی المقدور دور رہنا چاہتے ہیں۔ جو سود خوار اقوام کا شعار ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کی تجارت جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ اقوام پر فاتحانہ ہتھیار کبھی نہیں بنی۔ البتہ اسلامی تبلیغ کا کام تاجروں نے کیا۔ مگر اس میں بھی وہ خود غرضی نہ تھی۔ جو یورپین قوموں میں نظر آتی ہے۔ اور وہ اپنے طرز عمل پر قیاس کرکے مسلمانوں کی تبلیغ اسلام کو تجارتی حساب کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

گو مسلمانوں نے آجتک معیشت کے معاملہ میں حساب سے سروکار نہیں رکھا۔ اور تجارت و سیاست میں حساب کی قوت سے انھوں نے
ورنہ فائدہ نہیں اٹھایا۔ جو آجکل کی فاتح اقوام اٹھا رہی ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ ۱۴۰
کہ اب ان کو حساب کی بہت ضرورت ہے۔ دوسروں پر فتح پانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی زندگی بچانے کو۔ اپنی معیشت کو تباہی سے محفوظ رکھنے کو۔ بلکہ اپنی قوم کی مجموعی دینی و دنیوی ہستی برقرار اور سلامت رکھنے کو انھیں حساب سیکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

آج حساب دوسرے کی تلوار کا وار روکنے کو ڈھال ہے۔ آج حساب حریف کا حملہ روکنے کو محفوظ قلعہ ہے۔ آج جس کو حساب آتا ہوگا وہ اپنی قومی ملکی اور دینی قوتوں کے پامال کرنے والے دشمنوں سے بچ جائے گا۔ ورنہ حساب جاننے والے حریف مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابود کر ڈالیں گے۔

تم تعجب نہ کرو، حساب ایسی ہی قوت ہے۔ تم حیران نہ ہو۔ حساب اس زمانہ میں ایسی ہی عجیب چیز ہے۔ جو تم کو زیست کی دنیا میں ہر قسم کے خطروں اور ہر وضع کے اندیشوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

تم حساب سے واقف ہوگے تو سمجھ جاؤ گے۔ کہ تمہاری معیشت کے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے کی کیا ضروریات ہیں۔ اور ان کو کون کون پورا کرتا ہے۔ اور وہ کیونکر پوری ہوتی ہیں۔ اور ان کے سبب تم کن کس کے محکوم اور غلام بنے ہوئے ہو۔ اگر تم حساب کے فن سے اس بات کو جان جاؤ گے۔ تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور تم کو نظر آجائیگا کہ تمہارا لباس تمہاری غذا اور تمہارے برتنے کی سب چیزیں دوسروں کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو تم کو ایک دن میں بھوکا مار ڈالیں۔ اور ایسا کردیں کہ تم جانوروں کی طرح ننگے برہنہ پھرنے پر مجبور ہو جاؤ۔ مگر وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ تم ان کی کھیتی ہو۔ وہ تم کو پانی دیتے ہیں اور پھر کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں۔

تم کو تو حساب یہ بتائیگا۔ کہ جن چیزوں میں تم دوسروں کے محتاج ہو۔ وہ چیزیں تم خود تیار کرنا سیکھو۔ کہ تم کو غیر کی محتاجی نہ رہے۔ مگر تم کبھی ان کو تیار نہ کرسکو گے۔ جب تک حساب کی پوری قابلیت تم میں نہ ہوگی گویا حساب ہی خطرے سے آگاہ کرے گا۔ اور پھر حساب ہی ایسا بنادیگا کہ تم اس خطرے سے محفوظ ہو جاؤ۔ اور اپنی معیشت کا انتظام خود ہی کرنے لگو۔

خدا کے لئے حساب سیکھو جو علم معیشت کی جان ہے۔ للہ حساب میں مہارت پیدا کرو۔ جس سے آجکل کی ساری دنیا اور اس کی تجارتی سیاسی اور تمدنی کلیں چل رہی ہیں۔

مدرسوں کا حساب ایک بنیاد ہے۔ ریاضی اس کی دیوار ہے فلسفہ اس کی چھت ہے۔ اور سائنس کے کرشمے اس مکان کی آبادی اور زینت ہیں۔ جس مکان کی بنیاد نہ ہو۔ دیواریں نہ ہوں۔ چھت۔ ہو وہاں سائنس کی ایجادیں کیونکر رکھی جائیں گی۔ اور سائنس سے معیشت کا سامان کیونکر حاصل کیا جائے گا؟

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو حساب میں خوب طاق کرے حساب کے ہر پہلو کو بچپن سے ذہن اور دماغ پر چھا جائے۔ کہانیاں ہوں تو حساب کی، پہیلیاں ہوں تو حساب کی، باتیں ہوں تو حساب کی۔ ہنسی کو حقارت سے دیکھنا چھوڑو۔ اور ان کی ریس حساب سیکھنے میں کرو۔ اور ایسی کرو کہ اپنی مسلمہ دماغی اور ذہنی برتری سے حساب میں ان پر فائق ہو جاؤ۔

حساب کے اعمال اور ان کے طریقے

جب بچہ پیدا ہو تو اس کی خوشی میں خرچ کرنے کا پہلے سے ایک حساب بناؤ۔ اس کے لباس اور متعلقہ ضروریات کا قبل از وقت ایک تخمینہ کر رکھو۔ اس سے تم اسراف نہ کرسکو گے اور مقررہ حساب سے باہر نہ نکلنے پاؤ گے۔

بچہ کو دودھ پلانے کا بھی حساب مقرر کرو۔ کہ رات دن میں کتنی کتنی دیر کے بعد اس کو دودھ دیا جائے۔ اور پھر اس مقررہ یادداشت کے موافق بچہ کو دودھ پلایا کرو۔ اس حساب سے بچہ بہت کم بیمار ہوگا۔ اگر گھڑی گھڑی بغیر حساب کے اندھا دھند دودھ پلایا گیا۔ تو وہ بھی ضدی ہو جائے گا۔ اور اس کی تندرستی بھی درست نہ رہے گی۔ اس کے علاوہ اگر حساب کا خیال رکھا گیا

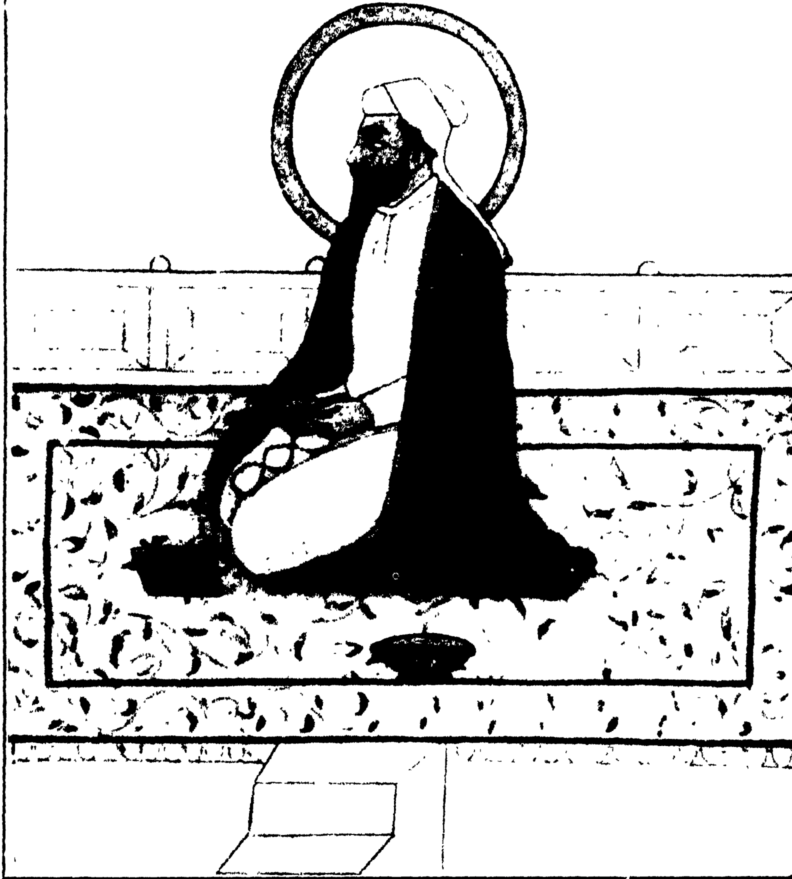


حضرت [illegible] کی تصویر



بیت المقدس یہودی پیشوا اور الواح توریت

تصویر حضرت نظام الدین اولیا



سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا

تو بچہ کے دل میں ابتدا سے پابندی وقت کی عادت جمنی شروع ہوجائے گی۔ اور بڑا ہونے کے بعد وہ بڑا پابند اوقات ہوجائیگا۔

جب دودھ چھوٹ جائے تو بچہ کی غذا کا بھی حساب لگاؤ۔ اور پہلے سے سوچو۔ یا طبی مشورہ سے قرار دو۔ کہ کتنی غذا کیا کیا غذا کس کس وقت اس کو دی جائے۔ ایسا ہی اس کے کپڑوں کا بھی حساب رکھو کہ تمہاری حیثیت اور مقدرت کے موافق اس کو صاف کپڑے ملتے رہیں۔ کپڑوں کے حساب میں گوٹہ کناری اور ریشم کے تکلف لباس کا خیال ترک کردو۔ بلکہ دھل سکنے والے کم قیمت کپڑے حساب کرکے تجویز کرو تاکہ بار بار بدلے جائیں اور بچہ صاف ستھرا رہے۔

بچہ کے سامنے خدا و رسول کے ذکر اور دینی باتیں کرنے کا بھی حساب کے بموجب ایک وقت مقرر کردو۔ صبح شام کا وقت اچھا ہے۔ جب رات کے کھانے سے فراغت ہو بچہ یا بچوں کو لے کر بیٹھ جاؤ۔ اور ان کے آگے اسلامی کہانیاں کہو۔

مگر اس میں بھی وقت کا حساب قائم رہے۔ حساب سے زیادہ وقت ضائع نہ کرو۔ بچوں کے سونے، کھانے، کھیلنے غرض ہر بات کا حساب کرکے مقرر کرنا چاہئے۔

جب بچہ ذرا ہوشیار ہوجائے تو مکتب بھیجنے کا حساب کرو۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سوچو کہ نیک، لائق اور قریب رہنے والا استاد کون ہے؟ اور اس کو کتنی تنخواہ دے سکتے ہو۔ اس تجویز کے بعد حساب کرو کہ بچہ کی ابتدائی تعلیم میں کتنا خرچ کرسکنے کی حیثیت ہے۔ یعنی ابتدائی تعلیم کے تمام خرچ کا ایک تخمینہ پہلے سے طے کرلو۔ تاکہ اندھا دھند خرچ کرنا نہ پڑے۔ اس خرچ میں یہ یاد رکھو کہ بچوں کی ابتدائی تعلیم بڑھیا اور بہت لائق استادوں سے ذرا زیادہ خرچ کرکے کراؤ۔ کیونکہ شروع کی اچھی تعلیم سے اس کی آئندہ حالت درست ہوگی۔ لوگ غلطی کرتے ہیں کہ شروع میں گھٹیا اور کم لیاقت استادوں سے پڑھواتے ہیں۔ اور بعد میں اچھے استاد تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ بعد میں بچہ کی عقل بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ خود اس کی رہنما ہوتی ہے۔ ضرورت تو ابتدائی استاد کے زیادہ لائق ہونے کی ہے۔

بچہ کی تربیت کا خیال تعلیم سے زیادہ ہونا چاہئے۔ اس واسطے ایسے استاد تلاش کرو جو تربیت اچھی دے سکیں۔ اور جن کی صحبت اچھی مشہور ہو۔ اور یہ جب ہی ہوگا کہ تم پہلے سے سب باتوں کا حساب لگاؤگے۔

مذہبی تعلیم کو مقدم رکھو۔ مگر اس میں عمر کا بڑا حصہ خرچ نہ کرو۔ قرآن شریف ناظرہ پڑھاؤ۔ اور نماز روزے کے مسائل زبانی یاد کراؤ اور مسلمانوں کی تاریخی باتیں شروع سے ان کے سامنے بیان کرتے رہو اور ایسے استاد تلاش کرو جو اس کی لیاقت رکھتے ہوں۔

اس کے بعد انگریزی یا وہ تعلیم دلواؤ جو معاش کے لئے ضروری ہو۔ اس کا حساب لگانے کی سخت ضرورت ہے۔ کہ پہلے اپنے بچوں یا بچہ کی آئندہ طرز زندگی کس قسم کی چاہتے ہو۔ اگر اس کو تاجر بنانا ہے تو حساب اور ملکوں کی پیداوار اور آمد برآمد وغیرہ باتیں پڑھانے کا بندوبست کرو۔ اگر ڈاکٹر بنانا ہے تو شروع سے اس قسم کی تعلیم کا خیال رکھو۔ اسی طرح انجنیر بنانا ہو۔ وکیل بنانا ہو۔ یا دفتری نوکری کرانی ہو۔ یا کچھ اور شغل پیش نظر ہو۔ تو اول دن سے اسی کے موافق تعلیم کا بندوبست کرو۔

وہ لوگ سخت گمراہ ہیں جو اولاد کو آنکھیں بند کرکے پڑھاتے ہیں۔ اور ان کو معلوم نہیں رہتا کہ ان کا بچہ بڑا ہوکر کیا کام کرے گا۔ یہی وجہ ہندوستان میں ہم لوگوں کی خرابی اور کم لیاقتی کی ہے۔ کہ ہم پہلے سے حساب نہیں کرتے۔ اور اپنی آئندہ زندگی کا مقصد قرار نہیں دیتے۔ اس واسطے اس حساب کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اولاد کا آنے والا کام پہلے سے سوچ لیا جائے۔ اور اس کے موافق شروع سے اس کی تعلیم و تربیت ہو۔

شادی کا وقت آئے تو اپنے لڑکے یا لڑکی کی عادات و خصلت و لیاقت اور خود اپنی حیثیت کا حساب لگاؤ۔ اور اس کے موافق دلہن دولہا کو انتخاب کرو۔ اس حساب سے تمہاری اولاد کی زندگی 161
بہت اچھی گزرے گی۔ ورنہ سخت تکالیف کا سامنا ہوگا۔ جیسا کہ ہوتا ہے۔ شادی کرنے میں بھی اپنی بساط اور مقدرت کا حساب کرکے خرچ کی پہلے سے ایک مقدار مقرر کرلو۔ اور اس مقدار سے ایک پیسہ زیادہ خرچ کرنے کا خیال دل میں نہ آنے دو۔

شادی کے بعد نئے اخراجات خانگی کا بھی ایک حساب لگاؤ۔ تاکہ تمہارے لڑکے کی بیوی شروع سے مقررہ خرچ کی عادی ہوجائے اور فضول خرچی کی طرف اس کو میلان نہ ہو۔

گھرداری کی زندگی شروع ہونے کے بعد ہر مہینہ کے کھانے اور ہر موسم کے لباس اور ہر وقت کے تہوار اور تقریبات کا پہلے سے حساب لگا لیا کرو۔ اور بساط سے زیادہ خرچ مقرر نہ کرو۔ اور جب خرچ شروع ہو تو مقررہ حساب کے اندر رہو۔

مذہبی نذر، نیاز، خیر خیرات وغیرہ کا بھی پہلے سے حساب کرلو۔ اور سوچ لو کہ ہر مہینہ اتنی مقدار اس کام میں خرچ کرنی ہے اور پھر چاہے کچھ ہی ہوجائے۔ ہرگز ایک پیسہ مقررہ تخمینہ سے زیادہ خرچ نہ کرو۔

دوستوں اور کنبہ داروں کے لین دین اور خاطر مدارات کا بھی حساب کے بموجب ایک ماہواری تخمینہ مقرر کرنا چاہئے۔ کیونکہ

دین دنیا میں حساب کی ضرورت

لوگ اس معاملہ میں بہت ہی بے حساب کام کرکے تباہ ہوتے ہیں۔

تفریحات جائز کا بھی اپنی حیثیت اور مقدرت کے مطابق ماہوار تخمینہ لگالو اور اس سے زیادہ کسی تفریح میں کچھ خرچ نہ کرو۔

طلب اعزاز کا خرچ بھی آج کل ایک خاص صورت کا بنتا جاتا ہے۔ عزت کے حصول میں یہ حساب ضرور کیا کرو۔ کہ عزت کا وزن کتنا پیش نظر ہے۔ اور کتنے خرچ اور کتنی ذلت برداشت کرکے یہ عزت سستی رہے گی۔ اگر حساب کے بموجب خرچ اور ذلت اٹھانے کا وزن عزت کے وزن سے کم ہو تو عزت حاصل کرلو۔ اور خرچ و ذلت کا مقررہ تخمینہ بیدریغ صرف کرو۔ مگر ہلکی اور کم وزن عزت کے لئے بھاری خرچ اور بھاری ذلت اٹھانی سخت بیوقوفی ہے۔

یہ مسئلہ بہت ہی نازک اور ضروری ہے۔ اور مثالوں کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتا۔ بیماری میں خرچ کا حساب لگانا دشوار ہے۔ تاہم یہ حساب لگا سکتے ہو۔ کہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ خانگی حالات کے موافق اخراجات بیماری کے لئے الگ اور مخصوص کس مقدار میں رکھنا چاہئے۔ اور یہ حساب گھر کے آدمیوں اور ان کی تندرستی کی حالت دیکھ کر آسانی سے ہو سکتا ہے مگر یہ بات کہ دواؤں کی عادت ڈال لینا اور خواہ مخواہ ذرا ذرا سی بات پر حکیموں اور ڈاکٹروں کے پاس دوڑا ہوا جانا غلطی ہے۔ پہلے حفظ صحت کے اصولوں کا حساب مقرر کرلو۔ تو بہت کم بیماریاں گھر میں آئیں گی۔ ۱۶۲

اور مناسب یہ ہے کہ اردو زبان کی کوئی اچھی طبی کتاب علاج کے متعلق خرید کر رکھ لو۔ اور جب ضرورت پڑے تو اس سے مدد لو۔ تاکہ حکیموں اور ڈاکٹروں کے خرچ سے محفوظ رہو۔

خدانخواستہ جب کوئی مرجائے تو خلاف شریعت اسراف کی رسموں سے بچو۔ اور نیاز فاتحہ کا پہلے سے ایک تخمینہ مقرر کرلو۔ جو پس ماندوں کی حیثیت سے ذرا بھی زیادہ نہ ہو۔ اور فضولیات کا ذرا سا نشان بھی نہ پایا جائے۔

قصہ مختصر زندگی کا کوئی دینی یا دنیاوی کام حساب کے عملی طریقوں کے خالی نہ رہے۔ اور ہر چیز حساب کے اندر آجائے۔

اگر تم سب باتوں پر جو میں نے بتائیں عمل نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ایک دو باتیں تو اختیار کرلو۔ اور ان پر مضبوطی سے قائم رہو۔ پھر تم خود بخود جان جاؤ گے۔ کہ حساب سے کام کرنے میں کتنا فائدہ ہے اور حساب تمہاری حالت کو چند روز میں کیسا بہتر اور عمدہ بنا دیتا ہے۔

میری رائے میں بچوں کی تعلیم اور ان کی آئندہ مقصد زندگی کا حساب پہلے سے کرلینا اور روزمرہ کے خرچ کا پیشگی تخمینہ بنالینا سب عملی طریقوں میں ضروری اور اشد ضروری طریقے ہیں۔ ان کو تو ضرور ہی اختیار کرنا چاہئے۔ اور ان پر عمل کرنے کا تو ہر شخص کو ارادہ کرلینا مفید ہوگا۔



حضرت مولانا پیر سید [illegible] ابن [illegible] محمد میاں
قادری سجادہ نشین درگاہ حضرت
سید شاہ [illegible] صاحب [illegible] قدس سرہ
دہلی میں سالانہ [illegible] کے [illegible]
[illegible]



مولانا سید حسن میاں صاحب خلف
حضرت مولانا سید شاہ محمد سلیمان صاحب
قادری چشتی [illegible] پھلواروی



حافظ سید عبداللہ صاحب [illegible] مولانا [illegible] سید
احمد صاحب شاہی امام جامع مسجد دہلی نے
دہلی کی جامع مسجد کے شاہجہاں بادشاہ کے زمانے



مصنف مثنوی

حضرت مولانا جلال الدین

رومی



وہ یہ ترکی میں مولویہ درویشوں کا رقص

بسرپرستی خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ

دکن ہیر آئل کمپنی

(ہندوستان کی مشہور نمائیشوں سے طلائی تمغہ یافتہ)

حیدرآباد دکن میں اپنی نوعیت کا یہی وہ واحد کارخانہ ہے جسکو اپنی نیک نامی اور دیانتداری کی بدولت آج تاجدار دکن کی خاص سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ پس مبارک ہیں وہ ہستیاں جو ان مفید اور مستند مصنوعات سے مستفید ہو رہی ہیں اور قابل فخر ہے ہمارا کارخانہ جس نے اپنی ایمانداری سے دنیا بھر پر اپنا اعتماد قائم کر لیا ہے۔

نظام ویجیٹیبل ہیر آئل تقویت دماغ اور درازی گیسو کا تنہا ضامن۔ شاہ کا پسندیدہ۔ معزز طبقہ کا مرغوب طبع۔ بہترین تیلوں سے سو فی صدی بہتر۔ لاثانی و پائدار خوشبو ۔ قیمت علاوہ اخراجات ۱۴؍ سکہ کلدار یا ۱۲؍ سکہ عثمانیہ۔ ۱۶۳

گولڈن اسنو یہ وہ افضل ترین غازہ ہے جو کہ ممالک یورپ کے مماثل تسلیم کر لیا گیا ہے رخساروں میں سرخی اور جلد میں خاص نرمی پیدا کرتا ہے۔ شیونگ کے بعد اسکے استعمال سے جلد سیاہ نہیں ہوتی۔ بلا لحاظ موسم و وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت علاوہ اخراجات ۱۲؍ سکہ عثمانیہ ۱۰؍ سکہ کلدار۔

دکن ہیر آئل ملک کا مایۂ ناز اور غیر ممالک میں ممتاز، مستند ڈاکٹروں اور حکیموں کا آزمودہ سرکار نظام کے کیمیکل اگزامینر کا امتحان کردہ۔ یہی وہ تیل ہے جس کے مفید ہونے سے دنیا کی کوئی ہستی انکار نہیں کر سکتی۔ قیمت علاوہ اخراجات :- ۱۴؍ سکہ عثمانیہ۔ ۱۲؍ سکہ کلدار۔

پتہ :- دکن ہیر آئل کمپنی حیدرآباد دکن

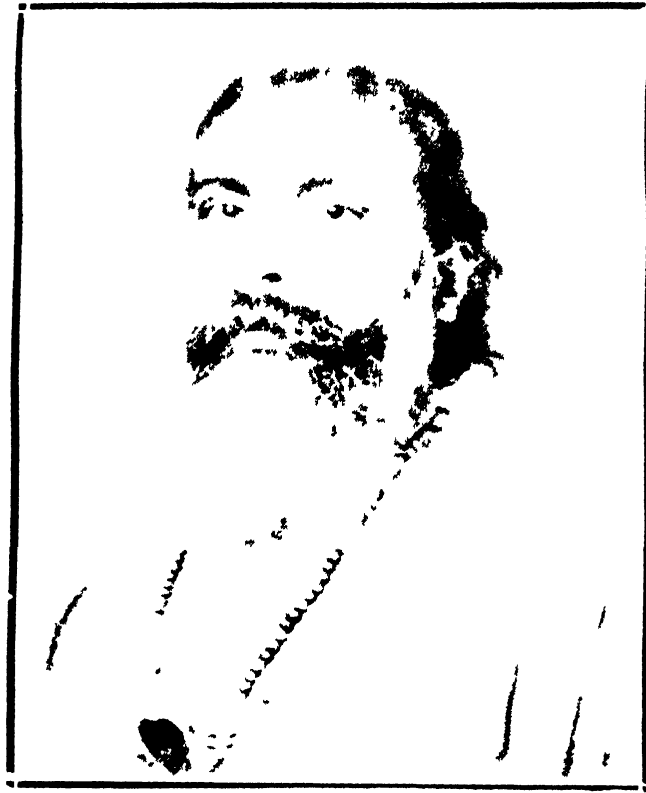
نوٹ :- سکہ کلدار سے مراد برٹش گورنمنٹ کا سکہ ہے جو ہندوستان میں رائج ہے اور سکہ عثمانیہ سے مراد وہ سکہ ہے جو اعلیٰ حضرت حضور نظام کی مملکت میں رائج ہے۔



ایک ترک درویش



ایک کردی درویش



صوفی [illegible]

[illegible]



صوفی مشرف خاں صاحب

مبلغ صوفی تحریک ہند



لیڈی مشرف خاں صوفی



حضرت خواجہ سید حسن علیشاہ صاحب

جدامجد خواجہ حسن نظامی کی پرانی تصویر

دہلی کے مشہور مصور محمد اعظم نے بنائی ہے



حضرت خواجہ حسن نظامی

قلمی چہرے

مذہبی

اللہ میاں

بے صورت کی ایک مورت ہے۔ ستارہ بھی نہیں چاند بھی نہیں۔ سورج بھی نہیں ہفت افلاک بھی نہیں۔ عرش و کرسی بھی نہیں۔ سمندر اور پہاڑ بھی نہیں۔ بہتا ہوا دریا بھی نہیں ششدر اور حیران کنارہ بھی نہیں۔ کوندنے والی بجلی بھی نہیں۔ گرجنے والا بادل بھی نہیں۔ جمادات بھی نہیں۔ نباتات بھی نہیں۔ حیوان بھی نہیں انسان بھی نہیں۔ وہ تو بس **بے صورت کی ایک مورت ہے۔**

کیا وہ لیلیٰ کے چہرہ کا حسن ہے؟۔ کیا وہ مجنوں کی آہ دبکا ہے؟ کیا وہ شیریں کی میٹھی بات ہے؟۔ کیا وہ فرہاد کی کوہ شکنی ہے؟۔ کیا وہ پھولوں سے بھری بہتے پانی میں اپنی شکل دیکھنے والی ہریالی ڈالی ہے؟۔ کیا وہ بل کھائی ہوئی زلف ہے؟۔ کیا وہ سرمئی آنکھ ہے؟ یا آنکھوں کا گلابی ڈورا ہے؟ یا نکیلی پلک ہے؟۔ یا گلابی رخسار ہے؟۔ یا لال ہونٹ ہے؟۔ یا موتی سا دانت ہے؟ یا چاہ زنخداں ہے؟ یا سرو ہے؟۔ یا قمری ہے؟ یا چکور ہے؟۔ یا چکوہ ہے؟۔ یا چکوی ہے؟ **بے صورت کی ایک مورت ہے۔** سب صورتیں اس کی۔ سب حلیے اس کے سب چہرے اس کے۔ سب جلوے اس کے۔ سب روشنیاں اس کی۔ سب نور اس کے۔ سب اندھیرے اس کے۔ سب سیرتیں اس کی۔ سب خصلتیں اور جبلتیں اس کی بنائی ہوئیں۔ اسی کی بسائی ہوئیں۔ اس کی پھیلائی ہوئیں۔ سمندروں میں تلاطم اور طوفان۔ کناروں میں چپ چاپ خاموش اور حیران۔ کلیوں میں برقع پوش۔ کھلے ہوئے پھولوں میں پردہ سے باہر۔ ہر ایک کی نظر سے ہم آغوش بہتے ہوئے پانی میں اسی کے دریا دل کی روانی سوکھی خاک کے ذروں میں اسی کی تشنہ لبی اور خشک سامانی۔ پھولوں میں اسی کی جوت۔ کانٹوں کی نوکوں میں اسی کی کھٹک۔ پھر بھی وہ **بے صورت کی ایک مورت ہے۔**

قاتل و مقتول۔ جاہل و مجہول۔ عالم و معلوم۔ خطادار و بے خطا۔ خوبصورت و بدصورت۔ کالا اور گورا۔ ادنیٰ اور اعلیٰ۔ اندھیرا اور اجالا سب اسی نظر نہ آنیوالے مگر ہر ایک کے منظور نظر کا سراپا اور حلیہ ہے وہ اوپر ہو یا نیچے۔ وہ دائیں ہو یا بائیں۔ وہ آگے ہو یا پیچھے۔ وہ اول ہو یا آخر۔ وہ ظاہر ہو یا باطن۔ کچھ بھی ہو وہ **بے صورت کی ایک مورت ہے**

آگے جاکر جس موجودات اور مخلوقات کے حلیے ایک خاکی بشر کے قلم سے نکل نکل کر کاغذی مجلس میں آراستہ ہوئے ہیں بس یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان سب کے اندر اللہ میاں کا حلیہ موجود ہے۔ کیونکہ اس نے خود اپنے رسولؐ کی زبان سے فرمایا ہے۔

إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ

اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ جو اس کو مانے وہ بھی انجان اور جو نہ مانے وہ بھی نادان۔ لہذا یہ کہکر ختم کر دینا چاہئے کہ واہ سبحان واہ سبحان تو تو بس **بے صورت کی ایک مورت ہے**

محمد رسول اللہ ؐ

سب سے پہلا۔ اور سب سے آخر۔ مشرق کا سورج۔ مغرب کا ابر۔ عربی۔ ہاشمی۔ محمدؐ۔ قدرت کا ظہور۔ فطرت آلہ کا نور۔ پتھر اُس کے بھوکے پیٹ پہ بندھنے کو پیدا ہوئے۔ پیوند لگے کمبل اس کا لباس بننے کو زمین پر نمودار ہوئے۔ مسکینی و ستاری اس لئے وجود میں آئی کہ اس کا سراپا کہلائے۔ غمخواری و غمگساری کو دنیا میں اس واسطے جگہ ملی کہ محمدؐ اس کو برت کر دکھائے۔

میرا محمدؐ۔ مکہ میں پیدا ہونے والا محمدؐ۔ مدینہ میں آخری

عمر گزارنے والا محمدؐ۔ غیریت مٹانے والا محمدؐ۔ اپنایت بتانے اور پھیلانے والا محمدؐ۔ میرا محمدؐ۔ اور سب کا محمدؐ۔ وہاں بھی محمدؐ۔ اور پھر یہاں بھی محمدؐ۔

جب وہ ہندوستان میں مجھ کو یاد آئے۔ جب میں اس زمین پر بے کس ہو جاؤں اور گھبرا کر اپنے محمدؐ کی محبت کو پکاروں۔ جب میں عربی سمندر کو بمبئی کے پاس کھڑا ہو کر حسرت سے دیکھوں کہ یہ میرے محمدؐ کے ملک سے نامزد ہے۔

تو مجھے ملعون نہ کرنا۔ مجھ کو دیوانہ نہ سمجھنا۔ کہ میں ان دنوں اس کی یاد کے بغیر ہوش میں نہیں رہ سکتا۔

مجھ سے میرے محمدؐ کا ذکر کیا کرو۔ کہ غربت کی بھوک پیاس میں یہ نام مجھ کو تسلی دیتا ہے۔ محمدؐ کی اُمت نوازیاں مجھکو سنایا کرو کہ آج مجھ پر کوئی نوازش و مہر کی نظر نہیں ڈالتا۔

ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو محمدؐ کے تصور تک جانے دو۔ کہ محمدؐ ان کے تصور کے قریب کھڑے ہوئے پکارتے ہیں۔ اور لَبَّیْکَ یَا اُمَّتِیْ لَبَّیْکَ یَا اُمَّتِیْ کی صدا لگاتے ہیں۔

محمدؐ ہم تم کو کبھی نہ بھولیں گے۔ محمدؐ ہم تمہیں یاد کر رہے تھے۔ محمدؐ ہم تمہارے نام کے سہارے زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ۱۶۶
اور تمہارے ہی نام کی ہم میں اب بھی زندگی ہے +

حضرت عیسیٰؑ

ہند کی مسیحی اور غیر مسیحی آبادی کے بزرگ و برگزیدہ۔ غریبوں کے پاسبان۔ سچے اور سچوں کے قدردان۔

تمہارے نام کی عزت کرنی ہندوستان کو نصیب ہو۔ اور تمہارے پیام کی حقانی اصلیت یہ ملک سمجھ سکے۔

کوہ زیتون کے داعی۔ ہندوستان تیری میٹھی اور پیاری باتوں کو توجہ کے کان سے سننا چاہتا ہے۔ کہ تو غریب تھا۔ اور غریبوں کے لئے آیا تھا۔ تو اپنی قوم کا راعی تھا۔ اور رعیت بن کر رعایا کا حق ادا کرتا تھا۔

ہر ہندوستانی تیرے نام لینے والے عیسائیوں کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ اور وہ دوئی کے اس پردہ کو اٹھاتا ہے جو تیری مرضی کے بغیر تیری امت کے دلوں میں دوسروں نے ڈال رکھا ہے۔

آؤ مسیحی بھائیو! ہندوستان کی بہتری کے لئے مسیح کی تعلیم اتحاد پر عمل کرو۔ اور یہاں کی سب اقوام کو غیر نہ سمجھو۔ ہم میں نے مسیح کی تعظیم کریں۔ تم محمدؐ و کرشن کی عزت کا حق پورا کرو۔ کہ آزاد قوم وہی ہے جو پہلے عقائد کے تعصب سے آزاد ہو۔

مسیح کے نام کو بوسہ دو۔ ان کی مقدس کتاب انجیل کو چومو۔ ان کے گرجا کی حفاظت کرو۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ ہندوستان ہر قسم کی غلامی سے آزاد ہو گیا ہے۔

کرشن جی

متھرا میں آدھی رات کو نکلنے والا چاند۔ گوکل میں گؤ اور بے زبانوں کا نگہبان۔ بندرابن میں تلوار کھینچکر کنس پر چڑھ جانے والا خدائی بہادر۔

من موہن۔ حسن یزدانی کی مورت۔ رب العالمین جگ داتا کی رحمت عام کا سبق پڑھانے والا۔ ہندوستان کا سب سے بڑا محبوب۔ سب سے زیادہ پیارا کرشن کنہیا۔

اس کی بانسری کی کوک آج تک سنائی دیتی ہے کان ہوں تو سنو۔ اس کے معجزانہ کرشمے اب بھی نظر آتے ہیں۔ آنکھ ہو تو دیکھو۔ اس کا کلام گیتا میں پوشیدہ نہیں ہے۔ جو نمودار ہونا چاہے وہ اس کی نمود کو پڑھے کہ ہر زیست کی نمود و سلامتی کا سبق اس میں ہے۔

ہندوستان اپنے کرشن کنہیا پر فخر کرتا ہے۔ ہندوستان سے کہو اپنے فخر کو سب اقوام میں جو اس ملک کو مادر وطن کہنا چاہیں۔ تقسیم کر دے۔ کہ کرشن کنہیا کے نام اور کام سے اس ملک کی آبرو یورپ و امریکہ تک ہے۔

رسیلی آنکھ والے! نظر اٹھا اور نگاہ کا ایک تیر اپنے داس کو دے کہ وہ بے تابانہ پکارتا ہے:۔

"اک تیر پھینکتا جا بانکی کمان والے"

گرو نانک صاحب

سچے خدا کا سچا ولی۔ توحید کا سمندر۔ حقانیت کا طوطی ہزار داستان۔ پانچ دریاؤں کے ملک میں جو اس خمسہ کو شیریں گفتار سے درس وحدت دینے والا۔ سکھ فرقہ کا بانی۔ مگر فرقہ پرستی سے پاک۔

سونے چاندی۔ اور ہیرے موتی کی دھوم دھام میں جس نے غریب لوہے کو عزت کا تاج پہنایا۔ ہر چیلے کے

ہاتھ میں آہنی کڑا ڈال کر غریب پرست بنایا۔

ان کی تعلیم درویشانہ تھی۔ ان کے چیلے ہندو مسلمان کے تفرقہ سے آزاد تھے۔ مگر بعد میں گرو صاحب کے جانشین ایسے ہوئے جن کو فقیرانہ ڈھنگ کو بدلنا پڑا۔ اور سکھ جنگ جو بن گئے۔

ان گرونانک صاحب کی قوم جو مندر و مسجد میں ایک ہی آواز سنتے تھے مندر و مسجد دونوں کی مخالف بن گئی۔ اور مندروں اور مسجدوں کو توڑنا اچھا کام سمجھنے لگی۔

لیکن اس سے گرونانک صاحب کی تعلیم پر کوئی حرف نہیں آتا۔ یہ جو کچھ ہوا بعد میں ہوا۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے گرونانک صاحب کی پاک اور برگزیدہ اور موحدانہ تعلیم کے خلاف ہو رہا ہے۔ لہذا گرونانک صاحب کی ذات پر اس سے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

مفتی کفایت اللہ

چھوٹا قد۔ دُبلا بدن۔ سانولا رنگ۔ لمبی ڈاڑھی۔ عمر پچاس سے زیادہ۔ شاہجہاں پور کے رہنے والے۔ آواز لطیف اور بلند۔ دہلی میں سالہا سال سے رہتے ہیں اور اب دہلوی ہو گئے ہیں۔

اُردو سے عربی۔ اور عربی سے اُردو ترجمہ کرنے۔ اور عربی میں شعر کہنے کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ بہت سادہ لباس استعمال کرتے ہیں۔ مزاج میں غرور و تمکنت نہیں ہے۔ دیکھنے میں مولوی بھی نہیں معلوم ہوتے۔ مگر دہلی میں کیا دور دوران کی سی لیاقت کا کوئی عالم نہیں ہے۔ تقریر بہت کم کرتے ہیں اور جب تقریر کرتے ہیں تو دوراندیشی اور احتیاط کو دلائل کے زور میں آمیز کر دیتے ہیں۔ اسلامی سیاست اور انگریزی سیاست کے ماہر ہیں۔ ان کی اعلےٰ قابلیت کانگریسی حلقوں اور سرکاری طبقوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ وہ جمعیت علمائے ہند کے صدر ہیں۔ اور جمعیت میں ان کی وجہ سے ایسی زندگی پیدا ہو گئی ہے کہ مسلمانوں کی کوئی سیاسی جماعت جمعیت کی ہمسری کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ وہ میل جول میں صادق و مخلص مسلمان ہیں۔ اور مسلمان ان کو اپنا گاندھی تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور غربا میں مل جل کر رہتے ہیں۔ تکبر اور غرور سے پاک ہیں۔

مولانا احمد سعید

گورا رنگ۔ لمبوترا چہرہ۔ بھاری جسم۔ موزوں آنکھیں۔ بڑی ڈاڑھی۔ آواز بلند۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ دہلی کے قدیمی باشندے۔ جمعیت علمائے ہند کے ناظم۔ دہلی کے نہایت خوش بیان واعظ۔ خلوت میں کچھ اور جلوت میں کچھ اور۔

ان کے وعظ میں ظرافت اور بذلہ سنجی اور بے باکی ہوتی ہے اس لئے ہر جگہ پسند کیا جاتا ہے۔

وہ خانگی بات چیت میں بھی بہت خوش طبع ہیں۔ اور ہر وقت بشاش نظر آتے ہیں۔ دل میں کچھ اور ہوتا ہے کہتے کچھ اور ہیں۔

ان کے سیاسی خیالات کانگریس کے حامی ہیں اس لئے کئی بار جیل خانہ جا چکے ہیں۔ وہ حاجی ہیں۔ عالم ہیں۔ حافظ قرآن ہیں۔ بہت سادگی اور بے تکلفی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ پان بہت کھاتے ہیں۔ اور ایک میلے بٹوہ میں دیسی تمبا کو بھی رکھتے ہیں۔ انکی زندگی امیر معاویہ کے اصحاب سے مشابہ ہے اس لئے ایک نمونہ کی زندگی ہے۔ کمان ایک طرف کھینچتے ہیں تیر دوسری طرف چلاتے ہیں۔

مولانا ظفر علی خاںؔ

میانہ قد۔ گندمی رنگ۔ چھریرا بدن۔ آنکھیں روشن اور متحرک۔ آواز بلند اور با وقار۔ بولنے میں روانی اور بیباکی۔ مسلمان راجپوت۔ علی گڈھ کے بی۔اے۔ اخبار زمیندار کے وارث (کیونکہ ان کے مرحوم والد نے جاری کیا تھا)۔ کرم آباد پنجاب کے رہنے والے۔ غیر مقلد یعنی وہابی عقیدہ رکھتے ہیں۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ اُردو کے بہت اچھے ماہر ہیں۔ نظم و نثر لکھنے میں پنجاب کے پانچ دریاؤں سے زیادہ رواں ہیں۔ قادر الکلام ہیں۔ مگر قادر المزاج نہیں ہیں۔ بھک سے اُڑ جانے والی ایک قسم کی انسانی بارود ہیں۔ ان کی بول چال میں۔ لہجہ میں۔ اور تحریر میں پنجابی اثر مطلق نہیں ہوتا۔ مگر ان کی اُردو عرب سے بجا کر آتی ہے۔ اور فارس کے راستے یہاں پہنچتی ہے۔ ہجو خوب لکھتے ہیں۔ ترجمہ کرنے میں ان کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ قادیانی ہوتے تو اپنی بے نظیر اور دل و دماغ پر نقش ہو جانے والی نظموں کو وحی اور الہام کہتے۔ ہندو ہوتے تو کسی بنیہ کو کنجوس نہ رہنے دیتے۔ انگریز ہوتے تو برٹش قوم کا شاہ خرچی سے دیوالہ نکال دیتے۔ قیامت کے دن اپنی پُراثر نعتوں کے سبب بخشے جائیں گے۔

بادشاہ اور ان کے ہندوستانی نائب

شہنشاہ جارج پنجم کا حلیہ

میانہ قد۔ اکہرا بدن۔ چہرہ پر ڈاڑھی۔ آنکھیں ایسی جیسے کٹورا۔ یا کھلا ہوا چنبیلی کا پھول۔ آواز گرجدار۔ مزاج ملنسار۔ بول چال دھیمی۔ رحم و مروت کی بولتی ہوئی تصویر۔ ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کے شہنشاہ ہیں جس کی مثال نہ پہلے کبھی دنیا کی تاریخ میں نظر آئی نہ اب ہے نہ آیندہ ہونی ممکن ہے۔ ان کی حکومت کے ارکین سب کام ان کے نام پر کرتے ہیں۔ اور دنیا کے بے علم سمجھتے ہیں کہ سارا اختیار شہنشاہ جارج کے ہاتھ میں ہے۔ حالانکہ سب اختیارات ارکین حکومت نے آپس میں بانٹ لئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر کے دادا جان ایک بڑے پلنگ پر دری چاندنی بچھائے گاؤ تکیے سے لگے بیٹھے ہیں اور ان کے چاروں طرف ان کے بیٹے پوتے جمع ہیں۔ ایک کہتا ہے ایک کروڑ کے ہوائی جہاز خرید لو۔ بادشاہ سلامت کا ارشاد ہے۔ دوسرا کہتا ہے فلاں قوم کے ہتھیار چھین لو۔ بادشاہ سلامت حکم دیتے ہیں۔ تیسرا کہتا ہے حضور جہاں پناہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہندوستان ابھی مکمل آزادی کے قابل نہیں ہوا ہے۔

بادشاہ سلامت سب کی باتیں سنتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ نہ میں نے ایک کروڑ روپے کے ہوائی جہاز خریدنے کیلئے کہا نہ میں نے کسی قوم کو ہتھیاروں سے محروم کرنے کا حکم دیا نہ میرا یہ خیال ہے کہ ہندوستانی آزادی کے لائق نہیں ہیں۔ مگر یہ میری اولاد کیسی گستاخ اور دلیر ہے کہ میرے ہی سامنے جھوٹ بولتی ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میری ساری رعایا آزاد ہو میری ساری رعایا آباد ہو۔ میری ساری رعایا خوشحال ہو۔ میری ساری رعایا امن پسند ہو۔ میری ساری رعایا عیش میں ہو۔ میں کچھ چاہتا ہوں یہ کچھ کہتے ہیں پھر بھی غنیمت ہے کہ انہوں نے مجھے گاؤ تکیے سے لگا کر بٹھا تو رکھا ہے۔

وائسرائے ہند کی صورت و سیرت

اللہ نے پیدا کیا ہے۔ آدمی ہیں۔ قوم کے انگریز۔ مذہب کے عیسائی لارڈ ولنگڈن نام ہندوستان میں برطانی تاج کے نائب یعنی وائسرائے ہیں میانہ قد کتابی چہرہ۔ آنکھیں روشن اور بڑی بڑی۔ رخسار پھولے ہوئے نہیں ہیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ مونچھیں قایم عمر بڑھاپے کی ہے۔ ہمت جوانوں کی ہے۔ دیکھنے میں پورے انگریز ہیں۔ ملنے جلنے اور برتاؤ میں ہندوستانی معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی ہنس مکھ ہیں ملنسار ہیں اور مشرقی عادات و خصائل اور ہندوستانی وضعداری ہر ادا سے ظاہر ہوتی ہے۔

مروت۔ رحمدلی۔ خندہ پیشانی سے ملنا ان کی عادت میں داخل ہے۔ بعض اوقات شبہ ہونے لگتا ہے کہ وائسرائے نہیں بلکہ کوئی پادری صاحب ہیں۔

دوستوں اور ملنے والوں کو کبھی نہیں بھولتے ان کی قدر کرتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں اور تکلیفوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اور جس سے جتنا تعلق ہے اس کے درجہ اور رتبہ کو بھولتے نہیں۔

عہدہ کے فرائض کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ جب ہندوستان میں آئے تو بڑا نازک زمانہ تھا۔ قدم قدم پر مشکلات تھیں۔ مگر ان کی قابلیت اور عملی مستعدی نے مشکلات کو بہت کم کر دیا پہلے حکومت کی موٹر جگہ جگہ رکتی تھی ان کی حکمت عملی نے سڑک درست کر دی موٹر چلنے لگی۔ گو ابھی اس کی رفتار میں اطمینان پیدا نہیں ہوا ہے۔ برٹش امپائر کی سیاسی پالیسی پر ان کو عمل کرنا پڑتا ہے۔ مگر ان کی ذاتی خوبیاں ہمیشہ حکومت کی مجبوریوں اور خشکیوں پر غالب رہتی ہیں۔ اپنے وطن میں نیک نام ہیں اپنی قوم میں محبوب ہیں۔ اور ہندوستان میں بس ایک حاکم ہیں۔

وائسرائے بیگم کی صورت و سیرت

انگریز عورتوں کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہیں۔ قوم انگریز مذہب عیسائی میانہ قد۔ سڈول جسم۔ پُر اثر آنکھیں۔ مغربی جمال کا چہرے پر کمال۔

تناسخ کی قائل نہیں ہیں۔ ورنہ کہا جاتا کہ ہند کے مشہور شہنشاہ جہانگیر کی نورجہاں بیگم نے انگلستان میں جا کر لیڈی ولنگڈن میں جنم لیا ہے وہی میاں بیوی کی باہمی محبت ہے۔ وہی مجلسی ایجادیں ہیں۔ وہی مردانہ عزم و ہمت ہے۔ جس نے نورجہاں کو شریک سلطنت بنا دیا تھا ہندوستانی سیاست کو خوب سمجھتی ہیں اور اس کی مشکلات کے سمندر کو اپنی بے مثل عقلمندی سے بے جہاز کے عبور کر لیتی ہیں۔

ہندوستان کے لیڈر اور والیان ریاست ان کی جہانداری کی لیاقتوں کو دیکھتے ہیں اور مانتے ہیں اور ہر مجلس میں ان کی حاکمانہ سمجھ کا چرچا رہتا ہے۔

ہندوستان کے ہر وائسرائے کی بیوی کو جو مقررہ مراسم ادا کرنی

پڑتی ہیں لیڈی ولنگڈن ان کو بھی ادا کرتی ہیں۔ اور ان کے علاوہ بھی ان کو امرائے ہند کے درجہ اور مرتبہ کی موافق ہر شخص کے ساتھ ایسا سلوک کرنا پڑتا ہے کہ جو ایک دفعہ ان سے مل لے اور بات کرے ہر شخص حسن اخلاق کا شیفتہ ہو جاتا ہے۔

شملہ پر مسیز گاندھی سے جو عمدہ برتاؤ لیڈی ممدوحہ نے کیا تھا اور جو اثر کانگریسی خواتین پر اس برتاؤ کا ہوا تھا وہ لیڈی ولنگڈن کی مجلسی خوبیوں کا سب سے بڑا ثبوت تھا۔ لیڈی کرزن حسن و صورت میں مشہور تھیں مگر لیڈی ولنگڈن صورت و سیرت کے دونوں کمال رکھتی ہیں۔ سیاسی جنگ کی کدورتیں دلوں میں نہ ہوتیں تو ہر ہندوستانی کے آئینہ دل میں ان کی صورت و سیرت ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی۔

چیف کمشنر دہلی

مسٹر جانسن نام ہے۔ قوم انگریز۔ مذہب عیسائی۔ وطن انگلستان میانہ قد۔ خوب مضبوط اور دوہرا بدن۔ چہرہ کتابی۔ ڈاڑھی مونچھ صاف نہایت مدبر اور صاف اور کھرے انگریز ہیں۔ لوگوں کو خوش کرنے کی بناوٹی باتیں نہیں کرتے۔ جب بولتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غصہ آرہا ہے۔

پہلے دہلی میں ڈپٹی کمشنر تھے۔ کئی دفعہ عارضی چیف کمشنر بھی رہ چکے ہیں۔ دہلی کو خوب جانتے ہیں۔ اور دہلی والے بھی ان کو خوب پہچانتے ہیں۔ پہلے یوپی میں عرصہ تک رہ چکے ہیں۔ مگر یوپی کی کاہلی اور نازک مزاجی ان میں نہیں ہے۔ سونے کی طرح بھاری بھرکم ہیں فولاد کی طرح سخت ہیں۔ اور انگریز کی طرح انگریز ہیں۔ یعنی ایک پکے اور سچے انگریز کی سب باتیں ان کے اندر موجود ہیں۔

ڈپٹی کمشنر دہلی

مسٹر لیئرڈ نام ہے۔ جسم اکہرا۔ قد لمبا۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ چہرہ گول قوم انگریز۔ مذہب عیسائی۔ وطن انگلستان۔ عرصہ سے دہلی میں ڈپٹی کمشنر ہیں۔ مزاج میں ہندوستانی انداز کی ملنساری ہے۔ انگریزوں کی طرح غیر مانوس رہنا نہیں چاہتے۔

اسواسطے ہندوستانی ان کے بہت جلدی گرویدہ ہو جاتے ہیں سمجھدار ہیں۔ کام میں مستعد ہیں۔ طبیعت میں ہمدردی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ رعایا کو آرام پہنچانے اور خطرات سے بچانے کے لئے خود تکلیف اٹھاتے اور خطرہ میں پڑ جاتے ہیں

مسٹر پول

دہلی کے دوسرے ڈپٹی کمشنر ہیں۔ لمبا قد ہے۔ قوم انگریز۔ مذہب عیسائی۔ وطن انگلستان۔ چہرہ کتابی۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ سیاسی مقدمات اکثر یہی کرتے ہیں۔ مزاج کے نرم ہیں۔ کام میں سخت اور مستعد ہیں۔ عرصہ سے دہلی میں رہتے ہیں اسلئے خصلت میں بہت سی ہندوستانی باتیں بھی آگئی ہیں۔ دہلی والوں میں مشہور بھی ہیں اور مقبول بھی ہیں۔

مسٹر الیسر

غالباً پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ میانہ قد۔ دبلا بدن۔ ڈاڑھی مونچھ صاف مذہب کے عیسائی۔ قوم کے ہندو۔ دہلی میں سٹی مجسٹریٹ ہیں قانونی اور انتظامی قابلیت بہت اچھی ہے۔ مزاج میں جھجک اور خوف نہیں ہے۔ اپنے فرض کو بے لوث ہو کر بے باکی سے ادا کرتے ہیں۔ طبیعت فلسفیانہ ہے۔ خدا پرستی اور رحمدلی سرشت میں ہے۔ اور ہمدردی کے فلسفہ کو خوب جانتے ہیں۔ پولس سے نہیں ڈرتے خدا سے ڈرتے ہیں۔

شیخ محمد رشید

پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ جوان عمر اچھی صورت۔ مضبوط جسم نئی دہلی کے مجسٹریٹ ہیں۔ جب سے دہلی میں آئے ہیں ان کے عمدہ کام کی ہر جگہ تعریف ہو رہی ہے۔ مزاج میں فرائض کا احساس بھی ہے۔ ملنساری بھی ہے اور گوشہ نشینی بھی ہے۔ وقت کی قدر کرتے ہیں۔ دہلی کے فروغ کا خیال رکھتے ہیں۔ اسلئے اہم مقدمات ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔

چودھری سر ظفر اللہ خاں

دراز قد۔ مضبوط اور بھاری جسم۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ گندمی رنگ۔ چوڑا چکلا چہرہ۔ فراخ چشم۔ فراخ عقل۔ فراخ علم۔ اور فراخ عمل۔ قوم مسلمان۔ عقیدہ قادیانی۔ چپ رہتے ہیں۔ اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں۔

سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم۔ وزیر ہند۔ اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مدّاح ہیں۔ اور ہندو لیڈر بھی باول ناخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے۔ اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ہر ہندو مسلمان اور ہر انگریز

نے چودہری سر ظفر اللہ خاں کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا۔ اور نئے زمانہ کے پیچیدہ پالیٹکس کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چودہری ظفر اللہ ہے۔ میاں سر فضل حسین قادیانی نہیں ہیں۔ مگر وہ اس قادیانی کو اپنا سیاسی فرزند اور سپوت بیٹا تصور کرتے ہیں۔ سر ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے +

میاں سر فضل حسین

دراز قد۔ دُبلا بدن۔ سانولا رنگ۔ تیز اور چمکدار آنکھیں۔ عمر پچاس سے زیادہ۔ بلند پیشانی۔ بہت دھیمی آواز سے بولتے ہیں۔ بات کرنے کے وقت گردن جھکا لیتے ہیں۔ کبھی مسکراتے ہیں۔ کبھی چہرہ کو خشک اور روکھا بنا لیتے ہیں۔ کبھی مخاطب کو دیکھتے ہیں۔ کبھی کسی اور چیز کی طرف متوجہ معلوم ہونے لگتے ہیں۔ لیکن گفتگو کے سلسلہ میں فرق نہیں آتا۔ خیالات ایک ہی مرکز پر جمع رہتے ہیں۔ پنجاب کے مسلمانوں میں ان سے زیادہ کوئی مسلمان دور اندیش اور صحیح رائے دینے والا نہیں ہے۔ اور سیاسی اور اقتصادی معاملات 17
میں تو مسٹر جناح کے بعد مسلمانان ہند میں بھی ان کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ مگر مسٹر جناح کے اندر موہنی نہیں ہے۔ یعنی وہ ہمسر اور ہم رتبہ اشخاص کو اپنے ساتھ جمع نہیں رکھ سکتے۔ اور میاں فضل حسین میں یہ کمال ہے کہ نرم اور گرم۔ عام و خاص۔ ذی علم و بے علم۔ ہر پارٹی کے لیڈر کو اپنا بنا لیتے ہیں اور اس کے لئے نہ لالچ دیتے ہیں۔ نہ کسی قسم کی توقع دلاتے ہیں۔ نہ جبر کرتے ہیں۔ نہ فریب دیتے ہیں۔ بلکہ ان کی خداداد قوت ارادی مقناطیس بن کر لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ مسٹر ہربلاس شاردا کی رائے ہے کہ میاں سر فضل حسین چاہیں تو آج تمام ہندوستان میں متحدہ قومیت قائم ہو سکتی ہے۔ اکثر علیل رہتے ہیں۔ وقت کی پابندی میں انگریز ہیں اور دور اندیشی میں انگریزوں سے بڑھ کر ہیں۔ ملک شناسی میں لارڈ ولنگڈن اور اُن کی گورنمنٹ سے بڑھے ہوئے ہیں۔ عدم تشدد میں گاندہی جی سے زیادہ حکمت والے ہیں۔ موتی نکالنے والا کوئی غوطہ خور ان کی برابر موتیوں کی تہہ تک نہیں جا سکتا۔ ہندوؤں میں متعصب مسلمان مشہور ہیں لیکن عقل کا کمال تعصب سے اونچا رہتا ہے۔ اس واسطے یہ ہر قسم کے تعصب سے اعلےٰ و برتر ہیں۔ البتہ بعض وقت دل ہی دل میں اپنی عقل پر تعلّی کرنے لگتے ہیں +

سیّد جعفری

نجم الدّین نام۔ جعفری لقب۔ قوم سیّد۔ پیشہ خدمتگزاری سرکار۔ عمر چالیس سال سے زیادہ۔ رنگ گندمی۔ جسم چوڑا چکلا۔ مضبوط۔ چہرہ گول اور رعب باوقار۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ کوئی پہلی دفعہ دیکھے تو کہے ٹرانسوال کی قوم کے بوئر جنرل کرو گر ہیں یا جنرل ڈیوٹ۔

انگریز سرکار کے عشق میں قیس عامری ہیں۔ فرق یہ ہے کہ قیس کو عشق بے نتیجہ نے لاغر کر دیا تھا اور یہ نتیجہ خیز عشق کے سبب فربہ ہو گئے ہیں۔ قدرت نے ان کو جسم عرض و طول مربع دیا ہے۔ اور جس رُخ سے دیکھو مساوی نظر آتا ہے۔ ایسے ہی دماغ اور دل میں یکسانیت ہے۔ سرکاری خدمت اور قومی و ملکی خدمت کے مقصد اور وزن کو برابر رکھتے ہیں۔ یعنی قوم و ملک کی بہبودی اور حاکم سرکار کی بھلائی کو یکساں ملحوظ رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ ہند کے محکمہ اطلاعات عامّہ کے ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل ہیں۔ سرکار کے کسی محکمہ کے احوال کو معلوم کرنا ہو تو ان سے پوچھ لو۔ بادلِ خواستہ یا ناخواستہ ان کو بتانا ہی پڑے گا کہ سرکار کے فلاں محکمہ نے یہ یہ کام کئے ہیں۔ ہندوستان کے ملکی اور غیر ملکی اخبارات پر بھی ان کو نظر رکھنی پڑتی ہے کہ سیدھے چلتے ہیں یا ٹیڑھے ہیں۔ نرم ہیں یا گرم۔ سرکش ہیں یا خوشامدی۔ انگریزی اور اُردو کے بہت اچھے انشا پرداز ہیں۔ خوب بولتے ہیں۔ خوب لکھتے ہیں۔ اُردو کو انگریزی لباس پہنا کر انگریزی زبان بنا دینا ان کو خوب آتا ہے۔ مگر میری تحریر کا انگریزی ترجمہ یہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے جو چاہتا ہوں لکھ ڈالتا ہوں اور جو دل میں آتا ہے کہہ دیتا ہوں۔

مسٹر جعفری کی معلومات عامّہ کی وسعت حیرت خیز ہے۔ وہ انگریز ہوتے تو کہتا انسائیکلوپیڈیا برطانیکا ہیں مگر اب تو کہنا پڑتا ہے کہ کئی جلدوں کی بھاری بھرکم موٹی کتاب تو ہے لیکن میڈ اِن انڈیا ہیں۔ یورپ میں چھپے نہ کسی یورپین پبلشر نے ان کو شائع کیا۔ آجکل ڈائرکٹر جنرل ہو گئے ہیں۔

مسٹر ایل۔ کے۔ حیدر } پبلک سروس کمیشن گورنمنٹ ہند کے اعلیٰ افسر ہیں مگر ہندوستان کا کوئی مسلمان ان کے طرز عمل سے خوش نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔

والیان ریاست اور ان کے قرابتدار

حضور نظام

میر عثمان علی نام۔ مذہب اسلام۔ نسب صدیقی۔ لقب نظام آصف جاہ ہفتم۔ عمر پچاس سال۔ قد چھوٹا۔ جسم اکہرا۔ چہرہ کتابی۔ رنگ گندمی۔ ڈاڑھی صاف۔ مونچھیں گنجان۔ آنکھیں بڑی۔ آواز بلند۔

ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے حکمران ہیں ایسی ریاست جس میں گزشتہ زمانہ میں چار بادشاہتیں قائم تھیں۔ اور اب وہ سب اعلیٰ حضرت حضور نظام کے زیر حکم ہیں مشرق کے بادشاہوں میں ان سے زیادہ عاقل۔ ان سے زیادہ مُدبّر (پالٹیشن) ان سے زیادہ کام کرنے والا۔ ان سے زیادہ جفاکش۔ ان سے زیادہ سادہ زندگی بسر کرنے والا ایک بادشاہ بھی نہیں ہے۔

دُنیا میں کسی ایک آدمی کے پاس اشرفیوں کی صورت میں اتنی دولت نہیں ہے جتنی اعلیٰ حضرت حضور نظام کے پاس ہے۔ اور موجودہ دُنیا میں کسی بادشاہ کی حکومت نے رفاہ عام وخاص کے کاموں میں اتنا روپیہ خرچ نہیں کیا جتنا میر عثمان علی آصف جاہ کے دور حکومت میں خرچ ہوا ہے۔ اور دُنیا کے کسی ملک نے ایک حکمران کی حکومت میں اتنی ترقی نہیں کی جتنی حیدرآباد دکن کی ریاست نے ان کے دَور میں ترقیاں کی ہیں۔ ہندوستان کی بڑی بڑی ریاستوں کے رئیسوں کی آمدنی سے زیادہ آمدنی رکھنے والے جاگیردار حضور نظام کے سامنے صبح چھ بجے سے بارہ بجے تک ہاتھ باندھے نظریں نیچی کئے کھڑے رہتے ہیں۔ جن میں صرف ایک پائگاہ کے جاگیرداروں کی جاگیر ایک کروڑ روپے سالانہ سے زیادہ ہے۔ حضور نظام بہت کم ہنستے ہیں۔ ان کی جسامت میں رُعب کی کوئی بات نہیں ہے مگر اُن کی صورت میں ایک قدرتی ہیبت ہے جس کی وجہ سے ہر شخص ان کے سامنے جاکر مرعوب ہو جاتا ہے۔ وہ بہت کم سوتے ہیں اور آج کا کام آج ہی ختم کر دیتے ہیں۔ وہ عموماً میز کے پاس کھڑے ہو کر کام کرتے ہیں اور اکثر پنسل سے لکھتے ہیں۔ ان کے حافظہ کی قوت بھی ہندوستان میں بے مثل ہے۔

ان کو مردم شناسی کی بہت بڑی مہارت ہے۔ ایک نظر میں انسان کی خصلت و خواہش کو پرکھ لیتے ہیں۔ ان کے خاندان کو عالمگیر اورنگ زیب سے حکومت ملی تھی اس لئے ان کے اندر اورنگزیب کی صفات بہت زیادہ ہیں۔ وہ اورنگزیب کی طرح ہر چیز کو شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی زبان کے ہر فقرہ اور تحریر کے ہر جملہ میں احتیاط اور دوراندیشی ہوتی ہے۔ وہ اگر ایک مقررہ حدود کی حکومت کے تاجدار نہ ہوتے اور ہندوستان کے ایک عام شہری ہوتے تو سارا ہندوستان انہی کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیتا۔ مگر عہد کی پابندیوں کے سبب ان کی دماغی دولت نہ خود ان کے ملک میں کام کر سکتی ہے نہ بیرون ملک میں۔ وہ اپنے ملک کی جزئیات سے اتنے واقف ہیں کہ آج تک نہ کوئی ایسا ہوا نہ ہو سکے گا۔ ان کے دل کی بات اور روپیہ جمع کرنے کے مقصد کو سوائے ان کے دوسرا دُنیا میں کوئی بھی نہیں جانتا۔

اعظم جاہ بہادر

خوش جمال۔ خوش خصال۔ خوش مقال۔ خوش دل۔ خوش وقت خنداں فرحاں۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ بڑی اور خوبصورت آنکھیں۔ گورا رنگ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ سلطنت آصفیہ کے ولی عہد اور سپہ سالار۔ صدیقی نسل۔ خوش عقیدہ۔ محنتی دلیر۔ اور رحم دل شہزادے۔

معظم جاہ بہادر

ولی عہد بہادر کے چھوٹے بھائی۔ میانہ قد۔ اکہرا بدن سانولی سلونی رنگت۔ بلند خیال۔ بلند ہمت۔ سیاسی تدبیر کے سمندر میں بڑے بڑے جہاز دوڑا سکتے ہیں۔ شعر بھی کہتے ہیں۔ خوش عقیدہ نوجوان ہیں۔

شہزادی درشہوار

لمبا قد۔ گورا رنگ۔ مصحفی چہرہ۔ نیلگوں آنکھیں۔ بہت کم بولتی ہیں بہت سنجیدہ اور متین ہیں سابق شہنشاہ ٹرکی کی بیٹی۔ موجودہ شاہ دکن کی بہو۔ آئندہ شاہ دکن کی بیوی اور ہونے والے شاہ دکن کی ماں۔ گویا شہنشاہ کی بیٹی۔ بادشاہ کی بہو۔ بادشاہ کی بیوی اور بادشاہ کی

ماں کی صفات ان میں جمع ہیں۔ جس کی نظیر تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ ولی عہد حضور نظام کی بیگم ہیں۔

شہزادی نیلوفر

شہزادے معظم جاہ بہادر کی بیگم۔ سابق شہنشاہ ترکی کی قریبی قرابت دار ہیں۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ پھول سے زیادہ گلبدن۔ نہایت شریف خصلت۔ شریف طبیعت اور اطاعت شوہر کا مکمل نمونہ جو ہر مسلمان عورت کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ عورتوں کی ترقی و اصلاح کے کاموں میں مصروف رہتی ہیں۔

مہاراجہ سرکشن پرشاد

شہنشاہ اکبر کے مشہور رتن راجہ ٹوڈرمل کی اولاد ہیں۔ کھتری نسل۔ میانہ قد۔ مضبوط جسم۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔ رنگ گندمی۔ چہرہ گول۔ باوقار۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ مونچھیں شاندار۔ آنکھیں بڑی۔ آواز میں گرج نہیں ہے۔ مگر صفائی اور زور ہے۔ صوفی مشرب ہیں۔ مسلمان فقراء کی محبت اور مسلمان حکمراں کی وفادار و خدمت کے سبب عمل میں مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت میں نہ ہندو ہیں نہ مسلمان بلکہ ایک اچھے انسان ہیں۔ مرحوم حضور نظام کے زمانہ میں سلطنت آصفیہ کے عرصہ دراز تک وزیر اعظم رہے۔ اور اب بھی کونسل باب حکومت کے صدر اعظم ہیں۔ اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کی حاضر و غائب خیر خواہی و خدمت گزاری ان کا مذہب ہے۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور ہندوستان کی اکثر زبانیں جانتے ہیں۔ قاری بھی ہیں۔ خوشنویس بھی ہیں۔ مصور اور شاعر بھی ہیں۔ پچھلے کسی جنم میں سخاوت حاتم نے انہی سے سیکھی ہوگی۔ صبح سے شام تک اتنا خرچ کرتے ہیں کہ روپیہ خرچ ہوتے ہوتے تھک جاتا ہے مگر یہ نہیں تھکتے۔ اسلامی تہذیب قدیم کا مکمل نمونہ ہیں۔ مروت و احسان کا بت ہیں۔ انکار کو حرام اور اقرار کو ثواب سمجھتے ہیں۔ ہندو مسلمان اور انگریز سب قومیں ان کی عاشق ہیں اور یہ بھی سب کے یکساں محب ہیں۔

سر اکبر حیدری

میانہ قد۔ دوہرا بدن۔ سانولا رنگ۔ گول چہرہ۔ سفید ڈاڑھی آواز نازک۔ مزاج نازک۔ عزم مضبوط۔ قوم مسلمان۔ فرقہ شیعہ۔ عقیدہ فقیر دوستی۔

بمبئی کے رہنے والے ہیں۔ فن حساب کے بہت بڑے ماہر ہیں۔ حیدرآباد دکن میں سالہا سال سے ملازم ہیں۔ پہلے ہوم سکرٹری تھے اب فینانس کے صدر المہام یعنی وزیر مالیات ہیں۔ اور بجٹ تیار کرنے میں بے مثل ہیں۔

ان کے حریف کہتے تھے وہ محض ایک محاسب ہیں۔ سیاست کو نہیں جانتے۔ مگر گول میز کانفرنس میں ان کی سیاسی عقل کے جوہر ایسے چمکے کہ تاج برطانیہ کے کوہ نور نے بھی ان کی دمک تسلیم کی۔ وہ تھوڑے وقت میں زیادہ کام کرنے کا ایسا ہنر جانتے ہیں جو ہندوستان میں بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ رات دن کام کرتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے ان کو کام کرنے کی مشین بنایا ہے۔ جس کے پرزے رات دن چلتے رہتے ہیں۔

معاشرت انگریزی ہے۔ دل اور خیال دیسی ہے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ تہجد پڑھتے ہیں۔ وظیفے پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ سالک و مجذوب فقراء سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے دل میں جذب کرنے کی صلاحیت زیادہ ہے۔ جس سے بدگمان ہو جائیں ہمیشہ بدگمان رہتے ہیں۔ جس سے نیک گمان ہو جائیں ہمیشہ نیک گمان رہتے ہیں۔ ظاہرداری کے برتاؤ کو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا دیسی ریاستوں کے اہل کار جانتے ہیں۔

سید محمد مہدی

سلطنت آصفیہ حیدرآباد کی صدارت عظمیٰ کے معتمد (سکرٹری) قوم مسلمان۔ نسب سید۔ فرقہ بازی سے آزاد۔ قد رعنا۔ سانولا سلونا رنگ۔ روشن اور بڑی بڑی آنکھیں۔ عمر جوان آواز میں وقار۔ مزاج بے لاگ۔ قوت ارادی ان کی ہر ادا میں پائی جاتی ہے۔ عزم۔ استقلال۔ تحمل۔ اور محنت ان کے وجود کے اربعہ عناصر ہیں۔ یعنی آتش کی طرح ان کے عزم میں حرارت ہے۔ اور ہوا کی طرح ان کے استقلال میں ہمہ گیری ہے۔ اور خاک کی طرح تحمل اور خاکساری رکھتے ہیں۔ اور پانی کی طرح رات دن محنت میں رواں دواں رہتے ہیں۔ کام کرنے کے اصول میں انگریز ہیں۔ یعنی وقت کے پابند اور رعایت و مروت سے آزاد رہتے ہیں۔ میل جول میں مسلمان ہیں۔ جس سے ملتے



مجاہد اعظم سلطان محمد غوری







سلطان شہاب الدین غوری
ہندوستان میں اسلامی حکومت
شروع کرنے والے







شہزادہ جواں بخت کے فرزند شہزادہ جمشید بخت مرحوم
جنکی رنگون (برما) میں بحالت قید وفات ہوئی





غازی محمد درشاہ شہید اپنے سب بھائیوں کے ساتھ

ہیں بے لوث ہو کر حضوری قلب سے ملتے ہیں۔ ظاہرداری کی بناوٹ کا دخل نہیں ہوتا۔ دوراندیشی میں ہندو ہیں۔ تعلقات کی کثرت کم کرنے میں بدھسٹ ہیں۔ سادگی و ہمدردی میں عیسائی ہیں۔ خلوت پسندی میں صوفی ہیں۔ حق پسندی میں مجذوب ہیں۔ اور صاف گوئی میں سالک ہیں۔ اپنے بچوں سے محبت کرنے والے باپ ہیں۔ اور اپنے بزرگوں کے سامنے ابتک بچے ہیں۔

ساری سلطنت کی مہمات کا بوجھ اُن کے آہنی قلم کی نوک پر ہے جو بظاہر نازک بدن ہے لیکن وہ ہمالہ کی طرح مضبوط ہے +

سید علمبردار حسین

گورا رنگ۔ دراز قد۔ دوہرا جسم۔ گول چہرہ۔ موزوں آنکھیں۔ جوان عمر۔

نواب محسن الملک بہادر مرحوم کے قریبی قرابت دار۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد یمین السلطنت صدر اعظم حیدرآباد کے پرائیوٹ سکریٹری۔ ہر وقت خوش اور بشاش۔ باوجود شیعہ ہونے کے دُنیا کے کسی کام میں تعصب نہیں کرتے۔ اور ہر کام کو بے خوف دلیری سے انجام دیتے ہیں۔ نئی تعلیم پر قابض ہونے کے باوجود قدیمی تہذیب کے قبضہ میں رہتے ہیں۔ اس لئے ملنسار ہیں اور دوسروں کے کام آتے ہیں۔ ہمدرد خلائق ہیں اور بے دردلوگوں سے بچتے ہیں۔

جس کے نوکر ہیں اس کے وفادار ہیں۔ اور اس کے اشارہ پر اس طرح متحرک ہوتے ہیں جیسے جرمن فوجی سپاہی۔ دوستوں کے دوست اور دشمنوں سے چشم پوش۔

ان کی سیرت کی بڑی خوبی محنت اور قوت برداشت ہے۔ سرکاری کام میں آٹھ رات دن مسلسل جاگتے رہے اور آٹھ دن کے بعد بھی برداشت کی قوت قابو میں تھی۔ اگر آدمی نہ ہوتے تو فرشتہ ہوتے۔ اور فرشتہ ہوتے تو عزرائیل نہ ہوتے +

تاجدار رام پور

نام سید رضا علی۔ نسب سید۔ قوم مسلمان۔ مشرب شیعہ عمر ۳۲ سال۔ قد چھوٹا۔ جسم موزوں۔ رنگ گندمی۔ آواز شیریں۔ دماغ بہت رسا۔ دل نہایت قوی۔ ارادہ بلند۔ مزاج شاہانہ۔ فوجی وردی میں دور سے نپولین معلوم ہوتے ہیں۔ یا شہنشاہ جاپان۔ علوم جدید و قدیم کے ماہر۔ مشرقی اور اسلامی تمدن کے ہندوستان میں سب سے بڑے حامی و سرپرست۔ طبیعت میں شاعرانہ نزاکت و نفاست ہے۔ ان کی بزم کئی صدی پہلے کی آراستہ و مرقع بزم معلوم ہوتی ہے۔ ان کی نظر بہت بلند اور وسیع ہے۔ مشرقی بادشاہوں کی طرح اپنی بلند نظری اور وسعت عزم سے شاہانہ کام کرتے ہیں۔

حکومت کے ہر جزو کل سے آگاہ۔ اور انتظامی معاملات میں بڑے مستعد اور جفاکش ہیں۔ حکومت کے ہر محکمہ کے کام کو خود دیکھتے ہیں۔ ان کی قوت فیصلہ بہت مضبوط ہے۔ اور جو لوگ رؤسائے ہند کی نسبت کہتے ہیں کہ رئیس ہمیشہ گومگو میں رہتے ہیں جلدی اور صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ہز ہائینس تاجدار رام پور کو دیکھیں۔ بڑے سے بڑے اہم معاملہ کو ایک منٹ میں سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے منٹ میں فیصلہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ فیصلہ ہمیشہ درست ہوتا ہے۔

جو حکم ان کی زبان سے نکلتا ہے پورا ہو کر رہتا ہے اور اسکی تعمیل و تکمیل کے لئے وہ خود ایک برقی مشین کی طرح کام کرتے رہتے ہیں۔ ایک بڑی سڑک بنانے کا حکم دیا کہ آٹھ روز میں تیار ہو جائے حالانکہ وہ آٹھ مہینے میں تیار ہونے کے لائق تھی۔ یہ حکم دیتے ہی انہوں نے محمود و تیمور کی طرح کام کی یلغار شروع کر دی۔ اور آٹھ دن مسلسل کام کراتے رہے اور خود اپنی ذات کا آرام ترک کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سڑک آٹھ روز میں تیار ہو گئی۔

اعلٰحضرت حضور نظام اور بڑے بڑے رئیس ہز ہائینس رام پور کی دماغی برتری اور عقلی فوقیت اور عملی مستعدی کے قائل و معترف ہیں۔

وہ ہر کام میں اس قدر تیز ہیں کہ ایک برقی مجسمہ معلوم ہوتے ہیں اور اُن کی مستعدی کی وجہ سے اُن کے سب وزراء اور عہدہ دار بھی ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔

رام پور۔ حیدرآباد۔ جے پور۔ جودھ پور وہ ریاستیں ہیں جن کا درجہ مغل سلطنت میں سب سے بلند تھا۔ اور برٹش گورنمنٹ میں بھی ان کا بڑا وقار و اقتدار ہے۔ اور موجودہ گورنمنٹ ہند بھی تاجدار رام پور کی اہلیت و قابلیت کو اکثر رؤسائے ہند سے زیادہ تسلیم کرتی ہے۔

ان کے دور حکومت میں عدالت کے محکمہ نے برطانی عدالتوں کی سی مکمل صورت اختیار کر لی ہے۔ اور مالی و فوجی انتظام بھی ان کے ہاں سب سے اچھا ہے۔ وہ بڑے باخبر ہیں اور ان کا حافظہ بہت زبردست ہے۔ اپنی حکومت کے ایسے حالات سے بھی

واقف رہتے ہیں جن کو بڑے بڑے حکمران بھی نہیں جانتے۔ مشرقی فنون (آرٹ)، کے وہ خوب ماہر ہیں۔ موسیقی اور فوجی کمالات کے بیمثل کامل ہیں۔ طبائع انسانی کے فہم میں ان کو فلسفیانہ قدرت حاصل ہے۔ اور مشرقی تاریخ اور اپنے اجداد کی تاریخ ان کو حفظ یاد ہے۔ وہ طلسم خانہ ہند میں ایک غیر معمولی شخصیت رکھتے ہیں۔ جس کی نظر سارے ملک میں نہیں ہے +

زیدی صاحب

میانہ قد۔ سانولے سلونے۔ جوان عمر۔ آنکھیں بڑی اور موثر۔ آواز باوقار۔ بیرسٹر ہیں۔ تعلیمات کے ماہر ہیں۔ ریاست رام پور میں چیف منسٹر تھے۔ گول میز کانفرنس میں بھی رام پور کی طرف سے گئے تھے۔ اب رام پور میں پولیٹکل منسٹر ہیں۔

قوم مسلمان۔ ذات سیّد جماعت شیعہ۔ مذہب خدمت خلق۔ خدمت ملک۔ خدمت مالک۔ جسم میں اُن کے سادات بارہ کا خون ہے جو شہنشاہ ہندوستان کے وزیر اعظم تھے۔ اور درحقیقت سلطنت کے سیاہ و سفید کے نقاش اعظم تھے۔

زیدی کی صورت انسانی۔ سیرت انسانی۔ اور سب خصلتیں انسانی ہیں۔ وہ ذاتی مفاد کو انسانی مفاد عامہ پر قربان کر دینے والے انسان ہیں۔ ان میں سادات کی سی ہمدردی و ملنساری۔ اور مسٹر چرچل کی سی مستقل مزاجی۔ اور سر سیموئیل ہور کی سی دور اندیشی۔ اور مالوی جی کی طرح معاملہ فہمی اور قوت برداشت ہے۔ ان میں اطاعت کا مادہ قرآنی تعلیم کی بموجب بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اپنے حاکم کے مطیع اور اپنے محکوم کو اطاعت سکھانے والے ہیں۔ گویا ڈسپلین کے عملی پرنید رہیں۔ دُنیا میں جو دماغی اور ذہنی تبدیلیاں ہو رہی ہیں انکو اس طرح سمجھتے ہیں یا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا قدرت نے ان کو اس کام کے لئے بنایا ہے +

نواب صاحب مانگرول

جہانگیر میاں نام۔ نواب صدیق الزماں قوم کا دیا ہوا خطاب۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔ قد میانہ۔ رنگ گورا۔ ڈاڑھی سفید مگر چھوٹی۔ آنکھیں بڑی۔ روشن۔ اور مؤثر۔ آواز صاف اور رسیلی۔ نسب شیخ صدیقی۔ مذہب اسلام۔

کاٹھیاواڑ میں سمندر کے کنارے۔ مندر سومنات کے قریب جوناگڑھ سے متصل ریاست مانگرول کے حکمراں ہیں۔ جس کی آمدنی چھ سات لاکھ روپے سالانہ سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر جتنا روپیہ پبلک ضروریات کے لئے انہوں نے اپنی جیب خاص سے خرچ کیا ہے اتنا ان کی برابر آمدنی رکھنے والی کسی ریاست نے نہیں کیا۔ یعنی اپنی جیب خاص سے ملک و قوم کی تعلیمی ضروریات کے لئے نو لاکھ روپے کے قریب وقف کئے ہیں۔ اور ان کی مدد سے سینکڑوں طلبا ہندوستان اور یورپ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اور خود ان کی ریاست میں بھی رعایا کے لئے زنانہ مردانہ تعلیم کا بساط سے زیادہ انتظام ہے۔ وہ سالہا سال سے علیل ہیں۔ اور جسمانی کمزوری کے سبب لکڑی کے سہارے چلتے ہیں۔ لیکن جفاکشی اور کام کی مستعدی ایسی ہے کہ ہر کام چاہے بڑا ہو یا چھوٹا سامنے آتے ہی طے ہو جاتا ہے۔ جس سے ان کی قوت فیصلہ کی بے مثل عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

خدا نے اُن کو بیٹے بیٹیاں۔ پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں۔ بہت دی ہیں اور ان میں ایک بھی غیر تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ سب کو قدیم و جدید تعلیم سے آراستہ کر دیا ہے۔ ان کی ایک لڑکی نے عرصہ تک ریاست مانا و در میں حکومت کی اور اب ان کے نواسہ کی وہاں حکومت ہے۔ ان کی لڑکیاں انگریزی زبان بے تکان بولتی ہیں۔ اگرچہ وہ سب اسلامی پردہ کی پابند ہیں۔ نواب صدیق الزماں بہت سادگی پسند اور کفایت شعار ہیں۔ ان کو کنجوس کہا جاتا ہے مگر ان کی ہر بات اور ہر کام اور ہر خرچ ایک اصول اور قاعدہ کے ماتحت ہوتا ہے اس لئے لوگ اپنی فضول خرچی کی عادت کے خلاف دیکھکر ان کو کنجوس کہتے ہیں۔ ان کے مزاج میں ضد بہت ہے۔ اور اس سے وہ بات کے پکے۔ وعدہ کے پختہ۔ اور ارادہ کے دھنی ہیں۔ وہ مذہب کے بڑے پابند ہیں۔ فرقہ بندی سے نفرت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی فضولیات کی اصلاح کے لئے رات دن کام کرتے رہتے ہیں۔ وہ حضرت عیسےؑ کو زندہ نہیں سمجھتے اور انہوں نے ایک بیت المال قائم کر کے ایک بڑی ضرورت کی عملی مثال قائم کی ہے۔ وہ ایک مسلمان کی طرح بھولے۔ اور ایک سپاہی کی طرح دلیر اور بات کے سچے۔ اور ایک رئیس کی طرح کبوتر پالنے کے شوقین ہیں۔ وہ بڑھئی بھی ہیں۔ لوہار بھی ہیں۔ اور ہر قسم کی مشینری کے ماہر بھی ہیں۔ اوقات کی تقسیم اور ہر کام کو مقررہ وقت پر کرنا ان کو یورپین کی برابری دلواتا ہے۔ وہ توہم پرست نہیں ہیں بلکہ توہم پرستی کے دشمن ہیں۔ وہ قومی کام

کرنے والوں کی امداد میں ہندوستان کے ہر رئیس سے زیادہ فیاض ہیں۔ وہ اخبارات کو روزانہ پابندی سے سنتے ہیں اور ملک کی اور دنیا کی ہر خبر سے واقف رہتے ہیں۔

ان کی ریاست جوناگڈھ کی برابر ہوتی تو ہندوستان کے ہر صوبہ میں ایک قومی یونیورسٹی اپنے خرچ سے بنا دیتے اور جوناگڈھ کی طرح کتوں میں روپیہ برباد نہ کرتے۔

سلطان چترال

صاحبقران امیر تیمور گورگان کی یکتا یادگار ہیں۔ ہندوستان میں مغلوں کی بس تین ریاستیں ہیں۔ ایک لہارو۔ دوسری کھمبایت۔ تیسری چترال۔ مگر لوہارو اور کھمبایت کے رئیس تیموری نہیں ایرانی مغل ہیں۔ اس واسطے صرف سلطان چترال ہی ساری دنیا میں تیموری حکومت کی واحد یادگار ہیں اور تیموریت کی ہر شان ان میں موجود ہے۔ نام شجاع الملک۔ انگریزی خطاب سر۔ قومی لقب سلطان۔ عوام کا مروجہ لقب مہتر (یعنی سردار وافسر) قوم مغل۔ مذہب سنی مسلمان۔ گورا رنگ۔ میانہ قد۔ گول چہرہ۔ سیاہ خوبصورت ڈاڑھی۔ روشن اور بڑی اور جادو نظر شاہانہ وقار رکھنے والی آنکھیں۔ جو صورت دیکھتا ہے فرشتہ اور ولی کہنے لگتا ہے۔ نماز روزہ اور سب احکام شریعت کے پکے پابند ہیں۔ کوہستان کے تاجدار ہیں۔ جہاں قدرت نے کروڑوں روپے کی بکثرت کانیں پیدا کی ہیں۔ نام بھی شجاع اور دل بھی شجاع۔ بہت علم دوست اور تعلیم قدیم وجدید کے ماہر وقدردان ہیں۔ فارسی بولتے ہیں مگر اردو خوب پڑھ سکتے ہیں۔ ہندوستانی اخباروں کا مطالعہ پابندی سے کرتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ ان کی فوجی عظمت اور بے مثل اثر ورسوخ کے سبب ان کی بہت عزت کرتی ہے۔ خدا کے دربار میں بھی مقبول ہیں حج کر چکے ہیں۔

مہاراجہ پٹیالہ

سکھ حکومت کے سب سے بڑے حکمراں۔ پھول خاندان کے چمن میں سب سے اچھے پھول۔ قد پورا۔ جسم مضبوط اور دوہرا۔ چہرہ کتابی۔ رنگ گندمی۔ آنکھیں بڑی اور ایسی کٹیلی رسیلی۔ کہ آنکھوں والے اُن کو دیکھیں تو نرگس کی طرح حیران رہ جائیں۔ پیشانی چوڑی جس پر شوکت واقبال کے نشان درخشاں۔ ڈاڑھی اور سر کے بال نہایت نرم اور خوشنما۔ آواز میں شاہانہ گرج اور راثر۔ کانوں میں مندرے پڑے ہوئے۔ چوڑا سینہ بشیر کی سی کلائی۔ جب کسی کی طرف مخاطب ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کی موہنی سامنے والے کو موہ لیتی ہے۔ شاہان قدیم کا سا فیاض دل۔ جو اتنا بڑا ہے کہ قارون کا خزانہ سامنے آئے تو ایک منٹ میں ختم کر دیں۔ پنجاب کی ایک بڑی حکومت کے تاجدار ہیں۔ سیاسی تدبر بہت اعلےٰ ہے۔ رؤسائے ہند کی جماعت کے صدر رہ چکے ہیں اور ان کی صدارت کے ایام آج تک شاہانہ دور کی طرح لوگوں کو یاد آتے ہیں۔ ان کے مزاج میں عیاشی اور مسلمانوں سے تعصب بہت زیادہ ہے۔ مسلمانوں کے جتنے بڑے بڑے خاندان انکی ریاست میں تھے سب کو نیست ونابود کر دیا۔ مسلمان کی صورت سے نفرت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک قدیمی شاہی مسجد جو انکی ریاست کے شہر سرہند میں تھی اُس پر قبضہ کرکے اُسمیں گدھے باندھ دیئے ہیں تاکہ اسلام کی اور مسلمانوں کی توہین سے انکا کلیجہ ٹھنڈا ہو۔

نواب قاضی سر عزیز الدین احمد

میانہ قد۔ دُبلا بدن۔ چہرہ لارڈ ولنگٹن کا سا۔ رنگ گندمی۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ ناک بہت بلند۔ ڈاڑھی مُنڈی ہوئی۔ مونچھیں بڑی اور سفید۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔

سارے یو۔پی کی عقل اور ذہانت قدرت نے ان کے دماغ میں بھر دی ہے۔ قدیمی عقل بھی ہے اور نئے زمانہ کی سمجھ بھی ہے۔ ہندوستانی سیاست کے بھی پورے ماہر ہیں اور انگریزی سیاست کو بھی خوب جانتے ہیں۔ پُرانے مسلمانوں کی وضعداری کا مکمل نمونہ ہیں۔ جس سے جو وضع میل جول کی اختیار کرتے ہیں۔ ہر حال میں اُس کو نباہتے ہیں۔ عرب کے حاتم سے زیادہ سخی ہیں۔ چُھپکر خیرات کرتے ہیں اور خبر نہیں کتنے خاندان ان کی مدد سے پلتے ہیں۔ اور کتنے نوجوان تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کئی ریاستوں کی وزارت کر چکے ہیں۔ آج کل دتیا ریاست کے وزیر اعظم ہیں اور دتیا کو ان کی وجہ سے چار چاند نہیں آٹھ چاند لگ گئے ہیں۔

بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ اردو اور انگریزی کے بہت ماہر مضمون نگار ہیں۔ اگر وزیر اعظم نہ ہوتے تو کسی سرکار پسند اخبار کے ایڈیٹر ہوتے۔ بڑھاپے میں جوانوں سے زیادہ ہمت وستعدی سے کام کرتے ہیں۔ انگریزوں میں ایک انگریز بھی ان کی دوستی سے محروم نہیں ہے اگر وہ کبھی ہندوستان میں آیا ہو۔ انگریزدانی میں ان کی برابر ہند میں دوسرا

قلمی چہرے

از حسین بن حسن نظامی

کوئی نہیں ہے - انگریز بھی ان کی بے حد قدر کرتے ہیں -

سر میرزا اسمٰعیل

ایرانی مُغل - شیعہ مذہب - ریاست میسور کے وزیر اعظم - خوب گورا رنگ - دُبلا بدن - ایرانی چہرہ - آنکھیں بڑی - کام میں انگریز - نام میں ہندوستانی مسلمان - عمر جوان - تجربہ کار - ملنسار

اپنے مہاراج کی رعایا کے ہمدرد - ہندوستان کی عزت ... خاص گاندھی جی جیسے لیڈر بھی انکے مسخر ہو جاتے ہیں - صنعت و حرفت کی ترقی کے دل دادہ ہیں ان کے زمانہ میں میسور نے صنعتی عروج حاصل کیا ہے - کسی فرقہ کے طرفدار نہیں ہیں - ہر ذی علم اور ذی عمل کی خدمت ان کا دین وایمان ہے -

انگریزی - فارسی - اُردو زبانوں کے علاوہ میسوری زبان بھی بے تکان بولتے ہیں - مہاراجہ میسور ان پر بہت اعتماد کرتے ہیں - اور ہندو عہدہ دار اور میسور کی ہندو رعایا بھی ان سے بہت خوش ہے - میسور کے مسلمانوں کی ترقی کا بھی ہمیشہ خیال رکھتے ہیں - اور نہایت عقلمندی سے دونوں قوموں سے برتاؤ کرتے ہیں اور دونوں ان سے خوش ہیں -

نواب سر امیر الدین احمد

میانہ قد - دوہرا بدن - گورا رنگ - بڑی بڑی آنکھیں ایسی جیسے کنول کے پھول - ان میں سُرخی کے ڈورے ایسے جیسے گلاب کی پتیوں کی رگیں - سفید لمبی ڈاڑھی - مغلئی تاج کے نمونہ کی ٹوپی جو ان کے تمام خاندان کی ممتاز کلاہ ہے اوڑھتے ہیں - آواز میں گرج ہے بوڑھے ہیں لیکن آواز میں شباب کی شان ہے -

علم مجلسی کے علامہ ہیں - مغلئی تہذیب کا آخری اور مکمل نمونہ ہیں - سب والیان ریاست بڑے ہوں یا چھوٹے ان کی عزت کرتے ہیں - اور ان کو اپنا بزرگ مانتے ہیں - وضعداری اور حسن اخلاق مشرقی کا مجسمہ ہیں - ان کی باتیں جس مجلس میں ہوں وہ مجلس شاہجہاں اور محمد شاہ کی نشست گاہ معلوم ہوتی ہے -

قدیمی اُمراء کے سب اوصاف ان میں موجود ہیں - دوسروں کے کام آنا اور اثر و رسوخ کو دوسروں کی مدد میں خرچ کرنا ان کی عادت و خصلت ہے - کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے -

انگریزوں میں بھی ان کی بڑی عزت ہے - توپوں کی سلامی ہے - اور ان کی ہر بات مان لی جاتی ہے - جب قدیمی طرز کا مغلئی لباس اور مغلئی ٹوپی پہن کر والیان ریاست کے مجمع میں کھڑے ہوتے ہیں تو سب سے نمایاں اور سب میں درخشاں نظر آتے ہیں -

حد شرع کے اندر رہ کر عقد کرنا اُمرائے قدیم کی ایک وضع تھی - یہ بھی اسی پر عمل کرتے ہیں - اور ستر برس کی عمر میں بھی ان کے عقد کی خبریں سُنی جاتی ہیں +

سر سکندر حیات خاں

نواب اور سر - اور سکندر - اور پھر اس کے ساتھ حیات بھی شامل ہے - لمبا قد - دبلا بدن - گندمی رنگ - کتابی چہرہ - ڈاڑھی صاف - پنجابی لباس - مذہب اسلام - قوم مسلمان فقیر دوست - چشتی نظامی مشرب -

کم بولتے ہیں - خشک مزاج - اور مغرور - اور بے نیاز اور بے پروا معلوم ہوتے ہیں - مگر نہ مزاج میں خشکی ہے - نہ تکبر ہے - نہ دوسروں سے بے پروائی اور بے نیازی ہے - عادت ہی کم بولنے اور چپ رہنے کی ہے -

پنجاب کے قایم مقام گورنر رہ چکے ہیں - ان کے دادا فوجی افسر تھے - ایک انگریز کی جاں نثاری کے صلہ میں اس خاندان کو عروج ہوا - انگریز نے مرتے وقت ایک پتھر پر اپنے خون سے ان کے دادا کی وفاداری اور جاں نثاری کا حال لکھا تھا - جب سے ان کی تقدیر انگریز سرکار کے ساتھ شریک ہو گئی ہے - خدا کے آگے سر جھکانے والے نیک مسلمان ہیں اور برٹش آئین و مراسم کی موافق حکومت کرنی جانتے ہیں - یعنی انگریزی داں ہیں - انگریز داں ہیں - اور انگریزوں کی ہر ادا کو جانتے پہچانتے ہیں - میں انگریز ہوتا تو ان کو وائسرائے بنا دیتا اور اپنی سوسائٹی سے کہتا کہ دیکھو میری حکمت کہ نام ایک ہندوستانی کا ہے - مگر کام میری قوم کا ہو رہا ہے -

سر سکندر حیات ہندوستانیت اور انگریزیت دونوں کے ماہر ہیں - آج کل ریزرو بنک کے گورنر ہیں -

ان کے ایک بھائی نواب سر لیاقت حیات خاں ریاست پٹیالہ میں وزیر اعظم تھے جن کی نسبت سنا ہے کہ مسلمانوں سے نفرت کرنے والے مہاراجہ نے ان کو الگ کر دیا ہے -

لیڈران ملک

گاندھی جی کی صورت و سیرت

دبلا پتلا آدمی جیسا مجنوں۔ عشق انسانی نے قیس بنادیا ہے۔ آزادی و راحت انسان و ہندوستان اس مجنوں کی لیلےٰ ہے۔ میانہ قد۔ گول چہرہ بڑے بڑے کان۔ دانت ٹوٹے ہوئے۔ آواز بلند۔ جسم بڈھا۔ دل جوان خیال بچہ۔ ارادہ ہمالہ پہاڑ۔ عمل گنگا دریا کی طرح صاف شفاف۔ قوم ہندو۔ مذہب حق و رحم و عدل۔ ذات بنیہ۔ پیشہ دوسروں کے لئے برت (روزہ) رکھنا۔

خیالات بچوں کے سے یوں ہیں کہ بچے آپس میں لڑ کر جلدی ملاپ کر لیتے ہیں اور کینہ دل میں نہیں رکھتے۔ اور یہ بھی اسی خیال کے ہیں۔

وہ ہندو قوم کے دوست ہیں اور باقی کسی قوم کے دشمن نہیں ہیں۔ ان کو سیاسی چالیں نہیں آتیں مگر سیاسی چالوں کو مغلوب کرنا آتا ہے کسی زمانہ میں ان سے زیادہ اور کسی آدمی کو ایسی شہرت نصیب نہیں تھی۔ قدرت نے ان کو اپنے حق و عدل کے اعلان کیلئے مجسم پوسٹر بنادیا ہے اور ہندو قوم کی خوش نصیبی سے وہ اس کے ہاں پیدا ہوگئے ہیں۔ وہ امریکہ کے لئے ایک عجیب آدمی ہیں۔ انگلستان کے لئے ملیریا بخار ہیں۔ ہندوستان کیلئے ناکام لیڈر ہیں۔ اور جیلخانہ کے لئے نامرغوب قیدی ہیں کیونکہ جس جیل میں جاتے ہیں جیل کے عملہ کو رات دن ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ اور پھر سارے ملک کی طعنہ آمیز باتیں سننی پڑتی ہیں

ان کی بیوی ایک ایسی عورت ہیں جن کے جسم کے ہر حصہ پر جلی قلم سے لکھا نظر آتا ہے کہ "ہندوستان کی عورتیں ایسی نیک ہوتی ہیں"

گاندھی جی کی جیب عمر عیار کی زنبیل ہے کہ بڑے بڑے موٹے موٹے آدمی ان کی جیب میں آجاتے ہیں۔ اور وہ خود بھی چھوٹی سے چھوٹی جیب کے اندر سما جاتے ہیں۔

ہندو ان کو اوتار سمجھتے ہیں۔ وہ اوتار ہوں یا نہ ہوں اوتاروں کی خوبیاں ان میں ضرور ہیں مگر آجکل روپے کی محبت میں گرفتار ہوگئے ہیں

مسٹر جناح کی صورت و سیرت

ایسے دُبلے جیسے شوکت علی صاحب کی انگریز بیوی کی نازک انگلیاں۔ گورا گورا میانہ قد۔ عمر پختہ۔ ارادہ پختہ۔ رائے پختہ۔ کم بولتے ہیں مگر باون تولہ پاؤ رتی کی کھری اور اصلی بات کہتے ہیں۔

محمد علی جناح نام ہے۔ قوم خوجہ مسلمان۔ مذہب شیعہ سکونت بمبئی پیشہ بیرسٹری۔ جناح نام کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی جنیا لکھتا ہے کوئی جنا لکھ ڈالتا ہے۔ حالانکہ صحیح لفظ جناح ہے۔ حضرت امام حسینؑ کے گھوڑے کا نام ذوالجناح تھا۔ ماں باپ نے اسی مناسبت سے جناح نام رکھا کہ امام کی برکت حاصل ہو۔

ان کی سیاسی سمجھ مسلمان قوم میں سب سے زیادہ ہے۔ ان کے ہم نام محمد علی مرحوم اس گہری بات کو جانتے تھے۔ اس لئے اپنے دور میں محمد علی جناح کے میدان میں نمایاں ہونے کی مزاحمت کرتے تھے مگر ان کے جوہر نے ان کو ان کی زندگی ہی میں نمایاں کر دیا تھا۔ اور انکے چودہ نکات مرحوم نے بھی قبول کر لئے تھے۔

مسٹر جناح کا دوسرا نام "چودہ نکات" ہے امریکہ کے سابق صدر مسٹر ولسن کے نکات جنگ یورپ میں مشہور ہوئے تھے ان کے چودہ نکات جنگ ہند میں ہر ہندو مسلمان کی زبان پر ہیں۔

مزاج بہت سنجیدہ ہے عقل بہت برگزیدہ ہے۔ عوام کی ذہنیت کے دریا میں کشتی چلانی جانتے ہیں۔ اس لئے قومی ناخدا بھی ان کو کہا جاسکتا ہے۔ مگر انگریزی معاشرت رکھتے ہیں اس لئے ناخدا نہیں قومی جہاز کے کپتان ہیں۔ ١٧٧

مولنا ابوالکلام انگریزی جانتے ہوتے تو مسٹر جناح ہوتے اور مسٹر جناح عربی اردو جانتے ہوتے تو مولانا ابوالکلام ہوتے۔ ان کے بزرگ سر آغاخاں کے سلسلہ میں تھے مگر یہ والد کے وقت اثنا عشری ہوگئے ہیں۔ مسلمان قوم میں جو سیاسی تفرقہ ہے وہ جبھی دور ہوگی کہ ساری مسلم قوم مسٹر جناح کو اپنا واحد ڈکٹیٹر تسلیم کرلے۔

سر عبدالقادر

میانہ قد۔ مضبوط جسم۔ گندمی رنگ۔ عمر پچاس سے زیادہ مگر چالیس سال کے معلوم ہوتے ہیں۔

ہائی کورٹ لاہور کے جج ہیں۔ پہلے اخبار نویسی کرتے تھے۔ لاہور کے اخبار آبزرور کے اور مخزن کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ قدرت نے ان کو ہنس مکھ بنایا ہے۔ اور ان کی ہر بات میں ایک لطیفہ ہوتا ہے۔ جو متانت اور سنجیدگی کے لباس سے برہنہ نہیں ہونے پاتا۔

وہ اُردو زبان کے بہت بڑے محسن ہیں۔ اور پنجاب میں جس قدر اُردو کی ترقی ہوئی ہے اس کے روح رواں یہی

ہیں۔ اور انہی نے ہندو مسلمانوں کو ترقی اُردو کی علمی شاہراہ بتائی تھی۔ آجکل انڈیا آفس لندن میں افسر ہیں۔

سوشل تعلقات میں دو سو برس پہلے کے مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ بہت ملنسار۔ اور دوستوں کو یاد رکھنے والے اور دوستوں کے کام آنے والے ہیں۔ تقریر و تحریر کے محاسن خاص رکھتے ہیں۔ پنجابی محاوروں سے پاک و صاف زبان لکھتے اور بولتے ہیں۔ ان کے دوست زیادہ ہیں۔ اور دشمن شاید کوئی نہیں ہے۔ جوان کے عمدہ رکھ رکھاؤ کی بڑی دلیل ہے ✤

سر محمدؐ اقبال

سرو قد۔ گندمی رنگ۔ پُر تمکنت چہرہ۔ ڈاڑھی صاف۔ شاعر بھی ہیں۔ نثر نویس بھی ہیں۔ بیرسٹر بھی ہیں۔ سر بھی ہیں۔ لیڈر بھی ہیں اور پیر صاحب اقبال بھی ہیں۔ آنکھیں ایسی نشیلی کہ ایک آنکھ میں حافظ کا میکدہ ہے تو دوسری آنکھ میں عمر خیام کا خمخانہ۔ جسم پنجابی۔ دماغ فلسفی۔ خیال صوفی۔ دل مسلمان پہلے شاعر بنے۔ پھر بیرسٹر ہوئے۔ اور اب لیڈر ہیں۔ انگریزی زبان پر پورا قابو رکھتے ہیں۔ لیکن انگریزیت کے قابو میں نہیں آتے۔ انگریز ان کو سمجھتا ہے۔ اور انگریز کو یہ سمجھتے ہیں۔ اگر انگریز کو سمجھنا نہ جانتے تو نہ سر بنتے اور نہ گول میز کانفرنس میں نظر آتے۔ عربی بھی جانتے ہیں۔ اور فارسی بھی جانتے ہیں۔ فارسی اتنی اچھی جانتے ہیں کہ اگر خاقانی اور انوری کے زمانہ میں ہوتے تو دوسرے خاقانی اور انوری مانے جاتے۔ مسلک حق پسندی۔ پیشہ علمی خدمت۔ مذہب مسلمانوں کی ہمدردی۔ مزاج میں سنجیدگی۔ متانت۔ اور استقلال۔ یعنی شاعر ہونے کے باوجود شاعرانہ تلوّن مزاجی نہیں ہے۔ دوسرے شاعروں کی طرح ان کی شاعری بھی عشق باز ہے۔ لیکن ان کی شاعری کو گل و بلبل سے عشق نہیں ہے۔ ان کی شاعری کو قوم اور وطن سے عشق کرنے میں لطف آتا ہے۔ انگریز کی نظر میں پسندیدہ ہیں۔ مسلمان کی نظر میں محبوب ہیں۔ ہندو کی نظر میں اپنی صاف بیانی کی وجہ سے غیر مرغوب ہیں۔ ان کی شاعرانہ قابلیت کو سوتی ہوئی قوم کو جگانا خوب آتا ہے۔ اگر یہ پیدا نہ ہوتے تو حالی کی شاعری کے گلشن میں کبھی بہار نہ آتی ✤

ڈاکٹر انصاری

میانہ قد۔ دوہرا جسم۔ گول چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ سفید مونچھیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ غازی پور یو۔ پی کے رہنے والے ہیں۔ لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں

چونکہ اُن صحابہؓ کی اولاد میں ہیں جو مدینہ میں رہتے تھے۔ اور رسولؐ اللہ کی ہجرت کے وقت مدد کی تھی اور انصار کہلاتے تھے۔ لہذا اُن کی نسل میں ہونے کے سبب انصاری کہلاتے ہیں۔ مختار احمد نام ہے۔ قوم عرب۔ مذہب اسلام۔ پیشہ ڈاکٹری خیال انگریزی۔ عمل دیسی۔ بہت آہستہ بولتے ہیں۔ سنجیدگی اور کم سخنی کے بازوؤں پر ہاتھ رکھکر زندگی کا راستہ چلتے ہیں۔ یورپ میں اعلےٰ اعلےٰ ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ ترکوں سے بلقان کی لڑائی ہوئی تو ایک طبی مشن لیکر زخمیوں کی امداد کے لئے ترکی میں گئے۔ قدرت نے ان کو چہرہ بھی ترکوں کا سا دیا ہے۔ اپنے ہم پیشہ لوگوں کے چیز خواہ ہیں۔ دوسروں کو آگے بڑھا کر خوش ہوتے ہیں۔ یونانی اطباء کی طرح ہم پیشہ کے حریف نہیں ہیں۔ ان کا دسترخوان تیرہ سو برس کے بعد بھی عربوں کا دسترخوان ہے۔ ہر قوم کے عورت مرد ان کے دسترخوان پر جمع رہتے ہیں۔ ہندو قوم کے مشہور لیڈر گاندھی جی باوجود ان کے مسلمان ہونیکے اب انہی کے مسافر خانہ میں ٹھہرتے ہیں۔ اور دہلی والے بھی ان کے گھر کو اپنا گھر بنانے کے لئے بعض اوقات مسافر بن جاتے ہیں۔ مخلص ہیں۔ بے ریا ہیں۔ دور اندیش ہیں۔ محتاط ہیں۔ اور اپنے ملک سے محبت کرنی جانتے ہیں ✤

میرزا محمود احمد

دراز قد۔ دراز ریش۔ گندمی رنگ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ ذات مغل۔ پیشہ امامت اور مسیح موعود کی خلافت۔ اور تقریر و تحریر کے ذریعہ قادیانی جماعت کی پیشوائی۔

پنجاب کے قصبہ قادیان میں رہتے ہیں۔ ان کے والد نے دعوےٰ کیا تھا کہ وہ امام مہدیؑ ہیں۔ اور حضرت عیسےٰؑ بھی ہیں۔ اور سری کرشن بھی ہیں۔ اب یہ اپنے والد کے قایم مقام اور خلیفہ ہیں۔

آواز بلند اور مضبوط ہے۔ عقل دور اندیش اور ہمہ گیر ہے۔ کئی بیویوں کے شوہر۔ اور کئی بچوں کے باپ۔ اور کثیر التعداد انسانوں کے رہنما ہیں۔

اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مگر بیماریاں ان کی علمی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیاں

میں اطمینان کے ساتھ کام کرکے اپنی مغلئی جواں مردی کو ثابت کردیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں۔ اور مذہبی عقل اور فہم میں بھی قوی ہیں۔ اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں +

مولانا ابوالکلام آزاد

سروقد۔ دہرابدن۔ ایرانی وضع کی بڑی آنکھیں۔ کتابی چہرہ چھوٹی داڑھی۔ آواز مہین اور بلند۔ مزاج میں تمکنت اور وقار۔ طبیعت میں شوخی و ظرافت۔

دہلی کے رہنے والے ہیں۔ قوم سید۔ پیشہ آزادی و بے نیازی۔ حافظہ کی قوت بے مثال ہے۔ تصور کی طاقت چیونٹی کی ناک اور چیل کی آنکھ سے بڑھی ہوئی ہے۔ تقریر و تحریر کے خود مختار بادشاہ ہیں۔ نازک مزاجی میں تاناشاہ۔ اور سیاست دانی میں ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ ہیں۔ بیرون ہند کے مسلمانوں میں بھی مقبول ہیں۔ ظاہرداری اور نمود سے بیزار ہیں۔ اگرچہ لیڈروں کے عروج اور ذرائع شہرت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں میں گاندھی جی ہو سکتے تو ابوالکلام ہوتے اور مالوی جی ہو سکتے تو ابوالکلام ہوتے۔

قرآن مجید پر ایسا عبور ہے اور اس کے مقاصد کو اتنا سمجھتے ہیں کہ مصر و شام کے علمائے جدید بھی نہیں سمجھتے۔

اگر ان کو ہندوستان کا بادشاہ بنادیا جائے تو ایک دن کم بارہ مہینے سوتے رہیں صرف ایک دن بیدار ہوکر کام کریں۔ کیونکہ یہ کسی کام کو جلدی کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ یہ عمدہ خیال اور عمدہ تجویزیں پیدا کرسکتے ہیں۔ تاکہ دوسرے اس پر عمل کریں کیونکہ وہ ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جبکہ ریاکار اور نمودکار لیڈروں کی کثرت ہے جن میں نہ سمجھ ہے نہ عمل ہے۔ نہ علم ہے۔ ایسے لیڈروں کے ساتھ ان کو کام کرنا پڑتا ہے اور اپنی فطری آزادخیالی اور آزادحالی کے سبب ان کے ساتھ عمل نہیں کرسکتے +

مالوی جی

مدن موہن نام۔ مالوی لقب۔ الہ آباد وطن۔ ذات برہمن۔ قوم ہندو۔ پیشہ وکالت۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔ دبلا بدن۔ میانہ قد۔ سانولا سلونا رنگ۔ آنکھیں روشن۔ بڑی اور موثر۔ آواز صاف اور بلند۔ ان کے بزرگ مالوہ سے الہ آباد میں آئے ہوں گے اس لئے مالوی مشہور ہیں۔ ذات میں اصل نسل برہمن۔ پہلے انگریزی کچہریوں کے وکیل تھے۔ مقدمے لڑاتے تھے۔ اب ہندو قوم۔ ہندو مذہب۔ ہندو سیاست۔ ہندو معاشرت۔ ہندو زبان۔ ہندو تاریخ۔ ہندو تہذیب کے وکیل اعظم ہیں۔

مالوی جی کی برابر ہندو قوم میں آجکل کوئی دوراندیش لیڈر نہیں ہے۔ وہ دس بیس برس نہیں سو دو سو برس نہیں ہزاروں برس آئندہ کی باتوں کو سوچتے ہیں اور پہلے سے بندوبست کرتے ہیں۔

دنیا گاندھی جی کو ہندو قوم کا سب سے بڑا آدمی کہتی ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ گاندھی جی محض نیک نیتی اور صداقت کی ثابت قدمی کے سبب ہندو قوم کے سب سے بڑے آدمی ہیں۔ مگر مالوی جی جیسے عظیم الشان کام انہوں نے ہندو قوم کے لئے نہیں کئے۔ وہ ہندو یونیورسٹی کے بانی ہیں۔ وہ ہندی زبان کے جنم داتا ہیں۔ وہ ہندوؤں میں ہر قسم کی زندگی پیدا کرنے والے عام و خاص کے محبوب لیڈر ہیں۔

ان کا کمال یہ ہے کہ کسی قوم کے خلاف یا کسی مضمون کے خلاف تقریر کرتے ہیں تو حریف کسی لفظ کی گرفت نہیں کرسکتا اور یہ سب کچھ کہہ جاتے ہیں اور حریف مبہوت رہجاتا ہے۔

اگر بدقسمتی سے مسلمانوں میں پیدا ہوجاتے تو ابوالکلام اور جناح کی طرح ٹھٹھر کر رہ جاتے۔ خوش قسمتی سے ایسی قوم میں پیدا ہوئے جس نے ان کے کمالات کو ابھارا۔ اور چار چاند لگاکر مشہور عالم کردیا۔ اور اُن کی ہر آواز پر حاضر کہہ کر دوڑنے لگی۔

مالوی جی کی عمر کا بڑا حصہ حکومت کی حمایت میں گزرا ہے۔ اور انہوں نے بڑی جوانمردی سے حکومت کے خلاف تحریکوں کا مقابلہ کیا ہے۔ لیکن آخر میں جب ہندو قوم مضبوط ہوگئی تو وہ بھی کانگریس کے گرم فرقہ کے حامی ہوگئے۔ وہ اقوام کی دماغی تبدیلی کا گر سب سے زیادہ جانتے ہیں اور چند جلسوں میں لاکھوں بلکہ کروروں آدمیوں کی ذہنیت بدل دیتے ہیں۔ اس لئے مالوی ہندوؤں کے سب سے بڑے آدمی ہیں +

مگر آج کل ہندو قوم کی کثرت پنڈت جواہرلال نہرو کو اپنا لیڈر مانتی ہے۔ گاندھی جی اور مالوی جی کا اثر بہت کم ہوگیا ہے۔

بیگم سر محمد شفیع

امیر النساء نام۔ میاں سر محمد شفیع مرحوم کی بیوی۔ میانہ قد۔ دُبلا بدن۔ گورا رنگ۔ بڑی اور موزوں آنکھیں۔ عمر پچاس سے زیادہ۔ سر کے بال سفید۔ آواز لطیف۔ گفتگو میں متانت اور شرافت کا انداز۔ انگریزی بے تکان بولتی ہیں۔ فارسی اُردو بھی خوب جانتی ہیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ پردہ نہیں کرتیں۔ یورپ کی سیر کر چکی ہیں۔ حاتم ان کی سخاوت کے سامنے آئے تو شرما کر کہدے کہ اب میرا نام کاٹ کر ان کا نام لکھدو۔ کہ یہ میری طرح ہر امیر غریب۔ ادنےٰ اعلےٰ کو کھانا بھی کھلاتی ہیں۔ اور دوسروں کے دُکھ درد میں اس طرح شریک ہوجاتی ہیں گویا دُکھ درد خود ان پر طاری ہے۔ اور ہر مفید کام میں بن کہے زبان سے۔ قلم سے۔ درم سے شریک ہوجاتی ہیں۔ ان کا وقت۔ ان کا روپیہ۔ ان کا رسوخ۔ اور ان کی عقل ہر وقت خدمت خلق میں خرچ ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے ان کی سخاوت حاتم کی محدود فیاضی سے اعلےٰ و برتر ہے۔

اگر ہندوستان کے مشرق و مغرب۔ جنوب و شمال میں کوئی شخص چراغ لے کر کسی ایسی مشرقی عورت کو تلاش کرے جو ایشیائی و یورپی تہذیبوں کا مکمل نمونہ اور عملی مجسمہ ہو تو سوائے بیگم سر محمد شفیع کے اور کوئی عورت جامع صفات کی نہیں ملے گی۔ خدا پرستی اور خدا ترسی میں وہ چودھویں صدی کی رابعہ ہیں۔ اور صبر و شکیب میں ان کا درجہ موجودہ زمانہ کی ہر صبر والی عورت سے بڑھا ہوا ہے۔

انگلستان کے بادشاہ اور وزیر اور ہندوستان کے سب افسر اور لیڈر ان کی مکمل سیرت حسنہ کے قائل ہیں +

بیگم میاں شاہنواز

جہاں آرا بیگم نام۔ میاں سر محمد شفیع کی بڑی لڑکی۔ میاں شاہنواز صاحب بیرسٹر کی بیوی۔ عورتوں کا پورا قد۔ گورا رنگ۔ اصلی کتابی چہرہ۔ آنکھیں بڑی اور سیاہ اور بہت خوبصورت۔ جسم نہ زیادہ دُبلا۔ نہ زیادہ بھاری۔ تمام اعضا موزوں اور مناسب ہیں۔ آواز بہت شیریں اور صاف۔ اور بلند ہے۔ تقریر کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جادو کو بولنا آگیا ہے۔

پردہ نہیں کرتیں۔ مذہب کی پابند ہیں۔ عقائد منضبط اور پکے مسلمان کے ہیں۔ اور ہر عقیدہ کی دلیل پیش کرسکتی ہیں۔

انگریزی زبان پر ایسا عبور ہے کہ مشکل اور اہم سیاسی معاملات پر بے تکان مسلسل تقریر کرسکتی ہیں۔ کئی بار یورپ جاچکی ہیں اور وہاں ہندوستان کی سب سے زیادہ حسین عورت مشہور ہیں۔ بادشاہ اور ملکہ اور تمام وزرا اور تمام امراء۔ اور سب وائسرائے ان کی لیاقت۔ ان کی اہلیت۔ ان کی نیک خیالی اور ان کی خدمت خلق اور نیک نیتی کے مداح ہیں۔ وہ میاں سر محمد شفیع جیسے خادم قوم کی بیٹی۔ اور بیگم سر محمد شفیع جیسی یگانہ روزگار خاتون کی لڑکی۔ اور ممتاز جہاں جیسی شاعرہ بے مثال کی ماں۔ اور میاں شاہنواز جیسے ہمدرد قوم کی بیوی ہیں۔

اگر وہ انگریز ہوتیں تو لیڈی ونگڈن کی طرح مشہور ہوتیں۔ اور ہندو ہوتیں تو مسز نیڈو سے زیادہ شہرۂ آفاق مانی جاتیں۔ مگر خدا کے فضل سے مسلمان ہیں اس لئے ان کی قوم دلوں میں تو ان پر فخر کرتی ہے۔ مگر زبان سے کچھ نہیں کہتی کہ ایک تارک پردہ عورت کی تعریف کرے تو مولوی صاحب فتوےٰ نہ دیدیں۔ جہاں آرا نے ثابت کردیا ہے کہ پردہ اُٹھانے والی عورتیں ایسی ہوسکتی ہیں +

بنتِ میاں شاہنواز

ممتاز جہاں نام۔ جہاں آرا بیگم جیسی دنیا کی مشہور خاتون کی بیٹی۔ میاں سر محمد شفیع اور بیگم سر محمد شفیع جیسے نانا نانی کی نواسی۔ میاں شاہنواز کی بڑی بیٹی۔ قد میانہ جسم عدل نیچر کا گواہ۔ گورا رنگ۔ آنکھیں بڑی اور رسیلی۔ چہرہ معصوم۔ عمر ۱۸ سال۔ شادی نہیں ہوئی۔ تعلیم جاری ہے۔ فارسی اُردو جانتی ہیں۔ انگریزی انگریزوں سے زیادہ اچھی بولتی ہیں۔

وہ ہندوستان اور مسلمان قوم میں یہ ظاہر کرنے کو پیدا ہوئی ہیں کہ اسلام اور ہندوستان ایسی لڑکیاں پیدا کرسکتا ہے جو آزادی کے عزم میں دُنیا کے ہر حُریت پسند لیڈر مرد سے اعلےٰ ہو۔ اور جو شاعری میں مردوں کی تعلّی کو سرمشاعرہ مات کرنے والی ہو۔ اور جس کی تقریر میں اقوام کو زندہ کرنے والا زور ہو۔ اور جس کی سیرت بھی صورت کی طرح مقبول عام وخاص ہو۔

محمد





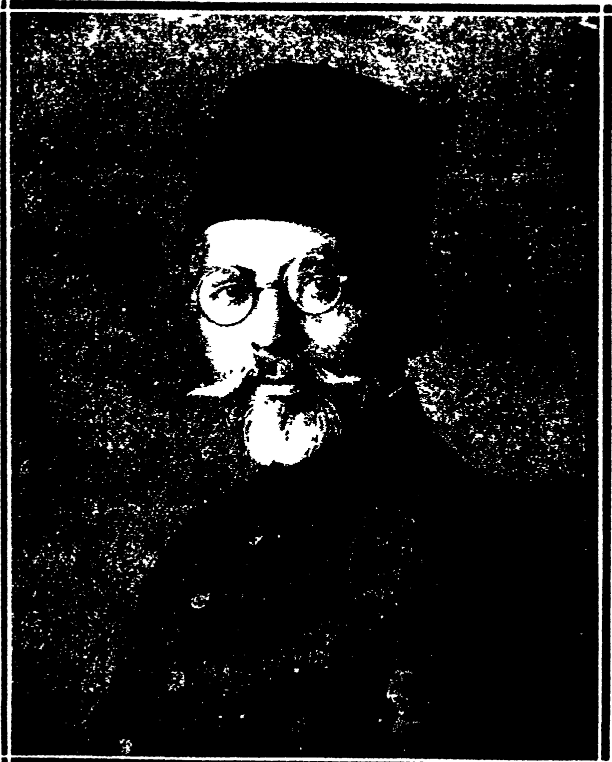
ہز ہائی نس نواب غلام معین الدین خان بہادر فرماں روا ریاست [illegible] سنہ ۱۹۲۱ء (کاٹھیاواڑ)



ساگبارہ کے نومسلم راجہ

جیار نصر اللہ خاں ایک عظیم الشان جلسہ میں ریاست ساگبارہ کے نومسلم راجہ کا تعارف کرا رہے ہیں۔ جو ساگبارہ بر برکھڑے ہیں

[illegible]



مسٹر وحی محمد مومن چیف سکرٹری ریاست مانو دار
کاٹھیاواڑ

ممتاز جہاں کا وجود ایک روح ہے جو ہندوستان کے آیندہ دور میں اصلی انسانیت کا سورج بن کر چمکا کریگی۔ ممتاز ہندوستان میں کوئی ایسا بڑا کام کریں گی جو ساری دُنیا کی اقوام کو حیران و ششدر کردے گا۔

ممتاز جہاں کی تربیت انگریزی اصول پر ہو رہی ہے مگر وہ اپنی شاندار اسلامی تاریخ اور مکمل اسلامی روایات کو پوری طرح جانتی ہیں۔ اور اس پر فخر کرتی ہیں۔ ان میں اور ان کی والدہ اور نانی میں عورت ذات کی سب خوبیاں جمع ہیں۔ مگر ممتاز کا وہم ماں اور نانی سے کچھ بڑھا ہوا ہے۔ یعنی وہ غلط نجوم کو بھی باوجود صحیح عقل ہونے کے مان لیتی ہیں+

بیگم آصف علی

میانہ قد۔ گل اندام۔ رُخ زیبا۔ گورا رنگ۔ قوم ہندو۔ مذہب اطاعت شوہر۔ اور خدمت ملک۔ اور ہمدردی نسواں۔

دیکھنے میں اٹلی کے کسی ماہر بُت بنانے والے کی صناعی کی ساختہ معلوم ہوتی ہیں۔ مگر جب بولتی ہیں تو سیتا دیوی کی بولتی ہوئی مورت سامنے آجاتی ہے اور کسی بڑے ہندوستانی بُت خانہ کی ہندوستانی بُت سازوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ عورت کا غرور۔ عورت کی ضد۔ عورت کی خود پسندی۔ عورت کی نازک مزاجی سے کوسوں دور ہیں۔ اس لئے عورتوں کے روپ میں مرد ہیں۔ مرد کی بے وفائی۔ مرد کی خود غرضی۔ مرد کی حاکمیت۔ مرد کی تلوّن مزاجی نہیں ہے۔ اس لئے اصلی اور خالص عورت ہیں۔ تقریر میں مردانہ ہمت ہوتی ہے۔ پاک لوگوں کی سی بیباکی سے بولتی ہیں۔ جب کسی سے مخاطب ہوتی ہیں تو ہندوستانی شرافت و شائستگی موہنی بن کر سامنے آجاتی ہے۔

کئی بار جیل جا چکی ہیں۔ ماں باپ کی اچھی بیٹی۔ شوہر کی اچھی بیوی۔ اور ساس کی اطاعت شعار و خدمت گزار بہو ہیں۔ مگر جب خدا اولاد دے گا تو معلوم نہیں ماں کیسی ثابت ہوں گی؟+

مسٹر آصف علی

میانہ قد۔ کامنی بدن۔ رس بھری آنکھیں۔ نمکین رنگ۔ عمر جوان۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ آواز میں لطافت و شیرینی۔

دہلی کے ممتاز اور قدیمی شرفا میں ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ لیڈر ہیں۔ ہندو مسلمانوں میں یکساں ہر دل عزیز ہیں کہ سب کے کام آتے ہیں۔

ان کی تقریر میں بھی جادو ہے۔ اور تحریر میں بھی سحر ہے۔ بولتے ہیں تو چہرہ کے اعصاب کی حرکات میں موسیقی کے پردوں کی جنبشیں پیدا ہو جاتی ہے اور دل کا مطلب ایک عمدہ شعر کی صورت بن کر ان کے چہرہ پر آجاتا ہے۔ انگریزی پڑھنے والوں کا خط خراب ہوتا ہے مگر ان کا خط بھی ایک جمال رکھتا ہے۔ بہت اچھے شاعر ہیں۔ بہت اچھے پالیٹیشن ہیں۔ بہت اچھے مقرر ہیں۔

نام کے آصف۔ مزاج کے سلیمان۔ عزم کے اکبر۔ دل کے شاہجہاں۔ ارادہ میں اورنگزیبی ضد ہے۔ فرشتوں نے پیرس کی مٹی سے ان کا پُتلا بنایا ہوگا اور دہلی اور لکھنؤ کی خاک سے رنگ آمیزی کی ہوگی۔ اس لئے بہت نفاست پسند اور نازک مزاج معلوم ہوتے ہیں۔ کئی بار جیل کی سیاحت کر چکے ہیں اور ہندوستان کی آیندہ تاریخ کے کئی بابوں میں ان کا تذکرہ درج ہوگا۔

انگریز ہوتے تو میں ان کو وزیر ہند بنا دیتا مگر مجبور ہوں کہ ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیسے ہی لائق ہوں انگریز کی نظر میں کالے نیٹو ہی رہیں گے۔

سر عبداللہ سہروردی

میانہ قد۔ چھریرا بدن۔ کھلتا ہوا گندمی رنگ۔ بیضوی چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ آواز شیریں اور لطیف مزاج میں لطافت و ظرافت۔

تعلیم کے زمانہ میں لندن جا کر پان اسلام ازم تحریک انجمن شہسواران اسلام کے نام سے جاری کی تھی اور اُس کے موجد بنے تھے۔ سلطان عبدالحمید خاں مرحوم نے بھی ان کو ازراہ قدردانی ملاقات کے لئے بُلایا تھا۔

محنتی ہیں۔ ہمدرد ہیں۔ پُر جوش ہیں۔ قانون داں اور قانون ساز ہیں۔ صوفیانہ مشرب اور فقیر دوستی ان کے خاندان کے ہر فرد میں ہے کیونکہ ان کے اجداد سب سے پہلے ہندوستان میں اشاعت تصوّف کے مبلّغ تھے۔ ان کی شگفتہ طبعی اور بزلہ سنجی ہر مجلس میں نمایاں رہتی ہے۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو۔ انگریزی کے زبردست ماہر ہیں۔ افسوس ہے کہ گزشتہ سال انتقال کر گئے اور مسلم قوم ان سے محروم ہو گئی۔

ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

سر عبد الرحیم

لمبا قد۔ دُبلا بدن۔ گول چہرہ۔ سانولا رنگ۔ عمر پچاس سے زیادہ۔ کلکتہ کے رہنے والے۔ اسمبلی کے ممبر اور آزاد پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اور اسمبلی کے صدر ہیں۔

پہلے ہائی کورٹ کے جج تھے اور پبلک میں کوئی رسوخ انکا نہیں تھا۔ مگر ایک اسلامی جلسہ کی صدارت کرتے وقت ایسی تقریر کی کہ تمام مسلمانوں میں دھوم مچ گئی۔ اور ہر مسلمان کی نظر ان پر پڑنے لگی۔

یہ بظاہر بہت خشک اور روکھے مزاج کے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت میں ایسے نہیں ہیں۔ البتہ متانت میں افراط کرتے ہیں۔ اس لئے خشک طبع معلوم ہوتے ہیں۔

ان کے خیالات کانگریسی ہیں۔ اور سرکاری حلقوں میں بھی ان کو بہت لائق خیال کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے بڑے ہمدرد ہیں۔ مگر ان کی ہمدردی عملی ہوتی ہے۔ اور مفید دائرہ کے اندر ہوتی ہے۔ عوام کے غیر مفید جذبات کی پیروی نہیں کرتے اور اسی وجہ سے صرف اعلےٰ طبقوں میں ان کی عزت ہے +

سر محمد یعقوب

قدیم علماء کے خاندان میں ہیں۔ خود بھی مولوی ہیں۔ مگر ڈاڑھی والے مولوی نہیں ہیں۔ خوب گورا رنگ۔ باوقار چہرہ۔ بڑی بڑی اثر ڈالنے والی آنکھیں۔ میانہ قد۔ دوہرا جسم۔ آواز صاف اور بلند نہایت مستعد اور محنتی۔

بچپن سے قومی خدمت کا جنون ہے۔ سر سید کے تعلیمی و قومی مشن کے پُرانے خدمت گزار ہیں۔ دور جدید میں ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی بھی رہے اور پریزیڈنٹ بھی رہے۔

مستقل مزاج ہیں۔ رائے جلدی جلدی نہیں بدلتے۔ حریفوں کی یورش سے ان کے اندر پستی پیدا نہیں ہوتی بلکہ ہمت و جرأت بڑھ جاتی ہے۔

مسلمانوں کا درد ان کے دل میں بہت زیادہ ہے۔ ذاتی فائدہ کو مسلمانوں کے فائدہ سے موخر کہتے ہیں اور رات دن مسلمانوں کے لئے کام کرتے ہیں۔ دوست نوازی اور مروت۔ ذو سو برس پہلے مسلمانوں کی سی ہے۔ حاضر و غائب دوستوں کی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں۔ اور اُن کے لئے ہر وقت سینہ سپر رہتے ہیں۔ اُن کی ذات پر حملہ کیا جائے تو درگزر کر جاتے ہیں لیکن اُن کی قوم کو نقصان پہنچانے کا معاملہ ہو تو شیروں کی طرح غرا کر حملہ کرتے ہیں اور کسی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے۔ کاہل اور آرام طلب نہیں ہیں۔ ہر وقت کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نہایت ذہین اور دور اندیش ہیں۔ گہری سے گہری بات کو فوراً سمجھ جاتے ہیں۔

مسلمانوں کی طرح اُن کا دسترخوان وسیع ہے۔ ہمیشہ کھلاتے ہیں اور کھلا کر خوش بھی ہوتے ہیں۔ اُن کی خندہ پیشانی اور بذلہ سنجی اور طبیعت کی شگفتگی ملاقاتی کے لئے ایک عمدہ غذائے روح ہوتی ہے۔

اگر اُن کی ڈاڑھی لمبی ہوتی تو شاید وہ بھی مولویوں کی طرح فقط دعوت کھایا کرتے۔ کھلانے سے احتیاط کرتے اور مجرد بھی نہ رہتے بلکہ چار نکاح کرتے +

آنریبل محمود سہروردی

میانہ قد۔ سانولا رنگ۔ گول چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ عمر چالیس اور پچاس کے درمیان۔ عرصہ سے کونسل آف اسٹیٹ میں ہیں۔ کانگریس کے حامی نہیں ہیں۔ داڑھی مونچھ صاف۔

عبد المتین چودھری

بنگال کے نمایندے۔ لمبا قد۔ سانولا رنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی کانگریس کے ہم خیال۔ پہلے ڈپٹی پریزیڈنٹ تھے۔ ہمیشہ کثرت رائے سے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ عمر تیس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

آنریبل حسین امام

صوبہ بہار کے رہنے والے۔ میانہ قد۔ گورا رنگ۔ چہرہ پر داڑھی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ دبلا بدن۔ عمر تیس کے درمیان۔ پہلے اسمبلی میں تھے اب کونسل آف اسٹیٹ میں ہیں۔ کانگریسی خیال رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ضیاء الدین انانیت اسلامیت اور خدمت و جرأت کا بے مثل مجموعہ ہیں۔ ممبر اسمبلی اور مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔

محمد نعمان

میانہ قد۔ دبلا بدن۔ بہار کے نمایندے۔ عمر تیس کے قریب بہت کامیاب تاجر۔ اور مخلص مسلمان۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔

نواب صدیق علیخاں

سی پی کے نمایندے۔ سانولا رنگ۔ خوبصورت جسم۔ خوبصورت چہرہ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ نہایت خوش اعتقاد اور ہر دل عزیز۔ عمر پچاس سے زیادہ۔ سی۔ پی کے ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلام کے مخلص اور مستعد کام کرنے والے ہیں۔ ناگپور کے مسلمان ان کے بہت گرویدہ ہیں اور یہ بھی اسلامی حقوق کے دلدادہ ہیں۔

حاجی انور احمد خاں

لمبا قد۔ سانولا رنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ مضبوط جسم۔ پنجاب کے نمایندے۔ اسمبلی کے مارشل۔ یعنی صدر اسمبلی کے برابر کرسی بچھا کر ان کی حفاظت کیلئے بیٹھتے ہیں۔ مغلئی زبان میں ان کو "عرض بیگی" کہنا چاہئے۔ اسلام کے اور مسلمانوں کے پرجوش حامی ہیں۔ عمر پچاس کے قریب معلوم ہوتی ہے۔

نواب سر سید مہر شاہ

پنجاب کے نمایندے۔ حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب جلالپوری کے فرزند ہیں جو نظامیہ خاندان کے شہرۂ آفاق بزرگ تھے۔ دراز قد خوب گداز جسم۔ گورا رنگ۔ آواز بڑی اور بھاری۔ آنکھیں درمیانی۔ عمر تیس سے زیادہ۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ پہلے دارالامرا میں تھے۔ مخلص اور دوست نواز ہیں۔

آنریبل راجہ غضنفر علی خاں

نومسلم راجپوت۔ پنجاب کے رہنے والے۔ لمبا قد۔ چھریرا بدن۔ بھاری آواز۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ شیعہ مذہب پہلے اسمبلی میں تھے۔ اب کونسل آف اسٹیٹ میں ہیں۔ عمر تیس اور چالیس کے بیچ میں معلوم ہوتی ہے۔ کانگریسی خیالات رکھتے ہیں۔ داڑھی منڈی ہوئی ہے۔

آنریبل راجہ جگجیت سنگھ صاحب مہاراجہ کپورتھلہ کے خاندان میں ہیں کونسل آف اسٹیٹ میں ممبر ہیں بے تعصب و رشادہ مزاج اور نہایت ہمدرد خلق ہندو ہیں۔

آنریبل نواب سر محمد اکبر خاں

ہوتی مردان صوبہ سرحد کے مشہور رئیس۔ خوب گورا رنگ۔ اور خوب موٹا جسم۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ سرخ و سفید کتابی چہرہ۔ دور سے انگریز معلوم ہوتے ہیں۔ عمر چالیس سال سے زیادہ۔ آواز ایسی گرجدار ہے کہ دارالامرا میں ان کے سامنے پردہ ڈال دیا جائے تو معلوم ہو کہ ایک شیر بول رہا ہے۔

کیپٹن سردار شیر محمد خان

دراز قد۔ مضبوط جسم۔ گندمی رنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ عمر چالیس کے قریب۔ پنجاب کے نمایندے۔ خوش عقیدہ اور پرجوش مسلمان ہیں۔

حاجی عبداللہ ہارون

دراز قد۔ گداز جسم۔ گورا رنگ۔ بڑی بڑی شاندار آنکھیں۔ سندھ کے مشہور لیڈر۔ اور ہر دل عزیز تاجر۔ ڈاڑھی خشخاش۔ عمر پچاس کے قریب

۸۳

آنریبل نواب محمد یامین خاں

خوب گورا اور سرخ و سفید رنگ۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ بھوری مونچھیں سفید چہرہ۔ بڑی اور خوبصورت آنکھیں۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ آواز بڑی۔ میرٹھ کے رہنے والے۔ اسلامی تاریخ کے ماہر خاص۔ لندن کی زیارت کر چکے ہیں۔ وہاں سے تجارتی تبرک لیکر آئے ہیں۔ اسلئے کپڑے کی تجارت بھی کرتے ہیں

منشی محمد اظہر علی

اودھ کے نمایندے۔ میانہ قد۔ گداز جسم۔ گورا رنگ۔ چھوٹی اور تیز آنکھیں۔ اودھ کے مشہور و ممتاز خاندان سے ہیں اور بہت ہر دلعزیز ممبر ہیں۔ ہمیشہ ہر انتخاب میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی عمر پچاس کے قریب معلوم ہوتی ہے۔ دلیر اور آزاد خیال ہیں۔

کبیر الدین احمد

بڑا قد۔ خوب دبیز بدن۔ اور خوب کالا رنگ۔ ایسا کالا جیسے لیلےٰ کی زلفیں۔ اور اس کالک میں ایسی چمک جیسے لیلےٰ کے گیسو میں چنبیلی کا تیل۔ گول چہرہ۔ جسم کی طرح کالے پھولے

ہوئے۔ اور اُس سیاہ فام چہرہ میں آنکھیں ایسی چمکتی ہیں جیسے سمندر کے کالے پانی میں مچھلی کی آنکھیں۔ قوم مسلمان۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ بنگال کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی میں ممبر ہیں۔ اور عرصہ دراز سے ان کی ممبری قائم ہے۔ گویا ہر انتخاب میں کامیاب ہوتے ہیں۔ وائسرائے اور سرکاری ممبران اور غیر سرکاری ممبران سبھی ان کی دلچسپ اور بے باکانہ باتوں کی قدر کرتے ہیں۔ اور جب یہ اسمبلی ہال میں آتے ہیں تو ہر مغموم و متفکر ممبر کے اندر ایک خوشی اور زندگی کی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی صورت۔ اور سیرت اور ہر حرکت اور ہر بات میں سرور و خوش طبعی کے خزانے پوشیدہ رہتے ہیں۔ اسمبلی میں ہمیشہ بے لاگ اور بے باک ہو کر رائے دیتے ہیں۔ نہ گورے انگریز سے ڈریں۔ نہ کالے ہندوستانی کی پروا کریں۔ مچھلی کی طرح ان کے خیالات کبھی دریا کی تہہ میں جاتے ہیں اور کبھی دریا کی سطح پر اُچھلنے لگتے ہیں۔ اگر یہ اسمبلی میں نہ ہوں تو ایسا معلوم ہو کہ اسمبلی ہال جگر کے بیماروں کا اسپتال ہے۔ کیونکہ جگر کے مریض ہمیشہ بدمزاج اور ناک بھوں چڑھائے رہتے ہیں۔ اور ان کے اندر خوش طبعی کے جذبات بہت ہی کم پائے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ تازہ انتخابات میں وہ کامیاب نہ ہوئے اور اسمبلی سُن سان ہو گئی۔

حاجی وجیہہ الدین

میانہ قد۔ خوب گورا رنگ۔ دوہرا جسم۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ کالی لمبی ڈاڑھی۔ آواز بلند۔ میرٹھ کے رہنے والے۔ گوبی بارود کے سوداگر۔ پُرجوش مسلمان۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر۔ کئی بار منتخب ہوئے ہیں۔ کیونکہ دیندار مسلمان جماعت کونسل میں ان ہی جیسے دینی سرگرمی رکھنے والے ممبر کو بھیجنا کارآمد، مفید اور ضروری تصوّر کرتی ہے۔

سرکاری خطاب خان بہادر۔ قومی خطاب رفیق مسلم۔ ہندو ہوتے تو خلوص کے دیوتا اور دھرماتما مانے جاتے۔ انگریز ہوتے تب بھی سیاسی میدان میں وعدہ پورا کرتے۔ کانگریسی ہوتے تو اعتدال پسندوں کے ساتھ رہتے۔ صوفی ہوتے تب بھی قوالی نہ سنتے۔ تجارت پیشہ ہیں۔ اور نئے زمانہ کے اصول تجارت کو خوب جانتے ہیں۔ پُرانی وضعداری کے پابند ہیں۔ نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے قومی مفاد کے سامنے ذاتی اغراض کو ہمیشہ قربان کرتے رہتے ہیں۔ ٭

میاں عبدالعزیز

میانہ قد۔ مضبوط جسم۔ کتابی چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ گندمی رنگ۔ پنجاب کے رہنے والے سُنّی مسلمان۔ آج کل کمشنر ہیں۔ خان بہادری کا خطاب بھی ہے۔ اسمبلی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ بہت ذی علم اور ذی فہم ہیں۔ سوشل تعلقات میں قدیمی مسلمانوں کا نمونہ ہیں۔ زیادہ دوست نہیں رکھتے۔ اور جس سے دوستی ہو جاتی ہے اس کو کبھی نہیں بھولتے۔

دیکھنے میں صاحب بہادر ہیں۔ اور باتیں بھی ایسی کرتے ہیں جس سے پُرانے مسلمان تیوری چڑھالیں۔ مگر ان کا دل پکا مسلمان اور پورا خوش اعتقاد ہے۔ اور وہ سچے دل سے ہندوستانی ہیں۔

اپنے فرض منصبی کو نہایت قابلیت اور دانشمندی سے ادا کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ ان کو بہت لائق اور مفید اور کارگزار اور کارفرما افسر تصور کرتی ہے۔ اور پبلک بھی ان سے ناخوش نہیں رہتی۔ لٹریری آدمی ہیں۔ اور لٹریچر کے قدردان بھی ہیں۔ ٭

مولانا شفیع داؤدی

مظفرپور بہار کے رہنے والے۔ میانہ قد۔ میانہ جسم۔ سانولا رنگ۔ سفید ڈاڑھی۔ مسکراتا ہوا چہرہ۔ نماز کے پابند۔ چہرہ پر عبادت کا نور۔ اسمبلی کے ممبر۔ مسلمانوں کی سیاسی تحریکات میں حصّہ لینے والے۔ (اس سال منتخب نہیں ہوئے)

لباس سادہ۔ مزاج سادہ۔ عمل میں مستعد۔ حاجی ہیں۔ مولوی ہیں۔ انگریزی داں ہیں۔ انگریزی داں بھی ہیں۔ ہندوؤں کو خوش رکھنے کا ہنر نہیں جانتے۔ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ میں مقبول ہیں۔ اور مسلمانوں کے مفاد عامّہ کا کام کرتے رہتے ہیں۔ پہلے کانگریسی تھے۔ اب کانگریس پر لاحول پڑھتے ہیں۔ ہر وقت خوش اور ہنس مکھ نظر آتے ہیں۔ قومی کاموں کے لئے اکثر سفر میں رہتے ہیں۔ تقریر بھی کرتے ہیں۔ اخباروں میں بیانات شائع کرنا بھی جانتے ہیں۔

اس دفعہ ان کے اسمبلی میں نہ آسکنے کا اکثر مسلمانوں کو افسوس ہے کیونکہ ان کی دینداری سے مسلمان بہت خوش تھے۔

مہاراجہ سر کشن پرشاد اپنے بچوں کے ساتھ خواجہ حسن نظامی کے مکان پر دہلی میں



مولوی سید بشیر حسین زیدی پولیٹیکل منسٹر
ریاست رامپور



مولانا سید نجم الدین احمد جعفری قائم مقام
ڈائرکٹر جنرل پبلک انفارمیشن بیورو
گورنمنٹ ہند



نواب دوست محمد خان صاحب حمد آ،



راجه خواجه پرشاد بهادر ولیعهد مهاراجه سر کشن پرشاد
بهادر صدر اعظم حیدر آباد



نواب امیر جنگ بهادر سابق صدرالمهام پیشی مبارک حضور نظام

اَطبّا

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب

نام حکیم عبدالوہاب۔ نسب انصاری وطن ضلع غازی پور یوپی۔ مذہب اسلام۔ مشرب سنی۔ قد میانہ۔ جسم دوہرا۔ داڑھی بہت گنجان اور بڑی رنگ گورا۔ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے۔ اسی حالت میں عربی علوم کی تکمیل کی اور طب بھی پڑھی۔ بہت بڑے عالم۔ بہت بڑے محدث۔ بہت بڑے مفسر۔ اور حافظ قرآن مجید۔ اور بہت بڑے طبیب ہیں۔ عمر ستر کے قریب ہے مگر قویٰ بہت اچھے ہیں۔ عمر کا بہت بڑا حصہ حیدر آباد میں گزرا۔ سابق حضور نظام اور موجودہ حضور نظام کے سالہا سال طبیب خاص رہ چکے ہیں۔ اب کئی سال سے دہلی میں مقیم ہیں یونانی طب میں ان کا سا تجربہ اور ان کی سی نباضی اب دنیا کے کسی طبیب میں نہیں ہے۔ نبض پر انگلی رکھکر باوجود آنکھوں سے معذور ہونے کے مریض کا حلیہ تک بتا دیتے ہیں۔ چالیس برس گذشتہ تک کے حالات مریض کے بیان کر دیتے ہیں ہندوستان کے مشہور لیڈر ڈاکٹر انصاری ان کے چھوٹے بھائی ہیں اور ان کی تعلیم انہی کی سرپرستی میں ہوئی ہے۔ بڑے عابد ہیں۔ تہجد گزار ہیں۔ اور بہت محنتی ہیں۔ ان کے مطب میں تمام ہندوستان کی اقوام کے مریضوں کا ہجوم رہتا ہے۔ باوجود اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے مزاج میں بچوں کا سا بھولپن ہے ہر شخص کی بات کا یقین کر لیتے ہیں کسی کو جھوٹا نہیں سمجھتے۔ دوست نوازی اور وضع کی پابندی اور ملنے والوں کو فائدہ پہنچانے کا خیال کبھی دل سے دور نہیں ہونے دیتے۔ زیادہ عرصہ تک ریاست میں رہنے کے سبب مزاج میں شبہ اور احتیاط اور دوراندیشی بڑھ گئی ہے۔ اور اکثر بیمار رہنے لگے ہیں اور چلنے پھرنے کی طاقت کم ہو گئی ہے۔ مگر عبادت گذاری میں فرق نہیں آیا

حکیم علی رضا خاں صاحب

دہلی کے خاندانی طبیب ہیں۔ میانہ قد۔ مضبوط بھاری جسم۔ گورا رنگ شاندار چہرہ۔ ان کے باپ دادا بھی بہت مشہور طبیب گذرے ہیں۔ اور یہ بھی دہلی کے ممتاز طبیبوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ کوچہ چیلاں میں ان کا مطب ہے۔ تشخیص اور طریقہ علاج دونوں بہت اچھے ہیں یونانی اطبا کی طرح غصہ اور ضد مزاج میں نہیں ہے۔ بہت نرمی اور ملنساری کا برتاؤ مریضوں سے کرتے ہیں۔

خان صاحب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر

آگرہ کے رہنے والے ہیں۔ دہلی میں عرصہ دراز سے مطب کرتے ہیں۔ خاندانی طبیب ہیں۔ ان کے بزرگ بھی طبیب تھے۔ فراشخانہ کے محلہ میں ان کا مطب بہت مشہور ہے۔ لمبا قد۔ دوہرا بدن۔ گول چہرہ۔ گورا رنگ۔ بڑی آنکھیں۔ طبی معلومات بہت اچھی۔ بہت سی طبی کتابوں کے مصنف ہیں اور آج کل ایک ایسی کتاب لکھ رہے ہیں جو یونانی طب میں بالکل نرالی ہے۔ یعنی حیوانوں کے ذریعہ انسانوں کا علاج۔ ایک ہفتہ وار اخبار ماہر بھی جاری کر چکے ہیں۔ دہلی میں بھی ان کا مطب کامیاب ہے اور باہر بھی علاج کے لئے بلائے جاتے ہیں دور دور شہرت ہے۔ تکبر کے نقیر طبیب نہیں ہیں یہ بھی ایک خوبی ہے۔

حکیم محمد احمد خاںؒ

حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں مرحوم کے صاحبزادے ہیں میانہ قد۔ دوہرا بدن۔ بڑی ڈاڑہی۔ گورا رنگ۔ بڑی بڑی شاندار آنکھیں۔ زبان میں لکنت۔ طبیعت میں مروّت اور ملنساری۔ مزاج میں ضد اور بے پروائی۔ بہت اچھے طبیب ہیں۔ علمیت بھی اعلےٰ ہے اور تجربہ بھی اعلےٰ ہے۔ مرض کی تشخیص بھی اچھی کرتے ہیں۔ اور دوا کی تجویز میں بھی عقل سے کام لیتے ہیں۔ دہلی میں بھی ان کا مطب کامیاب ہے اور دہلی کے باہر بھی بُلائے جاتے ہیں۔ ہندوستانی دواخانہ اور طبیہ کالج وغیرہ کا انتظام انہی کے ہاتھ میں ہے۔ فقراء کے ملنے والے ہیں۔ درگاہوں میں جاتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں اپنے باپ دادا کے قدم بقدم ہیں۔ ان کے سوا ان کے خاندان میں صرف حکیم محمد عاقل خاں درگاہوں میں جاتے ہیں اور کوئی نہیں جاتا۔

حکیم محمد ظفر خاںؒ

حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں صاحب کے صاحبزادے اور حکیم محمد احمد خاں صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ میانہ قد مضبوط دوہرا جسم۔ گورا رنگ۔ بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں۔ ذرا جلدی بولتے ہیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ بہت اچھے طبیب ہیں۔ اور ان کا مطب بھی بہت کامیاب ہے۔ باہر بھی علاج کے لئے بُلائے جاتے ہیں۔ خاندانی اختلافات سے الگ رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور دخل دیتے ہیں تو اصلاح و اتحاد کے لئے دیتے ہیں۔

ایڈیٹر اور شاعر

آغا حشر

سرو قد۔ خوب گورا رنگ۔ کشمیر کے رہنے والے۔ محمد شاہ نام۔ حشر تخلص۔ گول چہرہ۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ ایک آنکھ میں ہلکی سی کجی۔ آواز نہایت بلند اور گرج دار۔ بچپن اور جوانی میں بہت خوبصورت سمجھے جاتے تھے۔ اسلام کی حمایت میں پادریوں اور آریوں سے مناظرے کرتے تھے۔ بچپن سے اردو نظم و نثر لکھنے کا سلیقہ ہے۔ پارسیوں نے اردو ڈرامہ میں نئی جان ڈالنی چاہی تو اس ہونہار جوہر سے کام لینا شروع کیا۔ اور انہوں نے اسیر حرص۔ مرید شک۔ خوبصورت بلا۔ وغیرہ نئی ترکیبوں اور نئی بندشوں کے ڈرامے ایک خاص نصب العین مقرر کر کے لکھے۔ جس سے ہندوستان میں مقبولیت کی قیامت برپا ہو گئی لیکن مسلمان قوم نے اپنے اس جوہر کی جو کوہ نور ہیرے سے زیادہ قیمتی اور شکسپیر سے زیادہ اصلی تھا کچھ قدر نہ کی۔ اس لئے ناٹک کمپنیوں نے آغا حشر سے ہندی زبان کے ڈرامے لکھوانے شروع کئے جو تمام ہندوستان سے خراج تحسین و آفرین حاصل کر رہے ہیں۔ ۱۸۶

ابھی آغا حشر جوان معلوم ہوتے ہیں مگر بیماریوں نے اور دماغی محنت نے ان کو قبل از وقت بوڑھا کر دیا ہے۔

عمر کا آخری حصہ کلکتہ میں گزرا۔ لاکھوں روپے کمائے مگر کچھ جمع نہ کیا غرباء کو بانٹ دیا۔

بیمار ہوئے تو پنجاب میں آئے اور یہیں انتقال ہوا۔ اُن کے ڈراموں سے اُن کے ذوق کی بلندی ہفت افلاک تک پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ آنے والے ہندوستانی ان کو شکسپیر سے زیادہ اونچے درجہ پر بٹھائیں گے۔ لیکن وہ ہندو ہوں گے کیونکہ مسلمان یہی سوچتے رہ جائیں گے کہ ڈرامہ نویس کی عزت اور قدر کرنی جائز بھی ہے یا نہیں۔ افسوس بہت جلدی دُنیا سے جدا ہو گئے۔

مفتی شوکت علی فہمی

چھوٹا قد۔ دُبلا بدن۔ کتابی چہرہ۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ گندمی رنگ۔ عمر جوان۔ ڈاڑھی مونچھ صاف۔ آواز نازک اور شیریں۔ میرٹھ کے رہنے والے۔ حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی رضی کی اولاد۔ سہروردی نسل۔ انگریزی اور روسی زبانوں کے ماہر۔ نظم و نثر پر قابو یافتہ۔ ذہانت بیما انگریزہ۔ والیان ریاست کی طرح زیادہ سوتے ہیں۔ ہندوؤں کی طرح کفایت شعار نہیں ہیں مزاج میں ضد ہے۔ بے لاگ و بے باک ہیں۔ رسالہ دین و دنیا اور اخبار طاقت کے ذریعہ ان کی تحریری قوتوں کی دھوم مچ چکی ہے۔ اخبار عادل کے چیف ایڈیٹر رہ کر تحریری سکے چلا چکے ہیں۔ جن اصحاب نے میری رفاقت میں لکھنا سیکھا ان میں انہوں نے سب سے زیادہ میرے طرز تحریر کو حاصل کیا ہے۔ اگر اپنی تحریر پر میرا نام لکھدیں یا ان کی تحریر پر میں اپنا نام لکھدوں تو فرق معلوم کرنا دشوار ہو جائے۔

فلم ساز کمپنیاں اور بلیک میکر ایڈیٹر ان سے بہت گھبراتے ہیں کیونکہ یہ ہمیشہ قلم کا کوڑا لئے اُن کے تعاقب میں رہتے ہیں۔

طبیعت میں برداشت نہیں ہے۔ اور یہی فرق میری ان کی طبیعت کا ہے کہ میں ہر گالی اور سخت کلامی کو سُن لیتا ہوں اور چکنا گھڑا بنا رہتا ہوں مگر وہ ذراسی بات سے آگ بگولا ہو جاتے ہیں اور انتقام لئے بغیر ان کو چین نہیں آتا۔ لیکن رفتہ رفتہ تماشا گاہ عالم کے نظارے ان کو بھی تحمل سکھا دینگے۔

فہمی لقب اگرچہ میں نے دیا ہے لیکن وہ اس کے قبل ہی صاحب فہم و ذکا تھے۔ اور مستقبل میں اس سے زیادہ ہونے والے ہیں +

سید بقائی

دہلی کے رہنے والے ہیں۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رض کی اولاد ہیں۔ چھوٹا قد۔ دبلا بدن۔ گورا رنگ بادامی چہرہ۔ آواز شیریں اور بلند۔ آنکھیں روشن اور تیز۔ عمر تیس سے زیادہ۔ ڈاڑھی مونچھ منڈی ہوئی۔ رسالہ "پیشوا" کے ایڈیٹر۔ اردو کے حوصلہ مند اور بہادر سپاہی، ان کی تحریر ہندی روڑوں کے لئے سڑک دبانے کا بیلن ہے۔ بے لاگ لکھتے ہیں کسی سے نہیں ڈرتے اور سب ان سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ کسی کی لگی لپٹی نہیں رکھتے سچی بات اس طرح لکھ دیتے ہیں۔ جیسے کسی بچہ کے سہرے کا گانا۔ ان کا رسالہ "پیشوا" بہت کثیر الاشاعت ہے اور دس ہزار سے زیادہ چھپتا ہے اور بکتا ہے، اور اس کے پڑھنے والے سب زندہ دل اور بے باک ہیں۔

سید عزیز حسن نام ہے۔ بقائی لقب ہے۔ پہلے نقشبندی کے نام سے مشہور تھے۔ بہت سی مفید مذہبی اور علمی کتابوں کے شائع کرنے والے اور

اور رارد و لٹریچر کے بڑھانے والے ہیں۔

ہر وقت خوش اور بشاش نظر آتے ہیں۔ مگر غصہ بھی ان کی ناک کی چونچ پر ہر وقت بیٹھا رہتا ہے۔ یہ بہت اچھے دوست ہیں اور بگاڑ ہوجائے تو بہت برے دشمن بھی ہیں۔ ان کے کیرکٹر کی ٹھیک تعریف یہ ہے کہ یہ گنبد کی آواز ہیں۔ کہ جیسی کہو ویسی سنو۔

سید قربان علی بسمل

دہلی کے قدیم باشندے، لمبا قد۔ دبلا بدن۔ گندمی رنگ۔ کتابی چہرہ۔ سفید ڈاڑھی۔ عمر ساٹھ سے زیادہ۔ آواز صاف و شیریں، سنی مذہب نماز روزہ کے بہت پابند۔ خوشنویس، خوش فکر، قدیمی وضعداریوں کا مکمل نمونہ اور رسالہ "اردوئے معلیٰ" دہلی کے ایڈیٹر۔ اردو زبان کی ترقی کیلئے بکثرت کتابیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ نئی کتابیں بھی اور مشہور مصنفوں کی قدیمی کتابیں بھی ان کے حسن انتظام سے شائع ہوئی ہیں۔ اردو کتابوں کی تنظیم کا خاص سلیقہ رکھتے ہیں۔ تجارت کے ذریعہ اردو زبان کی وسعت کا ہنر جانتے ہیں۔

دہلی کے قدیم شرفا کے خصائل حسنہ رکھتے ہیں۔ خاموشی اور خواہش نمود سے بے نیاز ہو کر اردو کی خدمت کرتے ہیں

مولانا سالک

میانہ قد۔ مضبوط جسم۔ جوان عمر۔ کتابی چہرہ۔ آنکھیں تیز اور چمکدار۔ خوش آواز۔ اور خوش تحریر۔ اور خوش خیال۔ بٹالہ پنجاب کے رہنے والے۔ عبدالمجید نام۔ سالک لقب۔

پہلے اخبار زمیندار لاہور کے ایڈیٹر تھے۔ اب اپنا روزانہ اخبار انقلاب جاری کیا ہے۔ جو بہت مقبول اور اردو زبان کا بہت اچھا پرچہ سمجھا جاتا ہے۔

سالک کی تحریر میں پنجابیت بالکل نہیں ہوتی۔ اور وہ اردو بہت شگفتہ لکھتے ہیں۔ زمیندار اور انقلاب میں ان کے لکھے ہوئے افکار و حوادث خوش طبعی اور ظرافت کی جان ہوتے ہیں۔

ان کے عقائد وہابی ہیں۔ مگر انہوں نے لقب صوفی رکھا ہے۔ ان میں روزانہ اخبار کو ماہوار رسالہ کی طرح ادبی اخبار بنانے کی بہت اچھی قابلیت ہے۔ اس لئے ان کا اخبار بہت دل چسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ جیل خانہ کی سیر کر چکے ہیں۔ مگر اب ان کی پالیسی عشاق جیل بازی کے ساتھ نہیں ہے۔

مولانا مہر

لمبا قد۔ مضبوط جسم۔ گندمی رنگ۔ عمر چالیس یا کچھ زیادہ۔ گول چہرہ۔ آواز صاف اور بلند۔

پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ اخبار زمیندار میں ایڈیٹری کرتے تھے۔ اب مولانا سالک کی شرکت میں روزانہ اخبار جاری کیا ہے۔

غلام رسول نام۔ مہر لقب۔ عربی اور انگریزی علوم کے ماہر۔ معلومات مذہبی اور معلومات سیاسی سے بہرہ ور۔

ان کی عبارت ادق اور عربی فارسی الفاظ سے لبریز مگر بہت زوردار اور مدلل ہوتی ہے۔ کہا جاتا تھا کہ مسلمان قوم شرکت کا کام نہیں کر سکتی۔ اور ان کے ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹا کرتی ہے۔ مگر سالک و مہر کی شرکت اس غلط مقولہ کا جواب ہے۔ اور دلیل ہے اس بات کی کہ مسلمان ساجھے کا کام بھی بہت اچھا کر سکتے ہیں۔ مہر میں شوخی اور شگفتگی نہیں معلوم ہوتی وہ ایک خشک ملا دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ ان کی تحریروں میں زندہ دلی کے آثار بھی نظر آجاتے ہیں۔ مہر وہابی ہیں مگر فرقہ بندی کے قیدی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے مشترکہ قومی معاملات میں اپنے عقائد کو شریک نہیں ہونے دیتے۔ اور ان کی تحریریں فرقہ بندی کے خلاف ہوتی ہیں +

١٨٧

ملا واحدی صاحب

نہایت مشہور اور بہت پرانے رسالہ نظام المشائخ دہلی کے ایڈیٹر ہیں اور دہلی میونسپل کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ ان کا خاندان شاہجہان بادشاہ کے زمانہ سے دہلی میں ہے۔ شاہجہاں نے انکے بزرگوں اور امام صاحب جامع مسجد کے بزرگوں کو مدینہ منورہ سے بلایا تھا۔ سیادت کی عقل اور سیادت کی ہمدردی اور دردمندی سے بھرپور ہیں۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ جھگڑے اور اختلاف کی باتوں سے ہمیشہ الگ رہتے ہیں۔ دوسروں کے جھگڑوں کو نہایت عمدگی کے ساتھ ختم کرا دینے کی ان کے اندر بہت اچھی صلاحیت ہے۔ میونسپل کمیٹی دہلی میں ان کی تقریریں اکثر ہندوؤں اور مسلمانوں کو یکساں پسند آتی ہیں۔ عمر چالیس سے زیادہ ہے۔ آٹھ بچوں کے باپ ہیں۔ اور خانہ داری کی مسنون راحت سے واقف ہیں۔ اور سچے مسلمانوں کی طرح بشاش زندگی بسر کرتے ہیں۔

تاجر اور وکیل اور ڈاکٹر

مولوی محمد ادریس ہاشمی

لمبا قد۔ ڈبلا بدن۔ لمبا چہرہ۔ گندمی رنگ۔ عمر جوان۔ آواز بلند۔ آنکھیں درمیانی اور سوچنے والی۔

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت علمائے ہند کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ورما ہاشمی فرنیچر فرم کے مالک ہیں۔ ایک اسکول میں تعلیم دینے کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی اقتصادی اور مالی اور حرفتی ضروریات کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور عمل کرنے کی سعی میں معروف رہتے ہیں۔ ان کے بھائی دہلی کی اُردو مبالغہ بولتے ہیں۔ یہ بھی اُن سے کم نہیں ہیں۔ ان کے انداز کلام میں بھی ایک لطف پوشیدہ ہوتا ہے۔ ورما ہاشمی نام کی ترکیب ان کے تجارتی اور اتحادی ذہنیت کو سامنے لاتی ہے۔ اور ان کی خوش اخلاقی و مہمان نوازی ان کے پکے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔

اگر امریکہ میں ہوتے تو فورڈ موٹر والے سے کوئی بڑا کارخانہ بناتے۔ ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے جتنا کماتے ہیں اس سے زیادہ کھلا دیتے ہیں۔

ذہین ہیں۔ حرفتی سمجھ بہت اچھی ہے۔ کئی بچوں کے باپ ہیں مگر کئی بیویوں کے شوہر نہیں ہیں۔ حالانکہ مولوی کے لئے یہ بات بہت عجیب ہے کہ وہ ایک ہی بیوی رکھتا ہو۔ ۱۸۸

بابو کیشب چندر

میانہ قد، دبلا جسم، جوان عمر، گندمی رنگ، دہلی کے قدیم باشندہ اور نہایت بے طمع وکیل ہیں۔ اپنے فرض کو دیانت اور امانت اور خلوص اور دانش کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ عام وکیلوں کی طرح لوگوں کو مقدمہ بازی میں مبتلا کر کے روپیہ کمانا نہیں چاہتے۔ بلکہ مقدمہ باز لوگوں کو مقدمہ بازی سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مزاج میں شرافت ہے، وضعداری ہے، مروت ہے، رحم ہے، ہمدردی ہے اور سیر چشمی بھی ہے۔ نام نمود سے بچتے ہیں۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ دلی میں جو چند انسان بستے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہیں۔

سید رضا مرزا

ڈبلا بدن۔ گول چہرہ۔ گندمی رنگ۔ میانہ قد۔ عمر جوان۔ عقل اور عمل بھی نوخیز اور جوان۔ پیشہ وکالت۔ قوم مسلمان۔ مذہب شیعہ۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے پچیسویں سالانہ جلسہ منعقدہ اپریل ۱۹۳۳ء کے روح رواں تھے اور ان کے حسن انتظام سے یہ جلسہ دہلی میں بہت کامیاب رہا۔ جیسے قانونی لیاقت میں شہرہ آفاق ہیں ویسے ہی عملی قابلیت بھی دہلی کے پبلک معاملات میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ بہت اچھے مقرر ہیں۔ شیعہ کانفرنس کے جلسوں میں ان کی تقریریں سنکر اندازہ ہوا کہ یہ ڈبلا آدمی موٹے تازے آدمیوں کی طرح خوش بیان ہے۔ خوش خیال ہے اور خوش عمل بھی ہے۔

ڈاکٹر سید سجاد ڈنٹسٹ

لمبا قد۔ ڈبلا بدن۔ چوڑا چہرہ۔ بڑی آنکھیں۔ بلند آواز قوم مسلمان۔ ذات سید بلول ضلع گوڑگانوہ کے رہنے والے ہیں۔ کشمیری دروازہ دہلی کے قریب مطب کرتے ہیں۔ سات برس تک امریکہ اور انگلستان میں دانتوں کی ڈاکٹری کی تعلیم پائی ہے اور اس فن میں بہت اچھی مہارت حاصل کی ہے۔ دہلی میں جتنے دیسی اور ولایتی دانتوں کے ڈاکٹر ہیں غالباً ان سب سے زیادہ امریکہ اور یورپ میں رہ کر وہاں کے ڈاکٹروں کے ساتھ کام کر کے تجربہ حاصل کیا ہے۔ ہندوستانی امراض دنداں کی تشخیص بہت اچھی کر سکتے ہیں۔ اور اس واسطے ان کا علاج بھی ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

بچپن سے تعلیم کے لئے دہلی میں رہتے تھے اور یہاں بھی اُن کا کیریکٹر بہت اچھا تھا۔ اور یورپ اور امریکہ میں بھی ان کی زندگی بہت شریفانہ گزری ہے۔ کانوں سے ذرا کم سنتے ہیں اس لئے جب کسی سے بات کرتے ہیں تو اس کو بہرا سمجھ کر آواز سے بولتے ہیں۔ نہایت غیور اور سیر چشم ہیں۔ حرص و طمع سے کوسوں دور ہیں۔ بہت اعلیٰ معاشرت رکھتے ہیں۔ بوڑھے والدین کا ادب کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت گزاری کو سعادت جانتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں یورپ و امریکہ کی کسی بُری خصلت نے ان پر اثر نہیں کیا۔ گویا مغربی لباس میں اصلی ہندوستانی ہیں جو مشرقی صورت میں مغربی سیرت رکھتے ہیں۔

[illegible] جنگ بہادر — [illegible] بہادر — حسن نظامی — نواب ابوالفتح خاں بہادر

[illegible] — صاحبزادہ [illegible] شاہ بہادر — [illegible] الامرا [illegible] الدولہ بہادر [illegible]

حیدرآباد دکن ۱۹۱۸ء



مولانا میرزا سمیع اللہ بیگ صاحب الکہنوی



نواب میرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدرآباد دکن



عالی ناظم یار جنگ بہادر
چیف سالار فوجی
اعلیٰ حضرت حضور نظام حیدرآباد



وزیر داخلہ قہستان

ب ہو ہ حمل اللہ ماں پ ی
حد د دں

ب ب مدحر حمل ہ د حج م ی ہ ب
حا د دں

مولوی عبد الرحمں حں صحب
افسر حراہ
حیدرآباد دں

ملاسر دا لمر اصعی سعید صاحب
حید آبادی لشمر مس

گنہ گاروں کے لیڈر

شیطان کا حلیہ

کوئی کہتا ہے وہ ہے۔ کوئی کہتا ہے نہیں ہے۔ اگر ہے تو بہت پرانا ہے۔ آدم سے پہلے آگ سے پیدا ہوا ہے سینکڑوں ہزاروں برس خدا کو سجدے کر چکا ہے۔ فرشتوں کی ملکوت یونیورسٹی میں پرنسپل بن کر سبق پڑھا چکا ہے ذات اقدس کی تجلیات جباری اور کبریائی میں فنا ہو کر منصور کی طرح انا الخیر (میں اچھا) ہوں۔ (انا من النار) میں آگ سے بنا ہوں؟ نعرہ لگا چکا ہے۔ مگر کوئی مولوی اس وقت عالم وجود میں موجود نہ تھا جو اس کی انانیت کو سولی پر چڑھاتا اسواسطے خدا نے اس کو خود سولی پر چڑھایا۔ خدا کی سولی مولویوں کی سولی نہ تھی بلکہ وہ ہر سولی سے نرالی تھی۔ یعنی خدا نے اس کو آزمائش اور امتحان کی سولی پر چڑھایا۔ جب اس سے کہا کہ تو میرے بنائے ہوئے خاک کے پتلے آدم کو سجدہ کر تو اس کے دل میں آزمائش کے لئے اتنا گھمنڈ بھڑکا دیا کہ وہ خود ہی بے اطاعتی کی سولی پر چڑھ گیا اور اس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ اس کو کیوں سجدہ کروں۔

جرم بھی بڑا تھا۔ مجرم بھی بڑا تھا۔ اور عدالت بھی بڑی تھی۔ اسواسطے سزا بھی بڑی ملی۔ کوئی مولوی ہوتا اور یہ کسی مولوی کے ہاتھوں پکڑا جاتا تو شرعی حیلہ نکال لیتا۔ توبہ کرتا اور چھوٹ جاتا۔ یہ شیطان تو ایک سب سے بڑے مفتی اور محتسب کا مجرم تھا۔ آخر تک نہ جھکا اور ددبدو کہتا رہا کہ میں قیامت تک زندہ رہوں تو تیرے بندوں کو تجھ سے منحرف کرنیکا کام کرتا رہوں عدالت بڑی تھی تو اس کا جواب بھی بڑا تھا۔ حکم ہوا۔ جا تجھکو قیامت تک امان ہے جو ہو سکے کر۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ مجھے اچھا معلوم ہوا کہ میں پہچانا جاؤں اس لئے میں نے خلقت کو پیدا کر دیا اور اس میں خیر کی ضرورت بھی تھی اور شر بھی درکار تھا لہذا تجھکو شر کا ٹھیکہ دے دیا۔ جا۔ اپنے شر کا پارٹ اس دنیا کے اسٹیج پر قیامت تک ادا کرتا رہ تاکہ انسان کو آزمایا جائے کہ وہ میرے حکم کی اطاعت کرتا ہے یا تیرے جال میں پھنستا ہے

یہ شیطان ہے۔ خبر نہیں لمبا ہے یا ٹھنگنا ڈاڑھی والا ہے یا بے ڈاڑھی۔ کالا ہے یا گورا۔ امیر ہے یا غریب۔ شہروں میں ہے یا جنگلوں میں اور ہے یا نہیں۔ تاہم ہر اچھے برے چھوٹے بڑے عورت مرد انسان کو اس کی شرارتوں کا کسی نہ کسی صورت سے شکار ہونا ہی پڑتا

ہے۔ اگر وہ کبھی میرے سامنے آجائے تو میں فوراً میلادی جنتری کیلئے اس کا فوٹو کھینچنے کی کوشش کروں۔ مگر وہ یہ کہتا ہوا فوٹو کے کیمرہ کے سامنے سے بھاگ جائے کہ جتنی فلم ایکٹرسین فوٹو گرافر کے سامنے آئیں وہ سب میری ہی ہم شکل ہیں۔ اب میرے فوٹو اور حلیے کی تم انسانوں کو کیا ضرورت ہے؟۔ میں تو تمکو راحت و اطمینان کی زندگی اور دینی دنیاوی زندگی کی خوبی سے محروم کرنیکے لئے خود ہی یورپ و امریکہ اور ہندوستان کی فلم ایکٹرسوں کے فوٹو دکھانے کے لئے سارے میں مارا مارا پھرتا ہوں۔ یہ سب ایکٹرسین قدرتی خوش جمال ہوں یا پوڈری خوش جمال ہوں میری ہی جھولی سے نکلا کرتی ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں اگر کسی کو میری صورت و سیرت دیکھنے کا شوق ہو تو وہ فلم ایکٹرسوں کی صورتیں دیکھ لے۔ اور اگر میرا مردانہ روپ دیکھنا ہو تو فلم کمپنیوں کے بعض مالکوں کو دیکھ لے کہ وہاں بھی میری ہی صورت جلوہ گر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ میرے فرائض ادا کرنے کو فلم بنواتے اور چلاتے ہیں۔

نمبر ۲ — نجمن

لمبا قد۔ کامنی بدن۔ گول چہرہ۔ آنکھیں نہ بڑی نہ چھوٹی۔ مگر پُر اثر ہیں۔ رنگ سانولا معلوم ہوتا ہے۔ اسٹیج پر گوری نظر آتی ہے۔ عمر جوانی کی راتوں اور مرادوں کے دنوں کی ہے مسلمان حساب نہیں جانتے۔ ریاضی نہیں جانتے جو نجمن کی عمر کا حساب بتا سکیں۔ یا اس کے قد کی رعنائی ناپ سکیں۔ نام جہاں آرا۔ فلمی دنیا کا نام نجمن مشہور ہے۔ جس سے اس کے لکھنوی ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ سلوچنا کے بعد ہندوستان میں فلم اسٹیج پر اس سے زیادہ کوئی مشہور ایکٹرس نہیں سنی جاتی۔ وہ بہت اچھا گاتی ہے۔ اس کی آواز میں رس ہے۔ اور وہ گانے کے فن کی ماہر معلوم ہوتی ہے۔

اس کے ایکٹنگ میں شوخی و شرارت نہیں ہے۔ بلکہ ایک وقار اور مصنوعی متانت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی رفتار اور گفتار میں ایک سلیقہ اور تمیز ہے۔

کہا جاتا ہے وہ پیشہ ور رقاصہ ہے۔ اور اسٹیج پر اس کے کام سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ رقص اور اس کے لوازمات کو اتنا ہی جانتی ہے جتنا پیشہ ور کو جاننا چاہیئے۔ فلم کے مشاہدہ سے اس کی سیرت کا جس قدر اندازہ کرنا ممکن ہے، یہ ہے کہ وہ اپنے کام کو نوکری کے جبر سے نہیں بلکہ دلی شوق سے کرنے والی نظر آتی ہے۔ وہ یقیناً سمجھتی ہے کہ وہ فلم کے ذریعہ

اپنی نمائش ہی کی پابند نہیں ہے۔ اور فلم والوں کو روپیہ دلوانا ہی اس کا فرض نہیں ہے۔ بلکہ فن اور آرٹ کا بڑھانا اور آنے والے ہندوستان میں موسیقی کو زندہ کر دکھانا ہے جس کے بغیر ملک فیشن ایبل نہیں بن سکتا۔ وہ اور اس جیسی سب خوبصورت ایکٹرسیں جب ڈرامہ نویسوں کے ان الفاظ کو تماشائیوں کے سامنے بولتی ہیں جن میں بیسوا کی بُرائیاں ہوتی ہیں تو اُن کا دل ہنسا کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ ان الفاظ سے طوائف بازی کا ذوق کم نہیں ہوتا۔ بلکہ جذبات میں نیکی آمیز گناہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسی عورتیں فلم میں نہ ہوں تو کوئی فلم دیکھنے نہ آئے۔ اور فلم کے ذریعہ جو فائدہ دماغوں اور ذہنوں کی تبدیلی کا اُٹھایا جاتا ہے وہ حاصل نہ ہو سکے۔

یہ ہے کجن کا سراپا۔ کجن کا حلیہ جس کی ہر جگہ دھوم ہے +

سلوچنا

۱۹۰

میانہ قد۔ خوب گوری۔ گداز بدن۔ چہرہ کتابی۔ آنکھیں رسیلی نکیلی۔ بالی بھولی والی۔ اور بڑی بڑی۔

قوم کی یہودن۔ مذہب دل نوازی۔ پیشہ فلم میں ناچنا۔ اور سارے جسم سے شاعری کرنا۔ عمر تم پوچھو تو سولہ۔ وہ پوچھیں تو کبھی سولہ سے کم اور کبھی سولہ سے بہت زیادہ۔ اور کبھی انجان ہو کر کہے۔ اماں کو معلوم ہے کہ میں کتنے برس کی ہوں۔

وہ پیشہ ور رقاصہ نہیں ہے۔ ایک غریب اور شریف گھرانے کی لڑکی ہے۔ ٹائپسٹ تھی۔ سینما والوں نے اسٹیج پر لاکر چمکایا۔ اس کو بھی اور خود اپنے اسٹیج کو بھی۔

سلوچنا اس کا فلمی نام ہے۔ ماں باپ کا رکھا ہوا نام کچھ اور ہے۔ مگر اب ملک کا ہر آدمی سلوچنا ہی نام جانتا ہے۔

وہ ہندوستانی ایکٹرسوں میں سب سے زیادہ مرغوب و مقبول عام و خاص ہے۔ گو سب سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے۔

وہ اُردو زبان بمشکل بولتی ہے۔ اور اس کو گانا بھی نہیں آتا۔ مگر اس کی ہر حرکت میں اور ہر ادا میں ایک ایسی موسیقی ہے اور ایسی شوخی ہے اور ایسی بیباکی ہے کہ یورپ و امریکہ کی بھی کسی مشہور ایکٹرس میں نہیں پائی جاتی۔

اس کا اثر فلم دیکھنے والے ہندوستان کے لئے طاعون اور ہیضہ اور ملیریا کے جراثیم سے زیادہ متعدی ہے۔ وہ اسٹیج کی حکمراں ہے۔ جو توپوں۔ ہوائی جہازوں۔ اور تسیا کن کشتیوں کے بغیر سینما دیکھنے والوں پر حکومت کرتی ہے۔ اس کے دیکھنے میں۔ اس کے بولنے میں۔ اور اس کے متحرک ہونے میں ایک جادو چھپا رہتا ہے۔ وہ اپنی قسمت کو نہیں جانتی مگر اس کی قسمت اس پر بہت مہربان ہے۔

وہ انکم ٹیکس لگانے کے قابل ایک دولت ہے۔ اور نیلام کرنے اور شراب فروشوں کو ٹھیکہ پر دینے کے لائق دیسی شراب ہے۔ وہ مجسم جوا ہے۔ ایسا جوا جہاں ہارنے کے سوا جیت کبھی نہیں ہوتی۔ وہ ایک ایسی قانون شکنی ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے کوئی آرڈیننس نہیں بن سکتا۔

وہ بولتی ہوئی جھاڑو ہے جو غریب ہندوستانیوں کی جیب صاف کر کے دولت کا سارا کوڑا فلم کمپنیوں کی جیب میں پھینکتی رہتی ہے۔ اور وہ ایک ایسی ہندوستانی عورت ہے جس کے فن کے کمال پر صاحب کمال ایکٹر اور ایکٹرسیں اور ان کے قدردان فخر کر سکتے ہیں۔ اور اس سے ہندوستانی آرٹ کی زندگی ثابت ہونے لگتی ہے۔

بس یہی سلوچنا ہے جس کی اتنی دھوم ہے۔

نئی روشنی کا فرعون

ٹھگنا قد۔ جیسے ورزش کا مگدر۔ موٹا بدن۔ جیسے ڈنلاپ ٹائر کی اشتہاری تصویر۔ رنگ نہ گورا۔ نہ کالا۔ نہ گندمی۔ نہ سانولا۔ نہ پھیکا نہ میٹھا نہ کڑوا نہ کسیلا۔ بلکہ کالے سفید تلوں کی ملی ہوئی بھوسی کی رنگت ہے۔ چہرہ سلولائٹ ساخت کے کھلونوں سے مشابہ ہے۔ نہ گول ہے نہ کتابی۔ دیکھنے میں انسانی صورت ہے مگر فرشتوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی نہیں بلکہ شداد نے اپنی بہشت بناتے وقت کسی کمہار سے بنوائی ہوگی۔ آنکھیں مگرمچھ کی طرح چھوٹی چھوٹی۔ زمین کی طرف جھکی ہوئی۔ گردن صراحی دار نہیں ہے۔ نہ لمبی ہے بلکہ بہت کوتاہ ہے۔ پیشانی کنجوس کا دل ہے۔ بولنے کا ڈھنگ نہ چینی ہے نہ جاپانی۔ ایرانی ہے نہ تورانی جب بولتا ہے تو الفاظ منہ سے اس طرح اُچھل اُچھل کر۔ اُبل اُبل کر۔ چیخ چیخ کر باہر گرتے ہیں جیسے مکئی کے دانے بھاڑ سے بھُن بھُن کر باہر گرا کرتے ہیں۔ یا جیسے ربڑ کی پچکاری سے جیبی قلم میں روشنائی کے قطرے ٹپکائے جاتے ہیں۔ ازل کے دن جب خندہ پیشانی تقسیم ہو رہی تھی تو یہ ذرا سو گیا تھا۔ اس لئے اس کا منہ ہر وقت غصہ سے سوجا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اپنی عارضی چند روزہ نوکری کی خاطر سے

کبھی مسکرانا چاہتا ہے تو اُجالے میں اندھیرا ہو جاتا ہے اور کائنات کی زندہ دلی سہم کر چھپ جاتی ہے۔ چلتا ہے تو مکھنے ہاتھی یا ارنے بھینسے کی طرح جھومتا ہوا چلتا ہے اور فارسی کا یہ مصرع پڑھنا پڑتا ہے کہ "مُردم بہ ایں طرزِ خرامیدن تو" عمر چالیس سال سے زیادہ ہے۔ اور وہ خود اس کے کان میں کہا کرتی ہے کہ "چہل سال عمرِ عزیزت گزشت مزاجِ تو از حالِ طفلی نہ گشت"۔ تین ہزار روپے ماہوار کماتا ہے۔ مگر تین پیسے ماہوار کی حیثیت میں دکھائی دیتا ہے۔ آدمی ہے مگر آدمیت سے محروم۔ ہندوستانی ہے لیکن اگر اس کے سارے جسم کو کھرچ ڈالا جائے تو تین ماشے چار رتی ہندوستانیت بھی اندر سے نہ نکلے گی بلکہ نخوت، تکبر۔ خود پسندی۔ بیرحمی۔ مردم آزاری کے بُرادہ کا ایک انبار پایا جائیگا۔ اس کا نام مسلمانوں کا سا ہے مگر اسلامی نام سے نفرت کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ستانے اور نقصان پہنچانے میں اس کو مزا آتا ہے۔ نماز پڑھنے والوں کو مکار۔ روزہ رکھنے والوں کو احمق۔ زکوٰۃ دینے والوں کو فضول خرچ۔ حج کرنے والوں کو عقل باختہ تصور کرتا ہے اپنی ساری زندگی میں کبھی کسی مسلمان کو فائدہ پہنچانیکا گناہ نہیں کیا۔ صبح سے شام تک سوچتا رہتا ہے کہ مسلمانوں کو کیونکر نقصان پہنچائے

نائکہ کے خصائل

بڑھیا رنڈی کو نائکہ کہتے ہیں۔ اور قحبہ بھی اسی کا نام ہے۔ جب بازاری عورت کی جوانی ختم ہو جاتی ہے تو وہ اپنی بیٹی کو حرام کاری کے پیشہ کے لئے تیار کرتی ہے اور اس کو فریب، مکر اور جھوٹی عشقبازی کے طریقے سکھاتی ہے۔ اور بدقسمتی سے اسکے ہاں بیٹی نہ ہو تو دولت خرچ کر کے غریبوں کی خوبصورت لڑکیاں پال لیتی ہے اور اس قسم کی لڑکی کو جو بُرے کام کے لئے پالی جائے **نوچی** کہا جاتا ہے۔

نائکہ نوچی کو عمدہ کھانا کھلاتی ہے۔ عمدہ کپڑا پہناتی ہے۔ ناچ، گانا سکھاتی ہے، اور ہر وقت اُس کے کان میں خود بھی ڈالتی رہتی ہے اور استادوں سے بھی کہلواتی رہتی ہے کہ مرد بڑے بے وفا ہوتے ہیں کبھی ان سے محبت نہ کرنی چاہیئے۔ اور جب مرد محبت کا دعویٰ کرے تو اس کو اس کان سے سنکر دوسرے کان سے اُڑا دینا چاہیئے کیونکہ وہ بالکل جھوٹا دعویٰ ہوتا ہے۔ البتہ مرد کے سامنے اپنی محبت ظاہر کرنی چاہیئے۔ اور کوئی طریقہ یقین دلانے کا باقی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اگر مرد بوڑھا ہو یا بدصورت ہو تب بھی نوچی کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہاں آنے والے کو بوڑھا یا بدصورت نہ کہے، بشرطیکہ وہ دولتمند ہو اور اس سے کچھ وصول ہونے کی امید ہو۔

نائکہ ظاہر میں ایک سن رسیدہ۔ خاموش اور دنیا سے بیزار عورت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن وہ شیطان کی خالہ ہے۔ اور گربہ مسکین ہے۔ دنیا کے تمام سیاسی مدبرین ترازو کے ایک پلڑہ میں رکھے جائیں اور دوسرے پلڑہ میں ہندوستان کی کسی نائکہ کو رکھدیا جاتے تب بھی ڈپلومیسی اور فریب کاری اور غلط بیانی میں نائکہ کا پلہ جھک جائیگا۔ وہ اپنی نوچی کے ذریعہ خوب کماتی ہے اور اس کی حرص ہمیشہ جوان رہتی ہے۔ اور وہ اس کمائی سے بعض وقت حج بھی کرتی ہے اور پیروں فقیروں کی نذر نیاز بھی کرتی ہے۔ اور محرم کو بھی بہت مانتی ہے۔ لیکن وہ یزید، شمر سے بڑھ کر بے رحم اور ستم گر طبیعت رکھتی ہے اگر قانون اجازت دے تو ایسی عورتوں کو شارع عام میں آدھا دفن کر دیا جاتے اور راہ گیر ان پر تھوکا کریں اور اس طرح سسک سسک کر ان کی جان نکل جایا کرے۔

رنڈی

ایک قسم کی عورت ہے جسکو رنڈی کہتے ہیں۔ بیسوا اور طوائف بھی اسی کا نام ہے۔ اس کا پیشہ اپنی عزت و عصمت فروخت کرنا اور جھوٹ، فریب مکر اور فرضی عشق بازی کے ذریعہ ہندوستان کے امن اور اطمینان اور دولت کو برباد کرنا ہے۔ ہندوستان کے باہر بھی ہر ملک اور ہر شہر میں یہ پیشہ ور عورتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر ہندوستان کی طرح ڈاکو اور قزاق نہیں ہوتیں بلکہ اپنے پیشہ کی دوکان آراستہ کر کے بیٹھتی ہیں۔ گاہک تھوڑی دیر کے لئے آتے ہیں اور ایک بناوٹی تفریح کی نیت باندھ کر منہ کالا کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں اس پیشہ کی حالت سب سے نرالی ہے یہاں ہر رنڈی کے گھر میں ایک مکھی مار کا نمذ رہتا ہے جس پر بہت سی عیاش مکھیاں آکر بیٹھتی ہیں اور چپک کر رہ جاتی ہیں اور بہت عرصہ تک جانکنی میں مبتلا رہ کر مر جاتی ہیں۔ یعنی ہندوستانی رنڈی کے گھر میں جو مرد آتے ہیں ان کو پہلی ہی ملاقات میں منہ کالا کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ہفتوں، مہینوں اور بعض اوقات برسوں کی حاضر باشی اور درباداری کے بعد یہ موقعہ میسر آتا ہے اور اس عرصہ میں رنڈی کپڑوں کی، زیورات کی فرمائشیں کر کے اپنے عاشق کی ساری دولت غارت کر دیتی ہے

یہ رنڈی ہندوستان کی آدھی تباہی کا باعث ہے۔ جتنی جائدادیں سودخواروں کے پاس دولتمندوں کی رہن اور بیع کے ذریعہ جاتی ہیں انمیں زیادہ حصہ رنڈی بازی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ عورتیں فرضی ہنسنا اور فرضی رونا اور فرضی اظہار محبت کرنا بچپن سے سیکھتی ہیں اور اس پارٹ کو اس آرٹ سے ادا کرتی ہیں کہ یورپ اور امریکہ کا کوئی ایکٹر انکی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ نوجوان اخباروں میں پڑھتے ہیں۔ کتابوں میں پڑھتے ہیں۔ اور روزانہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ رنڈیوں کی مکاری اور

از حسین بن حسن نظامی

قزاقی اور فریب کاری نوجوانوں کو تباہ کر رہی ہے اور ان کی محبت بالکل جھوٹی اور بناوٹی ہوتی ہے۔ پھر بھی یہ نوجوان ان رنڈیوں کی بناوٹی محبت کو مان لیتے اور اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ اور انڈین ینگ پارٹی اس پیشہ کے ہاتھوں تباہ ہوتی چلی جاتی ہے۔

مجرموں کے لیڈر وکیل

اگرچہ جرائم پیشہ لوگوں کے لیڈر وکیلوں اور بیرسٹروں کے علاوہ رشوت خوار پولیس والے بھی ہوتے ہیں لیکن مجرموں کی لیڈری کا بڑا حصہ وکیلوں ہی کے حصہ میں آتا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹے اور دغاباز اور خائن اور قاتل اور مفسد اور چور کی عدالت میں جاکر حمایت کرنے کا پیشہ کرتے ہیں اور ہر جھوٹ کو سچ بنانا چاہتے ہیں۔

مگر سب وکیل یکساں نہیں ہوتے ان میں اچھے بھی ہوتے ہیں نیک نیت بھی ہوتے ہیں۔ سچے مقدمے لینے والے بھی ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر وکیل اور بیرسٹر اور مختار ایسے ہی ہوتے ہیں جن پر مجرموں کے لیڈر کا خطاب صادق آتا ہے۔ یہ لوگ دنیا کے امن اور خانگی زندگی کے اطمینان کے ڈاکو ہیں۔ اپنی فیس کے لئے لوگوں کو باہمی فساد اور مقدمہ بازی کے مشورے دیتے ہیں اور چوروں اور ڈاکوؤں اور ہر قسم کے مجرموں کو جرائم کے قانونی ہنر سکھاتے ہیں

ہندوستان میں جتنے سیاسی لیڈر ہیں وہ سب یا اکثر پہلے وکالت کا پیشہ کرتے تھے۔ ان میں سے بعض اس پیشہ کی برائیوں کو محسوس کرکے تارک ہوگئے جیسے کہ گاندھی جی ہیں اور مالوی جی ہیں اور مسٹر سی۔ آر داس تھے اور نہرو جی تھے۔ مگر بعض لیڈر ایسے ہیں جو ابتک وکالت کا پیشہ بھی کرتے ہیں اور لیڈری بھی کرتے ہیں۔

اچھے وکیلوں کو الگ کردیا جائے اور برے وکیلوں کو دیکھا جائے تو ہر ایک وکیل سیاہ ضمیر نظر آئیگا اس کے دل اور زبان میں زمین آسمان کا فرق ہوگا اس میں رحم اور خدا کا ڈر ڈھونڈے سے نہ ملیگا۔ وہ فیس لینے کے بعد موکلوں کے ہاتھ نہیں آتا۔ مگر فیس لینے سے پہلے موکلوں کا فدوی تابعدار معلوم ہوتا ہے۔

ہندوستان میں آدھی تباہی رنڈیوں کے ہاتھوں سے ہو رہی ہے اور آدھی تباہی وکیلوں کے اور مقدمہ بازیوں کے ذریعہ ہو رہی ہے

اپریشن کے ڈاکٹر

ہندوستان میں ڈاکٹر اور ڈاکٹری کا جب سے رواج ہے بیماریاں بڑھ گئی ہیں اس میں شک نہیں کہ بعض ڈاکٹر اپنے فن کے سبب ماہر اور رحم دل اور خادم خلق ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں بعض اپریشن کرنے والے ڈاکٹر بہت بے رحم اور بہت خود غرض اور بہت زیادہ لوٹ مار کرنیوالے پائے جاتے ہیں۔ ان میں یورپین بھی ہیں اور دیسی بھی ہیں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی ہیں۔ مشنری ڈاکٹر بھی ہیں اور سرکاری نوکر بھی اور آزاد پیشہ والے بھی۔ یہ بے ضرورت اپریشن یعنی جراحی کرتے ہیں اور اس کی اتنی بڑی بڑی فیسیں لیتے ہیں جنکو غریب ہندوستانی برداشت نہیں کرسکتے۔

لکھنؤ کے ایک ڈاکٹر کا حال سنا کہ اس نے ایک مریض کے اپریشن کی فیس تین سو روپیہ بتائی اور جب معاملہ طے ہوگیا اور مریض کو اپریشن کے کمرہ میں میز پر لٹا دیا گیا تو ڈاکٹر نے مریض کے وارثوں سے کہا کہ میں نے فیس کم کہی۔ اب مریض کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اپریشن بہت بڑا ہے اور پانچسو روپے سے کم اس کی فیس نہ ہوگی۔ وارثوں نے مجبوراً پانچسو روپے منظور کرلئے اور ڈاکٹر نے مریض کو بیہوش کرکے پیٹ میں شگاف بھی دیدیئے اسکے بعد ڈاکٹر کمرہ کے باہر آیا اور وارثوں سے کہا کہ شگاف دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ اپریشن بہت پیچیدہ ہے اور اس میں مجھے بہت زیادہ محنت کرنی پڑے گی ورنہ مریض کی جان کا خطرہ ہے۔ لہذا اس اپریشن کی فیس ایکہزار روپے لوں گا وارثوں نے یہ بات سنی تو اپنے بیمار کی جان بچانے کیلئے با دل ناخواستہ ہزار روپے فیس منظور کرلی اور تب اس ڈاکٹر نے اپریشن کو مکمل کیا۔

بس ایسے ڈاکٹر چاہے گورے ہوں یا کالے مشنری ہوں یا سرکاری نوکر عورتیں ہوں یا مرد۔ سب گنہگار ہیں۔ بلکہ گنہگاروں کے لیڈر ہیں۔

آجکل بمبئی میں جرمنی کے چند یہودی ڈاکٹر آئے ہوئے ہیں اور وہ بھی اسی قسم کی ڈاکٹری کر رہے ہیں یعنی بیشمار فیسیں لیتے ہیں اور ہندوستان کے ناسمجھ باشندوں کو ہنرمندی کے سبز باغ دکھاکر لوٹتے ہیں۔

وکالت اور ڈاکٹری اور رنڈی کا پیشہ یہ سب ہندوستان کو مفلس بنانے والے ہیں۔ پہلے حکیم لوگ پیسہ دو پیسہ کی دوا سے علاج کرتے تھے۔ اب ان ڈاکٹروں نے علاج کا خرچ سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچا دیا ہے۔ اور ہندوستانی لیڈروں کو اس لوٹ سے پبلک کو بچانے کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے۔ کیونکہ لیڈروں میں اکثر وکیل ہی ہیں جو پبلک کی توجہ اس طرف نہیں ہونے دیتے۔



[illegible] راجه سر اعجاز رسول خان بهادر قدوائی
رئیس ریاست جهانگیر آباد



شہزادہ معظم جاہ بہادر اعلیٰ حضرت حضور نظام کے چھوٹے فرزند
اور شہزادہ ولی عہد بہادر کے حقیقی بھائی



مولانا سر محمد یعقوب صاحب اسپین کے پایہ تخت
غرناطہ میں بہ لباس عربی



ڈاکٹر ضیاءالدین احمد، سی - آئی - ای



م ں سر محمد شفیع مرحوم

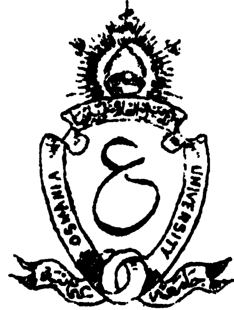
موجودہ حضور نظام کے خاص دستخط

۲۱ شوال ۱۳۵۱ھ

عثمان

مغل حکومت کے زمانہ کے ایک انگریز افسر کا خط حضور نظام کے وکیل دہلی راؤ ہیرا نند کے نام





لارڈ ارون سابق وائسرائے ہند کے دستخط

سر ہنری کریک ہوم ممبر گورنمنٹ ہند کے دستخط

لارڈ کرزن سابق وائسرائے ہند کے دستخط

Curzon

موجودہ وائسرائے کی بیگم لیڈی ولنگڈن اور لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کے دستخط

Willingdon

Marie Willingdon

لیڈی سر مالکم ہیلی سابق گورنر کے اردو دستخط

سکندر ہیلی

مسٹر گلانسی پولیٹیکل سکرٹری وائسرائے کے دستخط

B.J. Glancy

مولانا الیاس برنی ناظم محکمہ ترجمہ عثمانیہ کے دستخط

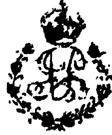
محمد الیاس برنی

مغل حکومت کے زمانہ میں دہلی کے اخبار نویس حکومت حضور نظام کو اس قسم کی خبریں ہرکاروں کے ذریعہ بھیجتے تھے

کیفیت حضور اقدس اعلی اینست که حیات مقدس در درگاه خواجه صاحب رونق افزا و مدام
بسیر و شکار و عیش و نشاط مشغول انسو خواهد است که بعد ملاحظه میله ماه کشن کلو و شاه آباد
که هر روز پنجشنبه تاریخ چهارم ماه ذی قعده خواهد شد در باغ روشن آرا که بیرون شهر شاهجهان آباد
است رونق بخش گردیده تا یکماه در آنجا رونق افروز مانده بعد از آن داخل قلعه مبارک خواهند
شد و لاٹ گورنر بهادر از کوه شمله معاودت کرده تا تاریخ بست و چهارم ماه انگریزی داخل
لشکر خود که متصل انباله اجتماع میشود داخل گشته برای دوره ملک پنجاب تا کشمیر و
اٹک و ملتان وغیره خواهند گشت و بعد سال بطرف ولایت متوجه خواهند گردید بجای
ایشان گورنر دیگر خواهد آمد و مهاراجه جیاجی راو سیندهیه بهادر بدستور در گوالیار مقیم
یکروز برای سیر و شکار سوار شده بودند بوقت معاودت بسبب شدت بارش باران رحمت الهی
نیم پهر از وقت آمده داخل باره خود گشتند و راجه گلاب سنگه بوقت رخصت و معاودت از
راه خیرخواهی بجناب لارڈ صاحب بهادر عرض کرده بود که از فلان راه تشریف نه برند خصوصاً
گفت که تاریخ بیست و نهم از همان راه معاودت کرده می‌روند که یک گروه افغانان
حمله آورده صاحبان را گرفتار کرده میبرند دیگر احوال مفصل از عقب معروض خواهد داشت
و دیگر احوال راجهای اضلاع و نرخ غله وغیره بدستور معروضه سابق دیگر
خیریت است

تحریر ۲۹ ماه ذی قعده ۱۲۶۶

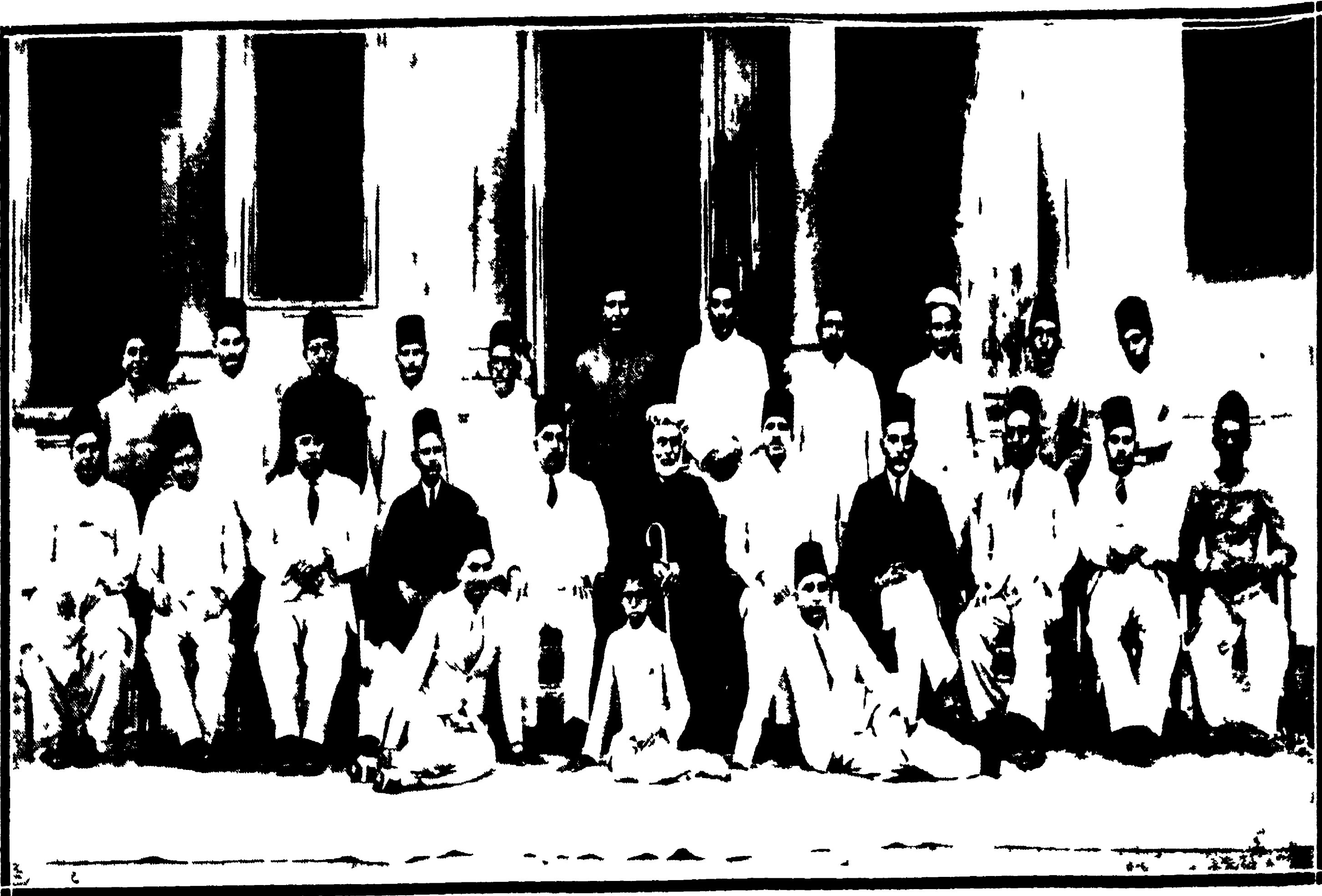
مسٹر ہائینس انسپکٹر جنرل پولس ملک حضور نظام کے ہاتھ کا لکھا ہوا اردو خط



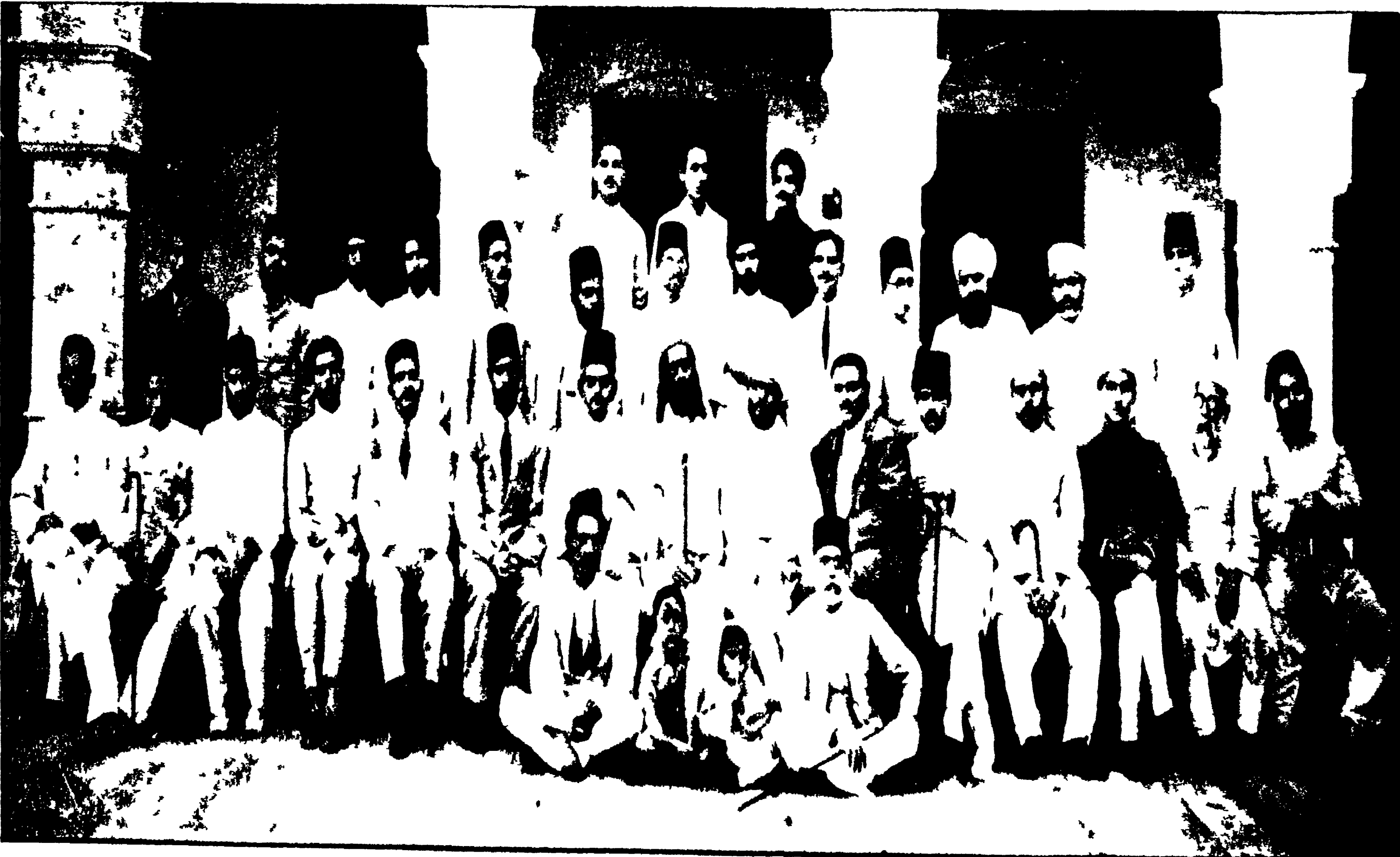
جناب من۔ آپ کا خط وصول ہوا۔ توقع ہے کہ آپکی طبیعت بخیر ہے۔
میں نے آپکی ڈائری کا اقتباس جو آپ نے بھیجا غور سے پڑھا۔ درحقیقت
آپ نے اس میں مبالغہ کیا۔ یہ صحیح ہے کہ میں اردو لسان اور اردو
ادب میں بہت دلچسپی لیتا ہوں۔ چند سال ہوئے میں اردو زبان کا
فاضل تھا لیکن گزشتہ چار پانچ سال سے میں زیادہ تر انگریزی
زبان میں کام کرتا رہا۔ اس وجہ سے میں اردو زبان بھولنے لگا۔ اب ۱۹۶
حیدرآباد میں مجھے اردو زبان میں کام کرنے کا موقع ملا اور میں متوقع ہوں
کہ میں آپ کے لسان سے میں پھر خوب واقف ہو جاؤنگا
حال میں ایک صدمہ مجھے ہو لیا۔ میری ایک دختر کی طبیعت علیل ہو گئی
اور میری میم صاحبہ اُنکو بغرض علاج ولایت لے گئی۔

فقط۔

[illegible]　　۱۷ ستمبر ۱۹۴۵ء



احمد آباد کے لیڈر اور مشائخ اور اخبار نویس اور حکام



دہلی اور پنجاب اور یوپی کے ہندو مسلمان سکھ ایڈیٹر ادیب اور اخبار نویس اخبار ریاست کے دفتر میں



مسٹر ساھنی ایڈیٹر نیشنل کال دھلی نے جاپان کے نامور اخبار نویسوں اور دھلی کے اخبار نویسوں کو میڈن ھوٹل دھلی میں جمع کیا



حکیم مومن خانصاحب مومن دہلوی



ساعر صاحب نطامی جن کا کلام
ادارۂ مشرق کے نام سے شائع ہوا ہے

مہمت ... داش دس اور ... فقیر مشقی اد واحدی صاحب اور ... حن



سید نقائی صاحب
ایڈیٹر پیشہ دہلی

پروفیسر حامداللہ صاحب [illegible]

[illegible] دہلوی

تصویرِ خصائل

انگریز کے خصائل

ہندوستان کا حاکم اور خبر نہیں کہاں کہاں کی حکومت کا دعوے دار۔ عقل کا پورا۔ آلو کھاتا ہے بیل کا گوشت بھی اسکو بھاتا ہے۔ اس لئے جان بُل کہلاتا ہے۔

لوگ اسکو خود غرض مطلبی کہتے ہیں۔ مگر سرف سیاست کے کاموں میں اسکو ایسا بننا پڑتا ہے ورنہ یورپ کی کوئی قوم اسکی برابر سچی، ملنسار، ہمدرد اور انسان کے کام آنے والی نہیں ہے۔ وہ احسان کو یاد رکھتا ہے اور بدلہ دیتا ہے۔

وہ دبتا ہے تو چیونٹی بن کر کاٹتا ہے، دباؤ سے نکلتا ہے تو کبھی تو ہاتھی بن کر سونڈ ہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے اسکو دیر میں عقل آتی ہے۔ مگر اسکی عقل تو ہمیشہ اس کے قابو میں رہتی ہے۔ جاتی ہی کہاں ہے جو کہیں سے جلدی یا دیر میں آئے

سوائے سیاسی ضرورتوں کے انگریز ہر حصۂ زندگی میں فیاض اور شیر دل ہے۔ مگر باتونی نہیں ہے اسلئے ذرا مغرور نظر آتا ہے

مصیبت کے وقت ایسا دلیر بن جاتا ہے کہ کوئی آفت اسکے چہرے کی رنگت کو بھی نہیں بدلتی۔ اس کو جاہل اور بے عقل آدمیوں سے ایسا کام لینا آتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ وقت کا پابند اور انتظام میں دنیا کی قوم سے بڑھا ہوا ہے اسکے تاجر ہندو بنیوں کی طرح کنجوس نہیں ہوتے مگر گاہک کے دوست اور ہمدرد بنکر معاملہ کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے گاہک کو اپنا بنا لیتے ہیں۔ ان کو تجارتی مال دکانوں پر سجانے اور مال کے پارسلوں کو عمدہ بنا کر بھیجنے میں کمال حاصل ہے۔

ہندو کے خصائل

ڈاڑھی منڈاتا ہے، دھوتی باندھتا ہے، سر پر چوٹی رکھتا ہے گائے گنگا، گیتا، گائتری، اگا ندھی کے پانچ کاف کا پجاری ہے۔

مذہبی معاملات میں بہت سادہ لوح اور جلدی یقین کرنے والا اور بہت سچا اور بہت رحم دل اور سب کچھ قربان کر دینے والا ہے۔

روپیہ کے معاملہ میں بڑا ہوشیار۔ تیجر میں جونک لگانے والا۔ سود لینے میں بے رحم اور ہر سچائی کو چھوڑ سکنے والا ہے۔

سیاسی معاملہ میں انگریز کے دل کی بات سمجھتا ہے اور وہاں وار کرتا ہے جہاں کاری ضرب پڑے اور ایسا چمٹتا ہے کہ پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے

ہندو کو کیمیا آتی ہے مگر اس کیمیا کے شوق سے بھاگتا ہے جہاں کچھ خرچ کرنا پڑے۔ وہ سورج دیوتا کو بھی پانی کی قربانی دیکر خوش کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ سورج اسکو بے شمار دولت دیتا ہے۔ اس کے برہمن انگریزوں سے زیادہ دوراندیش اور سو برس پہلے انتظام کرنے والے ہیں۔ اس کے چھتری بھولے اور سیدھے سپاہی اور فیاض ہیں۔ اس کے ویش ایک ایک روپیہ کو پانچ بنانے والے مگر قومی سرمایہ کو مستحکم کرنے والے ہیں۔ اس کے شودر محنتی، صبر کرنے والے تابعدار معصوم ہیں۔

ہندو ہندوستان میں بانجھ نہیں ہے۔ اس کے ہاں گاندھی جیسا فرزند پیدا ہو سکتا ہے۔ جو نئی دنیا کے ہر دل میں گھس جاتا ہے۔ ہندو ہندوستان میں ہمیشہ رہیگا اور اسکو رکھنا ہی پڑے گا کیونکہ اس میں رہنے کی صلاحیت ہے

۱۵۷

سکھ کے خصائل

لمبا تڑنگا۔ لمبے بال والا۔ کیس، کنگھا، کچھ، کڑا، کربان، پانچ کاف کو پوجنے والا۔ ہندو سے نکلا ہے۔ اسلام کے خیالات و مراسم و لٹریچر سے اپنا قومی ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ اور بہت اچھا تیار کیا ہے۔

جسم مضبوط۔ دل قوی۔ مزاج کا ضدی۔ بات کا پورا۔ اس کو جس پہلو سے دیکھو ہر رُخ سے سکھ نظر آتا ہے۔

غدر ۱۸۵۷ء میں اس نے اور پنجابی مسلمان نے مل کر انگریز کو ہندوستان دلوایا تھا۔ بعد میں عقل آئی تو انگریزوں کے خلاف ہو گیا۔ اس کی عقل حیات بل کی طرح ذرا موٹی ہے مگر اس کی جرأت کو دیکھ کر سب اس کی عقل کو نازک اندام کہنے لگتے ہیں۔

بہادر ہے، فیاض ہے، فضول خرچ ہے، کل کے فکر سے غافل ہے مگر خوب محنت کر سکتا ہے اور کبھی نکما نہیں رہتا۔ روزی کیلئے ہر ملک میں پہنچ جاتا ہے اور سب کام کر لیتا ہے۔ پہلے دودھ لسی پیتا تھا۔ اب چا پیتا ہے تمباکو کا دشمن ہے۔ اس لئے شراب سے دوستی کر لیتا ہے۔

پنجاب میں اسکی آبادی زیادہ ہے۔ جلدی بیدار ہوتا ہے۔ جھٹکہ کا گوشت کھاتا ہے۔ مندروں اور مسجدوں کو ڈھاتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔

اپنے مذہب کا پابند ہی نہیں عاشق ہے۔ اور اس کے مذہب نے اسکی زندگی کو اچھا بنانے کا کوئی قاعدہ باقی نہیں چھوڑا۔ اس کے نام ہی مقرر ہیں احکام بھی مقرر ہیں۔ اور وہ ان مقررشدہ قواعد کا پورا پابند نظر آتا ہے مگر دور اندیشی کی عقل نہیں رکھتا۔

مسلمان کے خصائل

لمبی ڈاڑھی، مونچھ کتری ہوئی، اور آج کل ڈاڑھی منڈائے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔

پہلے ہندوستان کا حاکم تھا۔ اب انگریزوں اور ہندوؤں سے حکومت مانگا کرتا ہے۔ اور قدیمی ہمت کو بھول گیا ہے

مذہب کا دیوانہ ہے۔ فریادے زیاں عقیدہ کو خیر سمجھتا ہے۔ مذہب کی معمولی بات پر جان دے ڈالتا ہے۔ بڑا بھولا ہے۔ ملائی کی رکابی چرا کر لے لو اور اس کے بدلے ڈھکی ہوئی روٹی رکھ دو مگر زبانی تعریف کردو تو روٹی کو ملائی تسلیم کرکے روکھی روٹی اس کو لگا کر کھا لیتا ہے "چکھ مال مال ودھن کو کوڑی نہ رکھ کفن کو" اس کا مقولہ بھی ہے۔ اور اسی پر اس کا عمل بھی ہے۔ ایک روپیہ کی آمدنی ہو تو ایک سو روپے خرچ کرنا چاہتا ہے۔ عورتوں اور سود خواروں 19

سے تعلق پیدا کرنا اسکی عادت ہو گئی ہے۔

بڑا وفادار ہوتا ہے۔ اس کی برابر بات کا پورا دنیا کی قوموں میں نظر نہیں آتا۔ درگزر اور چشم پوشی اس کی خصلت ہے۔ دوسروں کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرسکتا ہے۔ اسکے یقین کی قوت تیز ہے، جلدی ایمان لے آتا ہے، بڑا غیور ہے۔ غیرت و عزت کے لئے مرمٹتا ہے، سیاسی عقل کمزور ہے تاج و تخت لینے کی بات ہو تو مسجد کے سامنے نفیری بند کرانے کو اپنے لئے کافی سمجھ لیتا ہے اور تاج کی پروا نہیں کرتا۔ دنیا میں سب سے بڑا فضول خرچ اگر سب سے بڑا شجاع ہے۔ آج کل اسکو غصہ جلدی آجاتا ہے اور غصہ پی جانے کا قرآنی حکم یاد نہیں کرتا۔ اسکو مولوی اور سیاسی لیڈر بہت جلدی اگر نا کرسکتے ہیں۔ اسلئے چالاک لوگ مذہب کا نام لیکر اسکو احمق بناتے رہتے ہیں۔

دہلی والے کے خصائل

اصلی دہلی والے دہلی میں کم رہ گئے ہیں۔ وہ یا تو پھانسیوں پر چڑھ گئے یا جلا وطن ہو گئے۔ آج کل پردیسی زیادہ آگئے ہیں۔ اور ان میں پنجابی سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

اصلی دہلی والا ہندو ہو یا مسلمان، بھولا، بے فکرا، خود پسند، فیاض، سیر تماشہ کا مشتاق، اردو زبان سے محبت کرنے والا، اپنے شہر کا عاشق اور ذہین ہوتا ہے۔ قدرت دہلی کے مسلمانوں کو بچے زیادہ دیتی ہے اور دہلی کے ہندو کو دولت زیادہ دیتی ہے

دہلی والا بڑا رحم دل زندہ اعتقاد اور سادہ لوح ہوتا ہے۔

دہلی کے مسلمان پر باہر کے مولوی اور باہر کے لیڈر جلدی اثر جما لیتے ہیں اور وہ گھر کے مولوی اور گھر کے لیڈر کو گھر کی مرغی دال برابر سمجھنے لگتا ہے۔

دہلی کا ہندو بھی باہر کے سادھو اور باہر کے لیڈر کا قدردان ہوتا ہے اور گھر کے سادھو اور گھر کے لیڈر سے بے پروا رہتا ہے اسلئے دہلی کے ہندو مسلمانوں میں مقامی لیڈر اور مقامی مذہبی پیشوا بہت کم پائے جاتے ہیں۔ دہلی والوں میں آپس کی ہمدردی کا جذبہ تو ہوتا ہے مگر باہر والے ان کو آپس میں متحد ہونے کا موقع نہیں دیتے۔ کیونکہ باہر والوں کی لیڈری دہلی والوں کی تفریق پر منحصر ہے۔

یوپی والے کے خصائل

نازک اندام۔ نازک خرام۔ عقل کا پتلا۔ کام چور۔ محنت کو خلاف انسانیت سمجھنے والا۔ سازش میں کامل۔ ظاہرداری کا بادشاہ۔ ذکاوت و ذہانت کا خزانہ دار۔ بناؤ سنگار کا شوقین۔ بول چال کی نفاست کا شیدا۔ پنجابیوں کی جفاکشی کو آدمیت کے خلاف سمجھنے والا۔ قدامت کی خوبیوں کا گرویدہ۔ تقریر و تحریر میں اعجاز دکھانے والا۔ مگر پنجابی کی طرح تحریروں کا انبار نہیں لگا سکتا۔ رشک و حسد کو معیوب نہیں سمجھتا۔ اسکے ہندو مسلمانوں نے ایسے ایسے آبدار جوہر پیدا کئے جن کی تمام دنیا میں دھوم ہوئی۔ مالوی اور نہرو کی مثال ہندوستان کے کسی صوبہ میں موجود نہیں ہے۔ یوپی کا لکھنؤ تمدنی محاسن میں دہلی کا حریف مانا گیا۔ یوپی کا کانپور تجارتی فروغ میں احمدآباد و ناگپور سے مقابل ہوا۔ یوپی کی گنگا کو ہندوستان کے ہر دریا اور پنجاب کے پانچوں دریاؤں پر فوقیت ہے۔ یوپی میں ہردوار ہے، اجودھیا ہے، بنارس ہے پریاگ ہے۔ اور کسی صوبہ میں اتنے زیادہ تیرتھ نہیں ہیں۔

یوپی کا فرنگی محل اور پیران کلیر بھی علماء و مشائخ میں ہر جگہ مقدس و برگزیدہ تسلیم کیا جاتا ہے مسلم یونیورسٹی اور بنارس یونیورسٹی بھی یوپی میں ہے اور اس سے یوپی سب پر فائق ہے۔

پنجاب والے کے خصائل

پنجابی کہلاتا ہے۔ پانچ دریا کے ملک میں رہتا ہے۔ جسم کا مضبوط۔ قد کا پورا۔ مزاج کا سادہ۔ ارادہ کا پکا۔ محنت میں بیل سے زیادہ جفاکش۔ شیریں مقصد کے لئے فرہاد سے بڑھ کر کام کرتا ہے۔ بڑے سے بڑے پہاڑ

کو کھود کر دودھ کی نہر بنا دیتا ہے۔
اسکی سرشت میں اپنے صوبہ کا تعصب بہت زیادہ ہے۔ دنیا کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے اور جہاں پنجابی سے ملے اسکو سگا بھائی سمجھکر مدد کرتا ہے۔ پنجاب کے اندر سکھ۔ ہندو مسلمان آپس میں لڑتے ہیں، مگر باہر کے کسی صوبہ والے سے مقابلہ ہو تو بڑے بڑے پگڑ باندھ کر ہاتھوں میں لٹھ لئے سب ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔
پنجابی گاؤں میں گنوار اور شہر میں ہوشیار معلوم ہوتا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ ہر جگہ اپنے مقصد کی حفاظت میں ہندوستان کے ہر صوبہ سے بڑھا ہوا ہے۔ پانچ دریاؤں کی زمین میں رہنے کے سبب اس کا خیال بھی پانی کی طرح پتلا ہوتا ہے جس میں نئی بات اور نئے عقیدہ کا رنگ فوراً مل جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو نئی تحریکیں ملک میں پیدا ہوتی ہیں ان کو سب سے زیادہ پنجاب میں مقبولیت ہوتی ہے۔ پنجابی کی محنت و جفاکشی نے اس کو بنگالی کی ذہانت پر غالب کر دیا ہے۔ وہ دنیا کے ہر ملک اور ہندوستان کے ہر مقام میں موجود ہے۔ اور ہر کام میں اس کا دخل ہے۔ مگر دریا کی طرح اسکی خصلت میں اُتار چڑھاؤ جاری رہتا ہے۔

ڈاکٹر کے خصائل

ایک قسم کی بیماری ہے جو یورپ سے اس ملک میں آئی ہے۔
ڈاکٹر ایک قسم کی نعمت بھی ہے جو موجودہ حکومت کی خوبیوں میں ایک خوبی ہے ڈاکٹر پڑھتا ہے تو ایسی محنت سے کہ اس کی آنکھ اور اس کا دماغ اور اس کا دل اور اس کا معدہ بیمار ہو جاتا ہے اور پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو ہر مرض کی دوا بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر جسم انسان و حیوان کی حفاظت کے لئے رات دن نئی نئی دریافتیں کرتا رہتا ہے اور صبح علاج امراض و تشخیص امراض کی غرض میں جو خیالات ظاہر کرتا ہے شام کو وہ خیالات بدل ڈالتا ہے اور ایک نئی غرض پیش کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر غریب و مفلس ہندوستان میں بہت مہنگا معالج ہے اور اس کی وجہ سے ہر سال ۹۵ کروڑ روپے کی دوائیں اور آلات غیر ملکوں سے آکر اس ملک میں بک جاتے ہیں، اور ملک کی دولت باہر چلی جاتی ہے۔ ڈاکٹر لکیر کا فقیر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر نئی دریافت اور نئی دوا کو پوشیدہ نہیں رکھتا۔ ڈاکٹر کی فیس اور ڈاکٹر کی دواؤں کی زیادہ قیمتوں نے مفلس ہندوستان کو پریشان کر دیا ہے۔
ڈاکٹر انگریزی حکومت کا نجومی ہے جو پیشین گوئی کر دیتا ہے انگریز حکومت اس پر ایمان لے آتی ہے۔ ڈاکٹر کا پیشہ اس ملک میں تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ہر دل پر قبضہ کر رہا ہے۔

حکیم کے خصائل

یورپ کی یونانی قوم کا نمائندہ ہے مگر یونانی طب کو اسکے بزرگوں نے زندگیاں خرچ کرکے ایشیائی بنا لیا ہے اور اب یہ یورپ کی نئی ڈاکٹری طب کو خاطر میں نہیں لاتا۔
کنوئیں کے اندر رہتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا بس یہی ہے باہر کچھ بھی نہیں ہے۔ حکیم کو اس عقیدہ پر اتنا اصرار ہے کہ اپنی طب کی ایک لمبی لکیر کا فقیر بنا بیٹھا رہتا ہے۔ نئے موسم، نئے مزاج، نئے حالات پر غور کرنے سے انکار کرتا ہے۔ حکیم میں غرور بہت ہے۔ اور اسکو معلوم نہیں کہ ڈاکٹری عروج اسکے غرور کا قلعہ رات دن ڈہاتا رہتا ہے۔
حکیم پیشہ کی رقابت میں ہر پیشہ ور سے بڑھا ہوا ہے اپنے نسخہ کو اکسیر اور دوسرے کے نسخے کو زہر کہتا رہتا ہے اور ڈاکٹری اس کی اس خصلت سے فائدہ اٹھاتی رہتی ہے حکیم کی دوا ہندوستانی کے مزاج اور ہندوستان کے موسم اور ہوا کے موافق ہوتی ہے۔ اور حکیم کی دوا ہندوستان کی مفلسی کے مناسب یعنی سستی بھی ہوتی ہے مگر حکیم مریضوں کی آسانی کے طریقے نہیں سوچتا۔ بڑے بڑے
199 قدحے اب تک دیے جاتے ہیں اور اب تک بڑے خط کے فارسی زبان کے نسخے لکھے جاتے ہیں۔
حکیم کو دوکانداری نہیں آتی۔ وہ نوابی مزاج رکھتا ہے اور مریضوں کو گاہک نہیں بناتا۔ حکیم مفید دواؤں کو اپنی اولاد سے بھی مخفی رکھتا ہے اور کسی کو نہیں بتاتا اور قبر میں ساتھ لیجاتا ہے۔ حکیم اب بھی ڈاکٹری پر غلبہ پا سکتا ہے۔ اگر وہ آپس کی رقابت ترک کر دے مگر اس کی تقدیر اس کے خلاف ہے۔

وید کے خصائل

ہندوستان کی قدیمی طب کا نمائندہ ہے۔ کملا رہا ہے، مُرجھا رہا ہے۔ اور صبح کے چراغ کی طرح ٹمٹما رہا ہے اور جھلملا رہا ہے۔ گویا بجھنے کے قریب ہے۔
وید انگریزوں کو معلوم نہیں۔ مسلمانوں کو مرغوب نہیں۔ ہندوؤں کو جب یاد آتا ہے کہ مریض حکیم ڈاکٹر سے مایوس ہو جاتا ہے۔
وید کی دوائیں سستی ہیں، ملکی ہیں، اور وید خود بھی مہنگا نہیں ہے۔ مگر وید اپنی پرانی دواؤں کی نئی تحقیقات و اصلاح سے بے پروا ہے اور اس کو قدامت پسندی کے خلاف تصور کرتا ہے

ماڈرن معشوق کے خصائل

پہلے سرو کی طرح لمبا۔ کھجور کی ٹہنی کی مثل دبلا۔ گیسو سانپ، ماتھا چاند، رخسار سیب، ٹھوڑی کنواں۔ ہونٹ یاقوت اور لعل، دانت موتی، گردن صراحی، چھاتیاں سنگ مرمر، کمر غائب، بھویں کمان، پلکیں برچھیاں، آنکھیں شراب کا جام، نظریں تیر، تلوار، خنجر تھیں اور شاعر ان تشبیہات کو مختلف طریقوں سے بیان کرتے تھے۔

مگر آج کل کے ماڈرن معشوق کا حلیہ اور اس کی تشبیہات یہ ہیں:۔

قد ایسا جیسا اخبار کا کالم۔ بال ایسے جیسے تنخواہوں کی تخفیف، پیشانی ایسی جیسے ہائٹ پیپر۔ بھویں ایسی جیسے اسمبلی ہال، پلکیں لکھنے کا باریک نب، آنکھیں ایکشا مبرون کے ننھے ننھے دو گلاس، نگاہیں کنسرو ٹو گورنمنٹ کی پالیسی، رخسار بالشویک یا سرحدی سرخ پوش۔ ٹھوڑی برٹش ڈپلومیسی، ہونٹ انگریزی کھانے کی لال جیلی، دانت کانگریسی زبان کا جیلخانہ، گردن جود و پوری برجیس، چھاتیاں منبر کی چکتیاں، کمر ہندوستان کا اتفاق، بالوں کی کترشامیانہ کی جھالر، بالوں کا تیل چھچھوندر کے آنسو، چہرہ کا پوڈر ملکی ہمدردی، ایسا نازک جیسے خطاب پرست کا دل، ایسا ضدی جیسے پولیس کا سپاہی، ایسا بے وفا جیسے دیسی لیڈر اور ایسا ہرجائی جیسے تمباکو۔ اور ایسا منہ چڑھا جیسے چاء کی پیالی، چلتا ہے تو سگرٹ کے دھوئیں کی طرح بل کھاتا ہوا، دیکھتا ہے تو خوردبین بن جاتا ہے۔ بولتا ہے تو پیانو معلوم ہوتا ہے۔ وہ پہلے درخت تھا، جانور تھا، اور ایک ڈراؤنا ہوا تھا۔ اب آدمی تو بن گیا ہے مگر کچھ گورا ہے، کچھ کالا ہے، کچھ کچا ہے، کچھ پکا ہے۔

پہلے فرہاد۔ مجنوں اور رانجھا اس کے عاشق تھے۔ اور وہ شیریں، لیلیٰ، ہیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور اب سب عورت مرد معشوق بن گئے ہیں۔ کیونکہ ہر شخص مخاطب کو چاہے عورت ہو یا مرد ڈیئر (پیارا۔ پیاری) کہتا اور لکھتا ہے۔ گویا معشوقیت میں بھی جمہوریت ہو گئی ہے

پہلے جوانی میں یاد آتا تھا۔ اب طبی کمپنی دہلی کے فاسفورس کے تیل کی طرح بچپن اور بڑھاپے میں بھی کام آتا ہے۔ پہلے رقیب ہی پر مہربان تھا، شاعر کو بہت ستاتا تھا۔ اب بہت ملنسار ہو گیا ہے۔ اچھوت ذاتوں کے آغوش میں بھی چلا جاتا ہے۔ پہلے دل لیتا تھا اب روپیہ لیتا ہے۔ پہلے گلیوں میں رہتا تھا اب کوٹھیوں اور بنگلوں میں رہتا ہے۔ پہلے کافر تھا اب عیسائی ہو گیا ہے۔ پہلے بت تھا بولتا نہ تھا اب بالونی ہو گیا ہے۔

نئی روشنی کا یہ معشوق مہنگا نہیں ہے ارزاں ہے۔ ہر جگہ مل جاتا ہے۔

مفلس اور دولت مند کے خصائل

دولت مند اس کو کہا جاتا ہے جس کے پاس سونے چاندی کے سکے ہوں مکانات ہوں۔ زمینیں ہوں۔ عمدہ کپڑے ہوں، یعنی دولت روپیہ یا قیمتی اسباب کا نام ہے جس کے پاس یہ سامان نہ ہو وہ دولتمند نہیں سمجھا جاتا۔

شیخ سعدی نے فرمایا تھا۔ تونگری و دولتمندی دل سے ہوتی ہے مال سے نہیں ہوتی۔ مجھے کہنا چاہیئے جب میں اپنے وقت کے حالات کو غور سے دیکھ چکوں کہ تونگری دولت کے خرچ کا طریقہ جاننے سے ہوتی ہے۔ دولت کے انبار جمع کر لینے سے نہیں ہوتی۔

جس کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہوں اور ان کے خرچ کا طریقہ نہ جانتا ہو اس کو مفلس و تہیدست سمجھنا چاہیئے، اور جو صرف چار پیسے پاس رکھتا ہو مگر ان کے خرچ کا طریقہ جانتا ہو وہ بڑا دولت مند ہے۔ پس دولت روپیہ نہیں ہے بلکہ اس کے خرچ کا طریقہ جاننا ہے۔

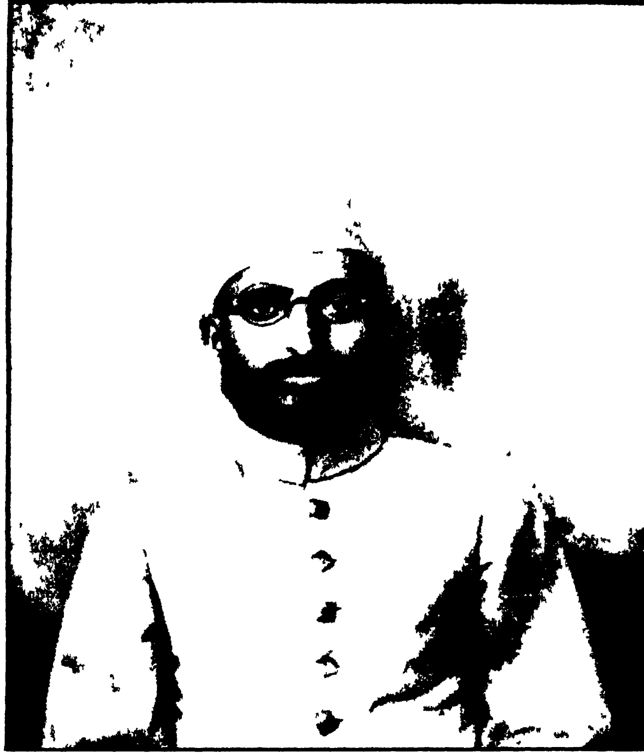
مثلاً جس آدمی کے پاس ہزار روپے ہیں اور وہ خرچ کا طریقہ نہیں جانتا تو وہ ہزار روپے کنکر پتھر کی طرح گھر میں ڈالے رکھتا ہے نہ صاف کپڑا پہنتا ہے نہ صاف و مفید غذا کھاتا ہے، نہ صاف مکان میں رہتا ہے نہ اپنے ہمجنس محتاجوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ہر وقت اسکو ہزار روپے کی حفاظت کا فکر گھیرے رہتا ہے اس واسطے وہ دولتمند نہیں ہے بلکہ مفلس محض ہے۔

اور یا وہ شخص جس کے پاس ہزار روپے ہیں ایسا بے فکرا ہو جاتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے خرچ کرتا ہے اس کو خبر نہیں ہوتی کہ گھر میں آٹا کتنا پکا۔ گوشت ترکاری کتنی آئی۔ کھانے والے چار ہیں مگر کھانا چھ کا پک گیا۔ ضرورت ایک روپیہ کے خرچ کی ہے مگر ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو گیا اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس کے ہزار روپے دن بدن کم ہو رہے ہیں اور بے موقع و بے ضرورت کم ہو رہے ہیں جسکے پاس چار پیسے ہیں مگر وہ خرچ کا طریقہ جانتا ہے تو وہ قوت انتظام کی خوبی سے ایک پیسہ کو بھی ایسی عمدگی سے خرچ کرتا ہے کہ ایک روپیہ کے خرچ کی سی شان پیدا ہو جاتی ہے۔

وہ پہلے سے سوچکر کام کرتا ہے کہ مجھ کو صاف کھانے صاف کپڑے اور صاف مکان میں اتنا خرچ کرنا چاہیئے اسواسطے وہ غور کرتا ہے کہ کم سے کم قیمت کی کونسی چیز ایسی آسکتی ہے جس سے ضرورتیں پوری ہو جائیں اور خرچ زیادہ نہو وہ ہر خرچ کا حساب کرتا ہے اور ایک ایک کوڑی کو فضولیات سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جس کو خدا نے انتظام کی عقل دی ہے۔ وہ بڑا دولت مند ہے اور جو اس سے محروم ہے۔ وہ بڑا مفلس ہے +



اردو زبان کے ظریف اعظم مرزا عظیم بیگ چغتائی،
بی - اے - ایل ایل - بی



سید ظہیر سعید صاحب نیازی ایڈیٹر رسالہ کامیاب دہلی



غلام نظام الدین قریشی پیرہمی نظامی احمد آباد
ایڈیٹر گجراتی اخبار دین و رسالہ نظام احمد آباد



مولوی مقبول احمد نظامی مددگار
ایڈیٹر منادی

ان کے نام خط جن کو کوئی خط نہیں لکھتا

گائے کے نام

تو نا ہو یا پتری. گوری ہو یا کالی۔ ہندو کی ہو یا مسلمان کی. دودھ والی ہو یا نہ ہو سب مجھے اس سے کچھ سروکار نہیں ہے میں تو تیرے نام یہ خط لکھکر آنے والی بقر عید کا بندوبست کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تیری قربانی کے سبب ہندو مسلم فساد کے اندیشے ہو رہے ہیں. تو ایک قوم کی معبود ہے. اور ایک قوم کی غذا ہے جو قوم تجھ کو پوجتی ہے وہ تیرے دودھ گھی مکھن ملائی کو غذا بناتی ہے اور جو قوم تجھ کو کھاتی ہے وہ بھی تیرے دودھ گھی کے فائدوں کو تیرے گوشت سے زیادہ فائدہ مند سمجھتی ہے۔ مگر ان دونوں کی حیوانی ضد تیری جان کھوتی ہے. اگر تیرے پجاری ضد کرنی چھوڑ دیں تو کھانے والی قوم کو بھی ضد نہ رہے اور وہ دوسرے جانوروں کی قربانی کرنے لگیں اور تجھ کو دودھ گھی کیلئے آزاد چھوڑ دیا جائے. مگر قربانی کرنے والی قوم سے زیادہ تو وہ قومیں تیری جان کی لیوا ہیں جن کو دودھ گھی سے زیادہ تیرے گوشت سے محبت ہے. تو ان قوموں کے لات نہیں مارتی فقط قربانی کرنے والی قوم کو سینگ دکھاتی ہے۔

تو پجاری تو بے زبان ہے۔ تیری جان تو ہم آدمیوں کی آپس کی نفسا نفسیت کے سبب جاتی ہے۔ جان بل کی قسم تو ہم کو بیل نہ دے تو ہم کھیتی کیونکر کریں تو دودھوں نہائیے۔ پوتوں پھلئے۔

تیتر کے نام

ایک خط بھورے کے نام۔ دوسرا کالے کے نام. اور دونوں میں دونو کو بہت بہت سلام کیا۔

سن بھائی بھورے تیتر. جب تو جنگل میں ہٹیلو۔ ہٹیلو. کہہ کر سریلی آواز سے بولتا ہے تو آدمی تجھ پہ بندوق چلا دیتا ہے۔ ورنہ تیرا خاکی رنگ تجھ کو مٹیالی زمین میں ہمیشہ پوشیدہ رکھتا ہے پس تجھ کو تیرا بولنا موت کے منہ میں لے جاتا ہے اگر تو بولنا چھوڑ دے تو کسی کو تیرا پتہ بھی نہ لگے. یہ آدمی تجھکو پالتے بھی ہیں اور تیری کشتی کا تماشہ بھی دیکھتے ہیں۔ اور تجھ کو پنجرہ میں قید رکھتے ہیں. اگر تو اپنے ہمجنس سے لڑنا چھوڑ دے تو آدمی کو تیرے مقید رکھنے کا شوق بھی جاتا رہے۔

اور کالے تیتر کو بعد سلام دعا کے معلوم ہو کہ جب تو جنگل بیابان میں اپنی پیاری پیاری کالی وردی پہنے جنگل کی بہار دیکھتا ہے تو کہتا ہے سبحان تیری قدرت. اور تیری سہانی آواز سن کر یہ آدمی اپنے اپنے پیشہ کی موافق کہتے ہیں کہ تو نے یہ آواز نکالی.

قصائی کہتا ہے تیتر نے کہا کلے پائے. ڈھک رکھو. کنجڑہ کہتا ہے. لہسن پیاز ادرک. ملا کہتا ہے ... ڈاکٹر کہتا ہے. پوڈر. تنچر. سیرپ. ایڈیٹر کہتا ہے کاپی جوڑ و جھٹ پٹ. لیڈر کہتا ہے وائٹ پیپر نفرت. شرابی کہتا ہے انڈیلو بوتل غٹ غٹ۔

مگر تو نے کیا کہا. کسی نے نہیں سمجھا. سوائے میرے کہ میں بھی تیری طرح ایک جنگلی کالا تیتر ہوں۔ اور اسی لئے یہ خط لکھ رہا ہوں۔

مکھی کے نام

پیاری مکس بے حیا کو بہت سی نفرتوں کے اظہار کے بعد معلوم ہو کہ سردی کا موسم آیا. اور اس کے بعد برسات بھی آنے والی ہے۔ اس لئے میں یہ خط لکھتا ہوں. کہ قدرت نے تجھ کو ہم غریب ہندوستانیوں پر عذاب نازل کرنے کی غرض سے تیری نسل بڑھانی شروع کر دی۔ یعنے گرمی شروع ہوتے ہی تیری ذات کی فوجیں آدمی کے گھروں میں آنے لگیں. پاخانے میں تو موجود باورچی خانہ میں تو حاضر. دسترخوان پہ تیری بھیڑ اور بھنکار۔ ہر نوالہ کے ساتھ اڑتی ہوئی آتی ہے۔ ہر رکابی میں گری پڑتی ہے. ہر چپاتی پر اسطرح بیٹھ جاتی ہے گویا وہ تیرے جہیز کی چاندنی ہے۔

اور جب انسان افیم کھا کر گرہ کی ایک ڈلی منہ میں رکھتا ہے اور آنکھیں بند کر کے ایک گونہ بے خوابی کی راحت حاصل کرنی چاہتا ہے تو اس کے ہونٹوں پر اور چہرہ پر بوسے دینے آجاتی ہے۔ وہ بچارا ہاتھ سے اڑاتے اڑاتے تھک جاتا ہے مگر تو اڑتی ہے اور پھر آن بیٹھتی ہے۔

یہی حال مجھ لکھنے والے کا ہے کہ قلم پر، روشنائی پر، کاغذ پر، ماتھے. ناک پر. جہاں دیکھوں تجھ کو بیٹھا دیکھتا ہوں۔ تجھ کو اڑاؤں یا مضمون لکھوں؟ اڑاتا ہوں تو مضمون ہی اڑ جاتا ہے نہیں اڑاتا تو لوگ کہتے ہیں کہ وائٹ پیپر نے سوراج مکھی کو دیا ہے انسان کو نہیں دیا. دیکھتے نہیں کس طرح انسان پر قبضہ کر رکھا ہے۔

تیری بڑی مہربانی ہو اگر تو قلم کار لوگوں کو ستانا چھوڑ دے ورنہ میں تیرے لئے ایک آرڈینیس پاس کرا دونگا۔

مچھر کے نام

خداوند نمرود کے عزرائیل۔ مچھر کو بعد چند ہوا کے جھونکوں کے معلوم ہو کہ یہاں خیریت نہیں ہے۔ اور خیریت تمہاری بھی مطلوب نہیں ہے صورت حال یہ ہے کہ گرمی آگئی۔ اور تمہاری قوم کی فوجیں بھی آگئی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی فوجیں سد سکندری کے اندر گھسی چلی آتی ہیں۔ جب میں مچھردانی کے دریدہ اور شکستہ سوراخوں میں سے مچھروں کو اندر گھستا ہوا دیکھتا ہوں۔

اے مچھر میں بھی بحیثیت ایک حیوان ناطق کے۔ یعنی ایک بولنے والے جانور کے۔ تیری طرح تیلے پتلے۔ لمبے لمبے ہاتھ پاؤں رکھتا ہوں اور میرے پاس بھی تجھ جیسا ایک ڈنک ہوتا ہے جس سے میں کاغذ پر خط اور مضمون لکھتا ہوں۔ مگر میرا ڈنک دلوں میں۔ دماغوں میں اور اعصاب اور خون میں لذت اور راحت اور لطف پیدا کرتا ہے اور تیرا ڈنک مجھ بولنے والے کو بے چین کر دیتا ہے! اور تیرے ڈنک کے ذریعے میرے خون میں ملیریا اور طاعون اور قسم قسم کی بیماریوں کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں اپنی مسہری کے اندر جب تجھ کو گھسا ہوا دیکھتا ہوں تو بیتاب ہو کر اٹھ بیٹھتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چکی کے دو پاٹ بنا کر تجھے مارنا اور کچلنا چاہتا ہوں۔ تو بھاگتا ہے۔ میں پلنگ کے گوشہ جنوب میں جاتا ہوں تو شمال کو اڑ جاتا ہے۔ شمال کی طرف رخ کرتا ہوں۔ مشرق کی طرف بھاگ جاتا ہے۔ اُدھر ہاتھ بڑھاتا ہوں مغرب میں پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر گاتا اور بجاتا ہے۔ گویا مجھ آدمی کو شکست دیکر نعرے لگاتا ہے۔ میں بہت ادب کے ساتھ تجھکو لکھتا ہوں کہ یا تو مجھ کو ستانا چھوڑ دے اور آرام سے سونے دے ورنہ ایک ایسی سستی فلٹ بناؤنگا جو تیری نسل کو ہندوستان سے غارت اور نابود کر دے اور گاندھی جی کے اخبار ہریجن میں بھی تیری شکایت چھپواؤنگا کہ یہ حیوانی اچھوت بھی مجھے ستاتے ہیں۔

بجار کے نام

گائے بیل کے والد ماجد جناب سانڈ صاحب اور بجار صاحب کو بعد دعا اسلام کے معلوم ہو کہ آپ بابل کے خدا نمرود اور اس کی قوم کے پرجیہ باد (معبود) رہ چکے ہیں اور آپ شیو جی کی سواری مانے جاتے ہیں اور آپ کی مورت شیو جی کے مندروں کے دروازہ پر لگائی جاتی ہے اور آپ میری انگریزی سرکار کے قومی نام میں شریک ہیں کیونکہ اس کو جان بل کہا جاتا ہے۔ اگر میں آپ کو دو دفعہ بل بل کہوں تو ایران کا ہزار داستان بلبل ذہن میں آجائے جو میری شاعری کا ہیرو ہے۔

بس میں ادب کر چکا۔ اب میں اپنی مسلمانی شان میں آتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اے او موٹی گردن والے تو شہروں کے بازار میں نہ آیا کر جب تو چین جاپان کی طرح بازاروں میں لڑتا ہے تو راستے رک جاتے ہیں۔ اور سنیے

تیری لکربازی کی جھپٹ میں آکر زخمی ہو جاتے ہیں۔

رومی اور یونانی تیری لڑائی کے دنگل دیکھتے تھے مگر اس لڑائی کا ایک محفوظ میدان بناتے تھے۔ تجھکو یہ حق کس نے دیا کہ تو آبادیوں میں اور بازاروں میں کشتی لڑتا ہے۔ کیا میونسپل کمیٹی کے ممبر تیرے کسی کلب کے شریک ہیں جو وہ شہروں کو تیری جنگ بازیوں سے بچانے کی کوشش نہیں کرتے؟ اگر تو نے بازاروں میں آنا نہ چھوڑا تو ترسول کی سوگند (شیو جی کے نشان کی قسم) میں تیرے خلاف قانونی چارہ جوئی کرونگا۔ اور تجھ کو پنجراپول میں قید کراد ونگا تاکہ انسان تیری سانڈگردی سے نجات حاصل کر سکیں۔

کتے کے نام

میم صاحب کی گود میں سونے والے۔ صاحب بہادر کے گرم بوسہ کا مزہ چکھنے والے نواب جمنا گڈھ کے لاڈلے۔ کاتک کے مہینے میں بیحیائی کی سول نافرمانی کرنیوالے میں تجھ کو یہ خط لکھہ رہا ہوں۔

اصحاب کہف کی قسم قرآن مجید کی سورہ کہف میں تیرا ذکر موجود ہے اگر تیرا نام بھی گندہ ہوتا تو خدا کی زبان پر کیونکر آتا؟ اس کے پاک کلام میں کیسے لکھا جاتا؟ اور میں جب قرآن مجید کو ادب سے چومتا تو تیرے نام کو میرے چومنے سے کس طرح جدا کیا جاتا۔

تو وفادار جانور ہے۔ تو دم ہلانے والا خوشامدی جانور ہے۔ تو میری سرکار کا منہ چڑھا۔ منھ لگا جانور ہے۔ تو میری بیلی کا کتا ہے۔ تو میرا استاد ہے۔ اور مجھ کو سکھاتا ہے کہ جو پالے۔ روٹی دے۔ اس کے دروازے سے بے وفا ہو کر دوسرے دروازہ پر جانا انسانیت ہے کتا پن نہیں ہے اور ایسی انسانیت جسمیں بے وفائی ہو ذلیل ہے اور ایسا کتا پن جس میں وفاداری ہو اعلیٰ ہے اور برتر ہے۔

تو راتوں کو جاگتا ہے حالانکہ تو جانور ہے۔ اور میں راتوں کو سوتا ہوں حالانکہ انسان ہوں۔ یہ صفت تو تیری مجھ آدمی سے بہت ہی اعلیٰ ہے تجھ میں قومی ہمدردی نہیں ہے۔ جب دوسرے کتے کو دیکھتا ہے غراتا ہے۔ بھونکتا ہے۔ میں تیری یہ عادت نہیں سیکھونگا۔ اور یہ سبق نہیں پڑھونگا چاہے تو دہلی یونیورسٹی سے میری کتنی ہی شکایت کرے۔

بندر کے نام

اگر تو ہنومان جی کی نسل ہے تو رام رام۔ اور اگر تو مسٹر ڈاروِن کا دادا ہے تو گوڈ مارننگ۔ اور اگر تو شمر بن ذی الجوشن کی اولاد ہے تو تجھ پر لاکھ لعنت۔ اور اگر تو غدود کا پیوند لگانے والے ڈاکٹروں کے لئے مفید ہے اور ڈاکٹر تجکو متھرا کے پاس بندرابن میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

تو واحدی صاحب کی معجون مددگار غدود کی طرف سے تجھ کو ہزار دو ہزار اور لاکھ دو لاکھ سلام کے بعد معلوم ہو کہ میلا دو برس کی عمر کا بیٹا حسن ثانی تیرے بھورے بالوں پر اور تیرے لال لال چہرہ پر۔ اور تیری بندریا کے بچہ پر جبکہ وہ اس کو پیٹ سے چمٹا کر دوڑتی ہے عاشق ہو گیا ہے۔

سؤر کے نام

مرنے والی اماں کی قسم وہ مجھ کو سویرے سویرے تیرا اور بندر کا نام نہ لینے دیتی تھیں میں بندر کہہ دیتا تو وہ یا علی یا علی مشکل کشا علی کہہ کر کہتی تھیں بیٹا بندر کو ڈالی والا اور سؤر کو جنگلی جانور کہنا چاہئے نام نہ لینا چاہئے

اس لئے اماں کے حکم اور اپنی آزادی کو ملا کر سو لیتا ہوں اور لکھتا ہوں مائی ڈیر جنگلی جانور۔ آپ بڑے بہادر ہیں اور بڑے اچھوت پرور ہیں آپ کے ذریعہ سے بچارے حلال خور کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کو پالتا ہے اور صاحب بہادر کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہے۔ اور جو اچھوتوں کو روزی دلوائے اس کو میں اپنے سب کانگریسی بھائیوں کے ساتھ دھن باد دینے کو تیار ہوں۔

بس آپ اور جناب کی بات ختم ہوئی اب مجھ کو اجازت دیجئے کہ ذرا تمیز سے باہر قدم رکھوں اور کہوں۔ ابے او سور کے بچے تیرا گوشت مجھ پر حرام ہے کیونکہ قرآن مجید نے تیرے گوشت اور شراب کو حرام اور ناپاک قرار دیا ہے۔

میں شراب کو تو نہ چھوڑ سکا کیونکہ اس کے عوض ہارون رشید نے جو نبیذ ایجاد کی تھی اس میں بوتل کی پری کی بات نہ تھی مگر تیرا گوشت میں نے ترک کر دیا اور اس سے خوب نفرت بھی کرنے لگا کیونکہ اس کے بدلے بکرے کا گوشت میسر آتا تھا۔ پھر تیرا لال گوشت کیوں کھاتا۔

میں تجھ کو اور کتے کو بے غیرت ہونے کے سبب بھی ناپسند کرتا ہوں اور مجھے وہ قومیں بھی پسند نہیں ہیں جو تیری صحبت کے سبب شرم و حیا و غیرت داری سے کوسوں دور ہوتی جاتی ہیں۔

میں اپنی لیلیٰ کی محبت کے سبب اس کے کتے کو بادل ناخواستہ چوم لیا کرتا ہوں اور اگر لیلےٰ تجھ سور کو بھی پال لے اور تجھ کو بوسہ دینے کی فرمائش کرے تو شاید تعمیل کر لوں۔ مگر تیری صورت ایسی بری ہے کہ تیری طرف دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔

سکہ پر تیری تصویر دیکھتا ہوں تو دم بخود رہ جاتا ہوں کہ کس نے شہنشاہ معظم کے سینہ پر تیری تصویر بنا دی۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ وہ تصویر تیری نہیں ہاتھی کی ہے۔

اس خط کا بڑا مقصد یہ ہے کہ جب تیری استری گربھ وان (حاملہ) ہوا کرے تو اس کو پردہ میں بٹھا دیا کر کیونکہ اس کو دیکھنے سے مجھے متلی ہونے لگتی ہے۔

پسّو کے نام

کہاں گئے مسٹر پسو۔ ابھی پاجامہ کے اندر دوڑتے پھرتے تھے نیفہ کے قریب سل سلاہٹ معلوم ہوتی تھی۔ کیا چلے گئے؟ کیا تم نے میرے پاجامہ کو اپنے رہنے کے قابل نہ سمجھا۔

میں تم کو خط لکھنے بیٹھا تو خیال آیا کہ ڈاکیہ غلطی سے تمہارے نام کا خط کسی دوسرے کو نہ دیدے اس لئے پتہ پر لکھا۔

بخدمت جناب پسو صاحب بہادر جو خاک کے ذرہ کی برابر کالے رنگ کا ایک چپٹا سا جانور ہوتا ہے۔ اور جو بجلی کی طرح آناً فاناً میں اِدہر سے اُدہر دوڑ جاتا ہے۔ مشرف باد اور بہرسد۔

بعد ہزار سلام کے یہ پیام ہے کہ پہاڑ پر جانے کا موسم آگیا ہے۔ اور ہم سب آدمی گرمی کی شدت سے بچنے کیلئے زمین سے پہاڑ کی چھاتی پر چڑھنا چاہتے ہیں۔ اور ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ اس سال پہاڑ کے سفر میں تم آدم زاد کو رات کے وقت ذرا آرام سے سونے دینا ورنہ کٹ بوڈر سے تم پر گولہ باری کی جائے گی اور تم بے ہوش ہو کر رہجاؤ گے اور آدمی تم کو مسل کر اور چٹکی میں لیکر پیس کر مار ڈالے گا۔

کھجور کے نام

پیاری نخلہ! میں تجھکو یہ خط ایک محبت کرنے والے آدمی کی شان سے لکھ رہا ہوں کیونکہ مجھکو تیری معبودانہ عظمت سے انکار ہے تو میرے باپ دادا کے پرانے وطن عرب کا ایک مرغوب و محبوب درخت ہے اور تو شاعروں کے معشوق کے قد کی طرح اور سرو سے زیادہ شاندار بھی ہے اور اسی لئے سر سید احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے تجھ کو انگریزی تاج کی تصویر کے برابر جگہ دی تھی۔ اور اپنے کالج کے نشان میں چاند تارہ کھجور اور انگریزی تاج بنایا تھا۔ کہ چاند تارہ مسلمانوں کی ترکی حکومت کا قومی نشان تھا۔ اور کھجور عرب کا نشان تھا۔ اور تاج اس قوم کی خوشامد کتی تھی جو ان پر حکمراں تھی۔

چونکہ بعض آدمی درخت پرست بھی ہوتے ہیں اس لئے میں اس خط میں صفائی کر دینی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں تجھ سے محبت تو کرتا ہوں مگر تیری عبادت کا منکر ہوں اور ہر مسلمان میرے اس بیان میں میرا شریک ہے

یہ خط بطور اظہار رنج و ملال و ہمدردی کے ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عراق کی حکومت نے تجھ پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ دل جان من۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عراق کی حکومت ایک قسم کا جنگلی کیکر ہے جو اس نے ہمجنس درخت پر ٹیکس لگایا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اب عراق میں نیکی کے فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہوئے ڈرینگے اور آسمان سے اتر کر

تیری ٹہنیوں میں بیٹھ جایا کرینگے کیونکہ ان کو بھی عراق گورنمنٹ کے ٹیکس کا خوف ہوگا کہ کہیں ان پر نہ لگا دیا جائے۔

بہرحال میں یہ خط تمام دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے تیرے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کیلئے لکھتا ہوں۔ اور سوائے لفظی ہمدردی کرنے کے اور کوئی قوت تیرے بچانے اور ٹیکس سے محفوظ کرنیکی میرے پاس نہیں ہے۔

آم کے نام

میرے رسیلے امریاں والے پیارے پیارے سندر آم کو بعد منہ چومن کے معلوم ہو کہ سردیاں گزر گئیں جس کی بڑی بڑی کالی راتوں میں تیری یاد مجھ مہجور کو ستاتی رہی۔ اب گرمیاں آئیں تو قاصد یہ خوشخبریاں لایا کہ آم کے درخت میں مور آیا۔ میں نے تیری آمد کی خبر سن کر ایک ٹھنڈا سانس لیا۔ اور مرزا غالب کی قبر پہ گیا جو میرے گھر کے سامنے ہے۔ اور ان کی روح سے کہا۔

وہ بادہ شبانہ کی سرمستیاں کہاں؟ اٹھئے بس اب کہ لذت خواب سحر گئی!

میرزا جی آموں کا موسم آنیوالا ہے۔ وہ آم جو آپ کو بھاتے تھے۔ وہ آم جنکو دیکھکر آپ کی جان میں جان آتی تھی۔ پیارے آم۔ میں ہندو ہوتا تو گنگا نے پیپل کو چھوڑ کر تجھ کو دیوتا بناتا۔ کیونکہ تو رسیلا ہے۔ تو ہندوستان کا ایسا میوہ ہے جو دنیا کے کسی ملک کو میسر نہیں آتا۔ اور جب میں مسلمانوں کی بہشت میں جاؤنگا تو فرشتوں سے کہوں گا کہ سنو بھائی فرشتو! خدا نے قرآن مجید میں وعدہ کیا تھا کہ جنت میں جو چیز چاہے وہ مل جائیگا اس لئے میں یہاں نہ انار چاہتا ہوں نہ انگور سیب چاہتا ہوں نہ سردہ۔ میں تو آم چاہتا ہوں جو مجھ کو دنیا کی زندگی میں بہت بھاتا تھا اور جنکو ڈاکٹر محمد عمر … بازار میں جاکر میرے لئے لاتے تھے اور جس نے میرے جگر کو ایسا خراب کر دیا تھا کہ میں زندگی سے عاجز آگیا تھا۔ فرشتے یہ سوال سن کر اپنے نوشتے دیکھیں گے مگر جنت کی سپلائی میں آم کا نام ان کو نظر نہ آئے گا تو کہدیں گے۔ کاغذات سرکاری میں آم موجود نہیں ہے اس لئے سپلائی نہیں کیا جا سکتا۔ میں یہ جواب سن کر دوزخ میں آجاؤنگا جہاں ہندوستان کے بہت سے لیڈر آم پارٹی میں نظر آئیں گے۔ اور میں ان سے پند والے لیکر پھر اپنے پیارے باغ جنت میں چلا آؤنگا۔ باقی ہر طرح خیریت ہے اور خیریت تیری بجلی اور آندھی سے چاہتا رہتا ہوں۔

پیپل کے نام

شری سوک مانیہ جی۔ بعد پالاگن کے نویدن ہے کہ میں اسن برتی پرکشل نہیں ہوں اور تمہاری کشل شری بھگوان سے چاہتا ہوں۔ سنیے تم اس بھارت ورش میں پوجیہ پاو درخت ہو۔ اور ہندو تم کو پوجا کرتے ہیں اور عورتیں تم پر سندور اور جل چڑھاتی ہیں۔

مگر دیوتا جی یہ تو بتاؤ کہ تم میں بڑ کے درخت سے نہ چھاؤں یاد ہے۔ نہ زمین کی طرف بڑ جیسا تم میں جھکاؤ ہے پھر تم کو ہندوؤں نے دیوتا کیوں بنایا ہے؟ بڑ کو دیوتا بناتے تو ٹھیک بھی تھا کہ وہ راستے کے ماندوں کو بہت آرام پہنچاتا ہے تم تو اس قابل نہیں معلوم ہوتے۔ بلکہ تم سے گڑ دانیم اور کھٹی املی اور شریں اور آم اور جامن اور فراش کے درخت زیادہ سندر اور آرام دینے والے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر تم میرے سوال کے جواب میں بولو گے نہیں بلکہ چپ ہو جاؤ گے۔

انگور کے نام

کالے گورے چھوٹے بڑے ہر قسم کے ہر ذات کے انگور کے نام یہ خط ہے اس کی طرف سے جسکا جگر خراب ہے اور جو انگور نہیں کھا سکتا۔ چاہے انگور کھٹے ہوں یا میٹھے ہوں۔

پیارے انگور میں نے سنا ہے کہ خدا نے تجکو بیٹا نہیں دیا فقط ایک بیٹی عنایت فرمائی ہے۔ جسکو فارسی اور اردو کے شاعر دخت رز کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور یہ بھی سُنا ہے کہ تیری بیٹی بری صحبت کے سبب آوارہ اور بدچلن بھی ہو گئی ہے۔ اور یہ بھی سُنا ہے کہ خدا نے قرآن شریف میں اس لڑکی کا نام خمر رکھا ہے اور اسکو حرام اور ناپاک فرمایا ہے اور یہ بھی سُنا ہے کہ تیری بیٹی بوتل کی پری کہی جاتی ہے اور یہ بھی سُنا ہے کہ وہ گورے آدمیوں کو بہت محبوب ہے۔ اور یہ بھی سُنا ہے کہ وہ ہندوستان کے لیڈروں سے بھی خفیہ ساز باز رکھتی ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ پنجاب کے صوبہ میں وہ ہندو مسلمان دونوں کی دلدار بن گئی ہے۔

بھائی انگور اگر سچ ہے تو خدا کا شکر کر کہ اس نے تجکو بیٹا نہ دیا۔ جب تیری بیٹی نے یہ غضب ڈھایا ہے تو بیٹا خبر نہیں کیسے کیسے ستم توڑتا۔

اگر تو پہلے ہی دن اپنی لڑکی کو پردہ میں رکھتا تو یہ رسوائی اور بدنامی کیوں اٹھاتا کہ تیری لڑکی بازاروں میں رسوا ہو رہی ہے۔ کانگریس والے تیری دختر کے خلاف دکانوں پر پکٹنگ کر رہے ہیں اور پولیس کے ہاتھوں پٹ رہے ہیں۔ سچ بتا کہ کیا تو سربازار رسوا ہونے سے شرماتا نہیں؟

مگر تیرا ہی کیا خطا ہے۔ آدمی ہی نے تیری لڑکی کو بگاڑا ہے۔

مسلم انڈیا بیمہ کمپنی کے منیجنگ ڈائرکٹر



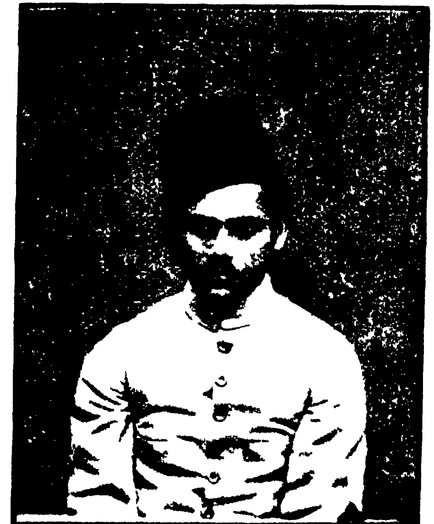
ڈاکٹر سید محمد شریف متقی صاحب
جو مسلم انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کے منیجنگ ڈائرکٹر ہیں
اور جنکی کمپنی مسلمانوں میں یکتا ہے اور بڑی کامیابی
حاصل کررہی ہے -



حکیم علی رضا خاں صاحب دہلی



خان صاحب حکیم محمود علی خاں ماہر دہلی



حکیم احمد حسن خاں نظامی ایڈیٹر
رسالہ حامی الصحت دہلی



مولوی حکیم محمد اکبر علی صاحب نظامی
حیدر آباد دکن



شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ



ڈاکٹر فصاحت علی
دہلوی



حکیم الطاف حسین صاحب مرحوم
خورشید جاہی حیدر آباد



ڈاکٹر محمد علی صاحب
مالک فرم نیو احسان کمپنی
انگریزی دوا فروش
چاندنی چوک دہلی



حکیم مصطفیٰ حسین نظامی
مالک دواخانہ حکیم الطاف حسین
صاحب مرحوم خورشید جاہی
حیدر آباد



محمد غلام محی الدین صادق الیقین نظامی
تاجر آہن - بازار افضل گنج، حیدر آباد



محمد عبدالغفور کامل الیقین نظامی
تاجر آہن - بازار افضل گنج، حیدر آباد



مولوی محمد یوسف خوش اقبال نظامی
حیدر آباد دکن



مولوی محمد یعقوب قریشی ناصوتی نظامی
حیدر آباد دکن

پانچ سوالوں کے جوابات

ہندوستان کی ہر قوم کیلئے نہایت ضروری اور مفید

ذیل میں اُن کا اقتباس اور خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو خواجہ صاحب کے پانچ سوالات کے جواب میں ہندوستان کی ہر قوم کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔ ان سوالات کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے باشندوں کو اپنی سب سے بڑی بڑی ضرورتوں اور ان کی اصلاحات کیطرف توجہ ہو جو خطوط ۵ ار اکتوبر کے بعد آئے وہ انتخاب میں نہیں آئے کیونکہ وقت ختم ہو چکا تھا۔

اقوام ہند کے اتحاد کی نسبت زیادہ جوابات میں ترک مذہب کا اشارہ ہے۔ جس سے رائے عامہ کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خانہ جنگی کے سبب مذہب سے بیزار ہو رہی ہے اور لیڈروں کے خلوص کی بابت اکثر لوگوں نے چندہ کا ذکر کیا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ پبلک لیڈروں کی چندہ بازی سے عاجز ہے۔ چونکہ خطوط بہت زیادہ تھے اور جنتری میں اتنی جگہ نہ تھی اس لئے صرف نام اور مقام لکھے گئے ہیں اور جوابات کا بھی خلاصہ کر دیا گیا ہے۔ اور جوابات بھی وہی لئے گئے ہیں جن میں کوئی بات پائی گئی۔ حسین

سوالات یہ تھے

۱۔ میاں بیوی آپس میں کیونکر خوش رہ سکتے ہیں۔ ✤ ۲۔ ہندوستانی انگریزوں کو کیونکر خوش رکھ سکتے ہیں۔ ۲۰۵

۳۔ اقوام ہند میں کیونکر اتحاد ہو سکتا ہے۔ ✤ ۴۔ بیکاری اور بے روزگاری کیونکر دور ہو سکتی ہے۔

۵۔ لیڈروں میں خلوص کیونکر پیدا کیا جا سکتا ہے۔



از بیگم مولوی سید عشرت حسین صاحب کلکٹر باندہ خلف حضرت اکبر الہ آبادی

۱۔ کل رشتہ داروں سے الگ رہنے سے۔ ۲۔ اطاعت فرمانبرداری اور راستبازی سے۔ ۳۔ تعصب اور غصہ دل سے بالکل دور کر دینے سے۔ ۴۔ جفاکشی کے عادی ہونے اور کفایت شعاری کا ہر وقت خیال مدنظر رکھنے سے۔ ۵۔ یہ بہت مشکل ہے۔ سوا اسکے کہ خوف خدا غالب ہے۔

مولانا مسر محمد یعقوب صاحب مراد آباد

۱۔ بیدی الرجال قوامون علی النساء (مرد عورتوں پر فائق ہیں) اور میاں عاشروھن بالمعروف (عورتوں کیساتھ اچھا برتاؤ کرو) حکم قرآن پر عمل کریں۔ ۲۔ برابری کا دعویٰ چھوڑ دیں۔ ۳۔ سب اپنے اپنے مذاہب کو خیرباد کہدیں۔ ۴۔ جنگ عظیم سے بڑی لڑائی شروع ہو۔ ۵۔ احمق مقلد دنیا میں باقی نہ رہیں۔

محترمہ عذرا بنت مولانا شرر صاحب مرحوم لکھنوی علیگڈھ

۱۔ میاں اندھا بن جائے اور بیوی گونگی۔ ۲۔ ہندوستانی آزادی کے خیال کو دل سے نکالدیں۔ ۳۔ سب لا مذہب ہو جائیں یا ہر مذہب والا اپنے اپنے مذاہب کے صحیح اصول پر سختی کے ساتھ گامزن ہو ۴۔ دیہات والوں کی طرح سادہ زندگی بسر ہو صرف ملکی مصنوعات پر اکتفا کی جاوے اور اعلیٰ تعلیم صرف بہترین ہونہار طلبا کو دیجاوے ۵۔ خلوص اور بے غرضی سے کام کریں اور جو کچھ کہیں اس پر خود عمل کریں

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی آئی ای وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی۔

۱۔ دونوں ایکدوسرے کے مزاج سے پوری واقفیت حاصل کرلیں۔ ۲۔ جواب نہیں دیا۔ ۳۔ اکثریت اقلیت کو خوش رکھنے لگے۔ ۴۔ تجارت کو فروغ ہو اور زراعتی قیمت کے بڑھنے سے کاشتکاروں اور زمینداروں کو آسودگی ہو۔ ۵۔ خداوند عالم مقلب القلوب ہے۔

از فقیر عشقی صاحب ایڈیٹر منادی دہلی۔

۱۔ بیوی یا شوہر بلا جبر واکراہ اپنی خود مختاری وآزادی کو شریک زندگی کی مرضی کے تابع کرنے سے ۲۔ انگریزوں کے فوائد کو اپنے فوائد مقدم رکھنے سے۔

اور اگر انگریزوں کے خوش رکھنے سے مقصود ان سے اپنے حقوق حاصل کرنا ہے تو یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ اپنے اندر قابلیت اور طاقت پیدا کی جائے اور انگریزوں پر ثابت کر دیا جائے کہ ہمارے اندر قابلیت اور طاقت پیدا ہو گئی ہے

۳۔ آزادی یا غلامی کے ایک ہی نصب العین کو سب اپنا نصب العین بنالیں اور یہ احساس ہندوستانی قوموں میں اسوقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب کہ مذہب اور مذہبی لیڈروں کا موجودہ رسوخ واثر قائم ہے۔ ۴۔ ہر شخص اپنے اور اپنے بال بچوں کیلئے خود محنت ومشقت کرے اور ایک کی محنت ومشقت سے دوسرا فائدہ نہ اٹھائے۔ ۵۔ پبلک میں خلوص شناسی اور خلوص کی قدر کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے اور ریاکاری کو خلوص کے لباس میں پیش کرنے کے جو ذرائع اس وقت ہندوستان میں نہایت سہل الحصول ہیں ان کا قلع قمع نہ کر دیا جائے۔

عبد المتین صاحب اجمیر شریف

۱۔ اگر ایک گرم ہو جائے تو دوسرے کو چاہیے کہ وہ نرم ہو جائے ۲۔ خوشامد سے۔
۳۔ رواداری سے۔ ۴۔ محنت ومشقت وسادگی سے ۵۔ خود شناسی سے۔

سید فدا حسین صاحب سوی لکھنؤ

۱۔ اپنی پسند سے شادی کریں ۲۔ کوئی امر ان کے خلاف نہ کریں ۳۔ مذہبی رکاوٹوں کو ختم کر دیں اور ایک دوسرے سے شادی کریں۔ ۴۔ بڑے کارخانہ کھولنے کی ضرورت ہے۔ ۵۔ کبھی نہیں ہو سکتا۔

ظہیر احمد صاحب لاہور

۱۔ دونوں تعلیم یافتہ ہوں۔ ۲۔ انگریزوں کو اچھا خیر خواہ سمجھیں۔ ۳۔ تعلیم عام ہو۔ ۴۔ حکومت کی تبدیلی سے ۵۔ وہ خوشحال ہوں۔

صادق حسین صاحب مگراودے پور

۱۔ ایک دوسرے کی حاجت پوری کرنے سے ۲۔ ان کے ارادے پر چلنے سے۔
۳۔ ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرنے سے۔ ۴۔ سرمایہ داروں کے ذریعہ ۵۔ اتفاق سے۔

ایم۔ اے صابر صاحب مدنا ایڈیٹر سہ روزہ البرق سری نگر کشمیر

۱۔ ایک دوسرے کے حقوق کی قدر کریں۔ ۲۔ غلامی کا طوق پہنیں رہیں ۳۔ وہ مذہبی جھگڑوں کو ایک دم چھوڑ دیں ۴۔ کسی کام کے کرنے میں عیب نہ سمجھیں ۵۔ قوم کا حقیقی درد ہو۔

ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب گورالہ

۱۔ دونوں آپس کی خواہشات کا احترام کریں ۲۔ انگریزوں کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں۔ ۳۔ ایک دوسرے کے مذہب کے برخلاف حقارت انگیز تحریر اور تقریر نہ کریں۔ ۴۔ صنعتی اور حرفتی نصاب تعلیم ایزاد کیا جاوے ۵۔ پبلک نظام کے ماتحت لیڈر منتخب ہوں۔

منظور علی صاحب صدر بازار میرٹھ

۱۔ حسن سلوک سے ۲۔ بھولے سے بھی سوراج کا نام نہ لیں ۳۔ رواداری سے ۴۔ صنعت وحرفت بر تہہ کنٹرول سے ۵۔ تقلید نہ کی جاوے۔

سید محمد ظفر الاسلام صاحب سبحہ بارہ بنکی

۱۔ باہمی حقوق پیش نظر رکھنے سے ۲۔ مذہبی تعصب ترک کرنے سے ۳۔ تفریق دور کرنے سے۔ ۴۔ تجارت اور صنعت وحرفت کو ترقی دینے سے ۵۔ طمع دور کر لینے سے۔

سید غلام حسین شاہ صاحب کولوکی

۱۔ اسلامی تعلیم اور عمل سے ۲۔ جی حضور کہنے سے ۳۔ سب کو ایک وجود سمجھنے سے ۴۔ ہنر اور تجارت سے ۵۔ عمل سے۔

حکیم سید جعفر علی عشقی صاحب سیالکوٹ

۱۔ دونوں کا تعلیم یافتہ اور کفایت شعار ہونا ۲۔ انگریزوں کا فیشن اختیار کر لینا ۳۔ مذہب کو قطعاً اڑا دیا جائے ۴۔ تاوقتیکہ خود حکومت وقت متوجہ نہ ہو ۵۔ عوام الناس کسی کو بھی لیڈر نہ سمجھیں۔

پرہلاد چند صاحب جھابڑہ حضرو

۱۔ باہمی فرائض کی ادائیگی سے ۲۔ اطاعت گذار بن کر ۳۔ مذہب کی بجائے سیاسی تعلیم کو رواج دینے سے ۴۔ کاٹیج انڈسٹری کی حفاظت وسرپرستی اور لاریوں

کی درآمد روکنے سے ۵ خدا کے دوسرے درجہ پر وطن سے غداری کی سزا کا یقین دلانے سے ۔

حمید احمد صاحب برما

۱- ہم راز بنانے سے ۲- ہاں میں ہاں ملانے سے ۳ ہندو ہمارے رسول کو گالی دینا چھوڑ دیں اور ہم گائے کا گوشت ترک کر دیں ۔ ۴ صنعت و حرفت کی تعلیم سے ۔ ۵ لیڈر حلف اٹھائیں کہ غداری نہ کریں گے ۔

عبدالرزاق صاحب لنڈی کوتل سرحد

سب کا جواب یہ ہے کہ "اسلامی تعلیم حاصل کی جائے اور اُس پر عمل کیا جائے ۔ مسلم ہوں یا غیر مسلم"۔

منتھرا داس صاحب دیال باغ آگرہ

۱- ضرورت میں کسی درجہ تک آپس کے جذبات کا پاس رکھنے سے ۔ ۲- آپس کی پھوٹ کو مٹانے سے ۔ ۳- اپنی اصل پر نگاہ ڈالنے سے ۔ ۴- ہر شخص کچھ نہ کچھ کام کرے ۔ ۵- سچی پکار عوام کے دلوں سے ہونی چاہئے ۔

سید احمد معین الدین حسینی صاحب حیدر آباد دکن

۱- ہم خیال ہونے سے ۔ ۲ اطاعت و فرمانبرداری سے ۳ ایک مذہب اور ایک ہی معاشرت کی وجہ سے ۔ ۴ ملکی حکومت ہونے سے ۵- ایک مذہب اور ایک ہی معاشرت کی وجہ سے ۔

محمود میاں صاحب حیدر آباد دکن ۔

۱- ایک دوسرے کے قصور نظر انداز کرنے سے ۔ ۲ غلامی کا پٹہ لکھ دینے سے ۳ مذہب بجز خدمت قوم نہ ہو ۴ حکومت ہندوستانی ہو ۔ ۵ لڑانے کی پالیسی ترک کر دی جائے ۔

غلام رسول صاحب رانی گنج

۱- باہمی محبت سے ۲ اطاعت و فرمانبرداری سے ۳ ایک واحد قوم بنجانے سے ۴ بڑے بڑے کارخانے کھولنے سے ۔ ۵ اقوام ہند کو فنا ہونا پڑے گا تب سچا ہمدرد لیڈر پیدا ہوگا ۔

بھگوان داس صاحب چوبڑہ گوجرانوالہ

پانچوں چیزیں حضور رادھا سوامی دیال صاحب جی مہاراج سے سرت شبد یوگ کی مکمل کمائی کرنے سے حاصل ہو جائیں گی ۔

محمد حبیب الرحمٰن صاحب صادق بمبئی

۱- محبت اور اعتماد سے ۲ آزادی کی مخالفت اور غلامی کی حمایت ۔ ۳- ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھنے سے ۴ موجودہ نصاب تعلیم کے ساتھ ساتھ صنعت و حرفت کی تعلیم اور گورنمنٹ کی مدد ۔ ۵ ملکی و ملی مفاد کے ساتھ خدا کا خوف دلا کر ۔

شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی

۱- بیوی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور میاں اس کی ضروریات کا خیال رکھے ۔ ۲ سیاسی و ملکی معاملات میں موافقت ۔ ۳ مذہبی خالص اور اخلاقی کامل تعلیم عام ۔ ۴ تجارت اور دکانداری کا عیب دور ہو اور تجارت اختیار کیجائے ۔ ۵ خود غرضی و خود نمائی جیسی ہوا و ہوس کی بات نہ پوچھی جائے ۔

شیو شنکر لال (رائے) صاحب) راجگڈھ

۱- شادی سے پہلے دونوں کی اہلیت معلوم کرنے سے ۔ ۲- خودداری کے ساتھ ادائگی فرائض سے ۳ رواداری اور عاقلانہ رہنمائی سے ۴ ضروریات زندگی خود مہیا کرنے سے ۵ سمجھنے اور مذہب کے معنی جاننے سے ۔

سید ظفر نیازی صاحب ایڈیٹر کامیاب دہلی ۔

۱- ایک دوسرے کی لغزشوں پر چشم پوشی کرنے سے ۲ ہندوستانی ہنود کی اخلاص آمیز دوستی سے ۳ تمام فرقہ پرست لیڈروں مولویوں اور جھوٹے پیروں ۔ مہاشوں اور سنگھٹنیوں کو ایک ہی تاریخ اور ایک ہی وقت میں ہندوستان سے باہر نکال دیا جائے ۔ ۴ تجارتی شعبوں کو وسعت دینے سے ۵ ہندوستانی لیڈر خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ ان سب کی شادیاں حسین عورتوں سے کر دی جائیں ۔

ایس ایم رفیع صاحب بمبئی

۱- ایک دوسرے کا احترام کرنے سے ۲ اپنی دولت دیکھے اور خوشنما

کرنے سے ۳ ہمدردی سے ۴ اتفاق سے ۵ اگر ان کے لئے انڈہ مرغی کا انتظام کردیا جائے۔

مصطفےٰ علی ہاشمی صاحب منیجر وقف مسجد آنو جی صاحبہ لکھنؤ

۱۔ اخلاق محمدی اور شرع محمدی پر عمل کرنے سے ۲ اپنی کمائی کا نصف حوالے کردینے سے ۳ سب کے لامذہب ہوجانے سے ۴ حلال و حرام کا خیال نہ رکھنے اور تجارت و مزدوری کرنے سے ۵ قوم کا روپیہ اون کی توندمیں بھردینے سے۔

محمد اسحاق صاحب نظامی سیالکوٹ۔

۱۔ آپس میں ہم خیال ہونے سے ۲ فرمانبرداری سے ۳ حسد دور کرنے سے ۴ تجارت اور کام کرنے سے ۵ قوم کا اخلاق لیڈروں میں خلوص پیدا کرسکتا ہے۔

۲۰۸ **رحمت اللہ صاحب پنشنر ڈومیلی**

۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے ہمراز ہوں ۲ ہاں میں ہاں ملانے سے ۳ ہر مذہب کے بزرگوں کا احترام رکھنے سے اور انکی عبادت گاہوں کی بے حرمتی نہ کرنے سے ۴ کاہلی سستی چھوڑنے ہر ایک کام ادنےٰ اعلیٰ کرنیکو تیار ہوجانے سے ۵ دل سے صلح کل و مذہب کے پابند ہونیسے

عطاء الرحمٰن صاحب اصغر قادیان پنجاب

۱۔ ہر دو کی صحت اچھی ہو اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کریں ۲ مسلمان کو اپنا حاکم سمجھیں اور ان کی صحیح اطاعت کریں ۳ کوئی قوم کسی کے بزرگوں اور پیشواؤں کو برا نہ کہے۔ ۴ کوئی شخص کسی کام کرنے میں عار نہ سمجھے ۵ خود غرضی نہ ہو دب؛ امرا لیڈر غربا کو حقیر نہ سمجھیں۔

میر تہور علی صاحب عہدار و معتمد انجمن انصار الصفہ حیدر آباد دکن

۱۔ ایک دوسرے کو سیر چشمی کے ساتھ حقوق دینے سے ۲ انگریزوں کے ہاتھ میں کٹ پتلی بن جانے سے ۳ ہر قوم دوسری کو ماں جائی بہن سمجھنے سے ۴ صنعت و حرفت سیکھنے سے ۵ خود غرضی اور قوم فروش لیڈروں کو بائیکاٹ کرنے سے۔

محترمہ شاہزادہ جہاں بیگم ٹیچر پرنس وکٹوریہ گرلز ہائی سکول سی۔ ایم۔ ایس دختر جناب حاجی عرفان علی بیگ صاحب مرحوم آئی۔ ایس۔ او۔ ڈپٹی کلکٹر پنشنر و آنریری اسپیشل مجسٹریٹ آگرہ

ایثار اور ایک دوسرے کا مزاج پہچاننے سے ۲ اپنے کو باقاعدہ بنانے اور آپس میں اتحاد رکھنے سے ۳ مذہبی تعصب کی بیخ کنی کردینے سے ۴ بدیشی مال نہ خریدنے اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے سے ۵ نفسانیت کو بالائے طاق رکھنے سے۔

عبدالعزیز خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ باغ پونچھ۔ کشمیر

۱۔ سچی محبت کے ذریعہ ۲ کانگریس سے بائیکاٹ کے ذریعہ ۳ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کے احترام کے ذریعہ ۴ دیسی صنعتوں کے اجراء اور بدیشی مال کے بائیکاٹ کے ذریعہ ۵ کلمہ حق ادا کرنے کی جرأت کے ذریعہ

مست رام صاحب ست سنگی دوکاندار۔ سوجانپور ٹیرہ

دیال باغ آگرہ رادھا سوامی ست سنگ کا نقشہ سامنے رکھکر اور وہاں کے کل حالات جانکر۔ پانچوں سوالوں کا جواب مل سکتا ہے۔

غلام سرور صاحب نمبردار محمود پور

۱۔ عورت سے زیادہ محبت کرے۔ اور اس کی ضروریات کا خیال رکھے ۲ یہ خیال کرنے سے کہ میں خود حاکم یا بادشاہی کے لائق نہیں ہوں۔ ۳ اقوام ہند کے اتحاد کا واحد ذریعہ خدا کے نبی و رسول۔ مہدی مسیح کرشن حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی پنجاب پر صدق دل سے ایمان لانا ہے (اقوام ہند کا اتحاد کجا اس عقیدہ نے تو مسلمانوں کو پراگندہ کردیا ہے قادیانیت سے اتحاد ناممکن ہے۔ حسن نظامی) ۴ گداگری کو قانوناً بند کردیا جاوے۔ کسی کام کے کرنے سے عار نہ ہو ۵ لیڈروں کو متعصب نہیں ہونا چاہئے۔

عباس شاہ احمدی صاحب از باندھی

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور قرآنی ہدایات کی پابندی سے ۲ اپنی خود غرضیوں کو چھوڑنے سے ۳ ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرنے سے ۴ موجودہ نصاب تعلیم کی اصلاح سے ۵ مخلص لیڈروں کی عزت افزائی کرنے سے۔

عبدالحلیم صاحب جے پور ریاست اسٹیٹ مدرسہ تعلیم الاسلام

۱۔ اعتدال معیشت اور اسلامی حقوق پر قائم رہنے سے ۲ ہندوستان



مولانا عشقی نظامی رنگون میں



راجہ لچھما ریڈی نظامی حیدر آباد دکن



محمد اسرائیل خاں سبوت نظامی
کلاتھہ مرچنٹ
آورہ - بی 'این' آر



حکیم محمد دین ملنسار نظامی
ایڈیٹر گرو سیوک خلف
جناب خاکسار صاحب مرحوم دہلوی



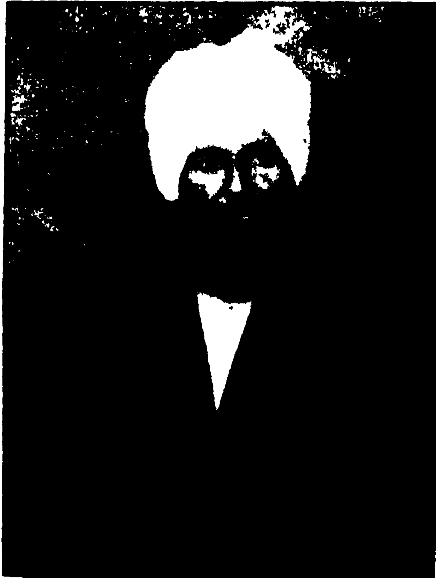
حکیم مرزا اسحاق بیگ ترکی شاہ نظامی
مالک دواخانہ اخلاقی رام پور



سید محمد نذیر بلالی شاہ نظامی خلیفہ
خواجہ حسن نظامی و سجادہ نشین
حضرت کملی شاہ صاحب حیدر آباد



سراج الدین قریشی نظامی
خلف قربلی شاہ نظامی مرحوم
خلیفہ احمد آباد



اندر سنگھ صاحب نظامی
ساکن ریاست فرید کوٹ پنجاب



رستم جی نظامی　　　　دادا بہائی نظامی
پونہ کے نظامی پارسی



لالہ منو لال صاحب اور انکے لڑکے گیان چند اپنے پیر کو گائے نذر کر رہے ہیں



سکندر آباد سنه ۱۹۱۷ء

استادہ عبدالکریم نظامی - ہلالی شاہ نظامی - محمد ابراہیم نظامی
نشسته حضرت محمد موسیٰ مرحوم اور حسن نظامی



مرحوم سلطان علی نظامی خلف بابو شہر محمد مرحوم
نامی روزانہ اخبار شہر رنگون

کے سیاہ سفید کا مالک بنا دینے سے ۳ بیجا مذہبی تعصب و رقومی تفوق ترک کرنے سے ۴ زراعت کی اصلاح۔ گھریلو صنعت کو رواج دینے سے ۵ خود پسند خود ساختہ۔ دولتمند لیڈروں کی علیحدگی سے۔

عبد اللطیف صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام جے پور

۱- اخلاق کے استحکام سے ۲ عصیان مدنی کے ترک کرنے اور حقوق قومی طلب نہ کرنے سے ۳ چھوت چھات ترک کرکے متحدہ قومیت قائم کرلینے ۴ تجارت کو فروغ دینے اور ہر قسم کی ملازمت غرباکے ساتھ مخصوص کرنے سے۔ ۵ غیر مقروض تعلیمیافتہ غیر متعصب لیڈر مقرر کرنے سے

گور بخش سنگھ صاحب وزیر آباد

۱- جب ضروریات میسر ہو جائیں ۲ زمین کا لگان یا ٹیکس دینے سے ۳ زمانہ حال کے پجاریوں اور ملاؤں کی جگہ نئے تعلیمیافتہ مقرر کرنے سے مذہبی تعلیم دینے سے ۴ سودیشی سے ۵ جب ان کو گزارہ کیواسطے کہیں غیب سے خزانہ مل جائے۔

محمد غوث صاحب سابق منتظم عثمانیہ کالج حیدر آباد دکن۔

۱- میاں بیوی کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک و رواداری سے پیش آئے اور بیوی ہر حالت میں میاں کی خوشنودی کو مقدم سمجھے ۲ اپنی غلامی سے خوش رہنے سے ۳ مذہبی و قومی رواداری کیساتھ ایک مشترکہ قومی جبریہ ابتدائی تعلیم سے اتفاق و اتحاد پیدا ہو سکیگا۔ درمیان اقوام ہند۔ ۴ حرفتی وصنعتی تعلیم لازمی کردیجائے۔ ۵ ہر ایک لیڈر اپنے ذاتی وفرقہ واری اغراض کے بجائے سچائی کیساتھ مفادِ ملک کو پیش نظر رکھے

احمد علی صاحب طالبعلم درجہ پنجم سہارنپور۔

۱- تحمل سے۔ ۲ غلامی سے ۳ اپنے اپنے مذہب پر سچائی سے قائم رہنے سے ۴ کسی ایماندار پیشہ کو عیب نہ سمجھنے سے۔ ۵ جو تے سے دکیونکہ یہ لوگ آپس میں لڑتے بہت ہیں۔

منشی کریم بخش صاحب پنشنر مقام قصبہ سنور۔ پٹیالہ

۱- فرض شناسی اور خلوص نیت سے۔ ۲ اطاعت و فرمانبرداری اور رواداری سے ۳ ضد کو دل سے نکالدینے سے۔ ۴ محنت و مشقت مزدوری کو شرف انسانیت سمجھ کر بجالانے اور ہر قسم کی تجارت سے

۵ بے غرض خلعت خلق کا جذبہ پیدا کرنے سے۔

محترمہ صغریٰ صاحبہ ہمایوں۔ حیدر آباد دکن

۱- ایک کو دوسرے سے محبت ہو اس کے بعد دونوں ہمخیال ہو جائیں میاں بی بی کو اپنے برابر والا خیال کرے اور بی بی میاں کی خوشنودی کا خیال رکھے۔ ۲ ان کی تعریف کیجائے اور ان کی خوشامد کیجائے ۳ مذہبی تعصب چھوڑدیں کسی کے مذہب کو کوئی برا نہ کہے۔ ۴ ہر شخص اپنی عورتوں سے بھی کام لے ۵ ایثار و خلوص سے کام کرلیں

غلام رسول صاحب پٹواری نہر۔ پنجاب

۱- چار دیواری کے انتظام بیوی کے ہوں ۲ انگریزی اشیا کے انتظام سے ۳ دوسرے کے بزرگوں معبودوں کی عزت کریں۔ کا بر دوسروں کی تقاریب اور جلسوں میں ان کے بزرگوں کی خوبیاں بیان کریں۔ ۴ دنیا اسلامی اصولوں کی پابند ہو جاوے اگر تمام کی نہیں تو کم از کم مسئلہ زکوٰۃ کی پابندی کرے ۵ جو لیڈر عوام کیطرح باقاعدہ معبد میں عبادت کا عادی نہ ہو۔ اسے لیڈر تسلیم نہ کیا جاوے۔

۰۹

آپ کا سیوک از کلکتہ

مجھے تو پانچوں سوالات کا ایک ہی جواب نظر آتا ہے۔
"مالک کی موج سے" "محنت سے" "رواداری سے"

سید شہاب الدین صاحب حمادی متولی مسجد بادامیاں صاحب ڈھبوئی

۱- زوجین ایک دوسرے کی طبیعت سے واقف ہو کر حسب منشاء طرفین کے کام کرنے سے ۲ چاپلوسی اور ولایتی مال خرید کر ۳ مذہبی تعصب دور ہونے سے ۴ اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو کر کام کرنے سے چاہے کتنا ہی ذلیل ہو ۵ تمام سے موافق قدر کرکے ہمت افزائی کرنے سے۔

حکیم احمد حسن خاں صاحب نظامی ایڈیٹر حامی الصحت دہلی۔

۱- ایک دوسرے کی طبعی ضروریات کو حسب مرضی پورا کرنے سے۔ ۲ انگریزوں کے مفاد کو اپنے قومی اور وطنی مفاد پر مقدم رکھنے سے ۳ اقوام ہند کے رہنماؤں میں سے فرقہ وارانہ خود غرضی کے ازالہ اور ہندوستان کے مجموعی مفاد کا حقیقی جذبہ پیدا ہو جانے سے

۴ حقیقی معنی میں صحیح قومی حکومت قائم ہونے سے ۵ رائے عامہ کی صحیح تربیت اور اس کے احساس اجتماعی کو بیدار کرکے۔

محمد اکبر علی صاحب صدیقی کٹرہ عباسیہ پہاڑ گنج دہلی
۱ ایک دوسرے کی ہمدردی و غمخواری کرے ۲ ہر دو جانب سے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام ہو۔ و نیز ایک دوسرے کے رشتہ دار و عزیز کو اپنا ہی خاص عزیز و رشتہ تصور کرے ۳ اپنی خودداری اور محنت قومی کو دفن کرکے انگریزوں کے تمام احکامات ٹیکس اور قوانین کا کشادہ پیشانی کے ساتھ خیر مقدم کرے اور ملاقات کے وقت ان کی ہمدردی اور عادلانہ حکمرانی کی انکساری کے ساتھ تعریفیں کرے ۴ ایک قوم دوسری قوم کے مذہب اور ربانی مذہب کا احترام کرے ایک دوسرے کو اپنے سے کم درجہ اور ذلیل نہ سمجھے۔ چھوت چھات بالکل نہ ہو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلفی سے کھائیں پئیں ہر قوم دوسری قوم کے مفاد اپنے پیش نظر رکھکر اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔ ۵ غیر ملکی اشیا پر پابندی ہو ملکی صنعت و حرفت رائج ہو اور ہر ضروری چیز کو ہندوستان میں ہندوستانی کے ہاتھ سے تیار کرایا جائے۔ خود غرضی۔ شہرت۔ عزت اور ناموری کی طمع نہ ہو۔ ۲۱۰

محترمہ مہر فشاں صاحبہ۔ کلکتہ
۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے پر بھروسہ رکھیں تو خوش رہ سکتے ہیں ۲ ہندوستانی انگریزوں سے برابری کا برتاؤ کریں تو خوش رہینگے (یا سیدھے ہو جائیں گے) ۳ اقوام ہند ایک دوسرے کے مذہبی احساس کا لحاظ رکھیں تو اتحاد ہو سکتا ہے۔ ۴ بیکاری اور بے روزگاری محنت سے دور ہو سکتی ہے ۵ لیڈروں کو ایک پیسہ بھی نہ دیا جائے تو ان میں خلوص پیدا ہو سکتا ہے۔

بھگوان دین ست سنگی صاحب۔ نبوتنی ضلع اوناؤ (اودہ)
۱۔ محبت سے۔ جو طرفین کی خدمت سے حاصل ہوگی۔ ۲ فرمانبرداری سے یا اپنے کو فنا کر دینے سے ۳ بذریعہ تعلیم روحانیت (جز ایں نسخہ دیگر پیدا نیست) ۴ صنعت و حرفت و اختراع سے ۵ دانہ لیڈران را در سلک راستی رخنہ کنند خلوص پدید آید۔

عزیز الدین خاں صاحب حمدی بھاگلپوری۔ غازی آباد۔ یو۔ پی
۱۔ تعلیمیافتہ اور تندرست رہنے سے ۲ خاموش رہنے سے خواہ کچھ ہی بلا نازل کیجاوے۔ ۳ ضلع کا شہزادہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنیسے (تجربہ سے غلط ثابت ہوا حسن نظامی) ۴ ایجوکیٹ تعلیم ترک کرنے سے ۵ زر کا لالچ چھوڑنے سے۔

وینکٹ ورداراؤ صاحب وکیل محبوب نگر۔
۱۔ سادہ اور قدرتی اصول پر زندگی اختیار کرنے سے ۲ محبت پیدا کرنے سے ۳ انسانیت کو سمجھ لینے سے ۴ عقل کو صحیح طور پر کام میں لانے سے ۵ انانیت کو ترک کرنے سے۔

شبیر صاحب مارہروی
۱۔ محبت۔ نیک چلنی۔ رواداری۔ میانہ روی اور خوش خلقی سے ۲ ہر جا و بے جا موقع پر ان کی ہاں میں ہاں ملائی جائے ۳ بیجا ضد سے اجتناب، رواداری اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام ۴ محنت کا عادی بننے اور چھوٹے چھوٹے کاموں کو کرنے میں اپنی ذلت نہ سمجھنے سے ۵ خود غرضیاں اور بیجا ضدیں چھوڑنے سے۔

وید پرکاش صاحب مہندرو۔ بی۔ اے۔ آنرز۔ لاہور
۱۔ ایک دوسرے کو قابل احترام سمجھنے سے ۲ سوراج کا مطالبہ نہ کرنے سے ۳ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کی جد و جہد کو چھوڑنے سے ۴ ملک کی اندرونی اور بیرونی تجارت کو فروغ دینے سے ۵ پبلک میں صحیح لیڈر کو پہچانکر اُس کی پیروی کرنے کی قابلیت پیدا ہونے سے۔

مصری لال صاحب ماسٹر آگرہ
۱۔ باہمی خاطرداری دل خواہ کا ہر وقت خیال رہے اور معقول پسندی ملحوظ ہو ۲ دل میں انگریزوں کو حاکم اپنے کو محکوم سمجھتا رہے۔ ۳ خود غرضی اور تعصب کو قطعی دور کر دیں ۴ اپنی خاص توجہ صنعت و حرفت و دستکاری پر کریں ۵ نفسانیت و خود غرضی و خود پسندی قطعی چھوڑ دیں۔

سید مقرب حسین صاحب شہر اناؤ محلہ نہر۔
۱۔ فطرت انسانی کے موافق اپنے اپنے حقوق کی نگہداشت سے ۲ جی حضور کی حکمت عملی سے ۳ دوسرے قوموں کی مذہبی احترام سے۔ ۴ کسی کام میں شرم نہ کرنے سے ۵ ہر قوم میں صرف ایک لیڈر منتخب ہونے سے۔

مستری محمد حسین صاحب معرفت بیکو کمپنی فیروز پور روڈ لاہور
۱۔ اگر روپیہ عام ہو ۲۔ اگر انگریزوں کا حکم مانا جاوے ۳ اگر اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ تک انگریز افسر ہوں ۴ اگر جنگ شروع ہو جائے ۵ اگر چندہ عام دیا جائے۔

لالہ سری رام صاحب سکریٹری دہلی کلاتھ مل دہلی
۱۔ میاں بیوی ایکدوسرے سے بہت زیادہ امید نہ کریں۔ اور بجائے ایکدوسرے کی کمیوں پر غور کرنے اور نکتہ چینی کرنیکے اُن کی اچھی باتوں سے خوش ہوں۔ اور تھوڑے صبر سے کام لیں۔ ۲ سیاسی آدمی سمجھ سکتے ہیں۔ ۳ نمبر ۳ کا جواب قریب قریب وہی ہے جو نمبر ایک کا ہے جسوقت تک مختلف قوموں کی ذمہ دار ہستیاں جی چراتی رہیں گی اور وقت وقت پر صحیح طرح کی رہنمائی اس خوف سے نہ کرینگی۔ کہ اپنی قوم میں بدنامی ہوگی۔ اور لیڈری ان لوگوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے کہ جنکا منشا خود غرضی ہے اسوقت تک اتحاد کی صورت نہیں ہوسکتی۔ ۴ سب سے پہلی ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کی بنی ہوئی چیزیں ملک میں ہی استعمال ہوں۔ تاکہ یہاں کے آدمیوں کو کار ملے اور بیکاری دور ہو۔ دوسرے دولت بھی بہتر تقسیم ہو۔ ۵ اگر ہر ایک قوم کے شرفا لیڈر ہوں تو خلوص میں کوئی دقت نہیں ہوسکتی۔ جس وقت تک کہ وہ لوگ نہیں ہونگے۔ اور خود غرض لوگ لیڈر بنے رہینگے اسوقت تک خلوص نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ خلوص ہوتے ہوتے بھی ملک کی لیڈری جاتی رہیگی۔

محمد تقی صاحب نائب مدرس جبریہ اسکول جہاں آباد
۱۔ طرفین کی تندرستی اور تکلیف و آرام کا احساس ہونے سے۔ ۲۔ طوق غلامی کو دور کرنے نیز ہمیشہ ان کے دست نگر رہنے سے۔ ۳۔ مذہب کی حقیقت سمجھنے اور اوس پر عمل کرنے سے ۴ حسب مقدور مخلوق کی خدمت و امداد نیز حق العباد کے خیال سے ۵ شہرت اور نام ونمود کا خیال بالائے طاق رکھنے سے۔

محمد سرور الحسن صاحب۔ علیگڈھ
۱۔ حقوق کے نگہداشت اور ذمہ داریوں کے احساس و ادائیگی سے ۲ اس کا راز طاقت میں مضمر ہے۔ ہماری کمزوری انگریز کی طاقت ہے ہندوستانی بہادر اور طاقتور ہوجاویں انگریز بھائی بن جائیگا ۳ ہر چھوٹا اور بڑا مرد عورت امیر وغریب اصول "خاکساری" کو قبول کر کے اوسکا عامل ہو جائے ۴ کام کرنے اور کام کرنیکی شرم کو مٹانیسے اور اصول اقتصادیات کو برتنے سے۔ ۵ خود ساختہ لیڈری اور بڑے نام" کا بت توڑنے اور ایک پلیٹ فارم پر کام کرنیسے جو ایک آواز کے ماتحت ہو۔

محمد ظہور الدین صاحب صیغہ دار معتمدی عدالت وکوتوالی و امور عامہ حیدر آباد
۱۔ آپس کی محبت اور ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے سے ۲ اطاعت اور فرمانبرداری سے ۳ اتفاق و یکجہتی اور آپس کی رواداری سے ۴ محنت اور مزدوری سے ۵ راست بازی اور ایمانداری سے

211

احمد حسین صاحب۔ الیس کلب لاہور
۱۔ میانہ روی ۲۔ سعدی نے کہا ہے۔ خطائے بزرگاں گرفتن خطا است۔ اس میں میں صرف تھوڑا سا تصرف چاہتا ہوں۔ یعنی: خطاہر نصاریٰ گرفتن خطا است۔ ۳ خلوص نیت۔ ۴ جذبہ ہمدردی ۵ نام ونمود کی خواہش کا فقدان۔

محترمہ تہذیب النساء۔ بی۔ اے۔ الہ آباد
۱۔ دونوں جاہل ہوں ۲ بے چوں وچرا اطاعت کریں ۳ ملک سے تمام گاؤں اور سوروں کو نکال دیا جائے۔ ۴ ہر فرد کوئی کام کرے۔ ۵ سب لیڈروں کو برابر تنخواہ دیجائے۔

لفٹنٹ ڈاکٹر **محمد عبد المجید** خاں صاحب جنرل کنٹرولر حیدر آباد دکن
۱۔ ادائیگی فرائض زوجین سے ۲ قبول قانون مرتبہ انگریزی سے ۳ ایک مذہب رائج ہونے سے ۴ بیکاری اور بے روزگاری آزادی حقوق انسانی سے ۵ خود غرضی چھوڑ دینے سے لیڈروں میں خلوص پیدا ہوسکتا ہے۔

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب اڈیٹر دستکاری دہلی
۱۔ بیوی خاوندکی اور خاوند بیوی کی منشا کو مقدم رکھے ۲ اپنی تمام خواہشات کو انگریزوں کی خوشی پر مقدم کرلیں ۳ دوسرے کے جذبات کا احترام کریں ۴ رسالہ دستکاری دہلی کے خریدار ہوجائیں ۵ غیر ممکن ہے خود پیدا کرسکتے ہیں۔ دوسرا شخص اخلاص نہیں پیدا کرسکتا

سوامی آنند تیرتھ صاحب مقام اکہنور کشمیر۔
۱۔ مرد معشوق کیطرح محبت اور عزت سے سلوک کرے۔ اور عورت قابل تعظیم سوامی سمجھتی ہوئی حکم کو نہ ٹالنے کی عادت بنائے ۲ اپنے آپکو انگریزوں سے زیادہ عقلمند او مہذب بنانے سے ۳ صرف خدا کے پوجاری بننے سے۔ اور طریقہ عبادت بعد فیصلہ ایک بنانے سے ۴ ہالینڈ کیطرح طریقہ تجارت پر عمل کرنے سے۔ ۵۔ پبلک میں تمیز آنے سے۔ کہ وہ کینہ۔ بغض۔ حسد۔ عناد۔ تعصب والے اور لالچی لیڈر کو اپنا لیڈر ہی نہ سمجھیں۔

مشرف شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر اے وی اینگلو مڈل سکول گجرات ضلع پشاور ۲۱۲
۱۔ بیوی "میاں" اور میاں "بیوی" بننا گوارا کرے۔ ۲ کم از کم قیامت تک ہر ہندوستانی کیطرف سے انگریزوں کو ہندوستان کی سلطنت کا بیعنامہ لکھوا کے دیدیا جائے ۳ تمام اقوام ہند برائے نام ہندو و مسلم۔ سکھ وغیرہ کہلائے جانے سے اجتناب کرکے اپنے اپنے مذاہب کے قوانین پر قولاً و عملاً سو فیصدی پابند رہیں (یا یکسر لامذہبیت میں رنگے جائیں) ۴ کام ملے روزگار ملے ہندوستانی سینماؤں کو بند کرا دیا جائے بیکاروں کو ایک عضو بیکار سمجھ کر آج کل اپنی سینیا روانہ کردیا جائے ۵ ایک انجمن "تخفیف لیڈران" اپنے لیڈر شکن گرز سے مسلح ہو کر ننانوے فیصدی کے عوض لیڈروں کا صفایا کردیا جائے۔

شیو نرائن صاحب بھٹناگر ایڈیٹر روزانہ اخبار وطن دہلی
۱۔ ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ۲ بے زبان بنے رہنے سے۔ ۳ تعصب مذہبی کو چھوڑ کر ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے۔ ۴ نوجوانان وطن کو صنعت و تجارت کی طرف مائل کرنے سے ۵ مکار لیڈروں کے عیبوں کو طشت ازبام کرنے سے۔

محمد ولی الدین صاحب چشتی صابری۔ منصب دار۔ حیدر آباد
۱۔ رشتۂ زوجیت باہمی انتخاب سے ہو۔ زوج و زوجہ جانبین کو بادشاہ وزیر سمجھیں۔ ۲ کمال اطاعت و دیانت سے۔ ۳ باہمی پاس و رواداری سے ۴ حذف ابواب نصاب تعلیم بہ اضافۂ تعلیم مذہب و زراعت و صنعت و تجارت و نیز ان کے عمل سے ۵ قیامت تک لیڈروں میں خلوص پیدا نہیں کیا جاسکتا۔

مفتی عبدالوحید صاحب جلد ساز۔ بٹالہ۔
۱۔ ایکدوسرے کی ضروریات پوری ہونے سے ۲ تابعداری سے ۳ ایکدوسرے کی ممنوع اشیاء سے پرہیز کرنے اور حصول علم سے ۴۔ دستکاری سیکھنے اور نفس کشی سے ۵ عوام الناس کی تکالیف دور کرنیکا خیال ان کے دل میں ہو۔

یٰسین صاحب دہلی
۱۔ فریقین ہر متنازع چیز کو ظاہر کرکے تصفیہ کرلیں ایکدوسرے کے والدین کی ہر بات اور ہر کام کی اطاعت کریں چاہے ان کو اپنے واسطے وہ کیسی ہی مضر معلوم ہوتی ہو ۲ جس چیز نے مغلیہ سلطنت کو نیست نابود کردیا۔ ۳ (ہندوستانیوں کے لئے) صرف خانگی معاشرت ۱۹۳۵ء کی بنا ڈالیں (تمام اقوام کے لئے) صحیح معنوں میں سوشلسٹ بن جائیں۔ ۴ ایکدوسرے سے رواداری کا سلوک کریں۔ ۵ بحق کانگریس تمام دیگر انجمنوں کمیٹیوں کو ضبط کرلیا جائے اور آئندہ اجازت نہ دیجائے نہ ڈیپارٹمنٹ کی مسجد علیحدہ بنیگی اور نہ خلوص میں فرق پیدا ہوگا۔

سید محمد علیشاہ صاحب کٹڑہ کٹ جالندھر شہر
زبانی۔ نیک نیتی کے ساتھ۔ عملی "مذائے غیب" کو سمجھ لینے سے جو صرف میرے ہاں سے ملسکتی ہے (مگر آپ کے ہاں کاٹنے والا کتا تو نہیں ہے؟ حسن نظامی)

ڈی۔ کے سید عبدالرحمٰن صاحب دیون ہلی بنگلور قلع
۱ میاں بیوی اپنے مذہب پر قائم رہیں اور ہر ایک صبر اختیار کرے ۲ اپنی گورنمنٹ کے حقوق کو پہچانتے ہوئے سچائی پر چلیں ۳ ہر قوم اپنے قوانین مذہب پوشیدہ کریں ۴ وقت کے پابند رہیں ہنرمندوں کا ساتھ دیں ۵ ہر لیڈر اپنے نفع کا نہ خیال رکھکر۔ غیروں کے نقصان نہ ہونے پر خیال رکھیں۔



ایڈیٹر اخبار دین اور انکی لڑکی روحہ اور لڑکا فقیر پاشا



نظام الحق صاحب مداسی نظامی احمد آبادی مرحوم



سردار دھملکو سوار دلدار شاہ نظامی بچہ جمعدار والی ریاست بڑودہ

سورت میں میاں اسمٰعیل کے مکان پر



استادہ دائیں طرف سے : حکیم آرام نظامی - ایڈیٹر دہن - میاں اسمٰعیل ناخدا نظامی - میاں اصغر کے عزیز -
نوری شاہ صاحب - عبدالغفار للگدی شاہ احمد آبادی مرحوم -
بیٹھے ہوئے : خواجہ حسن نظامی - حور بانو بنت حسن نظامی - جمال الدین شاہ حامد
سنہ ۱۹۱۵ء

پیرزادہ سید مصطفیٰ میاں قادری کا مکان احمد آباد

سنہ ۱۹۱۳ء



۱- سردار شیر میاں نظامی رئیس دھولقہ ۲- سردار خان حسلی نظامی ۳- مولوی وصی الحق عباسی نظامی رضوانی شاہ خلیفہ مرحوم
۴- حور بانو بنت حسن نظامی ۵- حسن نظامی ۶- درگاہی شاہ نظامی مرحوم دیوان مس خواجہ حسن نظامی کے خلیفہ
۷- بھائی غلام رسول نظامی ۸ ایڈیٹر دین

فخرالدین صاحب ہم شمسی طالبعلم صدر بازار جبلپور۔ ۱۔ اگر میاں بیوی ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچان لیں ۲ انگریز جو مانگیں وہ بے چوں وچرا دیدیں اور ان سے کچھ لینے کا نام نہ لیں ۳ تعصب کی عینک اتار کر اگر ایک دوسرے کے مذہب کا مطالعہ کیا جائے ۴ موجودہ نظامِ تعلیم میں مکمل تبدیلی اور صنعت وحرفت کی طرف خاص توجہ

وجیہہ احمد صاحب ناسدیو پور مونگیر۔ ۱۔ میاں بیوی شریعت کے پورے پابند ہوں ۲ پابندی اُن اخلاق کی جو ہمارے سردار عالم نے غیر قوم کے ساتھ برتنے کو بتایا ۳ بے تعصبی اور انصاف پسندی جب تک نہ ہوگی ۔۴ جب اپنے فرض سے فارغ ہوں پھیل جائیں اللہ کی زمیں پر اور اسکا فضل ڈھونڈیں اور اس کو زیادہ یاد کریں ۵ نمبر تین میں ملاحظہ ہو۔

مدرس سید صاحب حسینی دھونی پیٹ مدراس ۱۔ جنہیں خوف ہو خدا اور حب رسول صلعم ۲۔ بشرطیکہ حقوق کے طالب ہوں ۳ تا بقوا قیامت نہوگا۔ یا مذہب ہم نیز ہو جائے ۴ جب کہ الت بعید ہو اور ذمہ داری فہمایش ہو جائے ۵ خود غرضی دور ہو اور حق شناسی کی قربت حاصل ہو

والدہ نور محمد صاحب ناز بمبئی ۱۔ جب میاں زن مرید ہو جائیگا تو دونوں خوش رہیں گے ۲ اگر ہندوستانی آپس میں لڑا کریں۔ تو انگریز خوش ہو جائیں گے ۳ جب سب لیڈر مر جائیں گے تو اتحاد ہو جائیگا ۴ بیکاری اور بے روزگاری کو دور کرنا ہو تو پیری مریدی کا کام شروع کردے۔ ۵ لیڈروں میں خلوص پیدا کرنا ہو تو انہیں دن ورات اخباری جوتیاں مارنا چاہیئے۔

مرزا مرتضیٰ بیگ صاحب معتمد اسٹیٹ سکندرآباد دکن ۱۔ واقفیت طبیعت طرفین و احتیاط اصراف ۔۲ تعمیل حکم اور زر سے ۳ تعصب اور فرقہ داری چھوت چھات کی دیوار کے ٹوٹنے سے ۴ تساہلی کے دور کرنے اور محنت سے ۵ راست بازی اور بے لوثی سے۔

وجیہ الدین حسن صاحب عثمانی سکنڈ ایر جوبلی کالج لکھنؤ۔ ۱۔ ہر بات میں ایک دوسرے کی صلاح لے اور بغیر مشورہ کوئی کام نہ کرے ۲۔ سول نافرمانی نہ کریں اور انکی ہر بات بلا چوں وچراں مان لیں۔

۳ چھوت چھات کو الگ کیا جائے اور ایک دوسرے کو بھائی بہن سمجھے ۴ تعلیم سے زیادہ تربیت پر توجہ کیجائے اور موجودہ نصاب تعلیم میں تبدیلی ہو۔ ۵ لیڈروں کی ہر جا بات سے مطابقت اور بیجا بات کی مخالفت کی جائے۔

جمال صابری صاحب یڈیٹر مصور بمبئی۔ ۱۔ روپیہ سے یعنی میاں اپنی بیوی کو کما کر کھلائے ۲ روپیہ سے یعنی مالگزاری اور ٹیکس ادا کر کے ۳ روپیہ سے یعنی ملازمتوں کا قصہ طے ہو جائے ۴ روپیہ سے یعنی بڑے بڑے کارخانے کھولے جائیں۔ ۵ روپیہ سے یعنی (لیڈروں کو روپیہ دیا جائے)

غلام احمد صاحب اپیل نویس ۔سہرہ ۔سرحد۔ ۱۔ صحیح انتخاب سے شادی ہو زوجین تندرست اور تعلیمیافتہ ہوں اور محمدی طرز زندگی کو مشعل راہ بنا کر چلیں ۲ مرد وزن انگریزی کالجوں میں پڑھ کر انگریزیت میں رنگے جائیں یا سب کے سب مرزائی ہو جائیں ۳ لائق ترین ہستی (حضرت محمد صلعم) کے پیرو ہو کر ایک منتخبہ امیر کے ماتحت ہو جائیں اور جو بات ہر ایک اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کے لئے بھی پسند کرے ۴ دیانتدار ہمخیال مالدار کمپنیوں کی ضرورت میں بیوپار اور صنعت وحرفت کریں اور اسراف وعیاشی چھوڑ دیں ۵ ایک جماعت لیڈری کا معیار حقوق وذمہ داریاں مقرر کرے جس کے بموجب انتخاب لیڈران ہو کر ان کی تنظیم کیجاوے۔

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ۔بمبئی۔ ۱۔ ایک جان دو قالب بننا چاہیئے ۲ جو قوم اپنے بھائیوں کا گلا کاٹنے پر مستعد ہو وہ انگریزوں کو خوش نہیں کر سکتی ۔۳ تعصب کی آگ کو دل سے نکالدیا جائے ۴ برادرانِ وطن کے سلوک وہمدردی سے۔ ۵ حوصلہ افزائی سے

محمد عطاء اللہ صاحب ۔پیشکار ۔سیوہارہ۔ ۱۔ قانون قدرت و احکام شرعیہ کی پابندی سے ۲ ہندوستانی انگریزوں کی تعمیل احکام کرتے رہیں۔ ۳ ہر شخص ہر مذہب کا احترام کرے ۴ باہمی اتفاق اور ہمدردی سے دور ہو سکتی ہے۔ ۵ اپنا ذاتی مفاد ملحوظ نہ ہو۔

دہلی کا ہفتہ وار اخبار منادی پڑھا کیجئے۔

محمد عمر حاجی غلام محی الدین صاحب کا پڈیا احمد آباد۔ ۱۔ بیوی اپنے مرد کا اور مرد اپنی بیوی کا مزاج سمجھ لے ۲۔ قول اور وعدہ کی پابندی سے۔ ۳ خدا کی وحدانیت پر قائم رہنے سے ۴ مالدار اور افیسروں کو چاہیئے ذی علم اور لائق کام کرنیوالوں کو امداد کریں ۵ ہر ایک لیڈر حق کہنے سے گریز نہ کرے اور اپنے آپکو دوسرے سے بڑا سمجھنے کا خیال نہ رکھے۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ کراچی۔ بھیکا بھو کا کوئی نہیں۔ سب کی گٹھری میں لعل ہے پر گرہ کھول جانے نہیں اس لئے کنگال ہے۔ اگر پیا چاہتا ہے۔ تو پھر ملہن سے تو جا چلی۔ روکن ہارا تجھے ہے کون۔ ممکن ہے غلطی پر ہوں بنا بریں مدعی ہوں کہ کیا واقعی مذکورہ پانچ سوالوں کا جواب صرف ایک لفظ کیوں نہو صحیح ہے عاجزہ کے قیاس میں تو یونہی آتا ہے کہ جہاں کیوں اور کیونکر کا لفظ آیا اور بات بگڑی بیکاری اور بے روزگاری میں بھی یہی کیوں اور کیونکر ہی مانع نظر آتے ہیں۔

۲۱۴

محمد یسین خاں انجنیرنگ سوپروائزر ٹیلی گراف آفس ملتان ۱۔ جب دونوں اس چند روزہ سفر زندگی کی منزل مقصود خدا کی رضا اور وصل رکھتے ہوئے ایک دوسرے پر بھروسہ و محبت کامل رکھتے ہونگے ۲۔ جب لوگ اخلاق حسنہ سے پاک اور روح قومیت سے بری ہو جاوینگے ۳ جب لوگوں کے درمیان سے موجودہ ناکارہ مذہبی سربراہوں کی علیحدگی ہو جائے۔ ۴ جب عام سرمایہ داروں اور حقوق العباد کی نگہداشت کا عشق پیدا ہوگا ۵ جب لیڈر مذکورہ بالا جوابات کے مطابق ہونگے اور انکی نیتیں پاک ہونگی۔

حکیم سیّد مطاہر حسن صاحب۔ فرقانی۔ امروہہ۔ ۱۔ طرفین کی تربیت ایسے ماحول میں ہو جو تحفظ حقوق اور ہر طبقہ کے ساتھ رواداری کا معلم ہو ۲ ہمیشہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں اور آزادی کا الف زبان پر لانا گناہ کبیرہ سمجھیں۔ ۳ مذہب اور ذات پات کو نظر انداز کردیں۔ ۴ دیسی اشیاء کا استعمال اور بدیسی اشیاء کا مقاطعہ ۵ بیجا تعصب کو یک قلم نظر انداز کرنے اور حقیقی فرض شناسی کو فرض جانتے ہوئے ہر طرح کی قربانی پر بدل آمادہ رہنے سے۔

عبدالرحمان صاحب ٹھیکیدار صابری امرتسر ۱۔ دلی پیار و محبت اور دلی ہمدردی سے ۲ اطاعت اور فرمانبرداری سے ۳ خلوص دل اور پابندئے مذاہب سے ۴ محنت اور کفایت شعاری سے تجارت کیجاوے ۵ لکھنؤ کانگریس میں حلف لیا جاوے۔ خودغرضی کو چھوڑ کر ملکی خدمت انجام

سید احمد رضا صاحب قادری حیدرآباد دکن۔ ۱۔ رشتہ ازدواج پڑنے سے پہلے دونوں نے ایک دوسرے کی فطرت کا مطالعہ ایک حد تک کرلیا ہو ۲ مطالبہ حقوق سے دست برداری ۳ آپس میں شادی بیاہ رائج کرنا اور چھوت چھات برخاست ۴۔ مالدار اپنے پیسے کا بجا استعمال اور ان پر غریبوں کا حق پہچانے۔ ۵ تفرقہ میں اتفاق و ہم آہنگی اور حصول کی متحدہ کوشش۔

شیخ حبیب الدین صاحب طالبعلم جماعت نہم دیجاپور دکن ۱ باہمی دلجوئی سے۔ ۲ خاموشی و اطاعت سے ۳ سب موحد مسلمان ہوجائیں یا (خدانخواستہ) مرتد ۴ تجارت اور زراعت سے ۵ مذہب کی پابندی و استغنا سے۔

محمد رضا صاحب یادگیر دکن ۱۔ خیال حفظ مراتب ۲ اطاعت ۳ آپس میں شادیاں کرنا۔ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا ۴ صنعت و حرفت ۵ نیک نیتی سے کام کرنا۔

محمد بشیر الدین صاحب قریشی جفت فروش سمستی پور بہار۔ ۱۔۳۔۵ کا جواب اخلاق حسنہ اختیار کرنا۔ ۲ اپنے کو چھوٹا سمجھنا۔ ۴ علم اور صنعت و حرفت سیکھنا۔

مرزا حبیب اللہ بیگ صاحب شادآنی ہیبٹ آبادی۔ ۱۔ جبکہ دونوں کے اعمال و افعال و اقوال اپنے مذہب اور تہذیب کے خلاف نہوں ۲ جبکہ انگریز ہندوستانیوں سے مساویانہ اور شریفانہ سلوک رکھیں اور نشۂ حکومت میں چور نہوں ۳ فطرت کے خلاف ہے۔ لہذا ناممکن۔ اگر کبھی چند روزہ ہوا بھی تو عارضی اور ظاہری ہوگا۔ ۴ جبکہ صنعت و حرفت و تجارت اور زراعت کو فروغ ہو۔ یہ کب ہوگا؟ جبکہ اپنی حکومت ہو۔ ۵ جبکہ جمہور میں اعتماد و اخلاص پیدا ہوگا۔ ورنہ مشکل۔ دوسرا کوئی طریقہ نہیں۔

عبیدالرحمان صاحب عاقل رحمانی پروفیسر جامعہ دارالسلام عمرآباد۔ ۱ محبت حسن معاشرت اور اقتصادی حالت کی درستگی سے ۲ خوشامد اور غلامی کرنے سے۔ ۳ ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ۴ ناقص تعلیم کو دور کرنے اور صنعت و حرفت کی عام ترویج سے ۵ نااہل اور منافق و متعصب لیڈروں کو لیڈری سے علحدہ کر دینے میں۔

سید عزیز حسن صاحب بقائی ایڈیٹر پیشوا دہلی
۱۔ چونکہ میری پچیس ۲۵ سالہ ازدواجی زندگی باوجود کوشش کے بھی ناکام ہے اسلئے میں کیونکر بتا سکتا ہوں کہ میاں بیوی کیونکر خوش رہ سکتے ہیں ۲۔ انگریز ہندوستانیوں سے اس صورت میں خوش رہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستانی اپنی موجودہ غلامی اور افلاس پر قناعت کریں ۳ غیر ملکی حکومت کا خاتمہ اقوام ہند میں اتحاد کا باعث ہوگا ۔۴ جس روز ہندوستان کو سوراج حاصل ہوگا۔ اس روز بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا۔ ۵ موجودہ لیڈروں کو ایک جہاز میں بند کر کے بیچ سمندر میں اس جہاز کو غرق کرنے سے۔ کیونکہ میں نے ہندوستان کے ہر قسم کے لیڈروں کو ان کی اصلی حالت میں دیکھا ہے۔ اور میرا ۳۰ سال کا قومی زندگی کا تجربہ یہی ہے کہ ہندوستان کا وہ جانور جس کا نام لیڈر ہے۔ اپنی ذاتی غرض کے لئے ملک و ملت کا بیڑا غرق کرنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی ہچکچاتا نہیں

جوالا پرشاد صاحب نہر آگرہ بجیوری ۱۔ میاں بیوی اپنے اپنے فرائض یا ذمہ داری کو مدنظر رکھیں۔ ۲ ہندوستانی انگریزوں کا ہم نوالہ و ہم پیالہ ہو جائے ۳ دور جہالت کے اٹھ جانے سے ۴ ہر کام استقلال سے ہو ۵ غیر ذمہ دارانہ روش اختیار نہ کی جائے۔

محمد سفیان صاحب اسرائیلی صدر انجمن اسرائیلی علیگڈہ ۱۔ ہر شوہر اپنی بیوی کے حقوق و جذبات کا اعتدال کے ساتھ لحاظ رکھے اسی طرح ہر عورت اپنے شوہر کے خیالات و مرضیات کا سچائی کے ساتھ احترام و اتباع کرے ۲۔ انگریز کے ہر جائز و ناجائز حکم کے سامنے ہندوستانی سر تسلیم خم کردے ۳ ہر ہندوستانی دوسرے ہندوستانی کے مذہبی جذبات کا ایسا ہی احترام کرے جیسا اپنے مذہب کا کرتا ہے! اور منافقت چھوڑدے ۴ راعی اور رعایا کا ہر فرد بجائے بیکار باتوں کے عملی کام شروع کردے۔ ۵ نفسانی خواہشات کی جگہ خدا کی خوشی اور ناخوشی کا خیال رکھا جاوے۔

محمد یونس صاحب فاتح لاہور ۱۔ آپس میں محبت کرنے سے ۲ جی حضوریئے بننے سے ۳ مذہبی رواداری سے ۴ دیسی صنعت کو فروغ دینے سے ۵ رائے عامہ کے خوف سے۔

رمضان علی صاحب معلم مکتب کوران سرائے شاہ آباد (آرہ) ۱۔ ایک دوسرے کا فرمانبردار بن کر ۲ ان کے منشاء کے مطابق چلکر ۳ ایک مذہب کے اختیار کرنے سے ۴ اغیار کے طعنہ کسر شان کا خیال چھوڑ دینے سے۔ ۵ ایک دوسرے پر اعتبار کر کے۔

الحاج شیث خاں صاحب شروانی رئیس دتاؤلی، علیگڈھ ۱۔ بیوی کو میاں کا ہمخیال ہونا ضروری ہے اور مولانا حسن نظامی کی اور میری اسٹور کی تصنیفات کا مطالعہ کرنا ہر لڑکی کو چاہیئے ۲۔ اگر انگریز ہندوستانیوں کے ساتھ مراعات کریں تو ہندوستانی انگریزوں کو ضرور خوش رکھ سکتے ہیں۔ ۳۔ جبکہ ہر مذہب والا کی اتنی ہی عزت کرے جتنی اپنے مذہب کی کرتا ہے۔ ۴۔ کسی کام کرنے کو برا خیال نہ کرے اور حضرت الفاضل مولانا مولوی خواجہ حسن نظامی صاحب کے طریقے سیکھے ۵ اگر لیڈران اپنے ذاتی مفاد کو دور کردیں تو خلوص ان میں آئیگا۔

طالبعلم **شمس الدین** صاحب نندوائی وایا چیتوڑ گڑھ۔ ۱۔ جب میاں خود اپنے دلکو روک کر دوسرے کی عورت پر نگاہ نہ ڈالے اور محنتی ہو ۲ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ دوسرے دیس کے ہیں۔ ۳ ہند کی تمام قوم ہند کو اپنا وطن سمجھے ایک دوسرے کو بھائی سمجھے ۴ اپنے دیس کی ہی چیزیں خریدیں ۵ سب لیڈروں کو جاننا چاہیئے کہ وہ ہندوستانیوں کے خیر خواہ ہوں۔

رشی رام صاحب تمنا دہلی ۱۔ اگر دونوں یکجان دو قالب بنکے دنیا میں ہیں ۲ اگر ہندوستان والے غلامی میں بسر کریں ۳ اگر ایک قوم ہندی ملکے سب قوموں کی بنجائے ۴ بڑھائیں صنعت و حرفت اگر ہم ہند کی ہر سو۔ ۵ اگر بے لوث گاندھی کی طرح بنجائیں سب لیڈر۔

حکیم محمد یوسف حسن صاحب نیرنگ خیال لاہور۔ ۱۔ اگر بیوی اس بات کا فیصلہ کرلے کہ وہ میاں کو خوش رکھنا چاہتی ہے۔ اور ہر گھڑی اس کوشش میں مصروف رہے۔ ۲۔ ہندوستانی انگریزوں کو صرف تعاون سے خوش کر سکتے ہیں۔ ۳ جب تک ہندوستان میں ملازمتوں اور کونسلوں کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں آبادی کے تناسب سے حقوق کی تقسیم نہ ہو جائے ۴ جب تک گھریلو صنعتوں کو رواج دیکر ہر شہر میں بڑے بڑے سرمایہ دار اس سازوسامان کو خرید نہ لیا کریں۔ ۵ جب تک ہر قومی خدمات کا عہدہ دار تنخواہ دار نہ بنجائے۔ کوئی آنریری عہدہ دار کبھی نہ رکھا جائے۔

رسالہ نیرنگ خیال لاہور پنجاب کا بہت اچھا رسالہ ہے۔

مفتی ممتاز الرحمان صاحب سیالکوٹ ۔ ۱۔ اسلامی اصولوں کی پابندی ۲۔ مذہب اور اس کی روایات بھول جائیں ۳ ہر چہ بہ خود نپسندی بہ دیگراں ہم مپسند ۔ ۴ مذہبی پابندی کے ساتھ ۔ ہرچہ بخود نپسندی بہ دیگراں ہم مپسند ۔ ۵ ایمان بالغیب ۔ یعنی خدا پر ایمان کے تمام شرائط اس میں واضح ہوں ۔

ایچ آئی مومن صاحب اُردو اسکول ٹیچر ۔ ہبلی ۔ ۱ دونوں کے طور طریق یکساں ہوں ۲ قانون کے پابند اور وفادار بنکر وقتِ مشکل میں گورنمنٹ کا ساتھ دیں ۳ مذہب کا تعصب دور کرنے اور خلوص دلی سے پیش آنے سے ۴ ترک کاہلی اور صنعت و حرفت کے کوشاں رہنے سے ۵ دل شکنی اور تکبر کے دور کرنے سے ۔

مظہر حسن صاحب ۔ دہرہ دون ۔ ۱ دلی خدمت اور اتفاق سے ۲ خدمت سے ۔ ۳ دلی خدمت اور اتفاق سے باقی کا جواب یہی ہے ۔

---

۲۱۶ **عبد الرحمٰن خاں** صاحب دفتر پریذیڈنٹ صاحب ۔ دہرہ دون ۔ ۱۔ آپس میں سچی دلی محبت سے ۲ غلامی قبول کرنے سے ۳ محبت و خدمت کرنے سے ۴ کاہلی کو چھوڑ کر صنعت و حرفت کی نئی ایجادوں میں ترقی و تجارتی کارخانوں کے کھولنے سے ۵ غداری چھوڑ کر سچے دل سے تبادلہ خیالات کرنے سے اچھے خیالات کرنے سے ۔

سید فرید جعفری صاحب ایڈیٹر نیرنگ خیال لاہور ۔ ۱۔ حکومت اور محکومیت کی بجائے رفاقت کے صحیح اصول برتے جائیں ۔ حاکم اور محکوم نہوں بلکہ دوست آپس میں ورفیق ۔ ۲ تمام مذاہب کا احترام کیا جائے ۔ اور ہر مذہب کے ماننے والے آپس میں بھائی بھائی کا برتاؤ کریں ۔ ۳ وطنی تجارت کی طاقت سے وہ خوش ہونے اور راضی رہنے پر مجبور ہوں گے ۔ ۴ یونیورسٹیوں اور کالجوں کو ختم کر دیا جائے ، عملی صنعتی مدارس یعنی کارخانے قائم کئے جائیں ہندوستان کے سرمایہ داری کا بائیکاٹ کیا جائے ۔ ۵ عمر رسیدہ رہنماؤں کو گل پوش پہاڑوں پر بھیجدیا جائے ۔ اور ایک عملی نظام بنا کر مضبوط گروہ بندی کے ساتھ کام کیا جائے ، جو لوگ اس صورت میں سیاسیات حاضرہ کی باگ ہاتھوں میں لینگے وہ پر خلوص ہی رہیں گے ۔

سید فرید جعفری مولانا سید نجم الدین جعفری ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل معلومات عامہ ہند کے فرزند ہیں ۔

سید قدرت اللہ صاحب حسینی

۱۔ میاں کے عادات و اطوار بیوی کو اور بیوی کے میاں کو پسند ہوں ۔ ۲ تعمیل حکم اور فرمانبرداری سے ۳ ۔ ذمی اقوام کی آزادیوں کا لحاظ کرنے سے ۴ محنت و مزدوری سے خصوصاً کاشتکاری سے ۵ ایک مخلص کو اپنا امام مقرر کر لینے سے ۔

عظیم الدین صاحب ۔ ریٹرڈ کالج میسور ۔

۱ ۔ میاں بیوی ایک اصول پر گامزن ہوں ۲ آپس کی نااتفاقی کو جیسا کہ موجودہ زمانے میں جاری ہے قائم رکھیں ۔ ۳ ۔ اقوام ہند یہ سمجھ لیں کہ ہم دنیا میں خدائے پاک کی غلامی کے لئے آئے ہیں ۔ یہ غلامی و آزادی ملک کے بغیر ممکن نہیں ۔ ۴ ۔ اپنا کام دوسروں کو نہ دیا جائے ۵ ۔ وہ نام و نمود اور خود غرضی کو چھوڑ کر خالص خدائے پاک اور آخرت کے لئے کام شروع کردیں ۔

حافظ محمد عبد اللہ خاں صاحب سوداگر تاندور ضلع گلبرگہ دکن ۔

۱ ۔ طرفین میں ہر ایک کے خواہشات نفسانی باحسن الوجوہ پورا کرنیکی قدرت ہو ۲ اطاعت سے ۳ رواداری سے ۴ آپس کے اتفاق اتحاد اور صلح کن پالیسی و محنت سے ۵ ان کو شریعت اور ان کے فرائض کو معیار کے خلاف پانے پر ان کو معزول اور ٹھکرا دیا جانے سے ۔

مرتضیٰ حسن صاحب موضع سرجاپور ۔ ضلع دربھنگہ

۱۔ باہمی مشورہ اور ہمدردی سے ۲ ۔ انگریزوں کے غلام ہو کر رہیں ۳ ایک دوسرے کو برا کہنا چھوڑ دیں اور مذہب کی توہین نہ کریں ۔ ۴ محنت اور دیانتداری سے کام لیا جاوے ۵ نفس پرستی اور خودداری ریاکاری چھوڑ دیں اور ایک دوسرے کے سچے ہمدرد بنیں

ملا محمد واحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشائخ دہلی

۱ ایک دوسرے سے رواداری برت کر ۔ ۲ معقولیت کا خیال کرکے ۳ رواداری سے ۔ ۴ ملازمت کا عشق ترک کرکے ۵ خلوص پیدا ہوا کرتا ہے پیدا نہیں کیا جاتا ۔



حیدر آباد سنہ ۱۹۱۸ع

استادہ—[۱] دوست [۲] دوست [۳] فخراللہ شاہ نظامی [۴] سعید ازلی نظامی [۵] ملالی شاہ نظامی [۶] محمد قاسم نظامی [۷] دوست۔

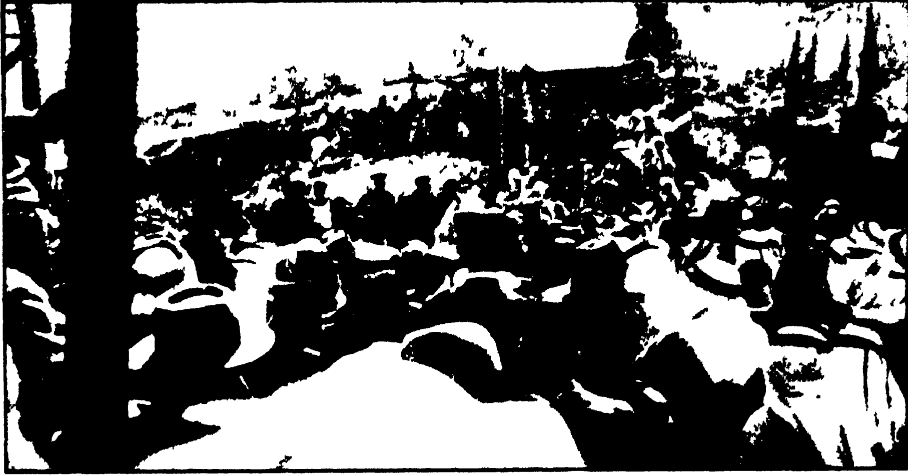
نشستہ—[۱] حکیم خسرو شاہ نظامی [۲] مولانا عیلو شاہ نظامی [۳] خواجہ حسن نظامی [۴] ملالی شاہ نظامی [۵] مہر شاہجہاں نظامی



رنگون برما کي نظاميه جماعت سنه ۱۹۱۸ ع

استادہ ایک نظامی ساکن بلوں وحدی ایم اے نواسہ حضرت امداد اللہ امدادی - احمد امدادی نظامی ساکن دنون - عزالی خاں دہلوی
عباس حسین صاحب قادری ایڈیٹر قوم۔

کرسیوں پر دائیں طرف سے بھیا فقیر عشقی ایڈیٹر منادی حسن نظامی واحدی صاحب ایڈیٹر نظام المشائخ



بیت المقدس میں حضرت موسیٰ کا عرس



مولانا حسن الدین صاحب
خاموش اپنے بچوں میں



سلطان ابن سعود کے فرزند وصل
بیت المقدس میں سنہ ۱۹۳۵ء

یس۔ راگھویندر راؤ صاحب تاوگیرہ حیدرآباد دکن ۱۔ ازدواجی زندگی کی اصلی غایت سے واقفیت حاصل کر کے ازدواج عمل میں لائی جائے ۲ انگریزوں کی حکومت کو دل سے پسند کریں نیز ہربات میں انہیں کی تقلید کرنے پر آمادہ ہوں ۳ تعصب جیسی صفت جو خصوصاً ہندوستانیوں کو ہر طرح سے ترقی کے مدارج پر پہنچنے سے روک رہی ہے جڑ سے نکل جائے۔ ۴ علم محض ملازمت کی وجہ سے نہ حاصل کریں بلکہ صنعت و حرفت کو فروغ دیں نیز محنت پسند بن جائیں ۵ اگر یہ یقین ہو جائے کہ وہ اپنی ذاتی مفاد کے لئے لیڈر نہ بنا ہو بلکہ قومی بھلائی و بہبودی کی خاطر اپنی جان و مال تک قربان کرنے پر آمادہ ہو۔

عبدالباری صاحب بہادر گنج ضلع غازی پور۔ پانچوں کا جواب اخلاقِ حسنہ اختیار کرنا۔

محمد یسین صاحب سمتی پور۔ پانچوں کا جواب اپنے کو چھوٹا سمجھنا

عبدالمجید خاں صاحب ہیڈ ماسٹر ازملوٹ ستیان۔ مری راولپنڈی۔ ۱ ہم خیال اور ہم مذاق میاں بیوی آپس میں خوش رہ سکتے ہیں۔ نہ کہ خاندان۔ امیر اور ہم نسل۔ ۲۔ ہندوستانی مروجہ قانون کی پابندی کرنے اور انگریزوں کی تقلید کرنے سے۔ ۳ خودغرضی اور تکبر چھوڑنے سے۔ بلاتمیز و تفریق باہمی شادیاں کرنا بھی مفید ہیں ۴ جملہ اشیاء درآمد اپنے ملک میں تیار کی جائیں۔ اور جملہ کاموں زراعت صنعت۔ ملازمت وغیرہ) میں بلاتمیز ہر شخص حصہ لینے کا مجاز ہو ۵ لیڈروں کا مقصد سچائی کے ساتھ خلق خدا کی خدمت کرنا اور صرف خالق سے صلہ کی امید ہو یعنی ان کا زاویۂ نگاہ بہت بلند ہو۔

عبدالرحمان صاحب سیٹھ بن قاسم سیٹھ۔ کوٹگری۔ ۱۔ نیک نیتی اور خوش اخلاقی سے ۲ انصاف اور نیک نیتی سے ۳ دل کی کدورت دور کرنے سے اور اقوام سے اتفاق کرنے سے ۴ آرام طلب ہونے اور سستی نہ کرنے سے ۵ اقوام کے ساتھ اتفاق رکھنے سے اور ان کی غمخوری کرنے سے۔

علی احمد یوسف صاحب زئی طالب العلم انٹرنس امیونپور۔ ۱۔ مناسبت مزاج و مذاق سے ۲ وفاداری سے ۳ اگر تعصبات مذہبی دور کیا جاسکے ۴ اگر شفقت سے پرہیز کیا جاوے ۵ اگر اغراض ذاتی نہیں ہے

نابید کیا جاسکے۔

ڈاکٹر چودہری نذیر احمد خاں صاحب احمدی۔ منڈوال۔ ۱۔ میاں اپنی بیوی کے احساسات کا خیال رکھے اور بیوی اپنے خاوند کے احساسات کا ۲۔ اپنا نفع ترک کر کے انگریزوں کی بہبودی کا خیال کریں ۳۔ تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت کیجائے ۴۔ بیکار اپنی عزت اور تعلیم کا خیال کرتے ہوئے جو کام بھی ملے اس کو لیجائیں ۵ پہلے اپنے دل میں خلوص پیدا کریں اور اتحاد پیدا کریں پھر اطاعت کریں

چودہری ممتاز احمد صاحب بی اے۔ سرگودھا۔ ۱ ایک دوسرے کے جذبات ملحوظ خاطر رہیں ۲ آپس میں لڑکر ۳ مذہب اٹھ جانے سے ورنہ ناممکن ہے۔ مذہب اور تعصب دو لازم و ملزوم چیزیں ہیں اور قوموں کی تقسیم بلحاظ مذہب ہے۔ ۴ ملکی حکومت سے یا جنگ سے ۵ قوم ان کے لئے وظائف مقرر کردے۔

مہتاب علیخاں صاحب کنٹرولر سونپور۔ ۱۔ رفاقت سے۔ ۲۔ دیانتداری و جانفشانی سے ۳ رحمدلی و ہمدردی سے ۴ چنا جور گرم بناکر اور گلی گلی گھوم کر بیچنا باعث تذلیل نہ سمجھنے سے ۵ عمل احکام قرآنی سے۔ ۲۱۷

برجموہن لعل صاحب بھٹناگر۔ نیوفارسٹ (دیرہ دون) ۱۔ باہمی دلی سچی محبت سے ۲۔ سچی غلامی منظور کرنے سے ۳ باہمی خدمت و محبت سے ۴ صنعت و حرفت میں نئی ایجادوں میں ترقی دینے سے ۵ سچے خیالات کرنے سے۔

جگدیش چندر صاحب بترہ طالب العلم پنجم۔ ملتان شہر۔ ۱ میاں بیوی ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات و خواہشات کا خیال کرتے ہوئے شک کو کبھی دل میں نہ آنے دیں ۲ ہندوستانی تجارت میں انگریزوں کا مقابلہ نہ کریں ۳ تمام اقوام میں تعلیم۔ رواداری اور انصاف کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ ۴ ملکی صنائع و فنون کی طرف توجہ دینے سے اور نوکریوں کا خیال ترک کرنے سے ۵ پبلک نمائشی و نفاق پیدا کرنے والے لیڈران کو دھتکار دے۔

ضیا محمد خاں صاحب قائم خانی حیدر آباد دکن۔ ۱ جانفشانی سے دور رہکر اپنے فرائض کو اصلی معنوں میں ادا کریں ۲ حلفیہ تحریر کریں کہ "اپنے گم شدہ سینگ آئندہ سے طلب کرکے دق نہیں کریں گے" ۳ اتحاد تاحشر ممکن نہیں۔ البتہ مسلمان لفظ "مسلمان" کا مفہوم سمجھ لے بارے امن ہوگا ۴ وعدہ اوقات کی پابندی کریں۔ کوشش کو جاری رکھیں ۵ "لیڈر" اسم بامسمیٰ ہوں تو تمام درجہ خلوص دیکھئے۔ ورنہ لیڈروں میں "خلوص" چہ معنی دارد۔

محمد عبدالستار صاحب قابل مدراس۔ ۱۔ بیوی حسین و خوش خو۔ اور مرد صاحب زر اور تندرست ہو۔ ۲ خوشامد سے اور اطاعت سے۔ ۳ باہمی شروط قبول جانے پر ۴ غفلت اور کاہلت دور کرنے سے ۵ لیڈروں میں سے خودداری و خود آرائی و خود غرضی مفقود ہو جانے سے۔

مرزا حسن صاحب بن جناب مرزا حیرت مرحوم دہلوی مقیم حال مندسور
۲۱۸ ۱۔ زوجین اگر شرعی حقوق کی پابندی کریں ۲۔ انگریزوں کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں ۳۔ تعصب مذہبی کو دور کریں ۴ دستکاری کرنا اور نئی پوزیشن کو ترک کرنا ۵ خود غرضی کو دور کریں۔

صغیر الدین صاحب۔ ۱۔ مہر روا داری سے ۲ ان کی غلامی سے ۳ اخلاص سے ۴ تجارت سے ۵ مذہب سے

محمد لال خاں صاحب ہیڈ کانسٹبل پولیس رایاچوٹی ۱۔ میاں بیوی آپس میں باہمی اتحاد خلوص محبت فیاضانہ ہمدردی اور ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار سلوک روا رکھیں ۲ اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ سے ۳ اگرچہ ہندو سے مسلمان کی عداوت نہیں جاتی لیکن زبان شیریں ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بانکا بقول حالی ؎ جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے ٭ نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ ۴ بلا امتیاز پیشہ و پوزیشن محنت مشقت کرنے اور سستی مستی دور یار کرنے سے ع مقصد دل بے طلب بر آئے گا۔ ۵ گو یہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے تاہم ؎ سر مو بھی نہیں ہے فرق شیعہ اور سنی میں ٭ مٹا دیں سارے جھگڑے مولوی گر درمیاں ہو کر۔

ان جوابوں میں ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا۔ حسن نظامی

حکیم ایس۔ کے محمد عباس۔ سرا میوا۔ میاں کے رنگ کے مطابق بیوی اور بیوی کے حقوق ادا کرنے میں میاں سر انجام دے ۲ وقت کے پابند اور مذہبی جھگڑوں سے بیزار رہے اور ان میں دخل نہ دے ۳ ایک کے مذہب کو دوسرا مذہب برا نہ کہے۔ ۴۔ ہر نوع انسان وقت مقررہ پر اپنا فرض انجام دے اور حکومت بے روزگاروں کی طرف نظر انداز کرے ۵ نئے طرز اور مفید فرائض پر غور و خوض کرنیوالوں کو مقرر کریں۔

حیدر بخش صاحب قریشی جامع مسجد راٹھ۔ ۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے جذبات کا احترام رکھیں ہمیشہ خوش رہیں گے۔ ۲ ہندوستانی خود غلام رہکر انگریزوں کو اپنا آقا بنا رہنے دیں وہ خوش رہیں گے۔ ۳ اگر ہندوستانی اقوام معابد کے سامنے باجہ بجنے اور گاؤ کشی پر جھگڑنا چھوڑ دیں تو متحد ہو جائیں گے ۴ صنعت و حرفت و تجارت کو ترقی دینے سے بیکاری و بے روزگاری دور ہو سکتی ہے ۵ لیڈر اگر ایک دوسرے کی گالیاں اور فحش کلامی کا جواب نرمی سے دیں تو ان میں خلوص ہو سکتا ہے

شاہ محمد فضل الرحمٰن صاحب وکیل مبارکپور (برار) ۱۔ جبکہ دونوں میں باہم سچی محبت ہو طبائع یکساں ہوں اور شادی ایک دوسرے کے خود پسند سے ہوئی ہو اور ہاں جبکہ وہ ایک دوسرے پر تنقید کرنا بھی چھوڑ دیں۔ ۲ خوشامد اور اپنی اپنی قوم کے ساتھ غداری کرنے کے ذریعے۔ ۳ ملک کی کامل آزادی کے بعد چند سے اور کشت و خون ہو کر۔ پھر دلوں کی صفائی اور ہمدردی کے ذریعے۔ ۴ موجودہ طریقہ تعلیم کو خیرباد کہکر محنت و مشقت کے ساتھ ہنر اور تجارت اختیار کرنے کے ذریعے ۵ جبکہ سچا ایثار اور حقیقی خدمت کریں اور باہم حسد کرنا چھوڑ دیں اور خود غرضی کو پاس نہ آنے دیں اور ہاں دعوتیں اڑانا بھی ترک کر دیں۔

نور محمد میمن صاحب نازر طالبعلم لسن کالج چوپاٹی (بمبئی) ۱۔ دولہا دلہن اگر اپنی مرضی سے شادی کریں گے ایک دوسرے کو خوش رکھ سکیں گے ۲ ہندوستانی اگر آزادی کا مطالبہ نہ کریں تو انگریز خوش ہو جائیں گے ۳ بوڑھے لیڈروں کو لیڈری سے خارج کر دیا جائے تو ہندوستان آج ہی متحد ہو جائیگا ۴ اگر اپنی اولاد کو ہم سوچ سمجھکر اور ضروریات زمانہ کا لحاظ کرکے تعلیم دیں۔ بے روزگاری دور ہو جائیگی ۵۔ ایسے لیڈر جن میں خلوص نہ ہو ان کا بائیکاٹ کیا جائے اور انہیں چندہ تو ہرگز نہ دیا جائے۔

شیخ عبدالرحمن صاحب انگلش ٹیچر امراؤتی (برار) ۱۔ پابندی نماز سے۔ ۲۔ وفاداری سے ۳ ایکدوسرے کے حقوق کا لحاظ کرنے سے ۴ صرف دیسی مال کے استعمال سے۔ ۵۔ اول تو اپنے اپنے مذہب کا واسطہ دیکر ورنہ بائیکاٹ سے

بدرالدین صاحب ناظم جمعیت تنظیم اہل حدیث پنجاب امرتسر۔ ۱۔ تابعداری اسوۂ حسنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وامہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ۲۔ ہر بات کا جواب جی حضور دینے سے ۳ ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ۴ کسی چھوٹے سے چھوٹے کام کو حقیر نہ جاننے اور سادہ زندگی اختیار کرنے سے ۵ سب کا بائیکاٹ کرنے سے۔

اہلیہ اجلال احمد خاں صاحب الموڑہ۔ ہر شخص خلوص کے ساتھ اپنا فرض منصبی ادا کرے۔

مولوی مقبول احمد صاحب نظامی سیوہارہ ضلع بجنور۔ تمام سوالات کا جواب۔ سچ بولنے سے۔

قادر بخش صاحب مومن سیالوی "ہمدردی اور ایثار ہر انسان میں ہونا چاہیئے"۔ سب باتوں کو انشاء اللہ پورا کریں گے۔

مولوی حکیم **محمد تقی** صاحب لکھنؤ بھوانی گنج۔ ۱ جب آپسمیں ایک دوسرے کے جائز حقوق کا لحاظ رکھیں۔ ۲ حسن تدبیر سے ۳ جب ہر قوم ایکدوسرے کے حقوق کو احترام کی نظر سے دیکھے ۴ حصول علم۔ اور ہر ادنیٰ سے ادنیٰ پیشہ اور صنعت کو عار نہ سمجھنے سے ۵ نیک نیتی اور اخلاص عمل سے۔

محمد فضل حق صاحب اسرائیلی وکیل چیف کورٹ ریاست جےپور۔ سب کا جواب ایک ہی ہے۔ محبت سے۔ محبت سے۔

سید اسمٰعیل صاحب پوسٹ ماسٹر پانی پت ۱۔ اگر میاں بیوی تربیتی مدرجوں میں سے زنانہ و مردانہ نرسنگ و پرائمری وارڈ ربنا ڈالیں ۲ اگر انگریز ہندوستانیوں کو کم از کم نوے فی صدی تعلیم و تربیت یافتہ بنادیں ۳ اگر مسلم و غیر مسلم محبان وطن تربیتی درجے جاری کرکے اولاد کو ہمدردی و رواداری سکھائیں ۴ ہر بستی میں حسینی بنیادی تربیتی درجے جاری کرنے سے بیکاری دور ہوسکتی ہے ۵ اگر حسینی تربیتی درجے جاری کرکے ہر درجہ کے نصاب تربیت میں خلوص کو عملی جامہ پہنایا جائے (اس جواب کے بعض الفاظ سمجھ میں نہیں آئے حسن نظامی)

عبدالرحمن خاں صاحب دہرہ دون۔ ۱۔ خواہشات فریقین کے پورے ہوں ۲ ان کی غلامی کو قبول کرکے ۳ سود اور گئوکشی بند کرکے ۴ صنعت و حرفت کی نئی ایجادوں میں ترقی دینے سے ۵ تبادلہ خیالات کے کرنے سے۔

مولوی گل محمد صاحب ضامر زنگ۔ لاہور۔ ۱ حیثیت اور انسانی جذبات کا لحاظ کرکے خود مختاری کی عمر میں خود یا اجازت سے شادی کریں ۲ اپنا فرض اور گورنمنٹ کے اور آپس کے حقوق ادا کرنیکو اپنی عادت بنائیں یہانتک کہ قانون کی زد میں نہ آویں ۳ ہر ایک قوم دوسروں کو اپنے مذہبی فرائض میں مجبور نہ کریں بلکہ ان کی مدد کریں اور دنیا میں مساوی حقوق دیں ۴ تکلف اور آرائش کے سامان جب تک ملک میں نہ پیدا ہوں۔ قطعاً ترک کردیں اور سودیشی اشیا پر گذارہ کرکے صنعت و حرفت کو ترقی دیں۔ ۵ سب لیڈر مجبور رہوں کہ وہ بہبودیٔ قوم مدنظر رکھکر دستور العمل کو متحد کریں چاہیے کثرت رائے سے ہو اور بعد فیصلہ وہی دستور العمل سب اپنا خیال کریں۔

۲۱۹

مولوی حاجی شیخ **محمد رفیع** صاحب قریشی۔ بریچ بازار ضلع گورکھپور۔ ۱ آپس میں عشق و محبت ہو۔ دونوں میں سے ایک بدصورت نہ ہو۔ ۲ ملکی و قومی نفع و نقصان کا خیال کرتے ہوئے اونکی رائے کی تائید اور ان کے حکم کی تعمیل کریں۔ ۳ جب ایک دوسرے کے دل میں تعصب۔ نفرت اور کینہ نہ ہو۔ دونوں ایکدوسرے کے حق کو تسلیم کرلیں۔ ۴ غفلت اور آرام طلبی کو چھوڑدیں۔ کم و بیش اجرت اور منافع پر جو کار لائقہ ہو اختیار کریں ۵ لیڈر صرف اپنی ہی بات پر ضد نہ کریں حق پسندی اختیار کریں۔ ملکی و قومی فائدہ مدنظر رکھیں۔

مسعود اختر بنت مسعود ٹومی مرحوم ہمایوں منزل بھوپال ۱۔ جبکہ دونوں کو اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کا سلیقہ ہو ۲ جبکہ ہندوستانی سوراج کا مطالبہ چھوڑدیں ۳ جبکہ مذہب کی قید بالکل اٹھ جائے۔ ۴ جبکہ ہندوستان سودیٹ روس بن جائے ۵ جبکہ چندہ اور ہر کام میں اس کی اگاہی بند کردیجائے۔

مسعود ٹامی علیگڈھ کے مشہور تعلیم یافتہ کھلاڑی تھے ان کی صاحبزادی نے بہت اچھا جواب لکھا ہے۔ حسن نظامی

جوابوں پر حسن نظامی کی تنقید

میرے پانچ سوالوں کے جوابات جس کمیٹی کی سپرد کئے گئے تھے اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور بہت تھوڑے جوابات انتخاب میں آئے لیکن جب میں نے منتخب جوابوں کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان میں بھی انتخاب کی گنجائش باقی ہے۔ بعض جوابوں کی زبان اچھی نہیں ہے بعض نے جوابات غیر متعلق دئے ہیں۔ تاہم چونکہ انکو لائق اصحاب کی کمیٹی نے منتخب کیا ہے اس واسطے میں اس انتخاب پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ البتہ ان جوابات کی روح اور نتیجہ پر مختصر سی تنقید کرنی چاہتا ہوں۔

۱۔ پہلے سوال کے جوابوں کی نسبت میرا خیال ہے کہ اکثر جوابات ٹھیک ہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو خانگی زندگی کو درست رکھنے کا احساس ہو گیا ہے اور رفتہ رفتہ میاں بیوی کے اختلافات اس احساس کے ذریعہ دور ہو جائیں گے۔

۲۔ دوسرے سوال یعنی انگریزوں کو کیونکر خوش رکھا جائے کے جوابات میں بعض لوگوں نے غلط جوش کا اظہار کیا ہے۔ انگریز خوشامد اور باہمی خانہ جنگی سے خوش نہیں ہوتے بلکہ سچ بولنے اور اپنے فرض کو خودداری کے ساتھ ادا کرنے سے اور بے ضرورت خوشامد نہ کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ انگریزوں کی خصلت کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔

۳۔ تیسرے سوال کہ اقوام ہند میں اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے کے جواب میں بھی جواب دینے والوں نے غلطیاں کی ہیں۔ اختلاف مذہب کے باعث نہیں ہے بلکہ مذہب کو توآڑ بنا لیا جاتا ہے۔ اصلی بنیاد روٹی ہے اور گزشتہ زمانہ کے رنج ہیں۔ پس اتحاد جب ہو گا کہ روٹی سب کو ملے اور ہر قوم گزشتہ زمانہ کی رنجشوں کو دل سے دور کر دے۔

۴۔ چوتھے سوال کا جواب سب نے ٹھیک دیا ہے کہ ملکی صنعت و حرفت کے فروغ ہی پر بے روزگاری دور ہونے کا دارومدار ہے۔ یعنی جب ہندوستان کی صنعت و حرفت ترقی کرے گی اور لوگ پیشہ کو عیب سمجھنا چھوڑ دیں گے اور نوکریوں کا خبط دور ہو جائیگا۔ تب ہی بیکاری دور ہو گی۔ میں اس جواب کو نہیں مانتا کہ سوراج کے بعد بیکاری دور ہو گی۔ کیونکہ جن گورے ملکوں میں سوراج ہے وہاں بھی بے شمار بے کار موجود ہیں۔

۵۔ پانچویں سوال کے جوابوں میں بہت زیادہ غلط فہمیاں معلوم ہوتی ہیں۔ سوال یہ تھا کہ لیڈروں میں خلوص کیونکر پیدا ہو۔ مگر جوابات اکثر غیر متعلق ہیں۔ خلوص پیدا کرنے کا مقصد بہت کم لوگوں نے بتایا ہے۔ البتہ میں ان جوابوں کو صحیح سمجھتا ہوں کہ پبلک کام کرنے والوں کو قوم کی طرف سے گزارہ ملنا چاہیئے۔ اور چندہ ان کے ہاتھ میں نہ جانا چاہیئے۔ چندہ جمع کرنے والے اور رہوں اور خرچ کرنیوالے اور رہوں۔ اور رہنمائی کرنے والے اور رہوں۔ اور ہر ایک کے عمل کا محاسبہ قوم کرتی رہے۔ جب تک یہ نہیں ہوگا ہندوستان مخلص لیڈروں سے محروم رہے گا۔ گزشتہ زمانہ میں مسلمان لیڈروں نے ایک کرور سے زیادہ روپیہ چندہ وصول کیا۔ مگر آجتک قوم نے اس کا حساب نہ مانگا۔ اور موجودہ زمانہ میں گاندھی جی نے اچھوتوں کے لئے ڈیڑھ کرور روپیہ جمع کیا۔ مگر کوئی شخص ان سے حساب نہیں مانگتا۔

بہر حال ان جوابات پر اچھی طرح غور کرنے سے بہت سے ہندوستانیوں کو سیدھا راستہ مل جائیگا۔ بشرطیکہ وہ غور کریں۔

۲۲۰

کار آمد کلمات

۱۔ مصیبت میں سوائے خدا عزوجل کے کسی پر بھروسہ مت کرو۔ وہی سب کا دستگیر ہے۔
۲۔ کبھی کسی کے مال کو خورد و برد نا جائز طور پر مت کرو۔ اس سے ایمان ضائع ہوتا ہے۔
۳۔ سچائی عقل و شعور حیات کی کنجی ہے۔
۴۔ سچائی اور دروغگوئی آخیر ظاہر ہو جاتی ہے جس سے بعد میں پشیمانی ہوتی ہے۔
۵۔ راز مخفی رکھنا ہمیشہ کی کامیابی ہے۔
۶۔ تندرستی میں خدا کو ہمیشہ یاد رکھو۔
۷۔ ہوشیار اور چالاک آدمی سے بچنا چاہیئے۔
۸۔ ہر ایک سے محبت پھیلاؤ تاکہ رتبہ زیادہ ہو۔
۹۔ اس خیال میں مست مت رہو کہ میں ہمیشہ تندرست خوبصورت اور تونگر ہی رہوں گا۔
۱۰۔ اس نیت سے عیب مت کرو۔ کہ صرف دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دونگا
۱۱۔ جو کام اپنے سے نہو سکے۔ اُسے سب کیلئے ناممکن خیال نہ کرو۔
۱۲۔ ہر ایک کو نیک مشورہ دو۔ برائی سے بچاؤ۔ خود بھی بچو۔ یہ بڑی سخاوت ہے
۱۳۔ سائل کو مت جھڑکو۔ نرمی سے جواب دو۔ ۱۴۔ ہر بزرگ اور ماں باپ کا ادب کرو۔ دین اور دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاؤ گے۔
۱۵۔ ہر شیریں زبان کو دوست خیال نہ کرو۔

قادر بخش مؤمن سیالوی۔ کالکا۔



فلسطین میں بیت المقدس میں ہندی تکیہ میں عثمانی عہد کی نئی عمارت
جسکے جگہ جگہ ... حسن ادا ... ہندی متولی ہیں



کوبے (جاپان) کی پہلی مسجد کے بلند منارے
جہاں روزانہ پانچ وقت اذان ہوتی ہے



کوبے (جاپان) کی پہلی مسجد کے منارہ پر پہلی
مرتبہ مسٹر فیروزالدین اذان دے رہے ہیں



[illegible]



[illegible]



[illegible]



بیت المقدس کا وہ دروازہ جس کے اندر بخت نصر بادشاہ
[illegible] داخل ہوا اور یہودی حکومت کا خاتمہ کردیا



بیت المقدس میں سلطان صلاح الدین ایوبی
کے عام [illegible]



رنگون ([illegible]) میں [illegible] ایسوسی ایشن



مہراجہ سر کشن پرشاد بہادر اپنے بچوں کے ساتھہ ۱۹۱۳ حیدرآباد میں



راؤ جے چند صاحب معل د بار دہلی میں
. لار آصف جاہی



راؤ ہرچند صاحب دہلوی منصب دار حضور نظام
ور د اؤ جے چند صاحب

اتالیق اشتہار نویسی

ذیل میں میرے باداجان (خواجہ حسن نظامی) کے لکھے ہوئے شائع شدہ چند پوسٹر اس غرض سے درج کئے جاتے ہیں کہ اشتہار نویسی کا طریقہ ہر شخص سیکھ سکے۔ باداجان نے اس قسم کے ہزاروں پوسٹر تبلیغ و شدہی کی لڑائی کے زمانہ میں شائع کئے تھے مگر میں نے صرف چیدہ خاص اشتہار درج کئے ہیں۔ حسین

اجمیری دربار کا حکم

اجمیری خواجہ غریب نوازؒ کے عرس شریف میں حاضر ہونیوالی بازاری پیشہ در عورتوں کو اجمیری دربار کا حکم سنایا جاتا ہے کہ اگر وہ اس پاک مقام میں اپنے خراب پیشہ کا کوئی کام کرینگی تو ان پر خدا کا غضب نازل ہوگا ان کو ناگہانی بیماریاں ہوجائیں گی۔ ان کی جان، ان کے مال اور ان کی شہرت کو غیبی نقصان پہنچے گا۔

وہ ہند کے داتا کی زیارت کو حاضر ہوں تو کسی برے کام کا خیال بھی دل میں نہ لائیں ورنہ اسی سال کے اندر ان پر تباہی آئے گی۔

اور جو مرد اجمیر شریف میں حاضر ہو کر ان بازاری عورتوں کی بدکاری میں شریک ہونگے ان کو بھی جان و مال و آبرو کی بربادی سے خبردار کیا جاتا ہے۔ اسلئے ہر شخص اجمیر شریف کی پاکی اور عظمت کا خیال رکھے۔

رجب ۱۳۴۲ھ　　فروری ۱۹۲۴ء

حضرت زینبؑ کی تقریر

جب کربلا کا قتل عام ختم ہوگیا، اور یزیدی فوج کے خونی حضرت امام حسینؑ اور تمام شہیدوں کے سر نیزوں کی نوکوں پر چڑھا کر یزید کے پاس لے چلے تو حضرت امام حسینؑ کی عورتوں اور بچوں کو ہاتھوں میں رسیاں باندھکر اونٹوں پر بٹھایا گیا

شہیدوں کے سر اور یہ قیدی جب کسی آبادی اور شہر سے گزرتے تھے تو ہزاروں آدمی عورت مرد ان کا تماشا دیکھنے کو جمع ہوجاتے تھے، جس وقت یہ قافلہ کوفہ کے بازاروں سے گزرا تو راستوں، گلیوں اور مکانوں کی چھتوں پر ہزارہا عورت مرد اور بچے کھڑے زار وقطار روتے تھے، قیدیوں میں حضرت زینبؑ بنت علیؑ بھی تھیں، جو اونٹ کی ننگی پیٹھ پر بیٹھی تھیں، اور ان کے ہاتھوں میں رسی بندھی ہوئی تھی، انہوں نے تماشائیوں کو مخاطب کرکے دردناک تقریر کی:- کیونکہ حضرت زینب بنی ہاشم کی عورتوں میں سب سے اچھی تقریر کرتی تھیں،

"دیکھو دیکھو، ہمارا تماشا دیکھو، میں فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ کی بیٹی ہوں، علیؑ میرا باپ تھا، اور حسینؑ میرا بھائی تھا، جسکا کٹا ہوا سر سامنے نیزہ پر چڑھا ہوا جارہا ہے، وہ آگے حسینؑ کا بیمار بیٹا عابد ہے، جسکو رسیوں سے جکڑ کر باندھا گیا ہے، اپنے گھر کے بیماروں کو آرام پہنچاتے ہو، مگر اپنے رسولؐ کے بیمار نواسہ کی سیر بھی دیکھ لو کہ اونٹ کی ننگی پیٹ پر بیٹھا ہے، نہ دوا ہے، نہ آرام ہے، نہ دھوپ کا سایہ ہے، نہ نرم بستر ہے۔"

اس سکینہ کو بھی دیکھو، یہ اب یتیم ہے، اور باپ کے خون بھرے سر کو تمام راستہ دیکھتی آئی ہے، اور گھڑی گھڑی پوچھتی ہے "اماں گھر کب چلوگی؟ مگر ہم اسکو کیا جواب دیں کہ ہمارا گھر تو اجڑ گیا، آسمان کے نیچے قبر کے سوا اب ہمارا کوئی بھی ٹھکانا نہیں ہے" جب تک منزل ختم نہ ہوجائے ہم کسی جگہ اپنے اختیار سے ایک دم کو بھی ٹھہر نہیں سکتے، ہماری مجال نہیں ہے کہ دھوپ کی شکایت کریں، یا پانی کا ایک گھونٹ مانگیں یا روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کریں۔ ہم اس رسولؐ کے گھر والے ہیں جو بیماروں کا تیماردار تھا، جو بھوکوں کو روٹی، پیاسوں کو پانی اور قیدیوں کو رہائی دیتا تھا، اور جو ستم رسیدہ لوگوں کی دلجوئی کرتا تھا، مگر آج ہم خود بھوکے ہیں، پیاسے ہیں، قیدی ہیں، بیمار ہیں اگر ہم کہتے ہیں کہ ذرا دم بھر کو اونٹ روک لو تاکہ بیمار اور بچے پانی کا گھونٹ پی لیں تو ہمارے کوڑے مارے جاتے ہیں، اور ہم کو گالیاں دی جاتی ہیں"

دیکھو، اس سے بڑا تماشا تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا، اور نہ کبھی دیکھوگے اور خدا کرے کوئی بھی نہ دیکھے، مگر میں تم سے کہے دیتی ہوں کہ اس دنیا کی عزت پر، دنیا کی حکومت پر دنیا کی دولت پر گھمنڈ نہ کرنا، یہ سب فنا ہوجانیوالی چیزیں ہیں، اور میں تم سے یہ بھی کہتی ہوں کہ ہماری اس مصیبت پر رونے سے کچھ حاصل نہیں ہے۔ ہم نے حق و صداقت کیلئے اپنے سر کٹوائے، گھر لٹوائے، اور سب کچھ برباد کردیا، اگر تم کو ہم سے محبت و ہمدردی ہے تو تم بھی اسلام کے حق اور سچائی کو قائم رکھنے کیلئے ہماری طرح قربانیاں کرنا اور جو لوگ مسلمان نہیں ہوئے ہیں، ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ اور کہنا کہ

دیکھو اسلام ہی ایسا دین ہے جو سچ کی حمایت اور سر قربان کر دینا سکھاتا ہے، جو اس دین کو قبول کر لیتا ہے، سب سے بڑا سچا اور سب سے بڑا سرفروش بنجاتا ہے، اور دنیا میں اس سے زیادہ کوئی بھی بے عقل نہیں ہے جو اسلام جیسے اچھے دین کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے، تم کسی دین میں حسینؑ جیسا آدمی نہ پاؤ گے، جس نے اسلام کی سچائی کے لئے اپنا اور اپنے بچوں کا سر دے دیا۔ اور اسلام کی عزت کے سامنے ہم عورتوں کی قید کا بھی اُس کو خیال نہ آیا، کیونکہ وہ اسلام کا سب سے بڑا عاشق تھا۔ یکم محرم ۱۳۴۳ھ۔ اگست ۱۹۲۴ء

علی اکبر برچھی کھا کر گرے

امام حسینؑ کے بڑے لڑکے علی اکبر اٹھارہ برس کے تھے، جب وہ رن میں گئے تو خوب لڑے، اور بہت دشمن ان کے ہاتھ سے زخمی ہوئے اور مرے مگر پھر سینکڑوں دشمنوں نے ان کو گھیر لیا اور تلواریں مار مار کر خوب گھائل کر دیا، آخر ایک کوفی نے ان کے سینہ پر برچھی ماری جو پیٹھ کے پار نکل گئی، اور وہ گھوڑے سے گر پڑے، تو انہوں نے اپنے باپ حسینؑ کو آواز دی۔ امام حسینؑ جوان بیٹے کے پاس آئے اور انہوں نے زخمی بیٹےؑ کو چھاتی کے سہارے لگا لیا، اور کہا:-

یہ میرے لاڈلے، گود کے پالے، علی اکبر کی قربانی ہے، جو میں سچائی کی بھینٹ چڑھاتا ہوں، یہ میری زندگی کا سہارا تھا، جو دین اسلام پر قربان ہو گیا۔ میرا اور میرے بچوں کا خون قیامت تک زندہ رہیگا اور مسلمانوں کو جھوٹ کے گناہ سے بچائے گا،

میں نے یزید کی بادشاہت کو قبول نہ کیا کیونکہ یزید اسلام کی تعلیم اور حکم کے خلاف عمل کرتا ہے، تم بھی اسلام کے سوا کسی دین دھرم کو قبول نہ کرو، اور میری اس قربانی کو یاد رکھو"

میں اس خوبصورت لڑکے کا باپ ہوں، اس کے چاند سے مکھڑے کو دیکھو، جو خون اور خاک میں لتھڑا ہوا ہے، اس کے لمبے لمبے بالوں کو دیکھو جن سے خون ٹپک رہا ہے، یہ میری زندگی کا سہارا تھا، یہ اپنی ماں کا چاہتیا تھا، اس کی شادی کے یہی دن تھے، اس نے تمہاری دنیا کا کچھ نہیں دیکھا۔ اس کی صورت تمہارے رسولؐ کی صورت سے بہت ملتی جلتی ہے"

اگر تمہارا بھی کوئی جوان بیٹا ہے تو ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو کہ اس کے اندر کیسی آگ اولاد کی محبت کی ہوتی ہے۔ میں بھی آدمی ہوں، میرے اندر بھی ایسے ہونہار بچوں کی محبت تھی، مگر میں نے دین اسلام کی آبرو پر اس کو نچھاور کر دیا۔ اس کا بدلہ یہی ہے کہ تم کبھی دین اسلام کو نہ چھوڑنا، اور میرے بچہ کے خون کو بھول نہ جانا"

اب میں اس کی لاش خیمے کے اندر لیجاؤں گا۔ جہاں اس کی دکھیا ماں کلیجہ پکڑے اس کی راہ دیکھ رہی ہے، اور وہاں اس کی پھپھی بھی بے قرار بیٹھی ہے، اور وہاں اس کی چھوٹی معصوم بہن بڑے بھائی کو یاد کر رہی ہے۔ جب وہ سب اس دیکھنے دکھانے کے قابل جوان کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھیں گے تو ان کا کیا حال ہوگا اور جب اس کی ماں مجھ سے کہے گی لاؤ میرے زخمی کو میری گود میں دو، لاؤ پانی لاؤ کہ میں اس کے حلق میں ٹپکاؤں تو میں کیا جواب دوں گا، کیونکہ دشمن نے پانی بند کر دیا ہے، ہم سب پیاسے ہیں، پانی کی ایک بوند ہم کو نہیں ملتی "

اس کی ماں روتی ہوگی، اس کی بہن سہمی ہوئی کھڑی ہوگی، اس کی پھپھی اس کی پیشانی چومتی ہوگی، اور میں ان کو نصیحت کر رہا ہونگا کہ صبر کرو۔ اس کا خون امت کے گناہوں کو پاک کرے گا، اور ان کو عذاب سے نجات دلائیگا اور یہ اسی لئے دنیا میں پیدا ہوا تھا" یکم محرم ۱۳۴۳ھ۔ اگست ۱۹۲۴ء

لو بانو علی اصغر کو گود میں لو

جب امام حسینؑ کے خیمہ میں پیاس کی تکلیف حد سے بڑھی تو ان کا دودھ پیتا بچہ علی اصغر روتے روتے نڈھال ہو گیا۔ اس کا حلق سوکھ گیا اس کی ماں کے دودھ نہ رہا کیونکہ ان کا بھی پیاس کے مارے برا حال تھا آخر امام حسینؑ نے بچہ کو گود میں لیا اور دشمن کی فوج کے سامنے جا کر کہا کہ اس بے زبان بچہ کو تو پانی دیدو اس کے جواب میں ظالموں نے ایک تیر مارا جو بچہ کے حلق کے پار ہو گیا۔ اور وہ چھوٹا سا پھول باپ کی گود میں تڑپنے لگا۔ وہ خون میں تر بتر ہو گیا۔ اس نے زخم کی تکلیف سے بے قرار ہو کر دونوں ننھے ننھے ہاتھوں سے باپ کی چھاتی کو پکڑ لیا۔ اور معصوم آنکھوں سے باپ کو دیکھنے لگا تڑپتے ہوئے بچہ کو امام حسینؑ گھر میں لائے۔ ان کی بیوی صاحبہ خیمہ کے دروازہ پر بچہ کی مامتا سے بیتاب کھڑی تھیں اور سمجھ رہی تھیں کہ ان کا بچہ پانی پی کر آتا ہوگا۔ باپ نے کہا لو بانو علی اصغر کو گود میں لو بانو بے خبر تھیں کہ ان کے بچہ کا کیا حال ہے انہوں نے گود پھیلا کر بچہ کو لے لیا۔ تو دیکھا بچہ خون میں غرق ہے۔ دم توڑ رہا ہے۔ بچہ نے ماں کی گود میں ایک قدرتی ٹھنڈک پائی تو مرتے مرتے آنکھ کھول دی اور حسرت بھری نگاہوں سے مایوس ماں کو دیکھا۔ گویا ماں سے فریاد کی کہ دیکھو اماں مجھے بھی مار ڈالا۔ اماں مجھے پانی نہیں دیا۔ اماں میرا حلق سوکھا جاتا ہے۔ اماں میں تمہاری گود سے بچھڑنے آیا ہوں۔ مجکو اچھی

طرح سے دیکھ لو۔ مجھے اچھی طرح چھاتی سے لگالو۔ اب میں قبر میں چلا جاؤنگا۔

علیؑ اصغرؑ نے ماں کو دیکھا اور درد بھری بے کسی سے ماں کے آنچل کو پکڑا۔ وہ لاڈ کرنیوالی ماں سے اپنا دکھ کہنا چاہتا تھا اس کو اپنے پیاسے حلق کے زخم کی تکلیف کا حال بیان کرنا تھا۔ مگر اس کے زبان نہ تھی۔ اس کی عمر بولنے کی نہ تھی آخر آنچل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا منکا ڈھلک گیا اور اس نے ماں کی چھاتی سے سر کو لگا کر ایک سسکی لی اور مر گیا۔

بانو نے یہ تماشا دیکھا اور اپنے بچہ کی کچھ بھی مدد نہ کر سکیں انہوں نے مامتا سے بے چین ہو کر اور غم سے دیوانی بنکر امام حسینؑ سے کہا۔ کیا اس نے پانی پی لیا۔ اس کو تو نیند آگئی یہ تو سو گیا نہیں یہ تو خون میں نہایا ہوا ہے۔ ارے یہ تو مر گیا۔ تم تو پانی پلانے گئے تھے میرے بچہ کا یہ کیا حال ہو گیا۔ بیٹا آنکھ کھولو۔ لو میں تمہیں دودھ دیتی ہوں۔ ذرا مجھے پھر دیکھ لو میں تمہاری ماں ہوں۔ تم تو چپکے ہو گئے۔ ہائے سانس بھی نہیں آتا۔ کیا سچ مچ تم اس دنیا سے چلے گئے کیا تم نے میری گود خالی کر دی۔ ہائے میں کیا کروں۔ لوگو میں لٹ گئی۔ علی اکبر مر گئے علی اصغر بھی مجھ سے روٹھ کر جاتے ہیں۔

دنیا کی عورتوں تم کو گود کے بچے مبارک ہوں میری گود تو آج خالی ہو گئی ایک کی جوان لاش یہ سامنے پڑی ہے۔ یہ دوسرا گود میں باقی بچا تھا وہ بھی جدا ہو کر جاتا ہے ذرا میرے دل کو دیکھو ذرا میرے کلیجہ پہ ہاتھ رکھو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔ میرا کلیجہ تو منھ کو چلا آتا ہے۔

امام حسینؑ نے کہا۔ بانو صبر کرو ہوش و حواس کو گم نہ ہونے دو میری اس ننھی سی قربانی کو بیکار نہ کرو۔ میں نے اس کو سچائی اور حق پرستی پر نثار کیا ہے۔ میں نے دین کا چراغ قیامت تک روشن کرنے کو اپنے گھر کا یہ چراغ گل کیا ہے۔

اے ہندوستان کے لوگو امام حسینؑ کی قربانیاں دیکھ لیں یہ سب تمہارے لئے ہوا تاکہ تم ایسے سچے دین کو قبول کرو جس میں سچائی قائم رکھنے کیلئے سب کچھ قربان کر دینے کی شان ہے۔ یہ دین اسلام اسی قابل ہے کہ دنیا کا ہر آدمی اس کو قبول کرے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر ایسے پیارے دین کو کبھی نہ چھوڑے کیونکہ امام حسینؑ نے اپنا سر دیدیا اپنے بچوں کی جانیں قربان کر دیں تاکہ یہ خون مسلمانوں کے گناہوں کو دور کرے اور ان کو حق و صداقت پر قربان ہو جانا سکھائے۔

جب سکینہ کے ہاتھ رسی سے بندھے

جب کربلا کا قتل عام ہو چکا۔ جب امام حسینؑ بھی شہید ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ کا خیمہ اکیلا رہ گیا۔ اور وہاں کوئی رکھوالا باقی نہ رہا تو دشمن یزیدی کوفی خیمۂ اہلبیت کے اندر گھس گئے۔ اور انہوں نے خیمہ کا اسباب لوٹ لیا۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے گھر کی عورتوں کے سروں سے چادریں بھی اتار لیں۔ انہوں نے بے کس عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ انہوں نے امام حسینؑ کے بیمار لڑکے عابد کے ہاتھ بھی رسی سے باندھ دیئے اور جب امام حسینؑ کی کم عمر معصوم لڑکی سکینہ کے ہاتھ رسی سے باندھنے لگے تو وہ بھوک کی بپتا کی ماری لڑکی ڈر کے مارے کونہ میں چھپنے لگی۔ اس نے اپنی پھپھی زینبؑ کی آڑ میں پناہ لینی چاہی۔

مگر سنگدل یزیدی کوفی باز نہ آئے انہوں نے یتیم بچی کو پکڑ لیا اسکے دو تین طمانچے مارے سکینہ طمانچے لگنے سے کانپنے لگی، اس نے خونی کوفیوں کو ڈرتے ڈرتے دیکھا اور دونوں ہاتھ پھیلا دئے اور کہا اچھا اچھا مارو مت لو باندھ لو۔ اب نہ مارنا کیا اب پھر مارو گے میں تو رسی سے ہاتھ بندھوا تی ہوں۔ میرے بابا جان تو مجھے پیار کیا کرتے تھے تم مارتے ہو اچھی اماں مجھے بچانا۔ ہا بابا جان کو بلانا۔ بھائی علی اکبرؑ کو آواز دینا۔ دیکھو بھیا یہ سب مجھے مارتے ہیں۔ انہوں نے میرا منھ طمانچے مار مار کر لال کر دیا۔ چچا عباس بھی نہیں آتے جو گود میں اٹھا لیتے پھوپھی جان تمہیں کسی کو پکارو۔ ہائے رسی زور سے نہ باندھو۔ میرے ہاتھ دکھے جاتے ہیں۔ میں کئی دن سے پیاسی ہوں مجھے چکر آتا ہے۔ ۱۲۴

یہ حسینؑ ابن رسول اللہؐ کی بیٹی ہے۔ یہ فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ کی پوتی ہے۔ یہ پردیس میں لاوارث ہو گئی اسکو ظلم و ستم سے بچانیوالا کوئی باقی نہ رہا وہ دروازہ کو دیکھتی ہے۔ کہ شاید باپ یا بھائی یا چچا یا کوئی غلام مدد کو آجائے گا مگر اسے کیا خبر کہ وہ تو سب باہر جنگل میں خون میں غرقاب پڑے ہیں اور آج کوئی اس بے کس کی مدد کو نہیں آسکتا۔ ایک بیمار بھائی زندہ بچا ہے وہ بھی رسی سے بندھا کھڑا ہے۔ ماں اور پھپھی کے ہاتھ بھی رسیوں سے باندھے جا رہے ہیں اور وہ بیچاریاں دم بخود روتی جاتی ہیں اور اپنے گھر کی حالت دیکھتی جاتی ہیں سکینہ کے حلق میں کانٹے پڑے ہوئے ہیں۔ اس سے بات نہیں کی جاتی اور غش چلا آتا ہے۔

رسول اللہؐ کے گھر والوں کی یہ بپتا دیکھو۔ اس مصیبت کا نقشہ خیال میں جاؤ اور سوچو کہ حق اور سچائی کے لئے امام حسینؑ نے یہ سب کچھ برداشت کیا اور مانو کہ اسلام کیسا سچا مذہب ہے جس کے رسول کے نواسہ نے اسلام کی سچائی کے لئے ایسے ایسے دکھ سہے مگر حق بات کو نہ چھوڑا۔ تم بھی اے پڑھنے والو جب ان غمناک واقعات کو پڑھو تو دل کو سمجھاؤ کہ اسلامی دین سب سے اچھا ہے اور اسی کو قبول کرنا چاہئے کیونکہ امام حسینؑ نے اپنے اور اپنے بچوں کے خون

سے اسلام کو قیامت تک کے لئے زندہ کر دیا۔

کیسے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو امام حسینؑ کو چھوڑ کر آریہ مذہب قبول کرتے ہیں جہاں کسی نے بھی سچائی کیلئے ایسی کوئی قربانی نہیں کی اور امت کیواسطے اپنی جانوں کو اور بچوں کی جانوں کو نہیں دیا۔

یکم محرم الحرام ۱۳۴۳ھ ہجری اگست ۱۹۲۴ء

مسلمان بنانا اچھا یا کافر بنانا

ہندوستان میں بعض مسلمان تو دوسرے مذہب والوں کو تبلیغ کر کے مسلمان بناتے ہیں اور بعض مسلمان ایسے ہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں کو بات بات میں کفر کا فتویٰ دیدیتے ہیں۔

ان کی زبان پر اور قلم پر ہر وقت کفر ہی کفر رہتا ہے شیعہ مسلمان کو دیکھا تو کہدیا یہ کافر ہے۔ غیر مقلد کو دیکھا تو کہدیا یہ بھی کافر ہے۔ درگاہوں میں جانیوالے کو دیکھا تو کہدیا یہ تو بڑا ہی مشرک کافر ہے۔

سنو بھائی مسلمانو کسی مسلمان پر اتنی جلدی کفر کا فتویٰ لگا دینا بہت بری بات ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنے بھائیوں سے نیک گمانی کرتا ہے۔ ۲۲۴

۲ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ

اسلامی بیٹھک

انگریزوں کی ترقی آپس کے میل جول کے سبب ہے وہ روز شام کو کلب گھر میں جمع ہوتے ہیں۔ مسلمان بھی باہمی میل جول کے بغیر نہ ایک دوسرے کے حال سے واقف ہو سکتے ہیں۔ نہ غیر مسلم حملوں سے اپنے بچاؤ کا مشورہ کر سکتے ہیں نہ ان کی اور کسی قسم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ دراصل ہر مسلمان کا دینی کلب مسجد ہے۔ جہاں وہ رات دن پانچ وقت جمع ہوں۔ اور نماز کے بعد آپس میں بات چیت کریں۔ اور شام کی نماز کے بعد فوراً گھروں کو نہ چلے جائیں بلکہ عشا کے بعد ضرور کچھ دیر بیٹھکر باتیں کرنی چاہئیں اور اگر مسجد میں ممکن نہ ہو تو محلہ محلہ میں اسلامی بیٹھک قائم کرنی چاہئے۔ جہاں ہر روز مسلمان جمع ہوا کریں اور تاریخ تیغ اسلام ایک آدمی پڑھے اور سب آدمی سنیں۔ یہ تاریخ میں نے لکھی ہے اور دفتر حلقہ مشائخ بکڈپو دہلی سے مل سکتی ہے یہ اشتہار دیکھتے ہی اسلامی بیٹھک میں یا مسجدوں میں جمع ہوتے باہم بات چیت کرنے۔ دینی اور تاریخی کتابیں یا اخبار پڑھا کر سننے کا فوراً انتظام کر لینا چاہئے اس میں بہت فائدے ہیں۔ کہنا مانو! اس کام میں جلدی کرو۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ

ٹونٹی دار لوٹے کی جے

ایک مسلمان گاؤں کے رواج کے سبب ہمیشہ پیتل کی لٹیا سے طہارت اور وضو کیا کرتا تھا اور اس نے کبھی ٹونٹی دار لوٹا دیکھا بھی نہ تھا۔ ایک دن اس نے کسی مسلمان کے پاس ٹونٹی دار لوٹا دیکھا اور اس سے طہارت اور وضو کرنے کے بعد بے اختیار بولا۔ ٹونٹی دار لوٹے کی جے۔ اور کہا کہ اصلی طہارت پیتل کی لٹیا سے نہیں ہو سکتی۔ اور بغیر پوری پاکی اور طہارت کے نماز ادھوری رہتی ہے۔ اسلئے ہر مسلمان کو وضو اور طہارت کیلئے ٹونٹی دار لوٹا ضرور لینا چاہئے ایک گاؤں کے بے پڑھے مسلمان نے ٹونٹی دار لوٹا دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ پیتل کی ہندوانہ لٹیا وضو اور طہارت کیلئے اچھی نہیں ہے۔ مگر آجکل کے پڑھے لکھے مسلمان جنکی لیاقت دور دور مانی جاتی ہے اتنی بات بھی نہیں جانتے کہ مدینہ شریف پر ابن سعود کی گولہ باری اور اس سے مسجد نبویؐ کا نقصان اور روضہ پاک کی بیحرمتی وغیرہ کی خبر دشمنوں نے جھوٹ موٹ اڑائی ہے اور اس کی کچھ بھی اصلیت نہیں ہے۔ اور وہ خواہ مخواہ ان ہندوستانی مسلمانوں سے مرنے مارنے پر آمادہ ہیں۔ جو اس خبر پر یقین نہیں کرتے

اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ دل میں تو مانتے ہیں کہ خبر سچی نہیں ہے۔ مگر سابق شریف کے آدمیوں سے کچھ فائدہ حاصل کرنے کے لئے فساد پر آمادہ ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ ہندوستان میں خانہ جنگی کرنے سے ابن سعود کو نہ کچھ نقصان ہوگا نہ فائدہ بلکہ خود ہندوستانی مسلمان تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

گاؤں کے مسلمان دینداری پر فدا ہیں۔ اور شہروں کے مسلمان دنیا کی محبت پر جان دیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے پیارے وہی ہیں جو اپنے دین کو دنیا سے مقدم جانتے ہیں۔

۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ۔ ۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء

تین دن سے زیادہ کی دشمنی حرام ہے

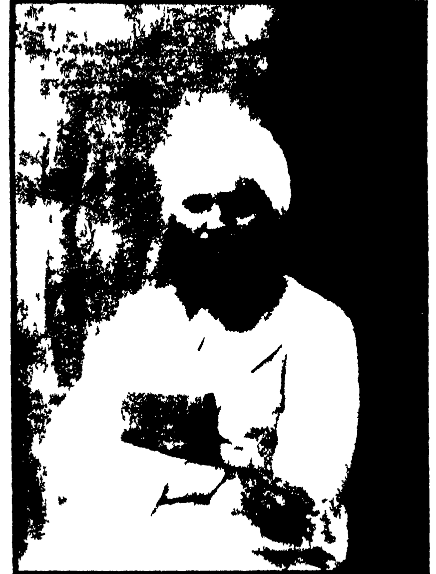
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لَا یَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ "مومن کیلئے حلال نہیں ہے کہ مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ (دشمنی و کینہ کے سبب) جدا رہے"

پس جو مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں سے رنجیدہ ہیں اور انکی ان سے بول چال بند ہے ان کو فرمان رسالتمآب صلعم کے بموجب فوراً صلح کر لینی چاہئے کیونکہ تین دن سے زیادہ کی رنجش اور بول



جاپان میں عید میلاد



بھائی امر سنگھ صاحب ست سنگی
تاجر عطر چاندنی چوک دہلی



مستری حبیب خاں نظامی دہلی
جو سفر افغانستان میں خواجہ حسن نظامی کے رفیق تھے



ملک محمد سام صاحب مرحوم حلف ایڈیٹر صاحب ہ موی
جو سلطان کالج ... [illegible] ... مدرس کرتے تھے



مولوی معقول احمد بی - اے
پبلسٹی آفیسر ... م



[illegible]



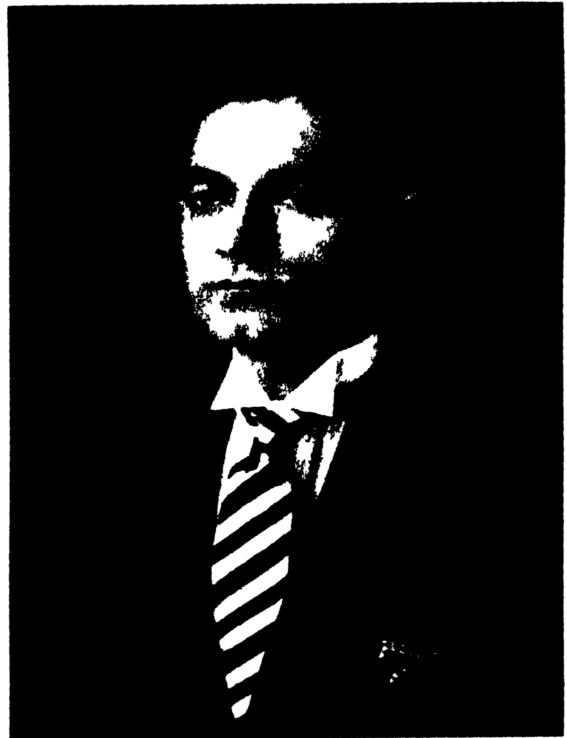
[illegible]



[illegible]



[illegible]



سںد ںوسں ںحاری دھلوی رادر رادہ ںںں ںںں
حامع مسحد دھلی



محمد شیر حسں حاں صاحب حام
دہ ںسلام اسلا ںں



ںںد الرزاق حاں طامی وںص آبادی
ادںحںں احارات ںںگاں دہ



شہاب الدںں موٹر ڈ ائںہ
حواحہ حسں ںطامی

چال کی بندش حرام ہے۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ - ۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء

فرمان رسول

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ - مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان قوم کو سلامتی حاصل ہو پس جو لوگ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف دیتے ہیں اور ان پر خواہ مخواہ کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور ان میں فساد ڈلواتے ہیں۔ ان کو اس حدیث شریف پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی یہ باتیں مسلمان ہونے کی شان سے کتنی دور ہیں۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ - ۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء

مسٹر نیڈو کے بیٹے
مینا کا قبول اسلام
یہ خبر سنکر سوامی شردھانند از خود رفتہ ہوگئے

سوامی شردھانند جی کے اخبار تیج نے لاہور کے اخبار مسلم آؤٹ لک کے حوالہ سے شائع کیا ہے کہ جناب سروجنی نیڈو کے صاحبزادہ مسلمان ہوگئے اور ان کی والدہ ماجدہ نے ان کو مسلمان ہونے کی اجازت دیدی۔ سوامی شردھانند یہ خبر سنکر از خود رفتہ ہوگئے اور غالباً ان کو فرط غم سے غش آ گیا ہوگا کہ دنیا کی سب سے زیادہ مشہور ہندو عورت کے لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ سوامی جی نے تیج میں لکھوایا ہے کہ یہ واقعہ ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ہے اور اب سوامی جی ہندو مسلم نفاق کی پہلے سے زیادہ کوشش کریں گے۔ خدا سوامی جی کو اس المناک حادثہ میں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور وہ دن بھی لائے کہ خود سوامی جی اپنے دل کے پوشیدہ اعتقاد اسلام کو مردانہ دلیری سے ظاہر کر سکیں۔

مسٹر نیڈو کے صاحبزادہ کا نام مینا ہے۔ وہ بیس سال کے نہایت لایق اور سعادتمند جوان ہیں۔ حیدر آباد میں میرے ساتھ قوالی کی مجالس میں بڑے ذوق و خلوص سے شریک ہوتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے کہا تھا ان کا نام اپنی پر غرور ہستی کی میں نا کہکر نفی کرتا ہے۔ آج انہوں نے عملاً عقائد باطلہ کی نفی بھی کردی اور مسلمان ہوگئے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ

وہ خود اپنی ناؤ میں سوراخ کرتے ہیں

جو مسلمان آجکل کے نازک زمانہ میں شیعہ سنی، مقلد اور غیر مقلد وغیرہ کے مباحثے اور مناظرہ کر کے آپس کے اختلافات بڑھاتے ہیں وہ گویا خود اس ناؤ میں سوراخ کرتے ہیں۔ جس میں سوار ہیں۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ چہارشنبہ

آریہ تاریخ فرعون سے ملتی ہے

ہندوستان میں آریہ تاریخ کی نسبت بہت اختلاف ہے۔ خود ہندو قوم کے ہاں کوئی معتبر تاریخ موجود نہیں ہے۔ صرف مہا بھارت نام کی ایک کتاب ہے۔ جس میں آپس کی جنگ عظیم کے قصے ہیں مگر اس کو مستند تاریخ کہنا بہت مشکل ہے یورپ والوں نے ہندوستانی اقوام کی نسبت تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ یہاں کے اصلی باشندے گونڈ بھیل کنجر وغیرہ ہیں۔ اور اعلیٰ ذات کے ہندو سب باہر سے آئے تھے۔ خود ہندو اگرچہ یہ کہتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں لاکھوں کروڑوں برس سے آباد ہیں۔ مگر اس کی کوئی پکی دلیل اور ثبوت ان کے پاس نہیں ہے میری تحقیق یہ ہے کہ آریہ ہندو فرعون کی قوم اور نسل سے ہیں۔ جس کی مصر میں حکومت تھی۔ اور جب فرعون حضرت موسیٰ پیغمبر سے لڑا اور دریا میں ڈوب کر مر گیا تو اس کی قوم اور حکومت کے آدمی حضرت موسیٰ اور ان کی قوم بنی اسرائیل کے سامنے سے بھاگ کر ہندوستان میں آگئے اور یہاں کے اصلی باشندوں کو مار مار کر جنگلوں اور پہاڑوں میں نکال دیا۔ اور خود یہاں حکومت کرنے لگے۔ ۲۲۵

دلائل میرے اس دعوی کی یہ دلیلیں ہیں (۱) برہمنوں کو اب تک **مصر جی** کہتے ہیں۔ جس میں مصری نسل ہونے کا اشارہ ہے۔ (۲) فرعون اور اس کی قوم کے ہاں گائے کے بچھڑے کی پوجا ہوتی تھی جیسا کہ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے کہ سامری نے بنی اسرائیل سے بھی بچھڑے کی پوجا کرادی تھی۔ اور ہندو بھی گائے کی پوجا کرتے ہیں (۳) مصری کاہنوں کے بت قاہرہ پایہ تخت مصر کے عجائب خانہ میں موجود ہیں ان کی شکلیں ہندو جوگیوں سے ملتی جلتی ہیں (۴) فرعون اور اس کی قوم کے ہاں ستارہ پرستی ہوتی تھی۔ ہندو بھی چاند سورج کو دیوتا مانتے ہیں (۵) فرعون کے ہاں جادوگری کا رواج تھا جیسا کہ حضرت موسیٰ کو جادو کے سانپ دکھائے گئے تھے۔ ہندو جوگی بھی جادوگری کرتے تھے (۶) عجائب خانہ مصر میں جتنی پرانی چیزیں رکھی ہیں میں نے ان سب کو خود دیکھا ہے اور ہندوستان کے پرانے بت خانہ بھی سب دیکھے ہیں۔ ان سب میں بہت مشابہت ہے۔ لباس اور روزمرہ کی ضروریات کی سب چیزیں مصریوں اور ہندوؤں کی ملتی جلتی ہیں۔ (۷) مصر میں یہ قوم نیل دریا کو پوجتی تھی ہندوستان میں آنے کے بعد اُس نے دریا پرستی کا شوق یوں پورا کیا کہ گنگا اور

جمنا دریا کو پوجنے لگی۔

غرض اس قسم کی صدہا دلیلیں میرے پاس یہ ثابت کرنے کو موجود ہیں کہ آریہ قوم دراصل فرعون کی نسل ہے۔ مگر اس مختصر اشتہار میں ان سب کا لکھنا مشکل ہے۔ صرف چند لکھی جاتی ہیں۔ تاکہ ہندوستانی مسلمان تاریخ سے واقف ہوں۔ اور اس مغالطہ میں نہ رہیں کہ دنیا کی سب سے قدیمی قوم آریہ ہیں۔ اور انہی کی تہذیب سے ساری دنیا نے تہذیب سیکھی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ آریہ تو دراصل مصر سے آئے تھے۔ اور فرعونی نسل سے ہیں۔ اس لئے مصری قوم کو قدیمی کہنا چاہئے۔ اور مصر کی تہذیب کو ہندو تہذیب کا اصلی منبع سمجھنا چاہئے۔

پس اگر آج کل آریہ سماجی عیسائی اور موسائی مذاہب اور دین اسلام پر سخت حملے کرتے ہیں۔ تو تعجب نہ کرنا چاہئے کیونکہ انکو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم بنی اسرائیل نے مصر سے جلاوطن کر دیا اور اس کا صدمہ اور رنج ابتک آریہ قوم کے دماغ پر موجود ہے اور اسی کے انتقام کا جوش آریہ قوم سے یہ کام کراتا ہے۔

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ ۶ نومبر ۱۹۲۵ء

پاجامہ میں ہاتھ ڈالکر باہر نہ نکلو

طہارت کے آداب

آج کل بعض مسلمان پیشاب پیخانہ کے بعد مٹی کا ڈھیلہ ہاتھ میں لیکر ناپاکی خشک کرنے کیلئے گھر کی عورتوں کے سامنے پاجامہ کے اندر ہاتھ ڈالے ٹہلتے پھرتے ہیں اور نہایت بے شرمی کیساتھ پاؤں کی قینچی بناکر کبھی اس ران سے دباتے ہیں کبھی اس ران سے دباتے ہیں اور سب کے سامنے ٹہلتے پھرتے ہیں گویا خوب دبا دبا کر قطرے خشک کرتے ہیں۔ اور بعض بے غیرت مسجدوں کے دروازوں پر یا سڑکوں پر یا بازاروں میں یا ریل کے اسٹیشنوں پر ہاتھ پاجامہ کے اندر ڈالے ٹہلتے اور ناپاکی خشک کرتے پھرتے ہیں جہاں پردہ نشین عورتیں بھی ان کو دیکھتی ہیں۔ اور غیر مذہب والے بھی دیکھتے ہیں۔ اسلام بڑا مہذب دین ہے وہ اس بے شرمی اور بے تہذیبی کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ بے شرم لوگ خود اسلام کو دوسروں کی نظروں میں رسوا اور ذلیل کرتے ہیں۔

اسواسطے ہر مسلمان احتیاط رکھے اور کبھی پاخانہ یا پیشاب خانہ کے باہر استنجا خشک کرنے نہ نکلے اور اندر ہی پردہ میں رہ کر استنجا خشک کرے۔ آج کل بڑے بڑے علما اس بے تہذیبی میں مبتلا ہیں اور نہایت ہی بے تکلفی کیساتھ گھر کی عورتوں کے سامنے یا مسجد و نکے دروازوں پر یا بازار میں یا سڑکوں پر یا ریلوں میں استنجا خشک کرنے کیلئے پاجامہ میں ہاتھ ڈالے گشت لگاتے پھرتے ہیں۔ ان سب کو اس اعلان کے ذریعہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس ملک ہندوستان میں اسلام کو بے تہذیب اور بے شرم مشہور نہ کرائیں اور استنجے کے اس بیہودہ رواج کو بند کریں۔

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ چہارشنبہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۵ء

بیوقوف کھلاتے ہیں عقلمند کھاتے ہیں

بیوقوف کون ہیں؟ جو اپنی حیثیت سے بڑھکر شادی غمی میں کھانا کھلائیں اگرچہ کھانا کھلانا بہت اچھا ہے مگر بساط سے زیادہ کھانے میں خرچ کرنا بڑی بیوقوفی ہے۔

عقلمند کون ہیں! جو شادی غمی میں بساط سے زیادہ کھانے میں خرچ نہیں کرتے۔

کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے جتنی چادر دیکھو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ۔

ناموری ان کا لحاف ہے
اور
ناموری پیٹ بھرنے کا نوالہ ہے

جو مسلمان شادی غمی میں قرض لیکر فضول خرچی کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ خوب خرچ کرنے سے خوب ناموری ہوتی ہے۔

لیکن جب سودی قرضہ ان کی سب جائداد ہضم کر جاتا ہے۔ اور تن کے کپڑے اور پیٹ کی روٹی اور اوڑھنے کو لحاف بھی نہیں رہتا، تو کیا یہ ناموری ان کا لحاف بن سکتی ہے جو سردی میں آرام سے سلائے اور کیا پیٹ بھرنے کا نوالہ بن سکتی ہے۔ جو ان کو فاقہ سے بچائے۔

نہیں ہرگز نہیں۔ اے مسلمان بھائیو۔ جھوٹی اور چند روز کی واہ واہ کیلئے سودی قرضہ لیکر فضول خرچی نہ کیا کرو۔

کیا آپ بے روزگار ہیں؟
تو میں آپ کو روزگار بتاتا ہوں

اگر آپ کے اندر فضول شرم و حیا نہیں ہے، اور آپ نوکری کی غلامی سے بچنا چاہتے ہیں، اور آپ کے اندر محنت کرنے کی مستعدی موجود ہے، تو کھڑے ہو جایئے۔ میں آپ کو روزگار بتاتا ہوں، اگر آپ کے شہر میں پانوں کا رواج ہے، تو پنواڑی کی دوکان کر لیجئے، اور اس کے لئے مجھ سے پنواڑی کی دوکان کے طریقوں کی کتاب

لٹکا کر پڑھیئے، یا صبح اسٹاک کر کسی مسلمان حلوائی سے اور مسلمان حلوائی نہ ہو تو غیر مسلم حلوائی سے حلوا پوری یا اور کسی قسم کی مٹھائی خرید کر خوانچہ میں لگا کر گلی گلی اور گھر گھر بیچئے' پھریئے، چند گھنٹے میں روپیہ ڈیڑھ روپیہ کا فائدہ آپ کو ہو جائے گا، یا غریبوں کے کام کا کپڑا کسی ارزاں فروش بزاز سے خرید کر غریبوں کے محلہ میں بیچا کر فروخت کیا کیجئے۔ یا چنے، پرمل، سوئی تاگہ، بٹن صابن، عطر مسی، تیل چوڑیاں، جوتیاں ٹوپیاں، یا اور اسی قسم کی چیزیں جنکی سب لوگوں کو ضرورت رہتی ہے، پھیری کر کر بیچا کیجئے، یوں بیکار پڑے رہنے سے کچھ نتیجہ نہیں ہے، یہ روزگار دو چار حد سے حد پانچ دس روپیہ کے سرمایہ سے ہو سکتے ہیں، ان کیلئے دکان لیکر بیٹھنے کی، اور بہت سا خرچ کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اپنے ہندو بھائیوں کو دیکھئے، وہ اسی پھیری کے ذریعہ رفتہ رفتہ چند روز میں لاکھوں روپیہ کے بیوپاری بنجاتے ہیں۔

جون سنہ ۱۹۲۴ء

بنک کا سود

آج کل بنک اور ڈاکخانہ کے سود کی نسبت مسلمانوں میں بہت اختلافات پڑے ہوئے ہیں، ایک فریق کہتا ہے، بنک کا سود حرام ہے، دوسرا فریق کہتا ہے، حلال ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ بنک اور ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے، اس کے نفع کو سود کہنا ہی غلط ہے، کیونکہ بنک اور ڈاکخانہ تجارتی دوکانیں ہیں، ان میں زیادہ تر تجارتی لین دین ہوتا ہے، اگرچہ بنک سودی کاروبار بھی کرتا ہے، لیکن وہ کاروبار بھی زیادہ تر، تجارت ہی سے تعلق رکھتا ہے، سود کے حرام ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ضرورت مند آدمی کو قرض دیتے وقت انسان خود غرض نہ ہو جائے، مگر بنکوں اور ڈاکخانوں میں یہ وجہ نہیں پائی جاتی، بلکہ سوداگروں کی امداد، اور ان کی ضرورتیں اور اغراض پوری کرنے کیلئے، بنک چل رہے ہیں، پس بنک کی آمدنی کو سود کہنا ہی جائز نہیں ہے، اور بنک کا لین دین محض ایک تجارتی کاروبار ہے، جن مسلمانوں کا روپیہ بنک میں جمع ہے، اور وہ اس کا نفع نہیں لیتے ان کو اپنی غلطی کی اصلاح کرنی چاہیئے، اور اپنی رقم کی آمدنی بیکار نہ کھونی چاہیئے۔

بالفرض کوئی یہ ثابت بھی کر دے کہ بنک کی آمدنی سود میں داخل ہے، تب بھی مسلمانوں کی عام ضرورت کا لحاظ کر کے اس کو جائز قرار دینا لازمی معلوم ہوتا ہے، فقہائے عام ضرورت کے وقت بہت سی مکروہ اور ناجائز چیزوں کو جائز قرار دینے کی اجازت دی ہے، اور آجکل ہر مسلمان کو تجارت کی ضرورت ہے، اور کوئی تجارت بنک کے لین دین کے بغیر چل نہیں سکتی، اسواسطے میں علی الاعلان اپنی ذاتی رائے شائع کرتا ہوں کہ ڈاکخانہ کے بنک، زمیندار بنک، اور ہر قسم کے بنکوں سے لین دین کرنا، اسکا نفع لینا، ضرورت عام کے سبب جائز ہے، اور حرام نہیں ہے۔

جون سنہ ۱۹۲۴ء

میز کرسی کا عجیب خریدار

ایک صاحب عمدہ عمدہ میز کرسیاں خرید رہے تھے۔ انکے دوست نے پوچھا آپ یہ میزیں اور کرسیاں کیا کریں گے آپکے پاس تو رہنے کا مکان ہی نہیں ہے۔ گھبرا کر بولے ارادہ ہے ایک زمین خریدوں اور اس پر ایک عمدہ مکان بناؤں اور اس میں میزیں اور کرسیاں سجاؤں اسواسطے یہ میزیں اور کرسیاں خرید رہا ہوں۔

مگر جب تک زمین خریدی جائے اور مکان تیار ہو میزوں اور کرسیوں کا دھوپ میں پڑے پڑے خاتمہ ہو جائے گا یہ خیال اس خریدار کو نہ آیا۔

۲۲۷

لیکن آج کل تقریباً ہر مسلمان کی حالت اس عجیب خریدار کے مثل ہے وہ ذرا اپنے خرچ پر غور کرے۔ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء

یہ لڑکا دوڑا ہوا کہاں گیا

جناب یہ لڑکا ڈاک خانہ گیا ہے۔ اس کے ابا اس کو ایک آنہ روز جیب خرچ کے لئے دیتے ہیں مگر یہ ان پیسوں کو فضول کاموں میں خرچ نہیں کرتا دو پیسے روز کا سودا کھاتا ہے۔ اور دو پیسے بچاتا ہے آٹھویں دن اس کے پاس چار آنہ ہو جاتے ہیں اور یہ ان کو ڈاک خانہ کے بنک میں جمع کر دیتا ہے اس طرح ایک سال میں اس کی کتاب میں بارہ روپیہ جمع ہو جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کا حساب ڈاک خانہ کے بنک میں کھول دیجئے اور ان کو جمع کرنے کا عادی بنائیے۔ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء

ضرورت پڑے تو بازار جاؤ
بازار میں جا کر ضرورت پیدا نہ کرو

بے ضرورت بازار میں جانا اور بے ضرورت بازار سے کچھ

خریدنا بہت برا ہے۔ جب ضرورت ہو تو بازار جاؤ مگر جیب میں اس ضرورت سے زیادہ روپے نہ رکھو تاکہ غیر ضروری چیز خرید ہی نہ سکو جو لوگ بازار جاکر ضرورت پیدا کرتے ہیں۔ اور بے ضرورت سودا خریدتے ہیں وہ ہمیشہ مفلس اور مقروض رہتے ہیں۔

اور جو ضروری و غیر ضروری کے فرق کو حساب اور غور کے ساتھ سوچتے ہیں وہ کبھی مقروض و مفلس نہیں ہوتے۔

جولائی ۱۹۲۴ء

ڈاک خانہ کتنی دور ہے

آپ جہاں رہتے ہیں ڈاک خانہ وہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے، لہذا ڈاک خانہ کے بنک میں اپنا اپنے بیوی بچوں کا حساب کھول دیجئے جو پیسے گھر کے خرچ سے بچا کریں ان کو فوراً ڈاک خانہ میں جمع کر دیا کیجئے۔

ڈاک خانہ کے بنک کی کتاب فوراً لے لیجئے اور ہر وقت خیال رکھئے کہ خرچ میں کچھ کمی ہو تاکہ آپ کے اور بیوی بچوں کے حساب کی کتاب میں روزانہ تھوڑا بہت جمع ہوتا رہے تھوڑے دن میں یہ پیسے روپے بن جائیں گے اور روپے اشرفیاں ہو جائیں گی۔ جن سے آپ کی مفلسی دور ہو جائے گی۔

جولائی ۱۹۲۴ء

مسجد کے روپے سے گرجا بنایا گیا اور مسلمانوں کو عیسائی کیا گیا

بمبئی کی ایک مسجد کا کئی لاکھ روپیہ بنک میں جمع تھا۔ اہل مسجد نے یہ خیال کیا کہ بنک کا سود جائز نہیں ہے اس لئے انہوں نے اپنے روپیہ کا سود نہ لیا بنک والوں نے اس مسجد کے روپیہ کا سود پادریوں کو دیدیا انہوں نے اس سے ایک گرجا بنایا اور اسی روپیہ سے بہت سے مسلمانوں کو عیسائی کیا۔ اور اس طرح ایمان کا روپیہ کفر کی امداد میں خرچ ہوا۔ کیسے افسوس کی بات ہے بنک کا سود، سود نہیں ہے بلکہ تجارتی نفع ہے آپ شوق سے بنک کا لین دین کیا کیجئے۔

جولائی ۱۹۲۴ء

بنک کا سود سود نہیں ہے

بلکہ تجارتی نفع ہے۔ کیونکہ سود جب ہوتا کہ بنک کے حصہ دار بنک کے نقصان میں شریک نہ ہوتے فقط نفع لیا کرتے حالانکہ اگر کوئی بنک گھاٹے میں آجائے تو سب حصہ داروں کو اس گھاٹے میں شریک ہونا پڑتا ہے اور جس کاروبار میں نفع نقصان کی شرکت ہو وہ تجارت ہے سود بیاج کا لین دین نہیں ہے۔

پس آپ بے تامل بنک کا لین دین شروع کیجئے اور اس کا سود لیا کیجئے شریعت کے حکم کے بموجب بنک کے سود میں حرج نہیں ہے۔

جولائی ۱۹۲۴ء

آپا جان اُداس بیٹھی ہیں

کیوں بی آپا جان آج تم اداس کیوں ہو۔ کیا قرضہ کا فکر ہے مگر فکر کرنے اور غمگین رہنے سے قرضہ ادا نہیں ہوگا۔ میں تم کو ایسی ترکیب بتاؤں کہ چند روز میں سب قرضہ ادا ہو جائے اور وہ ترکیب یہ ہے کہ ڈاک خانہ کے بنک میں اپنا حساب کھول دو اور پھر گھر کے خرچ کا حساب درست کرو جہاں چار پیسہ کا خرچ ہو کوشش کرکے دو پیسہ خرچ کرو اور بچت کے دو پیسے ڈاکخانہ کے بنک کی کتاب میں جمع کرادو اسی طرح رفتہ رفتہ چند روز میں اتنے روپے ہو جائیں گے کہ سب قرضہ ادا ہو جائیگا اور پھر تم کبھی قرضدار نہ ہوگی۔

جولائی ۱۹۲۴ء

عیسائی تبلیغ کا خرچ

مولانا محمد علی صاحب کے اخبار ہمدرد نے ۹ راگست ۱۹۲۵ء کو یہ خبر شائع کی ہے "عیسائی تبلیغ پر انگلستان کا فقط ایک چرچ آف انگلینڈ ہر سال دس لاکھ پونڈ (ڈیڑھ کرور روپیہ) خرچ کیا کرتا ہے۔ اور اگر انگریزوں کے دوسرے گرجاؤں کا خرچ بھی جو اسی مد میں ہوتا ہے ملالیا جائے تو اس کی مجموعی رقم ۲۵ لاکھ پونڈ (پونے چار کرور روپیہ) سالانہ ہو جاتی ہے۔ مگر اس پر بھی انگلستان کے پادری کہتے ہیں کہ "یہ رقم کم ہے، اور خرچ پورا نہیں ہوتا"

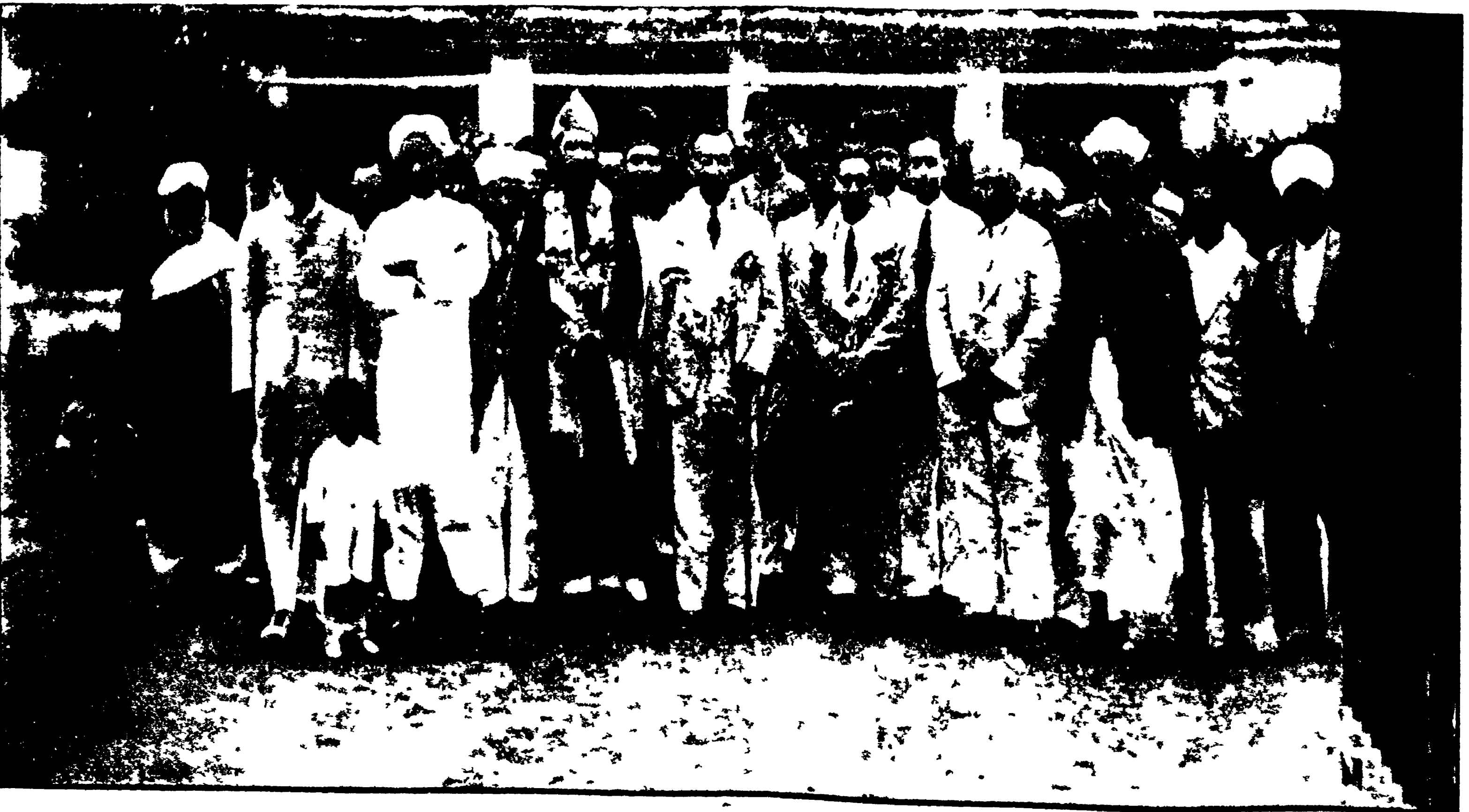
یہ تو فقط انگریزوں کی قوم کا تبلیغی خرچ ہے۔ جرمنی۔ اٹلی امریکہ وغیرہ کا تبلیغی خرچ اس سے دس حصے زیادہ ہے۔ اب اس کے مقابلہ میں ذرا مسلمان بھائی غور کریں۔ کہ ہندوستان میں آریہ سماجی فتنہ ارتداد سے مسلمانوں کو بچانے اور اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کرنے کیلئے ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمان کیا خرچ کرتے ہیں۔ اگر وہ غور اور تحقیقات کریں گے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ تبلیغ کے کام میں سب سے پیچھے ہیں۔



ضمیمہ ناظر دہلی

حکیم کبیرالدین و شمس العلما مولانا سید احمد امام جامع مسجد و مولانا شفیع داؤدی و مولانا شوکت علی و مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خان و خواجہ حسن نظامی و قاضی عبدالغفار و نواب سائل و حکیم ذکی احمد مالک جید پریس۔

۱۹۳۳ع ھسہ



امین الملک سر مرزا اسمعیل چیف منسٹر ریاست میسور خواجہ حسن نظامی و سید تاج پیران حامی پنشنر ڈپٹی کمشنر متولی درگاہ حضرت ٹیپو سلطان شہید۔

دہ ـہ د، د ۱۹۳ ء



ہز ا ئسنامسی سر اوعا ـ ن و حکیم محمد صر ح ـ حب و حاـم صر الدس احمد ح ـ حب
حلف حامم شفاء الملک مرحوم حواحہ حس ـ ی حکیم ـ ـ ر ـ حب
واب ـ و ـ الدس ـ حب

حیدرآباد ۱۹۲۲ء



خواجہ حسن نظامی۔ نواب فرخندہ نواز جنگ بہادر مرحوم رأس درس۔ ۔ ۔ صفدر حسن ۔ ۔
ڈاکٹر ہلالی شاہ ۔ ۔

اصلاح معاشرت

ذیل میں وہ مضامین درج کئے جاتے ہیں جن سے خانہ داری کی اصلاح بھی ہوتی ہے اور ہندوستانی گھروں کے حالات کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ یہ مضامین حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی کتاب "بیوی کی تعلیم" سے لئے گئے ہیں مگر ان میں کچھ ترمیم اور تبدیلی بھی کی گئی ہے۔ حسین بن حسن نظامی

ناک

ناک یعنی نام و نمود کا خبط سب کو ہے۔ بادشاہ ان میں ہیں، شہزادیاں ان میں ہیں، بڑے بڑے پادری، نامی نامی پنڈت، اونچے اونچے مولوی، لاکھوں مریدوں کے پیر، پڑھے لکھے، جاہل گنوار غرض کوئی بھی ایسا نہیں جس کو ناک کا خبط نہ ہو۔ میں اس ناک کی داستان تم کو سناتا ہوں۔

کہتے نہیں شادی میں جی کھول کر خرچ نہ کیا تو ناک کٹ جائیگی، غمی میں ابا جان کے پھول، دسواں، بیسواں، چالیسواں دھوم سے ہوا تو ناک جاتی رہے گی۔ میرا مطلب اسی ناک سے ہے۔ جس نے خون خرابے مچا رکھے ہیں۔ یہی موذی ناک ہے جس کے ہاتھوں ہم ہندو اور پھر ہم مسلمان تباہ ہوئے جاتے ہیں۔

جنگ عظیم میں جو پندرہ سال پہلے ہوئی تھی، جرمن، روس، فرانس، انگریز، ترک وغیرہ آپس میں خونم خون ہوئے۔ پوچھو آخر اس کا سبب کیا تھا؟ کیا بتاؤں، سب کون نہیں جانتا کہ یہی شریر ناک ہے۔ جرمن نے کہا سارے سمندر پر انگریزوں کے جہاز حکومت کرتے ہیں اور میری اس سے ناک کٹتی ہے۔ روس اتنا بڑا ملک لئے بیٹھا ہے اور میں ایسے چھوٹے ملک کا بادشاہ، اس سے میری ناک پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ علم مجھ میں سب سے زیادہ، ہنر میں مَیں سب سے بڑھکر، روپیہ میرے پاس بے شمار، ہتھیاروں کی میرے ہاں افراط، پھر کیا معنی کہ میری ناک دوسروں سے چھوٹی رہے، یہ کہا اور ناک کی خاطر تلوار کھینچ کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر سے روس فرانس، انگریز، ٹرکی، رومانیہ بھی اپنی اپنی ناک کو بچانے کے لئے میدان میں نکل آئے اور لگی شپا شپ تلوار چلنے، دھواں دھوں بندوق دغنے غڑ غڑ توپ گرجنے۔ کیا کچھ ان لڑائیوں سے دنیا پر وبال آیا، کتنی بیچاریاں بے وارث ہو گئیں، کس قدر بچے بن باپ کے بن گئے، ملکوں میں کال پڑ گیا۔

یہ تو بادشاہوں کی ناک ہوئی۔ اب سنو شہزادیوں اور امیر عورتوں کی ناک کا قصہ۔

یہ چاہے گورے ملکوں میں ہوں یا ہندوستان کے کالے دیس میں ہوں، ناک ان کی ہر جگہ یکساں ہے۔ خزانے کے خزانے اپنی ناک کی خاطر لٹائے ڈالتی ہیں۔ کپڑا ہو تو ایسا بڑھیا کہ کسی دوسری عورت کے پاس نظر نہ آئے ورنہ ناک کٹ جائے گی۔ زیور ہو تو ایسا کہ سب سے نرالا سب سے انوکھا سمجھا جائے نہیں تو پھر ان کی ناک کہاں رہیگی۔

جو عورتیں بیچ کی راس یا کم درجہ کی ہیں ان کو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق ناک کا خیال رہتا ہے۔ بیچارے خاوند کماتے کماتے تھکے جاتے ہیں اور ان کی ناک اڑاتے اڑاتے نہیں تھکتی۔ جب دیکھو گھر میں یہی رونا ہے کہ میرے پاس شادی و مہمانی میں جانے کے قابل جوڑا نہیں، جوتی نہیں، گہنا نہیں، میں کس ناک سے وہاں جاؤں۔ تم کو تو ذرا ناک کٹائی کا خیال نہیں آتا۔ باہر گلچھرے اڑاتے پھرتے ہو، گھر کی بیوی کی ناک کٹے یا رہے، تمہیں اس کی کیا پروا۔

پادری صاحب، عیسائیوں کے دینی باپ، دنیا کو لات مارے بیٹھے ہیں مگر دنیا کی ناک سے وہ بھی خالی نہیں۔ گرجا بنائیں گے تو ایسا اونچا اور بڑا کہ دوسرے فرقہ کے عیسائیوں کے گرجا سے بڑھ جائے نہیں تو ان کی ناک کٹ جائے گی۔

کوئی کہے حضرت عیسیٰؑ نے تو رہنے کو گھر تک نہ بنایا۔ تم یہ لاکھوں روپے عمارتوں میں کیوں خرچ کئے ڈالتے ہو؟ حضرت عیسیٰ جنگل میں رہا کرتے تھے، تم بھی ان کی پیروی کرو، مگر کہے کون؟ پادری صاحب کی ناک سے سب ڈرتے ہیں۔

پنڈت جی مہاراج تو خدا کی طرف سے بڑی ناک لیکر آئے ہیں کیونکہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ پنڈت خدا کے سر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور راجہ مہاراجہ خدا کے بازو سے اور بنئیے بقال خدا کے پیٹ سے اور کمین خدا کے پیروں سے۔ پس جب پنڈت جی خدا کے سر سے نکلے تو ظاہر ہے کہ ناک منہ پر ہوتی ہے اور منہ سر میں ہوتا ہے۔ انکی

ناک جتنی بڑی ہو، کم ہے۔

یہ اپنی ناک کی خاطر خدا کی باتیں کسی غیر ذات کے ہندو کو نہیں پہنچنے دیتے۔ وجہ یہ کہ کوئی دوسرا خدا کے علم سے خبردار ہو جائے گا تو ہماری ناک کٹائی ہوگی کیونکہ خدا کے سب بھید تو ہمارے ہی گھر میں رہنے چاہییں اور سب ہندوؤں کو ہمارا تابعدار رہنا لازم ہے۔

ان لمبے چغے لمبی داڑھی، عصا ٹیک ٹیک کر چلنے والے مولوی صاحب کا بھی ناک کے پیچھے وہی حال ہے جو سب کا ہے۔ یہ تو قرآن شریف پڑھتے ہیں، حدیث پڑھتے ہیں جن میں لکھا ہے کہ عزت فقط خدا رسول کے واسطے ہے تم لوگ ناک پر گھمنڈ نہ کیا کرو مگر مولانا صاحب سب حکموں کو گھر کے طاق میں ڈالے رکھتے ہیں۔ جب کسی دوسرے مولوی صاحب سے بحث ہوتی ہے تو چاہے وہ بات ناحق ہو مگر اسی پر اڑے رہتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کو مان لیں اور حق بات کا اقرار کریں تو دنیا میں ان کی ناک نہ کٹ جائے۔

مسلمانوں ہی کے معاملہ میں فقط ان کو خیال نہیں ہے بلکہ گھرداری میں یہ اور ان کی تیز مزاج بیوی سارے جاہل لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔

ہر وقت بیوی کے گھٹنے پاتے کا فکر رکھتے ہیں ورنہ ان کی عزت ۲۳۰
کرکری نہ ہو جائے اور عورتوں میں ان کی ناک نہ کٹ جائے۔

اگر یہ بیچارے کبھی انصاف پر آتے ہیں اور ناک کے خیال کو بیوی کے دل سے نکالنے پر آمادہ ہوتے ہیں تو بیوی ایسی علامہ دہر ہیں کہ ان کو خاطر میں نہیں لاتیں۔ بار بار یہ بیچارے داڑھی پر ہاتھ پھیر کر اور کھنکار کھنکار کر قرأت کے ساتھ بیوی کو سمجھاتے ہیں لیکن وہ ایسی کھری کھری سناتی ہیں کہ الٰہی پناہ۔ غریب دم بخود ہو کر رہ جاتے ہیں۔

انہوں نے کہا تمہارے پاس اگلی تو جوتی ہے نئی منگا کر کیا کرو گی؟ بیوی بولیں نہیں اس سے کیا؟ ہم نے کہہ دیا کہ ایک نئی دہلی کی جوتی لا کر دو، گھر میں تمہاری حجت بازی نہیں چلے گی، یہاں سیدھے سہا کرو ورنہ دیکھنا زندگی تلخ ہو جائے گی۔ مجھے کیا خبر تھی کہ تم ایسے کنجوس مکھی چوس ہو۔ میں نے تو تم کو بڑا پیسے والا سنا تھا۔

کل تم وعظ کہو گے کمبخت عورتیں آئیں گی۔ میری پیرانی جوتی دیکھیں گی تو بتاؤ میری ناک رہے گی یا جائے گی۔ ایسا ہی شوق تھا تو کسی حلال خوری یا دھوبن سے نکاح کیا ہوتا۔

اب ایک نظر ان پیرجی صاحب پر بھی ڈال لو، بڑے خدا رسیدہ ہیں۔ سارے ہندوستان میں ان کے لاکھوں مرید ہیں۔ ہزاروں روپیہ نذرانہ آتا ہے۔ گھر کی جاگیر بھی ہے۔ عرس کرتے ہیں تو ایک ہزار روپیہ فقط روشنی میں خرچ ہوتا ہے۔ بریانی، متنجن، قورمہ، شیرمال کی تین دن عام دعوت رہتی ہے۔

اگر دریافت کرو کہ حضرت اس فضول خرچی سے کیا حاصل، روشنی میں اتنا روپیہ آپ نے برباد کیا۔ مریدوں اور عام لوگوں کو پلاؤ قورمے کھلائے اس سے کیا حاصل ہوا؟

روشنی اتنی کافی تھی کہ مہمان آرام سے رہ سکتے اور کھانا ایسا دینا مناسب تھا جس سے پیٹ بھر جاتا۔ یہ جو آپ نے ہزارہا روپیہ پر پانی پھیر دیا تو کئے رکعت کا ثواب ہوا؟ بچتا تو خانقاہ اور درویش و فقرا کے سال بھر کام آتا اور وہ فراغت سے کھاتے اور اللہ اللہ کرتے۔

تو چپکے سے تمہارے کان میں کہیں گے کہ میاں خاموش یہ ناک انہی خرچوں کی بدولت بنی ہے۔ اتنی دھوم دھام نہ ہو تو چار دن میں ٹٹ پونجیا فقیر کہلانے لگوں۔ ناک کی خاطر سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

جاہل گنواروں میں تو ناک کا جتنا خیال ہو کم ہے کہ وہ بیچارے اصل نفع نقصان کو سمجھتے ہی نہیں۔ غریب سے غریب، دھوبی، سقہ، نائی شادی کرنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنی بوٹی بوٹی کو قرضدار بنا کر ساری برادری کو گھی شکر کی دعوت دیتا ہے۔ بھانڈوں رنڈیوں کے مجرے کراتا ہے۔ چار دن کی واہ واہ سنتا ہے اور پھر قرضخواہوں کی بدولت جیل خانہ میں سڑ سڑ کر مرجاتا ہے۔ کہا جاتا، شروع میں کوئی سمجھاتا کہ جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ حد سے نہ بڑھو، تو یہی جواب دیتا کہ میاں آخر میں بھی قوم میں ایک ناک رکھتا ہوں ساری عمر دوسروں کا کھایا۔ اب اپنا وقت آیا تو جان چھپا کر بیٹھ جاؤں پھر کس کو یہ ناک دکھانے کے قابل رہے گی۔

پس عقلمند وہ ہے جو ناک اور نام نمود کی خاطر فضول خرچی نہیں کرتا۔

انگریزنہ بیوی

انگریزی بیوی شادی سے پہلے ماں باپ کی موجودگی یا کبھی اکیلے میں مختلف آدمیوں سے بات چیت کرتی ہے۔ ان کے علم، چال چلن، عادت خصلت بول چال، رکھ رکھاؤ کو دیکھتی ہے پرکھتی ہے آزماتی ہے اور پھر ان میں سے ایک کو شادی کے لئے چن لیتی ہے۔ اس کی خبر ماں باپ سنتے ہیں تو دوست آشنا کنبہ رشتہ والوں کو جمع کر کے بیٹی کو گرجا لیجاتے ہیں۔ ایسے ہی بیٹے والے اپنے قرابت داروں

دوستوں کو لیکر دولہا کو گرجا میں لاتے ہیں اور پادری صاحب دونوں کا نکاح پڑھاتے ہیں۔ نکاح ہوتے ہی دونوں میاں بیوی وہیں گرجا میں ماں باپ سے رخصت ہو کر کسی دوسرے شہر میں چلے جاتے ہیں اور وہاں مہینہ دو مہینہ بسر کر کے پھر اپنے گھر آ جاتے ہیں یعنی خاوند بیوی کو اپنے گھر لے آتا ہے۔ شادی ہوتے ہی باہر چلے جانے کو ان کی زبان میں "ہنیمون" کہتے ہیں۔

انگریز بیوی اپنے خاوند سے بہت محبت رکھتی ہے۔ اس کے گھر کی آرائش، اس کے دوستوں اور مہمانوں کی خاطرداری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتی۔ مہمان گھر میں آئے تو اس کی سب سے بڑی عزت یہ ہے کہ گھر کی بیوی اپنے ہاتھ سے چاء بنا کر اس کو دے۔

خاوند کھانا کھا چکتا ہے تو انگریز بیوی اس کے سگرٹ کو خود دیا سلائی گھس کر جلاتی ہے۔ وہ باہر جائے تو کھڑے ہو کر اس کے کوٹ میں بٹن لگاتی ہے اور مسکرا کر خداحافظ کہتی ہے اور دروازہ تک پہنچانے آتی ہے اور کھڑی رہتی ہے جب تک خاوند نظر سے اوجھل نہ ہو۔ خاوند مڑ کر دیکھتا ہے تو یہ رومال ہلا کر یا ہاتھ ہلا کر یہ ظاہر کرتی ہے کہ میرا دل تم ہی میں پڑا ہوا ہے۔ خاوند بھی رومال اور ہاتھ کا اشارہ کرتا ہے اور ویسی ہی محبت جواب میں بھیجتا ہے۔

انگریز بیوی اپنے خاوند کی عیب پوش ہے۔ وہ کسی غیر کے سامنے اس کی برائی نہیں کرتی، اور کوئی برائی کرے تو اس سے لڑتی ہے اور جواب دیتی ہے۔

وہ نوکروں سے کام لینا خوب جانتی ہے کیونکہ اس کو کام لینے کی بھی میکہ میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کو بناوٹی ہنسنا اور مسکرانا بھی آتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اس کو ماں کے گھر میں سکھایا جاتا ہے۔

انگریزی بیوی فضول خرچ بہت ہوتی ہے مگر اس کا خاوند ملک کا بادشاہ ہے، روپیہ کی اس کے پاس کیا کمی۔ کپڑوں میں کپڑا زیور میں زیور جو مانگے دیتا ہے۔

انگریز بیوی ہلکا زیور پہنتی ہے۔ رنگ بھی اس کو ہلکا اور صوفیانہ پسند ہے۔

انگریز بیوی ایسے ملک کی رہنے والی ہے جہاں کی محبت ہمارے ملک سے نرالی ہے اس واسطے وہ کھانے میں خاوند کی خواہ مخواہ راہ نہیں دیکھتی، اور وہ بیمار ہو جائے تو ساری ساری رات پلنگ کے پاس نہیں بیٹھی رہتی۔

انگریز بیوی گنبد کی آواز ہے۔ زندگی میں اور گھرداری میں جیسا خاوند بولتا ہے ویسی ہی آواز بیوی میں سنتا ہے۔ یعنی جیسا شوہر بیوی سے تعلق رکھتا ہے ویسا ہی وہ بھی رکھتی ہے۔

مسلمان بیوی

ہندوستان میں مسلمان بیوی اماں جان کی لاڈلی، ابا جان کی آنکھوں کا تارا شادی ہونے کے بعد خواہ وہ بوڑھی ہو جائے۔ ماں باپ اور میکہ والوں کی زبان پر بچی ہی بنی رہتی ہے۔

اس کو شوہر پسند کرنے کا کیا شوہر کی بات چیت گھر میں ہو تو اس کے سننے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ مسلمان بیوی خالہ خمیرہ آٹے کی گڑیا ہے جس کو ماں باپ یا کنبہ رشتہ والے اپنی مرضی کے ایک شوہر کے سر چپیک دیتے ہیں۔

مگر ماں باپ سب جگہ احمق نہیں ہوتے۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر اور اونچ نیچ دیکھ کر لڑکی کا دولہا انتخاب کرتے ہیں۔ انگریزوں کے دستور سے اس قاعدہ میں یہ فوقیت ہے کہ ان کی لڑکیاں اپنی ناتجربہ کاری اور کم سنی کی ناقص العقلی کے سبب اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں مگر مسلمانوں کے ہاں ماں باپ کی پختہ عقلی اور تجربہ کاری کم دھوکا کھاتی ہے باقی تقدیر کی خبر خدا کو ہے۔

مسلمان بیوی کم سے کم چھ مہینے دوہری کمان یا کپڑوں کی بندھی گٹھڑی بنی رہتی ہے۔ یعنی وہ مارے شرم کے سسرال میں چلتی ہے نہ پھرتی ہے نہ بولتی ہے نہ گردن اٹھا کر کسی کو دیکھتی ہے۔ سارے دن گردن جھکائے گھونگھٹ نکالے بیٹھی رہتی ہے۔

دل مل جائے تو مسلمان بیوی اپنے شوہر کی پروانہ ہے۔ وہ انگریزی بیوی کی طرح محبت ظاہر کرنی نہیں جانتی۔ اس کا امتحان اکثر مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ خاوند بیمار ہو جائے تو مسلمان بیوی ساری رات پلنگ کے پاس بیٹھی رہتی ہے اور اپنا کھانا پینا حرام بنا لیتی ہے خاوند پر اگر کوئی کڑا وقت آ پڑے تو زیور کپڑا، جو اس کو بہت عزیز ہوتا ہے، سب خاوند پر قربان کر دیتی ہے۔

مسلمان بیوی شوہر کی برائیوں پر نظر نہیں رکھتی۔ وہ ہمیشہ اس کی خوبیوں سے جی خوش کرتی ہے اور دوسروں میں فخریہ اسکی نیکیاں کہتی ہیں۔

مسلمان بیوی اگر پرانی روشنی کی ہے تو سونا چاندی ہاتھ گلے پاؤں میں جتنا ڈال سکے ڈال لینا چاہتی ہے۔ زرین کپڑوں پر اس کی جان جاتی ہے۔

وہ معمولی دنوں میں بہت میلی کچیلی رہتی ہے۔ اس کو ہمیشہ

پھٹے حال دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے صندوق میں بے شمار کپڑے رکھے رہتے ہیں جن کو صرف شادی یا مہمانوں کی آمد کے وقت پہنتی ہے وہ گھر کی باورچن ہے، درزن ہے، دھوبن ہے، حلال خوری ہے یعنی کسی کام سے اس کو دریغ نہیں۔ اپنے خاوند کی ہر خدمت کو بلاعذر تیار رہتی ہے۔

اگر وہ نئی روشنی کی ہے تو زیور کا بھاری پن اس کو ناگوار ہے صاف ستھری رہتی ہے اور جانتی ہے کہ اجلا رہنا بھی خاوند کی خدمت ہے کیونکہ اس سے وہ خوش ہوتا ہے۔

مگر ایک عیب اس میں سخت پڑ جاتا ہے کہ میل جول اور امیر عورتوں کی ملاقاتوں کا اس کو خبط ہوتا ہے اور اس کے لئے وہ اپنی اوقات سے زیادہ خرچ کرنا چاہتی ہے۔

چونکہ اس کی تعلیم و تربیت انگریزی بیوی جیسی نہیں ہوتی اس واسطے وہ انگریزی قاعدے کی ریس بہت بے ڈھنگے طریقے سے کرتی ہے اور اکثر وہ بدنام ہو جاتی ہے اور آخر میں خاوند اس سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ ۲۴۲

ہندو بیوی

مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں میں شادی کا رواج خراب ہے۔ ان کے ہاں ایک نائی نسبت ٹھہراتا ہے اور بر کا انتخاب کرتا ہے۔ اگرچہ فیصلہ ماں باپ کرتے ہیں لیکن وہ برہمن کے اس کہہ دینے سے کہ لڑکی لڑکے کا ستارہ ملتا ہے، فوراً منظور کر لیتے ہیں۔ ان کے ہاں بیوی گڑیا ہے اور میاں گڈا ہے یعنی بہت چھوٹی عمر میں شادی کر دی جاتی ہے۔

ہندو بیوی بعض اوقات اپنے خاوند سے اتنی بڑی ہوتی ہے کہ وہ اس کو اٹھا کر طاق میں بٹھا دے اور کہے میں ذرا باہر جاتی ہوں تم سڑک پر نکل جاتے اور کسی گاڑی کی جھپیٹ میں آ جاتے اس واسطے طاق میں بٹھا دیا ہے۔ اترنا مت۔ میرے آنے تک بیٹھے رہنا، تو کچھ عجب نہ ہو۔

اور بعض اوقات اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ خاوند اس کو گود میں لیکر باہر نکلے تو لوگ بے ساختہ کہہ سکتے ہیں کہ ننھی کے ابا کیسے ہو اور تمہاری اس ننھی کا جی کیسا ہے؟

مگر اب ہندوؤں نے یہ طریقہ چھوڑنا شروع کر دیا ہے۔ کوئی دن میں سب خرابیاں جاتی رہیں گی۔ ہندو بیوی کے برابر دنیا کی کسی بیوی میں اپنے شوہر کی محبت نہیں ہوتی۔ یہ ہندو بیوی ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ خاوند کے مرنے پر خود بھی اس کے ساتھ جل کی تھی مگر اب سرکار نے اس رسم کو جس کا نام ستی ہوتا تھا، قانوناً روک دیا ہے۔ نئی روشنی کی ہندو بیوی پردہ کم کرتی ہے اور وہ مسلمان بیوی سے فضول خرچ بھی کم ہوتی ہے۔

میاں

یہ میاں ہیں اپنی بیوی کے میاں، اپنی دلہن کے دولہا، بنڑے، چاہے ان کی عمر ساٹھ برس کی ہو نہ منہ میں دانت ہوں نہ پیٹ میں آنت۔ سر کے بال بگلے سے سفید ہوں لیکن جب ان کا نکاح ہوتا ہے تو عورتیں ان کو لڑکا ہی کہتی ہیں۔

ایک بڑے میاں کو کم عمر لڑکیوں سے شادیاں کرنے کا خبط تھا۔ شادی کرتے اور چند مہینے بعد چھوڑ دیتے اور پھر دوسری کر لیتے خدا نے روپیہ بہت دیا تھا۔ روپیہ والا دیکھ کر آنکھوں کے اندھے لوگ بیٹیاں دیدیتے تھے۔

کسی نے ان بڑے میاں سے پوچھا، کیوں جناب یہ بڑھاپے میں آپ کی عقل پر کیا پتھر پڑے ہیں کہ جو پرائی اولاد کی راہ مارتے ہو اور خواہ مخواہ شادیاں کرکے ان کو طلاق دیدیتے ہو؟

بوڑھے باپو نے جواب دیا صاحب جب شادی کرتا ہوں اور دلہن کے گھر میں جاتا ہوں تو عورتیں آواز دیتی ہیں

"پردہ کر لینا لڑکا آتا ہے"

مجھے لڑکے کا لفظ سنکر ایسا مزہ آتا ہے کہ میں صرف یہ لفظ سننے کو بار بار شادیاں کرتا ہوں کہ الٰہی تیری شان بڑھاپے میں لڑکپن کی آواز آتی ہے۔

جیسے تم نے بیوی کے حال میں پڑھا کہ انگریزی بیوی اور قماش کی ہوتی ہے اور دیسی بیوی اور وضع کی۔ اسی طرح ولایتی میاں اور دیسی میاں میں بھی فرق ہے۔

ولایتی میاں

ولایتی میاں اپنی بیوی کو کبھی نہیں مارتا۔ بد مزاج میاں تو ہر قوم میں ہوتے ہیں۔

ولایتی میاں بھی کبھی کبھی اپنے غصہ کا رنگ دکھاتے ہیں مگر بہت ہی کم اور بہت آدمیت کے ساتھ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیوی پڑھی لکھی سمجھدار ہوتی ہے۔ وہ میاں کو غصہ آنے کا موقعہ ہی نہیں آنے دیتی۔ ولایتی میاں بیوی کے بغیر آدھا ہے۔ یعنی اس کے ہر کام میں بیوی برابر کی شریک ہے۔ کسی دعوت میں بلایا جائے تو لوگ اس کی بیوی کو ضرور بلائیں گے کیونکہ جانتے ہیں دونوں ایک جان دو قالب ہیں۔ ولایتی میاں دو پیسے کا سگرٹ خریدے گا تو بیوی سے صلاح کرلے گا۔ ولایتی میاں رات کو کہیں نہیں جا سکتا

مسٹر محمد نعمان نے سر فرینک نائس کی لیڈی صاحبہ کو لنچ دیا

۱۹۳۵ع



بیٹھے ہوئے ۔ منشی اطہر علی ممبر اسمبلی ۔ ایک لیڈی ۔ بیگم شوکت علی ۔ لیڈی سر فرینک نائس ۔ مسٹر محمد نعمان ۔ سکرٹری سر فرینک نائس ۔ کنور سر جگدیش پرشاد ۔ کرنل گڈنی ۔ بقیہ ممبران اسمبلی ۔

کھڑے ہوئے ۔ ایک انگریز ۔ مولانا شوکت علی ۔ سید اعجاز حسین مجسٹریٹ ۔ ملک فتح خاں مجسٹریٹ ۔ آریبل حسین امام ۔ آریبل یامین خاں ۔ مسٹر برک ۔ خواجہ حسن نظامی وغیرہ ۔

تیسری صف ۔ ایک ہندو ممبر اسمبلی ۔ حافظ عبد اللہ ممبر اسمبلی ۔ سید جعفری اڈیٹر ملت ۔ ایک انگریز ۔

۱۹۳۵ع

خواجہ حسن نظامی کے مکان پر



سر عبدالرحیم اور سر فضل حسین اور تمام ممبران اسمبلی و ممبران کونسل آف اسٹیٹ ۔ بتقریب نماز عید خواجہ صاحب کے مکان پر جمع ہوئے ۔



مسٹر بھمبری سکرٹری دفتر
اورینٹل انشورنس کمپنی دھلی



زید پاشا ابن
خواجہ حسن نظامی
عمر ۱۸ سال

میمن کانفرنس راجکوٹ کاٹھیاواڑ
۱۹۱۸ء



میمن قوم کے لیڈر اور ایجنٹ گورنر اور علامہ محمد صاحب منشی بیرسٹر اور حاجی حسن حاجی۔

بیت المقدس - ۱۹۱۱ء



جودت بے گورنر ترکی و مشائخ و علماء بیت المقدس کی موجودگی میں خواجہ حسن نظامی قبہ صخرہ کی نقب میں قدیمی تبرکات کی تلاش میں داخل ہوئے۔

اصلاح معاشرت

از حسین بن حسن نظامی

اگر وہ رات کو مقررہ وقت سے پانچ منٹ دیر کر کے بھی گھر میں آئے تو میم صاحبہ اس سے باز پرس کریں گی اور بیچارے میاں کو ڈر ڈر کر حساب دینا ہوگا۔ ہاں کہیں رات کو رہنے کی ضرورت ہو یا سفر میں جانا ہو تو میاں بیوی سے اجازت لینی ضروری خیال کرے گا۔

ولایتی میاں کی بیوی جب اس کا کچھ کام کرتی ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یعنی بیوی دیا سلائی سے اس کا چرٹ جلاتی ہے تو میاں کہتا ہے "تھینکیو" اس کے معنی ہیں شکریہ۔ انگریزوں میں بات بات پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اگر ان کا نوکر بھی کوئی کام کرتا ہے تو اس کا بھی وہ شکریہ ادا کرتے ہیں اور یہ ایسی بات ہے جس سے ان کی شریف مزاجی معلوم ہوتی ہے۔

ولایتی میاں سے بیوی کو اکثر یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے کہ وہ شراب بہت پیتا ہے، جوا کھیلتا ہے اور گھوڑ دوڑ میں ہزاروں لاکھوں روپیہ ہار جاتا ہے۔

ولایتی میاں ایک سے زیادہ بیویاں نہیں کر سکتا۔ اگر بیوی کو معلوم ہو جائے کہ میاں نے چھپ کر کوئی شادی کر لی ہے تو وہ میاں کو قید کرا سکتی ہے۔ کیونکہ ولایت کے قانون میں دوسری شادی کا حکم نہیں ہے۔

ولایتی میاں بھی اپنی بیوی کی طرح اس کا محرم راز اور پردہ پوش ہوتا ہے۔

دیسی میاں

یا تو ایسے میٹھے کہ بیوی کی پوجا کرنے تک کو موجود۔ اماں کو، ابا کو، بھائی بہن کو، سارے کنبہ کو چھوڑ کر بیوی کے کولیا غلام بن جاتے ہیں۔

اماں نے کہا۔ بیٹا تیری بیوی تو گھر میں جھاڑو تک نہیں دیتی۔ میں بڑھاپے میں پان سیر آٹا بھی پکاؤں، جھاڑو بھی دوں، بچوں کے پوتڑے بھی دھوؤں، بچھونے بھی تہہ کروں۔ تمہاری لاڈو ایسی اُدھر دھری ہیں کہ پلنگ کے نیچے ان کا پاؤں تک نہیں اُترتا۔

بیٹے صاحب بولے۔ بس بی بس سن لیا۔ میری بیوی باورچن نہیں ہے، دھوبن نہیں ہے، ماما نہیں ہے جو یہ کام کرے۔ تم کیا خدمت گاری کے واسطے بیاہ کر لائی تھیں۔ اگر تم سے کام نہیں ہو سکتا تو کوئی نوکر رکھ لو۔ دوسروں پر حکم چلانا آتا ہے۔ آخر تم کس مرض کی دوا ہو۔

لائق بیٹے کی بات سن کر ماں کیا کہے۔ خون کا سا گھونٹ پی کر چپ ہو جاتی ہے۔

یہ دیسی میاں بیوی کو پنکھا جھلیں، پاؤں دبائیں، آٹا گوندھ کر رکھ دیں۔ بیوی سے آگ نہ جلتی ہو تو پھکنی لیکر گھنٹوں پھوں پھوں کر کے آنکھیں لال کریں، پتیلیاں مانجھیں، مسالہ پیسیں۔ غرض کسی خدمت سے انکار نہیں۔

لیکن باوجود اس کے بیوی ایسے میاں کی ہمیشہ بد مزاج اور پھوہڑ ہوتی ہے۔ بیچارے میاں اتنی خدمت کریں اور بیوی ہر وقت ان کو صلواتیں سنایا کرتی ہیں اور یہی کہتی رہتی ہیں کہ میری تو قسمت پھوٹ گئی اماں باوا کو خدا غارت کرے، خبر نہیں کس دلدر کے پالے ڈالا ہے موا ہر وقت گھر میں گھسا رہتا ہے۔ خدا نے اس کو عورت کیوں نہ بنایا۔

کڑوے میاں

اور جو میاں کڑوے غضبناک ہوتے ہیں ان کی شان سنو۔ گھر میں گھسے تیوری چڑھی ہوئی، منہ پھولا ہوا۔ انگنائی میں کسی پتھر سے ٹھوکر کھائی۔ بس غضب آ گیا۔ پانی کا لوٹا پھینکا، چارپائی کو اوندھا کیا، بیوی کی بقچی میں ٹھوکر ماری اور کہنا شروع کیا:۔

۲۳۳ ذرا سلیقہ نہیں، ذرا صفائی نہیں۔ جب دیکھو انگنائی میں چارپائیاں بکھری پڑی ہیں، لوٹے بیچ میں رکھے ہیں۔ بیگم صاحبہ کو سینے سے فرصت نہیں۔ میں اس بقچی کو آگ لگا دوں گا۔

کیا تیرا باوا درزی تھا جو تو ہر وقت سیا کرتی ہے اور بھی کچھ کام ہے یا فقط سینا ہی سینا ہے؟ بیچاری بیوی سہم کر جلدی سے ہر چیز کو سنگوانا شروع کر دیتی ہے اور گھڑی گھڑی میاں کے چہرے کو دیکھتی رہتی ہے کہ مزاج دھیما ہوا یا نہیں جب میاں ٹھنڈے ہوتے ہیں تو وہ بڑی خوشامد اور چاپلوسی سے عذر معذرت کرتی ہے۔

کڑوے میاں کی بیوی اکثر کم سخن، غریب مزاج اور سگھڑ ہوتی ہے۔ مگر کیا کرے کہ میاں کا مزاج تقدیر سے اس کے خلاف ہوتا ہے۔

یہ دو قسم کے میاں دیسی گھروں میں عموماً زیادہ ہوتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم نہ ہونے کے سبب وہ میاں بننا نہیں جانتے۔

مگر انہی دیسی جاہلوں میں ایسے میاں بھی ہوتے ہیں جو نہ زیادہ میٹھے ہوتے ہیں، نہ زیادہ کڑوے اور درمیانی

چال سے چلتے ہیں۔

بیوی سے کچھ غلطی ہو تو نرمی سے، اشارے کنائے سے بتاتے ہیں۔ اگر بیوی نے نہ مانا اور پھر غلطی کی تو کئی کئی دن منہ سے نہیں بولتے۔ یہی سزا بیوی کو کافی ہوتی ہے اور وہ پھر میاں کے خلاف مزاج کوئی بات نہیں ہونے دیتی۔

نئی روشنی کے میاں

نئی روشنی کے میاں کا باوا آدم نرالا ہے۔ وہ بائسکوپ کے تماشہ میں، انگریزی اخبار میں، اردو کے ناول میں کسی چھیل چھبیلی بیوی کا قصہ دیکھتے ہیں اور گھر میں آکر اپنی دیسی بیوی میں انہی باتوں کو، اسی چلت پھرت کو، اسی بناؤ سنگار کو تلاش کرتے ہیں اور جب ان کو وہ بات نظر نہیں آتی تو ٹھنڈا سانس بھرتے ہیں۔ بیوی سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس سے ان کو نفرت ہو جاتی ہے۔ بیوی بیچاری حیران ہوتی ہے اور سوچتی ہے کہ مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا مگر اس کو کوئی بات یاد نہیں آتی۔ یاد کہاں سے آئے۔ اس غریب کو کیا خبر کہ بائسکوپ میں ایک ولایتی بیوی یوں تھرک کر چلیں تھیں کہ میاں کا دل اس پر آیا ہے۔ میں بھی تھرک کر چلوں۔ اور وہ کیا جانے کہ اخبار و ناول میں میاں نے بیوی کے ایسے اوصاف پڑھے ہیں جو مجھ میں نہیں ہیں۔

میاں منہ سے کچھ کہتے نہیں۔ بس چپ چاپ آئے، روٹی کھائی اور چپ چاپ چلے گئے۔

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ میں گھر میں گھسوں تو بیوی پھدک کر کھڑی ہو جائے، مسکرائے، ہاتھ ملائے، اور ہلو ہلو ویلکم ڈیر۔ (اس کے معنی ہیں آیئے حضور، آیئے جناب آپ پیارے) کہے۔ نئی روشنی کے میاں اس کی قدر کریں۔

خدمت گاری کی تعلیم

۲۲۴ انگریزوں کی خدمتگاری

ایک زمانہ تھا کہ انگریزوں کے خدمتگار عموماً مسلمان ہی ہوتے تھے مگر اب پادری صاحبان نے چماروں اور حلال خوروں کو عیسائی کرکے خدمتگاری کا پیشہ سکھایا ہے۔ اور اب ان کی سفارشوں سے انگریز لوگ زیادہ تر انہی عیسائی چماروں اور حلال خوروں کو خدمتگاری میں لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے یہ روزگار رفتہ رفتہ نکل رہا ہے۔ اور عیسائی ان جگہوں پر قبضہ کرتے جاتے ہیں۔ پہلے یہ خانساماں اور بیرے عموماً مسلمان ہی ہوتے تھے۔ اور اب بھی اکثر مسلمان ہی اس کام پر ہیں۔ لیکن آجکل مسلمان خانساماؤں میں کمی ہو رہی ہے۔ اور عیسائی یہ نوکریاں حاصل کرنے میں ترقی کر رہے ہیں۔ پس اگر مسلمان خدمتگار اس خطرہ کو محسوس کریں گے اور نئے مسلمانوں کو تعلیم و تربیت دیکر خدمتگاری کے مختلف حصوں میں نہ بھیجیں گے۔ اور عیسائی خدمتگاروں کے داخلہ کا بندوبست نہ کریں گے تو ایک دن خود ان کی نوکریاں خطرہ میں پڑ جائیں گی۔

اب دوسری بات یہ ہے۔ کہ خدمتگاری تعلیم و تربیت سے ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس کا جواب بھی اوپر کی تحریر میں آگیا کہ خدمتگاری تعلیم و تربیت سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کی تعلیم و تربیت محض یہ ہے۔ کہ اس کتاب کے اصولوں اور خدمتگار لوگ اپنے تجربوں پر اپنی زیر نگرانی عمل کرائیں۔

تیسرا سوال یہ ہے۔ کہ خدمتگاری میں اتنی آمدنی ہے یا نہیں۔ جو مسلمانوں کے بیکار لوگوں کو مفید ہو سکے۔ اس کے جواب میں میں کہوں گا۔ کہ خدمتگاری میں ایک شریف آدمی کے گزارہ کے لئے کافی آمدنی ہوتی ہے۔ اگر خدمتگار چوری نہ کریں اور تنخواہ معقول لیں۔ تو ان کا گزارہ نہایت اچھی طرح سے ہو سکتا ہے۔ خدمتگار لوگ جن کو اس نوکری کا تجربہ ہے۔ میرے اس بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

تعلیم خدمتگاری کے اصول

پہلے یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ خدمتگاری کے بنیادی اصول تمام انسانوں میں مشترک ہیں۔ یعنی بادشاہ، نواب، راجہ، پیر، مولوی، ادنیٰ، اعلیٰ، عورت، مرد ہر ایک کو اس اصول کی ضرورت ہے۔ اور ہندوستان کے باشندوں میں خانگی نظم کی جو خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ ہندوستانی اس اصول پر عمل کرنا نہیں جانتے۔

اور وہ اصول سلیقہ مندی ہے۔ اپنی چیزوں کا رکھ رکھاؤ اور سلیقہ مندی سے ان کا برتنا۔ کپڑا ہو یا گھر کی کوئی اور چیز ہو۔ ہم لوگ بڑے ہوں یا چھوٹے بالکل نہیں جانتے۔ انگریز اس معاملہ میں ہم سے بہت اعلیٰ ہیں۔ ہم لوگوں کے گھروں کی ابتری اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ ہمارے ہاں بچھانے کے فرش پہننے کے کپڑے برتنے کے برتن نہیں ہوتے۔ یا کم ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم ان چیزوں کو سلیقہ کے ساتھ استعمال کرنا نہیں جانتے ہمارے بعض امراء کے گھروں میں لاٹ صاحب کے گھر سے بھی زیادہ سامان ہوتا ہے۔ مگر سلیقہ مندی نہ ہونے کے سبب وہ سامان ابتر پڑا رہتا ہے

اور جلدی خراب اور برباد ہو جاتا ہے۔

تعلیم خدمتگاری میں سلیقہ شعاری بہت بڑا اصول ہے۔ اگر انگریزوں کے مسلمان خدمتگار انگریزی گھر کے رکھ رکھاؤ اور چیزوں کے استعمال کا طریقہ مسلمان لڑکوں کو سکھا ئیں۔ تو ایسے تعلیم یافتہ خدمتگار مسلمان امرا کے گھروں میں اتنی بڑی بڑی تنخواہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ جو بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس لوگوں کو بھی میسر نہ ہوں۔ سلیقہ مندی کے معنٰی یہ ہیں کہ معمولی چیز کو ایسے سگھڑاپے سے رکھا جائے۔ کہ وہ بدصورت و بدنما ہونے کے باوجود اچھی معلوم ہونے لگے۔ باغوں کی چمن بندی میں ٹھکریاں اور کوئلے اور کنکر سلیقہ مندی سے لگائے جاتے ہیں تو جواہرات کی پچی کاری سے بھی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ سلیقہ مندی کے اصول پر عمل کرانے کیلئے اس کی ضرورت ہے۔ کہ جو چیز جہاں سے لو کام میں لانے کے بعد فوراً اسی جگہ رکھ دو۔ دوسرا کام بعد میں کرو۔ اور جہاں کہیں کوئی بے قرینہ چیز دیکھو۔ پہلے اس کو باقرینہ رکھنے کی کوشش کرو۔ صفائی بھی سلیقہ مندی کے خیال سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کے مزاج میں سلیقہ مندی ہے۔ وہ مکان کے فرش اور لباس اور برتنوں وغیرہ میں میل کا معمولی سا دھبہ بھی دیکھنا گوارہ نہیں کر سکتا۔

بس سلیقہ مندی ایک ایسا اصول ہے۔ جس کے نہ ہونے کے سبب تمام ہندوستانی انگریزوں کی نگاہ میں جانوروں سے زیادہ بدتر بنے ہوئے ہیں۔ اور تعلیم یافتہ خدمتگار اس کی اصلاح بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔

خدمتگاری کا دوسرا اصول **محنت** ہے۔ یہ اصول بھی ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ اور خدمتگار کے لئے تو از بس ضروری ہے۔ جو آدمی کاہل وجود ہے اور محنت سے گھبراتا ہے۔ اس کے ہر کام میں ابتری نظر آئے گی۔ ایسا ہی جو خدمتگار محنت سے دم چرائیگا۔ اس کو کسی کام میں کامیابی نصیب نہ ہوگی۔

تیسرا اصول **دیانتداری** ہے۔ جو خدمتگار چوری نہیں کرتا۔ اس کو روپیہ تو کم ملتا ہے۔ مگر روپیہ کا حاصل مقصد عزت اور اطمینان قلب روپیہ والوں سے زیادہ اس کے پاس ہوتا ہے۔ آقا کی خوشنودی کے علاوہ خود اس کا دل ہر وقت بشاش اور مطمئن رہتا ہے۔

چوتھا اصول **اطاعت** ہے۔ لوگوں نے اطاعت کو غلامی سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ غلامی اور چیز ہے اور اطاعت اور چیز ہے۔ غلامی اپنے ضمیر اور ایمان کے خلاف مجبور و مقہور ہو کر کام کرنے کو کہتے ہیں۔ اطاعت اس کو نہیں کہتے۔ اطاعت کے معنٰی یہ ہیں۔ کہ آقا کے احکام کو مستعدی اور فرماں برداری سے پورا کیا جائے۔ جس نوکر میں اطاعت کا مادہ نہیں ہے

وہ ہمیشہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں قاصر رہیگا۔

پانچواں اصول **خیرخواہی** ہے۔ جب تک خدمتگار اپنے آقا کا ایسا خیرخواہ نہ ہو جیسا کہ وہ خود اپنی ذات کا خیرخواہ ہے اور جب تک وہ اپنے آقا کے مال و اسباب و عزت و آبرو کے ساتھ ایسی خیرخواہی نہ کرے گا۔ جیسی وہ خود اپنے مال و اسباب اور اپنی عزت و آبرو کی چاہتا ہے۔ اس کو کامیاب خدمتگار نہ کہہ سکیں گے۔

آقاؤں کا فرق

خدمت گاری کے لئے سب سے بڑی ضرورت آقا کا مزاج پہچاننے کی ہوتی ہے۔ کیونکہ یوں تو ہر انسان کا مزاج علیحدہ ہوتا ہے۔ مگر انگریزوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے مزاج میں قومی حالات و روایات کے سبب زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

جس خدمتگار کو انگریز آقا کی نوکری کا تجربہ ہو۔ اور وہ اس میں خوب ماہر ہو۔ اس کو ایک ہندو یا مسلمان آقا کی نوکری آسان نہیں ہوتی۔ کیونکہ مسلمانوں کا مزاج انگریزوں سے بالکل علیحدہ ہوتا ہے۔

انگریز آقا اپنے جسم کی راحت اور گھر کی آرائش اور عمدہ خوراک و لباس میں بیدریغ خرچ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔

مگر ہندو آقا سوائے شادی غمی کی رسموں یا مذہبی رسموں کے ذاتی آرائش کے معاملات میں بہت کنجوس ہوتا ہے۔ اور اس فرق کے سبب خدمتگار کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مسلمان آقا بھی عموماً ہندوؤں کی طرح شادی غمی کی رسموں میں جتنا خرچ کرتے ہیں۔ اتنا ذاتی آسائش اور گھر کی زیبائش میں خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ اور جو عیاش و فضول خرچ ہیں۔ ان کو چونکہ خرچ کا اندازہ نہیں ہوتا اس لئے نوکر کو اور بھی مشکل ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات نیک اور دیانتدار خدمتگار محض آقا کی فضول خرچی و بے خبری کے سبب بے دیانت اور چور بن جاتے ہیں۔ کیونکہ رفتہ رفتہ ان کا نفس ان کو لوٹ کھسوٹ پر راغب کر دیتا ہے۔ جب وہ آقا کو بے خبر پاتے ہیں۔

انگریز آقا کھانے اور پینے یعنی اسباب خوراک اور سوڈا واٹر وغیرہ کے لئے ایک دن میں جتنا خرچ کر سکتا ہے۔ ہندو مسلمان آقا ایک ہفتہ بلکہ ایک مہینہ میں اپنے کھانے پینے پر اتنا خرچ گوارا نہیں کرے گا۔ اس لئے جن خدمتگاروں کو محض انگریزی نوکری سے سابقہ پڑا ہے۔ وہ اس نکتہ کو یاد رکھیں کہ سب آقاؤں کو ایک نظر سے دیکھنا بڑی غلطی ہے کامیاب خدمتگار وہ ہے۔ جو اس فرق کو سمجھتا ہو۔ اور ہر مزاج و خصلت کے آقا کی نوکری کر سکتا ہو۔

ٹراپن بعض مسلمان خدمتگار سچے بھی ہوتے ہیں۔ اور دیانتداری بھی

۲۲۵

ان کی اعلیٰ ہوتی ہے۔ اور کام بھی نہایت سلیقہ مندی سے کرتے ہیں۔ مگر ان کی بول چال نہایت سخت ہوتی ہے۔ آقا کو اس طرح جواب دیتے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے پتھر کھینچ مارا۔ اس کو ترا پن کہتے ہیں۔ اور یہ عیب سب خوبیوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ قدر دان آقا جن کو دیانت و صداقت کی سمجھ ہے۔ وہ تو ترے پن کو صبر کر کے برداشت کر لیتے ہیں۔ ورنہ اکثر آقا محض زبان کی سختی کے سبب ترے خدمتگار کو نوکری سے نکال دیتے ہیں۔

لہذا خدمتگاروں کو تعلیم دیتے وقت بات کرنے کی تمیز ضرور سکھائی جائے۔ وہ آقا کے مزاج اور درجہ کی موافق بات کیا کریں۔ اور جب ان کے پاس کوئی غیر آدمی بیٹھا ہو اس وقت تو ایسے ادب سے پیش آئیں۔ کہ آقا کی عزت میں چار چاند لگا دیں۔ تاکہ آقا خوش ہو اور اجنبی بھی سمجھے کہ یہ نوکر کیسا مہذب اور مؤدب ہے۔

حیدر آباد کے خدمتگار

ہندوستانی طرز معاشرت میں حیدر آباد سے بڑھ کر شاید کسی اور جگہ کے نوکر تمیز دار نہ ہوں گے۔ دیسی ریاستوں میں یوں تو عموماً سب نوکر بڑے تمیز دار اور اطاعت شعار اور مؤدب ہوتے ہیں۔ مگر حیدر آباد کے نوکروں کو سب پر فوقیت کے وہاں میں نے دیکھا ہے۔ کہ نوکر آقا کے حکم کی تعمیل ایسی پھرتی جستی اور مستعدی سے کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ برقی شرارے ہیں۔ آقا کا حکم سن کر ان کا الٹے پاؤں دوڑا ہوا جانا۔ اور جب آقا ان کو اپنے پاس بلائے تو ہاتھ جوڑے ہوئے کمر جھکائے ہوئے نظریں آقا کی نظروں سے ملائے ہوئے ڈرتا ڈرتا سہما ہوا آنا۔ اور ادب سے اپنے سر کو آقا کے سامنے جھکا دینا۔ تاکہ وہ حکم کو آہستہ سے کان میں کہدے۔ اور پھر پچھلے پاؤں آقا کی طرف پیٹھ کئے بغیر واپس جانا بڑا لطف دیتا ہے۔

حیدر آبادی خدمت گار ہر وقت آقا کے سامنے نہیں رہتے۔ بلکہ پردوں اور دیواروں کی آڑ میں چھپے کھڑے رہتے ہیں۔ اور جب آقا آواز دیتا ہے تو اس طرح حاضر کہہ کر سامنے آتے ہیں۔ گویا وہ ابھی آسمان سے اتر کر آئے ہیں۔

یہ ادب قاعدے مشرقی اور ہندوستانی طبائع کو بہت مرغوب ہیں خدمتگاروں کو تعلیم دیتے وقت یہ باتیں ضرور سکھائی جائیں۔

مصری ہوٹل کے خدمتگار

سنہ ۱۹۱۱ء میں جب میں سیاحت مصر کے لئے گیا تو میں نے وہاں ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں عجیب نوکر دیکھے۔ ارمنی خوبصورت لڑکے چھانٹ چھانٹ کر ان دوکانوں پر رکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ گاہک انہی دوکانوں پر زیادہ آتے ہیں۔ جہاں خوبصورت اور تمیز دار نوکر ہوں۔ مصر کے راستہ میں اسمٰعیلیہ نام کا ایک جنکشن آتا ہے۔ وہاں گاڑی بدلی۔ میں وقت گزارنے کو کہ دوسری گاڑی میں دیر تھی پلیٹ فارم کے ایک قہوہ خانہ میں چلا گیا۔ میرے جاتے ہی ایک خوبصورت سولہ سترہ برس کا ارمنی لڑکا کوٹ پتلون اعلیٰ درجہ کا پہنے ہوئے چمکدار انگریزی جوتہ چرچر کرتا ہوا ہلکا تبسم ہونٹوں پر ادب سے میرے سامنے آیا۔ اور سیاہ بڑی بڑی آنکھوں کو میری طرف متوجہ کر کے بولا۔ (عربی زبان میں) کیا ارشاد ہے جناب"۔ میں نہیں سمجھا کہ یہ نوکر ہے۔ حیرت سے اس کو دیکھنے لگا۔ برابر ایک ترک مسافر بیٹھے تھے۔ انھوں نے کہا "چائے لاؤ"۔ یہ سنتے ہی اس نے ایک بناوٹی مگر نہایت دلفریب انداز سے مسکراہٹ کو اپنے چہرے پر ظاہر کیا۔ اور اس طرح طیب یا سیدی (بہت اچھا میرے آقا) کہہ کر سر کو ذرا خم کر کے واپس چلا گیا۔ گویا بہشت کا غلمان فرشتوں کی تعلیم سے بہشتی کے حکم پر دوڑتا ہے۔

پھر اس کا چاء لانا اور چاء کی تیاری میں انداز ارمنی سے حصہ لینا۔ ایک عجیب منظر تھا۔

ہندوستان میں ایسی دکانیں بہت کم ہیں۔ جہاں ایسے مہذب تربیت یافتہ نوکر رکھے جاتے ہوں۔ اگر اس کی کوشش ہو تو تجار کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک مسلمان خدمتگار کا صبح سے رات تک کا پروگرام

ذیل میں ہم ایک اوسط درجہ کے گھر کے خدمتگار کا پروگرام درج کرتے ہیں۔ جو خفیف سی ترمیم کے بعد (جو کسی انگریز، ہندو یا مسلمان، یا امیر یا رئیس کے گھر کی خصوصیات کے متعلق کی جا سکتی ہے) ہر جگہ کام آئیگا۔

(۱) صبح سویرے اٹھنا، ضروریات سے فارغ ہونا اور نماز پڑھنا۔

(۲) گرم پانی کا انتظام کرنا، غسلخانہ کی صفائی کرنا، منجن، صابون، تولیہ قرینہ سے رکھنا۔ اور غسلخانہ میں جو جو چیزیں ہوں ان کو جھاڑنا۔ اور کپڑے یا پانی سے صاف کرنا۔

(۳) سونے کے کمرے کے علاوہ دوسرے کمروں میں جھاڑو دینا۔ ہر چیز کو صاف کرنا۔ ہر چیز کو قرینہ سے رکھنا۔ شیشہ وغیرہ کی چیزوں کو نہایت احتیاط سے صاف کرنا۔ تاکہ کوئی چیز ٹوٹ نہ جائے۔

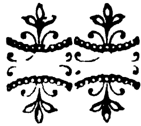
(۴) لکھنے کی میز پر جو کاغذات بے ترتیبی سے پڑے ہوئے ہوں انھیں سلیقہ سے رکھنا۔ قلمدان صاف کرنا۔ ردی کی ٹوکری کے کاغذ وغیرہ باہر پھینکنا۔

(۵) جوتے وغیرہ پر برش کر کے انھیں صاف کرنا۔





جب ایڈیٹر جنتری کا ہاتھ ٹوٹ
گیا تھا خواجہ حسن نظامی کا نواسہ
مسلم اس کی گود میں۔





زینب حسن نظامی
عمر ۲ سال



۱۹۱۵ میں رئیس سرہ حسینی خواجہ حسن نظامی نے اُس طرف جالسا
صاحب تشریف رکھتے تھے جو خواجہ حسن نظامی کے ہمنا تھے۔



بمبئی ۱۹۰۹ ع

مسٹر ڈیوڈ یہودی اور ان کا لڑکا اور خواجہ حسن نظامی مسٹر ڈیوڈ نے درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کی بہت خدمات انجام دی ہیں۔



علی بن حسن نظامی عمر ۱۷ سال

حیدر آباد کے سید ایڈیٹر



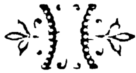
مولوی سید محمد [illegible] الدین صاحب ایڈیٹر
[illegible] حیدر آباد دکن [illegible]
حیدر آباد [illegible] سب [illegible] زیادہ اشاعت
[illegible] ایک کالم
[illegible] ہیں۔

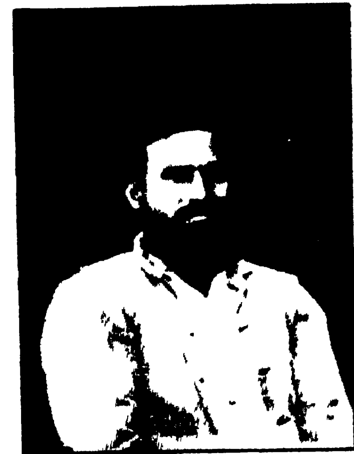


نامور وکیل



بابو لکشمی چندر صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی۔
دہلی کے مشہور وکیل۔





مولوی شیخ احمد صاحب آریری ٹیچر گورنمنٹ
سنٹرل جیل و مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین
و پیش امام مسجد پولیس لائن آکولا برار۔





حکیم محمد دلدار علی صاحب عرف حکیم
والا جاہی مقیم حیدر آباد دکن۔



امیر شیر علی خاں سابق بادشاہ کابل کی پوتی سے پرنس محمد بدر الدین طاہری خلف نواب صاحب منگرول کی شادی دہلی میں ہوئی ۱۹۲۰ء

(۶) کپڑوں پر پریس کرنا۔

(۷) سونے کے کمرے میں جاکر جھاڑ دینا۔ اور صفائی کرنا۔ لیکن اس قدر احتیاط سے کہ آقا کی آنکھ نہ کھل جائے۔

(۸) آقا کے بیدار ہونے کے بعد فوراً ادب سے سلام کرنا۔ اور اس کے احکام کو غور سے سننا۔ غسلخانہ میں پانی رکھنا۔ اتنے آقا منہ ہاتھ دھوکر فارغ ہو۔ اتنے ناشتہ کا انتظام کرنا۔ اور ناشتہ کا وقت آتے ہی اسے پیش کرنا۔ لیکن برتن صاف ہوں۔ ہر چیز سلیقہ سے رکھی ہوئی ہو۔ اور ہر چیز موجود ہو۔

(۹) آقا کے کھانے کے برتن وغیرہ صاف کرنا۔ اور دستر خوان یا میز پر نمک گرم مصالحہ، گلاس وغیرہ قرینہ سے لگانا۔ تاکہ کھانے کے وقت کوئی ایسی چیز کم نہ ہو جو وہاں ہونی چاہئے تھی۔

(۱۰) ہاتھ دھونے کا سامان مہیا کرنا۔

(۱۱) وقت پر سلیقہ سے کھانا لاکر لگانا۔

(۱۲) جانے کے وقت آقا کو کپڑے پہنانا۔

(۱۳) معمولی کام جو آقا بتا جائے اسے کرنا۔

(۱۴) آقا کی واپسی پر اس کے کپڑے اتروانا اور ہر چیز کو صاف کرکے اس کی مقررہ جگہ پر رکھنا۔

ہندوستان کی فلم کمپنیاں

(فلمی نقاد کے قلم سے)

پربھات فلم کمپنی پونا

ہندوستان کی سب سے بڑی فلم کمپنی ہے جس نے پونا میں پربھات نگر کے نام سے فلمی بستی قائم کرلی ہے۔ پہلے ہندی زبان کی شیدائی تھی۔ لیکن سیر ندھری کی ناکامی نے کمپنی کو بتادیا کہ ہندوستان میں صرف اردو زبان کے ڈرامے چل سکتے ہیں۔ اب تمام ڈرامے صاف اردو میں ہوتے ہیں۔ جو بہت مقبول ہیں یہی ایک دیسی کمپنی ہے جو تمثیل نگاروں کے اشاروں پر نہیں ناچتی بلکہ تمثیل نگار اس کمپنی کے اشارے پر ناچتے ہیں۔ ہر سال باکمال تمثیل نگار بناتی ہے اور ان سے کام لینے کے بعد بے نیاز ہوجاتی ہے۔ جتنے شاندار ارسٹنگ اس کمپنی کے ہوتے ہیں وہ ہندوستان کی کسی کمپنی کو میسر نہیں۔ شانتارام۔ اور فتح علی اس کمپنی کے روح رواں ہیں۔ تجارتی ضرورت نے اگرچہ فتح علی کو فتح لال بنادیا ہے۔ مگر ان کا دل ہنوز اسلامی ہے۔ ہندوستان میں فلمی صنعت کا وقار اس کمپنی کے دم سے قائم ہے۔ اگر یہ کمپنی نہ ہوتی تو اعلیٰ طبقہ میں کوئی فلموں کا نام بھی نہ لیتا۔

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ

صوبہ بنگال کی سب سے بڑی کمپنی ہے بنگال کی دوسری کمپنیوں سے عمر میں کم ہے مگر عقل اور سمجھ میں زیادہ ہے پورن بھگت کی تیاری سے پہلے مقبول نہ تھی مگر پورن بھگت نے اسے ایسا ہر دلعزیز بنایا کہ سارے ہندوستان میں مشہور ہوگئی۔ اور اس شہرت میں یہودی کی لڑکی نے چار چاند لگادئے۔ مگر چنڈی داس کی تیاری کے بعد کوئی اچھا ڈرامہ نہ تیار کرسکی۔ ترقی کرنیکی بجائے پستی کی طرف جارہی ہے۔ مگر پھر بھی بہت غنیمت ہے۔ جتنی اچھی اردو زبان اس کمپنی کے ڈراموں کی ہوتی ہے وہ شاید ہی کسی دوسری کمپنی کو میسر ہو۔

امپیریل فلم کمپنی بمبئی

بمبئی کی سب سے بڑی کمپنی ہے! دورانی کمپنی ہے۔ جو اچھے مصنفوں سے اور اچھے ڈراموں سے بیزار ہے آرٹ اور لٹریچر کی بجائے حسن کی نمائش سے روپیہ پیدا کرنا چاہتی ہے اور اس مقصد میں کامیاب بھی ہے۔ چنانچہ سلوچنا کی شوخی کو اور نام کو بیچتی ہے۔ اور ان کی قیمت خوب وصول کرتی ہے پہلے پبلک میں زیادہ مقبول تھی مگر اب مقبولیت کم ہورہی ہے۔ اگر حسن کی نمائش کی بجائے۔ آرٹ اور لٹریچر سے یہ کمپنی مدد لے تو ہندوستان کی ممتاز کمپنی بن سکتی ہے۔ اردشیر ایرانی اس کمپنی کے روح رواں ہیں۔

رنجیت فلم کمپنی بمبئی

بمبئی کی مشہور کمپنی ہے جو اردو لٹریچر سے دشمنی رکھتی ہے اور جس کے ڈرامے ایسے مصنفوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں جو ادبی لحاظ سے کچھ بھی نہیں ہیں۔ زیادہ تر ایک ہی پلاٹ پر ڈرامے تیار کرتی ہے اس کمپنی کے ہر ڈرامے میں تین مسخرے ہوتے ہیں۔ ایک مغرب زدہ عورت ہوتی ہے ایک قدامت پسند عورت کو دکھا دیا جاتا ہے اور ایک دو بچے ہوتے ہیں۔ پہلے گوہر کے نام سے روپیہ کماتی تھی۔ اب تین مسخروں اور رمادھوری کے بل پر چل رہی ہے۔ چندولال اور مس گوہر اس کمپنی کے کرتا دھرتا ہیں۔

ساگر فلم کمپنی بمبئی

بمبئی کی بڑی کمپنی ہے۔ پہلے زیادہ مشہور نہ تھی۔ اب دن بدن شہرت بڑھتی جارہی ہے۔ اگرچہ آرٹ اور لٹریچر میں یہ بھی زیادہ ممتاز نہیں ہے۔ مگر پھر بھی دوسری کمپنیوں سے غنیمت ہے۔ شرمناک مناظر سے کمپنی کے اکثر ڈرامے پاک ہوتے ہیں۔ اسی لئے اعلیٰ طبقہ میں مقبول ہورہے ہیں۔ مگر مذاق کا حصہ اس کمپنی کے ڈراموں کا بھی پست ہوتا ہے۔ تھوڑی سی اصلاح کے بعد یہ کمپنی اچھی کمپنی بن سکتی ہے۔

مسٹر چمن لال۔ اور ڈاکٹر پٹیل اس کمپنی کو چلا رہے ہیں۔ اور لالہ الوپی پرشاد اس کمپنی کی روح رواں ہیں

سروج فلم کمپنی بمبئی

بمبئی کی یہ کمپنی روپیہ کمانا جانتی ہے۔ مگر ڈرامے تیار کرنا اسے نہیں آتا۔ زیادہ مسلمانوں سے متعلق ڈرامے تیار کرتی ہے۔ مگر تقریباً سب ہی مہمل اور بے سروپا ہوتے ہیں۔ اعلیٰ طبقہ میں اس کمپنی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ روپیہ بہت خرچ کرتی ہے مگر عقل بالکل خرچ نہیں کرتی۔ نانوبھائی ڈِسائی اس کے مالک ہیں۔

ایسٹرن آرٹ پروڈکشن لمیٹڈ بمبئی

بمبئی کی سب سے نو عمر کمپنی ہے چند سال پہلے کوئی اس کمپنی کو جانتا بھی نہیں تھا۔ مگر اب آرٹ اور لٹریچر

کے اعتبار سے بمبئی میں سب سے اونچی ہے۔ "بھارت کی بیٹی فلم نے اس کمپنی کو بہت مشہور کر دیا ہے۔ اگر اسی طرح ترقی کرتی رہی تو دوسری نیو تھیٹر بن جائیگی۔

کمار مووی ٹون بمبئی

اس کا کاروبار بھی بمبئی میں ہے۔ انکی تصویریں بھی سورج کی طرح مہمل ہوتی ہیں۔ مدت سے قائم ہے۔ مگر اعلیٰ طبقہ کی نظر میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ شعبدہ بازی سے اور جنات کی کہانیوں سے اسے بڑی دلچسپی ہے۔ بے عقلی کی باتوں سے بھرے ہوئے فلموں کے لئے مشہور ہے۔

ایجنٹا سینی ٹون بمبئی

آج سے تین سال پہلے قائم ہوئی تھی آجکل فلموں کی تیاری کا کاروبار اس کمپنی نے بند کر رکھا ہے۔ نوجیون اس کمپنی کا سب سے اچھا ڈرامہ ہے نوجیون کے علاوہ دوسرے ڈرامے عامیانہ ہیں۔ اگر کاروبار بند نہ ہو گیا ہوتا تو یہ کمپنی ضرور ترقی کرتی۔

وادیا فلم کمپنی بمبئی

مالی لحاظ سے کامیاب ہے مگر آرٹ اور لٹریچر کے اعتبار سے قطعی ناکام ہے۔ کئی سال سے قائم ہے۔ مگر کوئی اچھا فلم تیار نہ کر سکی۔ پبلک کی بدمزاقی کیساتھ چلتی ہے اور اس بدمزاقی سے خوب روپیہ کماتی ہے۔

ایسٹ انڈیا فلم کمپنی کلکتہ

ہندوستان کی بڑی کمپنی ہے جو بہت بڑے دولتمند کے سرمایہ سے چل رہی ہے اس کے فلموں کو یکسانیت سے نفرت ہے۔ ہر فلم نئے رنگ کا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس فلم کمپنی کے فلموں میں بھی کوئی خوبی نہیں ہوتی لیکن سیتا تیار کر کے اس نے اپنی کمزوریوں کی تلافی کر دی ہے بس یہی اس کمپنی کا کارنامہ ہے

میڈن تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ

کلکتہ کی سب سے پرانی کمپنی ہے لیلیٰ مجنون اور شیریں فرہاد جیسی معمولی فلموں سے اس نے اتنا روپیہ پیدا کیا کہ اب اچھے سے اچھے ڈرامے سے اتنا روپیہ کمانا ناممکن ہے۔ ترقی کی بجائے پستی کیطرف جا رہی ہے۔ اپنے ڈراموں کا معیار بلند کرنے کی بجائے پبلک کی دلداری کو مقدم سمجھتی ہے۔ اور پبلک ہی کے نام سے کچھ تھوڑا بہت کما لیتی ہے۔

کالی فلم لمیٹڈ کلکتہ

پہلے بنگلہ زبان کے ڈرامے تیار کرتی تھی اب اردو ڈرامے بھی تیار کرتی ہے مگر اردو ڈرامے ایسے تیار کرتی ہے کہ اگر نہ کرتی تو اچھا تھا۔ اس کمپنی کے ڈراموں میں کوئی خوبی ہو یا نہ ہو مگر اتنا ضرور ہے کہ زبان شستہ ہوتی ہے۔

نیو انڈیا فلم لمیٹڈ لاہور

نیو تھیٹرس لمیٹڈ کلکتہ کی شاخ ہے۔ جو لاہور میں فلم بنانے کے لئے قائم کی گئی تھی نیو تھیٹرز کی شاخ ہونے کے باوجود۔ نیو تھیٹرس سے اسے کوئی نسبت نہیں۔ کاروان حیات۔ جوش انتقام اور اس کے علاوہ جتنے بھی اس نے ڈرامے تیار کئے انہیں ناکام ہی سمجھنا چاہئے۔

سنگیت فلم کمپنی

نئی فلم کمپنی ہے۔ جس نے حال ہی میں اپنا پہلا فلم تلاش حق تیار کیا ہے۔ اٹھان برا نہیں ہے۔ لیکن آئندہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جدن بائی اس کمپنی کی روح رواں ہیں جو ایک نہایت ہوشیار ماہر فن ہیں۔

کنول مووی ٹون بمبئی

پنجاب کے نوجوانوں نے اسے لاہور میں جاری کیا تھا اب کمپنی بمبئی چلی گئی ہے۔ ابتک صرف ایک فلم کاروان حسن تیار کر سکی ہے۔ جو پبلک میں پسند نہیں کیا گیا۔ کام کرنے والے ہوشیار ہیں شاید آئندہ جلد کمپنی ترقی کر سکے۔

بھونانی پروڈکشن بمبئی

ایجنٹا فلم کمپنی کے نامور ڈائرکٹر مسٹر بھونانی اس کمپنی کو چلا رہے ہیں کمپنی کا پہلا ڈرامہ شادی کی رات تیار ہو چکا ہے۔ مگر ابھی پبلک میں نہیں آیا ہے۔ بھونانی کی شہرت کو دیکھتے ہوئے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ کمپنی کسیقدر غنیمت فلم تیار کر سکے۔

شری کرشنا فلم کمپنی بمبئی

یہ کمپنی اب تک بہت سے ڈرامے تیار کر چکی ہے۔ مگر پھر بھی ملک میں کوئی شہرت نہیں رکھتی اس کمپنی کے ڈراموں پر روپیہ کافی صرف کیا جاتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ کارکن روپیہ کے جائز صرف سے واقف نہیں ہیں اسی لئے اس کے ڈرامے اچھے نہیں ہوتے۔

جانیت پکچرس بمبئی

نہ کوئی مشہور کمپنی ہے۔ اور نہ اچھے ڈرامے ہی تیار کرتی ہے۔ بمبئی میں قائم ہے اور روپیہ کمانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔

حسن نظامی کی رائے نقاد صاحب نے اپنی معلومات کی بنیاد پر یہ تنقید لکھی ہے۔ مگر میں ذاتی طور پر ان کی رائے سے متفق نہیں ہوں اور پبلک رائے کی معلومات کی غرض سے اس تنقید کو درج کیا جاتا ہے اگر ان کے خلاف کوئی تحریر آئے گی تو اس کو بھی منادی میں اور آئندہ سال کی جنتری میں درج کر دیا جائے گا۔ فلم کمپنیوں کو چاہئے کہ وہ تجارتی اصول پر اپنے مسلمان گاہکوں کے عقائد و جذبات کا خیال رکھکر فلم بنائیں۔

فلمی ستارے

یعنی فلم میں کام کرنیوالے مشہور ایکٹر اور ایکٹرسیں

نوشتہ مسٹر ظفر تبریزی صاحب ۔ بی ۔ اے ساکن کلکتہ

ماسٹر نواب کاشمیری

پہلے اسٹیج ایکٹر تھے ۔ فلمی دور "راجہ ہریش چند" نامی فلم سے جو میڈن نے بنایا تھا شروع ہوا ۔ "بلوا منگل" اور "یہودی کی لڑکی" میں اپنے فن ایکٹنگ کا وہ غیر فانی کمال دکھایا ۔ جسے ہندوستانی فلم کبھی فراموش نہیں کر سکتا ۔ خاصکر "یہودی عذرا" کے کیریکٹر کی اداکاری اس انداز سے کی ۔ کہ اس کے متعلق اسٹیج کے دور میں جو غلط فہمی تھی وہ دور ہو گئی ۔ ادیب اعظم آغا حشر مرحوم نے "عذرا یہودی" کو ایک مظلوم کی حیثیت سے رنگا تھا ۔ لیکن اسٹیج پر اس کیریکٹر کو کرنیوالوں نے ہمیشہ ظالم اور ضدی کی حیثیت سے پیش کیا ۔ ماسٹر نواب ایک ذہین آدمی ہیں انھوں نے اس کیریکٹر کا صحیح مطالعہ کرنے کے بعد کیریکٹر جس بات کا مقتضی تھا اسیطرح اس کو پیش کیا ۔

سیّد علی اطہر

ان کا فلمی دور ایک دن کی بادشاہت سے شروع ہوتا ہے ۔ اس سے پہلے یہ اسٹیج ایکٹر تھے ۔ یہ ہندوستان کے بہترین کیریکٹر ایکٹروں میں شمار کئے جاتے ہیں ۔ مرنے کا پارٹ "ایک دن کی بادشاہت" میں جس مؤثر طریقہ سے انجام دیا ہے وہ دنیا بھول نہیں سکتی ۔ "سلیمہ" آخری فلم ہے جس میں کیریکٹر ایکٹنگ کا بہترین نمونہ انہوں نے پیش کیا ہے ۔ لیکن فلمی دنیا کی بدقسمتی سے گذشتہ سال آپ پر فالج گر گیا اور اس دنیا کو ترک کرنے پر مجبور ہو گئے ۔

حیدر شاہ نظامی

عرصہ سے فلمی دنیا میں کام کر رہے ہیں خاموش فلم میں اس وقت سے شریک ہیں جب لوگوں کی توجہ بہت کم اس طرف منعطف ہوئی تھی ۔ ویلین (بدمعاش) کیریکٹر میں کامیاب ہونا آپ ہی کا حصہ ہے "لنکا دہن" میں "راون" کے کیریکٹر کی اداکاری بے مثل کی ہے حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ العالی کے مرید ہیں اور یہ مرشد کے فیوض و برکات کا نتیجہ ہے ۔ جس نے ان کو ہر کیریکٹر کی اداکاری میں ماہر کر دیا

گوہر

جذباتی ایکٹنگ کی ہندوستان میں یہ بہترین ایکٹرس ہیں ۔ اپنے کردار میں اسطرح ڈوب کر کام کرتی ہیں کہ ان کی ہستی اس میں جذب ہو جاتی ہے ۔ خاموش فلموں میں عرصہ تک کام کرنے کے بعد ٹاکی میں پہلی مرتبہ "دیوی دیویانی" میں کام کیا ۔ "دیوی دیویانی" اور "رادہا رانی" دو بہترین فلم ہیں جن میں بیک وقت ہنسنے اور رونے کی ایکٹنگ اس خوبی سے کی کہ ناظرین محو حیرت ہو ہو گئے ۔

سلوچنا

خاموش فلم کے دور میں ایک زمانہ وہ تھا جب ان کا طوطی بول رہا تھا ۔ ٹاکی کی آمد کے بعد زبان کی ناواقفیت نے کچھ دنوں ان کو اس دنیا سے علیحدہ رہنے پر مجبور کیا ۔ لیکن بہت جلد زبان سیکھ کر اس کی مشکلات جو ان کے راستہ میں حائل تھیں دور کر لیا ۔ اور "مادھوری" فلم سے ٹاکی کی دنیا میں قدم رکھا ۔ ان کے کامیاب فلم "شیمبل بیل" اور "ڈاکو کی لڑکی ہیں" ان کے کام میں ایک عیب اکثر نظر آتا ہے کہ ایکٹنگ نیچرل نہیں ہوتی ۔ بلکہ اس میں کسی قدر تصنع کا شائبہ ہوتا ہے ۔

شانتا آپٹے

"پربھات" کی اس شوخ اور چنچل لڑکی کا نام ہے جس نے اپنے پہلے ہی فلم "امرت منتھن" سے سارے ہندوستان کو موہ لیا ۔ باوجود حد درجہ شوخ اور چنچل ہونے کے غم کے ایکٹنگ میں بھی اپنا ایک خاص اثر لوگوں کے دلوں پر چھوڑ گئی ۔ خاصکر "گھٹ" پر جب خوشی کا گانا گا رہی تھی اور باپ کی موت سے دل پھٹا جاتا تھا ۔ جس انداز سے خوشی و غم کے دو مختلف جذبات کا اظہار کیا ہے اس کی مثال ملنی دشوار ہے اور ہندوستان ابتک اس جوہر خاص سے اچھی طرح باخبر نہیں ہوا ہے

اوما

بنگال کی ایک بہت ہی کامیاب ایکٹرس ہیں ۔ بنگلہ "چنڈی داس" میں پہلی مرتبہ فلم میں آئیں ۔ اس فلم میں ان کا کام بہترین رہا ۔ اور یہ فلم فقط کلکتہ میں مسلسل ایک

سال چلا۔ بعد میں اسے اردو زبان میں بنایا گیا اور سارے ہندوستان نے اسے خراج تحسین پیش کیا۔ "اوما" ایکٹنگ کی دھاک آج ہر جگہ بیٹھی ہوئی ہے۔ اور وہ دنیائے ایکٹنگ میں ایک خاص وقعت سے دیکھی جاتی ہیں۔ "پورن بھگت" میں سوتیلی ماں کا پارٹ اپنے رنگ کا ایک ہی رہا۔ اور اب یہ کیفیت ہے کہ کسی فلم کو کامیاب بنانے کے لئے فقط "اوما" کا نام ضامن ہے۔

کمار

اصلی نام مجن علی میر۔ لکھنؤ کے باشندے ہیں سید ہیں مسلمان ہیں۔ مگر "پورن بھگت" فلم سے ان کا نام "کمار" مشہور کر دیا گیا ہے تاکہ ہندو خوش ہوں۔ اس فلم سے ان کا جوہر کھلا۔ "ٹیمپو" جو ایکٹنگ کی جان ہے اس کے یہ بادشاہ ہیں۔ ان کی ایکٹنگ بہت ہی سلجھی ہوئی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہوتی ہے۔ یہی وہ واحد ایکٹر ہیں جو "نیو تھیٹرس" کلکتہ سے نکلنے کے بعد بھی اپنی شہرت کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئے ان کے جتنے فلم طیار ہوتے ہیں پبلک پسندیدہ نظروں سے دیکھتی ہے

سہگل

پہلا فلم "جوش محبت یا محبت کے آنسو" ہے۔ جو نیو تھیٹرس کا پہلا فلم ہے۔ اور جو شاندار طریقہ سے ناکامیاب رہا۔ لیکن کمپنی کی رفتہ رفتہ ترقی سے ان کا کام آہستہ آہستہ چمکنے لگا۔ اور آج وہ دن ہے کہ یہ معراج کمال پر پہنچے ہوئے ہیں۔ غمگین پارٹ ان کا خاص حصہ ہے "روپ لیکھا" اور "دیوداس" ان کے شاہکار کہے جا سکتے ہیں۔ گانے کے بھی خاصے ماہر ہیں۔ آواز میں ایک خاص اثر ہے۔

غلام محمد

امپیریل فلم کمپنی کے ویلین اسٹار ہیں۔ چونکہ پہلے اسٹیج ایکٹر تھے اس لئے کام میں کسی حد تک اسٹیجیت ہے۔ بدمعاش کیریکٹر خوب کرتے ہیں۔ "ڈاکو کی لڑکی" نامی فلم میں ڈاکو کا کام ان کا بہت پسند کیا گیا ہے۔ ساری زندگی گناہ میں گذارنے کے بعد جب تاسف کے اظہار کا وقت آتا ہے ایسے موقع پر ان کا کام خوب چمکتا ہے۔

زبیدہ

بارہ سال کی عمر سے انہوں نے فلمی دنیا میں قدم رکھا خاموش فلموں کے دور میں بہت کامیاب ایکٹرس تسلیم کیجاتی تھیں۔ ٹاکی کی آمد نے انہیں کسیقدر پیچھے پھینک دیا لیکن بہت جلد یہاں بھی ان کا دامن کامیابی کے پھولوں سے بھرنے لگا۔ باوجود اس کے کہ ہندوستانی پریس میں "زرینہ" فلم کو مطعون کیا گیا۔ لیکن میری ذاتی رائے ہے کہ زبیدہ کا یہ شاہکار ہے۔ اور اس میں انھوں نے ایکٹنگ کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

رتن بائی

اصلی نام امام باندی ہے۔ فلم والوں نے اپنی ذاتی اغراض کے لئے ان کا نام امام باندی کی جگہ رتن بائی رکھدیا تاکہ ہندو پبلک ان کو ہندو سمجھے۔ "نیو تھیٹرس" کلکتہ میں پہلی دفعہ "صبح کا ستارہ" نامی فلم میں کام کیا۔ جو اپنی جگہ پر بہت کامیاب تھا۔ لیکن چونکہ فلم پبلک میں مجموعی حیثیت سے فیل ہوگیا۔ اس لئے یہ ابھر نہ سکیں۔ "یہودی کی لڑکی" کے بعد ان کا شمار فلم اسٹارس میں ہونے لگا۔ کام کرنے کا جوہر ان میں موجود ہے مگر شرط یہ ہے کہ اچھے ڈائرکٹر کے ماتحت کریں۔

نلینی تار کھنڈ بی۔ اے

آجکل پربھات فلم کمپنی کی ہیروئن ہیں۔ ہیوئی اچھی ہے۔ "امرت منتھن" اور "چندر سینا" ان کے شاہکار ہیں ایکٹنگ کا انداز بہت خوب ہے۔ اپنا کردار بہت ہی سمجھ کر کرتی ہیں۔ جذباتی اور ہیجان پرور کام ان کا خوب ہوتا ہے۔

۲۴۱

خلیل سیکروی

خاموش دور کے بہت ہی کامیاب ایکٹر ہیں۔ ٹاکی میں گو اتنی کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر پھر بھی "دولت کا نشہ"، "دورنگی دنیا" وغیرہ فلموں میں کافی شہرت حاصل کی۔ ایکٹنگ میں یہ خوبی ہے کہ بہت ہی کم ایکٹنگ کرتے ہیں۔ لہذا جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ نیچرل ہوتا ہے۔

مظہر خاں

بدمعاش کیریکٹر ان کو بہت زیب دیتا ہے خاموش فلموں میں جسطرح کامیاب تھے اسیطرح ٹاکی میں بھی کامیاب رہے "میک اپ" کے لحاظ سے ہمیشہ اپنے ہمعصروں پر سبقت لے گئے "نور جہاں" نامی فلم میں اکبر کا میک ان کا بہترین رہا۔

عبدالرحیم پہلوان

افغانی آدمی ہیں۔ خاموش فلموں کے بہت ہی کامیاب اداکار ہیں۔ ٹاکی میں پارٹ بہت ہی چھوٹے چھوٹے ملے۔ مگر ان چھوٹے چھوٹے کیریکٹر میں بھی بڑے بڑے پارٹ والوں کے دانت کھٹے کر دئے۔ "سلطانہ" فلم اس کا شاہد ہے۔

ای بلیموریا

رنجیت کے ہیرو ہیں سنجیدہ کام سے کامک کام

بہتر کرتے ہیں۔ اچھل کود میں اچھے ہیں۔ اپنے فلموں میں جس میں مار پیٹ ہو کامیاب رہتے ہیں۔ مادھوری کا اور ان کا جوڑ خوب ہے۔ "طوفان میل" اور "نادرہ" میں کام اچھا کیا ہے۔

لیلا نازک اندام۔ دبلی سی ایکٹرس ہے۔ پربھات فلم کمپنی میں چمکیں اور وہیں بجھ بھی گئیں۔ "چندر سینا" خاموش اور "جلتی نشانی" میں ایکٹنگ دلنشیں ثابت ہوئی۔

سیتا جذباتی کام خوب کرتی ہیں۔ چہرہ پر تاثرات بہت خوب نمایاں ہوتے ہیں۔ "بھگوا لکشمی" خاموش میں بہت کامیاب ہوئیں۔ زبان کی ناواقفیت نے ٹاکی میں کچھ دنوں انہیں پیچھے رہنا پڑا۔ مگر آجکل ٹاکی میں بھی زبان سیکھنے کے بعد کامیاب ہو رہی ہیں "سلور کنگ" ان کا تازہ کارنامہ ہے اور خوب ہے

جمنا نیو تھیٹرس کی نئی اسٹار ایکٹرس ہیں۔ صورت سے سادگی اور بھولا پن برستا ہے۔ دیہاتن لڑکی کا کام جو گناہ کی آلودگیوں سے پاک ہو اور روح کے اندر جذب کر جانیوالی معصومیت رکھتی ہو خوب کرتی ہیں "روپ لیکھا" اور "دیوداس" میں ہیروئن کا پارٹ دل کی گہرائیوں میں جذب ہو جانیوالا کیا ہے۔

چارلی مذہبًا مسلمان ہیں۔ مذاحیہ کام کے ہندوستان میں بہترین اداکار ہیں۔ ان کی ایکٹنگ اور حرکتیں ایسی بیساختہ ہوتی ہیں کہ خوانخواہ ہنسنے کو جی چاہتا ہے "طوفان میل" اور "نادرہ" میں بہت اچھا کام کیا ہے اور اپنے ساتھیوں پر بھاری پڑے ہیں۔

راج گرو "امرت منتھن" میں راج گرو کا پارٹ اس قدر با اثر اور مرعوب کرنے والا کیا ہے کہ لوگ انہیں "راج گرو" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ فقط آنکھ کے ذریعہ اکثر موقعوں پر ایکٹنگ کی ہے جو اپنی طرز کی بالکل نئی چیز ہے۔

مادھوری انگلو انڈین کلاس سے ان کا تعلق ہے۔ حد درجہ شوخ اور چنچل طبیعت پائی ہے ایکٹنگ ہمیشہ شہوانی جذبات کو بھڑکانے میں تازیانہ کا کام کرتی ہے۔ سنجیدہ طبقہ ان کی حرکتوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ بوسہ دینے اور لینے کا ڈھنگ خوب معلوم ہے۔ "طوفان میل" اور "نادرہ" ان کے رنگ کے جدید شاہکار ہیں۔

گوہر بائی اصلی نام جہاں آرا بیگم۔ خطابوں کے سلسلہ میں ہندوستان کی وہ واحد ایکٹرس ہیں جو سرکاری خطاب یافتہ لوگوں پر بھی بھاری پڑی ہیں۔ ان کے خطابوں کی لمبی فہرست میں سے چند یہ ہیں "ملکہ حسن و ادب"، "بلبل بنگالہ"، "نازآفریں نازک ادا"، "ملکہ فلم و اسٹیج"، "حور جہاں جہاں آرا بیگم" وغیرہ وغیرہ۔ پہلا فلم "شیریں فرہاد" ہے اور دوسرا "لیلیٰ مجنوں"۔ آواز قدرت نے اچھی دی ہے اور مائکروفون میں بالکل فٹ ہے۔ کام کے متعلق یہ عرض ہے کہ جتنا کرتی ہیں اس سے زیادہ پروپگنڈا کرانیکا شوق ہے۔ میری رائے میں اگر آپ عشاق بنانیکی بجائے لوگوں کو اپنے کام کا گرویدہ بنانیکی کوشش کریں تو زیادہ مناسب ہو۔ ان میں جوہر موجود ہے لیکن غلط طریقہ کار نے بڑی حد تک بیکار کر دیا ہے۔ سنا جاتا ہے "میرا پیارا" نامی فلم میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

جدن بائی ہندوستانی فلم میں موسیقی کی جان ہیں۔ سب سے پہلے پنجاب کی کسی کمپنی میں کام کیا لیکن خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ ہیر سیٹرن ارٹ کے بعد اب خود اپنی کمپنی کھولی ہے۔ اور "تلاش حق" نامی فلم تیار کیا ہے فلم میں ہیروئن خود ہیں جو ذرا نامناسب انتخاب ہے۔ کیونکہ ان کی عمر اب اس کی مقتضی ہے کہ ہیروئن کی ماں کا پارٹ کیا کریں

مودک یہ ایک کمسن مرہٹا قوم کا لڑکا ہے۔ کام خوب کرتا ہے۔ آواز بڑی رسیلی ہے۔ "آوارہ گرد شہزادہ" اس کا شاہکار ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر بری صحبتوں سے بچ گیا تو امید ہے آئندہ چلکر بہت ہی کامیاب ایکٹر ثابت ہوگا۔

پرتھوی راج۔ بی۔ اے اچھل کود کا کام خوب کرتے ہیں۔ منصور ڈاکو میں ان کا کام بہت کامیاب رہا۔ یوں تو اکثر فلموں میں آتے رہتے ہیں لیکن فطرت اور نیچر کے مطابق کام ان کو بہت ہی کم ملتے ہیں۔ ایکٹنگ کرنیکا جوہر اچھا ہے لیکن ضرورت جلا دینے کی ہے

ملینا فلم کی بہترین رقاصہ ہیں۔ ان کے رقص میں یہ خوبی ہے کہ ایکٹنگ اور ڈائلگس بھی بولتی جاتی ہیں اور ناموزوں نہیں معلوم ہوتا۔ راج رانی میرا اور "کارواں حیات" میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

راجہ بائی عرف راج کماری ان کا پہلا فلم "رامائن" ہے۔ لیکن اس میں کوئی

ایسی کامیاب ثابت نہیں ہوئیں۔ جب سے نیو تھیٹرس میں آئی ہیں۔ قابل ڈائرکٹروں کی نگرانی میں کام بہت عمدہ کرنے لگیں ہیں۔ ہونہار ہیں اور آئندہ بہت کچھ امیدیں ان سے وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ "کارواں حیات" اور "دیوداس" آپ کے شاہکار کہے جاسکتے ہیں۔

الوری "پورن بھگت" ان کا پہلا اور بہترین فلم ہے۔ جس میں پورن کی ماں کا کام کیا ہے۔ کیونکہ اسکے بعد سے جتنے فلموں میں آئیں کام کوئی ایسا چمکا نہیں۔ رونے کی ایکٹنگ اچھی کرتی ہیں اور آنسو بہانے خوب آتے ہیں۔

ماسٹر نثار ٹاکی میں سب سے زیادہ فلموں میں ہیرو کا پارٹ کیا ہے اور اس سے کہیں زیادہ ناکامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ فلم کی نامراد اولاد ہیں۔ کیونکہ آجتک اُن کے کام میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کامیاب ہوسکتے ہیں بشرطیکہ یہ منہ بنانا چھوڑدیں "لیلیٰ مجنوں" فلم ان کا پبلک میں بہت چلا تھا۔

اسمٰعیل کیریکٹر ایکٹنگ بڑی شاندار ہوتی ہے "ہیر رانجھا" میں "مس کیدو" کا پارٹ بہت کامیاب رہا۔ اپنے کردار کو خوب سمجھکر کرتے ہیں اور کام کرتے وقت اسمیں محو ہوجاتے ہیں۔

ہری داس ویلین کیریکٹر بڑا اچھا کرتے ہیں۔ اور ایکٹنگ کرتے وقت یہ پتہ نہیں چلتا کہ تصنع سے کام لے رہے ہیں۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں وہ حد درجہ بدمعاش ہیں۔ "خدا دوست" ان کا شاہکار ہے۔

ذلو ہندوستانی فلم کی سب سے پرانی ایکٹرس ہیں۔ اکثر ماں کا پارٹ کرتی ہیں۔ غم کی ایکٹنگ ان کا حصہ ہے رونا اور رولانا خوب جانتی ہیں۔ ڈرامہ بولتے وقت کچھ اس طرح دلوں کو متاثر کرتی ہیں کہ پتھر سے دل بھی سوز و گداز کی لذتوں سے آشنا بنجاتا ہے۔

سلطانہ خاموش فلموں کے دور میں آپ کے عشاق ہر گلی کوچہ میں "آپا۔ آپا" کہکر پکارتے تھے۔ لیکن دو عدد بچوں کی ماں بنجانے کے بعد سے ان کے بھائیوں کی تعداد بھی کم ہوگئی۔ ٹاکی میں انہیں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ کام اچھا کرسکتی ہیں اگر توجہ سے کام لیں۔ اور اردو زبان سیکھ لیں۔

زرینہ اسکرین بیوٹی اچھی ہے۔ مسٹر اے۔ آر۔ کاردار ہندوستان کے مایہ ناز ڈائرکٹر نے انہیں "سلطانہ" فلم میں ہیروئن کا پارٹ دیکر آسمان شہرت پر پہنچا دیا ہے۔ اپنے اوپر جذبات اچھے طاری کرتی ہیں۔ اور کردار کو نبھانا اچھا آتا ہے۔

حسن نظامی کی رائے

مسٹر ظفر تبریزی نے مختصر الفاظ میں اکثر مشہور ایکٹروں اور ایکٹرسوں کا تذکرہ اس مضمون میں لکھدیا ہے۔ وہ چونکہ فلم کے ماہر ہیں اور انہوں نے فلم پر ایک عمدہ کتاب بھی لکھی ہے اس لئے میں ان کے اس مضمون پر حاشیہ آرائی کا مستحق نہیں ہوں۔ تاہم مجھے یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ فلم ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی قابلیت زیادہ تر ڈائرکٹروں کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اچھا کام دیں اور اچھی رہبری کریں تو ایکٹر کامیاب ہوجاتا ہے ورنہ بدنام کردیا جاتا ہے۔ خصوصًا مسلمان اداکاروں میں یہ مصیبت زیادہ رہتی ہے

مجھے فلم کمپنیوں پر بہت سے اعتراضات ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ وہ مسلمان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے ہندو نام رکھدیتے ہیں۔
۲۴۳ جیسے علی میر کا نام کمار رکھدیا اور امام باندی کا نام رتن بائی رکھدیا اور یہ لوگ روٹی اور عزت اور نوکری کے لئے مجبورًا اس اندھی کو قبول کرلیتے ہیں۔ مگر خدا اور مسلمان قوم کبھی ان کو معاف نہیں کریگی کمپنیوں کا یہ عذر تسلیم کرلیا جاتا کہ ہندو پبلک کے اطمینان کے لئے یہ ہندو نام رکھے گئے ہیں اگر فلم صرف ہندو پبلک دیکھا کرتی حالانکہ فلم دیکھنے والے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں تو پھر نام بدلنے کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ ہندو کمپنیاں مسلمان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی شہرت بحیثیت مسلمان گوارا نہیں کرتیں اور یہ قابل سزا جرم ہے۔

میں امپیریل فلم کمپنی اور رنجیت فلم کمپنی کی فحش پسندی کو حد سے زیادہ قابل اعتراض سمجھتا ہوں۔ اور زبیدہ اور سلطانہ اور سلوچنا اور گجن کے طرز اداکاری کو بھی حیا کے خلاف پاتا ہوں اگرچہ وہ اپنے مالکوں کے ہاتھوں مجبور ہیں لیکن ان کی مجبوری ایسی نہیں ہے جس کو معاف کیا جاسکے۔ کیونکہ وہ جن فلم ساز کمپنیوں میں نوکر ہیں وہاں ایک خاص اقتدار رکھتی ہیں۔ اسلام کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیجائیں تو وہ کمپنی سے علیحدہ ہوسکتی ہیں۔ اگر فتح علی اور امام باندی۔ اور علی میر اپنے اسلامی نام بدلنے پر اعتراض کرتے تو کمپنی کی کیا مجال تھی جو ان کے نام بدلتی۔

اُردُو زبان کی ایک پُرشکوہ کتاب

تمدن عرب

جو

مدتوں سے نایاب تھی۔ پہلے ایڈیشن ۱۸۹۸ء کی صفحہ بہ صفحہ جامع خصوصیات کے ساتھ

مکرر چھپکر تیار ہوگئی ہے

۱۴۵ امریکن بلاک، ۶۵۱ صفحے، اعلیٰ کاغذ، نفیس چھپائی، بہترین سنہری جلد ۲۴

فرانس کے مایۂ ناز مورخ ڈاکٹر گستاولی بان کی اصل کتاب کا ترجمہ

مولوی سید علی بلگرامی (مرحوم) کا بے مثل علمی کارنامہ ۲۴۴

جس کی پچاس روپے قیمت تھی مگر سو روپے میں بھی نہیں مل سکتی تھی !!

اعلیحضرت فرمانروای دکن مدظلہ کے

جشن سیمین

کی شادمانی میں ——— پچیس روپے ——— قیمت کردی گئی ہے !!

جامعۂ عثمانیہ

کی مطبوعات اور ہر قسم کی نادرۂ روزگار کتابوں کے لئے

سید عبدالقادر پبلشر گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر و پروپرائٹر

اعظم اسٹیم پریس۔ چار مینار حیدرآباد دکن کا پتہ

(یاد رکھیئے)

حیدر آباد کی ایک نظامیہ جماعت



استادہ : مخلص نظامی - مولانا عابدی نظامی - محمد عبدالغفار مرحوم نظامی - محمد مستان علی نظامی - ڈاکٹر سید عابد حسین نظامی - غلام نبی نظامی - نواب صفدر یار خاں نظامی - ڈاکٹر ہلالی شاہ - پنڈت جذب نظامی

نشستہ : محمد قاسم نظامی - فخراللہ شاہ نظامی توغ اللہ شاہ صاحب اسحیلیو نظامی - سید مصطفیٰ حسین نظامی - ہلالی شاہ نظامی

حیدر آباد کے مشہور ڈاکٹر



ڈاکٹر ارسطو یار جنگ بہادر وغیرہ - سنہ ۱۹۲۱ء

اہل بیت خواجہ حسن نظامی سنہ ۱۹۳۵ء



فرش پر : کوثر بانو بنت حسن نظامی - صادق عربی - زید پاشاہ - شیخ محمد شبلی ابن فقیر عشقی
کرسیوں پر : پیارے شاہ پشاوری - حسین نظامی - خواجہ حسن نظامی - علی نظامی - سید نثار علی نظامی
استادہ : شہاب‌الدین موٹر ڈرائیور - غلام رسول ملازم - نجمہ بنت بہیا فقیر عشقی - یونس ملازم - گود میں حسن جبرئیل ابوطالب -
مرزا سہراب شاہ نبیرہ بہادر شاہ بادشاہ



مولانا عبدالغفور صاحب نامی خواب لطف الدولہ بہادر امیر پائگاہ
اور وزیر عدالت و امور مذہبی سرکار نظام کے دربار کے شاعر

جشن سیمین والے سلطان

اعلیٰحضرت میر عثمان علی خان آصفجاہ ہفتم کو

دُنیا بھر کے اہل علم

سلطان العلوم کیوں کہتے ہیں؟

اس لئے کہ انہوں نے اپنے دور حکومت میں بے شمار روپیہ صرف کر کے تمام دنیا کے لائق لائق ماہرین علوم و فنون کو جمع کر کے ترجمہ و طباعت کا محکمہ قائم کیا اور ان ماہرین سے اپنی پیاری زبان اردو میں حسب ذیل علوم و فنون کی کتابیں دنیا بھر کی علمی زبانوں سے ترجمہ کرا کے چھپوا دیں جو ہر شخص کو قیمت ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں. لہٰذا ایسے سلطان کی پچیس سالہ حکومت کے یادگاری جشن میں ہر علم دوست کو دلی مسرت کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے.

اعلیٰحضرت نے یہ محکمہ قائم کرنے کے وقت جو فرمان جاری فرمایا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے. اس کے بعد اس محکمہ کی معلومات ہے پھر ان کتابوں کی فہرست ہے جو اس محکمہ نے تیار کیں.　　حسن نظامی.

ترجمہ و تالیف و تصنیف کا محکمہ قائم کرنے کی نسبت حضور ظل سبحانی اعلیٰحضرت سلطان العلوم نے جو فرمان صادر فرمایا تھا اُسکی نقل یہ ہے ۲۴۵

نقل فرمان واجب الاذعان مترشدہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

حکم

بملاحظہ. عرضداشت صیغہ تعلیمات معروضہ ۲۴ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ جو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے متعلق شعبہ ترجمہ قائم کرنیکی نسبت ہے

حکم. تجاویز مندرجہ عرضداشت جن سے معین المہام فینانس کو اتفاق ہے، منظور کئے جاتے ہیں. جیسے یونیورسٹی کا شعبہ ترجمہ قائم کیا جائے. جس کا سالانہ خرچ جملہ چھپن ہزار دو سو چھپن سے اسی ہزار تین سو چونسٹھ روپیہ تک ہوگا اور پہلے سال کے لئے اخراجات یکمشت مصرحہ عرضداشت کے لئے سولہ ہزار روپیہ بھی منظور کئے جاتے ہیں. مترجمین کا تقرر ابتدا ایک سال کے لئے امتحاناً کیا جائے بعدہ انکے کام وغیرہ کو دیکھ کر ان کے استقلال یا توسیع ملازمت کی کارروائی حسب ضرورت و مناسبت کی جائے گی. ہر سال کے ختم کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایک رپورٹ میرے ملاحظہ میں گذرانی جائے جس سے معلوم ہو کہ اس سال ترجمہ کا کام کس قدر ہوا.

شرحِ دستخط مبارک اعلیٰحضرت سلطان العلوم. ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

شرحِ دستخط امین جنگ (بہادر) صدر المہام پیشی مبارک.

نظمائے سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

۱۔ مولوی عبدالحق صاحب　یکم آبان ۱۳۲۶ف لغایۃ ۲۸ شہریور ۱۳۲۸ف

۲۔ مولوی سید محی الدین صاحب　۲۹ شہریور ۱۳۲۸ف لغایۃ ۲۶ فروردی ۱۳۲۹ف

۳۔ مولوی حمید احمد صاحب انصاری　۲۷ فروردی ۱۳۲۹ف لغایۃ ۱۹ اسفندار ۱۳۳۰ف

۴۔ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب　۲۰ اسفندار ۱۳۳۰ف لغایۃ ۲۶ اسفندار ۱۳۴۴ف

۵۔ مولوی محمد الیاس برنی صاحب　۲۷ اسفندار ۱۳۴۴ف

جدول بابت کتب شائع شدہ یا زیر ترجمہ یا تالیف اور کتب مجوزہ برائے ترجمہ یا تالیف

نمبر سلسلہ	نام مضمون	تعداد کتب شائع شدہ	تعداد کتب زیر طبع	تعداد کتب زیر ترجمہ یا تالیف	تعداد کتب مجوزہ برائے ترجمہ یا تالیف	جملہ
۱	تاریخ ہند	۳۸	۱	۱۸	۶	۵۳
۲	تاریخ انگلستان	۶	۰	۱	۰	۷
۳	تاریخ یورپ	۸	۳	۱	۱	۱۳
۴	تاریخ یونان	۷	۱	۰	۰	۸
۵	تاریخ روما	۸	۰	۰	۰	۸
۶	تاریخ اسلام	۱۵	۴	۹	۵	۳۳
۷	جغرافیہ	۵	۰	۰	۰	۵
۸	سیاسیات	۹	۲	۷	۱	۱۹
۹	دستور انگلستان	۳	۰	۱	۰	۴
۱۰	معاشیات	۸	۲	۹	۱۹	۳۸
۱۱	عمرانیات	۲	۰	۰	۴	۶
۱۲	فلسفہ	۱۳	۲	۸	۹	۳۳
۱۳	منطق	۴	۰	۰	۲	۶

سلسلہ نشان	نام مضمون	تعداد کتب شائع شدہ	تعداد کتب زیر طبع	تعداد کتب زیر ترجمہ یا تالیف	تعداد کتب مجوزہ برائے ترجمہ یا تالیف	جملہ
۱۴	مابعد الطبیعات	۲	۱	۰	۰	۳
۱۵	نفسیات	۹	۱	۱	۱	۱۲
۱۶	اخلاقیات	۶	۳	۱	۰	۱۰
۱۷	قانون	۱۰	۰	۳	۸	۲۱
۱۸	ریاضی	۱۹	۵	۶	۴	۳۴
۱۹	طبیعیات	۱۸	۴	۰	۸	۳۰
۲۰	کیمیا	۹	۴	۵	۵	۲۳
۲۱	نباتیات	۰	۳	۰	۴	۷
۲۲	حیوانیات	۰	۳	۰	۴	۷
۲۳	طب	۱۰	۱۰	۱۳	۳	۳۶
۲۴	انجینیری	۱۷	۱۵	۱۰	۳	۴۵
۲۵	متفرقات	۲	۱	۰	۰	۵
	جملہ	۲۱۹	۶۷	۹۳	۸۷	۴۶۶

تعداد مصطلحات موضوعہ تا ختم امرداد ۱۳۴۴ف

۱۔ تاریخ	۳۶۷	۹ کیمیا	۱۰۸۹
۲۔ جغرافیہ	۳۲	۱۰ حیاتیات	۶۵۶۸
۳۔ سیاسیات	۳۶۷	۱۱ طب	۱۱۰۳۰
۴۔ معاشیات	۵۰۳	۱۲ انجینیری	۶۹۷۸
۵۔ فلسفہ	۳۵۰	۱۳ تدریسات	۱۹۸۶
۶۔ قانون	۸۴۳۹	۱۴ متفرقات	۱۵۳
۷۔ ریاضی	۱۳۷۱	۱۵ ترقیات	۳۲۳
۸۔ طبیعیات	۱۲۰۷	جملہ	۴۰۰۷۲۳

اطلاع

۱۔ جن کتابوں پر قیمت کا اندراج نہیں ہے وہ زیر تالیف یا زیر ترجمہ یا زیر نظر ثانی یا زیر طبع ہیں۔

۲۔ فرمائش کے ساتھ چوتھائی رقم پیشگی وصول ہونے پر مطلوبہ کتابیں بعد منہائی رقم وصول شدہ ذریعہ وی. پی. روانہ کی جاسکتی ہیں

۳۔ خرچہ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا اور کسی قسم کا کمیشن نہیں دیا جائے گا۔

۴۔ جملہ خط وکتابت ناظم تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے نام ہونی چاہیئے۔

فہرست مطبوعات اردو

کتب زیر تالیف، زیر ترجمہ یا زیر طبع

جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

	کلدار	
	روپیہ	آنہ
تاریخ ہند		
تاریخ ہند - طبع پنجم	۲	۹
تاریخ ہند۔ عہد ہنود		
بدھمتی ہند　قسم اول	۳	۹
〃 〃 〃 دوم	۳	۵
تاریخ ہند	۳	۹
امپیریل گزیٹر آف انڈیا جلد دوم. ابواب ہشتم و نہم (شمالی ہند		
قرون وسطی کی تاریخ اور جنوبی ہند کے ہندوؤں کا زمانہ)	۱	۸
قسم دوم	۰	۱۲
ویدک ہند　قسم اول	۴	۱۲
قسم دوم	۴	۶
قدیم تاریخ ہند　قسم اول	۷	۸
قسم دوم	۶	۱۲
تاریخ ہند۔ عہد مسلمانان		
تاریخ داؤدی　(زیر نظر ثانی)		
آئین اکبری جلد اول (زیر نظر ثانی)		
〃 〃 〃 دوم (〃 〃)		
تاریخ فیروز شاہی		
تاریخ جہانگیر　(زیر نظر ثانی)		
اسلامی فن تعمیر ہندوستان میں	۲	۵
تاریخ فرشتہ جلد اول (مع حواشی) قسم اول	۵	۱۰
〃 〃 〃 〃 دوم	۵	۱
تاریخ فرشتہ جلد دوم　قسم اول	۴	۸
〃 〃 〃 دوم	۴	۴
تاریخ فرشتہ جلد سوم	۳	۷
تاریخ فرشتہ جلد چہارم	۵	۴
تاریخ ہند　قسم اول	۵	۴

	کلدار	
	روپیہ	آنہ
تاریخ ہند　قسم دوم	۴	۱۴
تاریخ ہند　قسم اول	۳	۱۳
تاریخ ہند　قسم دوم	۱	۹
تاریخ تیموریہ　(زیر نظر ثانی)		
معاشی حالات ہند۔ از اکبر تا اورنگزیب	۴	۰
ہند کی معاشی حالت (شہنشاہ اکبر کی وفات کے وقت	۴	۸
اقبال نامہ جہانگیری	۲	۷
مآثر عالمگیری	۳	۳
بابر نامہ	۲	۸
حواشی طبقات ناصری　(زیر ترجمہ)		
بادشاہ نامہ (شاہجہاں نامہ) جلد اول (زیر طبع)		
بادشاہ نامہ (شاہجہاں نامہ) 〃 دوم (زیر نظر ثانی)		
بادشاہ نامہ (شاہجہاں نامہ) 〃 سوم (زیر نظر ثانی)		
طبقات ناصری　(زیر ترجمہ)		
ذرائع محاصل سلطنت مغلیہ　(زیر نظر ثانی)		
تاریخ فیروز شاہی　(زیر طبع)		
تاریخ ہند عہد برطانیہ		
برطانوی حکومت ہند	۳	۴
ہند کی مصلحت سیاسی کا نشو و نما　(زیر طبع)		
بنگالہ کی ابتدائی تاریخ مالگذاری، و روئداد پنجم ۱۸۱۲ء (زیر طبع)		
ڈوپلے و کلائیو	۲	۶
رنجیت سنگھ　قسم اول	۲	۹
〃 〃 قسم دوم	۲	۵
تاریخ ہند　قسم اول	۳	۰
〃 〃 قسم دوم	۲	۱۳

۲۴۷

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
برطانوی ہند کا نظام سیاسی		۲	۹
ڈلہوزی	قسم اول	۲	۱۰
"	قسم دوم	۲	۸
ویلزلی	قسم اول	۲	۸
"	قسم دوم	۲	۵
مادھوجی سندھیا	قسم اول	۲	۱۳
"	قسم دوم	۲	۱۰
ہندی مملکت برطانیہ	قسم اول	۴	۱۴
"	قسم دوم	۴	۷
سیاسی تاریخ ہند جلد اول		۳	۹
" " " " دوم		۴	۲
کلائیو	قسم اول	۲	۷
"	قسم دوم	۲	۴
ہند میں فرانسیسیوں کی تاریخ	(زیر ترجمہ)		
تاریخ ہند عہد برطانیہ	قسم اول	۶	۱۰
" " "	" دوم	۶	۰
ہندوستان کی حالت (برطانوی تسلط کے قریب)	(زیر نظر ثانی)		
لارڈ کارنوالس			
ہند کی راو راہی جلد اول	(زیر نظر ثانی)		
" " " دوم	(زیر نظر ثانی)		
وارن ہیسٹنگز		۲	۴

تاریخ انگلستان

کتاب		روپیہ	آنہ
تاریخ انگلستان	قسم اول	۷	۸
تاریخ انگلستان	قسم دوم	۶	۶
تاریخ اہل انگلستان جلد اول		۴	۱۵
" " " دوم		۶	۱
" " " سوم	قسم اول	۴	۱۵
" " "	قسم دوم	۴	۸
" " " چہارم	" اول	۶	۷
" " "	" دوم	۵	۱۳
مکمل تاریخ " " پنجم	" اول	۴	۱۰
" " "	" دوم	۴	۴
تاریخ انگلستان	(زیر ترجمہ)		

تاریخ یوروپ

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
یورپ کا عصر جدید جلد اول	(زیر نظر ثانی)		
" " " " دوم	(زیر نظر ثانی)		
" " " " سوم		۳	۵
" " " " چہارم	(زیر نظر ثانی)		
تاریخ یورپ			
توازن قوت (۱۷۱۵ء تا ۱۷۸۹ء)	قسم اول	۶	۱
" " " "	" دوم	۵	۱۱
یورپ سولہویں صدی میں (۱۴۹۴ء تا ۱۵۹۸ء)	(زیر نظر ثانی)		
ازمنہ وسطی کا آخری دور (۱۲۷۳ء تا ۱۴۹۴ء)	زیر ترجمہ		
تاریخ یورپ جدید (۱۸۱۵ء تا ۱۸۹۹ء)	قسم اول	۸	۰
" " " "	قسم دوم	۷	۸
انقلاب یورپ (۱۷۸۹ء تا ۱۸۱۵ء)	قسم اول	۵	۱۳
" " " "	قسم دوم	۵	۹
تاریخ یورپ حصہ اول		۵	۱۰
" " " دوم	قسم اول	۵	۴
" " " "	قسم دوم	۴	۱۲
عروج فرانس (۱۵۹۸ء تا ۱۷۱۵ء)	قسم اول	۵	۱۲
" " " "	قسم دوم	۴	۸

تاریخ یونان

کتاب		روپیہ	آنہ
پیرک لیز	قسم اول	۴	۱۱
"	قسم دوم	۴	۵
تاریخ یونان جلد اول	قسم اول	۶	۱۲
" " " "	قسم دوم	۶	۵
" " " دوم	قسم اول	۵	۱۵
" " " "	قسم دوم	۵	۵
" " " سوم		۴	۱۴
" " " چہارم	(زیر طبع)		
تاریخ یونان		۶	۵
یونانی شہنشاہی	قسم اول	۳	۱۲
"	قسم دوم	۳	۸
ڈیموس تھینیز	قسم اول	۴	۱۰
"	قسم دوم	۴	۷

تاریخ روما

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
تاریخ سلطنت روما		۷	۹
قسطنطین	قسم اول	۴	۶
؍؍	قسم دوم	۴	۳
تاریخ جمہوریہ روما جلد اول	قسم اول	۶	۰
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۵	۴
؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد دوم		۳	۱۳
؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد سوم	قسم اول	۴	۱۵
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۴	۸
؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد چہارم	قسم اول	۵	۳
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۴	۱۳
؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد پنجم	قسم اول	۴	۱۳
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۴	۷
تاریخ روما		۶	۱۰

تاریخ اسلام

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
تاریخ اسلام جلد اول	قسم اول	۵	۱۳
؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۵	۴
؍؍ ؍؍ جلد دوم	قسم اول	۴	۱۴
؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۴	۹
کتاب الوزراء	(زیر طبع)		
کتاب الخراج	(زیر نظر ثانی)		
تاریخ یعقوبی	(زیر نظر ثانی)		
فتوح البلدان جلد اول			
؍؍ ؍؍ جلد دوم	(زیر طبع)		
نفح الطیب		۶	۸
مروجہ الذہب		۲	۵
التنبیہ والاشراف	قسم اول	۳	۹
؍؍ ؍؍	قسم دوم	۳	۶
احکام السلطانیہ		۳	۳
کتاب الملل والنحل	(زیر طبع)		
تاریخ طبری جلد دوم حصہ اول (عہد بنی امیہ)	قسم اول	۴	۳
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۴	۲
؍؍ ؍؍ ؍؍ حصہ دوم ؍؍	قسم اول	۵	۸
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۵	۲

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
تاریخ طبری جلد دوم حصہ سوم وچہارم عہد بنی امیہ		۴	۱۴
تاریخ طبری جلد سوم حصہ اول (عہد بنی عباس)	زیر طبع		
تاریخ طبری جلد سوم حصہ دوم (عہد بنی عباس)	زیر ترجمہ		
تاریخ طبری جلد سوم حصہ سوم (عہد بنی عباس)	زیر ترجمہ		
تاریخ طبری جلد سوم حصہ چہارم (عہد بنی عباس)	زیر طبع		
تاریخ کامل ابن اثیر جلد سوم وچہارم حصہ اول (عہد بنی امیہ)	قسم اول	۵	۰
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۴	۱۳
؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد چہارم وپنجم حصہ دوم (عہد بنی امیہ)	قسم اول	۵	۹
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	قسم دوم	۵	۳
تاریخ کامل ابن اثیر (عہد بنی عباس پانچ حصوں میں)	زیر ترجمہ		
الاحاطہ فی اخبار غرناطہ۔ جلد اول		۳	
؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد دوم	زیر ترجمہ		
تاریخ دولت عثمانیہ جلد اول	(زیر نظر ثانی)		
؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد دوم	(زیر نظر ثانی)		
کتاب الخراج		۲	۷
طبقات ابن سعد	(زیر ترجمہ)		

جغرافیہ

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
اندلس کا تاریخی جغرافیہ		۷	۷
جغرافیہ خلافت مشرق		۶	۳
بلاد فلسطین وشام (عہد حکومت اسلامی)			
جغرافیہ عالم حصہ اول (طبع ثالث)		۲	۹
جغرافیہ عالم حصہ دوم (طبع ثانی)		۲	۱۰

سیاسیات

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
خیالات سیاسیہ در انگلستان	(زیر نظر ثانی)		
نظریہ سلطنت		۵	۹
نظریات سیاسیہ جلد اول	(زیر نظر ثانی)		
؍؍ ؍؍ جلد دوم	(زیر نظر ثانی)		
؍؍ ؍؍ جلد سوم	(زیر نظر ثانی)		
اصول سیاسیات	(زیر ترجمہ)		
تاریخ سیاسیات	قسم اول	۲	۱۲

۲۵۰

کتاب	کیفیت	کلدار روپیہ	کلدار آنہ
تاریخ سیاسیات	قسم دوم	۲	۱۰
علم السیاستہ	قسم اول	۵	۶
״	قسم دوم	۵	۱
حکمرانی انگلستان	(زیر نظر ثانی)		
حکومتہائے یورپ	(زیر طبع)		
تاریخ سیاسیات	قسم اول	۲	۲
״ ״	قسم دوم	۲	۲
سیاسی ادارات و نظریات ہنود	(زیر ترجمہ)		
تقریب السیاسیات		۳	۱۴
ارتقائے حکومت یورپ		۵	۶
دستور انگلستان			
دستور انگلستان	(زیر ترجمہ)		
دستور سلطنت انگلشیہ	قسم اول	۴	۳
״ ״ ״	قسم دوم	۴	۰
دستور انگلستان	قسم اول	۲	۱
	قسم دوم	۵	۸
دستور انگلستان		۵	۹
معاشیات			
معاشیات ہند		۴	۱۲
نظریہ تجارت بین الاقوام	زیر نظر ثانی		
معاشی تاریخ ہند ابتدائی برطانوی حکومت	(زیر طبع)		
معاشی تاریخ ہند عہد وکٹوریہ	زیر نظر ثانی		
معیشت الہند	قسم اول	۷	۰
״	قسم دوم	۶	۸
اصول معاشیات	قسم اول	۷	۱۲
״ ״	قسم دوم	۷	۲
تاریخ علم المعیشت			
مقدمہ معاشیات	قسم اول	۴	۲
״ ״	قسم دوم	۳	۱۲
ہندوستان کی مالیات اور بنک کا کاروبار	(زیر نظر ثانی)		
معاشیات ہند جلد اول و دوم	زیر ترجمہ		
اصول معاشیات جلد اول	(زیر نظر ثانی)		
״ ״ جلد دوم	(زیر ترجمہ)		

کتاب	کیفیت	کلدار روپیہ	کلدار آنہ
مبادلات	(زیر نظر ثانی)		
مفہوم زر	(زیر نظر ثانی)		
صنعتی تاریخ انگلستان	(زیر نظر ثانی)		
عمرانیات			
مبادی عمرانیات		۳	۹
مبادی عمرانیات	(زیر طبع)		
فلسفہ			
فلسفۂ اسلام		۲	۱۳
تاریخ فلسفہ جدید۔ جلد اول			
دائمی مسائل فلسفہ	(زیر ترجمہ)		
تاریخ فلسفہ جدید جلد دوم	(زیر طبع)		
فلسفہ مذہب	(زیر نظر ثانی)		
اصول فلسفہ ہنود		۲	۶
مفتاح الفلسفہ		۳	۱۲
فلسفہ کی پہلی کتاب		۰	۷
نظریہ خیر و شر۔ جلد اول	(زیر ترجمہ)		
״ ״ جلد دوم	(مجوزہ)		
ابن رشد و فلسفہ ابن رشد		۳	۷
مقدمہ فلسفہ	(زیر ترجمہ)		
مسائل فلسفہ	(قسم اول)	۲	۹
״ ״	قسم دوم	۲	۷
اسفار اربعہ	(مجوزہ)		
حکمۃ الاشراق	قسم اول	۴	۱۴
״ ״	قسم دوم	۴	۷
تاریخ فلسفہ		۳	۱
تاریخ فلسفہ	قسم اول	۶	۵
״ ״	قسم دوم	۵	۱۰
مختصر تاریخ فلسفہ یونان	(زیر طبع)		
	(مجوزہ)		
	(مجوزہ)		
منطق			
مرقات		۱	۱۱
مفتاح المنطق	قسم اول	۵	۱۰

		کلدار	
		روپیہ	آنہ
مفتاح المنطق	قسم دوم	۵	۱
اسفار اربعہ حصہ اول	(زیر ترجمہ)		
اسفار اربعہ حصہ دوم و سوم	(زیر طبع)		
اسفار اربعہ حصہ چہارم	(زیر ترجمہ و زیر طبع)		
مفتاح المنطق حصہ دوم	قسم اول	۴	۳
" " "	قسم دوم	۳	۱۴
منطق		۴	۱۴
مابعد الطبیعیات			
مقدمہ مابعد الطبیعیات		۱	۱۰
طریق و تفکرات			
نتائجیت	(زیر طبع)		
نفسیات			
اصول نفسیات	قسم اول	۵	۳
" "	قسم دوم	۴	۱۳
اصول نفسیات جلد اول	(زیر طبع)		
" " جلد دوم	(زیر نظر ثانی)		
دستور نفسیات		۴	۳
معاشرتی نفسیات		۴	۸
اساس نفسیات		۶	۱
نفسیات عضوی کی پہلی کتاب		۲	۶
مقدمہ نفسیات متقابلہ			
مبادی علم نفس	قسم اول	۳	۱۵
" "	قسم دوم	۳	۱۱
حدیقۂ نفسیات		۵	۱۴
نفسیاتی اصول		۴	۱۲
اخلاقیات			
کتاب اخلاق نقوماجس		۳	۶
مقدمہ اصول اخلاق و قوانین	(مجوزہ)		
اخلاقیات	(زیر طبع)		
مقدمہ اخلاق	(زیر ترجمہ)		
علم اخلاق	(قسم اول)	۵	۵
" "	قسم دوم	۴	۱۴
افادیت		۲	۲

		کلدار	
		روپیہ	آنہ
فیدوس، لائسیس اور پروطاغورس	زیر طبع		
جمہوریہ فلاطون	زیر طبع		
تاریخ اخلاقیات	زیر طبع	۳	۱۱
تاریخ اخلاقیات	زیر طبع		
اخلاقیات			
اصول فقہ اسلام		۵	۹
اصول شرع محمدی	قسم اول	۳	۹
" " "	قسم دوم	۳	۵
اصول انگریزی قانون معاہدہ	(زیر ترجمہ)		
دستوری قانون	(زیر طبع)		
انتخاب اصول دھرم شاستر	قسم اول	۱	۱۱
" " " "		۱	۹
قانون روما		۴	۱۴
قدیم قانون	(زیر طبع)		
لغت قانونی	زیر تالیف		
اصول قانون	قسم اول	۴	۱۰
" "	قسم دوم	۴	۵
معقولات قانون	(زیر تالیف)		
اصول قانون حصہ دوم		۴	۱۴
قانون ٹارٹ	قسم اول	۳	۷
" "	قسم دوم	۳	۳
قانون بین الاقوام		۶	۹
ریاضیات			
علم ہیئت کروی	(زیر ترجمہ)		
ماسکونیات		۵	۱۳
نظریہ معادلات جلد اول	(زیر نظر ثانی)		
" " جلد دوم	(زیر نظر ثانی)		
جبر و مقابلہ	(مجوزہ)		
علم ہندسہ نظری	(زیر نظر ثانی)		
علم الحیل	(زیر نظر ثانی)		
سکونیات	(زیر ترجمہ)		
علم حرکت	(مجوزہ)		
جبر و مقابلہ حصہ دوم	(مجوزہ)		

نام کتاب	کیفیت	کلدار روپیہ	کلدار آنہ
ہندسی مخروطات		۴	۶
تفرقی مساواتیں	قسم اول	۲	۶
〃 〃	قسم دوم	۲	۴
احصا کا ابتدائی رسالہ حصہ اول	قسم اول	۵	۲
〃 〃 〃	قسم دوم	۴	۱۴
〃 〃 〃 حصہ دوم		۶	۱۰
ہندسہ تحلیلی	قسم اول	۶	۱۵
〃 〃	قسم دوم	۶	۶
جبر و مقابلہ حصہ اول		۴	۱۳
احصا	(زیر تالیف)		
ہندسہ تحلیلی	(زیر تالیف)		
ہندسہ مستوی	(زیر طبع)		
ہندسی مخروطات	(زیر طبع)		
جبر و مقابلہ حصہ دوم	قسم اول	۶	۰
〃 〃 〃	قسم دوم	۵	۹
علم ہندسہ		۲	۱۰
ہندسہ مجسمات		۲	۱۲
علم مثلث مستوی	(زیر نظر ثانی)		
سکونیات			
علم حرکت (ذرہ و اجسام استوار)	(زیر نظر ثانی)		
علم حرکت		۵	۴
سکونیات		۵	۵
سکون سیالات	قسم اول	۵	۵
〃 〃	قسم دوم	۴	۱۴
علم مثلث حصہ اول		۵	۸
〃 〃 حصہ دوم	قسم اول	۴	۰
〃 〃 〃	قسم دوم	۴	۱۱
ترسیمات و مساوات	قسم اول	۳	۱۲
〃	قسم دوم	۳	۸
علم ہیئت		۴	۱۴
علم مثلث کروی			
طبیعیات			
نصاب ریاضی برائے طلبائے طبیعیات	(زیر طبع)		

نام کتاب	کیفیت	کلدار روپیہ	کلدار آنہ
طبیعی مناظر	(زیر تالیف)		
طبیعیات عملی حصہ اول (مادہ کے خواص اور حرارت)		۴	۰
〃 〃 حصہ دوم (آواز و روشنی)	قسم اول	۳	۵
〃 〃 〃	قسم دوم	۳	۲
〃 〃 حصہ سوم (مقناطیس و برق)	قسم اول	۵	۰
〃 〃 〃	قسم دوم	۴	۸
طبیعیات حصہ اول (مادہ کے خواص)		۵	۷
〃 〃 دوم (حرارت)		۵	۲
〃 〃 سوم (نور)	قسم اول	۴	۶
〃 〃 〃	قسم دوم	۴	۲
〃 〃 چہارم (آواز)	قسم اول	۵	۶
〃 〃 〃	قسم دوم	۵	۰
〃 〃 پنجم (مقناطیس)	قسم اول	۳	۹
〃 〃 〃	قسم دوم	۳	۶
〃 〃 ششم (برق)			
طبیعیات حصہ اول (بنیادی پیمائش)		۴	۱۳
طبیعیات حصہ دوم (حرارت)		۴	۱۵
طبیعیات حصہ سوم (نور)		۳	۱۴
〃 〃 چہارم (آواز)		۲	۱۴
〃 〃 پنجم (مقناطیس)		۲	۱۰
〃 〃 ششم (برق)		۴	۱۳
طبیعیات برائے میٹرکولیشن حصہ اول		۲	۵
〃 〃 〃 حصہ دوم			
طبیعیات عملی حصہ اول		۲	۱۰
〃 〃 حصہ دوم		۳	۴
〃 〃 حصہ سوم		۲	۱۲
کیمیا			
کیمیا برائے انٹرمیڈیٹ حصہ اول	قسم اول	۴	۱۱
〃	قسم دوم	۴	۶
〃 〃 〃 حصہ دوم	قسم اول	۷	۲
〃	قسم دوم	۶	۹
〃 〃 حصہ سوم	قسم اول	۳	۶
〃	قسم دوم	۳	۲

		کلدار روپیہ	آنہ
عملی کیمیا	قسم اول	۶	۲
" "	قسم دوم	۵	۱۰
غیر نامیاتی کیمیا	(زیر ترجمہ)		
نامیاتی کیمیا جلد اول	(زیر نظر ثانی)		
" " جلد دوم	(زیر نظر ثانی)		
نامیاتی کیمیا		۳	۱۳
عملی نامیاتی کیمیا		۵	۶
نظری نامیاتی کیمیا	(زیر طبع)		
طبیعی کیمیا	(زیر ترجمہ)		
کیمیا برائے میٹرکیولیشن		۲	۸
نصاب عملی کیمیا	(زیر تالیف)		
غیر نامیاتی کیمیا	(زیر ترجمہ)		
غیر نامیاتی کیمیا حصہ اول	قسم اول	۹	۴
" " " "	قسم دوم	۸	۱۰
" " " حصہ دوم	(زیر ترجمہ)		
طبیعی کیمیا حصہ اول		۶	۴
" " حصہ دوم	(زیر طبع)		

حیاتیات

مبادی حیوانیات برائے طلبائے ہند	(زیر طبع)		
حیوانیات برائے طلبائے طبی	(زیر ترجمہ)		
لغت اصطلاحات حیاتیات			
نباتیات حصہ اول	(زیر طبع)		
مبادی نباتیات حصہ دوم	(زیر نظر ثانی و طبع)		
عملی حیوانیات	(زیر طبع)		
نباتیات عملی	(زیر طبع)		
حیوانیات	(زیر ترجمہ)		

طب

امراض الاطفال	(زیر ترجمہ)		
تشریح عملی جلد اول			
تشریح عملی جلد دوم	(زیر طبع)		
تشریح عملی جلد سوم	(زیر طبع)		
طب قانونی	(زیر نظر ثانی)		
طبی لغت	(زیر ترجمہ)		
امراض النساء	(زیر نظر ثانی)		
اصول صحت اور صحت عامہ	(زیر نظر ثانی)		
علم الادویہ حصہ اول	(زیر طبع)		
" " حصہ دوم	(زیر نظر ثانی)		
تشریح (اناٹمی) حصہ اول جنینیات	(زیر طبع)		
" " حصہ دوم نسیجیات	(زیر طبع)		
" " حصہ سوم عظمیات		۷	۱
" " حصہ چہارم عضلیات	(زیر طبع)		
" " حصہ پنجم مفصلیات	(زیر طبع)		
" " حصہ ششم عروقیات	(زیر طبع)		
" " حصہ ہفتم عصبیات	(زیر طبع)		
" " حصہ ہشتم حشائیات	(زیر طبع)		
امراضیات اور مرضی تشریح	(زیر نظر ثانی)		
کیمیائی فعلیات	(زیر طبع)		
فعلیات (فزیالوجی) حصہ اول	(زیر طبع)		
" " حصہ دوم	(زیر طبع)		
" " حصہ سوم	(زیر طبع)		
سریریاتی طریقے	(زیر نظر ثانی)		
صحیفہ جرثومیات	(زیر نظر ثانی)		
علم الجراحت	(زیر ترجمہ)		
تجربی فعلیات		۳	۶
نسیجیات حصہ اول	(زیر طبع)		
" حصہ دوم	(زیر طبع)		
عملی طب	(زیر ترجمہ)		
علم الولادت	(زیر نظر ثانی)		
عملیاتی جراحت	(زیر ترجمہ)		
امراض چشم	(زیر ترجمہ)		

انجینیری

نظریہ و تجویز تعمیر	(زیر ترجمہ)		
اطلاقی میکانیات جلد اول	(زیر طبع)		
صنعتی برق	(زیر ترجمہ)		
میکانیت	(زیر ترجمہ)		

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
آبپاشی	(زیر طبع)		
محکم کنکریٹ مجوزات عملی	(زیر طبع)		
محکم کنکریٹ مجوزات نظری	(زیر طبع)		
علم ساخت صنوارض و طبقات الارض	(زیر ترجمہ)		
اطلاقی میکانیات	(زیر ترجمہ)		
اطلاقی میکانیات جلد دوم	(زیر طبع)		
نظریہ حرارتی انجن	(زیر ترجمہ)		
صفاری احصا حصہ اول		۳	۱
〃 〃 حصہ دوم		۳	۱
〃 〃 حصہ سوم		۲	۱۰
ماقوائیات	(زیر ترجمہ)		
ماقوائیات	(زیر ترجمہ)		
انجنیری کارخانہ کے عملی چالیس سبق		۲	۱۰
مضبوطی اشیاء	(زیر طبع)		
مساحت حصہ اول		۳	۵
〃 حصہ دوم		۳	۶
فلزیات			
بھاپ انجن	(زیر طبع)		
اشیاء تعمیر		۳	۹
چنائی	(زیر ترجمہ)		
نجاری		۲	۸
مٹی کا کام	(زیر ترجمہ)		
تقدمہ کی مثالیں			
تعمیر عمارت		۲	۶
پلین	زیر طبع		
سڑکیں		۳	۳
ریل کی سڑکیں	(زیر طبع)		
آبپاشی کے کام جلد اول	(زیر طبع)		
مشین خانے کے آلات اور طریقے	(زیر ترجمہ)		
آبپاشی کے کام			
آب رسانی	(زیر طبع)		
موریات و مسیلیات		۳	۱
نقشہ کشی حصہ اول		۳	۱۴

کتاب		کلدار روپیہ	کلدار آنہ
نقشہ کشی حصہ دوم		۲	۱۵
پیمائش حصہ اول	(زیر طبع)		
〃 〃	(زیر طبع)		
خلاصہ طبقات الارض ہند		۱	۱۴
مشین کی نقشہ کشی	(زیر ترجمہ)		
متفرقات			
مجموعہ اصطلاحات	(زیر ترجمہ)		
دیوان حافظ		۲	
حمایت الادب		۰	۹
انوار رحمت		۰	۴
مثنوی شریف مولانا روم ؒ			

دکن اور شہر یار دکن

از مولوی مخدوم علی صاحب صدر مدرس مڈل سکول مالوی

ریاست حیدرآباد ایک عظیم الشان ریاست اور مسلمانوں کی دنیا میں سب سے بڑی شاندار سلطنت ہے۔ اپنے رقبہ کی وسعت، آبادی کی کثرت، آمدنی کی فراوانی، تہذیب و تمدن کی رفعت، علوم و فنون کی ترقی، سیاست و حکومت کی برتری، مذہبی آزادی اور سب سے زیادہ اپنے فرماں روا کی بزرگی و جلالت کے لحاظ سے آج ہندوستان کی تمام ریاستوں کی سرتاج ہے۔ بلحاظ رقبہ و آبادی ہندوستان کی دیسی ریاستوں اور یورپ کی کئی سلطنتوں سے بڑی ہے۔ یعنی اس کا رقبہ انگلستان و اسکاٹ لینڈ دونوں کے مجموعی رقبہ سے بڑھکر، انگلستان اور ویلز کے مجموعی رقبہ سے بھی بقدر ۲/۵ زیادہ آئرلینڈ کے رقبہ کا ڈہائی گنا، میسور کے رقبہ کے سہ چند سے کچھ ہی کم اور ٹراونکور سے تو دس گنا بڑھا ہوا ہے۔ جو عظمت و اقتدار اور مخصوص اختیارات اسکو حاصل ہیں وہ کسی دیسی ریاست کو نصیب نہیں بلکہ ہندوستانی ریاستوں پر اس کو فوقیت حاصل ہے۔

حضرت اقدس و اعلیٰ حضور پر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر۔ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے عہد میمنت نے تاریخ دکن میں جس شاندار باب کا اضافہ کیا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ بھی پیش نہیں کر سکتی۔ حضور پر نور کا دور حکومت سلطنت آصفیہ کی تاریخ کا وہ عہد زریں ہے جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں بمشکل مل سکیگی۔ اعلیٰحضرت کی نصفت پروری، عدل گستری رعایا نوازی، بیدار مغزی، علم دوستی، نکتہ سنجی نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلام میں ضرب المثل ہیں۔

حضرت اقدس و اعلیٰ جب مسند نشین شاہی پر جلوہ افروز ہوئے تھے اس وقت ملک کی جو حالت تھی اس سے ناظرین بخوبی واقف ہونگے اس لئے یہاں بخوف طوالت اسکو بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس پچیس سالہ مدت میں جو نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ وہ صرف خسرو دکن کی بیدار مغزی کا نتیجہ ہے۔ سلطنت کے تمام شعبوں میں جو حیرت انگیز انقلاب ہوا ہے اس کی تفصیل بیان کرنے کے لئے ایک علحدہ کتاب کی ضرورت ہے ان شاندار ترقیات کے علاوہ بعض ایسے کام بھی ہوئے ہیں جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائینگے۔

میں یہاں اسوقت صرف تعمیرات کی وسعت اور علمی ترقی کا خاکہ مختصراً پیش کروں گا جس سے ترقیات کا اندازہ ہو جائے۔

تعمیرات کی وسعت

عمارات:۔ حضرت اقدس و اعلیٰ نے تعمیر امکنہ میں خوب دلچسپی لی ہے مسلمان بادشاہوں میں ہر خاندان میں ایک بادشاہ ایسا گذرا ہے جس نے فن تعمیر میں اپنے پیشروؤں سے زیادہ دلچسپی لی ہے جس کی وجہ سے اس کا عہد نمایاں رہا۔ چنانچہ خاندان مغلیہ میں سلطان شہاب الدین شاہجہاں۔ خاندان عادل شاہیہ میں سلطان محمد عادل شاہ، خاندان قطب شاہیہ میں سلطان محمد قلی قطب شاہ کا عہد فن تعمیر میں بے حد نمایاں رہا۔ فرماں روایان خاندان آصفیہ میں اعلیٰحضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر نے سب سے زیادہ توجہ اس جانب مبذول فرمائی جس کا ثبوت جدید شاندار عمارتوں سے ملتا ہے۔ عدالت العالیہ۔ شفاخانہ عثمانیہ دواخانہ یونانی سٹی کالج۔ جاگیردار کالج۔ کتب خانہ آصفیہ عمارات جامعہ عثمانیہ مسجد باغ عامہ۔ نمائش گاہ معظم جاہی مارکٹ۔ جوبلی ہال باغ عامہ۔ مسافرخانہ بساحل رود موسیٰ کے سرسبز و شاداب چمن بڑے بڑے تالاب۔ پل۔ جدید سڑکیں وغیرہ یہ تمام اپنے اولوالعزم بانی کی زندہ یادگاریں ہیں اور تاریخ میں ایک مستقل باب کی گنجائش رکھتی ہیں۔ ان عمارتوں کی تعمیر میں کروڑوں روپیہ صرف ہو گئے ان کے علاوہ دار السلطنت میں قدیم آبادی کی اصلاح آبادی اور سڑکوں کی توسیع و آرائش شہر پر کثیر مصارف برداشت کرنے پڑے

تالاب:۔ جب سے حضرت اقدس و اعلیٰ نے سلطنت کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اس وقت سے ابتک جو عظیم الشان کارہائے آب پاشی سرانجام پا چکے یا پا رہے ہیں ان کی تفصیل کے لئے ایک علحدہ دفتر کی ضرورت ہے کروڑوں روپیہ تالابوں کی تعمیر ترمیم اور نگہداشت پر صرف ہو رہا ہے۔

ممالک محروسہ میں کوئی قدرتی جھیل نہیں جسقدر تالاب ہیں وہ دریاؤں کی وادیوں میں بند باندھکر اغراض آبپاشی کیلئے بارش کا پانی جمع کرنیکیلئے مصنوعی طور پر بنائے گئے ہیں۔ ان میں

چند اسقدر بڑے ہیں کہ ان پر قدرتی جھیل کا اطلاق ہوسکتا ہے۔

ممالک محروسہ میں چھوٹے بڑے تالابوں کی تعداد ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے جن میں سے سترہ ہزار تالابوں سے ذرائع آبپاشی کا کام لیجاتا ہے۔ چند مہتم بالشان تالاب حسب ذیل ہیں:- نظام ساگر۔ عثمان ساگر۔ حمایت ساگر۔ حسین ساگر۔ میر عالم۔ رائن پلی پوچارم۔ پاکھال۔ سنگر بھوپالم۔ رامپا۔ لکناورم۔ پانل مرمڈ۔ پالیر۔ ویرا۔ وغیرہ۔

سڑکیں:- سڑک بنانا ہمیشہ بادشاہوں کا خاص فرض مانا گیا ہے سڑکیں بنتی اور جن کے ذریعہ آمد و رفت ہوتی اور نقل و حمل میں مدد ملتی تھی حضور پرنور نے ذرائع حمل و نقل کی ترقی میں خوب دلچسپی لی ہے۔ عہد عثمانی میں بے شمار جدید سڑکیں تیار ہوئیں۔ تعمیر کی رفتار دن بدن تیز ہوتی جارہی ہے۔ اضلاع کو دار السلطنت، دوسرے اضلاع اور تعلقات سے سڑکوں کے ذریعہ ملایا جارہا ہے۔

پل:- حمل و نقل کی سہولت کی خاطر بڑے بڑے دریاؤں پر پل تیار ہوچکے ہیں۔ اور بعض زیر تعمیر ہیں۔ انکی تعمیر میں لاکھوں روپیہ صرف ہوئے ہیں

علمی ترقی

قدیم زمانہ میں یہاں تعلیم کا خوب چرچا رہا ہے۔ اوس زمانہ کے علمی کارنامے از حد حیرت ناک اور قابل تحسین ہیں لیکن اعلحضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں تعلیم کا رواج بہت عام ہوگیا ہے۔ اس بیدار مغز روشن ضمیر اور علم پرور بادشاہ نے اپنی دوربینی بلند نظری اور فیاضی سے کام لیکر ملک میں علوم و فنون کے سرچشمے جاری کردئے تاکہ اس کی آبیاری سے گلشن دکن سرسبز و شاداب ہو اور ہر مذہب و ملت کے افراد کی تشنہ لبی دور ہو۔

جب عثمانیہ یونیورسٹی کی تجویز پیش ہوئی تو حضرت اقدس و اعلیٰ نے جن کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ یہ بات قدرت نے مختص کر رکھی تھی کامل دوراندیشی کے ساتھ اپنے فرمان عطوفت نشان مصدرہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ کے ذریعہ اس کے قیام کی منظوری عطا فرماکر دنیا کے سامنے شاندار کارنامہ پیش کردیا۔ جامعہ عثمانیہ کے انعقاد و قیام کے متعلق جو منشور خداوندی نافذ ہوا ہے اس کے چند فقرے حسب ذیل ہیں:-

"چونکہ مابدولت و اقبال کو اپنی عزیز رعایا کی فلاح و بہبود بدرجہ اتم مدنظر ہے اور یہ مقصد اعلیٰ صرف اس صورت میں بوجہ احسن حاصل ہوسکتا ہے جبکہ موجودہ انتظام تعلیم ممالک محروسہ سرکار عالی کو بیرونی جامعات سے مناسب حد تک آزاد و مستغنی کرکے اعلیٰ تعلیم کا انتظام ملکی خصوصیات و حالات کے اعتبار سے خود اندرون ملک کیا جائے لہذا مابدولت و اقبال حکم صادر فرماتے ہیں کہ:-

(۱) حیدرآباد دکن میں ایک جامعہ بنام جامعہ عثمانیہ یکم محرم الحرام ۱۳۳۷ھ سے قائم کیجائے۔

(۲) جامعہ عثمانیہ کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی، اخلاقی، ادبی، فلسفی، طبعی، تاریخی، طبی، قانونی، زراعتی، تجارتی، اعلیٰ تعلیم کا اور دیگر مفید علوم و فنون و سودمند پیشوں اور صنعت و حرفت وغیرہ سکھانے اور ان سب میں تحقیقات و ترقی کا انتظام کرے۔

(۳) جامعہ عثمانیہ کی خاص خصوصیت یہ ہوگی کہ جملہ علوم کی تعلیم زبان اردو میں دیجائے گی اور اسی کیساتھ انگریزی زبان و ادب کی تعلیم لازمی ہوگی"

اس فرمان کے ایک ایک حرف سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس و اعلیٰ کو کس درجہ اپنی رعایا سے محبت ہے اور رعایا کی تعلیم و بہبودی کا کسقدر خیال خاطر اقدس میں جاگزیں ہے۔ جامعہ عثمانیہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ہندوستان میں پہلی یونیورسٹی ہے جس میں انگریزی زبان و ادب لازمی ہے اور دوسرے فنون کی تعلیم زبان اردو میں دیجاتی ہے۔ یہ پہلا وقت ہے کہ زبان اردو اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ قرار پائی اس میں شک نہیں کہ دکن اردو لٹریچر کا مولد و وطن اصلی ہے اس کی پیدائش اور ابتدائی ترقی مملکت آصفیہ ہی کے حدود کے اندر ہوئی ہے اور اردو ادب نے بڑا عروج حاصل کیا۔ گویا زبان اردو کا آفتاب دکن ہی سے طلوع ہوا۔ اور آج دہلی لکھنؤ اور پنجاب کا چکر لگاتا ہوا حیدرآباد ہی پر آب و تاب سے چمک رہا ہے اردو زبان کا یہ دور جو اعلحضرت سلطان العلوم کے عہد سلطنت میں شروع ہوا ہے وہ اپنی عظمت اور شوکت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے ذریعہ تعلیم اردو قرار دئے جانے کی وجہ سے اکثر اصحاب کو جامعہ عثمانیہ کی کامیابی کے متعلق بہت شبہات تھے لیکن اس کی کامیابی نے عام نکتہ چینیوں کا قلع و قمع کردیا ہے۔ اب علمی دنیا کو اس کا ثبوت مل چکا ہے کہ جامعہ عثمانیہ ایک حقیقت رکھتی ہے۔ ہر چہار طرف سے بطور ایک تاریخی یادگار کے اس کی تحسین و آفرین کیجارہی ہے۔ اور یورپ کے مبصرین تعلیم اسکو بنظر استحسان دیکھ رہے ہیں۔ جامعہ کے فرزندوں نے نہ صرف برطانوی ہند کی جامعوں میں بلکہ یورپ کی مشہور سے مشہور اور ممتاز یونیورسٹیوں میں امتیاز حاصل کیا ہے وہ ہندوستان کی قدیم سے قدیم جامعہ کیلئے بھی باعث فخر ہے



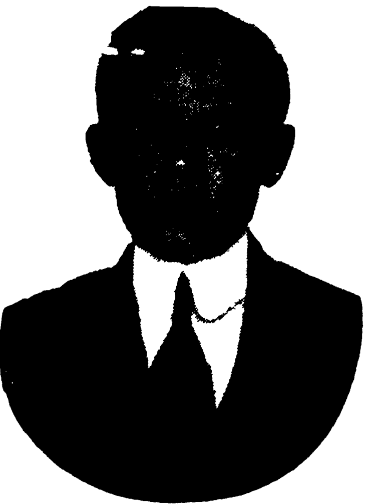
مسٹر محمد علی جناح



سر عبدالرحیم



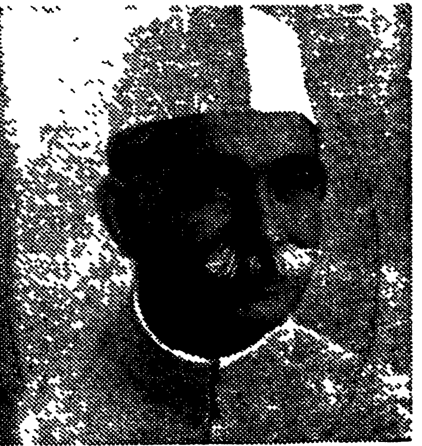
ڈاکٹر انصاری



مولانا حالی مرحوم



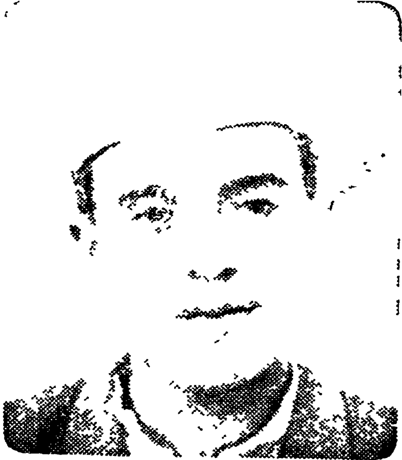
نواب صاحب چھتاری



مسولینی



گاندھی جی



جواہرلال جی نہرو



بابو راجندر پرشادجی
صدر کانگرس



مالوی جی



مسز نیڈو



ڈاکٹر امبیدکر

چند اردو اخبارات و رسائل کے نام

۱- وحدت دہلی روزانہ۔ اڈیٹر سید عاشق علی صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔ مالک مولانا مظہر الدین صاحب

۲- ملت دہلی روزانہ۔ اڈیٹر سید محمد جعفری صاحب۔ صفحات ۱۰۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔ نہایت متین و سنجیدہ۔

۳- وطن دہلی روزانہ۔ اڈیٹر شیونرائن بھٹناگر صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی اسکے کارٹون ہمیشہ ہوتے ہیں

۴- تیج دہلی روزانہ۔ اڈیٹر دھرمپال گپتا صاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔

۵- منصف دہلی روزانہ۔ اڈیٹر سید عبد العزیز صاحب صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۶- اقدام دہلی روزانہ۔ اڈیٹر محمد مرزا صاحب۔ صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۷- خادم دہلی روزانہ۔ اڈیٹر کیف صاحب دہلوی صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۸- انقلاب لاہور روزانہ۔ اڈیٹر غلام رسول صاحب مہر صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹- زمیندار لاہور روزانہ۔ اڈیٹر مولانا اختر علی صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی آجکل بند ہے۔

۱۰- سیاست لاہور روزانہ۔ اڈیٹر سید حبیب صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی آجکل بند ہے۔

۱۱- اکالی لاہور روزانہ۔ اڈیٹر سردار گوردت سنگھ صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی (سکھوں کا آرگن)

۱۲- ملاپ لاہور روزانہ۔ اڈیٹر خوشحال چند صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔

۱۳- ویر بھارت لاہور روزانہ۔ ہندو آرگن۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۴- پرتاپ لاہور۔ روزانہ۔ اڈیٹر مہاشہ کرشن۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔

۱۵- احسان لاہور روزانہ۔ اڈیٹر۔ مرتضیٰ احمد خاں۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔ مالک ملک نور الٰہی

۱۶- مجاہد لاہور روزانہ۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ احراری۔

۱۷- بھارت ملاپ لاہور روزانہ۔ اڈیٹر لالہ یش راج صاحب صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۸- الفضل قادیان روزانہ۔ اڈیٹر غلام نبی خانصاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ قادیانیوں کا آرگن۔

۱۹- ہند جدید کلکتہ روزانہ۔ اڈیٹر مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ کانگریسی۔

۲۰- عصر جدید کلکتہ روزانہ۔ اڈیٹر عبد الجبار صاحب وحیدی صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی (خلافتی)

۲۱- حقیقت لکھنؤ روزانہ۔ اڈیٹر انیس احمد صاحب عباسی صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۲۲- اودھ اخبار لکھنؤ۔ روزانہ۔ اڈیٹر گوپی لال صاحب ماتھر صفحات چار۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۲۳- صداقت لکھنؤ روزانہ۔ صفحات چھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۲۴- حق لکھنؤ روزانہ۔ اڈیٹر عبد الرؤف صاحب عباسی صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۲۵- ہمدم لکھنؤ روزانہ۔ اڈیٹر نواب عبد اللہ خانصاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۲۶- ہلال بمبئی روزانہ۔ اڈیٹر غلام احمد خانصاحب آرزو صفحات آٹھ۔ مصور۔ کانگریسی۔

۲۷- انصاف بمبئی روزانہ۔ اڈیٹر سید علی حسن صاحب صفحات چھ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۲۸- خلافت بمبئی روزانہ۔ اڈیٹر مولانا شوکت علی صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ خلافتی۔

۲۹- پیام حیدر آباد دکن روزانہ۔ اڈیٹر قاضی عبد الغفار صاحب۔ صفحات چھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۳۰- رہبر دکن حیدر آباد دکن روزانہ۔ اڈیٹر سید احمد محی الدین۔ صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۷

۳۱ - صحیفہ حیدرآباد دکن روزانہ ۔ اڈیٹر مولوی اکبر علی صاحب
صفحات چار ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۳۲ - مشیر دکن حیدرآباد دکن روزانہ
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۳۳ - شیر رنگون روزانہ ۔ اڈیٹر سید ظہور شاہ صاحب ۔
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۳۴ - الامان دہلی سہ روزہ ۔ اڈیٹر مولوی مظہر الدین صاحب ۔
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۳۵ - الجمعیۃ دہلی سہ روزہ اڈیٹر ہلال احمد زبیری ۔
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ نیم کانگریسی ۔

۳۶ - دستور دہلی سہ روزہ اڈیٹر محمد مرزا صاحب صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۳۷ - قومیت لاہور سہ روزہ ۔ اڈیٹر بشیر احمد صاحب ۔
صفحات بارہ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۳۸ - پیغام صلح لاہور سہ روزہ اڈیٹر محمد انعام الحق صاحب
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگری ۔

۳۹ - اصلاح سرینگر سہ روزہ ۔ اڈیٹر غلام احمد میر صاحب
صفحات آٹھ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۴۰ - البرق سرینگر سہ روزہ ۔ اڈیٹر رام اسے صابر صاحب
صفحات چار ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۴۱ - حقیقت سرینگر سہ روزہ اڈیٹر پیر مبارک شاہ صاحب
صفحات چار ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۴۲ - سرفراز لکھنو ۔ سہ روزہ ۔
صفحات بارہ ۔ غیر مصور ۔ شیعہ کانفرنس کا آرگن

۴۳ - مدینہ بجنور ۔ سہ روزہ ۔ اڈیٹر نصر اللہ خاں صاحب عزیز
صفحات بارہ غیر مصور ۔ نیم کانگریسی ۔

۴۴ - اردو گزٹ رنگون سہ روزہ اڈیٹر عجیب چند شرما
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۴۵ - مسلم پٹنہ سہ روزہ ۔ اڈیٹر سید منظر علی ندوی صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ نیم کانگریسی ۔

۴۶ - اتحاد پٹنہ سہ روزہ ۔
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۴۷ - ریاست دہلی ہفتہ وار ۔ اڈیٹر دیوان سنگھ صاحب مفتون
صفحات بیالیس ۔ مصور ۔ کانگریسی ۔

۴۸ - سوراجیہ دہلی ہفتہ وار ۔ اڈیٹر شنبھوناتھ صاحب چوپڑہ
صفحات بارہ ۔ غیر مصور ۔ سرکار پرست ۔

۴۹ - پیسہ اخبار لاہور ۔ اڈیٹر عبدالمجید صاحب ۔ صفحات بیس ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۵۰ - انتخاب لاجواب لاہور ۔ ہفتہ وار ۔ اڈیٹر عبدالمجید صاحب ۔ صفحات اٹھائیس ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۵۱ - پنچ لکھنو ہفتہ وار ۔ اڈیٹر مولانا عبدالماجد صاحب
صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ ظریف ۔

۵۲ - اودھ پنچ لکھنو ہفتہ وار ۔ اڈیٹر سجاد حسین صاحب
صفحات بارہ ۔ مصور ۔ ظریف ۔

۵۳ - سرپنچ لکھنو ہفتہ وار ۔ اڈیٹر شوکت صاحب تھانوی
صفحات بارہ ۔ مصور ۔ ظریف ۔

۵۴ - سالار بمبئی ۔ ہفتہ وار ۔ اڈیٹر یعقوب علی عرفانی صاحب ۔ صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۵۵ - خاتون بمبئی ہفتہ وار ۔ اڈیٹر زینب خاتون صاحبہ
صفحات اٹھارہ ۔ مصور ۔ حمایت نسواں ۔

۵۶ - حمایت اسلام لاہور ہفتہ وار ۔ اڈیٹر شیخ حسن الدین صاحب ۔ صفحات سولہ ۔ غیر مصور ۔ انجمن حمایت اسلام کا آرگن ۔

۵۷ - دین دنیا دہلی ہفتہ وار ۔ اڈیٹر شوکت علی فہمی صاحب
صفحات بتیس مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۵۸ - منادی دہلی ہفتہ وار ۔ اڈیٹر بھیا فقیر عشقی صاحب
صفحات اٹھارہ ۔ مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۵۹ - پارس لاہور ہفتہ وار ۔ اڈیٹر لالہ کرم چند صاحب
صفحات بیس ۔ مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۶۰ - مشیر وطن بھوپال ہفتہ وار ۔ اڈیٹر بھگوان دیال صاحب نشاط ۔ صفحات چھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۶۱ - رنبیر جموں ۔ ہفتہ وار ۔ اڈیٹر ملک راج صراف صاحب ۔ صفحات سولہ ۔ غیر مصور نیشنلسٹ ۔

۶۲ - **کانفرنس گزٹ علیگڈھ** ہفتہ وار - اڈیٹر محمد اکرام اللہ خانصاحب ۔ صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آرگن

۶۳ - **کلکتہ ویکلی کلکتہ** ہفتہ وار - اڈیٹر عبدالودود صاحب صفحات اٹھائیس مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۶۴ - **پریم لاہور** ہفتہ وار - اڈیٹر مولانا تاجور صاحب ۔ صفحات چوبیس ۔ مصور ۔ بچوں کا اخبار ۔

۶۵ - **مصور بمبئی** ہفتہ وار - اڈیٹر محمد نظیر صاحب ۔ صفحات اٹھائیس ۔ مصور ۔ فلم ریویو ۔

۶۶ - **شریعت عبداللہ پور (لائل پور)** ہفتہ وار - اڈیٹر حبیب احمد صاحب ۔ صفحات سولہ ۱۶ ۔ غیر مصور ۔ مذہبی

۶۷ - **ہمدرد سرینگر** ہفتہ وار - اڈیٹر ایس ایس نشاط صاحب صفحات اٹھارہ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۶۸ - **رشی امرتسر** ہفتہ وار - اڈیٹر کشن چند صاحب گلشن صفحات بارہ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۶۹ - **عبرت ہوڑہ** ہفتہ وار - اڈیٹر جوہر صاحب ۔ صفحات بیس ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۰ - **شیعہ لاہور** ہفتہ وار - ملک صادق علی صاحب ۔ صفحات سولہ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۱ - **نیر اسلام لاہور** ہفتہ وار - اڈیٹر غلام نبی صاحب صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۲ - **غریب کانپور** ہفتہ وار - اڈیٹر شوکت صاحب بھوپالی صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۳ - **البشیر اٹاوہ** ہفتہ وار اڈیٹر مولانا محمد بشیر الدین صاحب صفحات چھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۴ - **مجیب فرخ آباد** ہفتہ وار - اڈیٹر حفیظ صاحب مجیبی صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۵ - **امید ناگپور** ہفتہ وار - اڈیٹر حکیم اسرار احمد صاحب صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۶ - **ہمدرد سرحد بنوں** ہفتہ وار - اڈیٹر ٹی سی چوپڑہ صفحات دس ۔ غیر مصور ۔ نیشنلسٹ ۔

۷۷ - **نظارہ لکھنؤ** ہفتہ وار - اڈیٹر سید ظفر عباس صاحب نقوی ۔ صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۸ - **ذوالقرنین بدایوں** ہفتہ وار - اڈیٹر نظامی صاحب بدایونی ۔ صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۷۹ - **مسلم راجستان** ہفتہ وار - اڈیٹر عبدالعزیز خاں پٹنی صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۸۰ - **البرہان اکولہ** ہفتہ وار - اڈیٹر سید زوار حسین صاحب صفحات چھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۸۱ - **پریم پرچارک آگرہ** ہفتہ وار - اڈیٹر صاحب داس جی صاحب ۔ صفحات بیس ۔ غیر مصور ۔ رادھا سوامی فرقہ کا آرگن ۔

۸۲ - **دلچسپ فتحپور ہسوہ** ہفتہ وار - اڈیٹر ظہور الحسن صاحب صفحات بارہ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۸۳ - **ینگ پنجاب لاہور** ہفتہ وار - اڈیٹر کنور بہادر سنگھ صاحب ۔ صفحات بیس ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی

۸۴ - **مشرق گورکھپور** ہفتہ وار - اڈیٹر محمد قربان صاحب صفحات سولہ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۸۵ - **سوداگر بریلی** ہفتہ وار - اڈیٹر چودھری اشتیاق احمد صاحب ۔ صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ مسلم پنجابی تاجران کا آرگن ۔ ۱۹

۸۶ - **عارف غازی پور** ہفتہ وار - اڈیٹر منشی عبدالحمید صاحب عارف ۔ صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۸۷ - **اہلسنت والجماعت امرتسر** ہفتہ وار - اڈیٹر مولوی ابوتراب عبدالحق صاحب ۔ صفحات بارہ ۱۲ ۔ غیر مصور مذہبی ۔

۸۸ - **خبر وار دہلی** ہفتہ وار - اڈیٹر آر سی لہری صاحب صفحات چار ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۸۹ - **شملہ سماچار شملہ** ہفتہ وار - اڈیٹر پروانہ صاحب اوڑوی ۔ صفحات بیس ۲۰ ۔ مصور ۔ آریہ سماجی ۔

۹۰ - **انیس سہسوان** ہفتہ وار - اڈیٹر مرزا عبدالجمیل بیگ صاحب ۔ صفحات بارہ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۹۱ - **سرفروش کلکتہ** ہفتہ وار - اڈیٹر مرزا یاور علی صاحب صفحات سولہ ۔ مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۹۲ - **المجاہد پونچھ** ہفتہ وار - اڈیٹر شیخ ضیاء الحسن صاحب صفحات آٹھ ۔ غیر مصور ۔ غیر کانگریسی ۔

۹۳ - انصاف انبالہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر حافظ شیر محمد صاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹۴ - بھوپال پنچ بھوپال ہفتہ وار۔ اڈیٹر بھگوان دیال صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ ظریف۔

۹۵ - پنچ بہادر بمبئی ہفتہ وار۔ اڈیٹر عثمان محمد صاحب صفحات بارہ۔ مصور۔ ظریف۔

۹۶ - مسلم راجپوت گڈھ شنکر۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر چودھری احمد خاں صاحب۔ صفحات بیس۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹۷ - الفقیہ امرتسر۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر ابو ریاض معراج الدین صاحب۔ صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ مذہبی

۹۸ - سرگذشت علیگڈھ۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر ابراہیم بیگ صاحب صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۹۹ - الکلام بنگلور۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر کے۔ ام ظفری صاحب صفحات بیس۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۰۰ - نقاد بمبئی۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر نیاز احمد خاں صاحب صفحات بیس۔ مصور۔ ظریف۔

۱۰۱ - شباب بمبئی ہفتہ وار۔ اڈیٹر قیصر صاحب صفحات بیس مصور۔ غیر کانگریسی۔ ۲۶۰ ۸

۱۰۲ - مسٹر گزٹ لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر مسٹر علی بخش صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۰۳ - دردمند علیگڈھ ہفتہ وار۔ اڈیٹر حکیم مفتوں صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۰۴ - اہلحدیث امرتسر ہفتہ وار۔ اڈیٹر مولوی ثناء اللہ صاحب صفحات بیس۔ غیر مصور۔ فرقہ اہلحدیث کا آرگن۔

۱۰۵ - قومی اخبار کانپور ہفتہ وار۔ اڈیٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ نوجوان مسلمانوں کا آرگن۔

۱۰۶ - برق بمبئی ہفتہ وار۔ اڈیٹر آغا حشر حشری صاحب۔ صفحات بارہ۔ مصور۔ فلم ریویو۔

۱۰۷ - نگارخانہ لکھنؤ ہفتہ وار۔ اڈیٹر اسد انصاری صاحب صفحات بیس۔ مصور۔ فلم ریویو۔

۱۰۸ - اسد لکھنؤ۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر اسد لکھنوی صاحب صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ نیم کانگریسی۔

۱۰۹ - شیر سرحد پشاور۔ ہفتہ وار۔ جے اس کملا صاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ مہاسبھائی۔

۱۱۰ - رہنما مراد آباد ہفتہ وار۔ اڈیٹر ام اشفاق حسین صاحب صفحات چودہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۱ - مونس اٹاوہ ہفتہ وار۔ اڈیٹر غلام محی الدین صاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۲ - مشیر حقیقی لاہور۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد بشیر صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۳ - آریہ گزٹ لاہور۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر چودھری ویر برت صاحب صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ آریہ سماجی۔

۱۱۴ - ہندوستان پنچ بمبئی ہفتہ وار۔ اڈیٹر عنایت صاحب دہلوی۔ صفحات چوبیس۔ مصور۔ ظریف۔

۱۱۵ - پیام زندگی سرگودھا ہفتہ وار۔ اڈیٹر عبداللطیف خاں صاحب۔ صفحات بیس۔ غیر مصور۔ دیہات کی اصلاح

۱۱۶ - مخبر عالم مراد آباد۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر سید محمد عبد العلی صاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۱۷ - دُر نجف سیالکوٹ۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر عنایت علیشاہ صاحب۔ صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ شیعوں کا آرگن

۱۱۸ - ہندو لاہور۔ ہفتہ وار۔ اڈیٹر دھرم ویر صاحب صفحات بارہ۔ غیر مصور۔ مہاسبھائی۔

۱۱۹ - آریہ مسافر لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر برج لعل صاحب صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ آریہ سماجی۔

۱۲۰ - دبدبۂ سکندری رامپور ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد فضل حسن خاں صاحب۔ صفحات چودہ۔ رامپور کا بہت قدیمی اخبار ہے اور قدیمی روش ہے۔

۱۲۱ - نقیب کراچی ہفتہ وار۔ اڈیٹر عبد العزیز صاحب صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۲۲ - الاصلاح لاہور ہفتہ وار۔ اڈیٹر علامہ مشرقی صفحات سولہ۔ غیر مصور۔ مذہبی۔

۱۲۳ - عزیز ہند جھانسی ہفتہ وار۔ اڈیٹر محمد رفیق صاحب صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۲۴ - جوہر بمبئی ہفتہ وار۔ اڈیٹر مہر محمد خاں صاحب صفحات بیس۔ مصور۔ ادبی۔

۱۲۵ - جین سنسار دہلی ہفتہ وار۔ اڈیٹر دیپ چند صاحب جین

عورتوں کے پرسوت کی بیماری
اور سفید رطوبت دور کرنے کی
زود اثر اور لاثانی دوا
نسوانی رجسٹرڈ



کملاوتی نے کہا۔ بہن تم نے میری صلاح مان کر نسوانی کا استعمال شروع کر دیا۔ تو دیکھو تم کس قدر جلد تندرست ہو گئیں

پھول کماری نے کرسی لیتے ہوئے جواب دیا
ہاں بہن
میں نے تو گویا
دوبارہ زندگی پالی



آجکل ہر گھر میں بیاہی ہوئی اور جوان عورتوں کو سفید سفید رطوبت آنے کی شکایت رہتی ہے جسکی وجہ سے اُن کے بدن میں کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہت تھوڑی عمر میں چہرے کی چمک اور بدن کی پھرتی غائب ہو جاتی ہے۔ یہ رطوبت جسکو پرسوت کی بیماری بھی کہتے ہیں مثل پانی کے سفید سفید قطرہ نکلتا رہتا ہے۔ اور اکثر پیلے رنگ کی گاڑھی گاڑھی سفید رطوبت برابر نکلا کرتی ہے۔ اور کپڑے پر دھبہ آجاتا ہے۔ اسکی وجہ سے تھوڑے دن میں بدن پیلا پڑکے سوکھنے لگتا ہے۔ (۱) ٹانگ میں درد (۲) آنکھ تلے اندھیرا (۳) اُٹھتے بیٹھتے سر چکرانے لگتا ہے (۴) کوئی چیز کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ (۵) ہاتھ پیر کا تلوہ جلتا رہتا ہے (۶) کمر میں درد (۷) طبیعت میں سستی (۸) بھوک نہ لگنا (۹) مرد کی صحبت سے جی گھبرانا (۱۰) حمل نہ رہنا (۱۱) یا حمل گرجانا (۱۲) یا اولاد کمزور پیدا ہونا (۱۳) اولاد پیدا ہوکر زندہ نہ رہنا۔ غرضکہ ان سب بیماریوں کے لئے اگر آپ ہمارے یہاں کی لاجواب دوا نسوانی استعمال کرائیں گے۔ تو خدا چاہے تو عورت کی جملہ مندرجہ بالا شکایتیں جاتی رہینگی۔ عورت کی کمزوری۔ سستی۔ لاغری دور ہوکر بدن میں پھرتی۔ ہاتھ پیر میں طاقت۔ چہرہ پر رونق۔ اور دل میں جوانی کی اُمنگ آجائے گی۔ صرف ۳ شیشی نسوانی پلانے سے رطوبت کا آنا بند ہو جائے گا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ محصول علاوہ

نسوانی استعمال کرکے شفاء حاصل کرچکے ہوئے مریضوں کا بیان

راجپوتانہ۔ جناب محمد یعقوب صاحب سوداگر
نسوانی اپنی صفت میں لاجواب ہے۔ جتنی تعریف کیجائے کم ہے۔ مہربانی فرما کر تین شیشی اور روانہ فرمائیے۔

۵ برس کی پرسوت کی بیماری نسوانی سے اچھی ہو گئی

بلاس پور۔ جناب محمد عباس خاں صاحب پولیس افسر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ ۵ برس سے پرسوت کی بیماری تھی۔ چنانچہ تین شیشی نسوانی منگا کر پلائی گئی۔ جس سے الحمد للہ بہت کچھ فائدہ ہے۔ لہذا مکرر تین شیشی نسوانی اور بھیجئے تاکہ مرض جڑ سے جاتا رہے۔

کراچی چھاؤنی۔ جناب تصدق حسین صاحب
میں نے چھ شیشی نسوانی جناب کے کارخانہ سے منگا کر اپنے گھر میں پلایا جس سے خدا نے بہت فائدہ بخشا۔ اس دوائی نے چھ برس کی پرانی بیماری کو دور لیا۔ بندہ دعا گو ہے کہ خداوند عالم بخشی کمپنی کو ہمیشہ ہم غریبوں کے لئے قائم رکھے۔

اندور۔ جناب عزیز الرحمن صاحب۔
نسوانی کے استعمال سے سیلان الرحم کو افاقہ ہے۔ نسوانی عورتوں کے حق میں ایک انمول دوائی ہے۔ لہذا مہربانی فرما کر ۲ شیشی نسوانی اور بھیج دیجئے۔

رائے پور۔ شریمتی چتر کماری صاحبہ
میں نے چھ شیشی نسوانی استعمال کیا۔ واقعی بڑی مفید دوا ہے۔ مجھے تو بہت ہی فائدہ پہونچا۔ پھر میں نے ایک درجن نسوانی دوسری عورتوں کے لئے منگایا۔ ان سب کو بھی نسوانی سے فائدہ پہونچا۔ واقعی آپکی دوا بڑی انمول ہے۔ ایک پارسل کرکے چھ شیشی نسوانی اور جلدی بھیج دیجئے۔

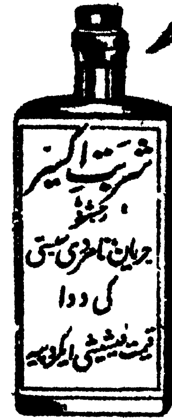
پرکیف آنکھیں

کیا غضب ہے کہ یار آنکھوں میں
دل چراتا ہے یار آنکھوں میں
چشم کیفی کے سرخ ڈوروں سے
چھا رہی ہے بہار آنکھوں میں
اگر پڑا لعل اشک یوں پھیلا
میں نے روکا ہزار آنکھوں میں
جب سے اپنا لقب ہوا ہے شہریار
روز و شب ہے خمار آنکھوں میں

پرسوت کی بیماری جب پرانی ہو جاتی ہے تو ہاتھ پیر میں جلن۔ آنکھ میں سوزش ... جلن۔ اور شام کو کبھی خفیف حرارت آنے لگتی ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں اکسیر اعظم کا بھی استعمال کرنا زیادہ مفید ہوگا۔ اور مریضہ کو بہت جلد صحت ہوگی۔ اکسیر اعظم ...

ملنے کا پتہ ۔ ایس ۔ اے ۔ بی ۔ بخش ۔ اینڈ کمپنی

شربت اکسیر رجسٹرڈ



جریان - احتلام نامردی اور سستی دور کرنے کی لاجواب اور آزمائی ہوئی دوا

عورت - میں تم سے شرمندہ ہوں کہ دل نے مجبور کر دیا - اور میں ضرور کہوں گی تم بڑے ہو گئے - تم سے لا ... پیارے مجھکو معاف کرنا - اب تو تم میرے دل کے مالک بن گئے ہو۔

مرد - اچھا بھئی - اس تذکرہ کو جانے دو - نہ میں جوانی دیوانی کا شیدا تھا - اور نہ شادی ہونے پر مجھکو رسوا ہونا پڑتا - مگر دل تو چاہتا ہے کہ ... بخشی کمپنی کو اپنی پوری داستان لکھ بھیجوں کہ وہ جوانی جسکو میں نا سمجھی سے لٹا چکا تھا شربت اکسیر کے استعمال سے میرے جسم میں واپس لوٹ آئی۔

عورت - نہیں نہیں تم کو قسم ہے۔ اب کچھ نہ لکھو - وہ لوگ میری طرف سے دل میں کیا خیال کرینگے۔

جریان

یعنی خواب میں احتلام ہو جانا۔ کمزوری اور سستی معلوم ہونا۔ پیشاب کے آگے پیچھے سفید قطرہ دھات کا گرنا صحبت کے وقت جلد خارج ہو جانا یا بالکل رکاوٹ ہی نہ ہونا - اولاد پیدا نہ ہونا - بدن میں ناطاقتی اور دماغ کا گھومنا چہرہ زرد پڑ جانا - کام کاج میں جی نہ لگنا الغرض اگر آپکو کوئی بھی شکایت ہو تو فوراً جریان کی لاثانی دوا شربت اکسیر کا استعمال شروع کر دیں۔

شربت اکسیر - جریان کو جڑ سے کھو دیتا ہے - سوکھا ہوا ہلدی کی طرح زرد چہرہ میں خون دوڑنے لگتا ہے بدن میں پھرتی آجاتی ہے دماغ کا گھومنا یا آنکھوں تلے اندھیرا آجانا بالکل جاتا رہیگا - بھوک خوب لگے گی - کھانا جلد ہضم ہوگا - بدن میں خون پیدا ہوگا - دھات (منی) گاڑھی ہو جائیگی اور صحبت کے وقت لذت امساک پیدا ہوگی دل کی مراد حاصل ہو جائے گی - محصول علاوہ

قیمت فی شیشی ایک روپیہ - تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

اگر بیماری پرانی ہے تو تین شیشی استعمال کرنے سے انشاءاللہ آپ تندرست ہو جائینگے

نوٹ - شربت اکسیر ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

بارہ شیشی کی فرمائش کے ہمراہ تین روپیہ پیشگی ضرور آنا چاہیے ورنہ تعمیل فرمائش ہوگی

اگر آپ کو جریان ہو گیا ہے تو آپ فوراً شربت اکسیر کا استعمال شروع کر دیں - کیونکہ ہزارہا مریضوں نے شربت اکسیر کو آزما کر اس بات کا سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ جریان کو جڑ سے کھونے کیلئے شربت اکسیر واقعی ایک لاثانی دوا ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں - کہ شربت اکسیر کوئی اشتہاری دوا نہیں ہے جسکو فروخت کرکے ہم پیسہ کمانا چاہتے ہیں بلکہ شربت اکسیر جریان کو جڑ سے کھو دینے والی ایک لاثانی دوا ہے - جس سے ہم خلق خدا کو فائدہ پہونچانا چاہتے ہیں - اسکی قیمت گر دو روپیہ فی شیشی رکھی جائے تو بھی کم ہے مگر ہم نے صرف خلق خدا کو فائدہ پہونچانے کے لئے اسکی قیمت فی شیشی ایک روپیہ رکھی ہے جس میں ساٹھ روز کی دوا ہوتی ہے - اب آپکو شربت اکسیر استعمال کرنے میں دیر نہ کرنی چاہیے آج ہی ایک شیشی منگا کر اس لاثانی دوا سے فائدہ اٹھایئے۔

دوستو اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کرکے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کرکے **قدرت خدا کا تماشا** دیکھئے

احتلام بازی - یا جلق لگا کر اپنی بربادی کر لی ہے تو مالش کے واسطے امریکن طلا منگا کر لگایئے - قیمت ایکروپیہ

عضو میں کمزوری کجی ہو تو مالش کے واسطے روغن طلا منگایئے قیمت فی شیشی ایکروپیہ

ملنے کا پتہ - ایس - اے - بی - بخشی اینڈ کمپنی
... نمبر ۲۲ ... کلکتہ

صفحات آٹھ۔ غیر مصور۔ جین فرقہ کا آرگن۔

۱۲۶- بیدار مظفر نگر ہفتہ وار۔ اڈیٹر رفیق احمد صاحب۔
صفحات بارہ غیر مصور۔ غیر کانگریسی۔

۱۲۷- تہذیب النسواں لاہور ہفتہ وار اڈیٹر سید امتیاز علی صاحب تاج صفحات ۳۲ مصور۔ اصلاح خواتین۔

۱۲۸- پھول لاہور ہفتہ وار۔
صفحات سولہ مصور۔ بچوں کا اخبار۔

۱۲۹- غنچہ بجنور ہفتہ وار۔ اڈیٹر حمید حسن صاحب
صفحات ۱۶ مصور بچوں کا اخبار۔

۱۳۰- دور جدید لاہور ہفتہ وار
صفحات غیر مصور۔ زمیندار پارٹی کا اخبار

ماہوار رسائل

ہونہار دہلی چالیس صفحہ۔ اڈیٹر فیاض حسین صاحب۔
مصور۔ بچوں کا پرچہ۔

شاہجہاں دہلی ۳۲ صفحہ۔ اڈیٹر سید وصی اشرف صاحب۔
مصور۔ ادبی۔

تحفہ دہلی دہلی۔ ۸ صفحہ۔ اڈیٹر س ام یوسف صاحب۔
غیر مصور۔ تجارتی۔

عصمت دہلی ۸۴ صفحہ اڈیٹر علامہ راشد الخیری صاحب۔
مصور۔ نسوانی ادبی۔

محشر خیال دہلی ۴۰ صفحہ۔ اڈیٹر عبد اللہ فاروقی صاحب۔
غیر مصور۔ تجارتی ادبی۔

ساقی دہلی ۹۰ صفحہ۔ اڈیٹر شاہد احمد صاحب بی اے مصور
ادبی۔

طبی دنیا دہلی۔ ۴۸ صفحہ۔ اڈیٹر خواجہ محبوب علی صاحب
غیر مصور۔ طبی۔

سفیر سخن پشاور ۸۴ صفحہ اڈیٹر ابو الکیف کیفی صاحب۔
مصور۔ ادبی۔

پیام اسلام جالندھر۔ ۴۰ صفحہ۔ اڈیٹر سید الحق عباس
غیر مصور۔ مذہبی۔

کامیاب دہلی ۵۰ صفحہ۔ اڈیٹر ظفر نیازی صاحب
غیر مصور۔ ادبی۔

رہبر دہلی ۶۴ صفحہ۔ خواجہ عترت حسین صاحب
غیر مصور۔ مذہبی (شیعان)

اخبار الفقیہ کوٹ عبد الخالق ۵۰ صفحہ اڈیٹر خورشید علی احمد صاحب۔ غیر مصور۔ یتیم خانہ کا آرگن

ایشیا میرٹھ۔ ۱۵۶ اڈیٹر ساغر نظامی صاحب۔
مصور۔ ادبی۔

نیرنگ خیال لاہور۔ اڈیٹر حکیم محمد یوسف حسن صاحب
مصور۔ ادبی۔

جہانگیر لاہور۔ مصور۔ ادبی

عالمگیر لاہور۔ صفحہ اڈیٹر حافظ محمد عالم صاحب
مصور۔ ادبی۔

ادبی دنیا لاہور۔ صفحہ۔ اڈیٹر صلاح الدین خان صاحب (?)
مصور۔ ادبی۔

۲۶۱ ہمایوں لاہور۔ اڈیٹر منصور احمد صاحب
مصور۔ ادبی۔

نگار لکھنؤ۔ اڈیٹر علامہ نیاز فتحپوری صاحب
غیر مصور۔ ادبی۔

زمانہ کانپور۔ اڈیٹر دیا نراین صاحب نگم۔ مصور
ادبی

معارف اعظم گڈھ اڈیٹر مولانا سلیمان صاحب ندوی غیر مصور۔ مذہبی ادبی

مولوی دہلی۔ اڈیٹر مولوی عبد الحمید صاحب غیر مصور۔ مذہبی ادبی

نظام المشائخ دہلی۔ اڈیٹر ملا واحدی صاحب۔ غیر مصور
مذہبی ادبی۔

پیشوا دہلی۔ اڈیٹر عزیز حسن صاحب بقائی غیر مصور۔ مذہبی ادبی

شاہکار لاہور اڈیٹر علامہ تاجور نجیب آبادی۔
مصور۔ ادبی

بچہ دہلی۔ ایڈیٹر عبد اللہ قریشی محمود صاحب۔ غیر مصور
بچوں کا اخبار۔

تہذیب نسواں۔ ماہوار۔ ایڈیٹر سید امتیاز علی صاحب تاج
صفحات ۴۸۔ مصور۔ اصلاح خواتین۔

سچے رہنما کی ضرورت و پہچان

کائنات کی وسعت اس کے عوالم کا شمار، اس کے اندر مقیم ارواح کا حساب، اس کے نظام کا حال اور اس کے مالک و حکمراں کی شان و شوکت، حشمت و عظمت کا بیان سنتے ہی ہر سمجھدار انسان کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے ہیں! میں کیا اور میری بساط کیا؟ کل کائنات کے مقابلہ میں یہ نظام شمسی ایک تل کے دانہ سے بھی کم حیثیت رکھتا ہے۔ اور نظام شمسی کے تمام عوالم کے مقابلہ میں یہ زمین ایک رائی کے دانہ سے بھی چھوٹی ہے۔ اور روئے زمین پر جتنے ذی ارواح آباد ہیں ان کے شمار کے مقابلہ میں انسان مٹھی بھر بھی نہیں ہیں۔ پھر ان حقیر انسانوں میں سے میں صرف ایک ہوں۔ کل پانچ فیٹ سات انچ لمبا۔ گوشت پوست استخوان کے قالب میں مقید۔ زمیں سے بندھا۔ کرہ ہوا سے دبا۔ قوانین قدرت کا پابند، خواہشات کا غلام بے بال و پر کا طائر، محض آنکھ، کان، ناک وغیرہ کی قوتوں کی امداد، تین نالیوں کے اندر محدود عقل کے بوتے پر کیا کر سکتا ہوں؟ کیا میں اور کیا میری بساط مجھے چادر اوڑھ کر چپ چاپ ایک گوشہ میں لیٹ جانا چاہئے۔ روح کا دیدار، سچی نجات، لازوال سرور، لافانی زندگی، ایسی باتیں ہیں جن کا ذکر تک کرنا میرے لئے چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ ذات باری کے مقابلہ، نہیں نہیں کسی عالم کے والی کے مقابلہ، نہیں نہیں آفتاب و ماہتاب تک کے مقابلہ میں میری حیثیت ایک مچھر یا پسو سے زیادہ نہیں ہے۔

ع چراغ مردہ کجا۔ شمع آفتاب کجا؟

مجھے کبھی ان قید میں رکھنے والی قوتوں پر فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔ مجھے کبھی آنکھ ناک کان وغیرہ کی قوتوں کی حد سے باہر کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ قید میں پیدا ہوا۔ قید میں پلا۔ اور قید ہی میں مرونگا۔

لیکن تصوف ایسے پژمردہ دل و افسردہ خاطر انسان کو مژدہ دیتا ہے۔ کہ اے نادان تو ایسا بدحیثیت و بدنصیب نہیں ہے۔ اول تو اپنی حقیقت سن۔ پھر کوئی رائے قائم کر۔ تو اسی ذات باری کے جوہر کا ایک ذرہ ہے۔ جس کی صفات و آفرینش کا حال سنکر تیرا دل اس قدر ہراساں ہو گیا۔ تیری قدرت، تیری قابلیت اور تیری بزرگی بھی بے پایاں ہے۔ پانچ فیٹ سات انچ تیرا جسم ہے۔ گوشت، پوست استخواں تیرا پیرہن ہے۔ تو ان سے علحدہ جوہر ہے۔ تو نہ زمین سے بندھا ہے۔ نہ کرہ ہوا سے دبا ہے۔ خواہشات کا غلام تیرا نفس ہے۔ بے بال و پر کا جانور تیرا جیوا تما ہے۔ تو حقیقت و روحانیت مجسم سرور و عشق مصور ہے۔ تیری قدرت لامتناہی، تیرا علم لامتناہی، تیرا سرور لامتناہی ہے۔ آفتاب ماہتاب نہیں نہیں کل مادی کائنات کی تیرے سامنے کیا حقیقت ہے؟ تو اس ذات ذوالجلال کی ایک شعاع ہے۔ جو اوصاف آفتاب کے وہی آفتاب کی شعاع کے۔ ابھی تجھے اپنی اصلی ہیئت کی خبر نہیں۔ بادشاہ کا فرزند گڈرئیے کے گھر پرورش پاکر اپنی اصلی حیثیت بھول گیا۔ اٹھ آنکھ، ناک، کان بند کر، چشم باطن کھول اور اپنی طاقت اور اپنے جد امجد کی قدرت کا جلوہ دیکھ آگے قدم بڑھا اور اپنے وطن پہنچکر اپنی آبائی بزرگی کا لطف لے۔

یہ مژدۂ جانفزا سنتے ہی فہیم انسان کا بال بال حرکت میں آجاتا ہے۔ اس کا پژمردہ دل یکدم شگفتہ ہو جاتا ہے۔ اور کچھ تامل کے بعد اس کے دل سے آواز نکلتی ہے۔ "لیکن کیا میں اپنی طاقت سے اندرونی آنکھ کھول سکتا ہوں؟ کیا میں اپنے بوتے سے آگے قدم بڑھا سکتا ہوں؟ کیا میں اپنی طاقت سے آنکھ، ناک، کان بند رکھ سکتا ہوں؟"

تصوف کی طرف سے ان سوالوں کا جواب تو محض دو لفظی ہے یعنی "ہرگز نہیں" مگر کچھ اور بھی سنو۔ اور صبر سے سنو، اس میں تمہاری بہبود مضمر ہے۔ اس کے سمجھ لینے سے تمہارے دل کے سب وسوسے دور ہو جائینگے اور تمہاری سمجھ میں آجائے گا کہ آئندہ کیا کرنا چاہئے۔ اور اس پر عمل کرنے سے تم جلد ہی اپنی حقیقت سے آشنا ہو کر وطن کی شاہراہ پر گامزن نظر آؤ گے۔ لو سنو:۔

جب انسان دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ تو کیا اپنے لئے کوئی بندوبست کر کے آتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ سب انتظام قدرت ہی کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ماں باپ کے دل میں بچہ کے لئے خواہش و محبت قدرت ہی پیدا کرتی ہے۔ بچہ کی پرورش کے لئے ماں کے خون کو دودھ میں مبدل کرتی ہے۔ بچہ کے چلنے پھرنے، کھیلنے کودنے کے لئے زمین، سانس لینے کے لئے ہوا۔ دیکھنے بھالنے کے لئے روشنی کا بندوبست بھی قدرت ہی کرتی ہے۔ ماں باپ دو فرشتے ہیں جو قدرت کی جانب سے اس غرض سے تعینات ہیں کہ بچہ کو پیدا کریں۔ پالیں، پڑھائیں اور انسان بنائیں یہ سب سہولتیں اور امدادیں پاکر ہی بچہ انسان بنتا ہے۔ اگر قدرت کی طرف سے ایسا مکمل انتظام نہ ہو۔ تو اول تو بچے اس دنیا میں قدم رکھنے ہی نہ پائیں اور اگر کوئی بچہ قدم رکھ بھی لے تو وہ جلد ہی بھوکا رہ کر یا کسی بیماری کے جراثیم کا شکار ہو کر یا کسی درندہ کا نوالہ بنکر ملک عدم کی واپسی کا سفر اختیار کرنے پر مجبور ہو۔ اور اگر بالفرض کوئی بچہ ان حوادث

سے زندہ بھیج بھی جائے تو بلا قدرت کے سامان روشنی، آگ، ہوا، پانی مٹی، لکڑی، لوہے وغیرہ کو استعمال میں لائے زندگی کا کیا لطف اٹھائے گا؟

واضح ہو۔ کہ اس رحمٰن قادر مطلق نے جیسے ارواح کے اس زمین پر جسم انسانی اختیار کرنے اور اس سے مستفید ہونے کے لئے اپنی قدرت سے سب ضروری سامان مہیا فرمائے ہیں۔ ایسے ہی ان کے دوسرے عالم میں رسائی اور انسانی جسم سے بہتر جسم حاصل کرنے کے لئے بھی اسباب بہم پہنچائے ہیں۔ چونکہ اس دنیا میں مادہ کا قوی غلبہ ہے اس لئے اس کی طرف سے انتظام ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً دنیا میں اس قسم کی ارواح کی آمد ہو۔ جو معمولی ارواح کے مقابلہ میں بہت زیادہ روحانی ہوں اور جن پر مادہ کا غلبہ نہ ہو سکے۔ ایسی ارواح دنیا میں تشریف فرما ہو کر انسانوں کی توجہ دنیا کی بے ثباتی و بدحیثیتی کی طرف مبذول کراتی ہیں۔ اور انھیں درجات علوی میں رسائی حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ جو لوگ ان کے کلام یا تلقین پر یقین لاتے ہیں۔ وہ انھیں جسم انسانی کے اندر پوشیدہ قوتوں کے راز اور ان کے بیدار کرنے کی ترکیب بتلا کر مناسب تربیت دیتی ہیں۔ اور جیسے ماں بچہ کو چٹکی بجا کر توجہ قائم کرنا اور ہاتھ پکڑ کر اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا سکھاتی ہے۔ ایسے ہی وہ ان روحانی بچوں کو اپنی روحانی مدد سے باطن میں توجہ قائم کرنا۔ چلنا اور چڑھنا سکھلاتی ہیں۔ اور جیسے ماں باپ بچے کو تربیت دیکر اسے ایک دن اپنا سا انسان بنا لیتے ہیں۔ ایسے ہی وہ اپنے روحانی بچوں کو ایک دن اپنی طرح ہر قسم کی قیدوں سے آزاد، پوری طرح بیدار اور ازلی وطن میں واپسی کے قابل بنا کر روحانیت کی اعلیٰ منزل پر پہنچاتی ہیں۔ یہی ارواح رشی، سادھو، سنت، مہاتما، فقیر، اولیاء و رسول ناموں سے موسوم ہیں۔ یہ ارواح وہ فرشتے ہیں جو قدرت کی جانب سے دنیا میں مقیم مستحق ارواح کی سنبھال کرنے، انھیں علوی عوالم میں پہنچانے اور ایک دن اصلی روحانی صورت رونما ہونے پر ذاتِ باری کے حضور میں باریاب کرانے کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں۔

اس زمانہ میں چونکہ علم و فن کا بہت زور ہے۔ اور ان کی مدد سے انسان نے بہت سی قدرت کی طاقتوں آگ، بجلی وغیرہ کو قابو میں کر لیا ہے۔ اس لئے ان کا گمان ہے کہ فقراء اور اولیاء کی روحانی رسائی اور علوی مقامات کی نسبت جو کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ سب لغو ہے۔ کیونکہ وہ لوگ نہ تو اعلیٰ تعلیمیافتہ تھے۔ نہ علوم متداولہ سے آشنا تھے۔ اس کے نزدیک اگر طاقت ہے تو سائنس میں ہے۔ اگر تحصیل کے قابل کوئی علم ہے تو سائنس ہے۔ اور لطف یہ کہ محترم پیشواؤں کے پیرووں نے

کچھ جوش عقیدت اور کچھ نافہمی سے ان کے متعلق ایسی بعید از عقل کرامتیں مشہور کر رکھی ہیں جن کا نقص پکڑ لینا آجکل کے تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے ایک معمولی بات ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دن بدن پیشواؤں سے لوگوں کا عقیدہ کم ہو رہا ہے۔ اور فقراء و اولیاء اور علم روحانی دنیا میں بدنام ہیں اس کے علاوہ خود غرضوں و سیاہ دلوں نے بزرگان دین کا ظاہری لباس و رویہ اختیار کر کے ایسا طوفانِ بدتمیزی برپا کر رکھا ہے کہ سچے پربار تھ (مذہب) کے عاشقوں کے لئے کُل مالک کا نام تک زبان سے نکالنا دشوار ہو رہا ہے۔ نیز اکثر لوگ دیگر ممالک کے علماء کی ایسی تصانیف پڑھ کر جن میں دراصل دین عیسوی کی بگاڑی ہوئی تعلیم پر حرف گیری کی گئی ہے۔ مذہب اور خدا ہی سے متنفر ہو رہے ہیں۔ انھیں یہ خیال نہیں آتا کہ ان علماء کا اعتراض مذہب کے متعلق اس خاص تعلیم کی بنا پر ہے۔ جو انھوں نے اپنے ملک میں پادری صاحبان کے توسط سے حاصل کی۔ اور یہ کہ پادریوں کی غلط سلط باتوں کے لئے حضرت مسیح و خدا کو ذمہ دار گرادنا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ اس لئے تصوف ہر شوقین متلاشی کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ وہ بزرگانِ دین کی سوانحعمریوں اور واعظانِ مذہب کے ظاہری لباس کو زیادہ اہمیت نہ دیں۔ اور اپنی توجہ پیشواؤں کی ذاتی تلقین اور ان کی رفتار و گفتار کی جانب رکھیں ہر مذہب میں دو قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ (۱) ضروری (۲) غیر ضروری ضروری باتوں کی نسبت جملہ بزرگانِ دین کی تلقین یکساں ہے۔ یعنی سب ہی ان باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ البتہ غیر ضروری باتوں کی نسبت ان کی تلقینات میں اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ وجہ یہ کہ ہر ایک بزرگ اپنے وقت میں کچھ ایسی باتیں رائج کرتا ہے۔ جو زمانہ اور ملک کی ضروریات سے متعلق ہوتی ہیں۔ اور ان کا مذہب یعنی روحانی تلقین سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا مثلاً روزہ کا رکھنا تندرستی نیز ذکر و فکر کے وقت طبیعت کی موزونی کے لئے ایک نہایت مفید عمل ہے۔ اہل عرب پیغمبر صاحب کی تعلیم کے زیر اثر روزہ کے بہت پابند ہیں۔ اور چونکہ وہاں کھجور کا پھل عام ہوتا ہے۔ اس لئے اس ملک میں روزہ افطار کرنے کے لئے خشک کھجور کا استعمال مروج ہوا۔ لیکن اگر کسی ایسے ملک کے باشندے جہاں کھجور دستیاب نہیں ہوتی اس بات پر زور دیں کہ روزہ رکھنا تب ہی درست ہوگا جب اس کے افطار کے لئے خشک کھجور استعمال کی جائیں۔ تو یہ مذہب کی ایک غیر ضروری بات کو غیر ضروری اہمیت دینا ہے۔ اس لئے ہر متلاشی کو چاہئے۔ کہ ضروری و غیر ضروری باتوں میں تمیز کرے۔

اور بزرگانِ دین کی اپنے کلام میں فرمائی ہوئی ضروری باتوں پر غور کرے ان کی اور ان کی تعلیم کی نسبت رائے قائم کرے۔

متلاشی کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ وہ کسی رہنما کی پہچان کیوں کر کرے۔ دنیا میں ہزاروں گندم نما جو فروش فقیر و ولی کہلاتے ہیں۔ اور سادہ لوحوں کو اپنے دام میں پھنسا کر پریشان کرتے ہیں۔ متلاشی سچے و جھوٹے رہنماؤں میں تمیز کیونکر کرے؟ لیکن اس مشکل کا حل اتنا دشوار نہیں ہے۔ جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ متلاشی یاد رکھے کہ ریاکار رہنما ہمیشہ حریص دنیا ہوتا ہے۔ وہ رہنما کا سوانگ کسی دنیوی غرض کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور سچا رہنما ہمیشہ کل مالک کے عشق میں محو اور دنیا سے بے نیاز رہتا ہے۔ اور رہنما کے فرائض محض اپنے محبوب کی خدمت کے طور پر ادا کرتا ہے۔ اس لئے اگر متلاشی اپنے مقصد یعنی تلاش حق پر جما رہے گا۔ تو اس کی صحبت چند ہی دنوں میں ریاکار رہنما کے لئے وبالِ جان ہو جائے گی۔ برخلاف اس کے سچا رہنما اس کے عشق و درد کی زیادہ سے زیادہ قدر کرے گا۔

متلاشی کو اتنا اور خیال رکھنا چاہئے کہ رہنما کی تلاش کے سلسلہ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ کیونکہ بسا اوقات فقرا و اولیا اپنی روش میں دو ایک باتیں ایسی رکھ لیتے ہیں جسے دیکھ کر دنیادار گھبرا جائیں اور ان کی صحبت سے دور رہیں۔ متلاشی کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ جہاں کہیں رہنما کی موجودگی کی اطلاع ملے۔ نہایت شوق و ذوق سے اور دل کا پیالہ دنیاوی خواہشات کی آلائش سے پاک کر کے حاضر ہو۔ اور ہفتہ عشرہ ان کی صحبت میں رہ کر دیکھے کہ اس کے پیالہ میں کیا چیز داخل ہوئی ہے۔ اگر ان کی صحبت کے اثر کا نتیجہ دنیا سے نفرت اور کل مالک کے دیدار کی تڑپ میں ترقی ہو تو یقین لائے کہ کسی صاحب کمال سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور اگر نتیجہ برعکس ہو تو دامن جھاڑ کر اپنے گھر واپس جائے۔

شروع میں متلاشی کے لئے یہ پہچانیں کافی ہیں۔ رہنما کی اصلی و پوری پہچان رفتہ رفتہ ہی آتی ہے۔ کیونکہ جیسے کسی ماہر علم کی قابلیت کا اندازہ لگانے کے لئے اپنے اندر اس علم کی کسی قدر ماہیت لازمی ہے۔ ایسے ہی فقرا و اولیا کی اعلیٰ روحانیت کا اندازہ لگانے کے لئے بھی اپنے اندر کسی قدر روحانی بیداری لابدی ہے۔ ابتدائی آزمائش کے بعد متلاشی کو چاہئے کہ ایک سعادت مند فرزند کی طرح ان کی خدمت میں لگ جائے۔ اور گوشِ ہوش سے ان کے کلام سنے اور وقت نکال کر ان پر غور کرے۔ اور جب وہ مہربان ہو کر اسم اعظم کے ورد کی تعلیم سے بہرہ اندوز فرمائیں تو دل و جان سے اسے قبول کرے اور اس کی برکات سے مستفیض ہو۔ اس کی برکت سے دن بدن اسے اندرونی صفائی ہوتی جائے گی۔ اور وقتاً فوقتاً رہنما کی اعلیٰ روحانیت و فضل و کرم کے اندرونی تجربات حاصل ہو کر اسے مذہب کی دشوار گزار گھاٹیوں پر چڑھنے کی ہمت آ جائے گی۔ اور کچھ عرصہ بعد ہر قسم کے وسوسے و فکر مٹ کر اسے دنیا سے بے نیازی ہو جائیگی اور سچے عشق الٰہی کا سرور دل میں چھا جائے گا۔ رہنما کے قدموں میں سچی محبت پیدا ہو کر ہر قسم کے دنیوی تعلقات سے نجات اور ذات باری سے زیادہ سے زیادہ نزدیکی حاصل ہوتی جائے گی۔ اور ایک دن آئیگا کہ اسے اپنی ذات اور رہنما کی ذات اور کل مالک کی ذات ایک نظر آئیں گی۔ اور یہ وہ دن ہوگا جب اسے رہنما کی اصلی و پوری پہچان آئے گی۔ سوامی (آنند سروپ، صاحب جی مہاراج پیشوائے اعظم رادھا سوامی مت)

سرت شبد یوگ

رادھا سوامی مت میں جو عملی شغل رائج ہے "سرت شبد یوگ" کے نام سے موسوم ہے۔ آوازیں دو نوع کی بتلائی جاتی ہیں۔ آہت، اناہت۔ آہت آوازیں وہ ہیں جو آگھات یعنی دو چیزوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور اناہت وہ ہیں جو از خود یعنی بغیر آگھات پیدا ہوتی ہیں۔ اناہت آوازوں میں تو جوڑنے ہی کو "سرت شبد یوگ" (شغل سلطان الاذکار) کہتے ہیں۔

ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ ہر قوت کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ پوشیدہ و ظاہر، جب کوئی طاقت پوشیدہ ہوتی ہے۔ تو انسان کو اس کا کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ وہ غیر متشکل و لاموسوم رہتی ہے جب وہ کارکن ہوتی ہے تب ہی انسان کو اس کا علم ہوتا ہے۔ اور جب کوئی طاقت کارکن ہوتی ہے اس کا پھیلاؤ دھار کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ یعنی اس کی دھاریں چاروں طرف پھیل کر اپنا دائرہ بناتی ہیں۔ اور ایسی ہر دھار کے ساتھ ایک آواز کی دھار رواں رہتی ہے۔ اسی سے کہا جاتا ہے۔ کہ جہاں کوئی طاقت کارکن ہے۔ وہاں آواز کی دھن بھی موجود رہتی ہے۔ دیکھئے آفتاب کی شعاعوں کے ذریعہ جو قوتِ شمسی کرۂ ہوا میں بکھر کر روئے زمین پر اترتی ہے اس سے بھی دھن پیدا ہوتی ہے۔ مگر ہمارے کان یہ لطیف آواز سننے سے قاصر ہیں۔ مگر یہ آواز ہوتی ضرور ہے۔ واضح ہو کہ نہ صرف قوتِ سامعہ بلکہ ہمارے تمام حواس کی پہنچ کا دائرہ محدود ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے پانی کے ایک

قطرہ کو صاف و شفاف دیکھتے ہیں۔ لیکن جب اس کا خوردبین سے امتحان کرتے ہیں تو اس کے اندر صدہا جراثیم متحرک پاتے ہیں۔ بعینہٖ ہمارے جسم میں مقیم قوتِ روحانی کی دھاروں سے متعدد دھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ جنھیں ہمارے کان سننے سے قاصر ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص شغل کرکے اپنی لطیف روحانی قوتِ سامعہ بیدار کرے تو اس کے ذریعہ اسے ضرور لطیف و روحانی آوازوں کا تجربہ حاصل ہوگا۔ اسی اصول کے مطابق مشرب سلطان الاذکار کا پیرو ان روحانی قوتوں کو بیدار کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ جب کسی شاغل کو یہ آوازیں سنائی دینے لگتی ہیں۔ تو اس کے اندر نمایاں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک قانون قدرت ہے۔ کہ ہر آواز اپنے مخزن کا اثر لئے رہتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ کسی عورت کی چیخ پکار سنکر ہمیں فوراً محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ بیٹے کی موت پر ماں کی گریہ وزاری سنتے ہی ہم سمجھ جاتے ہیں کہ اس کے دل پر کوئی صدمۂ عظیم پہنچا ہے۔ اسی طرح وہ لطیف روحانی آوازیں جو شاغل سلطان الاذکار کو باطن میں سنائی دیتی ہیں۔ اپنے پیدائشی مقامات کے اوصاف کا اثر لئے ہوتی ہیں۔ لہذا ان آوازوں کے ساتھ تعلق ہوتے ہی شاغل کے اندر ان آوازوں کے پیدائشی مقامات کے اوصاف کا اثر سرایت کر جاتا ہے۔ اور اسے یک لخت ایک عجیب قسم کا سکون و صفائی قلب حاصل ہوتی ہے۔ اور کچھ عرصہ گزرنے پر علوی اصوات کے زیر اثر اس کے روحانی حواس بیدار ہونے پر اسے روحانی کائنات نظر آنے لگتی ہے۔ جس سے اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

ہمارا جسم انسانی بظاہر محض پوست، گوشت و استخوان کا پلندہ ہے۔ مگر صانع حقیقی نے اس کے اندر مختلف الانواع علوی قویٰ رکھی ہیں۔ جسم کے ان مقامات کو جہاں ان باطنی قوتوں کے مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ چکر، کنول اور پدم کہتے ہیں۔ جو اصحاب علم باعمل کی اصطلاح سے آشنا ہیں ان الفاظ کا مفہوم بخوبی سمجھتے ہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ حالت بیداری انسان کی سمجھنے بوجھنے دیکھنے سننے وغیرہ کی جملہ حرکات اس کے دماغ میں واقع مختلف مرکزوں کے کارکن ہونے پر ہی بن پڑتی ہیں۔ ان مرکزوں میں تو صرف اسی قسم کی حرکتیں ظاہر کرنے کی قابلیت ہے۔ مگر پدموں اور کنولوں کی قابلیت اعلیٰ سے اعلیٰ ہے۔ حتیٰ کہ ایک کنول ایسا ہے۔ جس کے کارکن ہونے پر انسان کو خدا کا ایسے ہی دوبدو دیدار ہوتا ہے۔ جیسے ان مادی آنکھوں کے بیدار ہونے پر مادی عالم کے آفتاب کا ہوتا ہے۔ اور ایک کنول ایسا ہے جس کے بیدار ہونے پر شاغل کو اعلیٰ روحانی یعنی مادی حدود سے بالا بے لوث، لطیف جوہر کا تجربہ ہوتا ہے۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ ان کنولوں میں اعلیٰ ترین کنول یا پدم کارکن ہونے پر انسان کو سچے کل مالک کا بے نقاب دیدار ہو سکتا ہے۔ لہذا رادھا سوامی مت میں جو اشغال بتائے جاتے ہیں ان کا مقصد یہی ہے۔ کہ شاغل کی روح درجہ بدرجہ اندرونِ باطن چڑھ کر ان پوشیدہ چکروں کنولوں اور پدموں کو بیدار کرکے انسانی قالب کا پورے سے پورا فائدہ اٹھائے اور لطیف و روحانی عوالم کی خلقت کا تجربہ حاصل کرتی ہوئی بالآخر سچے کل مالک کے دیدار سے شرف اندوز ہو۔

یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ شغل سلطان الاذکار کا عمل ایسا آسان نہیں۔ جیسا کہ مضمون ہذا سے ظاہر ہونے کا امکان ہے۔ نفس امارہ کا تحرک دنیا پاکی اس شغل کی کمائی میں بھی ویسے ہی مزاحم ہیں جیسے کہ دوسرے مختلف اشغال میں۔ مگر شاغل کی امداد کے لئے اس ضمن میں ایک خاص انتظام ہے یعنی رادھا سوامی مت کے پیرو کو دو ایسی جگتیاں (طریق عمل) سکھلائی جاتی ہیں جن کے ذریعہ وہ ان خللوں سے بہت کچھ نجات پا سکتا ہے۔ یہ ذکر و فکر کے عمل ہیں۔ ذکر کا مقصد اپنے باطن میں ایک خاص اسم اعظم کا ورد ہے۔ اور فکر کا باطن میں روحانی شکل کا تصور۔

شاغل کو یہ بھی تلقین کی جاتی ہے۔ کہ اپنے خورونوش اور چلن میں میانہ روی کا لحاظ رکھے۔ مسکرات اور گوشت وغیرہ اشیاء سے قطعاً پرہیز کرے اور محتاط رہے کہ جو غذا استعمال میں آئے حق و حلال کی کمائی سے حاصل کی ہوئی ہو۔ اور صاف ستھری ہو۔ اور مقدار میں نہ بہت زیادہ ہو نہ اتنی کم کہ دن بھر کھانے کی چیزوں کے خواب آتے رہیں۔ اور جسم کمزور ہو جائے۔ علاوہ بریں اسے دنیوی غیر ضروری امور سے بھی کنارہ کش رہنا ہوگا۔ اور مذموم صحبت سے تو اسے سخت گریز کرنا ہوگا۔ مناسب ہے کہ امور متعلقہ زندگی سے فارغ ہونے پر جو وقت بچے اسے یا تو اندرونی شغل کی کمائی میں لگائے۔ یا فقراء و عاشقانِ مولیٰ کی صحبت یا اولیاء کی مقدس تصانیف کے مطالعہ میں صرف کرے۔ تاکہ نفس کو ناپاک و متحرک ہونے کا کم از کم موقع ملے۔

ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے سے سالک کا کام چل نکلتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ نئی روحانی طاقت حاصل ہونے پر اس کی جملہ مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایک دن اس کی روح آواز کی ڈور پکڑ کر پنڈ و برھمانڈ کو عبور کر جاتی ہے۔ اور سچے کل مالک رادھا سوامی دیال کے قدموں میں راحتِ ابدی سے بغلگیر ہوتی ہے۔ (آنند سروپ)

صاحب جی مہاراج کی لکھی ہوئی کتابیں مطالعہ کرنے والے زندگی اور روحانیت کا لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ دیال باغ آگرہ کے پتہ پر ملیں گی۔

رادھا سوامی مَت

محترم بھائی صاحب جی مہاراج کے دست مبارک سے لکھے ہوئے یہ مضامین ایسے وقت وصول ہوئے۔ کہ جنتری مکمل ہو چکی تھی۔ اور جگہ نہ رہی تھی اس لئے ہندو مذہب کی معلومات کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین کا لکھا ہوا خارج کیا گیا۔ کیونکہ میں صاحب جی کے مضامین کو زیادہ مفید خیال کرتا ہوں زندگی ہے تو یہ مضامین آئندہ سال کی جنتری میں آجائیں گے۔

تعارف صاحب جی مہاراج ہندوؤں کے ایک صوفی مشرب فرقہ کے پیشوا ہیں۔ جن کی نسبت آریہ سماجی وغیرہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ رادھا سوامی فرقہ خدا کا انکار کرتا ہے۔ یا اپنے گرو کو خدا کہتا ہے۔ مگر ان مضامین سے جو فرقۂ مذکور کے گرو نے خود لکھے ہیں ان غلط بیانیوں کی تردید ہو جائیگی۔

صاحب جی مہاراج نے آگرہ کے قریب ایک اجاڑ جنگل میں اپنے مریدوں کی ایک نو آبادی قائم کی ہے۔ جہاں کئی ہزار عورت مرد رہتے ہیں۔ اور نہایت عمدہ عمارات بن گئی ہیں۔ جن کو ہندوؤں کی میلی اور تاریک عمارات سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ وہ بہت صاف ہوادار اور روشن ہیں۔

صاحب جی نے ہر قسم کی مصنوعات کے بڑے بڑے کارخانے قائم کئے ہیں۔ اور کئی کالج اور بہت سے اسکول جاری کئے ہیں۔ جو سب اس مقام پر ہیں جس کو دیال باغ کہتے ہیں۔ اور جہاں وائسرائے سے لیکر ہر درجہ کے حکام اور ہر مذہب و ملت کے عام خاص اشخاص آتے رہتے ہیں۔

میں سوامی جی کو بھائی کہتا ہوں۔ کیونکہ وہ اصلی معنوں میں بھائی معلوم ہوتے ہیں۔ اور بھائیوں جیسا برتاؤ بھی کرتے ہیں۔ **حسن نظامی**

خدائے برحق اور وصل حق

"خدا ہے"۔ یہ یقین اس رسوخ سے انسان کے دل میں جا گزیں ہے۔ اور یہ عقیدہ ایسا قدیم و عالمگیر ہے۔ کہ ہمیں خواہ مخواہ اس فاضل فلسفی کی داد دینی پڑتی ہے۔ جس نے انسان کی تعریف قائم کرتے ہوئے اسے اول اول "متلاشی حق" مخلوق قرار دیا۔ ہر چند یہ صحیح ہے کہ سب انسان خدا کی نسبت یکساں خیال نہیں رکھتے۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک اعلیٰ و بالاترین پوشیدہ قوت یا لامعلوم کبریائی عنصر کی موجودگی کے متعلق اعلیٰ و ادنیٰ ہر طبقہ کے انسان متفق الرائے ہیں۔ کیا روشن دماغ سائنس داں و فاضل فلسفی جنھیں انگلستان کی رائل سوسائٹی کے سے نامی ادارات میں دخل ہے۔ اور جن کی زندگی کا بیشتر حصہ دقیق و عمیق مسائل کی چھان بین ہی میں صرف ہوتا ہے۔ اور کیا جنوبی افریقہ کے وہ پست قامت بادیہ نشین جو ایسے تنگ و تاریک جنگلوں میں بود و باش رکھتے ہیں۔ جہاں زمانہ حال کی تہذیب کی شعاع ابتک نہیں پہنچ سکی ہے۔ اور جو اپنی زندگی کا $\frac{9}{10}$ حصہ محض شکم پری کے متعلق دھندوں میں صرف کرتے ہیں۔ سب کی زندگی میں ایسے لمحے آتے ہیں۔ جب ان کا دل اس بالاترین پوشیدہ قوت کے جلال کے سامنے سربسجود ہونے کی آرزو کرتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ ان جنگلیوں کو ذات باری کی ان صفات کی کوئی سمجھ نہیں ہے۔ جو مہذب انسانوں نے قرار دی ہیں۔ لیکن اس امر کا انھیں احساس ضرور ہے۔ کہ ان کی زندگی، آسائش اور خورش اور پوشش کا انتظام کسی غیبی قوت کے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ ہم لوگ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ جو روحانیت وحقانیت سے معمور ہے۔ اس لئے ہمیں موقع ہے۔ کہ اپنے ان سادہ لوح بھائیوں کے (جو ہم جیسے خوش نصیب نہیں ہیں) خیالات کا مذاق اڑائیں۔ مگر بہرکیف ہمیں تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ بھائیوں کے سادہ دلوں میں طلب حق اسی پیمانہ میں مضمر ہے۔ جیسی کہ ہمارے دلوں میں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر چند انسان کو مخلوقات میں نہایت بلند رتبہ حاصل ہے۔ لیکن تاہم اس کے اندر فطرت حیوانی غالب ہے۔ اس لئے جب کبھی کسی وجہ سے اس کی فطرتِ حیوانی کی کارروائیاں مسدود یا کمزور ہو جاتی ہیں۔ تو اس کی روحانی فطرت زور دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نامہذب افراد جن کی زندگی کا بیشتر حصہ شکم پروری کے متعلق کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ نیز مہذب اصحاب جن کے ضمیر ہمیشہ دنیاوی خواہشات سے گرانبار رہتے ہیں۔ معبود برحق کیجانب اسی وقت مخاطب ہوتے ہیں۔ جب کسی جسمانی تکلیف، خوف، مسرت یا کسی دوسری وجہ سے ان کے نفس کی آزادانہ حرکت یک گونہ ساکن ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سالکین و شاغلین روحانی شغل کے ذریعہ اپنے نفس و حواس کو پورے طور سے حالت سکون میں لاکر علی التواتر خدا کا تصور کرسکتے ہیں۔

سطور بالا قلمبند کرتے وقت ہم اس امر واقع کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ دنیا میں ہمیشہ ہزاروں ایسے انسان موجود رہے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ جو خدا کی ہستی کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ اس مختصر تحریر میں یہ ناممکنات سے ہے۔ کہ ان کی بے اعتقادی کے وجوہ کی چھان بین کی جا سکے۔ یا ان کے خیالات کے اوصاف و نقائص کا بیان ہو سکے۔ مگر اس قدر ضرور گوش گذار کیا جا سکتا ہے۔ کہ زیادہ تر اصحاب کے خدا کی ہستی سے انکار کا باعث یہ ہے۔ کہ وہ خدا کو اُس صورت و ڈھنگ سے دیکھنے و محسوس کرنے سے قاصر ہیں۔ جس صورت و ڈھنگ سے وہ دنیوی اشیاء کو جن کی ہستی کے وہ قائل ہیں دیکھتے و محسوس کرتے ہیں۔ لیکن یہ پوزیشن اختیار کرنے پر وہ فرض کر لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں فقط انھی اشیاء کا وجود قائم ہے جن کا ظاہری حواس خمسہ سے احساس ہو سکتا ہے۔ یا یہ کہ قدرت کی تمام اشیاء کا ظاہری حواس سے احساس کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ فراموش کر بیٹھے ہیں کہ ظاہری حواس خمسہ کی پہنچ محض محدود ہے۔ اور ہر حس کا دائرہ مقرر و فعل مخصوص ہے۔ انھیں یہ علم نہیں کہ ان کے وجود کے اندر کچھ اور بھی پوشیدہ قوتیں ہیں۔ جو فی الحال خفتہ ہیں۔ مگر جو حواس خمسہ کی قوتوں کے مقابلہ میں کہیں افضل ہیں۔ ایسے اصحاب کا علم جو اس خمسہ کے تجربات اور ان کی بنیاد پر قائم اور دلائل عقلی پر موقوف رہتا ہے۔ اور علم باطن یا کشف روحانی سے وہ قطعی بے بہرہ ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ علم و تجربہ کا محض جزوی استعمال کرتے ہیں۔

رادھا سوامی مت سکھلاتا ہے۔ کہ انسان کے لئے خدائے برحق کا دیدار ویسا ہی ممکن ہے۔ جیسا کسی آنکھ والے کے لئے سورج کا جلوہ دیکھ لینا۔ مگر اس کے لئے اول ہمیں اُس چشم باطن کا پتہ لگانا ہوگا جس کے ذریعہ خدا کا دیدار ہو سکتا ہے۔ اور پھر اسے بیدار کر کے ان نورانی شعاعوں کے ساتھ وابستہ کرنا ہوگا۔ جو کل موجودات کی جان ہیں۔ عام لوگ اس حس کا ذکر تو کرتے ہیں۔ اور اسے چشم باطن۔ نقطہ سویدا و چشم تحیر وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ مگر معدودے چند ہی ایسے ہیں جو منعم حقیقی کے اس افضل ترین عطیہ کے استعمال سے باخبر ہیں۔ یا اس کی قدر کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ نفس امارہ کی سفلی یا بیرونی حرکات ایسی زور آور ہیں۔ کہ بہتوں کو وہ ابتدائی شغل تک ناممکن العمل معلوم ہوتا ہے۔ جو انسان کی روحانی طاقت کو سلب ہونے سے محفوظ رکھ کر اسے دیدار حق کے اہل بنانے کے لئے ضروری ہے۔ واضح ہو کہ جس طرح سورج کی منتشر شعاعیں آتشی شیشہ کے وسطی نقطہ پر مجتمع ہو کر شہ زور ہو جاتی ہیں ایسے ہی روحانی اشغال کے عمل سے جسم انسانی میں رواں روحانیت کی معمولی لہروں کا اندرونی مرکز پر اجتماع ہونے سے وہ بغایت زور آور ہو جاتی ہیں۔ اور جب شاغل مرکز مخصوصہ پر کافی مقدار میں یکسوئی توجہ حاصل کرنے کا اہل ہو جاتا ہے تو اسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس کے اندر تحصیل علم کی ایک نئی قوت بیدار ہو رہی ہے۔ بعدہ اس نئی قوت کے ذریعہ اسے ایسے اندرونی احساسات ہوتے ہیں۔ کہ اس کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ شغل کامیابی کے ساتھ بن رہا ہے۔ اور ہمت پیدا ہوتی ہے۔ کہ آگے روحانی مقام یا مرکز کی طرف قدم بڑھائے۔ ہر نئے مرکز کے بیدار ہونے پر اس کے اندر ایک نئی قوت ادراک نمودار ہوتی ہے۔ جو پہلے مرکز کی قوت ادراک سے قطعی مختلف و افضل ہوتی ہے۔ اور یہ تجربہ حاصل ہونے پر وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ نئی منزل پہ رسائی افضل تر و بیشتر روحانی شخصیت کی بیداری کا موجب ہو رہی ہے۔ بالآخر ایک دن یہ نوبت آجاتی ہے۔ کہ اس کے اندر وہ روحانی مرکز بیدار ہو جاتا ہے جس کے ذریعہ دیدار حق ممکن ہے۔

سطور بالا میں مذکور ہوا۔ کہ ہمارے ہر حس کے ذمہ ایک مخصوص کام ہے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ہر حس میں پانچ امہات عناصر میں سے ہر خمسہ عناصر کی لطیف اشکال ہیں۔ ایک اہم عناصر مقیم ہے۔ اس لئے ہر حس اپنی اہم عناصر کے اندر ہونے والی حرکت ہی کو محسوس کرنے یا اس ۲۶۷
کے مطابق کام کرنے پر قادر ہوتی ہے۔ مثلاً آنکھ میں آتش یا نور کی اہم عناصر رکھی ہے۔ اس لئے ہم آنکھوں کے ذریعہ صرف روشنی یا اشکال ہی کو دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اس مرکز میں جس کے ذریعہ دیدار حق حاصل ہوتا ہے روح کا نہایت لطیف شکل عنصر مقیم ہے۔ اور اس مرکز کے بیدار ہو جانے پر جب اس کا کل روحانیت کے مخزن خداوند تعالیٰ سے رونما ہونے والی کسی روحانی لہر کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ تو فی الفور اس مرکز میں حرکت پیدا ہو کر ذات حق کا اسی طرح دیدار ہو جاتا ہے جس طرح ظاہری آنکھوں کی معرفت آفتاب کی شعاعوں کے ذریعہ آفتاب کا دیدار ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تحقیقات سے واضح ہوگا۔ کہ دیدار حق کے لئے دو باتوں کا عمل میں لانا اشد ضروری ہے۔

(۱) نفس امارہ کو رام کرنا۔ (۲) باطنی خفتہ اعلیٰ قوتوں کو بیدار کرنا۔ اور یہ بھی صاف ہو جاتا ہے کہ متذکرہ بالا روحانی شغل پر عمل پیرا ہوئے بغیر خدا کے وجود سے منکر ہونا ویسا ہی نامناسب ہے۔ جیسا آنکھوں کا استعمال کئے بغیر آفتاب کی ہستی سے انکاری ہونا۔

سوامی (آنند سروپ) صاحب جی مہاراج

ترجمہ وصیت نامہ اورنگ زیب عالمگیر

"اللہ کے لئے سب تعریف ہے اور اُسکے مقبول بندوں پر سلام۔"

پہلی وصیت یہ ہے کہ اس گنہگار غریقِ معاصی کو تربت مقدسہ مطہرہ چشتیہ سلام اللہ علیہ کے قریب دفن کریں اسلئے کہ گناہ کے دریاؤں میں ڈوبے ہوئے کو سوائے اس درگاہ غفران پناہ کے التجا کرنے کا کوئی ٹھکانا نہیں اور سعادتِ عظمیٰ کو فرزند ارجمند بادشاہ عالیجاہ حاصل کر سکتے ہیں

دوسری وصیت یہ ہے کہ مبلغ چودہ روپیہ بارہ آنے جو ٹوپیوں کی سلائی کے عالیہ بیگم محلدار کے پاس جمع ہیں وہ اُن سے لیکر مجھ بیچارہ کے کفن میں صرف کریں اور جو مبلغ تین سو روپے قرآن شریف کی لکھائی کے ہیں وہ انتقال کے دن صرفِ خاص میں محتاجوں کو دیں اسلئے کہ کلام مجید کی لکھائی میں حرمت کا شبہ ہے میرے کفن ضروری میں یہ روپیہ صرف نکریں

تیسری وصیت یہ ہے کہ اگر اور صرف کی ضرورت ہو تو بادشاہ عالیجاہ کے وکیل سے لیں کیونکہ اولاد میں یہی وارث قریب ہیں۔ حلت وحرمت انکے ذمہ ہے مجھ بیچارہ سے بازپرس نہیں کہ مُردہ بدست زندہ۔

چوتھی وصیت یہ ہے کہ اس سرگشتہ بیابانِ گمراہی کو ننگے سر دفن کریں کہ گنہگار تباہ روزگار کو بادشاہ عظیم الشان کے روبرو ننگے سر لے جانے سے نظرِ رحمت زیادہ ہوگی۔

پانچویں وصیت یہ ہے کہ میرے تابوت پر گاڑھا جسکو گزی کہتے ہیں اسکی چادر (غلاف) ڈالیں اور امیروں کی بدعتوں (بُری رسموں) سے پرہیز کریں۔

چھٹی وصیت یہ ہے کہ والی ملک کو چاہیئے کہ بے سروپا خانہ زادوں سے جو اس گنہگار بے حیا کے ساتھ جنگل اور بیابانوں میں رہے ہیں مہربانی کریں۔ اور بظاہر اُن سے کوئی قصور ہو جائے تو اُن پر عفو و احسان کریں۔

ساتویں وصیت یہ ہے کہ ایرانی سے بہتر کوئی متصدی نہیں ہے کہ عرش آشیاں کے زمانہ سے اسوقت تک ان میں سے کوئی لڑائی سے نہیں بھاگا، بلکہ استقلال سے ثابت قدم رہے اور علاوہ اسکے کبھی خود سری اور نمک حرامی بھی نہیں کی۔ مگر یہ لوگ آرام طلب بہت ہیں ان سے نباہ مشکل ہے۔ بہر حال ان سے موافقت کرنی چاہیئے۔

آٹھویں وصیت یہ ہے کہ ساداتِ عظام سے بموجب آیت شریعت قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى پر عمل کر کے ان کی تعظیم اور رعایت میں کمی نہ کریں۔ کیونکہ انکی محبت اجر نبوت ہے۔ ہرگز اسمیں کمی نہ کرنی چاہیئے کہ دنیا و آخرت میں اسکا نتیجہ اچھا ہے۔ مگر اس امر کی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ ظاہری مرتبہ ان کا بہت بڑھایا نہ جائے کہ شریک غالب اور ملک کے طالب ہیں اگر اسکے خلاف کیا جائیگا تو ندامت ہوا اور پھر کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

نویں وصیت یہ ہے قوم شیخ کے شریفوں کے ساتھ بہت نرمی مہربانی سلوک اور احسان چھپا کر (پوشیدہ طور پر) کرنا چاہیئے اور بجز بڑی بڑی خطاؤں کے جن کا بدلہ لینا (بدرجۂ مجبوری) ضروری ہے اور کسی بات سے اُن کے دلوں کو آزردہ نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ میں نے اس قوم کو بہت آزمایا ہے ان میں سے ہر شخص حمیت و وفاداری میں کامل سچا اور استباد ثابت ہوا ہے۔ گویا مقولہ اَلْاِنْسَانُ عَبِيْدُ الْاِحْسَانِ (یعنی آدمی احسان کے بندے ہیں) کے مصداق بس یہی لوگ ہیں۔ ان لوگوں کو عفو کی جزا سزا دینے سے زیادہ متنبہ کرنا اور بہتر ہے اور ان کی خطا پر مواخذہ کرنا خطا کرنا ہے۔

دسویں وصیت یہ ہے کہ والیٔ ملک کو چاہیئے کہ جہانتک ہو سکے چلتا پھرتا (یعنی ملک کا دورہ کرتا رہے) ایک جگہ بیٹھ رہنے سے جو ظاہر میں آرام کی صورت معلوم ہوتی ہے اور حقیقت میں ہزاروں رنج و مصیبت کا سامنا ہے پرہیز کرے۔

گیارہویں وصیت یہ ہے کہ فرزندوں پر ہرگز بھروسہ نہ کریں اور ان کے ساتھ مصاحبوں کی طرح ہرگز برتاؤ نہ کریں کیونکہ اعلیٰ حضرت دارا شکوہ کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرتے تو یہ خرابی واقع نہ ہوتی۔

بارہویں وصیت یہ ہے کہ والیٔ ملک کو چاہیئے کہ اپنے خاص متوسلوں مقربوں اور قدیمی ملازموں کے ساتھ بہت نرمی اور مہربانی کیا کریں اور بلا ضرورت سخت ان کے دلوں کو سیاست سے نہ ستائیں ان کا خوش رکھنا بہت کام آتا ہے اور انکی ناخوشی کسی وقت باعث مضرت ہو جاتی ہے۔

برکت کے لئے بارہ اماموں کے نام پر ان بارہ وصیتوں کا خاتمہ کیا گیا۔

۲۶۱

دیوانِ پروینؔ

جہاں شکل زلیخا مشتری سے جن مضامیں کا تماشا ہے کہ یوسف بن کے وہ بازار میں لگے

یہ وہ دیوان ہے جس کی پبلک عرصے سے مشتاق ہے - اور جس کو قابل مصنفہ کی حیا پروری و پردہ نشینی نے اب تک بے نقاب نہیں ہونے دیا مگر پردہ پردے ہی میں اس عروس کلام کی ضیا ریزیوں نے دہلی سے دکن اور مالوے تک نور پاشیاں کر دکھائیں حتیٰ کہ شہریار دکن خلد اللہ ملکہ کے ایوان شاہی کی باریابی کا فخر حاصل کیا جس پر حضور اعلیٰحضرت خداوند نعمت دام اقبالہٗ کی علم دوست طبیعت و متعلق ادب نے توجہ کر کے مصنفہ صاحبہ کو فرمان قدر افزائی اور پانسو روپیہ خلعت عطا فرمائے - اور دوسرا ہندوستان کے [illegible] کے علاوہ حضرت سلطان جہاں بیگم صاحبہ خلد نشیں سابق والی بھوپال نے سو شکریہ تبادلہ میں کتب کاسٹ اپنے ان کا اعلا فرمایا - مصنفہ مخدومہ سیدہ ام مشتاق متخلص پروین "ابری بیگم صاحبہ" کے قلعہ معلی دہلی کی آخری بیگماتی زبان ہونے کے علاوہ کلام کی روانی تخیل کی پاکیزگی طرز ادا کی برجستگی محاورہ کی [illegible] جذبات کی بلندی خیالات کی وسعت دیکھئے بالخصوص مرثیہ بن ملک کے علم دوست [illegible] ہے جو آگرہ اور اودھ [illegible] میں علامہ اشعر مرحوم نے دلگداز میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس کلام کی خوبیوں کی کافی ضمانت ہے کبھی فروخت کا خیال نہ تھا مگر دیوان کی طلب [illegible] بانی ثانی باضافہ دیگر مضامین طبع کرایا ہے ہم نے بہ ہزار منت التجا کر کے ہمدردی و محبت کے جذبات سے فائدہ اٹھا کر اس آب حیات کو تشنگان ادب کیلئے عام کر دینے کی اجازت حاصل کر لی ہے - اس دیوان میں ہر قسم کا کلام ہے حمد و نعت غزلیں قومی نظمیں قصائد قطعات رباعیات ، سہرے ، سلام ، تضمین ، تخمیس ، مناجات ، تصوف کے مضامین ایک مقبول حمد باری کا قابل تحسین ہے دیوان کیا ہے کلام کا گلزار معلوم ہوتا ہے - دیوان طبع اول کلاں تقطیع پر ہے - طبع ثانی کی تقطیع [illegible] ہے - نہایت خوشرنگ بیل سے مزین ہے نقاش نقش ثانی بہتر کشند ز اول [illegible] دیوان کی خوبیوں کے قیمت بہت کم ہے جن صاحبوں کو خریدنا ہو جلد خرید لیں طبع اول کی قیمت [illegible] طبع ثانی [illegible] پچاس جلد کے خریدار کو بہتری رعایت ہے - ہر دو دیوان ہیں -

المشتہر سید مشتاق حسین مشتاق ، خاکپائے اطباء - جے پور باغ قبلہ عالم [illegible]

حضرت مولانا قاری سید شاہ حسین میاں قادری چشتی پھلواروی

حضرت قبلہ مولانا قاری سید شاہ محمد سلیمان قادری چشتی پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ اور جانشین۔

وطن اور مولد و منشا۔ پھلواری شریف ضلع پٹنہ۔ صوبہ بہار آپ کا خاندان عہد ماضی سے برابر علوم مشرقی اور تصوف کا گہوارہ رہا ہے۔ آپ کے والد محترم کو تمام دنیائے اسلام میں شہرت حاصل ہوئی۔ **نسب** :۔ سید۔ آبائی سلسلہ مخدوم سید تاج فقیہ منیری سے ملتا ہے۔ نسب مادری زینبی جعفری ہے۔ حسب ذیل بزرگوں کی جزئیت بھی مختلف ذرائع سے پہونچی ہے۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رض۔ شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکر رض۔ مخدوم حسام الدین رض چشتی مانکپوری۔ مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری رض۔ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی بھی جزئیت پہونچی ہے۔ تاریخ ولادت ۱۱ ربیع الثانی روز جمعہ ۱۳۱۲ھ۔ عمر ۴۲ سال علوم عربیہ دار العلوم ندوۃ العلما میں اور گھر پر حاصل کئے۔ انگریزی تعلیم بی۔ این کالج پٹنہ میں پائی۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں عراق کا سفر کیا جہاں حضرت پیر سید عبد الرحمن نقیب الاشراف وزیر اعظم حکومت عراق علیہ الرحمۃ کے مہمان ہوئے۔ نجف اشرف کربلائے معلی۔ بغداد شریف۔ سامرہ۔ بصرہ و کاظمین شریفین و دیگر اماکن مقدسہ کی زیارت سے فارغ ہو کر وطن آئے پھر سنہ ۱۹۲۳ء میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج و زیارت سے مشرف ہوئے۔

جادو بیان مقرر ہیں۔ قرأۃ و خوش الحانی جنکا آبائی ورثہ ہے۔ بیان سیرت و ذکر میلاد میں غیر معمولی شہرت رکھتے ہیں انگریزی داں طبقہ میں آپ کا وعظ بیحد مقبول ہے۔ آپ کے وعظ اور بیان سیرت و میلاد میں گورنر بہار نے بھی کئی بار شرکت کی ہے۔ اور بہار ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بھی شریک ہوئے ہیں اور اپنی تقریر میں آپ کے بیان کی مدح کی ہے آپ کی مذہبی تقریروں اور بیان سیرت و میلاد کی محفلوں میں ججان ہائیکورٹ۔ اعلی و ادنی حکام بیرسٹر و وکلا کالجوں کے طلبہ پرنسپل و پروفیسر۔ انگریز ہندو سکھ عورت و مرد سب کے سب بکثرت شریک ہوتے ہیں۔ آپ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی ذہنیت کا اور مجمع کے رنگ کا ایسا صحیح اندازہ کرتے ہیں کہ آپ کی تقریر سبھوں کے لئے دلچسپی اور غور و فکر کا مواد فراہم کر دیتی ہے۔ اور نئے خیال والوں کو اسلام سے قریب تر اور اسلام کے مطالعہ کا ان میں ذوق پیدا کر دیتی ہے۔ مفہوم کو سمجھانے کے لئے انگریزی اصطلاحات بھی خوب استعمال کرتے ہیں۔ مذہبی وعظ کا نئی روشنی والوں کو گرویدہ کرنا اور کسی دوسرے مذہب پر اعتراضات کئے بغیر محاسن اسلام کو پیغمبر اسلام کی سیرت مبارکہ کی روشنی میں پیش کرنا آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔

آپ کی دوسری خصوصیت تحریک اتحاد صوفیہ ہے۔ آپ کے دل میں اس امر کی سچی تڑپ ہے کہ جماعت صوفیہ جس سے آپ کا تعلق ہے اپنی عملی زندگی میں ایسا تغیر پیدا کرے جو دنیا کے لئے مذہب کا جاذب نمونہ ہو اور ان کی خانقاہیں تبلیغ دین کا پھر ویسا ہی مرکز بنجائیں جیسا پہلے تھیں۔ طبقۂ صوفیہ کے جمود و بے حسی کو دور کرنے۔ ان میں تعلیم پھیلانے اور ان کو ان کے اصلی مشن (تبلیغ) سے آگاہ کرنے کے لئے آپ نے بزم صوفیہ صوبۂ بہار و اڑیسہ کی بنیاد ڈالی جو تقریباً بارہ برس سے صوبۂ بہار میں خوش اسلوبی سے کام کر رہی ہے اور آپ اپنے ان کاموں کیوجہ سے جماعت صوفیہ میں بہت محبوب ہیں۔

آپ کی خانقاہ میں وعظ و نصیحت۔ فتوی فرائض درس و تدریس اور مریدوں کی تعلیم و تلقین کا کام برابر ہوتا رہتا ہے۔ اور یہاں سے ضروری مضامین و رسائل بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔



اُصُول دین ازرُوئے اعتقاد فرقہ شیعہ اثنا عشریہ

(نتیجۂ حضرت مولانا غلام الحسنین صاحب قبلہ پانی پتی)

مسلمانوں میں سواد اعظم کے نزدیک اصول دین صرف تین ہیں جن پر سب کا اعتقاد ہے۔ یعنی۔ توحید[1]۔ نبوت[2] اور قیامت[3]۔

شیعوں کے نزدیک اصول یہ تین بھی ہیں، اور انکے سوا دو اور بھی ہیں یعنی عدل۔ اور امامت۔ اُن پر اعتقاد رکھنا ایسا ہی ضروری ہے، جتنا پہلے تین کا۔

عدل سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو مصدر ہے محض خیر ہی خیر کا اس سے شر سرزد نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی سے بدی نہیں کراتا۔ اس نے انسان کو مختار بنایا ہے گناہ اور بدی انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے۔ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر گناہ خدا کی طرف سے ہوتا۔ اور خیر و شر اللہ کیطرف سے ہوتا تو جزا و سزا بیکار تھا۔ یا خود بدی کرا کے سزا دینا صریح ظلم تھا اور عدل کے خلاف ہوتا۔

امامت۔ دوسرا اصول جس میں شیعوں کا دوسرے مسلمانوں سے اختلاف ہے وہ مسئلہ امامت ہے۔ شیعہ امامت پر اعتقاد رکھنا بھی داخل اصول دین سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جناب رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ وہ خاتم النبیین ہیں۔ حضور کی ذات نبوت کا منقطع ہے۔ لیکن حضور کے بعد سلسلہ رشد و ہدایت خلق بند نہیں ہوا۔ اور دنیا بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ حضور کے بعد بارہ امام منصوص من اللہ و من الرسول ہدایت خلق کیلئے معین اور مقرر فرمائے گئے ہیں۔ ان بارہ میں سب سے پہلے امام حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور اُن کے بعد ان کی اولاد میں سے گیارہ امام اپنے اپنے زمانہ میں امام مفترض الطاعت ہوئے ہیں جن کے اسمائے پاک یہ ہیں۔ (۱) حضرت امام حسن علیہ السلام۔ (۲) حضرت امام حسین علیہ السلام (۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام (۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (۵) حضرت امام جعفر صادق ع (۶) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (۷) حضرت امام موسیٰ الرضا ع (۸) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام (۹) حضرت امام علی نقی علیہ السلام (۱۰) حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام۔

شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امام منصوص من اللہ ہوتا ہے۔ اس کو خدا و رسول مقرر کرتے ہیں اس کا تقرر مثل خلافت کے پنچائت کے فیصلہ کا محتاج نہیں ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جناب امیر رسول مقبول کے سامنے بھی حسب حدیث یا علی انت منی بمنزلت ہارون من موسیٰ ولکن لانبی بعدی حضور کے نائب تھے! وروہ کار نبوت کے اجراء میں حضور کے ساتھ ایسے ہی شریک تھے جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔ شیعہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول نے جناب امیر کو اپنی زندگی ہی میں حسب فرمان داور جناب امیر ع کو تمام مسلمانوں کا امیر سردار و امام بنا دیا تھا۔

چنانچہ حجۃ الوداع کے بعد راستہ میں حضور پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ط ای پیغمبر پہنچا دے جو کچھ تجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ تیرے رب کی طرف سے اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو (گویا) تو نے رسالت ہی کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجکو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھیگا۔

شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ تحریری حکم کسی معمولی امر کی تبلیغ کے متعلق نہیں آسکتا لازماً کوئی امر اہم ہے جس کی تبلیغ کے لئے ایسا تحدیدی حکم نازل ہوا ہے اور جس کی انجام دہی میں رسول اللہ متردد۔ اور متامل تھے۔ اور حضور کے تردد کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر رفع کیا کہ اللہ تیری حفاظت کرے گا۔

اس آیۃ کے نزول کے بعد حضور اقدس نے مقام کر دیا جو لوگ آگے چلے گئے تھے ان کو واپس بلایا۔ جو پیچھے تھے ان کا انتظار کیا۔ اور جس وقت سب لوگ جمع ہو گئے حضور نے اونٹوں کے کجاوون کا ایک بلند منبر تیار کرایا۔ اور اس پر تشریف لیجا کر جناب امیر کو برابر کھڑا کیا اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم واولادھم" کیا میں مومنین کے اپنی ذات اور اولاد سے بالاتر نہیں ہوں۔ سب نے عرض کیا بیشک حضور ہمارے نفسوں اور اولاد سے بالاتر ہیں۔ تب رسول اللہ ص نے ارشاد فرمایا کہ من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ" جس کا میں مولا ہوں پس علی بھی اس کا مولا (سردار) ہے اللھم وال من والاہ وعاد من عادہ۔ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔ یعنی اللہ تو اس کو دوست رکھ جو علی ع کو دوست رکھے۔ اور دشمنی

رکھہ اس سے جو علی سے دشمنی رکھے - اور مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے - اور ذلیل کر اس کو جو علی کو ذلیل کرے یہ کلمات فرماتے ہوئے رسول اللہ صلعم نے روز نبوت کے حضرت علی کی بغل میں ہاتھ دیکر اتنا بلند کیا کہ رسول اللہ کی سپیدئ بغل نظر آنے لگی - رسالمآب صلعم کے اس ارشاد کے بعد سب مسلمانوں نے جناب امیر ع کو مبارک باد دی اور بعض اکابر اصحاب نے مبارکباد ان الفاظ میں دی - بخٍ بخٍ لک یا علی ! اصبحت مولائی ومولاء کل مومنٍ ومومنتہٍ - علی ہمکو مبارک ہو - تم ہمارے اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کے سردار ہوگئے ہو -

ان آیات واحادیث کی بنیاد پر شیعہ لوگ حضرت علی ع کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے منصوص اور مفترضۃ اطاعت سمجھتے ہیں - اور ان پر اعتقاد رکھنا داخل اصول دین جانتے ہیں -

بارہ اماموں میں سے گیارہ کا زمانہ ختم ہوگیا - لیکن بارہویں امام یعنی حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ابھی تک زندہ وسلامت ہیں - لیکن بمصلحت الٰہی نظروں سے پوشیدہ ہیں لیکن ان کا فیض برابر پہنچتا رہتا ہے - جس وقت تمام دنیا ظلم اور فسق وفجور سے بھر جائے گی اور اسلام کے لئے تنگ ہوجائے گی اس وقت بحکم الٰہی ظہور فرمائیں گے اور تمام دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے -

شیعوں کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی حضرت امام مہدی کے متعلق اعتقاد رکھتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ امام مہدی اولاد فاطمہ سے پیدا ہونگے ابھی پیدا نہیں ہوئے - حالانکہ شیعوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ پیدا ہوچکے ہیں لیکن غائب ہیں - ظہور فرمائیں گے -

شیعوں کے پانچ اصولوں میں سے تین اصول میں سب مسلمان ان کے ساتھ شریک ہیں - دو اصول یعنی عدل اور امانت کو دوسرے فرقے داخل اصول دین نہیں سمجھتے ہیں لیکن تحقیقت میں جیسا کہ بعض علما کا اتفاق ہے - یہ اصول اسلام نہیں ہیں بلکہ اصول تکمیل ایمان ہیں - اسلام کے لئے توحید - نبوت اور قیامت کا اقرار بس کرتا ہے شیعوں کے اعتقاد کے بموجب کسی اصول کا انکار اسلام خارج کردیتا ہے اسلئے مناسب امانت وعدل کا منکر ان کے اعتقاد کے بموجب یا اسلام سے خارج کردیتا اور نجس قرار دیدیتا - حالانکہ ایسا نہیں ہے اسلئے اسلام دین صرف تین ہی ہیں جن پر سب مسلمانوں کا اتفاق اور یہ دو اصول اصول ایمان ہیں نہ کہ اصول اسلام -

کتب خانہ رامپور کی چند نادر چیزیں

ہر چند کہ کتبخانۂ سرکاری ریاست رامپور اپنے دامن میں علمی دنیا کے بیشمار نادر زمانہ جواہر ریزے سمیٹے ہوئے ہے لیکن اون میں سے بعض جن کا تذکرہ اسوقت ہمارے پیش نظر ہے۔ حسب ذیل ہیں۔

قرآن شریف

اس کی تقطیع صفحہ ۴ ¾ × ۳ ½ انچ اور تقطیع کتابت ۳ ½ × ۲ ½ انچہ ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۳ سطر، کوفی الخط، ابتدائی ۲۸ صفحہ بخط غیر ہیں۔ کل صفحات ۴۳۰ ہیں۔ ابو علی محمد بن علی بن الحسن الشہیر بابن مقلہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ جو خط نسخ کا موجد ہے۔ یہ شخص ۲۷۲ھ میں پیدا ہوا اور ۳۲۸ھ میں دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے حسن خط کو بطور مثال پیش کیا جاتا تھا۔ قاہر باللہ اور راضی باللہ کا وزیر رہا ہے ۳۲۴ھ میں راضی باللہ اس سے خفا ہوا اور اس نے اس کا سیدھا ہاتھ کٹوا لیا۔ لیکن یہ بدستور اپنے پونہچے میں قلم بندھوا کر لکھتا رہا۔ قرن اول کے لکھے ہوئے وہ خطوط جن کی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کیجاتی ہے یا وہ قرآن شریف جن کی کتابت عام طور سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیطرف منسوب ہے۔ اگر صحیح ثابت کر دئے جائیں جو بجائے خود ایک دشوار ترین حقیقت ہے۔ تب بھی یہ قرآن شریف قدامت کتابت کے لحاظ سے دنیائے مکاتب میں تیسرے نمبر کی چیز ہوگی۔ اور اس اعتبار سے کہ موجد خط نسخ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اپنی نظیر آپ ہے۔

معارف ابن قتیبہ

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم الشہیر بابن قتیبہ الدینوری متوفی سنہ ۲۷۶ھ کی مشہور و معروف تالیف۔ خاتمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب سنہ ۵۰۰ھ میں مکمل لکھی گئی۔ تقطیع صفحہ ۱۰ ¼ × ۶ ½ انچ تقطیع کتابت ۸ ½ × ۴ ½ انچ۔ عنوانات جلی قلم سے خط کوفی میں لکھے ہوتے ہیں باقی قلم خفی

دیوان بابر (ترکی)

تقطیع خرد خوش خط نسخ۔ سطر ۱۳۔ لوح وجد ول طلائی و رنگین۔ عنوانات نظم طلائی۔ ٹائیٹل پیج پر بقلم نواب بیرام خاں خانخاناں لکھا ہے کہ مکتوبہ سنہ ۹۳۵ھ۔ صفحات ۸۰۔ یہ دیوان بقلم بابر بادشاہ مکتوب ہوا ہے۔ لیکن خاتمہ دیوان پر ایک ترکی رباعی کے ذیل میں شاہجہاں بن جہانگیر سلطان الہند اپنے قلم سے عبارت لکھتا ہے۔ کہ

"این رباعی ترکی ورسم مبارک تحقیق خط اعلیحضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ غازی انار اللہ برہانہ است حررہ شاہجہاں بن جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ بن ہمایوں بادشاہ بن بابر بادشاہ"

خزانہ شاہی کا نسخہ جس کے سرورق اور آخری صفحہ پر متعدد تحویلداراں شاہی و منتبان شاہی کے دستخط اور مہریں ہیں ہندوستان کے مغلیہ سلاطین کا مورث اعلی بابر بادشاہ بن عمر بن شیخ مرزا ابن سلطان ابو سعید مرزا بن سلطان محمد مرزا بن سلطان میران شاہ بن امیر تیمور الشہید جس کی تمام عمر لڑتے بھڑتے گذری صرف اہل سیف ہی نہ تھا۔ بلکہ اہل قلم بھی تھا۔ اس نے اپنی زندگی کے حالات میں ایک مبسوط کتاب تزک بابری کے نام سے ترکی زبان میں لکھی ہے۔ جس سے اوسکے مذاق زباندانی اور وقائع نگاری کی خدا داد قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے اس کتاب کا ترجمہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔ وہ ترکی اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتا تھا۔ ۶ محرم ۸۸۸ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۹۳۶ھ میں وفات پائی نسخہ زیر بحث اُس کی وفات سے ایک سال قبل لکھا گیا ہے جس کو بابر کے قلم کی لکھی ہوئی رباعی اور شاہجہاں کی تحریر نے نادر روزگار اہمیت کا حامل بنا دیا ہے۔ سر ڈینی سن راس اس نسخہ کا عکس شائع کر چکے ہیں۔

صد پند لقمان و رسالہ خواجہ عبد اللہ انصاری

تقطیع صفحہ ۱۲×۸ انچ

تقطیع کتابت ۶ ½ × ۳ ½ انچ سطر ۹۔ ورق ۱۸۔ خوشخط نستعلیق۔ صفحہ اول پر لوح اور تمام صفحات پر بہترین گلکاری طلائی۔ زرافشاں نوشتہ میر علی کاتب سلطانی جس نے سنہ ۹۴۵ھ میں کتابت ختم کی۔ ابن مقلہ اگر خط نسخ کا موجد ہے تو میر علی کاتب خود نستعلیق کو معراج کمال پر پہونچانیوالا ہے کون شخص ہے جو دنیائے خطاطی میں یاقوت مستعصمی اور میر علی کاتب کی عالیقدر ہستیوں سے واقف نہ ہو کسی کتاب کو ان کی طرف منسوب کر دینا اوس کی عظمت کتابت کے لئے کافی دوانی ہے۔ عظمت کتابت کے ساتھ ساتھ نسخہ زیر بحث کے سرورق پر جہانگیر اور شاہجہاں اور آخری صفحہ پر ملکہ جہاں آرا بنت

شاہجہاں بادشاہ کی تحریریں ہیں۔

جہانگیر لکھتا ہے "اللہ اکبر بتاریخ سیوم محرم سنہ ۱۵ داخل کتابخانہ این نیازمند درگاہ اکبری شد حررہ جہانگیر بن اکبر.. ہندنامہ لقمان حکیم و سخن ؟ عبد اللہ انصاری بخط ملا میر علیست عام است سنہ ۲ جلوس"۔

شاہجہاں لکھتا ہے۔ "این پندنامہ لقمان حکیم وغیرہ کہ بخط خوب ملا میر علیست بتاریخ بست و پنجم ماہ ابان الٰہی سنہ ۲ جلوس مطابق سلخ شہر ربیع الاول سنہ ۱۰۳۹ ہجری در دار الخلافہ اکبرآباد داخل کتابخانہ این نیازمند درگاہ شد حررہ شہاب الدین محمد شاہجہاں بادشاہ بن جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ غازی ۵ قیمت ہزار روپیہ۔ دوسری جگہ اسی صفحہ پر لکھتا ہے۔

"این پندنامہ در ذی الحجہ سنہ ۱۰۴۰ ہجری موافق سنہ ۴ جلوس مبارک بفرزند ارجمند سعادتمند برخوردار کامگار بجان برابر ملکہ ازجان بہتر جہاں آرا بیگم ....

آخری صفحہ پر جہاں آرا بیگم بنت شاہجہاں بادشاہ تحریر کرتی ہے

"این چند سخن کہ خواجہ عبد اللہ انصاری شیخ الاسلام وقت خود گفتہ است اگر ہزار زبان داشتہ باشم کہ تعریف نمیتوانم کرد گوش را وجان دل را عجب خبر میدہد اگر توفیق رفیق گردد ۵ - حررہ جہاں آرا مرید حضرت شیخ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ۔"

دیوان شعر الحادرۃ

تقطیع کتاب ۱۰ ۳/۴ × ۵ ۳/۴ انچ تقطیع کتابت ۷ ½ × ۵ ½ انچ خوشخط نسخ و تعلیق

سطر ۱۱۔ لوح و جدول دو برد و صفحہ اول دندان موش طلائی۔ گلکاری طلائی زرافشاں۔ مکتوبہ سنہ ۶۲۹ھ نوشتہ جمال الدین یاقوت مستعصمی متوفی سنہ ۶۹۸ھ۔ اس شخص نے طویل عمر پائی تھی۔ ابن بواب کے طریقہ پر لکھتا تھا۔ صاحب شذرات الذہب لکھتے ہیں کہ "انتہت الیہ ریاستہ الخط المنسوب"، صفحہ ۱ پر اسمٰعیل بن طہماسپ الحسینی الموسوی الصفوی المتوفی سنہ ۹۸۵ھ کی مہر ہے صفحہ ۲ پر لکھا ہے "کتاب خاص ہمایوں اشرف اقدس ارفع ابراہیم عادلشاہ" یہ شخص سلاطین بیجاپور میں مشہور بادشاہ ہے۔ اس کے باپ کا نام اسمٰعیل عادل شاہ تھا۔ اپنے بھائی ملوک عادل شاہ کے بعد سنہ ۹۴۱ھ میں بیجاپور کے تخت پر بیٹھا۔ اس نے اثنا عشری مذہب چھوڑ کر حنفی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ ۲۴ سال حکومت کر کے سنہ ۹۶۵ میں فوت ہو گیا۔ صفحہ ۳ پر رستم بن مقصود حسن اور یعقوب بن حسن بن یعقوب کی مہریں ہیں۔

موخر الذکر اپنے باپ حسن شاہ ترکمان کا سنہ ۸۸۲ھ میں جانشین ہوا۔ ترکمان قبیلہ کا سردار تھا۔ صفحہ ۳ پر یہ عبارت بھی لکھی ہے "این کتاب خط حضرت قبلۃ الکتاب ابو الدر یاقوت المستعصمی علیہ الرحمۃ است و ہر سطر یک تنکہ طلائی ارزد و کتبہ شیخ محمد التبریزی السلطانی عفی عنہ"

نہایۃ السئول فی رواۃ الستۃ الاصول

تقطیع کتاب ۱۱ ۱/۴ × ۷ ½ انچ

تقطیع کتابت ۷ ½ × ۵ انچ۔ خط و کاغذ عرب بقلم خفی سطر ۳۹۔ صفحات ۹۹۹۔ مؤلفہ ابراہیم بن محمد بن خلیل سبط ابن العجمی المکی المتوفی سنہ ۸۴۱ھ نادر و نایاب نسخہ ہے اسماء الرجال پر ایک بہترین تالیف ہے اس میں اسی ہزار سے زیادہ راویوں کا تذکرہ ہے اس فن کے ماہرین کا خیال ہے کہ باعتبار ضبط رواۃ حدیث جرح تعدیل وغیرہ اس کتاب سے بہتر کوئی کتاب تالیف نہیں ہوئی۔ نہ اس سے قبل اور نہ اس کے بعد۔ خود مؤلف کا مسودہ ہے جس کی تالیف و کتابت ربیع الاول یا ربیع الآخر سنہ ۸۲۸ھ میں شروع ہوئی اور ۲۶ ربیع الاول سنہ ۸۲۹ میں ختم ہوگئی۔ اس حساب سے گیارہ یا بارہ مہینے ہیں۔ ۹۹۹ صفحات کا ایک دفتر بے پایاں تیار ہو گیا۔ جسے اگر ذرا جلی قلم میں لکھوایا جائے تو چار ہزار صفحات سے کم میں تحریر نہ ہو سکیگا۔ خود مؤلف خاتمہ میں لکھتا ہے۔ "فرغ من تعلیقہ مولفہ ابراہیم بن محمد بن خلیل سبط ابن العجمی المکی فی سادس عشرین ربیع الاول من سنہ تسع وعشرین وثمانمائۃ بالمدرسۃ المشرفیۃ بحلب الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وابتدأت فی عملہ من شہر ربیع الاول او فی ربیع الآخر من سنہ ثمان وعشرین وثمانمائۃ" تمام صفحات کے حواشی میں اصلاح و اضافے تحریر ہیں۔

عمر بن عبد الوہاب بن ابراہیم العرضی الشافعی الشاذلی الخلواتی کے مطالعہ میں رہی ہے۔ چنانچہ آپ سرورق پر تحریر فرماتے ہیں۔ "الحمد للہ نظر فیہ واعیا لمالکہ ومستفیدا منہ الفقیر عمر بن عبد الوہاب بن ابراہیم العرضی الشافعی الشاذلی الخلواتی فی شہر جمادی الآخرہ من سنہ ۹۶۶ھ والحمد للہ وحدہ"

مولف کتاب الحافظ برہان الدین ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلیل ایک بہت بڑا امام جلیل المرتبہ عالم تھا۔ اس نے ایک جماعت کثیر سے علم حدیث بیان کیا ہے۔ ۱۲ رجب سنہ ۷۵۳ھ میں پیدا ہوا علم حدیث شیخ کمال الدین عمر بن العجمی اور شرف الدین بن حبیب اور الظہیر بن العجمی سے حاصل کیا۔ علم نحو شیخین ابو جعفر و ابو عبد اللہ اندلسیین وغیرہ سے پڑھا۔ نیز فقہ۔ قرأت، صرف، بدیع، تصوف، میں مہارت پیدا کی۔ حماۃ۔ دمشق قاہرہ میں۔ الحافظ ابن المحصب اور اصلاح الدین بن ابی عمر اور الحافظ زین الدین العراقی اور الحافظ سراج الدین بن الملقن

علم حدیث حاصل کیا مؤلف سے بھی بڑے بڑے مشاہیر نے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ جن میں ابن حجر ابن ناصر الدین حافظ دمشق کا نام قابل ذکر ہے۔ اسے سبط بن العجمی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ماں العجمی خاندان حلب سے تھی یہ تعلیم کی غرض سے اول ۷۶۲ھ میں اور دوبارہ ۷۸۶ھ میں مصر گیا۔ بہت سے علوم میں دستگاہ حاصل کی لیکن حدیث ہی میں زیادہ تبحر بہم پہونچا، دوسو علمائے حدیث سے استفادہ کیا۔ نظم عربی میں چالیس استادوں کی شاگردی اختیار کی۔ دوسرے فنون میں تیس استادوں سے تعلیم پائی بمقام حلب ۲۶ شوال ۸۴۱ھ میں وفات پائی۔

شرح الکافیہ المعرف بالرضی

تقطیع کتاب ۱۱×۶½ انچ
تقطیع کتابت ۷½×۳½ انچ۔ خوشخط نستعلیق شکست آمیز۔ لوح وجدول طلائی۔ کاغذ کشمیری۔ سطر ۲۵ صفحات ۲۸۸ سنہ کتابت ۸۵۰ھ۔ بہترین نسخہ ہے جس کے حاشیہ کا اکثر حصہ شاہجہاں بادشاہ کے نامور اور مشہور وزیر سعد اللہ خاں کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ سرورق پر شاہجہاں کے قلم کی لکھی ہوئی یہ عبارت موجود ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم این کتاب شرح الرضی بر حاشیہ آن بیشتر خط سعد اللہ خاں مرحوم و مغفور است در غرہ
شہر رجب المرجب داخل کتابخانہ این نیاز درگاہ شد حررہ شہاب الدین ۲۷۴
محمد صاحب قرآن ثانی شاہ جہاں بادشاہ"

علاوہ ازیں سرورق پر ابو الظفر محی الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی اور سعد اللہ خاں مرید حضرت شاہجہاں اور اعتماد خاں بندہ شاہجہاں اور حکیم معالج خاں مرید شاہجہاں اور فاضل خاں بندہ شاہجہاں اور عنایت خاں شاہجہانی کی مہریں اور حضرت آزاد بلگرامی کے قلم کی عبارت ذیل اور مہر ثبت ہے "من عواری الزماں لدے الفقیر غلام علی المتخلص بآزاد الحسینی الواسطی البلگرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی ۱۱۶۹ھ"

ایک جگہ لکھا ہے "قیمت اعلیٰ حسب الحکم اقدس فنشمار"

آجکل کتاب خانہ کی فہرست زیر ترتیب ہے عملہ کی عدیم الفرصتی کے سبب مختصر لکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ نوادرات کتب خانہ کے حالات بالتفصیل تحریر کئے جائیں گے۔

ابتدائی اُردو تعلیم کیلئے طریقۂ صوت کا رواج

ترقی زبان کے لئے چند جدید اصلاحی تجاویز

(از عشرت رحمانی صاحب ایڈیٹر نیر نگستان دہلی)

جدید دور ہے اور جدتوں کا زمانہ۔ ہر شعبہ میں نئی نئی تبدیلیاں زمانہ کے موافق ہو رہی ہیں کیونکہ زمانہ انقلابی دور سے گذر رہا ہے، اس کیلئے تبدیلی لازمی ہے، لیکن حیرت یہ ہے کہ ہندوستان جو ہر شعبہ میں جدت اور تبدیلی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے تعلیمی سلسلہ میں سب ملکوں سے پیچھے اور ترقی و ایجاد سے بہت دور ہے! اور یہی ہماری بدحالی اور پستی کے اسباب ہیں تعلیم کے ہر شعبہ کو لیجئے یہی حالت نظر آئیگی۔

کی معقول و ضروری ترمیم و ایجاد کیجئے قدیم خیال بزرگ برافروختہ ہو جائینگے کہ "نئے دماغوں میں نئی باتوں کا خبط سمایا ہے" یہ غور نہیں کیا جاتا کہ ہر زمانہ کی ترقی اس کی رفتار کے مطابق چلنے سے ہوتی ہے۔ آج ریل کے تیز رفتار زمانہ میں بیل گاڑی بھی موجود ہے مگر آپ ریل کو ترجیح کیوں دیتے ہیں۔ راہ کے خطرات کی پرواہ کیوں نہیں کرتے۔ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے وقت بچانے اور بیل گاڑی کی دشواریوں سے بچنے کے لئے۔

یورپ اور امریکہ کی تعلیمی ترقی و جدید ایجادات ہی اس کی اقتصادی ترقی و خوشحالی کا سبب ہیں۔ اور ہندوستان کی پستی و بدحالی کا سبب تعلیمی پستی۔ زبان کے مسئلہ کو ہی لیجئے۔ امریکہ نے فونک سسٹم (Phonic System) کی ایجاد سے انگریزی زبان کو آسان سے آسان بنا دیا ہے۔ لیکن اُردو زبان کی ابتدائی تعلیم کیلئے ہمارے بزرگ سطرف غور کرنے سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ فونک سسٹم (Phonic System) کیا ہے۔ طریقۂ الصوت، یعنی جس حروف کی جو آواز نکلتی ہے وہی بتائی اور سکھائی جائے۔ مثلاً انگریزی حرف "A" کو اے نہیں کہتے بلکہ 'ا' کی خفیف صوتی حرکت کافی ہے۔ اس جدید طریقہ کے مطابق میں نے اُردو حرف تہجی کے لئے بھی غور کیا اور مدت مدید کے تجربہ و اندازا کا نتیجہ یہ ہے کہ "الف ۔ بے ۔ پے ۔۔۔ سین ۔ صاد ۔۔۔ اور قاف" وغیرہ حروف پڑھاتے وقت ابتدائی عمر میں بچوں کے ذہن اور دماغ پر بیکار بوجھ ڈالا جاتا ہے، حرف کی آواز محض ایک خفیف حرکت سے ادا ہوتی ہے مگر اس کا تلفظ تین چار حروف سے ملا کر ادا کیا جاتا ہے۔ اسلئے 'الف' کی جو آواز ہے۔ وہی سکھانا کافی ہے! اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف نہ بتایا جائے بلکہ کسی تصویر یا شکل کے ذریعہ ایک لفظ ادا ہو جیسے "ب" حرف پڑھانا ہے تو بلی دکھایئے اور جب بچہ بلی کہدے تو پوچھیے بلی کس حرف سے ہے وہ از خود کہیگا "ب" سے۔ نہ کہہ سکے خود بتا دیا جائے (شروع میں بہت آسان الفاظ دو حرفی سہ حرفی بتائے جاتے ہیں) اسی طرح سین کی جگہ اس کی حرکت صرف "س" "SE" کافی ہے اور قاف کی جگہ "ق" (QE)۔ اسی طرح تمام حروف۔

(اس قاعدہ کی تفصیل بہت طویل ہے یہاں مختصر مضمون میں تشریح کی گنجائش نہیں اس کے متعلق علیحدہ شائقین تفصیلات دریافت فرما سکتے ہیں) اس ترکیب سے تمام حروف تہجی بھی مقررہ ترتیب سے کم وقت میں آسانی سے سکھائے جا سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی مبتدی حرف شناس ہوتے ہوتے فوراً مرکبات کی مشق بھی سیکھتا جاتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مروجہ ترتیب (الف ۔ ب ۔ ت ۔ الخ) ذرا مشکل ہے اس میں بھی اسقدر ترمیم کی ضرورت ہے کہ حروف کے گروہ اسطرح بتائے جائیں کہ ابتدا میں (علی الترتیب) آسان مخرج والے حروف آتے جائیں! اور وہ جن کی آوازیں اور شکلیں ایک قسم کی ہوں۔ (قواعد و ضوابط کی تفصیل علیحدہ ہے جو یہاں درج نہیں ہو سکتی)

اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ میں بعض دشواریاں بھی ہیں۔ کیونکہ عربی فارسی حروف کی آمیزش کے سبب اُردو حروف مختلف شکلوں کے ہم آواز ہیں لیکن ذرا غور سے آسان بنانا دشوار نہیں اور یہ اعتراض بالکل غلط ہے کہ اُردو زبان مشکل ہے۔ اس کو طریقۂ الصوت، (Phonic System) کے مطابق نہیں بنایا جا سکتا۔ ہم اس طریقہ جدید سے اردو کو غیر ملکوں کی ترقی یافتہ زبان کے مقابلہ میں کامیاب اور سہل الحصول بنا سکتے ہیں (میں نے اس جدید سلسلہ کے لئے بہت کچھ لٹریچر تصاویر و نقشہ جات ۔ چارٹ وغیرہ انگریزی کے مطابق کافی تیار کر لیا ہے)

رسم الخط:۔ اُردو رسم الخط کے سبب سے اردو ٹائپ کے رواج

میں بھی دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں اگر اس تجویز پر غور کیا جائے تو مناسب ہوگا کہ اُردو میں جو عربی کی قسم کی تراکیب رائج ہیں۔ ان میں ترمیم کرکے اُردو ترکیب سے ہی انہیں لکھیں۔ مثلاً لفظ **بالکل** ہے۔ جس کے لکھنے اور پڑھنے میں فرق ہے۔ اس کو اگر **بلکل** لکھا جائے تو مضائقہ نہیں۔ اس صورت میں حروف کے جوڑ کم ہو جائیں گے اور ٹائپ میں خود بخود ایک سہولت میسر آئے گی۔ یا جیسے **ابوالکلام** کو اگر ہم **ابوکلام** لکھیں۔

حامیانِ اُردو بہی خواہانِ زبان اگر ذرا غور و توجہ سے ان ضروری ترمیمات و ضوابط کے رواج میں کوشش کریں تو اردو کامیابی کی ایک اہم منزل طے کر سکتی ہے۔

"**اردو کانفرنس۔ دہلی**" کو خصوصاً اور اُردو کے ارباب بست و کشاد کو عموماً ان تجاویز کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ شاید کام کی بات سے کوئی کام لیا جا سکے۔

کالج اور اسکولوں کے طالب علموں اور تعلیم یافتہ گھرانوں کی تفریح اور دلچسپی کیلئے ایک عجیب و غریب چیز

تعلیمی تاش

ایجاد کردہ خواجہ حسین نسیم تاجی ایڈیٹر رسالہ ہونہار دہلی

اس تاش کی ایجاد نے تعلیمی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے ہر ایک کلاس کے طالب علم اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ وکیل بیرسٹر کالجوں کے پروفیسر اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر سب ہی اس تاش کو کھیل سکتے ہیں اس کے کھیلنے سے بازاری تاش سے زیادہ لطف آتا ہے یہ تاش اس طرح پر تیار کیا گیا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور استاد اپنے شاگرد کے ساتھ کھیل سکتا ہے اس کے کھیلنے میں وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ قابلیت بڑھتی ہے یہ تاش اردو انگریزی۔ فارسی عربی سب ہر ایک زبان میں کھیلا جا سکتا ہے بڑے بڑے ماہرین تعلیم نے پسند کیا ہے اس کے ذریعہ استاد اپنی جماعت کو اردو اور انگریزی کی تعلیم دے سکتا ہے کوئی کلب اور کوئی اسکول اس تاش سے خالی نہیں رہنا چاہئے قیمت فی بکس ۱۲؍ (۱۰۴ کارڈ) چھوٹا بغیر انگریزی قیمت ۸؍ (۹۶ کارڈ) کھیلنے کے قواعد کی کتاب بکس کے ہمراہ مفت دی جاتی ہے اپنے شہر کے بڑے بڑے کتب فروشوں سے خریدیے

ہیڈ آفس **تعلیمی تاش کمپنی قرولباغ نئی دہلی**

ضرورت ہے

ہمیں اپنی کمپنی کیلئے ایسے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنے ہی شہر میں رہ کر فرصت کے وقت میں چند گھنٹے کام کر کے تیس چالیس روپے ماہوار پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں صرف وہی لوگ درخواست کریں جو مبلغ پچیس روپے بطور ضمانت بھیج سکیں۔ کام نہایت آسان اور بہت فائدے کا ہے۔ ایک آنے کا ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے شرائط طلب کریں۔

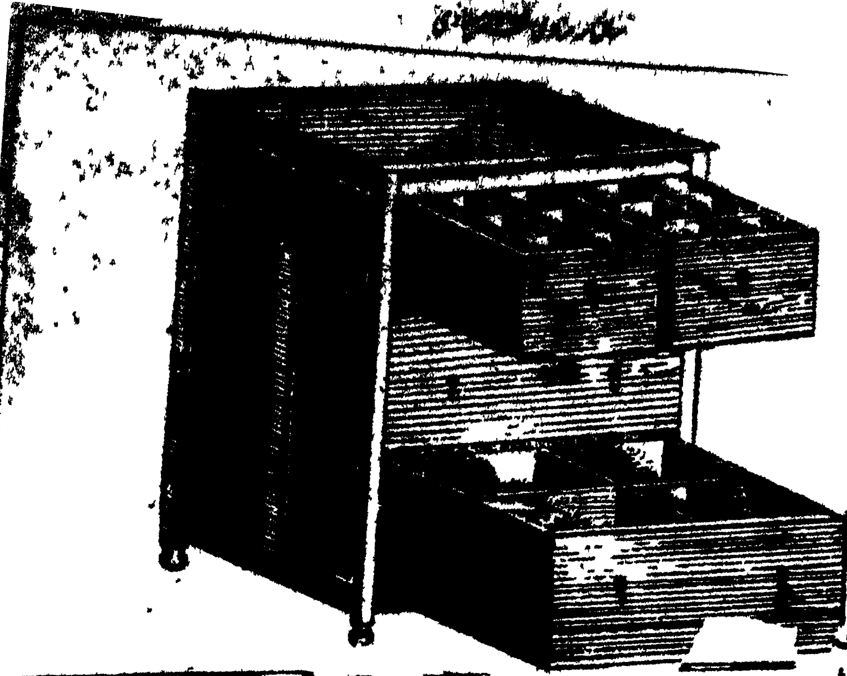
تعلیمی تاش کمپنی قرولباغ نئی دہلی

اگر آپ کو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے کسی اچھے رسالہ کی ضرورت ہے تو

رسالہ ہونہار دہلی

منگائیے۔ یہ باتصویر ماہوار رسالہ چھ سال سے جاری ہے اور ہندوستان کے بہت سے محکمہ تعلیم میں منظور ہے اور طلبہ کیلئے بہترین رسالہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جنوری میں اس کا نہایت شاندار سالگرہ نمبر شائع ہوتا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے نہایت مفید مضامین اور انعامی معمے شائع ہوتے ہیں نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ ۲؍ طلبہ کیلئے خاص ایڈیشن۔ چندہ ۱؍ سالانہ

پتہ دفتر رسالہ ہونہار قرولباغ نئی دہلی



نو ایجاد الماری

رچی خانوں میں رکھنے کیلئے بنائی گئی ہے

کے مصالحے اور دال، چاول وغیرہ رکھنے کیلئے خانے ہیں جس میں

زہریلے اور موذی جانوروں سے محفوظ رہتی ہیں یہ بہت خوبصورت

اور آرام کی چیز ہے۔ قیمت آٹھ روپے (مثلے)

ورما ہاشمی۔ اینڈ کمپنی۔ کشمیری دروازہ دہلی

روزی کمانے کے ہنر

ذیل میں روزی کمانے کیلئے چند مجرب اور آسان نسخے لکھے جاتے ہیں جن سے ہر ہندوستانی جو بے روزگاری اور بے کاری میں مبتلا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ میری غیر مطبوعہ کتاب روزی کا اقتباس ہے۔ حسین۔

سفوف خضاب

پبلک میں خضاب کی مانگ جس قدر زیادہ ہے وہ کسی صراحت کی محتاج نہیں۔ عمر کا ایک خاص حصہ طے کرنے پر لاتعداد اصحاب خضاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور ان ضرورتمندوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔

بازاروں میں جو مختلف اقسام کے خضاب فروخت ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر غیر ممالک کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ جرمن اور جاپانی خضابوں کو ہندوستان میں غیر معمولی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ اور ان کے ذریعہ ہر سال رقم خطیر ہندوستان سے کھنچ کر ان ممالک میں جاتی ہے۔

خضاب ایسی چیز نہیں ہے جو ہندوستان میں تیار نہ کی جاسکے لیکن اہل ملک نے ابھی اس جانب توجہ کم کی ہے کہ تجارتی لائنوں پر خضاب سازی کی صنعت کو فروغ دیا جاسکے ہندوستان میں جو خضاب بالعموم تیار کئے جاتے ہیں وہ بالکل دقیانوسی ہوتے ہیں اور اپنی مقبولیت میں بازار کے مروجہ بدیشی خضابوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بعض اصحاب نے جدید طرز پر جو خضاب بنائے ہیں ان کے نسخے بدیشی خضابوں کیطرح عمدہ نہیں۔

ہم ذیل میں ایک بہت عمدہ سفوف خضاب بنانے کا طریقہ درج کرتے ہیں۔ اگر اسے بنا کر تجارتی لائنوں پر فروخت کیا جائے تو برائے نام سرمایہ سے معقول فائدہ کی امید ہے۔ اس نسخے سے جو خضاب تیار ہوگا وہ جرمنی اور جاپان کے بہترین خضابوں سے کسی طرح کم نہ ہوگا۔ طریقہ حسب ذیل ہے:۔

ٹارٹرک ایسڈ	دو اونس
بریم پیرو کسائیڈ	چار اونس
پرافینائیلین ڈیامین	دو اونس

ان تمام چیزوں کو آپس میں ملا کر ایسی بوتلوں میں رکھیں جن کے کاگ مضبوطی کے ساتھ بند ہوں۔ ضرورت کے وقت کسی قدر سفوف نکال کر اسے پانی میں گھولیں اور سفید بالوں پر لگائیں۔ چند منٹ میں بالوں کی سفیدی سیاہ قدرتی رنگ سے بدل جائے گی بہتر تو یہ ہے کہ خضاب برش سے لگایا جائے لیکن اگر انگلی سے بھی لگایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے جلد پر داغ نہیں پڑتا۔

یہ خضاب لگانے سے پیشتر بالوں کو خوب دھو لینا چاہیئے تاکہ ان میں تیل کی چکنائی باقی نہ رہے۔ اور استعمال کے بعد بھی گرم پانی اور صابن سے بالوں کو دھو لینا چاہیئے۔

بالوں کیلئے خوشبودار تیل

بازاروں میں خوشبودار تیل کثرت کے ساتھ فروخت ہوتے ہیں۔ پہلے تو زیادہ تر غیر ممالک ہی کے تیل بنے ہوئے بازاروں میں دستیاب ہوتے تھے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ہندوستانی فرموں نے بھی اس جانب توجہ مبذول کی ہے اور سر کے بالوں کیلئے اعلیٰ قسم کے سودیشی تیل بازاروں میں نظر آنے لگے ہیں۔

۲۷۷

ابھی اس تجارت کیلئے ملک میں بہت وسیع میدان موجود ہے اگر ہمارے بیکار نوجوان اس صنعت کی جانب توجہ کریں تو بہت ہی قلیل سرمایہ سے وہ اپنی معاش بآسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم ذیل میں بالوں کے لئے خوشبودار تیل بنانے کا ایک نہایت مجرب اور ساتھ ہی نہایت آسان طریقہ درج کرتے ہیں جس کی مدد سے اعلیٰ درجہ کا خوشبودار تیل کوڑیوں کے مول تیار کیا جاسکتا ہے اور اس کو بازار میں معقول قیمت پر فروخت کرکے کافی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

طریقہ حسب ذیل ہے:۔

بنزونیٹیڈ آئل	بیس اونس
چنبیلی کا تیل	بیس ڈرام
آٹو گلاب	بیس بوند
تیل گل نارنج	چالیس بوند
برگمٹ آئیل	بیس بوند
آئیل آف تھائم	چالیس بوند

ان تمام چیزوں کو ملا کر شیشیوں میں بھر لیں۔ بنزونیٹیڈ آئیل بنانیکا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک پنسٹ روغن بادام میں ایک آونس بنزوئن

کو کچل کر حل کریں اور اس کے بعد کسی باریک کپڑے میں چھان لیں ہیئرٹونک آئل تیار ہو جائے گا۔

نیم کا صابن

معمولی امراض جلد کیلئے نیم کا صابن بہت مفید ثابت ہوا ہے اور گرمیوں کے موسم میں اکثر اشخاص اسی سے غسل کرتے ہیں، چونکہ نیم کا صابن دوسرے بیش قیمت جراثیم کش صابنوں کے مقابلہ میں بہت ارزاں ہوتا ہے اس لئے پبلک میں اس کی مانگ بھی زیادہ ہے اور بازاروں میں بکثرت فروخت ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اس وقت کئی کارخانوں نے نیم کے صابن کی تیاری کا کام شروع کر رکھا ہے اور انہیں معقول فائدہ بھی ہو رہا ہے۔

ہم ذیل میں نیم کے صابن کا ایک بہت آسان اور عمدہ طریقہ درج کرتے ہیں جس کی مدد سے ایک مستعد نوجوان بغیر کسی زیادہ محنت کے عمدہ نیم کا صابن تیار کر سکتا ہے۔ ملک میں افلاس اور بیکاری کا عام دور دورہ ہے۔ اگر ہمارے بیکار نوجوان ملازمتوں کی تلاش میں سرگرداں پھرنے کے بجائے نیم کے صابن کی تجارت شروع کر دیں تو وہ بہت ہی کم سرمایہ سے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نیم کا صابن بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔

ناریل کا تیل	۵ سیر
نیم کا تیل	ایک سیر
کاسٹک سوڈا (۷۰ ڈگری سے ۷۲ ڈگری تک)	ایک سیر
پانی	دو سیر
وکٹوریا بیو	۳ سیر
بورینائن زرد رنگ	½ سیر

پہلے کاسٹک سوڈے کو پانی میں حل کر کے علیحدہ کسی مقام پر ٹھنڈا ہونے کیلئے رکھ دیں۔ اس کے بعد دوسرے برتن میں ناریل اور نیم کے تیل کی باہم آمیزش کریں اور اس میں کاسٹک سوڈا ملا کر کسی چمچے یا لکڑی سے برابر ہلاتے رہیں۔ جب یہ مرکب گاڑھا ہو جائے تو اس میں رنگ ملا دیں اور اس طرح بالائی کی طرح جو مرکب تیار ہو اس کو دو دن تک علیحدہ رکھ دیں۔

صابن تیار ہے سانچہ کے ذریعہ اس کی ٹکیاں بنا کر بازاروں میں فروخت کریں۔ کسی چیز کی تجارت کو بازاروں میں فروغ دینے کیلئے ضروری ہے کہ اسے پبلک کے سامنے نفاست اور سلیقہ کے ساتھ پیش کیا جائے۔ صابن کے مختلف سانچے بازاروں میں دستیاب ہو جاتے ہیں جس شکل کی ٹکیہ بنانا منظور ہو اس کا سانچہ خرید لیں تیار شدہ ٹکیوں کو رنگین کاغذ میں لپیٹ کر کارڈ بورڈ کے خوشنما بکسوں میں فروخت کرنا چاہیے تاکہ یہ پبلک کی نظروں میں کشش پیدا کر سکیں۔

ہر بڑے شہر میں نیم کے صابن کی تجارت بآسانی فروغ پذیر ہو سکتی ہے اور ہمارے بیکار نوجوان اس کے ذریعہ معقول فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

پین بام

درد دور کرنے کیلئے مختلف اقسام کی دوائیں نئے نئے ناموں سے بازاروں میں بکثرت فروخت ہوتی ہیں اور ان کی تجارت کرنے والی فرمیں معقول فائدہ اٹھاتی ہیں۔ ذیل میں ہم نہایت زود اثر اور مجرب پین بام نسخہ درج کرتے ہیں۔ اصل میں یہ ایک مشہور مغربی پین بام کا نسخہ ہے جس کی فروخت سے ایک کارخانہ نے ہندوستان ہی سے چند سال کے اندر لاکھوں روپے کما لئے ہیں نسخہ درج ذیل ہے:۔

شہد	½ پونڈ
موم خالص	½ پونڈ
ونٹر گرین کا تیل	دو اونس
اسپرٹ تاربین	ایک اونس
لاڈ نیم	دو اونس

چربی (ولایتی پین باموں میں بالعموم "لارڈ" یعنی سور کی چربی مستعمل ہوتی ہے) ½ پونڈ

سبز رنگ

دروازے رنگنے کیلئے حسب ذیل طریقہ سے عمدہ سبز رنگ تیار کر کے بآسانی بازاروں میں فروخت کیا جا سکتا ہے۔

سفوف ورڈگرس	۲۲ پونڈ	چائنا کلے	۵۵ پونڈ
بارنیس	۵۶ پونڈ	السی کا تیل خام	۸ گیلن

خوشبودار سگار

ہندوستان کے اونچے طبقوں میں سگار پینے کا رواج عام ہو گیا ہے اور خاصکر سردیوں کے موسم میں تو سگار کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ سگار جنوبی ہندوستان میں بھی بنتے ہیں لیکن ان کی تعداد اس قدر کم ہوتی ہے کہ اپنی مقامی ضروریات ہی کو پورا نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کے مارکٹ میں غیر ملکی سگار چھائے ہوئے ہیں۔

اگر سگار سازی کی صنعت کی جانب توجہ کی جائے تو یہ ایک منفعت بخش تجارت ثابت ہو گی وسیع پیمانہ پر کارخانے قائم کرنے کے علاوہ اگر ہمارے بیکار نوجوان تھوڑی مقدار میں سگار ہاتھ سے تیار

کرلیا کریں تو اپنی قوت لایموت حاصل کر ہی لیں گے۔

سگار بنانے میں تمباکو کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑتا ہے اس کو خوشبودار بنانے کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ تمباکو کو پانی میں بھگوکر رکھا جائے اس طرح تمباکو کی بدبو بھی کم ہو جائے گی اور ضرورت سے زیادہ تیزی بھی رفع ہو جائے گی۔

اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی بڑے برتن میں پانی بھر کر اس میں تمباکو کو ڈبو دیں اور اوپر سے کوئی وزنی چیز رکھ دیں۔ تاکہ تمباکو دبا رہے۔ پانی دن میں کئی مرتبہ بدلنا چاہئے پانی بدلتے وقت تمباکو کو ہاتھ سے دباکر نچوڑ بھی دیں۔ اس طرح اس کی بدبو اور تیزی رفع ہو جائیگی اس کے ساتھ ہی پتیاں بھی نرم ہو جائیں گی۔

تمباکو تین دن تک پانی میں بھگونے کے بعد اسے برتن سے نکال لیں اور صاف پانی میں دھوکر سایہ میں ہوادار جگہ پر خشک ہونے کے لئے رکھدیں۔ پتیاں خشک ہونے پر سگار بنانے کیلئے تیار ہو جائیں گی۔

اس کے بعد حسب ذیل نسخہ کام میں لائیں:۔

ونیلا	دو ڈرام
ٹونکا	دو ڈرام
اورس	دو ڈرام
الکحل	دو اونس
کارٹ ستاموئس	ایک ڈرام
فلورلیونڈ	ایک ڈرام
کاریوفلی	$\frac{1}{8}$ ڈرام
پانی	چار اونس

ان چیزوں کا ٹنکچر بنوالیں۔ اور ضرورت کے وقت اس میں ایک حصہ پانی اور دو حصے الکحل ملاکر پتلا کرلیں۔

سگار سازی کے سلسلہ میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تمباکو زیادہ گرم مقام پر نہ رکھا جائے ورنہ اس کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے مندرجہ بالا طریقہ سے جو سگار تیار کئے جائیں گے وہ ہر حیثیت سے عمدہ اور خوش ذائقہ ہوں گے اور لوگ انہیں پسند کریں گے۔

کولڈ کریم

کولڈ کریم کا رواج ملک میں بڑھ رہا ہے اور یہ بھی غیر ممالک سے بن کر آتی ہے۔ ہندوستان میں اس کی تیاری بھی کافی فائدہ بخش ثابت ہو سکتی ہے۔

کولڈ کریم بنانے کا ایک عمدہ طریقہ حسب ذیل ہے:۔

سفید موم	ایک اونس
سپرمیٹی	ایک اونس
روغن بادام	$\frac{1}{4}$ پائنٹ

ان سب چیزوں کو ایک واٹر باتھ پر ملانا چاہئے۔ پھر اس کو پتھر کے ایک برتن میں جو گرم پانی رکھ کر گرم کیا گیا ہو ڈالدیں اس کے بعد چار اونس گلاب کا عرق آہستہ آہستہ ملائیں اور کسی چیز سے اسوقت تک ہلاتے رہیں جب تک کہ مرکب دودھ کی طرح سفید نہ ہو جائے ٹھنڈا ہو جائے۔ ٹھنڈا ہونے پر اسے شیشیوں میں بھرلیں زیادہ خوشبودار بنانے کیلئے برگٹ لیور کے چند قطرے شامل کردیں۔

نقلی سنگ مرمر کے کھلونے

بچوں کے کھیلنے کیلئے نقلی سنگ مرمر کے کھلونے اور گولیاں بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے:۔

سفیدہ باریک	۲۰ حصے
پلاسٹر آف پیرس	۱۰ حصے
پسا ہوا تازہ چونا	۱۰ حصے
سوڈے کی بکنی	۲ حصے

ان چیزوں کو ملاکر کسی قدر سوکھنے پر سانچہ کے ذریعہ کھلونے یا گولیاں بنالینا چاہیں۔ گولیوں کو کاٹھ کے دوہرے پیڑوں سے ۱۱۹
شکنجہ دار سانچہ میں تھوڑی دیر ہلانے سے یہ خوب گول ہو جاتی ہیں اس مصالحہ سے بنائے ہوئے کھلونوں اور اصلی سنگ مرمر کے کھلونوں میں بمشکل امتیاز کیا جاسکے گا۔

جاپان میں جسنگ مرمر کے نقلی کھلونے چینی مٹی۔ پسے ہوئے پورسلین اور سوڈے کی بکنی سے بنائے جاتے ہیں۔ یہ سوڈا بہت تیز بھٹی میں پھونکا جاتا ہے لیکن اس طریقہ سے کھلونے بغیر مشینوں کی مدد کے آسانی سے بنائے نہیں جاسکتے۔ اس لئے جو لوگ مختصر پیمانہ پر ہاتھ سے نقلی سنگ مرمر کے کھلونے وغیرہ کا کام شروع کرنا چاہتے ہیں انہیں مندرجہ طریقہ ہی کام میں لانا چاہئے۔

گولیاں اور کھلونوں کو بناکر انہیں ہاتھ سے رنگ لیا جاتا ہے اور اگر ان کو آگ میں تپا لیا جائے تو رنگ پختہ ہو جائے گا اور وہ آسانی سے خراب نہ ہوسکے گا۔

سائیکلوسٹائل کی روشنائی

ہندوستانی دفتروں میں سائیکلوسٹائل کا رواج عام ہے اس کے لئے ایک خاص قسم کی سیاہی درکار ہوتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندوستانی فرموں نے ابھی سائیکلوسٹائل کی روشنائی

بنانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی ہے اس تجارت کا میدان ہندوستان میں بہت وسیع ہے اور اگر مستعد نوجوان تھوڑے سرمایہ سے اس تجارت کو شروع کرنا چاہیں تو معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سائیکلوسٹائل کی روشنائی بنانا بہت آسان ہے، ذیل میں اس کی تیاری کا ایک عمدہ طریقہ درج کیا جاتا ہے۔

انیلائن بلیو۔	۲ حصے
گلیسرین	ایک حصہ
رکٹی فائیڈ اسپرٹ	حسب ضرورت

پہلے انیلائن رنگ کو گلیسرین میں خوب باریک پیس لیں۔ اسکے بعد اس میں اسقدر اسپرٹ ملائیں کہ پتلی لیئی سی بنجائے۔ سب سے آخر میں روشنائی کی بو کو خوشگوار بنانے کیلئے آئل آف کلوز کے چند قطرے شامل کردیں۔ نہایت عمدہ روشنائی تیار ہو جائے گی۔

ڈپلی کیٹر روشنائی

ڈپلی کیٹر مشینیں جو ہندوستانی دفتروں میں رائج ہیں ان کی روشنائی بنانا بھی ایک منفعت بخش تجارت ہے۔ ڈپلی کیٹر روشنائی میں زیادہ سرمایہ کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ اس کی تیاری میں کوئی خاص دشواری ہے
ایک محنتی نوجوان چند روپوں سے اس کی تجارت شروع کر کے بیکاری ۲۸۰
کے عذاب سے نجات حاصل کرسکتا ہے ذیل میں دو قسم کی روشنائیاں بنانے کے مجرب طریقے درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) اگر نیلے رنگ کی روشنائی بنانا ہو۔

بلیو انیلائن	½ اونس
الکحل	۱ اونس
گلیسرین	۱ اونس
شکر	۲ ڈرام
پانی	۶ اونس

سب سے پہلے انیلائن کو الکحل میں خوب حل کرلیں اور اس کے بعد دوسری چیزوں کو ملاکر نرم آنچ پر جوش دیں۔ جب سلیوشن مکمل ہو جائے تو برتن کو آگ پر سے اتارلیں۔

(۲) اگر سبز رنگ کی روشنائی تیار کرنا ہو تو اس کیلئے حسب ذیل طریقہ اختیار کیا جائے گا:-

انیلائن گرین ڈی	۱۰۰ گرین
گلیشیل ایسٹیک ایسڈ	۵ پونڈ
گلیسرین	½ ڈرام
رکٹی فائیڈ اسپرٹ	۱ ڈرام
آب مقطر	۷ ڈرام

مندرجہ بالا طریقہ پر رنگ کو دوسری چیزوں کے مرکب میں حل کریں۔ عمدہ سبز رنگ کی ڈپلی کیٹر روشنائی تیار ہو جائے گی۔

مختلف اقسام کی روشنائیاں

تحریر کے سلسلہ میں انگریزی اور دیسی سیاہیوں کی ضرورت ہر شخص کو ہوتی ہے۔ اور ان کی تجارت بہت فائدہ بخش ہے۔ اس مضمون میں ہم مختلف اقسام کی روشنائیاں بنانے کے طریقہ درج کرتے ہیں۔ ہمارے تعلیم یافتہ بیکار نوجوان تھوڑے سرمایہ سے اس کام کو شروع کر کے فکر معیشت سے آزاد ہوسکتے ہیں۔

ملک میں بلو بلیک روشنائی کا رواج زیادہ ہے۔ اگر اس کی ٹکیاں اسکولوں اور دفتروں میں گشت کر کے فروخت کی جائیں تو معقول فائدہ ہوسکتا ہے۔ اور اعلیٰ قسم کی بلو بلیک نہایت آسانی سے بغیر کسی زیادہ خرچ کے تیار کی جاسکتی ہے۔

بلو بلیک بنانے کے طریقے درج ذیل ہیں:-

(۱) ہیرا کسیس	ایک پاؤ	نیل توتیا	½ پاؤ
نیلا رنگ	ایک پاؤ	گوند ببول	ایک پاؤ
پھٹکری	½ پاؤ۔		

اول الذکر تین چیزوں کو بیس سیر پانی میں ہلکی آنچ پر پکائیں اور ایک گھنٹہ بعد ببول کا گوند اور پھٹکری ملادیں تین دن بعد چھان کر بوتلوں میں بھرلیں۔ عمدہ خوش رنگ سیاہی تیار ہو جائے گی۔

(۲) بہیڑہ	ایک پاؤ	کسیس	½ پاؤ
نیل	½ پاؤ		

ان چیزوں کو کھرل کر کے دو سیر پانی میں ملادیں۔

موجودہ زمانہ میں روشنائی کی ٹکیوں کا بھی رواج زیادہ ہے انکے بنانے کا طریقہ درج ہے:-

اکزالک ایسڈ	تین پاؤ	سلفیٹ آف انڈگو	ایک پاؤ
دانہ دارچینی	½ سیر	گوند ببول	ایک پاؤ

ان سب چیزوں کو باریک پیسکر تھوڑا پانی ملائیں۔ اور چھ چھ گرین کی ٹکیاں بنالیں۔ ایک ٹکیہ ایک بڑی دوات کیلئے کافی ہے۔

کاپی کرنے کی روشنائی بھی بازار میں بکثرت فروخت ہوتی ہے اور اس کی تیاری کا طریقہ درج ذیل ہے:-

معمولی سیاہی میں تھوڑی گلیسرین یا مصری ملائیں۔ کاپی کی سیاہی بن جائے گی۔

اس کی کسی تحریر سے پانچ چھ کاپیاں بآسانی حاصل کیجا سکتی ہیں۔

ہندوستان میں دیسی سیاہیوں کا رواج بھی عام ہے اور پرانے فیشن کے بزرگ تو صرف اسی روشنائی سے کام لیتے ہیں۔ اس کے بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے :۔

کاجل ایک سیر۔ سفوف مازو۔ دو سیر۔ سفوف گوند ببول دو سیر۔ ان سب کو لوہے کی کڑاہی میں ڈالکر خوب رگڑیں اور پانی بقدر اندازہ ڈالتے جائیں جب سب چیزیں یکجا ہو جائیں تو اسے کسی برتن میں نکال لیں۔ دیسی سیاہی تیار ہے۔

عمدہ دیسی سیاہی بنانے کا ایک اور طریقہ درج ذیل ہے۔

کاجل	ایک سیر
کچی لاکھ	پاؤ سیر
گوند ببول	تین پاؤ
سجی	دو تولہ
سہاگہ	دو تولہ

ان سب چیزوں کو لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر خوب رگڑیں اور تھوڑا تھوڑا پانی ملاتے جائیں۔ تاکہ سب یکجا ہو جائیں۔ اور رگڑنے میں سہولت رہے۔ بہت عمدہ چمکدار سیاہی تیار ہو جائے گی۔

دیسی سیاہی کی خوشنما پڑیاں بناکر اگر بازار میں فروخت کی جائیں تو معقول فائدہ ہوگا۔ اور چونکہ مندرجہ بالا طریقہ سے سیاہی بہت عمدہ تیار ہوتی ہے۔ اس لئے عوام میں پسند بھی کی جائے گی۔

بچے جس سیاہی سے تختی وغیرہ لکھتے ہیں۔ وہ بہت آسانی سے تیار ہوتی ہے۔ اور اس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ صرف معمولی کاجل اور گوند ملا کر تختی کی سیاہی تیار کی جاسکتی ہے۔ روغن کنجد یا رینڈی کے تیل کا کاجل اچھا ہوتا ہے۔ اور یہ گھر میں بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ دو چار پیسوں کے خرچ سے بچوں کیلئے تختی لکھنے کی سیاہی کافی مقدار میں تیار ہو جائے گی۔

وارنش

وارنش کا کاروبار اس زمانے میں ترقی پر ہے۔ آج کوئی تہذیب یافتہ گھر اور کوئی دفتر ایسا نہیں۔ جہاں میز کرسیاں الماریاں اور لکڑی کی آرائشی چیزیں موجود نہ ہوں۔ ان چیزوں پر وقتاً فوقتاً وارنش کرانی کی ضرورت پڑتی ہے۔

وارنش کے بنانے کی ترکیب نہایت آسان ہے۔ اور خوبی یہ ہے کہ دیسی وارنش، ولایتی وارنش سے ہزار درجے بہتر ہے۔ جو اشخاص ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں اُن کو چاہئے کہ اس وارنش کو تیار کر کے اس کی تجارت سے فائدہ اٹھائیں۔

وارنش بنانے کی ترکیب

گندہ بہروزہ خشک آدھ سیر۔ رال آدھ پاؤ۔ تیل تارپین اصلی ایک بوتل رال اور گندے بہروزے کو ایک دیگچی میں ڈال کر ہلکی ہلکی آنچ پر رکھ لیں اور لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب یہ دونوں چیزیں پگھل جائیں اور ایک جان ہو جائیں تو دیگچی اتار لیں پھر دیگچی کے منہ پر بوریا تہ کر کے کس کر باندھ دیں۔ عین بیچ میں چھوٹا سا سوراخ کر کے تارپین کی بوتل اس میں سے الٹ دیں بعد میں دیگچی کو ذرا ذرا ہلاتے رہیں۔ ٹھنڈا ہونے پر بوتلوں میں بھر لیں یہ نہایت عمدہ وارنش ہے۔

کپڑے دھونے کا بہترین صابن

کپڑے دھونے کے صابن کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ اور یہ نہایت نفع بخش چیز ہے۔ جو اشخاص کم سرمایہ لگا کر نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں اُن کیلئے یہ کاروبار مفید ہے صابون کے نسخے بے شمار ہیں لیکن سب سے بہتر نسخہ وہ ہے جو ارزاں بھی تیار ہو اور کپڑے کے صاف کرنے میں اُسے خاص اہمیت حاصل ہو۔ ذیل میں ایک نہایت عمدہ صابن کا نسخہ لکھا جاتا ہے :۔

مہوے کا تیل	چالیس پونڈ
آرد گندم	چالیس پونڈ
سوڈا لائی	تیس پونڈ
سوڈیم کلورائڈ	پندرہ پونڈ
سوڈا ایش	پندرہ پونڈ
پانی	بیس گیلن

پہلے مہوے کے تیل کو صاف کر لیجئے اس کے بعد تیل کو دیگچی میں ڈال کر جوش دیجئے اور اس میں پانی کے چند چھینٹے ڈال کر دیکھئے جب وہ کڑکڑانے لگے اور اس میں سے جھاگ اٹھنے لگیں تو اسمیں تین چوتھائی سوڈا لائی ڈال دیجئے اور بدستور جوش دیجئے اس کے بعد تمام پانی اس میں ڈال دیجئے اور دو گھنٹے تک اسے جوش دیجئے جب شہد کی سی صورت ہو جائے تو آگ پر سے اتار لیجئے اور دوسرے برتن میں اُسے الٹ دیجئے۔ اس کے بعد آرد گندم سوڈیم کلورائڈ اور سوڈا ایش اس میں ڈال دیجئے اور ڈال کر اتنا ملائیے کہ ایک جان ہو جائے اور سب سے آخر میں ایک چوتھائی سوڈا لائی جو باقی ہے

اسے بھی ملا دیجئے جب خشک ہو جائے تو ٹکیاں بنا لیجئے اور ان ٹکیوں کو تین دن تک دھوپ میں رکھئے۔

چہرے کے داغ دھبے دور کرنے کا صابن

یہ صابن بھی ایک نفع بخش چیز ہے۔ اور اس کی تجارت بھی آجکل ترقی پر ہے۔ ذیل میں ایک نہایت عمدہ نسخہ لکھا جاتا ہے:۔

سوڈا کاسٹک	ایک پاؤ
صاف پانی	تین پاؤ
میٹھا تیل	ایک سیر
میدہ گیہوں	۱/۲ چھٹانک

سب سے پہلے سوڈا کاسٹک کو پانی میں خوب حل کیا جائے پھر تیل میں میدہ ملایا جائے۔ جب کاسٹک پانی میں خوب حل ہو جائے تو اُسے آہستہ آہستہ تیل اور ملے ہوئے میدے میں ڈالیں اور دس منٹ تک ہلاتے رہیں۔ ان کو کڑاہی میں ڈالکر آنچ دیں اور ہلاتے رہیں۔ جب قوام سخت ہو جائے تو خوشنما چوکھٹے کے فریم میں ڈالدیں اور کچھ دیر تک پڑا رہنے دیں جب منجمد ہو جائے تو اس کی ٹکیاں کاٹ لیں۔ اب اس صابن کا کوئی اچھا نام تجویز کر کے اسے دوکانداروں اور ایجنٹوں کی معرفت فروخت کریں۔ ۲۸۱

محفوظ پھلوں کی تجارت

پھلوں کو عرصہ تک بوتلوں میں محفوظ رکھنے کا طریقہ حال ہی میں ہندوستان میں رائج ہوا ہے۔ اس سے پیشتر ہندوستان میں صرف یہی ایک طریقہ رائج تھا کہ آنولہ یا آم وغیرہ کو شکر کے قوام میں ڈال کر مربہ کی صورت میں محفوظ رکھا جائے۔

یورپین فرموں نے پھلوں کو ان کی اصلی صورت اور اصلی حالت میں ہندوستان بھیج کر یہاں صنعت و تجارت کا ایک دروازہ کھول دیا ہے باوجودیکہ دو ایک ہندوستانی فرموں نے بھی اب یہ کام شروع کر دیا ہے لیکن اس کے لئے ابھی میدان بہت وسیع ہے پھلوں کو ان کی اصلی حالت میں عرصہ تک محفوظ رکھنا زیادہ دشوار نہیں ہے اور اگر ہمارے بیکار نوجوان اس کام کو تجارتی لائنوں پر شروع کریں تو بہت تھوڑے سرمایہ سے معقول مالی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کام کو شروع کرنے کیلئے چند بڑے سائز کی بوتلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اچھے تھرمامیٹر کی۔ ایک ولایتی چولھے کی اور ایک سٹریلائیزر کی جو بوتلوں کو اندر سے گرم کر سکے۔

اس کام میں بوتلوں کا انتخاب بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بازار میں مختلف اقسام کی بوتلیں دستیاب ہوتی ہیں لیکن کارآمد وہی بوتلیں ہوتی ہیں جن کا منہ چوڑا ہو اور جن میں کاگ بھی شیشے کا لگا ہو۔ بعض بوتلوں میں سوڈے کی بوتلوں کی طرح ربڑ کا چھلا بھی لگا ہوتا ہے۔ یہ بھی کام آ سکتی ہیں۔ لیکن جن بوتلوں کے کاگ دھات کے بنے ہوئے ہیں وہ زیادہ مفید نہیں ثابت ہوتیں۔ کیونکہ اندر بند کئے ہوئے پھلوں میں جو ایسڈ ہوتا ہے وہ دھات کے بنے ہوئے کاگ پر اثر اندازی کرتا ہے اور اس طرح اس زہر کے پیدا ہو جانے کے اندیشہ رہتا ہے جو دھاتوں سے پیدا ہوتا ہے۔

اسپرنگ کلپ کی بوتلیں بہت اچھی ہوتی ہیں۔ یہ مقابلتاً زیادہ آسانی سے اسٹریلائیزڈ کی جا سکتی ہے۔ اور جس وقت انہیں اندر سے گرم کیا جائے تو ہوا خود بخود خارج ہو جاتی ہے۔

اسٹریلائیزر کے متعلق چولھے کا ایک برتن جس میں بیک وقت چھ سات بوتلیں آسانی کے ساتھ آ سکیں کافی ہوگا۔ اس کا پیندا بانس کی کھپچیوں کا ہونا چاہئے اور اس کو تار سے تار باندھ دینا چاہئے۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ گرم پانی آسانی کے ساتھ بوتلوں تک پہونچ سکے ورنہ ٹمپریچر میں فرق پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

معمولی چولھے سے ولایتی چولھا اس کام کیلئے زیادہ سودمند ہے کیونکہ اس میں حدت کا ایک درجہ قایم رہ سکتا ہے۔ ٹمپریچر کا درجہ ۲۱۲ ڈگری فہرنہائٹ سے کم رہنا چاہئے۔

جن پھلوں کو محفوظ کرنا ہو یا تو پختہ ہوں یا نیم پختہ انہیں سرد پانی سے خوب دھو لینا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی بوتلوں کو بھی پانی سے خوب صاف کر لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد پھلوں کو بوتلوں کے اندر بھرنا چاہئے۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ کسی پھل پر خراش نہ آئے۔ پھلوں کی تہہ برابر ہونا چاہئے۔

شکر کے قوام کے بجائے صرف پانی کی مدد سے بھی پھلوں کو بوتلوں کے اندر محفوظ رکھا جا سکتا ہے لیکن اس طرح ذایقہ میں شیرینی کم ہو جاتی ہے۔

ایک گیلن پانی میں دو سیر شکر کا پتلا قوام تیار کر لیں۔ اس سے پھلوں کا ذایقہ بہت لذیذ رہتا ہے۔ اس قوام کو باریک کپڑے میں کئی مرتبہ چھان کر سرد ہو جانے کے بعد بوتلوں میں آہستہ آہستہ بھرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ بوتل صرف ایک انچ کے قریب خالی رہے۔ اس کے بعد بوتل کا کاگ آہستگی کے ساتھ بند کر دیں اور بوتلوں کو اسٹریلائیزر کے

کپچھوں کے پنیدے میں اس طرح رکھیں کہ ہر بوتل علیحدہ علیحدہ رہے۔
اس کے بعد اسٹریلائنرز میں سرد پانی اسقدر بھریں کہ وہ بوتلوں کی سطح تک پہونچ جائے اور اسے چولہے پر رکھیں۔ اسٹریلائنرز کی سطح میں ایک سوراخ ہونا چاہیئے جس سے تھرمامیٹر کے ذریعہ درجہ حرارت معلوم ہوتا رہے۔

ٹمپریچر ۱۷۰ ڈگری سے ۱۷۵ ڈگری فہرنہائٹ تک رہنا چاہیئے ایک پونڈ سے ڈیڑھ پونڈ کی بوتلوں کے لئے دو گھنٹے کافی ہوتے ہیں۔ زیادہ بڑی بوتلوں کو زیادہ دیر تک آگ پر رکھنا چاہیئے۔

اس کے بعد بوتلوں کو نکال کر ان کے کاگ خوب کس کر بند کردیں اور سرد ہونے پر بازاروں میں فروخت کریں۔

دانت صاف کرنیکا عرق

ہندوستان میں مسواک کا استعمال عہد قدیم سے رہا ہے اور اب بھی اس کا رواج عام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستانی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسواک نہایت عمدہ چیز ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہاں منجنوں کا بھی رواج ہوا اور ان منجنوں کی فہرست میں معمولی پسے ہوئے کوئلہ سے لیکر وہ قیمتی منجن جن میں حفاظت دنداں کیلئے مختلف ادویات شامل ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں اچھے اچھے منجن تیار ہوتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے جہاں ہندوستان کے مارکٹ پر مغربی ممالک چھارہے ہیں وہاں انہوں نے منجنوں کے میدان پر بھی چھاپہ مارا اور غیر ممالک سے سینکڑوں اقسام کے منجن سفوف یا پیسٹ کی صورت میں ہندوستان آنے لگے اور ہندوستانیوں نے اپنے قدیم اور مفید منجنوں کو چھوڑ کر ان غیر ملکی منجنوں کی حوصلہ افزائی بھی شروع کردی۔

چونکہ ان دنوں ہندوستان میں مغربی ممالک کے پیسٹوں کا رواج زیادہ بڑھ رہا ہے۔ اس لئے ہم ایک عرق تیار کرنیکا طریقہ درج کرتے ہیں جس سے اگر غرغرہ کیا جائے تو منہ سے خوشبو آتی ہے اور اس عرق کی مالش سے دانت بہت صاف ہوجاتے ہیں۔ علاوہ بریں مسوڑھوں کے لئے بھی یہ عرق مفید ہے۔ طریقہ حسب ذیل ہے:۔

بنجوئک ایسڈ	۳ گرین
روح پیپرمنٹ	۲ گرین
کلوروفارم	۲ گرین
تھمال	ایک گرین
ٹنکچر یوکلپٹس	۶۰ گرین
الکحل	ایک گرین
لونگ کا تیل	ایک گرین

ان چیزوں کو ایک بوتل میں ملاکر خوب ہلالیا جائے۔ دانت صاف کرتے وقت ایک پیالہ پانی میں اس کی دس بارہ بوندیں ڈال کر اچھی طرح ہلالیں اور اس سے غرغرہ بھی کریں اور دانت بھی ملیں۔

اگر ہمارے بیکار ہندوستانی نوجوان تجارتی لائنوں پر اس عرق کی تیاری شروع کردیں تو بہت تھوڑے سرمایہ سے معقول فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

ذیل میں اسی قسم کے عرق کا ایک دوسرا نسخہ بھی درج کیا جاتا ہے:۔

بورک ایسڈ	ایک گرین
تیل یوکلپٹس	$\frac{1}{2}$ گرین
ٹنکچر بنزائن	۸ گرین
تیل پیپرمنٹ	۸ گرین
سیلال	۸ گرین
تیل اینائز	۳ گرین
لونگ کا تیل	ایک گرین
تیل ستامن	$\frac{1}{4}$ گرین
آب مقطر	۲۰۰ گرین
بنزرئیک ایسد	۳ گرین

ان چیزوں کو بھی ایک بوتل میں ڈالکر خوب ہلالیں اور بوقت ضرورت ایک گلاس پانی میں اس عرق کی دس بارہ بوندیں استعمال کریں۔

اس عرق کو چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر بازار میں بآسانی فروخت کیا جاسکتا ہے اور چونکہ اسکا استعمال دانتوں کے لئے مفید ہے اس لئے پبلک میں اسے مقبولیت بھی کافی حاصل ہوگی۔ اور اس کے فروخت کرنے سے وہ بہت جلد معقول فائدہ حاصل کرکے فکر معاش سے مستغنی ہوجائیں گے۔

فیس پوڈر

ہندوستان میں پوڈر کا رواج فروغ پذیر ہے اور ان کی مختلف قسمیں یورپین ممالک سے تیار ہو کر بکثرت آتی ہیں۔ خواتین اسے اپنے چہرے کا رنگ نکھارنے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ فیشن ایبل اصحاب خط بنانے کے بعد پوڈر کا استعمال ضروری سمجھتے ہیں اور عام گھرانوں میں بچوں کو نہلانے کے بعد ان کے جسم پر پوڈر چھڑکا جاتا ہے۔

چونکہ ملک میں اس کی مانگ زیادہ ہے اس لئے یورپین سرمایہ دار اس کی فروخت سے ہر سال لاکھوں روپیہ ہندوستان سے کھینچ لیتے ہیں۔ حالانکہ بہتر سے بہتر اقسام کے فیس پوڈر خود ہندوستان میں بآسانی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ ہمارے بیکار نوجوان اگر ملازمتوں کی تلاش میں ٹھوکریں کھانے کے بجائے فیس پوڈر کی تیاری تجارتی لائنوں پر شروع کریں تو انہیں معقول فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہم ایک عمدہ فیس پوڈر بنانے کا طریقہ درج ذیل کرتے ہیں۔ ضرورت مندوں کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے:-

پوڈر سازی کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز "کیولین" یا فرنچ چاک ہے۔ یہ ایک سفید رنگ کا سفوف ہوتا ہے۔ اور انگریزی دوافروشوں کی دوکانوں سے چند آنوں میں ایک پونڈ کا پیکٹ مل جاتا ہے۔

ایک پونڈ فرنچ چاک لے کر کسی چینی کے برتن میں ڈال دیں اور اس میں خشک گلابی رنگ اس قدر ملائیں کہ وہ سفید رنگ پر غالب آجائے۔ جب یہ دونوں چیزیں بالکل یکجان ہو جائیں تو اس میں روح گلاب یا عطر گلاب کے چند قطرے ملا دیں تاکہ سفوف میں تیز مہک پیدا ہو جائے اس مقصد کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ رکٹی فائیڈ اسپرٹ میں ولایتی ایسنس کے چند قطرے ملا کر اعلیٰ درجہ کی خوشبو تیار کریں اور اسے مندرجہ بالا سفوف میں ملا دیں۔ اسطرح خوشبو بہت عمدہ اور دلفریب ہو جائے گی۔ اب پوڈر تیار ہے۔ اس کو خوشنما اور رنگین ڈبوں میں بھر کر بازار میں فروخت کریں۔

پوڈر سازی کا یہ طریقہ نہایت ارزاں ہے اور اس کے لئے زیادہ سرمایہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہاں خوبصورت ڈبے اور رنگین لیبلوں کے لئے چند روپیوں کا انتظام ضرور کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ کسی تجارت کی کامیابی کا انحصار اس کی نمائش اور پروپیگنڈے پر ہوتا ہے۔ مغربی سوداگروں کی مصنوعات جو غیر معمولی فروغ حاصل کرتی ہیں اس کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ وہ اپنے مال کو نہایت دلکش طریقہ پر پبلک میں پیش کرتے ہیں اور ان کو ہر ممکن طریقہ پر شہرت دیتے ہیں۔ اس کے برخلاف ہمارے ہندوستانی سوداگر اپنی مصنوعات کی ظاہری زیب و زینت اور خوشنما پیکنگ کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بازار میں جب سودیشی اور بدیشی دونوں اقسام کی مصنوعات دوش بدوش رکھی ہوں تو عوام غیر ملکی مال کی ظاہری زیب و زینت دیکھ کر فوراً اسی کو خریدتے ہیں۔

لکڑی کی عمدہ وارنش

لکڑی کے لئے عمدہ وارنش تیار کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے:-

رال تین چھٹانک، زنک سلفیٹ چار چھٹانک، نشاستہ گندم دس چھٹانک، مچھلی کا تیل سوا سیر۔

رال کو کسی محفوظ برتن میں ڈال کر آگ پر پگھلائیں اور اس میں مچھلی کا تیل ملا دیں۔ نشاستہ گندم میں سوا سیر کے قریب پانی ڈال کر اسے لیٹی کی طرح بنا لیں۔ اس کے بعد زنک سلفیٹ کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال کر حل کر لیں۔ اور نشاستہ گندم ملا دیں جب دونوں چیزیں یکجا ہو جائیں تو رال ملائیں۔ وارنش تیار ہے

لڑکیوں کو جہیز میں، بچوں کو انعام میں اور دوستوں کو تحفہ میں دینے کیلئے

تاج کمپنی کی نہایت ہی خوبصورت و خوشنما چھپی ہوئی مندرجۂ ذیل متبرک کتابیں فوراً منگا لیجئے جن سے

روح کو مسرت اور آنکھوں کو فرحت

حاصل ہوگی

اس قدر خوبصورت کئی کئی رنگوں میں نہایت اعلیٰ چمکدار کاغذ پر چھپی ہوئی اسلامی کتابیں ساری دنیا میں نہیں ملیں گی

(۱) یازدہ سورہ شریف مترجم اس میں ذیل کی گیارہ سورتیں مع درود تاج درود لکھی و عہدنامہ درج ہے۔ یٰس، فتح، الرحمٰن، واقعہ، ملک، مزمل، نبا، فجر، اخلاص، فلق، والناس۔ اردو ترجمہ عربی عبارت کے عین نیچے درج ہے۔ جلد بہت مضبوط بڑھیا ولایتی کپڑے کی ہے۔ قسم اول فی جلد ۱۲؎ قسم دوم ۱۲؍

(۲) یازدہ سورہ شریف مترجم مع دعائے گنج العرش اس میں وہی گیارہ سورتیں ہیں جو نمبر ۱ کے یازدہ سورہ شریف میں ہیں۔ لیکن اس میں درود تاج درود لکھی اور عہدنامہ کی بجائے دعائے گنج العرش شامل کردی گئی ہے۔ ہدیہ قسم اول فی جلد ۱۲؎ قسم دوم ۱۲؍

(۳) نماز مترجم سات خوشنما رنگوں میں بڑھیا چکنے کاغذ پر چھپی ہوئی۔ ترجمہ نہایت سلیس بامحاورہ اور عام فہم ہے۔ قسم اول سنہری سرورق۔ ہدیہ صرف ۵؍ قسم دوم ۲؍

(۴) دلائل الخیرات ہزار ہا روپے کے خرچ سے دلائل الخیرات کو عکسی رنگین و سنہری بلاکوں کے ساتھ طبع کیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں آج تک اتنی خوبصورت دلائل الخیرات نہیں چھپ سکی۔ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے فوٹو سہ رنگہ ہاف ٹون بلاک سے چھپے ہوئے ہیں۔ کاغذ بہت بڑھیا۔ جلد مضبوط قیمتی ولایتی کپڑے کی جس پر کتاب اور کمپنی کا نام خالص سونے کے ورق سے چھپا ہوا ہے۔ قسم خاص دو روپے آٹھ آنے قسم دوم ایک روپیہ چار آنے۔ قسم خاص کے اوپر چمڑے کا کیس چڑھا ہوا ہے۔

(۵) یازدہ سورہ شریف مترجم (قسم عام) مع دعائے گنج العرش درود تاج درود لکھی اور عہدنامہ۔ اس میں وہی گیارہ سورتیں ہیں جو نمبر ۱ کے یازدہ سورہ شریف میں درج ہیں۔ یہ چار نہایت خوشنما اور دیدہ زیب رنگوں میں چھاپا گیا ہے۔ سنہری رنگ استعمال نہیں کیا گیا۔ ہدیہ فی جلد ایک روپیہ چار آنے

(۶) سورہ یٰس مترجم سات خوشنما اور دیدہ زیب رنگوں میں بڑھیا چکنے کاغذ پر چھپی ہوئی۔ ترجمہ نہایت سلیس بامحاورہ اور عام فہم۔ قسم اول سنہری سرورق پانچ آنے (۵؍) قسم دوم ڈھائی آنے (۲؍)

(۷) دعائے گنج العرش مترجم یہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے اسے دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے سبحان اللہ۔ دل نہیں چاہتا کہ نظروں سے اوجھل کی جائے۔ قسم اول سنہری سرورق ۵؍ قسم دوم ۲؍

(۸) یازدہ سورہ شریف مترجم (جیبی سائز) اس میں ذیل کی گیارہ سورتیں درج ہیں یٰس، فتح، الرحمٰن، واقعہ، ملک، مزمل، نبا، فجر، اخلاص، فلق، الناس۔ قسم اول فی جلد ۱۲؎ قسم دوم ۱۰؍

(۹) دوازدہ سورہ شریف مترجم (قسم عام) مع سورہ کہف۔ اس میں ذیل کی بارہ سورتیں درود تاج، درود لکھی اور عہدنامہ درج ہے۔ یٰس، فتح، الرحمٰن، واقعہ، ملک، مزمل، نبا، فجر، اخلاص، فلق، الناس، کہف۔ یہ چار خوشنما رنگوں میں چھاپا گیا ہے۔ سنہری رنگ استعمال نہیں کیا گیا۔ ہدیہ فی جلد ۱۲؎

(۱۰) درود مستغاث نہایت خوبصورت جیبی سائز سنہری سرورق۔ چار خوشنما رنگوں میں چھپائی اور ہدیہ فی جلد ۴؍

(۱۱) درود تاج درود لکھی و عہدنامہ سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ کے ساتھ قسم اول سنہری سرورق ہدیہ ۵؍ قسم دوم ۲؍

(۱۲) ہفت سورہ شریف مع دعائے گنج العرش اس میں سورہ یٰس، فتح، الرحمٰن، واقعہ، ملک، اخلاص اور دعائے گنج العرش ترجمہ کے بغیر درج ہے۔ قسم اول فی جلد ۱۲؎ قسم دوم ۱۲؍

(۱۳) سورہ کہف مترجم قسم اول ۷ رنگہ چھپائی مجلد ۱۰؍ بلا جلد ۸؍ قسم دوم دو رنگہ چھپائی مجلد ۷؍ بلا جلد ۵؍ قسم عام یک رنگہ چھپائی مجلد ۸؍ بلا جلد ۶؍

(۱۴) مسدس حالی مولانا الطاف حسین صاحب حالی مرحوم کی مشہور و معروف اسلامی نظم جو مردہ اور بے حس دلوں میں اسلامی جوش اور ولولہ پیدا کر دیتی ہے۔ حجم ۱۶۰ صفحے۔ قسم خاص مجلد تین روپے۔ قسم دوم دو روپے۔

(۱۵) شکوہ جواب شکوہ و ترانہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کا مسلمانوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں شکوہ اور اس کا جواب۔ قسم خاص ۱۲؍ قسم دوم ۸؍ قسم سوم ۶؍

۳۱۶

ملنے کا پتہ۔ نظامیہ حسین اردو پوسٹ بکس نمبر ۱۴۶ دہلی

جنکی عقل کی آنکھیں روشن ہیں

وہ ہندوستانی بوٹیوں کی تاثیرات جانتے ہیں

اور

سچے موتیوں اور کم یاب بوٹیوں سے بنا ہوا

سچے موتیوں کا سرمہ

ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ سرمہ سالہاسال سے بک رہا ہے۔ اسکی تاثیرات اشتہاری مبالغہ سے پاک ہیں۔ اور بالکل سچی اور واقعی ہیں۔ یہ ایسی جڑی بوٹیوں سے بنایا جاتا ہے جو اگرچہ کم یاب ہیں لیکن آنکھوں کی بیماریاں دور کرنے اور بینائی بڑھانے میں طلسمی اثر رکھتی ہیں۔ اور سچے موتی ان بوٹیوں کے ساتھ اس سرمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔

سچے موتیوں کا سرمہ حسب ذیل

امراض چشم کیلئے تیر بہدف اکسیر ہے

(۱) موتیابند کیلئے اگر ابتدائی حالت میں ہو۔ (۲) روہوں کے لئے۔ غبار یعنے دُھند کے لئے۔ (۳) آنکھوں کی سرخی اور خارش کیلئے۔ (۴) بڑھاپے کے سبب بینائی کمزور ہو تو اس کے استعمال سے نگاہ قائم رہے گی بلکہ بینائی بڑھے گی۔ (۵) ہر قسم کی عینک کی ضرورت سے یہ سرمہ بے نیاز کر دیتا ہے۔ قیمت بارہ روپے تولہ۔ ایک ماشہ کی قیمت ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **حافظ محمد یعقوب گنگوہ ضلع سہارنپور**

حلوائی کی تعلیم

کم سرمایہ کے حلوائی

آج کل کے زمانہ میں ہزاروں آدمی پوچھتے ہیں کہ ہم کیا روزگار کریں کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ تو میری سمجھ میں آگیا۔ تم مٹھائی بیچا کرو یا بنایا کرو۔ تھوڑی سی محنت ہے۔ اور تھوڑا سا سرمایہ۔ اگر تمہارے شہر میں کوئی مسلمان حلوائی نہیں ہے تو ہندو حلوائی سے صبح کے وقت پوری حلوا خرید کر محلوں میں گھر گھر آوازیں لگا کر فروخت کر دیا کرو۔ یا اپنی بیوی کو حلوا بنانا اور پوری پکانا سکھا دو۔ وہ اندھیرے سے اٹھ کر حلوا پوری پکا دے۔ اور تم اس کو لے کر محلوں میں پہنچ جاؤ۔ اور ایک خاص صدا اپنی مقرر کرو۔ ایسی صدا کہ صبح کے وقت خدا کا نام بھی تمہاری زبان سے نکلے۔ اور دکانداری بھی ہو جائے۔ میں نے "شام" کے ملک میں مسلمان روٹی والوں کو صبح نماز کے وقت روٹی بیچتے سنا ہے۔ وہ گلیوں میں آ کر زور زور سے یا رزاق یا رزاق پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور گھر والے سمجھ جاتے ہیں کہ روٹی والا آیا۔ وہ سب اپنے گھروں سے نکل کر روٹیاں خرید لیتے ہیں۔ تم بھی یا رزاق یا فتاح یا کریم کی صدائیں لگا سکتے ہو بہرحال تمہارے پاس اگر سرمایہ تھوڑا سا ہے۔ تب بھی حلوائی کا کام شروع کر دو۔ چند روز میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ چیزیں جن سے نقصان کا اندیشہ ہے

ایک تو کاریگروں کی چوری ہے۔ جو دکاندار مٹھائی بنانے والے کاریگروں کی نگرانی نہیں کر سکتا۔ وہ ہمیشہ گھاٹے میں رہے گا۔ اگرچہ کاریگر مشکل سے ملتے ہیں۔ تاہم اگر [illegible]

کو چوری کا موقعہ ہی نہ ملے گا۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ دکان کو نوکروں کے سپرد نہ کرو۔ اگر خود تم کو بیچنے کی فرصت نہیں ہے تو یہ بہتر ہے۔ کہ دکان بند کردو۔ مگر نوکر کے حوالہ کردینا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر نوکر بھروسہ کا اور ایماندار ہو تو مضائقہ نہیں۔ تیسری چیز یہ ہے۔ کہ بکری کے نوٹ الگ رکھو اور روپیہ الگ۔ ریزگاری الگ اور پیسے الگ۔ حلوائی کا کام چکنائی کا ہوتا ہے۔ اور اکثر اس کو نوٹوں کے چکنا ہونے سے نقصان ہوجاتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے۔ کہ دکان پر ہر وقت موجود رہو۔ ایک گھنٹہ کی غیر حاضری بھی دوکانداری میں رخنہ ڈال دیتی ہے مسلمان دوکاندار عموماً اسی واسطے نقصان میں رہتے ہیں۔ کہ ان میں دکان پر جم کر بیٹھنے کی عادت نہیں ہوتی۔ پانچویں بات یہ ہے کہ مٹھائیاں بنوانے میں موسم کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ جو حلوائی بے موسم کی مٹھائیاں بنوالیتے ہیں۔ وہ گھاٹے میں رہتے ہیں۔ چھٹی بات یہ کہ بکری کا اندازہ کرلینا چاہئے۔ اگر دس سیر کی بکری ہوتی ہو تو ۹ سیر مٹھائی بنواؤ۔ تاکہ بچی نہ رہے۔ کیونکہ وہ حلوائی گھاٹے میں رہتے ہیں جو اندازہ سے زیادہ مٹھائیاں بنوالیتے ہیں۔ ساتویں جو حلوائی بچی ہوئی باسی مٹھائی کو جلدی سے فروخت کرنے کا خیال نہیں کرتے وہ دو چار دن میں ساری مٹھائی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یا پولیس کے ہاتھوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ سڑی ہوئی مٹھائی بیچنا جرم ہے۔ لہٰذا جب مٹھائی پر ایک دو دن گذر جائیں تو فوراً لاگت کی لاگت یا تھوڑے بہت گھاٹے سے اس مٹھائی کو بیچ ڈالو۔ اور بڑے نقصان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ ۲۸۶

پھیری کے ذریعہ بکری

چند پھیری والے معتبر شریف مسلمانوں کو شہر کے بااثر اور معزز مسلمانوں کی ضمانت پر دس دس یا پانچ پانچ روپے کا سودا بیچنے کے لئے دیدیا کرو۔ جب وہ بیچکر دام لا دیں تو اپنے نفع میں سے نصف کا شریک ان کو بنا کر ان کے حصہ کے دام ان کے حوالہ کرو۔ ایسے پھیری والوں کو شہر کی مسلمان آبادی میں حلقہ وار تقسیم کرکے بھیجنا چاہئے۔ اس سے تمہارا کاروبار بھی ترقی کرے گا۔ اور بھائی مسلمانوں کی امداد بھی ہوگی۔ جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ بڑی دوکان والے حلوائی کو کم سے کم دو لڑکے اوپر کا کام کرنے کے لئے ضرور رکھنے چاہئیں۔ جن کی مٹھائی بنانے کے وقت بے حد ضرورت ہوتی ہے۔

پھیری کے لئے عورتیں اور لڑکے بھی کارآمد ہوسکتے ہیں۔ مگر سب کا دیانتدار اور محنتی ہونا ضروری ہے۔ جب تک ان کے چال چلن اور دیانتداری کی کوئی شخص ضمانت نہ دے۔ ان پر بھروسہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ ورنہ تھوڑے سے فائدے کی امید پر بہت زیادہ نقصان ہوجانے کا اندیشہ ہے

کرانہ کی خریداری

منڈی میں اگر تم معاملہ کے اچھے ثابت ہونے تو تم

کو تھوڑے دنوں کے بعد ذخیرہ قرض ملجایا کرے گا۔ مگر قرض لینے میں بعض اوقات چیزیں گراں ملتی ہیں۔ اور آدمی ایک ہی جگہ سے خریدنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ اس لئے اگر حتی المقدور دوکان کا ذخیرہ نقد خریدا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

اگر قرض ہی لینا پڑے تو اپنے پاس حساب کی ایک کتاب رکھو جس میں جو مال جس تاریخ میں جس بھاؤ کا لیا ہے۔ اس کو لکھ لو یا لکھوالو۔ اور جب روپیہ ادا کرو تو اس کو لکھ لو یا لکھوالو۔ بغیر لکھوائے۔ نہ پیسہ دو اور نہ لو۔

قرض نہ دیا کرو

قرض دینے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر احتیاط نہ کی تو تباہ ہوجانے کا ڈر ہے۔ شروع شروع میں تو کسی کو قرض نہ دو۔ مگر جب گاہکوں کے معتبر غیر معتبر ہونے کا حال معلوم ہوجائے۔ تو قرض دینے میں مضائقہ نہیں ہے

گاہک جس وقت دوکان پر آئے۔ تو اس کا مسکرا کر خیر مقدم کرکے مزاج پرسی کرنی چاہئے۔ اس کے ہر سوال کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے دینا چاہئے۔ گاہکوں کو نرخ ہمیشہ ایک بتاؤ۔ کوشش کرو۔ کہ تمہاری دوکان پر سب سے سستا اور سب سے عمدہ سودا ملے۔ اس طرح تم کو ایک بات کہنے میں شروع میں تکلیف تو ہوگی۔ اور گاہک کم دام کہکر تم کو پریشان بھی کریں گے۔ مگر تم ان تمام دقتوں کو برداشت کرو اور اپنی ایک بات پر قائم رہو۔ تھوڑے دنوں کے بعد لوگ تمہاری سچائی کی قدر کریں گے۔ اور تم تمام شہر میں سچے دوکاندار مشہور ہوجاؤ گے۔

گاہکوں کے ہر قسم کے دکھ درد میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھو۔ زیادہ سودا ہو تو اپنے ملازم کے ہاتھ مکان تک بھجواؤ۔ سودا دینے کے لئے کاغذ کی تھیلیاں بنوانی چاہئیں۔ اگر سرمایہ اجازت دے تو سادے کاغذ پر اپنی دکان کا نام مع پتہ کے چھپوا کر تھیلیاں بنواؤ۔ اس سے تمہاری دکان کی شہرت ہوگی۔ اور گاہکوں پر اچھا اثر پڑے گا۔

معمولی سے معمولی گاہک سے نہایت تواضع سے پیش آنا اپنا فرض سمجھو۔ ترشروئی دوکانداری کے لئے تباہ کن ہے۔ اس سے احتیاط کرنی لازم ہے۔

دوکان کس موقع پر ہو

دکان لیتے وقت موقع کی موزونیت کا بہت زیادہ خیال کرنا چاہئے۔

دوکان کا رخ شمال کی جانب ہو تو اچھا ہے۔ چبوترہ نہ بہت زیادہ نیچا ہو۔ اور نہ بہت اونچا۔ دوکان ہمیشہ ایسے بازار میں ہونی چاہئے۔ جہاں عام گزرگاہ ہو۔ مسلمان آبادی زیادہ ہو۔ اور خصوصاً شیعہ مسلمانوں کی۔

تمام دوکان پر اگر سرمایہ اجازت دے۔ تو پتھر کے چوکوں کا فرش کرانا چاہئے۔ ورنہ کم سے کم چار فٹ دیواریں سیمنٹ سے مع زمین کے

پلاسٹر کراؤ - ہر چھٹے مہینے دوکان میں سفیدی کرانی چاہئے - دوکان کے کواڑوں پر ہر دوسرے سال سبز یا فیروزی روغن کرانا چاہئے - اسی طرح الماریوں پر روغن ہونا ضروری ہے -

دوکان کی صفائی

کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے - کم سے کم دن میں دو مرتبہ پانی سے فرش دھونا چاہئے - اور تین چار مرتبہ جھاڑو دینی ضروری ہے - خوب یاد رکھو کہ غلاظت سے نہ صرف تمہاری مٹھائی خراب ہوگی - بلکہ گاہک بھی سودا خریدنے میں تامل کریں گے - اسی طرح ہر وہ برتن جو دوکان میں ہو روزانہ کوئلہ کی راکھ سے منجھوانا چاہئے اس کا اثر بھی دوکانداری پر بہت اچھا پڑتا ہے -

حلوائی کی دکان کا سامان

اعلیٰ درجہ کی دوکان کے لئے اس سامان کی ضرورت ہے مگر معمولی درجہ کی دوکان معمولی سامان سے بھی ہو سکتی ہے -

(۱) چھوٹے بڑے اترتے چڑھتے کڑھاؤ - یا شنی بنانے کے لئے - یعنی اتنے بڑے نہ ہوں جن کو بھٹی پر چڑھانا اور بھٹی سے اتارنا مشکل ہو -

(۲) چھوٹی بڑی کڑاہیاں پکوان تلنے کے لئے -

(۳) چھوٹی بڑی متعدد پونیاں نکتیاں وغیرہ بنانے کے لئے - اور موٹے دانے والے پونے -

(۴) چھوٹے بڑے اترتے چڑھتے تھال دکان پر مٹھائی سجانے کے لئے

(۵) چھوٹے بڑے کھپچے بورا، کھویا، بھوننے اور دیگر ضروریات میں کام آتے ہیں -

[illegible] مٹھائیاں جو حلوا تو لنے اور کھویا اور روا بھوننے کے کام

[illegible] یاں بنانے کے کام آتی ہیں -

[illegible] قسم کے کام ہوتے ہو

(۱۰) سرمایہ میں وسعت ہو تو شیشے کی الماریاں جن میں فروخت کے لئے مٹھائی رکھی جائے -

(۱۱) سرکنڈے اور لوہے کے تر دنے جن پر مٹھائی کے تھال رکھے جاتے ہیں

(۱۲) چھوٹی بڑی ترازو مع بٹوں کے -

(۱۳) بڑا کانٹا مع پورے بٹوں کے - جس پر بوریاں تل سکیں - یا زائد مٹھائی تولی جا سکے -

(۱۴) متعدد چھریاں جو مٹھائی پر خط ڈالنے وغیرہ کے کام آتی ہیں -

(۱۵) متعدد کانٹے جو مٹھائی بنانے کی بعض ترکاریوں کے گودنے کے لئے ضروری ہیں -

(۱۶) جھاؤ کی ٹوکریاں ڈھاک کے پتے - کاغذ کی بڑی ردی کی پٹاریاں - مٹی کی ٹھلیاں، کاروبار کی وسعت کے لحاظ سے

(۱۷) چھوٹی بڑی سنسیاں جو گرم برتن پکڑنے کے کام آتی

(۱۸) سویاں بنانے کے لئے باریک اور موٹے توے کی گھوڑیاں

(۱۹) گاڑھے کی متعدد صافیاں جو ہر وقت پاس رہنی ضروری ہیں

(۲۰) متعدد لوہے کے تاروں کے چھینکے جن پر دوکان سجانے کے لئے مٹھائی رکھی جاتی ہے -

(۲۱) چھوٹی بڑی پراتیں جو زیادہ مٹھائی رکھنے کے کام آتی ہیں -

(۲۲) گھیاکش جو گاجر کا حلوا بنانے کے لئے گاجر کا لچھا نکالتا [illegible]

(۲۳) دو چکلے بیلن جو پوری کچوری اور متعدد مٹھائیوں کے دبانے کے لئے ضروری ہیں -

خوانچہ فروشوں کے لئے ضروری ہے - کہ وہ خوانچہ کی صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھیں - اور خوانچہ کے اوپر کے لئے ایک جالی دار ڈھکنا ہو نہیں - تاکہ بھڑ دن کمھیوں اور چیلوں کے حملہ سے مٹھائی محفوظ رہے ڈھکنا تاروں کی باریک چھلنی کا ہو - تاکہ مٹھائی راستہ چلنے والوں کو دکھائی بھی دے

دوکان سجانا

۸۷، حلوائی کی دکان کی بکری کا بہت زیادہ تعلق دوکان سجانے سے بھی ہے - جو حلوائی اپنی دوکان کو قرینہ سے سجانا جانتا ہے - اس کا کام بمقابلہ دوسرے حلوائیوں کے زیادہ چلتا ہے - یہ کام دیکھنے سے زیادہ آتا ہے - تھوڑی سی مشق کے بعد ناواقف آدمی اچھی طرح دوکان سجا لیتا ہے - ہندو حلوائی دیوالی کے موقعہ پر ایسے اچھے طریقے سے دوکان سجاتے ہیں - کہ انسان دیکھ [illegible] عش عش کرنے لگتا ہے - اب بعض مسلمان حلوائی بھی عمدہ [illegible] جالی دار [illegible] یں، کوٹھیاں، [illegible] مٹھائیوں کے مندر [illegible] دیواریں اس خوش اسلوبی سے بنائے ہیں - یہ دیکھنے کی چیزیں بن جاتی ہیں - پھر مٹھائیوں کے درمیان آئینے، صراحیاں وغیرہ لگا کر کاغذ کے پھولوں سے خوشنما طریقہ پر دوکان کی رونق دوبالا کی جاتی ہے -

یہ کام بہت زیادہ دقت طلب نہیں ہے - صرف ذہین ہونا ضروری ہے - مٹھائی سجانے کے لئے پستے اور ورق بہت کام میں لائے جاتے ہیں - جس سے مٹھائی کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے - اکثر کاریگر پستہ کی جگہ کھوپرے کو سبز رنگ کر ایسی استادی سے باریک کترتے ہیں - کہ اصلی اور نقلی میں شناخت نہیں ہو سکتی - پستہ جس قدر باریک کترا جائے گا - اسی قدر زیادہ ہوگا - اور خوشنما معلوم ہوگا - یہ کام بھی مشق سے تعلق رکھتا ہے -

بھٹی ایسی گول ہونی چاہئے۔ جیسے بسکٹ پکانے والے کا تنور۔ ایک
ور کا سامنہ نقشہ کے حصہ ج کے مطابق لکڑیاں جلانے کے لئے ہوتا
بھرا حصہ صرف اتنا کھلا ہوا ہوتا ہے جس کے ارد گرد اینٹیں رکھی
بکر تاکہ بھٹی کا منہ بند نہ ہو سکے۔ اگر اینٹیں نہ رکھی جائیں گی تو ہوا کا گزر
الگ۔ اور اس کی وجہ سے آگ بجھ جائے گی۔ یہ بھٹی عموماً جلدی قابل
ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کی مرمت کا خیال رکھنا چاہئے۔
بھٹی میں کیکر، بیری وغیرہ سخت قسم کی لکڑیوں کی ایک فٹ لمبی لکڑیاں
ی جاتی ہیں۔ جن کا تاؤ سخت ہوتا ہے۔ کیکر کے کوئلے بھی جلائے جاتے ہیں
ں میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ کوئلوں کی بھٹی بنانے کی ترکیب یہی ہے۔ فرق
ہے۔ کہ اس میں بیچ میں موٹی جالی دی جاتی ہے۔ تاکہ کوئلے ٹک
یں۔ اور ان میں ہوا کا گزر رہے۔

چاشنیاں

حلوائی کے کام میں سب سے زیادہ مشکل اور اہم کام چاشنی پکانا ہے۔ جس کو چاشنی پکانی آگئی۔
اس کو آدھے سے زیادہ کام آگیا۔ جس کو چاشنی پکانی نہیں آتی۔ وہ حلوائی کا کام
نہیں کر سکتا۔ مٹھائی کا اچھا برا بننا صرف چاشنی کی برائی بھلائی پر منحصر ہے
چاشنی کا کام بہت مشکل ہے۔ یہ بہت احتیاط سے پکائی جاتی ہے۔
ایک آنچ میں کام خراب ہو جاتا ہے۔ مختلف قسم کی مٹھائیوں ۲۸
میں مختلف قسم کی چاشنیاں بنائی جاتی ہیں۔ کوئی نرم کوئی سخت،
کوئی معتدل، کوئی دو تار کی کوئی تین تار کی اور چار تار کی ہوتی ہے۔ کسی کا قوام
تار سے دیکھا جاتا ہے ورکسی کا کوئی بنا کر۔ دانت میں دبا کر سختی اور خشکی
دیکھی جاتی ہے۔ ایسی ہی مختلف قسم کی چاشنیاں ہوتی ہیں جو مٹھائیوں
کرتے ہیں۔ کل مٹھائیوں میں مشتی ... کام آتی ہیں۔
تار کی چاشنی ہوتی ہے۔ اسے ... دار کہا جاتا ہے۔ یہ جلیبیوں
رس گلوں، گلاب جامنوں، گھیور، پیٹھا وغیرہ کے بنانے کے کام میں آتی ہیں۔
ان سب مٹھائیوں کی چاشنی نرم ہوتی ہے۔
دوسری لڈوؤں کی چاشنی ہے۔ جو جلیبیوں سے دگنے قوام کی بنتی ہے
یعنی دو تار کی۔ دو تار کی چاشنی اس کو کہتے ہیں۔ کہ جب اس کو چٹکی میں
لے کر اس کا تار دیکھیں تو دور تک اس کا تار کھنچے۔ جلیبیوں کے تار کا
قوام دور تک نہیں جاتا۔ اور رقیق بھی ہوتا ہے۔ یہ قوام ذرا غلیظ اور لیسدار
ہوتا ہے۔ لڈو، بالوشاہی، گل بہشت، لوز، کھیلہ، دہی کے بالوشاہی، شکر
پارہ، پیٹھے کی مٹھائی، سموسہ، موتی پاک وغیرہ سب میں یہی چاشنی کام

تی ہے۔
برفی، قلاقند وغیرہ کے لئے لڈو کی چاشنی سے سخت چاشنی کی ضرورت
ہوتی ہے۔ اسے تین تار کی چاشنی کہتے ہیں۔ اس کے دیکھنے کی ترکیب
وہی ہے۔ جو اوپر بتائی گئی ہے۔

کچی چاشنی

جس شکر کا قوام نہ کیا جائے۔ یا وہ قوام کے اس درجہ تک نہ پہنچے جسے چاشنی کہہ سکیں۔ تو اسے کچی چاشنی
کہتے ہیں۔ یہ کچی چاشنی حلوے کے کام آتی ہے۔ جو صبح کے وقت بنا کر
فروخت کرتے ہیں۔
بعض چاشنیاں اس قسم کی بھی ہوتی ہیں جو اس کلیہ سے مستثنیٰ ہوتی ہیں۔
درحقیقت حلوائی اپنے ذہن کی مدد سے تیار کرتا ہے۔

چاشنی بنانے اور کھرصاف کرنے کی ترکیب

ایک سیر قند میں آدھ سیر
پانی ڈال کر کڑاہی بھٹی پر رکھ دو۔ جب خوب جوش آنے لگے تو آدھ پاؤ دودھ میں
... کا پانی ملا کر چند قطرے اس پانی میں ملے ہوئے دودھ کے چاشنی میں ڈالو۔ اس
سے ایک لمحہ کے بعد قند کا میل اوپر آجائے گا۔ جس کو پونی سے نکال لینا
چاہئے۔ یہ عمل ہر پانچ منٹ کے بعد کرتے رہو۔ حتیٰ کہ دودھ ملا ہوا پانی ختم
ہو جائے۔ چاشنی زیادہ تیز آنچ پر نہ پکانی چاہئے۔ اس ترکیب سے قند
اور کھانڈ کا تمام میل صاف ہو جائے گا۔ اور مٹھائی نہایت آبدار تیار ہوگی۔

چاشنی کے فضلہ کا استعمال

چاشنی کا جو میل نکلے اس کو ایک کنستر میں بڑی
پونی سے نکال کر رکھتے جاؤ۔ اور جس برتن میں چاشنی کا سرمایہ اجازت دے تو سارا
کناروں پر بھی سٹھاس کے ذرات جم جاتے جیسوا کر تھیلیاں بنواؤ۔ اس سے
نقصان کا باعث ہے۔ بلکہ ... ہوگی۔ اور گاہکوں پر اچھا اثر پڑے گا۔
صاف کرنا چاہئے ... کا استعمال کرنا چاہئے۔
کی صاف شدہ چاشنی نکل آ

آٹا میدہ بیسن گوندھنا

کی احتیاط کرنی چاہئے۔ کہ اگر خوشبو ... گی۔ لہٰذا بہت احتیاط کی
جس طرح چاشنی بنانا۔ اگر میدہ کے گوندھنے میں بو بھی آتی ہیں۔
تو ساری مٹھائی خراب ہو جاتی ہے۔ خواہ چاشنی کیسی عمدہ ہی کیوں نہ پکائی جائے۔ حالانکہ وہ
حلوائی کو اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ جو مٹھائیاں بدلنے کے

ٹوٹتی ہیں۔ ان کا میدہ سخت گوندھنا چاہئے۔ جو نرم ہوتی ہیں۔ ان کا میدہ نرم گوندھا جاتا ہے۔ جو میدہ رات بھر گندھا رہے۔ اس کی مٹھائی اعلیٰ درجہ کی بنتی ہے۔ کیونکہ میدہ کے تمام ذرات کو خوب نمی پہنچ جاتی ہے۔

جس میدہ میں گھی ملا کر گوندھا جائے یاد رہے وہ موین دار میدہ کہلاتا ہے۔ اس کی مٹھائی بہت خستہ ہوتی ہے۔ یہ میدہ دیر تک گندھا رہے تو خراب نہیں ہوتا۔ اگر میدہ جلد تیار کرنا ہو تو میدہ میں ذرا سا سوڈا ملانا چاہئے۔ پھر بہت جلد میدہ پھول جائے گا۔ اگر جلد خمیر کرنا ہو تو گرم پانی سے گوندھ کر اوپر سے کپڑا ڈالنا چاہئے۔ فوراً خمیر تیار ہوگا سوڈے کے علاوہ زیرے کے ذریعہ سے بھی خمیر تیار ہو سکتا ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔

زیرہ سفید [illegible] دانہ لائچی ایک [illegible] ان دواؤں کو ذرا کوٹ کر ایک چھوٹی سی شیشی میں ڈال کر اوپر سے گرم پانی ڈالو۔ ایک انچ پانی اس کے اوپر آ جائے۔ تو تھوڑی مصری ڈال دو۔ [illegible] چار روز کے بعد [illegible] پانی [illegible] خمیر کا [illegible] آٹے یا میدہ میں ملا کر گوندھو گے تو [illegible] خمیر بن جائے گا۔ [illegible] پانی میں تھوڑی سی [illegible] ملالی جائے تو یہ کھٹے خمیر کا کام دے گا۔

مختلف قسم کی چاشنیاں

جلیبیوں کی چاشنی آدھ سیر قند میں تین سیر پانی ملا کر کڑھاؤ آگ پر رکھدو۔ جب قند حل ہو جائے [illegible] تار [illegible] انگلی اور انگوٹھے سے چپچپا کر دیکھو اگر [illegible] گا۔

سوہن [illegible] [illegible] ڈال [illegible] کی تیار

[illegible] [illegible] دیکھو۔ اگر تار دور تک جائے۔ تو

[illegible] کی قند دو سیر پانی ایک سیر جلیبی سے ڈیڑھ تار کی چاشنی تیار کرنی چاہئے۔ ایک سیر میدہ کے [illegible] قند کافی ہوگی۔

اندرسے [illegible] قند میں سیر بھر پانی ملا کر تین تار کی چاشنی

تیار کرنی چاہئے۔ لڈوؤں سے دستے قوام کی ہو۔ ایک کا [illegible]

گھیور کی چاشنی اس کے لئے بھی جلیبیوں [illegible] ہے۔ مگر ذرا سی سخت ہونی چاہئے۔

بالوشاہی کی چاشنی کو گھوٹنے کے بعد تھوڑا پانی دینا چاہئے

گل بہشت کی چاشنی یہ مٹھائی عام طور پر یوپی میں پسند کی جاتی ہے۔ اس کے لئے لڈوؤں والا قوام دو تار کا برتا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے [illegible] قدر زیادہ کسا ہوا لینا چاہئے۔

نکتی دانہ کی چاشنی اس کی چاشنی بھی شکل جلیبیوں کی [illegible] ایک ہے۔ یعنی ایسا ہی قوام [illegible] ہے۔ جیسے جلیبیوں کا۔ مگر اس کا تار بالوشاہی سے ذرا ہلکا [illegible] جلیبیوں سے ذرا [illegible] ہوتا ہے۔

لوز کی چاشنی دو تار کی لڈوؤں والی چاشنی سے کام لیا جاتا ہے۔

کھجلے کی چاشنی بالوشاہی کی چاشنی کھجلے میں کام آتی ہے مگر بجھر گھونٹ کر چڑھایا جاتا ہے۔

سیب کی چاشنی جو چاشنی لڈوؤں میں کام آتی ہے۔ مگر بجھر گھونٹ کر چڑھایا جاتا ہے۔

[illegible] کی چاشنی بالوشاہی والی چاشنی سے کام چل جاتا ہے

مگر کسی قدر ملائم ہونی چاہئے۔

شکر پارہ کی چاشنی لڈوؤں کی چاشنی استعمال کی جا[illegible] مگر ذرا ملائم ہونے سے شکر پارے اچھے رہتے ہیں

اکبریوں کی چاشنی جلیبیوں کی چاشنی جس طرح پتلے قوام کی تیار کی جاتی ہے اسی طرح اکبریوں کی چاشنی بھی بنائی جاتی ہے۔ مگر جلیبیوں سے ذرا چڑھتی ہوئی ہونی چاہئے۔

پیٹھے کی مٹھائی کی چاشنی اس کی چاشنی دو تار کے سے ملائم ہلکی آنچ پر پکائی جاتی ہے۔ لڈوؤں کی ذرا سخت ہوتی ہے اندر سے ملائم [illegible] ورنہ پیٹھا اندر سے سخت نکلے گا۔

موتی پاگ کی چاشنی لڈو والی چاشنی سے ذرا ملائم ہونی چاہئے۔

...ب کی چاشنی

اس میں دو تار سے ذرا ملائم ... کام لیا جائے۔

...بھامنوں کی چاشنی

اس میں بھی دو تار سے ذرا ملائم چاشنی سے کام لیا ... چاشنیاں بالوشاہی جیسی چاشنیوں کے مطابق ہوتی ہیں ... وقت اس کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے۔ کہ ایک سیر کھویہ کے ... قند کی چاشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔

...ے کی نکتی کی چاشنی

یہ چاشنی جلیبیوں سے سوا حصہ چڑھی ہوئی ہونی ...

...لی چاشنی

دو تار کی لڈوؤں والی چاشنی سے کام لینا چاہئے

گپ چپ کی چاشنی

یہ مٹھائی پنجاب میں پسند کی جاتی ہے۔ اس کی چاشنی بالکل لڈوؤں کی سی ہوتی ہے۔

حلوے کی چاشنی

صبح ناشتہ کے وقت جو حلوا عام طور پر حلوائی بناتے ہیں۔ اس کی چاشنی بہت ہلکی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جلیبیوں کی چاشنی سے بھی ملائم۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قند ایک سیر پانی دو سیر ملا کر شیرا کر لو۔ اس کو چند منٹ آگ پر رہنے دو۔ جب شیرہ پک جائے بھٹی پر سے گرا دو ... اس کی چاشنی کا کوئی نمبر یا تار نہیں ہے۔ یہ مٹھائی بھی پنجاب میں پسند کی جاتی ہے

...پ چاپ

اس کے لئے دو تار کی چاشنی سے زائد لڈوؤں کی چاشنی کی مانند کام دے سکتی ہے۔

سموسوں کی چاشنی

جو چاشنی شکرپاروں پر چڑھائی جاتی ہے۔ وہی ان پر بھی چڑھائی جاتی ہے۔

مٹھائیوں میں رنگ کس طرح دیا جائے

اکثر مٹھائیوں میں رنگ دیا جاتا ہے۔ عام طور پر جو رنگ کپڑا رنگنے کے کام آتے ہیں۔ اکثر حلوائی وہی رنگ استعمال کرتے ہیں۔ جو صحت کے لئے مضر ہیں۔ کیونکہ ولایتی رنگ تیزاب سے بنتے ہیں۔

اگر رنگ ہی دینا منظور ہے۔ تو ان رنگوں کا استعمال کرنا چاہئے جو شربتوں وغیرہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ اور خاص اسی کام کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ مگر قدرتی رنگ دینے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ زرد رنگ کے لئے ہلدی کا رنگ پھاڑ کر استعمال کرنا چاہئے۔ لال رنگ کے لئے گیرو سے کام لیا جائے۔ کیسری رنگ کے لئے زعفران برتی جائے۔ سبز رنگ نیل اور ہلدی ملا کر بنائے جاتے ہیں۔ تیز پالک کے پتوں کا عرق پھاڑ کر بھی سبز رنگ بنا لیا جاتا ہے۔ نیلا رنگ نیل سے تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بڑھیا رنگ اس طرح تیار کئے جاتے ہیں۔ سرخ رنگ کے لئے آتشی گلاب یا عباسی کے پھولوں کا عرق، نیلے رنگ کے لئے اودی گاجروں کا رنگ، سیاہ شہتوت، جامن اور کاسنی کے پھولوں سے رنگ نکل سکتا ہے۔ سبز رنگ کے واسطے پستے گھونٹ کر کام میں لائے جاتے ہیں۔ مگر یہ رنگ دوکانداری کی مٹھائی میں استعمال کرنے سے مٹھائی گراں پڑے گی۔ کالا رنگ بادام کے چھلکے جلا کر تیار کیا جاتا ہے۔ جو حبشی حلوا سوہن وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے۔ کہ رنگ جس قدر ہلکے دئے جائیں گے۔ اسی قدر عام پسند ہوں گے۔ پنجاب اور دیہات میں گہرے رنگ کو پسند کرتے ہیں مگر گہرے رنگ سے مٹھائی خراب ہوتی ہے۔ اور مزے میں بھی فرق آتا ہے اس لئے گہرے رنگ سے احتیاط کرنی چاہئے۔

مٹھائیوں میں خوشبو دینے کی ترکیب

جس طرح بعض مٹھائیوں میں رنگ دینا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مٹھائیوں میں خوشبو دینی بھی ضروری ہے۔ خوشبو دیتے وقت موسم طبائع و آب و ہوا کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ ورنہ سخت نقصان ... مشک، عنبر ... اور ... پر اچھا اثر پڑے گا۔ ... صاف کرنا ... کا استعمال کرنا چاہئے۔ ... صاف شدہ چاشنی نکل آ... صندل

یہ خوشبوئیں سب ... کی احتیاط کرنی چاہئے۔ کہ اگر خوشبو زیادہ ہو گئی تو مٹھائی کڑوی بدمزہ ہو جائے گی۔ لہٰذا بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ولایت سے مٹھائیوں کی خوشبوئیں بھی آتی ہیں۔ ... حالانکہ وہ سستی بھی ہوتی ہیں۔ اور خوش رنگ بھی۔ مگر محتاط اور شکی لوگ اس کا استعمال پسند نہیں کرتے۔

عورتوں اور لڑکیوں کو یہ مٹھائیاں بنانی سکھائی جائیں تو بازار کی مہنگی مٹھائیاں خریدنے کے خرچ سے بچ سکتی ہیں۔

ہر گھر کے قابل استعمال

ادہونی کی پائیدار شطرنجیاں (دریاں)

حضرات ناظرین! ہمارا کارخانہ عرصہ دراز سے نہایت دیانتداری و کامیابی سے چل رہا ہے۔ حیدرآباد دکن و صوبۂ مدراس و ریاست میسور و بمبئی بلکہ جنوبی ہند کے ہر شہر میں تھوک فروشں منگوا کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نیز ہمارے کارخانہ میں سوتی و جاپانی ریشم کی نفیس نہایت اعلیٰ قسم کی شطرنجیاں (دریاں) مسجدوں کی جانمازیں، مصلے، پردے ہر سائز و ہر قسم کے رنگین و بیلین وا گرہ پاٹرن تیار ہوتے ہیں بالخصوص بڑی بڑی دالانیں اور BEDDING AND WEDDING CARPETS کی بہت مانگ ہے۔ چونکہ یہ رنگ کی بڑی پکی ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ریشمی دری کے کیا کہنے۔ ملائم و چمکیلی، بناوٹ میں پائیدار، سجاوٹ میں شاندار خاصکر مکانوں کی شان و شوکت دوبالا کرنیوالی، خوش وضع کی ہوتی ہے۔ سوتی دریاں بھی اس سے کچھ کم نہیں ہیں۔ چونکہ جرمنی رنگ اور گوکاک مل کے نمبر ۲ و ۶½ و ۱۰½ کے بہترین سوت سے تیار کروائی جاتی ہیں غرضکہ ہم اپنے مال کی اس سے زیادہ مدح سرائی کرنی نہیں چاہتے "عطر آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

آپ نمونتاً ایک بار ہمیں آرڈر دیکر استعمال کر کے ہماری صداقت کی داد دیجئے۔ خط و کتابت سے مفصل حالات و واجبی نرخ معلوم ہوں گے

المشتہرین: میمن ندیم اللہ نظامی۔ بی عبد الرزاق نظامی۔ کارپٹ فیکٹری۔ ادہونی (علاقہ مدراس)

۲۹۱

لاکھ روپیہ

کی

شادی ہو

یا

سو روپیہ کی

ہر قسم کے پارچہ کا واحد مرکز

آر آر جیون لعل تاجر پارچہ پتھر گٹی۔ ح۔ آ۔ کر



ہندوستان میں بہترین خوبصورت مضبوط جوتے کہاں دستیاب ہوتے ہیں - چکا گو جرمنی - امریکہ - فرانس اور لندن جیسے جوتے کہاں ملتے ہیں - نواب - راجہ اور رئیس بہترین جوتے کہاں سے خرید کرتے ہیں - بیگمات والیان ریاست اور دولہن و دولہا کہاں سے طلب فرماتے ہیں - ایک دم بطور نمونہ کے آپ بھی طلب فرماویں - پتہ ہم بتاتے ہیں -

حاجی حافظ عبدالکریم محمد رحیم - انقلاب شوز فیکٹری - نئی سڑک متصل گھنٹہ گھر - دہلی

سید بادشاہ حسین زیدی گورنمنٹ • ہڈاسٹ



سید بادشاہ حسین مالک کارخانہ بادشاہ پسند
چٹنی بہترین کام مارہرہ ضلع ایٹہ

جن کو چٹنی کو اکثر نمائشوں میں تمغے ملے ہیں۔ اور سنہ ۱۹۳۵ع میں سہارنپور کی نمائش سے گورنمنٹ ہند نے اس چٹنی کو پسند کرکے تمغہ عنایت فرمایا ہے و نیز امراء و رؤساء اور مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنت دکن وغیرہم پسندگی کا اظہار فرماکر بذریعہ تار اس چٹنی کو منگاتے رہتے ہیں۔

قیمت خاص الخاص فی سیر دو روپیہ
قسم دوئم فی سیر ایک روپیہ

بڑھاپے کی کمزوریاں دور کرنیوالا کمزوروں کو توانا اور بچوں کو طاقتور بنانیوالا

مقوی اعصاب

شربت فاسفورس

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا

قیمت دو روپیہ

موثر و بے ضرر

قبض کشا

خوراک

ساختہ طبی کمپنی دہلی

زہریلے اور وبائی امراض کیلئے

طلسمی کیپسول

طبی کمپنی دہلی

پیچش کی گولیاں

بڑی پرانی پیچش کو تین دن میں آرام ہو جاتا ہے

قیمت چھ آنے — طبی کمپنی دہلی

منوین

قیمت آٹھ آنہ

طبی کمپنی دہلی

فیلن

قیمت ایک روپیہ

طبی کمپنی دہلی

جرمنی تیل

قیمت ایک روپیہ

طبی کمپنی دہلی

خوش ایام گولیاں

بتیس گولیاں قیمت عہ

طبی کمپنی دہلی

TRADE MARK

رجسٹرڈ ٹریڈ مارک

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا

مشہور

فاسفورس کا تیل

۲ اونس

قیمت ایک روپیہ

جگر اور معدہ کیلئے

ارسطو کا

چورن

ساختہ طبی کمپنی دہلی

ہر مرض کی دوا

شفائی

ڈیڑھ تولہ قیمت

طبی کمپنی دہلی

طب یونانی کے کمیاب نسخے

جو اطبا کی سالہا سال خدمت کرنے کے بعد بمشکل حاصل ہوتے ہیں

مقوی دماغ اطریفل

دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ نئے پرانے درد سر کو دور کرتا ہے نزلہ زکام کو اچھا کرتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ معدہ جگر آنتوں کی اصلاح کرتا ہے۔ بواسیر کیلئے مفید ہے۔ مغز بادام مقشر ۱ تولہ۔ مغز تخم کدو شیریں ۱ تولہ۔ مغز تخم تربوز ۱ تولہ۔ مغز تخم پیٹھ ۱ تولہ۔ مغز تخم خیارین ۱ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ پوست ہلیلہ کابلی ۱ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ پوست ہلیلہ ۱ تولہ۔ آملہ خشک منقے ۱ تولہ۔ نبات سفید دو چند قوام کرکے اطریفل تیار کرکے صبح اور رات کو سوتے وقت ایک ہفتہ تک سات ماشہ اور ایک ہفتہ تک ایک ایک تولہ۔ نوش کیا کریں اگر زیادہ عرصہ تک کھانا منظور ہو تو ایک تولہ کھلانا چاہیئے۔

مقوی دماغ جوارش

دماغ کو قوت دیتی ہے قبض کشا ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے معدہ کی رطوبات کو دور کرتی ہے۔ موصلی سیاہ ۶ ماشہ۔ موصلی سفید ۶ ماشہ مرچ کنکول ۶ ماشہ۔ کباب چینی ۶ ماشہ۔ عقرقرحا ۶ ماشہ۔ زنجبیل ۹ ماشہ قرنہ ۹ ماشہ دارچینی ۹ ماشہ۔ خولنجان ۹ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں ۹ ماشہ دارفلفل ۹ ماشہ۔ شقاقل مصری ۹ ماشہ۔ تخم کرفس ۹ ماشہ۔ تخم گندر ۹ ماشہ تخم شلجم ۹ ماشہ۔ تخم ہلیون ۹ ماشہ۔ تخم حماض ۹ ماشہ۔ تخم پیاز ۹ ماشہ ترنفل ۳ ماشہ۔ جوزبوا ۳ ماشہ۔ صمغ عربی ۳ ماشہ۔ شکر سفید سہ چند کے قوام میں جوارش تیار کرکے پانچ پانچ ماشہ۔ صبح شام کھلائیں۔

دافع زکام گولیاں

نزلہ زکام کی وجہ سے اگر بخار ہو تو اس کو اچھا کرتی ہیں (گولی) مقوی دماغ۔ خشک کھانسی کو آرام کرتی ہیں۔ گل بنفشہ ڈیڑھ تولہ۔ مغز بادام مقشر ۱۰ تولہ۔ گلسرخ ۱۰ تولہ۔ مغز تخم کدو شیریں ۱۰ تولہ۔ کتیرا ۱۰ تولہ۔ مغز تخم خیارین ۱۰ تولہ۔ رب السوس ۱۰ تولہ۔ گل ارمنی ۱۰ تولہ سنبل الطیب تین ماشہ۔ مصطگی رومی ۴۰ ماشہ۔ نشاستہ گندم ۱۰ ماشہ کوٹ چھانکر گوند کے پانی میں چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے دو گولی تک صبح شام کھلائیں۔

درد سر کی گولیاں

درد سر نیا پورانا دور کرتی ہیں۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔ امراض چشم میں بھی مفید ہے۔ جائفل ۴ ماشہ۔ صبر ۲ ماشہ۔ زیرہ سفید ۶ ماشہ چرائیتہ ۲ ماشہ۔ اجمودہ ۶ ماشہ۔ کوٹ چھانکر مکھنی کے پانی میں چنے کے برابر گولیاں بنا کر کھلائیں۔

مرگی کی گولیاں

صرع (مرگی) ام الصبیان (بچوں کے پسلی کا خلل) کے لئے بیحد مفید ہیں بچوں کے پیٹ کے اپھارے کو دور کرتی ہے۔ تربد سفید اکبرآبادی مجوف خراشیدہ ۱ تولہ۔ پودینہ خشک ۴ ماشہ۔ تخ ۴ ماشہ۔ کوٹ چھانکر سونف کے عرق میں گوند کر بڑوں کیلئے چنے کے برابر اور بچوں کیلئے موٹھ کے دانہ کے برابر گولیاں تیار کرکے عرق بادیان کے ہمراہ کھلائیں اور دودھ پیتے بچے کو اس کی ماں کے دودھ میں حل کرکے دینا چاہیئے۔

مقوی اعصاب گولیاں

فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ نزلہ کو اچھا کرتی ہے۔ تمام اعصابی امراض کیلئے مفید ہیں۔ اگر عورت ایام ماہوار سے فارغ ہو کر ایک ایک گولی ایک ہفتہ تک کھائے تو بانجھ پن دور ہو سکتا ہے۔ کچلہ ۲ تولہ۔ شیر گاؤ میں تین یوم تک پکاکر مقشر کرکے باریک ورق تراش کر بسباسہ ۱ تولہ۔ دارچینی ۱ تولہ۔ عود صلیب ۱ تولہ۔ جوزبوا ۱ تولہ۔ قرنفل ۱ تولہ۔ سب کو خوب باریک کرکے تازہ پودینہ کے عرق اور نانخواہ کے پانی میں حل کرکے چنے کے برابر گولی بنالیں۔ ایک گولی روزانہ صبح ماءالعسل۔ یا عرق بادیان۔ یا یخنی کبوتر کے ہمراہ کھلائیں۔ گھی کا استعمال زیادہ کرائیں۔

پسلی کے خلل کی گولیاں

ام الصبیان۔ (بچوں کی پسلی کا خلل) کو اچھا کرتی ہیں۔ بچوں کی طبیعت کو بحال رکھتی ہیں۔

بچوں کے پیٹ کی اصلاح کرتی ہیں۔ دستوں کو آرام کرتی ہیں۔ دانت نکلنے کی تکلیف میں راحت پہونچاتی ہیں۔ بچوں کے ہر مرض میں اکسیر ہیں۔ قبض کشا ہیں۔ اگر دایہ کو کھلائیں تو دودھ کو صاف کرتی ہیں۔

دانہ الائچی خورد ۱ تولہ۔ مغز تخم کشنیز خشک بریاں ۱ تولہ۔ طباشیر ایک تولہ۔ زیرہ سفید ایک تولہ۔ زیرہ سیاہ ۱ تولہ۔ دانہ الائچی کلاں ۱ تولہ۔ انار دانہ ۱ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۱ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ آملہ خشک ایک تولہ۔ نمک سیاہ ۱ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر لیموں کے عرق میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ بچے کو ایک گولی سے دو گولی تک۔ بچے کی ماں کو یا دودھ پلانے والی دایہ کو دو گولیوں سے چار گولیوں تک کھلائیں۔

مقوی دماغ حریرہ

دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ نزلہ۔ زکام کو آرام کرتا ہے۔ درد سر کو دور کرتا ہے۔

تخم خشخاش ۹ ماشہ۔ مغز تخم کدو ۶ ماشہ۔ مغز تخم باقلا ۶ ماشہ۔ مغز بادام مقشر ۱۱ دانہ۔ نشاستہ گندم ۱ تولہ۔ روغن زرد ۲ تولہ۔ مصری ۳ تولہ سب کو پانی میں پیسکر مصری اور گھی میں پکا کر حریرہ تیار کر کے روزانہ صبح پلائیں۔

مقوی حافظہ حریرہ

دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ دماغ کی خشکی دور کرتا ہے۔ حافظہ بڑھاتا ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ مغز بادام مقشر پانچ دانہ۔ مغز تخم خربوزہ ۳ ماشہ۔ مغز تخم کدو ۳ ماشہ۔ مغز تخم خیارین ۳ ماشہ۔ تخم خشخاش سفید ۳ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں ۳ ماشہ۔ ان سب کو پانی میں پیسکر گھی ۵ تولہ میں بگھار کر مصری ۲ تولہ ملا کر پکا کر حریرہ تیار کر کے پلائیں۔

مقوی دماغ خمیرہ

دماغ۔ دل۔ بلکہ تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت اور فرحت پہونچاتا ہے۔ درد سر اور نزلہ کو اچھا کرتا ہے۔ دماغ میں تری بخشتا ہے مالیخولیا اور مراق کو دور کرتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مفرح ہے۔ مرجان ۶ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ۔ یشب سبز ۶ ماشہ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ صدف صادق ۶ ماشہ۔ ان دواؤں کو عرق بید مشک میں کھرل کر کے بعد ازاں برگ گاؤزبان ۹ ماشہ گل گاؤزبان ۹ ماشہ۔ کوزیہ ابریشم ۹ ماشہ۔ برگ بادرنجبویہ ۹ ماشہ۔ تخم شاہتری ۹ ماشہ۔ برادہ صندل سفید ۶ ماشہ۔ برادہ صندل سرخ ۹ ماشہ۔ منڈی ۹ ماشہ بہمن سفید ۹ ماشہ۔ بہمن سرخ ۹ ماشہ۔ گل نیلوفر ۹ ماشہ۔ گل بنفشہ ۹ ماشہ تخم بالنگو ۹ ماشہ۔ کشنیز خشک ۹ ماشہ۔ کو رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر نبات سفید آدھ سیر۔ شہد خالص ایک پاؤ میں قوام پکا کر مغز تخم کدو ایک تولہ۔ مغز تخم خیارین ۱ تولہ۔ مغز تخم خربزہ ۱ تولہ۔ تخم خشخاش سفید ۱ تولہ۔ مغز چلغوزہ ۱ تولہ۔ مغز بادام مقشر ایک تولہ۔ جدا پیس کر مع ان دواؤں کے جو پہلے سے کھرل کر کے رکھی ہیں شامل کر دیں۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد زعفران ۱ تولہ۔ ورق نقرہ ایک سو عدد ملا کر پانچ ماشہ صبح پانچ ماشہ شام کھلائیں۔

خمیرہ مقوی قلب

دماغ دل کو طاقت دیتا ہے۔ غشی اور خفقان کو دور کرتا ہے۔ درد سر کو آرام کرتا ہے۔ دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ برادہ صندل سفید ۱ تولہ سنبل الطیب ۱ تولہ۔ گل سرخ ۱ تولہ۔ برگ بادرنجبویہ ۵ تولہ۔ تنگنے پانی اور دوگنے عرق گلاب میں سبکو بھگو کر جوش دیں جب چوتھائی حصہ باقی رہ جائے تو ملکر چھان کر قند سفید تین پاؤ میں قوام کر کے اوپر سے زعفران ۴ ماشہ باریک پیسکر ملا دیں۔ پانچ پانچ ماشہ صبح شام کھائیں۔

دوا سکتہ

سکتہ کیلئے اکسیر ہے۔ نیل ۱ تولہ۔ چوک ایک تولہ خوب باریک پیسکر ایک ماشہ۔ ادرک کے عرق میں ملا کر حلق میں ٹپکائیں۔ اور ایک ماشہ کے قریب دانتوں پر منجن کی طرح لگا دیں۔

اُم الصبیان دوا کیلئے اکسیر ہے

معتبر۔ جند بیدستر زیرہ سفید ہموزن لیکر خوب باریک پیسکر چار رتی سے ایک ماشہ تک بچے کی ماں کے دودھ میں یا عرق بادیان میں گھول کر پلا دیں۔ اگر ضرورت ہو تو دن میں تین چار مرتبہ دے سکتے ہیں۔

آدھے سر کے درد کی دوا

(آدھے سر کے درد) کے لئے مفید ہے۔ ادرک کا عرق دو ماشہ۔ شہد دو ماشہ۔ دودھ بکری کا چھ ماشہ۔ ان سب کو ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔

ایضاً

شقیقہ کو اچھا کرتی ہے۔ سمندر پھل چار رتی کے قریب ٹھنڈے پانی میں گھسکر درد کے خلاف طرف ناک کے نتھنے میں ٹپکائیں۔ فوراً آرام ہوگا۔

ایضاً شقیقہ کیلئے مفید ہے۔ بندال تھوڑے پانی میں بھگودیں پانی چھانکر خلاف سمت ناک کے نتھنے میں ٹپکائیں۔

سرسام کی دوا سرسام گرم کیلئے مفید ہے۔ مونگ کا آٹا ایک پاؤ گائے کا دودھ بقدر ضرورت لیکر گوندھ کر ایک روٹی اس طرح پکا کر تیار کریں ایک طرف سے پختہ ہوجائے اور دوسری طرف خام رہے۔ روٹی کی کچی سمت پر روغن گل ۳ تولہ چپڑ کر سر پر باندھیں۔ دو تین گھنٹے کے بعد کھول دیں اور سر پر روغن گل کی مالش کریں۔

حافظہ کی دوا حافظہ بڑھاتی ہے۔ مقوی دماغ ہے۔ قسط شیریں زیرہ سیاہ۔ پیپل۔ اجمودہ۔ ہلدی۔ بیخ اصل السوس عود صلیب۔ ہر ایک دوا ایک ایک تولہ۔ لیکر پیسکر چھانکر دو ماشہ سے تین ماشہ تک دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔

روغن دماغ کو طاقت اور فرحت پہونچاتا ہے۔ خشکی کو دور کرتا ہے۔ روغن لبوب سبعہ دماغ پر مالش کریں۔

روغن دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ نیند لاتا ہے۔ برگ کاہو تازہ کچلکر پانی ایک سیر نکال کر ایک پاؤ خالص تل کے تیل میں اس قدر پکائیں کہ صرف تیل باقی رہ جائے چھانکر ٹھنڈا کرکے بوتل میں رکھ لیں اور کوئی مناسب خوشبو شامل کرلیں۔ ضرورت کے وقت دماغ پر مالش کریں۔

مرگی کا سعوط صرع (مرگی) کیلئے مفید ہے۔ تخم پھوہ ۲ عدد۔ فلفل سیاہ ۳ عدد ایسی عورت کے دودھ میں جس کے لڑکی ہو خوب باریک پیسکر ناک میں ٹپکائیں۔

لیپ دردسر دردسر بارد کیلئے مفید ہے۔ نرکچور ۲ تولہ۔ پانی میں پیسکر پیروں کے تلوؤں پر لیپ لگانے سے دردسر کو آرام ہوجاتا ہے۔

ایضاً گرمی سے سر میں درد ہو تو تل کے درخت کی پتیاں ٹھنڈے پانی میں پیسکر پیشانی پر لیپ کریں۔

ایضاً دردسر کیلئے اکسیر ہے۔ گل مکھن ۳ ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ گل نیلوفر ۳ ماشہ۔ پانی میں پیسکر پیشانی پر لیپ کریں۔

ایضاً درد شقیقہ کو آرام کرتا ہے۔ ہالون ۶ ماشہ۔ پانی میں پیسکر پیشانی پر لیپ کریں۔

ایضاً سرسام اور سر کے درد کیلئے بیحد مفید ہے۔ گل نیلوفر ۳ ماشہ۔ گل خطمی ۳ ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ۔ گلسرخ ۳ ماشہ

عرق گلاب یا بکری ... دودھ میں پیسکر لیپ کریں۔

ایضاً نیند لاتا ہے۔ دماغ کو فرحت دیتا ہے۔ صندل سفید ۹ ماشہ۔ پوست خشخاش ۱۰ ماشہ۔ گل نیلوفر ۱۰ ماشہ تخم کاہو ۷ ماشہ کاہو کے پانی میں پیسکر پیشانی اور کانوں کی جڑ میں طلا کریں۔

ہلاس (ہلاس۔ ناس) ناک میں دوا سونگھنا، آدھے سر کے درد کو اچھا کرتا ہے۔ بیہوشی کو دور کرتا ہے۔ سدہ دماغی کو کھولتا ہے۔ غلیظ مادہ کو خارج کرتا ہے۔ سر کے درد کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ نکچھکنی ۸ ماشہ۔ کافور ۱ ماشہ۔ قرنفل ۲ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۱۶ عدد۔ باریک پیسکر ناک میں سونگھیں یا کسی نلی کے ذریعہ سے ناک کے نتھنوں میں پھونک دیں۔

ہلاس نزلہ رکنے کی وجہ سے دردسر کو آرام کرتا ہے۔ کائفل باریک پیسکر ناک میں سونگھیں۔

زکام کی ٹکیاں (ٹکیہ) نزلہ کو روکتی ہے۔ دردسر کو آرام کرتی ہے۔ زعفران ۳ ماشہ افیون ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۱ تولہ۔ سب کو پیسکر پانی ملاکر قرص (ٹکیہ) بنا کر خشک کرلیں۔ ضرورت کے وقت پانی میں حل کرکے کاغذ پر لیپ کرکے کنپٹی پر چپکا دیں۔

آنکھ کی دوا آنکھ دکھنے کو اچھا کرتی ہے۔ ورم اور ٹیس کو آرام کرتی ہے۔ زیرہ سفید ۳ ماشہ لودھ پٹھانی ۳ ماشہ۔ پھٹکری خام دو ماشہ۔ مغز گھیگوار ۳ تولہ سب دواؤں کو پیسکر مغز گھیگوار میں مخلوط کرکے پوٹلی بنا کر آنکھ پر پھیرنا چاہئے۔ جب پوٹلی خشک ہوجائے تو اس کو پانی سے تر کرلینا چاہئے۔

سرمہ پھولا۔ اور جالا دور کرتا ہے۔ کانچ سبز ۴ تولہ اصلی چینی کا ٹکڑا ۲ تولہ۔ شورہ قلمی ۲ تولہ۔ سنگ سرماہی ۳ ماشہ خوب باریک پیسکر سرمہ بنا کر ابتدا میں دو سلائی سے تین سلائی تک صبح اور رات کو لگائیں۔ اور بعد میں ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

روہوں کا سرمہ روہوں کو اچھا کرتا ہے۔ آنکھوں کی خارش ... دور کرتا ہے نزلہ کے پانی کو بہنے سے روکتا ہے سفیدہ جست ۶ ماشہ۔ شاخ نیم سوختہ ۶ ماشہ ... ۳ ماشہ۔ ان دواؤں کو بارہ گھنٹے تک ...

سرمہ بناکر صبح اور رات کو سلائی سے استعمال کریں۔

موتیا بند کا سرمہ ابتدائی موتیا بند کو اچھا کرتا ہے۔ روشنی کو بڑھاتا ہے۔ عینک کی عادت کو چھڑاتا ہے زہر سیاہ سانپ دو قطرے۔ سرمہ سیاہ ۱ تولہ۔ سونف کے تازہ عرق میں اس قدر کھرل کریں کہ ایک بوتل عرق جذب ہو جائے۔ چاندی یا جست کی سلائی سے آنکھ کے اندر لگائیں۔

سرمہ رتوندے (شبکوری) کو اچھا کرتا ہے۔ زرد چوب ۶ ماشہ نمک سنگ ۲ تولہ۔ باریک پیسکر آنکھوں کے اندر سلائی سے لگائیں۔

شیاف آنکھ دکھنے کو آرام کرتے ہیں۔ یہ وہی شیاف ہیں جن کو اکثر کحال اور اطبا مختلف رنگ کے تیار کر کے مریضوں کو دیتے ہیں اور اس نسخے پر فخر کرتے ہیں۔ سفیدہ جست ۱ تولہ۔ کتیرا ۱۰ ماشہ۔ صمغ عربی ۱۰ ماشہ۔ پھٹکری بریاں ایک ماشہ۔ پانی میں کھرل کر کے شیاف تیار کر کے رکھ لیں اور ضرورت کے وقت پانی میں گھسکر سلائی سے آنکھوں کے اندر لگائیں۔ اگر سیاہ شیاف تیار کرنے ہوں تو سرمہ سیاہ ۱ ماشہ ملا دیں اگر زرد رنگ کے تیار کرنا چاہیں تو ہلدی ملا دیں۔ اگر سرخ رنگ کے تیار کرنا منظور ہوں تو دم الاخوین ۱ ماشہ ملا دیں۔ ۲۹۴

لیپ آنکھوں کی سرخی کو اچھا کرتا ہے۔ نزلہ کے پانی کو روکتا ہے۔ درد اور ورم کو آرام کرتا ہے۔ ہڑ زنگی ۳ ماشہ۔ پوست بہیڑہ ۳ ماشہ۔ پھٹکری خام ۳ ماشہ۔ باریک پیسکر پانی میں ملاکر نیم گرم آنکھوں کے اوپر لیپ کریں۔ اگر دوا آنکھوں کے اندر بھی چلی جائے تو مضائقہ نہیں۔

کان کے درد کی دوا روغن کان کے درد کو آرام کرتا ہے۔ افیون ۱ ماشہ۔ روغن گل ۲ تولہ۔ سرکہ خالص ۴ قطرے ملاکر کان میں ٹپکائیں۔

ایضاً کان کے درد کو اچھا کرتا ہے۔ کان کے کیڑوں کو مار کر نکالتا ہے کان کی پیپ اور مواد کو آرام کرتا ہے۔ مرمکی دو ماشہ۔ سمندر جھاگ ۴ ماشہ۔ دم الاخوین ۴ ماشہ۔ آب مولی ۵ تولہ۔ آب پیاز ۱ تولہ۔ روغن گل ۴ تولہ۔ روغن نیم ۲ تولہ دواؤں کو پیسکر ملا کر آگ پر رکھکر پکائیں کہ مولی اور پیاز کا پانی جل جائے چھانکر رکھ لیں۔ ضرورت کے وقت کان میں ہمیشہ گرم کر کے دوا ڈالنی چاہئے۔

روغن کانوں کی خشکی اور ابتدائی ثقل سماعت (بہرا پن) کو دور کرتا ہے روغن بادام تلخ نیمگرم کانوں کے اندر ٹپکانا چاہئے۔

نکسیر کی دوا نکسیر کو فوراً اچھا کرتا ہے۔ انار کے پھول کی تازہ پتیاں عورت کے دودھ میں حل کر کے ناک کے نتھنے میں ٹپکائیں (ایسی عورت کے دودھ میں زیادہ بہتر ہوگا جو لڑکی کو دودھ پلاتی ہو)

ایضاً نکسیر کیلئے اکسیر ہے۔ افیون۔ کندر۔ کافور۔ ہموزن لے کر ٹھنڈے پانی میں پیسکر ناک میں ٹپکائیں۔

ایضاً نکسیر کے خون کو فی الفور بند کرتا ہے۔ گل ملتانی ۳ ماشہ۔ سربش ۱ ماشہ۔ پانی میں حل کر کے نیمگرم پیشانی پر لیپ کریں

ایضاً نکسیر کو حکمی بند کرتا ہے۔ اونٹ کے بال جلا کر سرد کر کے ناک میں پھونکیں۔

ایضاً ناک کے کیڑوں کو نکالتا ہے۔ تخم ڈھاک باریک پیسکر بطور ہلاس کے سونگھیں۔

لکنت کی گولیاں زبان کی لکنت کو دور کرتی ہیں۔ زرشک ایک تولہ۔ پوست سماق ۱ تولہ۔ طباشیر ۲ ماشہ۔ اذخر ۶ ماشہ۔ عاقر قرحا ۳ ماشہ۔ برگ مہندی ۶ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھانکر شہد میں کابلی چنے کے برابر گولیاں بناکر ایک ایک گولی منہ میں رکھکر رس چوسنا چاہئے۔ دن میں چار پانچ گولیوں تک استعمال کر سکتے ہیں۔

منہ کی بدبو کی گولیاں منہ کی بدبو کو دور کرتی ہیں قرنفل ۳ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ مویز طائفی ۳ ماشہ۔ پیسکر پانی میں بڑے چنے کے برابر گولیاں بناکر منہ میں رکھیں۔ (دن میں چار پانچ گولیاں استعمال کر سکتے ہیں)

دوا آتشک کی وجہ سے منہ میں اور تالو میں زخم ہو گئے ہوں انکو اچھا کرتی ہے۔ آم کے زرد پتے خشک پیسکر چلم میں رکھکر اور اوپر سے بیر کی لکڑی کے کوئلہ کی آگ رکھکر ایک ہفتہ تک حقہ پینا چاہئے۔

خناق کی دوا خناق کیلئے حکمی ہے۔ مہوہ کی گٹھلی ۳ ماشہ باریک پیسکر پانی کے ہمراہ نوش کریں۔ بلغم خارج ہو کر فوراً تسکین ہوگی۔

دوا خناق کو آرام کرتی ہے۔ تخم بکائن حقہ میں رکھ کر پینا چاہئے۔

ذرور منہ کے چھالوں اور سوزش کو اچھا کرتا ہے۔ کباب چینی ۳ ماشہ۔ گلسرخ ۳ ماشہ۔ کشنیز خشک ۳ ماشہ۔ دانۂ الائچی کلاں ۳ ماشہ۔ کتھہ سفید ۳ ماشہ۔ دواؤں کو باریک پیس کر چھان کر منہ میں چھڑکیں۔

ذرور بچوں کے منہ کے چھالوں کو آرام کرتا ہے۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ۔ گلسرخ ۳ ماشہ۔ باریک پیسکر چھانکر منہ کے اندر چھڑکنا چاہیئے۔

لیپ حلق کے غدودوں کے ورم کو آرام کرتا ہے۔ اکلیل الملک ۳ ماشہ۔ بابونہ ۳ ماشہ۔ جدوار ۳ ماشہ عنب الثعلب خشک ۵ ماشہ۔ صبر ۳ ماشہ۔ مغز فلوس خیار شنبر ۵ ماشہ۔ تازہ مکوہ کے عرق میں حل کر کے نیمگرم گلے کے باہر لیپ کریں۔

غرارہ تالو۔ زبان۔ اور حلق کے زخم اور سوزش کو اچھا کرتا ہے رسوت ۶ ماشہ۔ کتھہ سفید ۶ ماشہ۔ دواؤں کو شیر گوسفند میں جوش دیکر صاف کر کے غرارہ کریں۔

غرارہ خناق کو اچھا کرتا ہے۔ پوست اخروٹ سبز یا خشک پانی میں جوش کر کے چھانکر غرارہ کریں۔

غرارہ کوے اور حلق کے غدودوں کے ورم کو دور کرتا ہے۔ مائین ۳ ماشہ۔ مازو ۳ ماشہ۔ عناب ۳ ماشہ۔ بنفشہ ۳ ماشہ عنب الثعلب خشک ۵ ماشہ۔ برگ شہتوت تازہ ۴ عدد پانی میں جوش دیکر صاف کر کے غرارہ کریں۔

منجن دانت اور مسوڑہوں کی تمام بیماریوں کو اچھا کرتا ہے پوست انار ایک تولہ۔ گلنار ۱ تولہ۔ ہلدی ۱ تولہ۔ پھٹکری سوختہ ۱ تولہ۔ بائے برنگ ۱ تولہ۔ کتھہ سفید ایک تولہ مصطگی رومی ۱ تولہ۔ فلفل سیاہ ۱ تولہ۔ نمک لاہوری ایک تولہ۔ دانہ الائچی ۱ تولہ۔ آملہ خشک ۱ تولہ۔ پوست ہلیلہ ۱ تولہ۔ ہلیلہ ایک تولہ۔ زنجبیل ۱ تولہ۔ زیرہ سفید ۱ تولہ۔ بالچھڑ ۱ تولہ۔ قسط شیریں ۱ تولہ۔ کلیجن ۱ تولہ۔ عاقر قرحا ۱ تولہ۔ نسوار ۱ تولہ۔ موچرس ۱ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۱ تولہ۔ مجیٹھ ۱ تولہ۔ ناگرموتھا ۱ تولہ۔ صدف صادق سوختہ ۱ تولہ۔ سون مکھی ۱ تولہ۔ گلسرخ ۱ تولہ۔ نوشادر ۱ تولہ گل ارمنی ۱ تولہ۔ دم الاخوین ۱ تولہ۔ سنگجراحت ۱ تولہ۔ پوست ساق ۱ تولہ۔ باریک پیسکر چھانکر منجن بناکر صبح اور رات کو سوتے وقت دانتوں اور مسوڑہوں پر ملنا چاہیئے۔

منجن دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مسوڑہوں کے زخم کو اچھا کرتا ہے۔ نمک لاہوری ۱ تولہ۔ مجیٹھ ۱ تولہ۔ توتیا بریاں ۱ تولہ فلفل سیاہ ۱ تولہ۔ لودھ پٹھانی ۱ تولہ۔ کتھہ سفید ۱ تولہ۔ کوٹ چھانکر منجن بناکر دانت اور مسوڑہوں پر ملیں اور اوپر سے پان کھائیں۔ ایک گھنٹہ تک پانی سے پرہیز کریں۔

منجن دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور آبدار بناتا ہے۔ اقاقیا ۶ ماشہ۔ مصطگی رومی ۶ ماشہ۔ آملہ خشک ۶ ماشہ مازو ۶ ماشہ۔ موصلی سفید ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ فوفل سوختہ ۶ ماشہ۔ پوست درخت مغیل ۶ ماشہ۔ کتھہ سفید ۶ ماشہ۔ توتیا بریاں ۶ ماشہ۔ دواؤں کو کوٹ چھان کر منجن بناکر استعمال کریں۔

منجن دانتوں کے کیڑے مار کر نکالتا ہے۔ دانتوں کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کے درد کو آرام کرتا ہے۔ مسوڑہوں کی پیپ اور خون کو بند کرتا ہے۔ گوشت خورے کو آرام کرتا ہے۔ فوفل کہنہ سوختہ ۲ تولہ۔ مازو ۱ تولہ۔ لودھ پٹھانی ۱ تولہ۔ مرچ سیاہ ۱ تولہ۔ قرنفل ۱ تولہ۔ اجوائن خراسانی ۱ تولہ۔ کافور ۲ تولہ۔ پھلی کیکر ۱ تولہ۔ گلنار ۱ تولہ۔ پیپل خورد ۱ تولہ کوٹ چھانکر منجن بناکر صبح رات کو لگائیں۔

عرق مسی دانتوں کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ ہونٹوں پر دھڑی جماتا ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے۔ دانتوں کے درد کو آرام کرتا ہے۔ مسوڑہوں کو خوشرنگ کرتا ہے۔ عرق منڈی ۵ سیر روغن صندل ایک چھٹانک۔ سنگجراحت ایک تولہ پھٹکری خام ایک تولہ۔ عطر کیوڑہ ایک تولہ۔ ان سب کو یکجا کر کے بھبکے کے ذریعہ سے عرق کشید کرلیں۔ تین چار قطرہ ایک پان میں ڈالکر نوش کریں۔

سل کی گولیاں سل کو اچھا کرتی ہے۔ صمغ عربی ۶ ماشہ۔ کشنیز ۶ ماشہ۔ نشاستہ ۶ ماشہ۔ مغز بادام ۶ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ تخم خشخاش سفید لعاب بیدانہ میں چنے کے برابر گولیاں بناکر ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھلائیں۔

ایضاً سل کو آرام کرتی ہے۔ سنگجراحت ۳۔ ماشہ۔ کتیرا ۳۔ ماشہ زہر مہرہ خطائی ۳۔ ماشہ۔ کتھہ سفید ۳۔ ماشہ۔ صمغ عربی ۳۔ ماشہ۔ نشاستہ گندم ۳۔ ماشہ۔ تخم خشخاش ۳ ماشہ تخم خطمی ۳۔ ماشہ۔ گیرو ۳۔ ماشہ۔ افیون ۱۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج بارتنگ کے پانی میں چنے کے برابر ۔ ۔ ۔ سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں سل اور بیکار ہوجاتا ہے۔ الغرض خراب

شام مناسب بدرقہ کے ساتھ کھلائیں۔

کالی کھانسی کی گولیاں

کالی کھانسی کیلئے مفید ہے فلفل ۱۰ ماشہ۔ دار فلفل ۱۰ ماشہ انار دانہ ۳۰ تولہ۔ جوا کھار ۵ ماشہ۔ کاکڑا سینگی ۵ ماشہ۔ قند سیاہ ۷ تولہ کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح اور ایک شام کھلائیں۔

نمونیہ کا روغن

سینہ اور پھیپھڑوں کے درد کو آرام کرتا ہے زنجبیل ۳ ماشہ۔ لوبان ۳ ماشہ۔ صبر ۳ ماشہ افیون ۴ رتی۔ روغن گل ۵ تولہ سب دواؤں کو پیس کر روغن گل میں حل کر کے نیمگرم چپڑیں اور اوپر سے روئی گرم کر کے سینک کر باندھیں

کھانسی کا لعوق

نئی پرانی۔ تر و خشک کھانسی کیلئے بیحد مفید ہے۔ مغز فلوس خیار شنبر ۴ تولہ مغز بادام ۷ عدد۔ کتیرا ۳۰ ماشہ۔ رب السوس ۳۰ ماشہ۔ آرد باقلا ۷ ماشہ۔ شکر تیغال ۴۰ ماشہ۔ قند سفید ۵ تولہ۔ لعوق تیار کر کے صبح شام کھلائیں۔ ضرورت کیلئے دن میں دو تین مرتبہ تھوڑا چٹائیں۔

مقوی قلب جوارش ۲۹۶

مقوی دل۔ مفرح دل۔ خفقان مراق توحش۔ کو دور کرتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ آب ترنج ۳ تولہ۔ آب انار ترش ۳ تولہ۔ آب انار شیریں ۳ تولہ۔ آب امرود ۳ تولہ۔ آب جامن ۳ تولہ۔ آب ناشپاتی ۳ تولہ۔ آب پودینہ سبز ۳ تولہ۔ آب لیموں ۳ تولہ۔ عرق گلاب نیم پاؤ۔ عرق نعناع ۴ تولہ۔ آب زرشک ایک تولہ آب سماق ا تولہ۔ آب بہی شیریں ۳ تولہ۔ آب سیب ولایتی ۳ تولہ۔ نبات سفید ا پاؤ۔ ان سب کا قوام پکا کر اس میں یہ دوائیں اور ملائیں۔ دانہ ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ۔ یشب سبز ۶ ماشہ۔

کالشا

رومی ۶ ماشہ۔ عود غرقی ۴۰ ماشہ۔ تخم خرفہ مقشر ۴۰ ماشہ۔ روغن ۶ لطیب ۴ ماشہ۔ پوست ترنج ۴ ماشہ۔ پوست بیرون پستہ ۴ ماشہ۔ کشنیز خشک بریاں ۴ ماشہ۔ قرنفل ۲ ماشہ۔ جوزبوا ۲ ماشہ برادہ صندل سفید ۴ ماشہ۔ دارچینی ۳ ماشہ۔ دانہ مویز بریاں ۳ ماشہ مشک خالص ا ماشہ۔ عنبر اشہب ا ماشہ۔ کوٹ چھانکر قوام میں ملا کر جوارش تیار کریں اور ورق نقرہ ۳ ماشہ اور ملائیں۔ مقدار خوراک شمعی ۶ ماشہ سے سات ماشہ تک صبح شام۔

دانہ الائچی خورد دل کی دھڑکن کو جو کہ تبخیر کی وجہ سے ہو اچھا کرتا ہے بید مشک میں کھرل کرے مراق کیلئے بیحد مفید ہے۔ دل اور معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بادیان ۲ تولہ۔ افتیمون ولایتی ا تولہ۔ صعتر ا تولہ۔ مصطگی رومی ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی ۶ ماشہ۔ عود غرقی ۶ ماشہ۔ طباشیر ا تولہ انار دانہ ا تولہ۔ جدوار ۶ ماشہ۔ کشنیز خشک ا تولہ۔ صندل سفید ا تولہ پودینہ خشک ۶ ماشہ۔ کوٹ چھانکر سفوف بنا کر دو ماشہ صبح دو ماشہ شام پانی یا کسی مناسب عرق کے ہمراہ کھلائیں۔

مفرح قلب شربت

دل کو فرحت دیتا ہے۔ خفقان۔ مالیخولیا کو آرام کرتا ہے۔ گلسرخ ایک تولہ۔ گل نیلوفر ا تولہ۔ گل گاؤزبان ا تولہ۔ گل بنفشہ ا تولہ۔ فرنجمشک ا تولہ۔ تخم کاسنی ا تولہ۔ تخم خیارین ا تولہ۔ افتیمون ۳ تولہ آلو بخارا ۲۵ دانہ۔ نبات سہ چند میں قوام پکا کر شربت تیار کر کے کسی مناسب عرق کے ہمراہ پلائیں۔ (عرق گاؤزبان۔ عرق نیلوفر عرق گذر ملا کر)

عرق مقوی قلب

دل کو فرحت اور طاقت پہونچاتا ہے خون بکثرت پیدا کرتا ہے۔ گاجروں کا چھلکا اور ہڈی صاف کر کے لکڑی کے یا پتھر کے برتن میں کچل کر پندرہ سیر عرق نچوڑ لیں اور اس میں مربہ آملہ گٹھلی صاف کر کے ایک سیر۔ کشمش سبز ایک سیر ملا کر بھبکے کے ذریعہ عرق کشید کر لیں۔ پانچ تولہ سے آٹھ تولہ تک مصری یا مناسب شربت ملا کر پلائیں۔

یاقوتی

دل کو طاقت اور فرحت دیتی ہے۔ غشی توحش کو دور کرتی ہے۔ مالیخولیا کو نفع دیتی ہے۔ یاقوت رمانی ۷ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۷ ماشہ۔ بسد ۷ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۷ ماشہ لاجورد مغسول نو ماشہ۔ صندل سفید ا تولہ۔ برگ گاؤزبان ایک تولہ۔ مغز تخم کدو شیریں ا تولہ مغز تخم خیارین ا تولہ۔ تخم کاہو ا تولہ مصطگی رومی ا تولہ۔ تخم خرفہ ا تولہ۔ تخم فرنجمشک ا تولہ۔ دانہ الائچی ۶ ماشہ سنبل الطیب ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ زعفران ۶ ماشہ۔ ورق طلا ۲۰ عدد ورق نقرہ ۲۰ عدد۔ نبات۔ سب دواؤں کو کوٹ چھانکر نبات کے قوام میں یاقوتی تیار کر کے دو ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلائیں۔

مقوی معدہ اطریفل

مقوی معدہ۔ معدہ کو اخلاط غلیظہ سے پاک صاف کرتا ہے معدہ کی رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ۔ پوست ہلیلہ ۲ تولہ۔ آملہ خشک ۲ تولہ۔ کوٹ چھانکر روغن بادام سے چرب کر کے تینس تولہ۔ شہد میں ملا کر اطریفل تیار کر لیں۔ ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح اور رات کو کھلائیں۔

جوارش مقوی معدہ

نفخ معدہ کو دور کرتی ہے۔ بلغم اور ریاح کو خارج کرتی ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مار کر خارج کرتی ہے۔ بند پیشاب کو کھولتی ہے حیض جاری کرتی ہے۔ رحم کے درد کو دور کرتی ہے۔ کلونجی ۱۰ء ۱۷ ماشہ سرکہ خالص میں چوبیس گھنٹے تک بھگو دیں۔ خشک کر کے کوٹ چھانکر شکر سفید آدھ سیر کے قوام میں جوارش تیار کر لیں ۹ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک صبح شام کھلائیں۔

مقوی معدہ گولیاں

معدہ کو طاقت دیتی ہیں۔ کھانا ہضم کرتی ہیں۔ پیٹ کے درد کو آرام کرتی ہیں۔ متلی اور قے کو دور کرتی ہیں۔ ہیضہ میں مفید ہیں۔ ریاح کو خارج کرتی ہیں نفخ کو دور کرتی ہیں۔ جگر کی اصلاح کرتی ہیں۔ نمک سانبھر ۲۰ تولہ۔ نمک سیاہ ۲۰ تولہ۔ فلفل سیاہ ایک تولہ۔ دار فلفل اتولہ۔ زنجبیل اتولہ۔ پیپل اتولہ۔ ادرک اتولہ۔ قرنفل اتولہ۔ گل آکھ ۲ تولہ۔ سبز پودینہ کے عرق میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے چھ گولی تک کھلائیں۔

مقوی جگر گولیاں

معدہ۔ جگر کو طاقت دیتی ہیں۔ ورم جگر۔ ورم تلی کو دور کرتی ہیں۔ ہاضم ہیں۔ متلی اور قے کو آرام کرتی ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کو مار کر نکالتی ہیں۔ گندھک آملہ سار مدبر (۱۳ یا ۱۴ مرتبہ گائے کے دودھ میں بجھا دینا چاہیئے) ایک تولہ۔ فلفل سیاہ ایک تولہ۔ نمک لاہوری ۳ ماشہ۔ عرق لیموں میں تین یوم تک خوب کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی سے چار گولی تک کھلائیں۔

ہیضہ کی گولیاں

ہیضہ۔ بدہضمی۔ متلی۔ قے۔ دست کو اچھا کرتی ہے۔ معدہ کو ہیضہ کی سمیت سے پاک کرتی ہے۔ نارجیل دریائی پونے دو ماشہ۔ تخم ترنج ۳۰ ماشہ۔ تخم نارنج ۳۰ ماشہ۔ تخم لیموں ۳۰ ماشہ۔ عرق گلاب میں اچھی طرح کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا کر تین گولی سے چھ گولی تک دیں۔

ایضاً

ہیضہ وبائی اور غذائی دونوں کیلئے مفید ہیں۔ غنچہ آکھ ناشگفتہ اتولہ۔ قرنفل ۵ ماشہ۔ سہاگہ بریاں ۵ ماشہ زنجبیل ۵ ماشہ۔ دار فلفل ۵ ماشہ۔ گلاب کے عرق میں کھرل کر کے گولیاں چنے کے برابر بنا کر ایک گولی سے چار گولی تک عرق گلاب کے ہمراہ دیں۔

تلی کی گولیاں

تلی اور جگر کے ورم کو اچھا کرتی ہیں معدہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ شورہ قلمی اتولہ۔ سہاگہ بریاں اتولہ۔ کالی زیری ایک تولہ۔ افسنتین اتولہ۔ سب کو کوٹ چھانکر پانی کے ہمراہ چنے کے برابر گولی بنا کر صبح شام دوپہر کو ایک ایک گولی پانی یا کسی مناسب عرق سے کھلائیں۔

دافع ہیضہ عرق

ہیضہ کیلئے بیحد مفید ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ پودینہ خشک ۶ تار۔ تراشہ پیاز ۶ ثار۔ پوست اندرون۔ درخت نیم سفید۔ ثار۔ زیرہ سیاہ ۲ تولہ۔ عود خام کوفتہ ۲ تولہ۔ عرق گلاب ایک ثار۔ آب پیاز ۶ ثار۔ آب ادرک۔ ثار۔ بھبکہ کے ذریعہ عرق کشید کر کے دو تولہ سے چار تولہ تک پلائیں۔

اطریفل

سرعت انزال کو اچھا کرتا ہے۔ قوام منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ بند کشاد کیلئے مفید ہے۔ پوست ہلیلہ زرد ۷ ماشہ۔ پوست ہلیلہ ۷ ماشہ۔ آملہ خشک ۷ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ ۷ ماشہ۔ کشنیز خشک ۱۲ ماشہ۔ کشمش ۳۰ تولہ۔ نبات ۷ تولہ روغن بادام ۳ ماشہ۔ کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کر کے اطریفل تیار کر کے سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھلائیں۔

گولیاں

دافع سرعت انزال۔ مغلظ منی۔ مقوی باہ۔ گوگل ایک چھٹانک کو سوا سیر پانی میں پکائیں کہ پانی آدھ پاؤ رہ جائے اس پانی میں اتولہ سلاجیت خوب حل کر لیں بعدہ ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ۔ ہلیلہ زرد ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ کوٹ چھان کر ملا کر خوب کھرل کریں چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی یا دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔

ہدایت:- اگر گرمی کا موسم ہو تو گوکھرو خورد ۲ تولہ۔ کا جوشاندہ بنا کر بجائے پانی کے ان گولیوں کی تیاری میں کام میں لائیں۔

ذیابیطس کی گولیاں

ذیابیطس کو اچھا کرتی ہیں۔ ہلیلہ سیاہ اتولہ۔ زرد چوب ایک تولہ۔ پوست ہلیلہ اتولہ۔ کوٹ چھانکر تھوڑے گھی سے میں چکنا کر کے شہد میں ملا کر مٹر کے برابر گولیاں صبح شام کھلائیں۔

ستوں کا زہریلا
پر برا اثر ڈالتا ہے غرض
ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج
بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں
ہ شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ الغرض خراب او

دردگردہ کی گولیاں

دردگردہ کیلئے بیحد مفید ہیں۔ بارہ سینگہ کا سینگ جلاکر ۲ تولہ حجرالیہود ۲ تولہ۔ کوٹ چھانکر مولی کے عرق ایک پاؤ میں کھرل کرکے مٹر کے برابر گولیاں بناکر صبح شام ایک ایک گولی کھلائیں۔

سوزاک کی گولیاں

سوزاک کو اچھا کرتی ہیں۔ گندہ بہروزہ ۴ تولہ۔ میدہ گندم ۲ تولہ دانہ الائچی کلاں ۱ تولہ۔ باہم ملاکر جھاڑی کے بیر کے برابر گولیاں بناکر ایک ایک صبح شام کھلائیں۔

سوزاک کی دوا

سوزاک نئے پورانے کو اچھا کرتی ہے طباشیر ۲ تولہ۔ مصطگی رومی ایک تولہ مغز بلوط ۶ ماشہ۔ شورہ قلمی ۶ ماشہ۔ مازوسبز ۳ ماشہ۔ روغن صندل ۲ تولہ۔ دواؤں کو باریک پیسکر روغن صندل میں ملاکر چار رتی سے ڈیڑھ ماشہ تک کھلائیں۔

جریان کا سفوف

نئے پرانے جریان کو اچھا کرتا ہے تالمکھانہ ۳ تولہ۔ بیجبند ۳ تولہ۔ اندرجوشیریں ۱۰ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۱۰ تولہ خارخسک خورد ۱۰ تولہ۔ نبات ہموزن کوٹ چھانکر سفوف بناکر پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک صبح شام کھلائیں۔

اطریفل

آنتوں کے تمام قسم کے کیڑوں کو مارکر نکالتا ہے مثلاً کیچوے چرنے۔ کدو دانے وغیرہ۔ اور آنتوں سے مواد خارج کرتا ہے۔ پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ پوست ہلیلہ کابلی ایک تولہ پوست بہیڑہ ۱ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ۔ آملہ خشک ایک تولہ۔ کمیلا ۱۴ ماشہ۔ بائے بڑنگ ۸ ماشہ۔ حب الملوک مدبر ۳ ماشہ۔ قسط ۹ ماشہ۔ ریوند چینی ۵ ماشہ۔ سورنجان شیریں ۵ ماشہ۔ اندرجو تلخ ۵ ماشہ کاریس ۴ ماشہ۔ افسنتین ۴ ماشہ۔ درمنہ ۴ ماشہ۔ افتیمون ۴ ماشہ۔ رائی ۴ ماشہ۔ تخم نفلی ۴ ماشہ۔ شحم حنظل ۴ ماشہ۔ ناگرموتھا ۴ ماشہ پلاس پاپڑا ۴ ماشہ سناکی ۴ ماشہ زیرہ سیاہ ۳ ماشہ۔ زنجبیل ۳ ماشہ۔ انیسون ۳ ماشہ۔ مصطگی رومی ۳ ماشہ گلسرخ ۳ ماشہ۔ کتیرا ۲ ماشہ رب السوس ۲ ماشہ۔ کوٹ چھانکر روغن بادام ۲ تولہ میں چرب کرکے عسل خالص کف گرفتہ سہ چند میں اطریفل کا قوام بناکر پانچ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک کھلائیں۔

دوا

بواسیر کے مسوں کو بلا تکلیف کے آرام سے گرا دیتی ہے۔ مردہ کچھوے کی ہڈی کا سفوف دانہ الائچی خورد ہمراہ بیدمشک میں کھرل کرکے بناکر چھ ماشہ سے ایک تولہ تک بیر کی لکڑی کے کوئلہ کی آگ پر ڈالکر مسوں پر دھونی دیں۔

پیچش کی گولیاں

پیچش کو بہت جلد آرام کرتی ہیں۔ آنول اور خون کو روکتی ہیں۔ مروڑ کو آرام کرتی ہیں۔ افیون ۶ ماشہ۔ آملہ خشک ۱ تولہ۔ کافور ۶ ماشہ۔ زعفران ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ۔ کوٹ چھانکر گلاب کے عرق میں کھرل کرکے چنے سے چھوٹی گولیاں بناکر ایک گولی سے دو گولی تک پانی یا عرق گلاب کے ہمراہ کھلائیں۔ گولی کھانے کے بعد مریض کو تھوڑی سی دیر تک چت لیٹنا چاہیئے۔

قبض کشا گولیاں

قبض کشا ہیں۔ معدہ اور آنتوں کی غلاظت کو صاف کرتی ہیں۔ ریاح کو خارج کرتی ہیں۔ بادی بواسیر کو اچھا کرتی ہیں۔ بھوک لگاتی ہیں۔ صبر سقوطری ۴ تولہ ۸ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۳ تولہ ۶ ماشہ۔ اجوائن خراسانی نو ماشہ۔ سہاگہ بریاں ۷ ماشہ۔ کوٹ چھانکر گھیکوار کے گودے میں تین یوم تک خوب کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بناکر ایک گولی سے چار گولی تک کھلائیں۔

پٹی

جلق (مشت زنی) کی وجہ سے عضو تناسل میں جو کچھ خرابی ہوگئی ہو اس کو اچھا کرتی ہے۔ باہ پیدا کرتی ہے۔ سیماب ایک تولہ عاقرقرحا ۱ تولہ۔ شیرمدار ۲ تولہ۔ روغن گاؤ ۶ ماشہ۔ شہد خالص ۶ ماشہ۔ خوب کھرل کرکے کپڑے کی پٹی پر لگاکر قضیب پر ملفوف کرکے اوپر سے برگ تنبول بنگلہ گرم کرکے باندھیں۔

پٹی

باہ پیدا کرتی ہے۔ سیماب ۳ ماشہ۔ شہد ۷ ماشہ۔ میں حلکرکے کپڑے کی پٹی پر طلا کرکے اعضاء تناسل پر لپیٹ دیں۔

باہ کی گولیاں

باہ کو طاقت دیتی ہیں۔ مقوی معدہ ہیں۔ رومی مصطگی ۱ تولہ۔ ہیراہینگ ۲ تولہ۔ ست لوبان ۶ ماشہ۔ عنصل دشتی ۴ تولہ۔ خوب کھرل کرکے مٹر کے برابر گولیاں بناکر ایک گولی صبح ایک شام کھلائیں۔

امساک کی گولیاں

امساک کرتی ہیں۔ ریگ ماہی ۴ ماشہ شنگرف ۴ ماشہ۔ مازو ۴ ماشہ۔ قرنفل ۴ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ افیون ۳ ماشہ کوٹ پیسکر چنے کے برابر گولیاں بناکر ایک گولی سے تین گولی تک دودھ کے ہمراہ جماع سے ایک گھنٹہ قبل کھلائیں۔

سینک عضو تناسل کے پٹھوں کو ... سے قبل اس کا استعمال

مقوی و مفرح دماغ

ملکوت ہیر آئل

حیدرآباد دکن کے ساختہ شہرۂ آفاق "ملکوت ہیر آئل" کے چند فائدے

جو اس ملک کے نامور اصحاب نے تجربہ کے بعد معلوم کئے ہیں

۱۔ یہ تیل حیدرآباد میں بنایا جاتا ہے۔ ملکی کاریگر ملکی سرمایہ سے بناتے ہیں اس لئے ملک میں بیحد مقبول ہے اور ملک کے باہر بھی کثرت سے جاتا ہے۔

۲۔ اس تیل کے ملنے سے بال کالے رہتے ہیں اور سفید نہیں ہونے پاتے اور سفید ہونے شروع ہو گئے ہوں تو سفیدی رک جاتی ہے یعنی کہ اس کے استعمال سے سفید نہیں ہونے پاتے اور اگر بال بھورے یا بدرنگ ہوں تو کالے ہو جاتے ہیں اور ان میں چمک بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بالوں کی جڑیں اگر سفید ہونے لگی ہوں تو کالی نکلنے لگتی ہیں۔

۴۳۰

۳۔ یہ تیل نزلہ زکام کو دور کرتا ہے اور آنکھ میں نزلہ کا پانی، موتیا کا پانی اترنے نہیں دیتا۔ اور کتنا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔

۴۔ بخار کی حالت میں تالو پر ملا جائے تو درد سر جاتا رہتا ہے اور بخار جلدی اتر جاتا ہے۔

۵۔ چاہے جو بنی سر کے گنج کے لئے بہت مفید ہے۔ چند روزہ استعمال سے گنج جاتا رہتا ہے۔

۶۔ ہر قسم کی دماغی کمزوری اور حافظہ کی خرابی کو دور کرتا ہے اور بہت جلد دماغ اور حافظہ مضبوط اور قوی ہو جاتا ہے۔

۷۔ نیند نہ آتی ہو تو اس کے ملنے سے مکمل نیند آنے لگتی ہے۔

۸۔ سر کے درد، تالو کے درد اور درد شقیقہ، سر اور چکروں کے لئے بہت مفید ہے۔

۹۔ اس کے استعمال سے سر میں جوئیں نہیں پڑتیں اور ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ بالوں کو بڑھاتا ہے اور نرم کرتا ہے اور خوشبودار ہے۔

(شرطیہ اعلان)

اگر کسی بالا کی فائدوں کے خلاف ثابت ہو تو مطلوبہ بیان آنے کے بعد قیمت واپس کر دی جائے گی۔

مہندی محبوب سبحانی مکان حکیم محمد مصطفےٰ حسین صاحب

محلہ ... (حیدرآباد دکن)

... خرابی دور کرنا

... استعمال سے خون میں ... پھوٹ نکلتے ہیں۔ جس سے ... خام اور ناقص کشتوں کا زہریلا ... سینہ اور شریف پر برا اثر ڈالتا ہے خون ... کو دبلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج ... پیدا کر دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں ... آئے ہیں جن کا دھڑ شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ الغرض خراب اور

از حسین بن حسن نظامی

[illegible] لکڑی کے کوئلہ کی آگ پر ڈال کر

[illegible] کو بہت جلد آرام کرتی ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۳۰۶

[illegible]

اخبار پیغام صلح لاہور

[illegible]

[illegible]

ایک [illegible]

[illegible]

رائی ۴ ماشہ [illegible]

پلاس پاپڑا ۴ ماشہ [illegible]

انیسون ۳ ماشہ۔ [illegible]

رب السوس ۲ ماشہ۔ [illegible]

شہد عسل خالص کف گرفتہ [illegible]

شمعی ۱/۲ چھٹانک کھلائیں۔

دانہ الائچی خورد [illegible] بواسیر

بید مشک میں کھرل کرکے [illegible] کرتی ہے۔ مردہ [illegible]

سینک عضو تناسل کے پٹھوں کو درست کرتا ہے۔ اکثر طلاکے استعمال
سے قبل اس کا استعمال مفید ہے۔ مقوی باہ اور محرک باہ
ہے۔ خصیہ مینڈھا ایک عدد۔ کنجد سیاہ ۲ تولہ۔ پیاز سفید ۲ تولہ۔ مغز بنولہ ۲ تولہ
مغز بادام مقشر ۱ تولہ۔ کوٹ کر باریک کپڑے میں دو تین پوٹلی بناکر توے
پر گرم کرکے سینکنا چاہیئے۔ یہ عمل کم از کم پانچ چھ یوم تک کرنا چاہیئے۔

ابٹنہ چہرے کے مہاسے چھائیاں۔ کیل۔ داغ دھبے دور کرتا
ہے۔ حسن یوسف ۱ تولہ۔ مغز تخم کدو ۱ تولہ۔ مغز تخم خربزہ ۱ تولہ
مغز تخم خیارین ۱ تولہ۔ چرونجی ۱ تولہ۔ پوست نارنگی خشک ۱ تولہ۔ آرد جو
۲ تولہ پیسکر رکھ لیں۔ ضرورت کے موافق صبح پانی میں گھول کر چہرہ پر لگاکر
ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیں اس کے بعد پانی سے دھو ڈالیں۔

ابٹنہ چہرے کے مہاسے۔ داغ دھبوں کو اچھا کرتا ہے۔ برگ نیم
ایک تولہ۔ بیخ سوسن ۱ تولہ۔ پوست درخت سرس ۱ تولہ
پانی میں پیسکر چہرہ پر ایک گھنٹہ تک لگا رہنے دیں اور پھر پانی سے دھو ڈالیں

داد کی دوا داد کو اچھا کرتی۔ کافور ۱ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۱ تولہ۔
کو ملی کے تیل میں خوب کھرل کرکے داد پر لگائیں۔

کھجلی کی دوا خارش کو اچھا کرتی ہے۔ شورہ قلمی ۱ تولہ۔ روغن
سرشف ۶ تولہ میں ملاکر جسم پر مالش کریں اور دو تین
گھنٹہ کے بعد غسل کریں۔

دوا خارش کو آرام کرتی ہے۔ نیلا تھوتھا ۲ ماشہ۔ ایک چھٹانک چنبیلی کے
تیل میں ملاکر جسم پر ملکر دو چار گھنٹہ بعد غسل کریں۔

بال بڑھانے کی دوا سر کے بال بڑھاتی ہے۔ ماش کی دال
پیسکر پانی میں پتلی کرکے بالوں کی
جڑوں میں لگاکر ایک گھنٹہ کے بعد اس پانی سے سر کو دھوئیں جس
میں بیر کی پتیاں جوش کیگئی ہوں۔

بخار کی گولیاں ہر قسم کے بخار کو اچھا کرتی ہیں۔ گلو سبز تازہ
پاؤ چراتہ دو تولہ۔ فلفل سیاہ ۵ ماشہ۔
ایک سیر گرم پانی میں رات کو بھگو دیں اور صبح اس قدر جوش دیں کہ
پانی کا آٹھواں حصہ باقی رہ جائے ملکر چھانکر مغز تخم کرنجوہ ۵ تولہ کو
اس پانی میں خوب کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بناکر ایک سے
لیکر تین گولی تک کھلائیں۔

ایضاً جاڑا بخار کو اچھا کرتی ہیں۔ شگوفہ برگ بید انجیر ۱ تولہ فلفل
سیاہ ۳ ماشہ۔ نمک لاہوری ۶ ماشہ۔ کوٹ پیسکر چنے کے
برابر گولیاں بناکر ایک گولی بخار سے دو تین گھنٹے قبل اور ایک گولی
ایک گھنٹہ قبل کھلائیں۔

دق کی گولیاں تپ دق اور سل کے لئے مفید ہے۔ کافور
۲ ماشہ۔ گل ارمنی ۴ ماشہ۔ زہر مہرہ
خطائی ۴ ماشہ۔ طباشیر سفید دو تولہ۔ مروارید ناسفتہ ۲ ماشہ۔ کشنیز
مقشر ۲ تولہ۔ صندل سفید ۲ تولہ۔ مغز تخم کدو شیریں ۱۸ ماشہ۔ کوٹ
پیسکر عرق گاؤزبان ملاکر چنے کے برابر گولیاں بناکر ایک گولی سے
چار گولی تک عرق گاؤزبان سے کھلائیں۔

ایضاً چوتھیا بخار کو اچھا کرتی ہے۔ مغز تخم کرنجوہ ۱ تولہ مغز تخم
پلاس پاپڑہ ۱ تولہ۔ کوٹ پیسکر پانی کے ساتھ چنے کے
برابر گولیاں بناکر ایک گولی سے چار گولی تک کھلائیں۔

طاعون کی گولیاں طاعون کو اچھا کرتی ہیں۔ مغز تخم
کرنجوہ ۱ تولہ۔ درونج عقربی
۱ تولہ۔ نوشادر ۱ تولہ کوٹ چھانکر عرق بید میں حلکے گولیاں چنے
کے برابر بناکر ایک گولی سے چار گولی تک کھلائیں

٣٠١ **کایاپلٹ گولیاں** کایا پلٹ جس کو کایاکلپ بھی کہتے ہیں
اگر بال سفید ہونے سے پیشتر تین
سال تک متواتر پرہیز کے ساتھ ایک گولی صبح ایک شام کھلائیں تو عمر
بھر بال سفید نہوں۔ برگ نیم ایک سیر۔ گل نیم ایک سیر۔ ثمر نیم سبز ایک سیر
ثمر نیم زرد ایک سیر سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھانکر شہد خالص
کے ہمراہ گولیاں بناکر کھلائیں۔

کشتے بنانیکے طریقے

(نوشتہ حکیم ماہر صاحب)

کشتوں کی ایجاد کا سہرا اطبائے ہند کے سر
اور کشتوں کے مناسب استعمال کی جس قدر چھان **کی خرابی دور کرنا**
کی ہے کسی، دوسری طب میں اس کی مثال نہیں کے استعمال سے خون میں
کارنامہ ہے۔ یا کشتے پھوٹ نکلتے ہیں۔ جس سے
اگر فن کشتہ سازی پر غائر نظر ڈالی ہے۔ خام اور ناقص کشتوں کا زہریلا
اور کیمیاگری اس کا ایک معمولی اعضاء رئیسہ اور شریفہ پر برا اثر ڈالتا ہے غرض
دوائیں کشتہ ہی ہیں کے آدمی کو دبلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج
اطبائے ہند پیدا کر دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں
بعد ان فاضل اطباء جن کا دہن شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ الغرض خراب اور

فنا کرکے مرض اور مریضوں کے حسب حال ایک ایسی نادر الوجود شئے تیار کرلی جس کو آج کشتہ کے مبارک نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

"کشتہ" حقیقتاً ایک ایسا نفیس اور لطیف مرکب ہے جو اپنی لطافت کیوجہ سے بہت جلد خون میں جذب ہوکر روح پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ چونکہ روح بلا شعور مدبر بدن ہے۔ اس لئے مرض کے دفعیہ میں کشتہ جلد سے جلد اپنا اثر ظاہر کرنا شروع کردیتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض کشتے اپنے لطیف مگر قوی اثر کے سبب دوران خون میں شامل ہوکر سکرات کی حالت کو بھی عارضی طور پر چند لمحہ کیلئے بدل دیتے ہیں اور اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

کیمیائے قدیم کے عالموں (کشتہ سازوں) نے اس فن شریف کی بنیاد اپنی انتہائی تحقیق و تدقیق کے بعد قائم کی اور کشتوں اور کشتوں کے استعمال سے دنیا کو خاطر خواہ فائدہ پہونچایا۔

طب اسلامی نے بھی کشتوں کی خوبیوں کو مانا اور بنظر استحسان اپنے دستور العلاج میں شامل کرکے اس کو چار چاند لگادئے۔

سب سے بڑی دلیل اس کی خوبی کی یہ ہے کہ آج بھی باوجود صدیاں گذر جانے اور ملک میں نئی نئی ادویہ اور ایجادات روشناس ہونے کے کشتے اپنے محیر العقول اثرات کے باعث مقبول عام وخاص ہیں۔

کشتہ سازان قدیم صحیح تراکیب کے ساتھ موسم۔ مقام۔ عمر اور مرض کے مطابق کشتے تیار کرکے کام میں لاتے تھے۔

آج "ہدنام کنندہ نکونامے چند" ایک دوسنی سنائی ترکیبوں سے خام اور ناقص کشتے تیار کرکے بزعم باطل اہم یعنی؟ اور جب سجے کھلاڑیں کے استعمال سے ضرر پہونچتا ہے تو اس کا دفعیہ بھی ... انہی وجوہ سے آجکل عام لوگ کشتے کے نام اور ... سے ڈرتے اور پرہیز کرتے ہیں۔

... کے کشتوں سے ضرور پرہیز کرنا چاہئے مگر انکو ... موقع پر کسی اچھے طبیب یا وید کی رائے سے ... کہ وہ کامل طریقہ سے تیار کئے گئے ہوں ... کشتے اگر صحیح اور کامل ترکیب ... ہوتے ہیں۔ کیونکہ انکے ... ہیں اور وہ بالکل نقصان ...

رانی ۴ ماشہ ... پلاس پاپڑا ۴ ماشہ ... انیسون ۳ ماشہ ... رب السوس ۲ ماشہ ... شہد خالص کف گرفتہ ... شمع ۲ تولہ ... کھلائیں۔ دانہ الائچی خورد ... بواسیر ... بید مشک میں کھرل کرکے ... کرتی ہے۔ مردہ ...

جواہرات کے کشتے (بجز ہیرے کے کشتے کے) جو مزاج۔ موسم اور مرض کی رعایت سے تیار کئے گئے ہوں بلا قید عمر بے تکلف کھا سکتے ہیں۔ کیونکہ عام طور پر جواہرات کے محلول معاجین اور دیگر ادویہ میں شامل کئے جاتے ہیں جو بالکل بے ضرر ہوتے ہیں۔

کشتہ جس بوٹی کی امداد سے تیار کیا جاتا ہے اس کے اجزاء لطیف اور جس شے کا کشتہ بنایا جاتا ہے اس کے بعض اجزاء باہم خاص مناسبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے میں شامل ہوکر اس کی طاقت اور خوبی کو دوبالا کردیتے ہیں۔ اور بعض بوٹیوں کا خاصہ ہے کہ وہ کشتہ والی شے کی اصلاح کرکے اور نقائص دور کرکے اس میں لطافت پیدا کردیتی ہیں۔

پارہ۔ تانبا۔ سنکھیا۔ شنگرف۔ ہڑتال وغیرہ کے کشتے نوجوانوں کو ہرگز استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ان چیزوں کے کشتے بوڑھوں کیلئے ہی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

نئے کشتوں سے پرانے کشتے زیادہ بہتر ہوتے ہیں حتی الوسع پرانے کشتوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ معتدل ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر کشتہ صحیح ترکیب سے تیار کیا گیا ہو اور مرض کے مطابق اس کا استعمال کرایا جائے تو اس سے جلد فائدہ پہونچانے والی ایسی قلیل مقدار اور سریع الاثر دوسری کوئی دوا نہیں ہوسکتی۔

خادم الناس

(خان صاحب) حکیم محمود علی خان۔ ماہر اکبر آبادی)۔

کشتوں کے متعلق ضروری معلومات

گلحکمت کی ترکیب

مٹی کی ہانڈی یا مٹی کے سکوروں یا مٹی کی کلھیا کے اندر دوار کھکر ہانڈی یا کلھیا کا مٹی کے سرپوش سے منہ اس طرح بند کریں کہ پہلے ہانڈی یا کلھیا کے کناروں پر ملتانی مٹی پانی میں گوندھی ہوئی لگا کر سرپوش رکھکر گوندھی ہوئی ملتانی سے دونوں لب اچھی طرح وصل کرکے کپڑے کو گوندھی ہوئی ملتانی میں آلودہ کرکے تہ برتہ اس طرح لپیٹیں کہ ایک تہ خشک ہوجائے تب دوسری تہ چڑھائیں۔ معمولی چیزوں کے کشتہ کیلئے ایک ہی تہ کافی ہے۔ اسیطرح مٹی کے سکوروں کو بھی بند کرنا چاہئے۔

معمولی چیزوں کا کشتہ بنانے کیلئے بوٹی کے نغدہ کے اوپر کپڑے

اور ملتانی کی تہ چڑھا کر گولہ سا بنا لینا کافی ہے۔

کشتہ پھونکنا

معمولی چیزوں کے کشتے مثلاً نرم دھاتوں یا نرم معدنیات یا جواہرات کے کشتوں کیلئے گلحکمت شدہ گولہ یا ہانڈی یا کلہیا یا سکورہ کو مقررہ مقدار کے مطابق اپلوں کے درمیان میں رکھکر آگ لگا دیں۔ مگر خاص کشتوں کیلئے مثلاً پارہ اور سخت دھاتوں اور سخت معدنیات کیلئے ایک گڑھا کھود کر سکوڑے سے اپلے بچھاکر درمیان میں گلحکمت شدہ ہانڈی یا سکوروں یا کلہیا کو رکھکر اوپر سے بقایا اپلے بھر کر آگ روشن کریں۔ یہ گڈھا ایسے مقام پر ہو۔ جہاں پر تیز ہوا نہ ہو آگ سرد ہونے پر گلحکمت شدہ برتن نکالیں۔ جو کچھ اس برتن میں سے برامد ہوگا وہی کشتہ ہے۔ ہر شے کا کشتہ مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ مگر بہت سی چیزوں کے کشتے سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

کشتہ کھانے کا طریقہ

حتی الوسع پرانا کشتہ استعمال کرنا چاہیئے

اگر پرانا کشتہ دستیاب نہو تو نئے کشتہ کو شیشی میں رکھکر مضبوط ڈاٹ لگا کر کیلے کی جڑ میں ایک ہفتہ تک دفن کریں یا نمناک زمین میں ایک ہفتہ تک دفن کریں پھر شیشی باہر نکالکر مقدار مقررہ اور ترکیب بیان کردہ کے مطابق نوش کریں۔ پہلے روز کشتے کی مقررہ خوراک سے چوتھائی خوراک کھلائیں۔ چوتھے روز سے چھٹے روز تک آدھی خوراک کھلائیں۔ اس کے بعد پوری خوراک کھلائیں۔

تمام قسم کے کشتہ جات خواہ جڑی بوٹیوں سے تیار کئے گئے ہوں یا دھاتوں کی آمیزش سے تیار کئے گئے ہوں۔ مقدار مقررہ کے مطابق خمیرہ گاؤزبان۔ خمیرہ مروارید۔ خمیرہ ابریشم۔ مربہ آملہ۔ مربہ سیب۔ مربہ ہی۔ گلقند گلاب۔ گلقند سیوتی۔ شربت انار۔ شربت بزوری۔ شربت بنفشہ۔ جوارش انارین۔ جوارش آملہ۔ جوارش مصطگی منقے اور بادام کی چٹنی میں۔ یا صرف منقے میں لپیٹ کر بالائی۔ مکھن حلوہ وغیرہ میں کھلائیں۔

ہر ایک کشتے کے استعمال کے زمانہ میں نہایت مرغن اور مجرب غذا کھانی چاہیئے۔

تیل۔ ترشی۔ گڑ۔ بینگن۔ مسور کی دال۔ مونگ کی دال۔ میتھی کا ساگ۔ اور کدو دراز سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

کشتے زندہ کرنے کی ترکیب

بعض دھاتوں کے کشتوں کو زندہ کرنے کی ترکیب

(۱) شہد۔ سہاگہ۔ گھی۔ یہ کشتہ کا جیو۔ یعنی ایسی دھاتوں کے کشتے مثلاً سونا۔ چاندی قلعی۔ زندہ کرنا منظور ہو تو ایک لوہے کی کرچھی میں شہد سہاگہ۔ گھی ہموزن ملا کر اس میں کشتہ ڈال کر آگ پر رکھیں۔ چرخ کھا کر زندہ ہو جائیگا۔ یعنی اپنی اصلی حالت پر آجائیگا۔ سونا۔ سونا ہو جائیگا چاندی چاندی ہو جائے گی۔

کامل اور ناقص کشتوں کی شناخت

سونے کا کشتہ لیموں تازہ کے عرق میں کھرل کرنے سے سرخ رنگ کا ہو جائے تو بہتر ہے۔

(۲) چاندی کے کشتہ کو قرنفل کے ہمراہ کھرل کرنے سے سیاہ ہو جائے ۳۱
تو درست ہے۔

(۳) فولاد کے کشتہ کو پانی پر ڈالیں تہ نشین ہو جائے تو ناقص ہے۔ اگر اوپر ہی تیرتا رہے تو کامل ہے۔

(۴) تانبے کا کشتہ دہی میں ملانے سے دہی سبز ہو جائے تو ناقص۔

(۵) سیسہ کے کشتہ کو دہکتے ہوئے کوئلہ پر ڈال کر دیکھیں۔ سرخی مائل ہو جائے تو اچھا ہے۔ ورنہ ناقص۔

(۶) قلعی کے کشتہ کو مورد کی تازہ پتوں کے ساتھ حل کریں۔ اگر قلعہ کے ذرے چمکنے لگیں تو ناقص ہے۔

ناقص کشتوں کے استعمال کی خرابی دور کرنا

بسا اوقات ناقص اور خام کشتوں کے استعمال سے خون میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ ناقص کشتے پھوٹ نکلتے ہیں۔ جس سے جلد کی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ خام اور ناقص کشتوں کا زہریلا اثر خون میں ملکر اعضاء رئیسہ اور شریفہ پر برا اثر ڈالتا ہے خون کو خشک کر کے آدمی کو دبلا کر دیتا ہے۔ طبیعت میں گرمی۔ مزاج میں فتور پیدا کر دیتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کا دماغ شل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ الغرض خراب اور

خام کشتوں کی خرابی گوناگوں امراض کا باعث ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ہلاکت تک نوبت پہونچا دیتی ہے۔ چند مجرب نسخے جو خراب کشتوں کے استعمال کی وجہ سے خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں ان کو دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں لکھے جاتے ہیں۔

پارہ کے کشتہ کی مضرت کو دور کرنا

بوٹی کاگ چنگی ایک تولہ سے ۲ تولہ تک لیکر دو چار کالی مرچیں ملاکر پانی میں پیسکر چھانکر دس بارہ روز تک پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

پارہ اور رسکپور کے کشتہ کی مضرت دور کرنا

سیاہ بکری کے تازہ دودھ آدھ سیر میں لیموں تازہ ۲ عدد کا عرق نچوڑ کر فوراً پلادیں۔

پارہ کے کشتہ کی مضرت کو دور کرنا

پوست اندرون درخت نیم آدھ پاؤ کو ایک سیر پانی میں جوشدیں۔ جب پون پاؤ پانی رہ جائے تو چھانکر شربت عناب ملاکر پلائیں۔ ۳۰,۰۱

پارہ کے کشتہ کی مضرت کو دور کرنا

بھنگرہ تازہ ۱ تولہ ایک تولہ۔ برگ جوانسہ تازہ ایک پاؤ سیاہ پانچ عدد مرچ برگ مُنڈی تازہ پیس کر پلائیں۔

پارہ کے کشتہ کی مضرت کو دور کرنا

کپاس کے درخت کے تازہ پتوں کو کوٹ کر پانچ تولہ عرق نکال کر پلائیں۔

پارہ۔ تانبا۔ سنکھیا۔ چاندی کے کشتوں کی مضرت کو دور کرنا

برگ لٹ زیرہ (الٹا چیرچیٹہ) پانچ سات عدد سیاہ مرچ ملاکر پانی میں پیسکر چھان کر پلائیں۔

پارہ۔ سنکھیا۔ شنگرف۔ ہڑتال۔ تانبے وغیرہ کے کشتوں کی مضرت دور کرنا

تلسی تازہ کا عرق ۱ تولہ۔ بھنگرہ تازہ کا عرق ۱ تولہ۔ مکوہ تازہ کا عرق ۱ تولہ ملاکر پلائیں۔

تانبا۔ شنگرف۔ چاندی۔ قلعی وغیرہ کے کشتوں کی مضرت دور کرنا

چولائی خاردار تازہ کا عرق ۱ تولہ۔ بوٹی کاگ چنگا تازہ کا عرق ۱ تولہ بھنگرہ کا تازہ عرق ۱ تولہ۔ مولی کا تازہ عرق ۱ تولہ ملاکر پلانے سے ہر ایک کشتہ پیشاب کے ساتھ بلا تکلیف کے خارج کرتا ہے۔

تمام کشتوں کی مضرت کو دور کرنے والا عرق

پوست درخت گولر ۵ تولہ۔ پوست درخت کچنال ۵ تولہ۔ پوست درخت مولسری ۵ تولہ۔ پوست درخت نیم ۵ تولہ۔ پوست درخت بکائین ۵ تولہ۔ برگ نیم ۵ تولہ۔ برگ بکائین ۵ تولہ۔ دودھی خورد پانچ تولہ۔ شاخ معہ برگ جوانسہ ۵ تولہ۔ برگ بھنگرہ سیاہ ۵ تولہ برگ حنا ۵ تولہ۔ برگ شاہترہ ۵ تولہ۔ برگ بید ۵ تولہ۔ چرائتہ پانچ تولہ۔ سرپھوکہ ۵ تولہ۔ گلو تازہ ۵ تولہ۔ گل منڈی ۵ تولہ۔ گل نیلوفر ۵ تولہ۔ گل گاؤزبان ۵ تولہ۔ گلسرخ ۵ تولہ۔ دھمایہ ۵ تولہ۔ صندل سرخ ۵ تولہ۔ صندل سفید ۵ تولہ۔ بجبیارہ ۵ تولہ۔ برادہ شیشم پانچ تولہ۔ خس خشبو ۵ تولہ۔ افتیمون ۵ تولہ۔ عناب ۵ تولہ۔ تخم کاسنی پانچ تولہ۔ آملہ خشک ۵ تولہ۔ بوٹی کاگ چنگا تازہ ۵ تولہ۔ پانی ۱۲ سیر میں بارات دن بھگو کر بھبکے کے ذریعہ عرق کشید کرکے تنہا یا شربت عناب ۲ تولہ ملاکر تھوڑا ٹھنڈا پانی ملاکر پلائیں۔

ابرک سفید کا کشتہ

دمہ۔ بواسیر۔ اسہال۔ بخار کیلئے مفید ہے۔ ابرک ۱ تولہ۔ شورہ قلمی ۸ تولہ کوٹ پیسکر گلحکمت کرکے بتیس چھبیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونک لیں مقدار خوراک دو چاول سے چار چاول تک۔

ابرک سیاہ کا کشتہ

بخار۔ کھانسی۔ دمہ۔ بلغمی بیماریوں کو آرام کرتا ہے۔ ابرک سیاہ کی ڈلی ۲ تولہ لیکر آگ میں گرم کرکے گائے کے دودھ میں سات بجھاؤ دیں اسکے بعد آک کے دودھ ۱۰ تولہ میں کھرل کرکے مٹی کے سکوروں میں گلحکمت کرکے ایک من اپلوں کی آنچ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک دو چاول سے چار چاول تک مناسب بدرقوں کے ساتھ۔

انڈے کے چھلکوں کا کشتہ

عورتوں اور مردوں کے جریان کیلئے مفید ہے۔ انڈے کے چھلکوں کا اندرونی سفید پردہ صاف کرکے گھی میں خوب بھون کر کھرل کرکے دو چاول سے چھ چاول تک کھلائیں۔

پھٹکری کا کشتہ سوزاک کو آرام کرتا ہے۔ خون کو بند کرتا ہے پھٹکری سرخ ۶ ماشہ کو کرچھے میں ڈالکر آگ پر رکھیں۔ جب پھٹکری نرم ہو جائے تو چندن گوپی ا تولہ باریک پیسکر چھڑک دیں۔ جب دونوں ملجائیں تو اتارلیں مٹی کے برتن میں گلحکمت کرکے دس بارہ سیر اپلونکی آگ میں پھونک لیں۔ ایک رتی سے دو رتی تک کھلائیں۔

جست کا کشتہ آنکھوں کی بیماریوں کی اکثر دواؤں میں کام آتا ہے۔ جست دو تولہ۔ ہلدی ۲ تولہ دونوں کو ملاکر خوب کھرل کریں اوپر سے عرق لیموں کاغذی آدہ پاؤ ڈالکر کھرل کرکے جذب کریں۔ ٹکیہ بناکر گلحکمت کرکے آٹھ دس سیر اپلوں کی آگ میں پھونک لیں۔

چاندی کا کشتہ مقوی باہ۔ مفرح ہے۔ ہاضم ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ چاندی ۲ تولہ کے پترہ کو کوئلہ کی آگ پر تپاکر ادرک ۱۰ تولہ کے پانی میں سات مرتبہ بجھاؤ دیں اس کے بعد لیموں کے ۵ تولہ عرق میں سات بار بجھاؤ دیں۔ بڑی کٹائی کے درخت کے ڈیڑھ پاؤ پتوں کو کوٹ کر اس کے نغدہ میں چاندی کا پترہ رکھکر گلحکمت کرکے پچیس تیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک ایک چاول سے چار چاول تک۔

چاندی کا کشتہ مقوی باہ ہے۔ رقت سرعت کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ چاندی ۲ تولہ کا برادہ باریک بناکر گھیگوار ڈیڑھ پاؤ کے لعاب میں کھرل کرکے جذب کریں ٹکیہ بناکر اوپر نیچے گھیگوار کا گودہ بچھاکر مٹی کے سکوروں میں گلحکمت کرکے پچیس تیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں مقدار خوراک ایک چاول سے تین چاول تک کھلائیں۔

خبث الحدید کا کشتہ (لوہ چون کا کشتہ) معدہ۔ جگر۔ آنتوں کے امراض کیلئے مفید ہے۔ ریاحی بواسیر کو اچھا کرتا ہے۔ لوہ چون ۱۰ تولہ کو بوٹی ہاتھی سونڈی تازہ کے بقدر حاجت پانی میں بارہ گھنٹے کھرل کرکے ٹکیہ بناکر گلحکمت کرکے پندرہ بیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ اگر قوی کرنا منظور ہو تو مکرر سہ کرر یہی عمل کریں۔ مقدار خوراک ۲ رتی تک۔

خبث الحدید کا کشتہ (لوہ چون کا کشتہ) معدہ۔ جگر۔ آنتوں کی بیماریوں کو اچھا کرتا ہے۔ تبخیر کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ لوہ چون پانچ تولہ کو کر سنگرہ تازہ کا عرق ڈال کر کھرل کرتے رہیں۔ جب کھرل کرتے کرتے بارہ گھنٹے ہو جائیں اور عرق ڈالتے ڈالتے جذب ہو جائے تو ٹکیاں بناکر گلحکمت کرکے تیس پینتیس سیر اپلونکی آگ دیں۔ مقدار خوراک دو رتی تک۔

روپیہ کا کشتہ مقوی باہ ہے مفرح ہے۔ روپیہ کو پوکھر مول کے سفوف ایک پاؤ میں رکھکر گلحکمت کرکے ایک من اپلوں کی آگ دیں۔ مقدار خورک دو چاول تک کھلائیں

روپیہ کا کشتہ مقوی باہ ہے۔ روپیہ کو سنا کی پیسکر نغدہ بناکر اس میں رکھکر گلحکمت کرکے ایک من اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مکرر اسی طرح آگ دیں۔ مقدار خوراک دو چاول تک۔

زمرد کا کشتہ دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ مستورات کی گندی رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ نہایت مفرح اور مقوی ہے۔ زمرد (یا زمرد کی کھیڑ) ۲ تولہ کو عرق گلاب اور عرق کیوڑہ میں خوب کھرل کرکے سرمہ کی طرح باریک کرلیں ٹکیہ بناکر کنول گٹہ کا گودا نکال کر مٹی کی کلیا میں اوپر نیچے بچھاکر گلحکمت کرکے دس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک چھ چاول۔

سونے کا کشتہ مقوی باہ ہے۔ مفرح ہے۔ سونے کا برادہ ایک تولہ۔ (یا سونے کے ورق) کو کنول سفید رنگ کے ایک پاؤ پھولوں کو کوٹ کر لبدی بناکر اس میں سونے کا براد رکھکر گلحکمت کرکے۔ پندرہ بیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ اسی طرح مکرر سہ کرر آگ دیں۔ مقدار خوراک چار چاول تک۔

سونے کا کشتہ مقوی باہ۔ مقوی اعضاء رئیسہ۔ سونے کا برادہ یا ورق یا پترہ ا تولہ۔ برگ چمپا ایک پاؤ کو کوٹ کر اس کے نغدہ میں رکھکر گلحکمت کر بیس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اگر خام رہے تو مکرر سہ کرر یہی عمل کریں خوراک چار چاول تک۔

سیسہ کا کشتہ پیشاب کی بیماریوں نئے پرانے سوزاک کو اچھا کرتا ہے۔ سیسہ ۲ تولہ کو لوہے کی کڑاہائی میں رکھکر آگ پر گلائیں۔ شورہ قلمی ۸ تولہ پیسکر آہستہ آہستہ چھڑکیں۔ کشتہ ہو جائیگا۔ آدھی رتی سے دو رتی تک کھلائیں۔

سیپ کا کشتہ مردوں اور عورتوں کے جریان کو اچھا کرتا ہے دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ سیپ سچی پانچ تولہ کو کوٹ پیسکر چھاچھ ترش آدہ سیر میں کھرل کرکے ٹکیہ

بناکر گھیگوار کے آدہ پاؤ گودے میں رکھکر گلحکمت کرکے دس بارہ سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک چار چاول سے ڈیڑھ رتی تک۔

سیل کھڑی کا کشتہ بواسیر اور حیض کے خون کو بند کرتا ہے۔ سنگجراحت ۵ تولہ کو کوکر سنگرہ تازہ ایک پاؤ کے عرق میں کھرل کرکے ٹکیہ بناکر بھنگ ڈیڑھ پاؤ کوٹ پیسکر اس کے نغدہ میں رکھکر گلحکمت کرکے دس بارہ سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں مقدار خوراک ایک رتی سے دو رتی تک۔

عقیق کا کشتہ باہ کو طاقت دیتا ہے۔ دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ مفرح ہے۔ عقیق ۵ تولہ کو گلاب آدہ سیر کے عرق میں کھرل کرکے ٹکیہ بناکر ریٹھے کے چھلکے کا سفوف ایک پاؤ بناکر مٹی کے سکوروں میں اوپر نیچے بچھاکر عقیق کی ٹکیہ رکھکر گلحکمت کرکے پچیس تیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک چار چاول سے دو رتی تک۔

عقیق کا کشتہ مقوی اعضاء رئیسہ اور مفرح ہے۔ عقیق ۵ تولہ کو گلاب کیوڑہ کے عرق میں کھرل کرکے سرمہ کی طرح باریک کرکے ٹکیہ بنالیں۔ بوٹی بھنگرہ ایک پاؤ کوٹ کر اس کے نغدہ میں عقیق کی ٹکیہ رکھکر گلحکمت کرکے ایک من اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک آدہی رتی سے دو رتی تک۔

فولاد کا کشتہ مقوی معدہ و جگر۔ آنتوں کی اصلاح کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ بواسیر کو اچھا کرتا ہے۔ فولاد کا برادہ ۵ تولہ۔ جامن کے ایک بوتل سرکہ میں سات روز تک بھگودیں اگر درمیان میں سرکہ خشک ہوجائے تو اور ڈالدیں کھرل کرکے ٹکیہ بناکر گلحکمت کرکے بیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں آدہی رتی سے دو رتی تک کھلائیں۔

گودنتی ہڑتال کا کشتہ دمہ۔ کھانسی۔ بخار۔ ہاتھ پیر کے درد کیلئے مفید ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو آرام کرتا ہے۔ گودنتی ہڑتال ۵ تولہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے مغز گھیگوار ایک پاؤ تہ بہ تہ بچھاکر گلحکمت کرکے چھ سات سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار چار چاول سے ایک رتی تک۔

موتی کا کشتہ مقوی دل و دماغ ہے۔ فرحت بخشتا ہے۔ موتی سچے لیموں کو اوپر سے تراش کر اس میں بھر کر تراشہ ہوا ٹکڑا رکھ کر گلحکمت کرکے بیس سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ دو چاول سے چار چاول تک کھلائیں۔

مونگے کا کشتہ جریان۔ رقت۔ سرعت۔ کثرت احتلام کی شکایت کو دور کرتا ہے کھانسی کو اچھا کرتا ہے۔ مونگے کی شاخیں سرخ ۵ تولہ لیکر گھیگوار کے ایک پاؤ گودے میں تہ بہ تہ رکھکر گلحکمت کرکے دس بارہ سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں دو چاول سے چھ چاول تک کھلائیں۔

نمک کا کشتہ دمہ اور کھانسی کیلئے مفید ہے۔ نمک لاہوری اندرائن کے پھل میں جسقدر بھر سکیں بھر کر گلحکمت کرکے پندرہ سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ مقدار خوراک ماشہ

یاقوت کا کشتہ مقوی ارواح۔ مفرح مقوی اعضاء رئیسہ ہے کہرُ یا قوت یا اصلی یاقوت کو عرق کیوڑہ گلاب ایک بوتل میں کھرل کرکے ٹکیہ بناکر۔ مغز تخم کنول گٹہ ۵ تولہ تہ و بالا بچھاکر گلحکمت کرکے چھ سات سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ دو چاول سے چھ چاول تک کھلائیں۔

یاقوت کا کشتہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ مفرح ہے۔ یاقوت یا یاقوت کی کہرُ دو تولہ کو گلاب کے پھول کے پتوں کے تازہ عرق آدہ پاؤ میں کھرل کرکے ٹکیہ بناکر گلاب کے پھول کے تازہ پتوں میں لپیٹ کر گلحکمت کرکے آٹھ سیر اپلوں کی آگ میں پھونکیں۔ دو چاول سے چھ چاول تک کھلائیں۔

ادویات کے جوہر نکالنے کے طریقے

نوشتہ حکیم ماہر صاحب

ادویہ کے جوہر۔ ست بیشک اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ ان کے لطیف اور قوی اجزا حاصل کرکے مریض کو مختصر مقدار میں دوا کا استعمال کرایا جائے۔

طب جدید (ڈاکٹری) کی جملہ ادویہ اسی اصول پر تیار کی گئی ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کی مقدار خوراک بھی بہت قلیل ہے۔

طب جدید کے عالموں (ڈاکٹروں) کا دیسی نظام طب پر بہت بڑا اعتراض یہ ہے کہ ان کے دستور العلاج میں مریض کیلئے ایک وقت کی دوا مقدار میں اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔ جسکو اس متمدن دور کے آدمی بمشکل برداشت کرسکتے ہیں۔

ہمارے ملک کے اطبا کا فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے دور میں اپنے فن شریف پر ہرگز یہ الزام واعتراض عاید نہ ہونے دیں۔ فی الوقت

ملکی مفاد کو پیش نظر رکھکر ہندوستان میں ایسی ارزاں اور مفید دوائیں پیش کریں جو ڈاکٹری دواؤں سے بھی زیادہ قلیل المقدار کثیر الفوائد اور سریع الاثر ہوں۔

ڈاکٹری ادویہ ہمارے ملک کیلئے بہت کم مفید ثابت ہوسکتی ہیں کیونکہ وہ اکثر سرد ممالک کے باشندوں پر تجربہ کرنے کے بعد تیار کیجاتی ہیں۔ ہمارے اور ان کے ملک کی آب و ہوا اور معاشرت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ہم کو اپنے ملک کے لئے ان جڑی بوٹیوں اور ان اشیاء سے جو ہمارے ملک کی آب و ہوا میں نشو و نما پاتی ہیں۔ اور جن کا مزاج ہمارے مزاج سے خاص تعلق اور لگاؤ رکھتا ہے ان کے جوہر، ست نمک وغیرہ تیار کرکے اپنے ملک کے مریضوں کو استعمال کرانا چاہئے۔

ہمارے ملک کے قدیم دواسازوں نے جوہر، ست، نمک تیار کرنے کے آسان کم خرچ بالانشین طریقے بتا دئے ہیں۔ ہم کو ڈاکٹری فن دواسازی کی طرح کسی بڑے سرمایہ سے دواسازی کا کارخانہ تیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم مٹی کی ہانڈیوں میں لوہے کی کڑھائیوں اور دوسری دھاتوں کے برتنوں میں ادویہ کے نفیس، صاف، اور شفاف جوہر، نمک اور ست بنا سکتے ہیں۔

میں پچیس۔ چھبیس سال سے اپنے ملک کی جڑی بوٹیوں اور معدنیات وغیرہ سے جوہر، ست۔ اور نمک بنانے اور تجربہ کرنے میں مصروف ہوں۔ خدا کے فضل و کرم سے میرے مطب کی کامیابی کا بڑا راز بھی یہی ہے کہ میرے زیر علاج مریض قلیل مقدار دوا کے استعمال سے گھبراتے بھی نہیں ہیں اور جلد سے جلد خاطر خواہ ان کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ طبیب کسی الجھے ہوئے مایوس العلاج مریض کو لطیف اور مختصر مقدار میں دوا کا استعمال کرانے سے اچھی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایسے مریضوں پر جو عرصہ تک بڑی مقدار میں دوائیں کھاتے کھاتے اکتا گئے ہوں ان کی طبیعت پر زیادہ مقدار خوراک کی ادویہ کے استعمال سے ایک ناگوار بار اور روح پر بیجا دباؤ پڑتا ہے جس کا نتیجہ بعض اوقات مرض کی طوالت سے ہلاکت تک پہونچ جاتا ہے۔

میرے مجوزہ اور تیار کردہ جوہر، ست، نمک جو سالہا سال سے مایوس العلاج مریضوں پر میرے مطب میں کامیابی کے ساتھ برتے جاتے ہیں اور جو ایک حد تک لطیف سریع الاثر اور قلیل المقدار ہونے کی وجہ سے از حد مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے تیار کرنے اور مریضوں کو استعمال کرانے کے تمام طریقے اس کتاب میں لکھتا ہوں میرے معاصرین ان ترکیبوں سے جوہر، ست، نمک وغیرہ تیار کرکے اپنے مطب کو کامیاب بنائیں اور نیز اپنے تجربوں کے ذخائر بجائے پوشیدہ رکھنے کے ملک کیلئے عام کردیں۔ اس طریقے سے دیسی طب کے سر سے ایک حد تک دوا کی مقدار خوراک کا الزام بھی دور ہوسکتا ہے اور اہل ملک کو خاطر خواہ فائدہ بھی پہونچ سکتا ہے۔

ہر سمجھدار طبیب ان کو تیار کرنے کے بعد تنہا یا ان میں سے دو تین کا مرکب بنا کر مریض پر استعمال کرسکتا ہے۔

اب میں اس مختصر تمہید کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ شافی مطلق اپنی رحمت کاملہ سے اس کتاب کی دواؤں میں نفع و تاثیر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خادم الناس
(خان صاحب) حکیم محمود علی خاں۔ ماہر اکبرآبادی ثم دہلوی

جوہر (تیار کرنے کی ترکیب)

معدنیات یا اکثر ادویہ کے جوہر اڑانے کا عام اور مشہور طریقہ یہ ہے کہ دوا کو مقررہ چیز مثلاً کسی بوٹی کے رس۔ برانڈی۔ گھی۔ دودھ یا پانی وغیرہ
۷ء میں اچھی طرح کھرل کرکے ٹکیاں بنا کر یا ویسے ہی مقررہ قاعدہ کے مطابق مثلاً تین چار دوائیں تہہ بر تہہ مٹی کی ہانڈی یا پیالے میں رکھ کر اوپر سے دوسری ہانڈی یا پیالہ جس کے لب بالکل ملجائیں رکھکر ملتانی مٹی میں کپڑا اچھی طرح آلودہ کرکے کناروں پر اس طرح لپیٹ دیں کہ اندر سے دوا کا دھواں بالکل باہر نہ نکل سکے۔ پھر اس ہانڈی یا پیالے کو چولھے پر اس طرح رکھیں کہ دوا کی ہانڈی یا پیالہ آگ کے رخ رہے اور خالی ہانڈی یا پیالہ اوپر کے رخ رہے۔ اس کے بعد چولھے میں بیر کی لکڑی یا اور کسی مقررہ لکڑی کی آگ اس کے نیچے روشن کریں اور اوپر والی ہانڈی یا پیالے پر موٹے کپڑے کی کئی تہہ کی گدی سی بنا کر پانی میں تر کرکے رکھدیں۔ اور خیال رکھیں کہ کپڑے کی یہ گدی خشک نہ ہونے پائے۔ اگر خشک ہونے لگے تو اس کو ہانڈی پر سے اتار کر پھر تر کرکے رکھدیں۔ کیونکہ جوہر اوپر کی ہانڈی میں ٹھنڈک کی وجہ سے جمتا ہے۔

جوہر اڑانے کے لئے لکڑی کی آگ کی بجائے گھی۔ یا تیل کے چراغ میں موٹی بتی ڈال کر ہانڈی یا پیالے کے نیچے روشن کرتے ہیں۔

آج کل جوہر اڑانے کیلئے آسان طریقہ یہ ہے کہ اسپرٹ یا مٹی کے تیل کے ولایتی چولھے پر ہانڈی یا پیالے رکھکر جوہر اڑاتے ہیں۔
ہانڈی یا پیالہ سرد ہونے کے بعد نہایت احتیاط سے کھولنا چاہئے

کیونکہ اوپر کی ہانڈی یا پیالہ کا جوہر بے احتیاطی یا زیادہ ہلنے کی وجہ سے اکثر نیچے کے اس برتن میں جس میں دوائیں رکھی جاتی ہیں گر جاتا ہے جوہر بدقت اٹھایا جاسکتا ہے۔

ہدایت:۔ جوہر ایسی شیشی میں جس کا ڈاٹ مضبوط ہو رکھنا چاہئے کیونکہ معمولی بے احتیاطی سے جوہر شیشی میں سے اڑ جاتا ہے۔

جوہر

پھٹکری کا مرکب جوہر

آنکھ کی پھلی اور جالے کو آرام کرتا ہے پھٹکری سفید ایک تولہ۔ نیلا تھوتھا ایک تولہ۔ نوشادر ایک تولہ۔ معدنی۔ سہاگہ ایک تولہ۔ سب کو اچھی طرح کھرل کرکے مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر بند کرکے درخت فراش کی لکڑی کی ہلکی آگ پر جوہر اڑائیں۔ رات کو سوتے وقت ایک دو سلائی صرف اس آنکھ میں لگائیں جس میں جالا یا پھلی ہو۔

تمباکو کا جوہر

نزلہ سرد۔ بلغمی کھانسی کو آرام کرتا ہے۔ تمباکو تلخ ایک چھٹانک۔ قند سیاہ ایک چھٹانک۔ دونوں کو اچھی طرح حل کرکے مٹی کی ہانڈیوں میں بند کرکے جوہر اڑالیں۔ آدھی رتی سے ایک رتی تک شہد میں ملا کر کھلائیں۔ ۳۰۸

چاندی کا مرکب جوہر

آتشک کو آرام کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ بلغمی بیماریوں کو آرام کرتا ہے۔ چاندی کا برادہ ۵ تولہ۔ رسکپور دو تولہ۔ سنکھیا سفید ایک تولہ۔ سب کو ملا کر خوب کھرل کرکے مٹی کی ہانڈیوں میں بند کرکے جوہر اڑائیں۔ اوپر کی ہانڈی سے کھرچ کر دوبارہ نیچے کی ہانڈی کی دوائیں ملاکر کھرل کرکے ہانڈیوں میں دوبارہ بند کرکے جوہر اڑائیں اور اس جوہر کو علیحدہ رکھیں۔ اس کے بعد نیچے کی ہانڈی کا سات مرتبہ جوہر اڑا کر پہلے کا جوہر جو علیحدہ رکھا ہے اس سات مرتبہ کے اڑائے ہوئے جوہر میں ملا کر دو چاول سے چار چاول تک منقیٰ میں لپیٹ کر دانتوں سے بچا کر کھلائیں۔

گندھک کا جوہر

بھوک بڑھاتا ہے۔ ہاضم ہے۔ بدہضمی۔ اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتا ہے۔ متلی قے۔ ہیضہ کیلئے مفید ہے۔ تلی کی بیماریوں کو آرام کرتا ہے۔ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔ مصفی خون ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو خارج کرتا ہے۔

گندھک۔ آدھ پاؤ۔ عرق لیموں تازہ میں کھرل کرکے ٹکیاں مٹی کی ہانڈیوں میں بند کرکے جوہر اڑائیں۔ ایک رتی سے چار رتی تک کھلائیں۔

لوبان کا جوہر

مقوی دماغ۔ مقوی باہ۔ مقوی معدہ۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ بلغمی بیماریوں کیلئے مفید ہے اگر درد سر سردی سے ہو تو اس کے سونگھنے سے آرام ہوتا ہے۔ روغن چنبیلی یا روغن بلسان میں ملاکر عضو تناسل پر بطور طلا استعمال کرنے سے مقوی اور محرک باہ ہے۔

لوبان۔ ایک پاؤ عمدہ قسم کا لیکر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے مٹی کی ہانڈی میں رکھکر اوپر کی ہانڈی میں چاول کی پرال یا جھاڑو کی سینکیں آڑی ترچھی لگا کر نیچے کی ہانڈی پر رکھ کر بند کرکے مٹی کے چولھے پر رکھ کر سرسوں کے تیل کا چراغ موٹی بتی ڈال کر جلایئے سرد ہونے کے بعد اوپر کی ہانڈی میں تنکوں پر جما ہوا جوہر ملے گا۔ چار چاول تک کھلائیں۔

نوشادر کا جوہر

معدہ۔ جگر۔ تلی۔ پتہ۔ آنتوں کی بیماریوں کیلئے مفید ہے نوشادر ۵ تولہ۔ عرق گلاب ایک پاؤ تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کرکے جذب کریں۔ مٹی کی ہانڈیوں میں بند کرکے جوہر اڑائیں۔ ایک رتی سے چار رتی تک کھلائیں۔

نوشادر کا جوہر

سنکھیا۔ افیون۔ اور دوسرے قسم کے زہروں کیلئے تریاق ہے۔ نوشادر ۵ تولہ۔ بکری کے پیشاب آدھ سیر میں کھرل کرکے مٹی کی ہانڈیوں میں بند کرکے جوہر اڑائیں۔ دو رتی سے ایک ماشہ تک کھلائیں۔ اور ضرورت کیلئے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کھلائیں۔

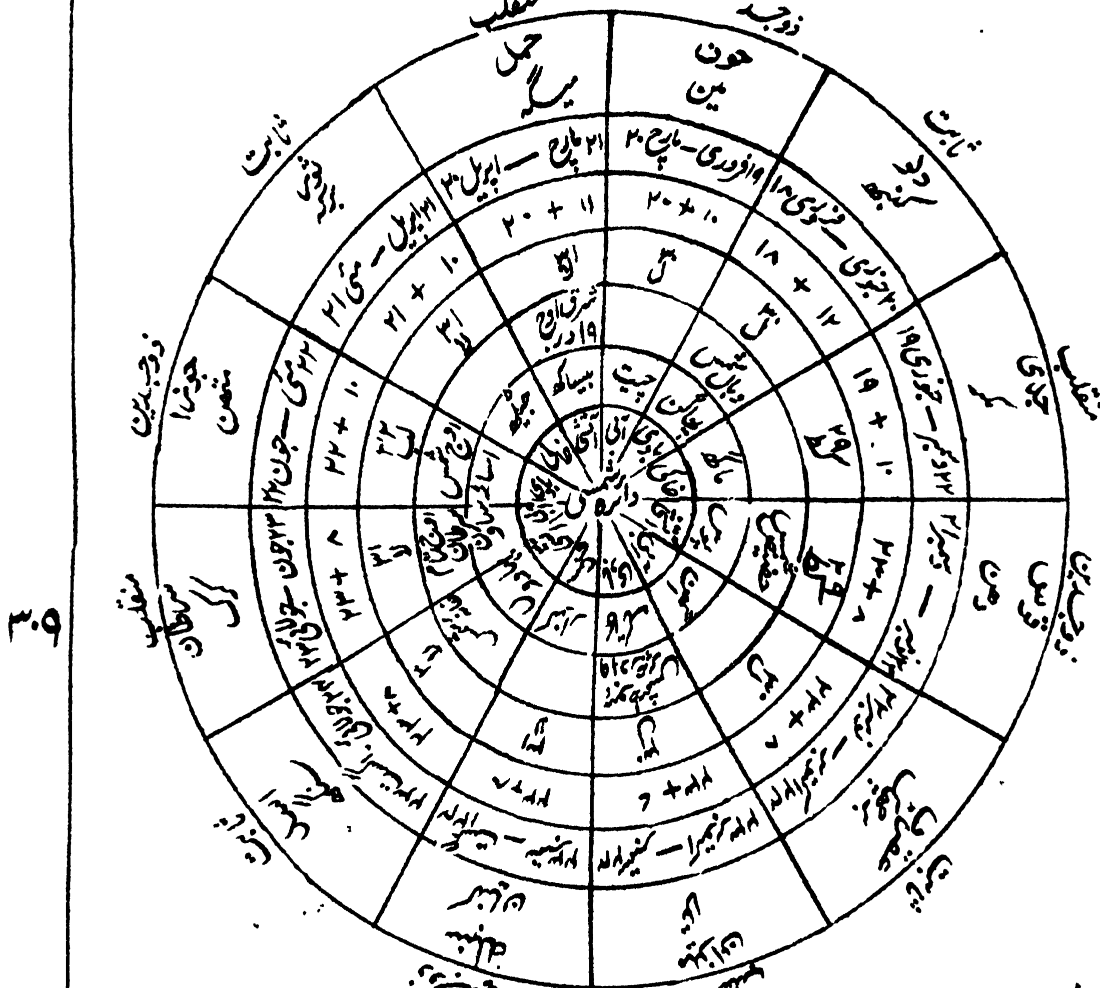
حکیم ماہر صاحب کی جن کتابوں سے یہ اقتباسات لئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں

(۱) بیاض ماہر (۲) علاج الانسان باجزاء الحیوان (۳) اکسیر ماہر (۴) جوہر ماہر (۵) صدائے ماہر (۶) محافظ شباب (۷) بقائے شباب (۸) تحفہ شباب۔ (۹) دستور علاج اطبائے دہلی (۱۰) مجربات ماہر۔ (۱۱) طبی چٹکلے۔

ان سب کتابوں کی قیمتیں اور مفصل حالات دوسری جگہ اس جنتری میں دیکھئے۔ منیجر منادی دہلی

دائرہ شمسی مؤلفہ مولوی محمد عبداللہ

شعراستاد:- لاولاب لاولالاشش مہ است + لل کف وکط لل شہورکوتہ است -



برج ثابت:- کشایش رزق اور عزت اور مرتبہ بڑہنے کے واسطے عمل کرنا چاہیئے -
برج منقلب:- مقہوری دشمن لبغض اور نفاق کے واسطے عمل کرنا چاہیئے -
برج ذوجسدین:- حب اور تسخیر مطلوب کے واسطے عمل کرنا چاہیئے -

واضح ہو کہ یہ دائرہ شمسی ہے برج حمل میں ۲۱ مارچ کو آفتاب داخل ہوتا ہے اور اپریل کی ۲۰ تاریخ تک برج حمل میں رہتا ہے - ۱۱ روز مارچ میں اور ۲۰ روز اپریل میں ہوئے یعنی ۱۱ + ۲۰ = ۳۱ روز برج حمل میں رہتا ہے - بحساب ابجد لا ہوتا ہے اور برج حمل کے ۱۹ درجہ پر شرف شمس ہوتا ہے -
اور برج حمل بیساکھ سے تعلق رکھتا ہے اور آتشی ہے اور یہ ماہ منقلب ہے اسیطرح پر کل دائرہ کو سمجھنا چاہیئے -

کتبہ فقیر حقیر خادم مولویان محمد عبداللہ - ساکن محلہ کیٹگنج برمکان شیخ حفیظ اللہ صاحب ٹھیکیدار شہر الہ آباد

نقشہ بارہ برجوں میں سات سیاروں کا داخل ہونا اور انکی تاثیرات مؤلفہ مولوی عبدالصمد صاحب

(مؤلف کتاب مرآت السلوک جو کہ سالک کے لئے نہایت مفید ہے)

نام سیارہ / نام برج	شمس ۱	قمر ۲	مریخ ۳	عطارد ۴	مشتری ۵	زہرہ ۶	زحل ۷
حمل - ۱	سعد و دوست شرف آفتاب ۱۹ درجہ پر	نہ دوست نہ دشمن	سعد صاحب خانہ	نہ دوست نہ دشمن حضیض تمام برج حمل میں	سعد و دوست	نہ دوست نہ دشمن وبال تمام برج حمل میں	نحس ہبوط ۲۱ درجہ پر
ثور - ۲	نحس	نہ دوست نہ دشمن شرف ۳ درجہ پر	نہ دوست نہ دشمن وبال تمام برج ثور میں	سعد دوست	نحس	سعد صاحب خانہ	سعد و دوست
جوزا - ۳	نہ دوست نہ دشمن اوج شمس	سعد و دوست	نحس	سعد صاحب خانہ	نحس وبال برج جوزا میں	سعد و دوست اوج تمام برج جوزا میں	سعد و دوست حضیض تمام برج جوزا میں
سرطان - ۴	سعد و دوست	سعد صاحب خانہ	سعد و دوست ہبوط ۲۸ درجہ پر	نحس	سعد و دوست شرف ۱۵ درجہ پر	نحس	نحس وبال برج سرطان میں
اسد - ۵	سعد صاحب خانہ	سعد و دوست	سعد و دوست اوج تمام برج اسد میں	سعد و دوست	سعد و دوست	نحس	نحس وبال تمام برج اسد میں
سنبلہ - ۶	نہ دوست نہ دشمن	سعد و دوست اوج برج سنبلہ میں	نحس	شرف ۱۵ درجہ پر صاحب خانہ	نحس وبال حضیض برج سنبلہ میں	سعد و دوست ہبوط ۲۷ درجہ پر	سعد و دوست
میزان - ۷	نحس ہبوط ۱۹ درجہ پر	نہ دوست نہ دشمن	نہ دوست نہ دشمن وبال برج میزان میں	سعد و دوست شرف اوج تمام برج میزان میں	نحس	سعد صاحب خانہ	سعد و دوست شرف ۲۱ درجہ پر
عقرب - ۸	سعد و دوست	نہ دوست نہ دشمن ہبوط ۳ درجہ پر	سعد صاحب خانہ	نہ دوست نہ دشمن	سعد و دوست	نہ دوست نہ دشمن وبال تمام برج عقرب میں	نحس
قوس - ۹	سعد و دوست حضیض تمام برج قوس میں	نہ دوست نہ دشمن	سعد و دوست	نہ دوست نہ دشمن وبال برج قوس میں	سعد صاحب خانہ	نہ دوست نہ دشمن حضیض تمام برج قوس میں	نہ دوست نہ دشمن اوج تمام برج قوس میں
جدی - ۱۰	نحس	نہ دوست نہ دشمن وبال برج جدی میں	نہ دوست نہ دشمن شرف ۲۸ درجہ پر	نہ دوست نہ دشمن	نہ دوست نہ دشمن ہبوط ۱۵ درجہ پر	سعد و دوست	سعد صاحب خانہ
دلو - ۱۱	نحس وبال برج دلو میں	نہ دوست نہ دشمن	نہ دوست نہ دشمن حضیض برج دلو میں	نہ دوست نہ دشمن	نہ دوست نہ دشمن	سعد و دوست	سعد صاحب خانہ
حوت - ۱۲	سدودوست	نہ دوست نہ دشمن حضیض برج حوت میں	سعد و دوست	نہ دوست نہ دشمن ہبوط ۱۵ درجہ پر	سعد صاحب خانہ اوج برج حوت میں	نہ دوست نہ دشمن شرف ۲۷ درجہ پر	نہ دوست نہ دشمن

۲۱۰

برج حمل میں جب شمس داخل ہوتا ہے تو سعد و دوست ہے اور شرف آفتاب ۱۹ درجہ پر ہوتا ہے۔ برج حمل میں جب قمر ہوتا ہے نہ دوست ہے نہ دشمن۔ برج حمل میں جب مریخ داخل ہوتا ہے تو سعد ہے اور صاحب خانہ ہے یعنی اصلی گھر اس کا ہے۔ برج حمل میں جب عطارد داخل ہوتا ہے نہ دوست ہے نہ دشمن۔ اور عطارد کا حضیض تمام برج حمل میں ہوتا ہے۔ برج حمل میں جب مشتری داخل ہوتا ہے تو سعد ہے اور دوست ہے۔ برج حمل میں جب زہرہ داخل ہوتا ہے نہ دوست ہے نہ دشمن اور زہرہ کو تمام برج حمل میں وبال ہے برج حمل میں جب زحل داخل ہوتا ہے تو نحس ہے اور ہبوط زحل ۲۱ درجہ پر ہے۔ علی ہذا القیاس۔

ادبی تفریحات

اَل کچہری

یہ اَل بھی کچہری سے دامن بچائے کھڑا ہے۔ اس کو بھی کچہری سے ڈر ہے یا جھوٹ لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ اَل عربی نژاد ہے۔ ہندی کچہری سے احتیاط اس کا قومی فرض ہے مگر کیا کرے اشارہ کرنے کو جس طرح انگریزی میں "دی" کی ضرورت پڑتی ہے۔ مسلمان اَل کو حرف اشارہ سمجھ کر کام میں لاتے ہیں۔

اَل کہتا ہے وہ کچہری۔ اس اشارہ میں بڑی بلاغت ہے بڑی ظرافت ہے کیونکہ کچہری کو ہم لوگوں نے جھوٹ بولنے کا ٹھکانہ بنا رکھا ہے۔ بڑے بڑے ثقہ لوگ جن کی ساری عمر سچ بولنے میں صرف ہوتی ہے۔ کچہری میں جاکر جھوٹی گواہی دے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کچہری میں سچ کیونکر بولیں یہ اَل اس کا اشارہ کرتا ہے یعنی وہی کچہری جس میں جبہ و عمامہ کو جھوٹ جائز ہے۔

جغرافیہ کچہری کا سارے ملک میں ایک ہے۔ کچہری ایک جزیرہ ہے جس کے آس پاس عقل و تدبیر کے پہاڑ ہیں اور بحر قانون کے سمندر۔

کچہری میں قانون انصاف کے تخم بوتا ہے مگر اہل مقدمہ اپنی چالاکیوں کا کھاری پانی دے کر اس بیج کو ہرا نہیں ہونے دیتے۔ اسلامی حکومت کے زمانہ میں بھی کچہری کا یہی حال تھا اور مجھ جیسے دیوانے لوگ قاضیوں کے چٹکیاں لیا کرتے تھے۔

کچہری کے جراثیم

ڈاکٹروں نے ہر جسم میں کیڑے دریافت کئے ہیں وہ ہر مرض کا سبب جراثیم یعنی کیڑوں کو بتاتے ہیں۔ کچہری بھی ہستی ہے ایک وجود ہے ایک جسم ہے اس کے بھی جراثیم ہیں اور وہ وکیل بیرسٹر اور مختار ہیں۔ کچہری کا مرض ان کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے۔

۳۱۱ جس نے کبھی کچہری کی شکل نہ دیکھی ہو وہ کسی وکیل یا بیرسٹر سے ملاقات پیدا کرے ایک ہی دفعہ کا ملنا اس کو کچہری کا شائق بنا دے گا کیونکہ اس میں کچہری کے کیڑے گھس جائیں گے۔

ان کیڑوں کا اب تک کوئی علاج دریافت نہیں ہوا۔ یہ کیڑے ملک کے اچھے بھلے آدمیوں کو بیمار کر دیتے ہیں۔ کچہری کا مریض اور عشق کا بیمار ایک ہی حالت رکھتا ہے عاشقی کا مرض بھی آدمی کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے اور کچہری کی بیماری بھی انسان کا کام تمام کر دیتی ہے کچہری کا چاہنے والا رسیلی اور حسین آنکھ سے بیزار ہوتا ہے اُس کو کسی معشوق کے قدِ زیبا اور سخن شیریں کی ہوس نہیں ہوتی وہ دفعات قانون کے ہندسوں پر مرتا ہے۔ تعزیراتِ ہند کی کتاب اسکے لئے نامۂ محبوب ہے اسی کو سینہ سے لگاتا ہے اسی کو چوم چوم کر جی ٹھنڈا کرتا ہے۔

کچہری کا دلدادہ مسٹر ایل ایل بی۔ کی گلی میں سو سو پھیرے کرنے میں ایک لذت پاتا ہے اس کی جان میں جان آجاتی ہے۔ جب وکیل یا بیرسٹر صاحب کی زبان سے مقدمہ کی سرسبزی کا کوئی جملہ سُن لیتا ہے، کچہری کا بیمار مرتے وقت صرف ایک ہی آرزو کر سکتا ہے کہ اُسے کسی قانون پیشہ آدمی کا چہرہ دکھاؤ یا کم سے کم اس کے گھر کا سائن بورڈ (نام کا تختہ) ہی منگا دو۔

کچہری کے مبتلا کو جب موت آتی ہے اور اسکے آس پاس کلمہ پڑھا جاتا ہے تو اس کے کانوں میں یہ آواز آتی ہے۔

کوئی صفدر بیگ حاضر ہے!!!

اور وہ فوراً حاضر حاضر کہتا ہے اور گھبرا جاتا ہے لوگ سمجھتے ہیں فرشتے اس کے سامنے آئے ہیں اور خدا کی حضوری کا پیام لائے ہیں کیسا نیک اور جنتی ہے کہ مُنہ سے حاضر حاضر نکلتا ہے۔

کچہری کا دیوانہ اخبارات میں کسی خبر اور مضمون کو نہیں پڑھتا۔ اس کی نظر مقدمات کے اشتہاروں پر ہوتی ہے اور جب کسی اخبار میں اپنے مطلب کی خبر نہیں دیکھتا تو کہتا ہے کہ یہ اخبار بالکل نکما ہے اور کام کی بات تو اس میں ایک بھی نہیں۔

کچہری کے شوقین جواریوں۔ شرابیوں اور تماش بینوں سے زیادہ اپنے شوق کے پکے ہیں وہ مقدمہ بازی کسی حق کی خاطر نہیں کرتے، ان کو تو جوئے اور شراب کی طرح کچہری کی ایک لت ہوتی ہے جس میں ان کی دولت و زندگانی خرچ ہوا کرتی ہے کچہری اور مقدمہ بازی جس کی زندگی ہے وہ دُنیا میں سب سے زیادہ خطرناک ہے اور سب سے زیادہ قابل رحم ہے۔ کتاب مقدس تعزیرات ہند اور اس کے تمام دفعات مبارکہ کی قسم کچہری بازوں نے حکام کچہری کو بدنام کر رکھا ہے۔ کچہری کے عشاق اپنے توڑ جوڑ سے قانون کو سیدھا راستہ نہیں چلنے دیتے۔

از حسین بن حسن نظامی

ضرورت ہے ڈاکٹروں کی جو آلِ کھجی کو محکمۂ حفظانِ صحت کے اصول کے ماتحت لاکر کھجی پرستوں کے ٹیکہ لگوائیں اور وبائے کھجی سے ان کی تندرستی کو بچائیں۔

نیز شہروں کی میونسپل کمیٹیاں جس طرح اور اور طریقے اختیار کرکے آبادی کی صحت کو امداد دیتی ہیں۔ اسی طرح مختاروں۔ وکیلوں۔ بیرسٹروں کو بھی قواعد صفائی میں شریک کرکے ان کو شہر سے الگ آباد کریں۔ تاکہ یہ جراثیم عام باشندوں کو کھجی کے مرض میں مبتلا نہ کرسکیں جس سے ملک تباہ ہوا جاتا ہے۔

مس چڑیا کی کہانی!

ایک چڑے چڑیا نے نئی روشنی کی ایک اونچی کوٹھی میں اپنا گھونسلا بنایا تھا اس کوٹھی میں ایک مسلمان رہتے تھے جو ولایت سے بیرسٹری پاس کرکے اور ایک میم کو ساتھ لیکر آئے تھے ان کی بیرسٹری کچھ چلتی نہ تھی مگر گھر کے امیر زمیندار تھے گزارہ خوبی سے ہوا جاتا تھا ولایت سے آنے کے بعد خدا نے ان کو ایک لڑکی بھی عنایت کی تھی جو ماشاء اللہ چلتی پھرتی تھی اور باپ کی طرف سے مسلمان اور ماں کی طرف سے مس بابا تھی۔

چڑے چڑیا نے کھپریل کے اندر ایک سوراخ میں گھر بنایا تنکوں اور سوت کا فرش بچھایا۔ یہ سوت پڑوس کی ایک بڑھیا کے گھر سے چڑیا لائی تھی، وہ بیچاری چرخا کرتی تھی۔ الجھا ہوا سوت پھینک دیتی، تو چڑیا اٹھا لاتی اور اپنے گھر میں اس کو بچھا دیتی۔

خدا کی قدرت ایک دن انڈا پھسل کر گر پڑا۔ اور ٹوٹ گیا۔ ایک ہی باقی رہا۔ چھوٹے چڑیا کو اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ جس دن انڈا گرا ہے تو چڑیا گھونسلے میں تھی چڑا باہر دانہ چگنے گیا ہوا تھا۔ وہ گھر میں آیا تو چڑیا کو چپ چپ اور مغموم دیکھ کر سمجھا میرے دیر میں آنے کے سبب خفا ہوگئی ہے لگا پھدک پھدک کر چوں چوں چیں چیں۔ چرچوں۔ چیں چرچوں چھٹی، چرچوں۔ چرچوں۔ چوں، کرنے کبھی چونچ مار کر گدگدی کرتا کبھی خود ۲۱۲
اپنے پروں کو پھلاتا۔ ناچتا۔ مٹکتا اور چڑیا کی چونچ پر اپنی چونچ محبت سے رکھتا۔ مگر چڑیا اسی طرح پھولی اُبھری خاموش بیٹھی رہی۔ اس نے مرد ذات کی خوشامد کا کچھ بھی جواب نہ دیا۔ چڑا سمجھا بہت ہی خفگی ہے۔ مزاج حد سے زیادہ بگڑ گیا ہے خوشامد سے کام نہ چلے گا۔ مجھ مرد کی کتنی بڑی توہین ہے کہ اتنی دیر خوشامد درآمد کی۔ بیگم صاحبہ نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ یہ خیال کرکے چڑا بھی منہ پھیر کر بیٹھ گیا، اور چڑیا سے بیزار ہوکر نیچے بیرسٹر صاحب کو جھانکنے لگا جو اپنی لیڈی کے سامنے آرام کرسی پر لیٹے تھے اور ہنسی مذاق کر رہے تھے چڑے نے خیال کیا کہ یہ آدمی کیسے خوش نصیب ہیں دونوں کا جوڑا خوش و بشاش زندگی کاٹ رہا ہے ایک میں بدنصیب ہوں۔ سویرے کا گیا گیا دانہ چگ کر اب گھر میں گھسا ہوں مگر چڑیا صاحبہ کا مزاج ٹھکانے میں نہیں ہے۔ کاش میں چڑا نہ ہوتا اور کم سے کم آدمی بنایا جاتا۔

چڑا اسی اُدھیڑبن میں تھا کہ چڑیا نے غمناک آواز نکالی۔ چوں چڑے نے جلدی سے مڑ کر چڑیا کو دیکھا اور کہا چوں چوں چرچوں چوں کیا ہے۔ آج تم ایسی چپ کیوں ہو۔ چڑیا بولی انڈا گر کے ٹوٹ گیا۔

انڈے کی خبر سے پہلے تو چڑے کو ذرا سا رنج ہوا۔ مگر اس نے صدمہ کو دبا کر کہا۔ تم کہاں چلی گئی تھیں۔ انڈا کیونکر گر پڑا۔ چڑیا نے کہا میں اٹھکر ذرا چمن کی ہوا کھانے چلی گئی تھی۔ جھٹکے سے انڈا پھسل گیا۔ یہ سن کر چڑا آپے سے باہر ہوگیا۔ اس کے مردانہ جوش میں طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کڑک دار گرجتی ہوئی چوں چوں میں کہا۔ پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔ بے تمیز تو کیوں اڑی تھی۔ تجھ کو چمن کی ہوا کے بغیر کیا ہوا جاتا تھا۔ کیا تو بھی اس گوری عورت کی خصلت سیکھتی ہے جو گھر کا کام نوکروں پر چھوڑ کر ہوا خوری کرتی پھرتی ہے۔ تو ایک چڑیا ہے تیرا کوئی حق نہیں ہے کہ بغیر میری مرضی کے باہر نکلے۔ تجھ کو میرے ساتھ اڑنے اور ہوا خوری کرنے کا حق ہے آج کل تو انڈوں کی نوکری تھی تجھے یہاں سے ہٹنے کا اختیار نہ تھا تو نے میرے ایک انڈے کا نقصان کرکے اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ اس کا بدلہ کچھ نہیں ہوسکتا تو نے میرے بچہ کو جان بوجھ کر مار ڈالا۔ تو نے خدا کی امانت کی قدر نہ کی جو اس نے ہم کو نسل بڑھانے کی خاطر دی تھی۔ میں تو پہلے دن منع کرتا تھا کہ اری کمبخت اس کوٹھی میں گھونسلا نہ بنا۔ ایسا نہ ہو ان لوگوں کا اثر ہم پر بھی پڑ جائے۔ ہم بیچارے پرانے زمانہ کے دیسی چڑے ہیں۔ خدا ہم کو نئے زمانہ کے چڑیا چڑے سے بھی بچائے رکھے کیونکہ یہ گھر کے رہتے ہیں نہ گھاٹ کے۔ مگر تو نہ مانی۔ اور کوٹھی میں رہوں گی، کوٹھی میں گھر بناؤں گی، کوٹھی میں گھر بناؤں گی۔ یہ کہہ کر میرا ناک میں دم کردیا۔ اب لا میرا بچہ لا۔ میں

تجھ سے لوں گا نہیں تو مارے ٹھونگوں کے کچلا بنادوں گا۔ بڑی صاحب نکلی تھیں ہوا کھلانے۔ اب بتاؤں تجھ کو ہوا کھانے کا مزہ۔ چڑیا پہلے تو اپنے غم میں چپ چاپ چڑے کی باتیں سنتی رہی۔ لیکن جب چڑا حد سے بڑھا تو اس نے زبان کھولی اور کہا۔

بس بس سن لیا۔ بگڑ چکے زبان کو روکو۔ انڈے بچے پالنے کا تمہی پر ٹھیکہ نہیں ہے۔ تم بھی برابر کے شریک ہو۔ سویرے کے گئے گئے یہ وقت آگیا۔ خبر نہیں اپنی کس سکھی کے ساتھ گلچھرے اڑاتے پھرتے ہونگے دوپہر میں گھر کے اندر گھسے ہیں اور آتے ہی تو مزاج دکھاتے آئے۔ انڈا گر پڑا میرے بچہ کی نوک سے ، میں کیا کروں۔ میں کیا انڈوں کی خاطر اپنی جوان جہان جان کو گھن لگاؤں، دو گھڑی باہر کی ہوا بھی نہ کھاؤں۔ صبح سے یہ وقت آیا ایک دانہ حلق سے نیچے نہیں گیا۔ تم نے بھولے منہ سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے کچھ تھوڑا کچھ نکلا یا مزاج ہی دکھانا آتا ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ اکیلی چڑیا پہ سب بوجھ تھا۔ اب آزادی اور برابری کا وقت ہے۔ آدھا کام تم کرو آدھا میں کروں۔ دیکھتے نہیں میم صاحبہ کو وہ تو کچھ بھی کام نہیں کرتیں صاحب کو سارا کام کرنا پڑتا ہے اور بچہ کو آیا کھلاتی ہے۔ تم نے ایک آیا رکھی ہوتی میں تمہارے انڈے بچوں کی آیا نہیں ہوں۔

چڑیا کی اس تقریر سے چڑا سُن ہوگیا اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔ بیچارہ غصہ کو پی کر پھر خوشامد کرنے لگا اور اس دن سے چڑیا کے ساتھ آدھی خدمت انڈے کی بانٹ کر اس نے اپنے ذمہ لے لی۔

مس چڑیا کی پیدائش

ایک انڈا تو ٹوٹ چکا تھا دوسرے انڈے سے ایک بچہ نکلا جو مادہ یعنی چڑیا تھی۔ جب یہ بچہ ذرا بڑا ہوا اور اس نے میم صاحبہ کے بچہ کو دیکھا کہ وہ کاٹ کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔ گھڑی گھڑی دودھ پیتا ہے۔ ٹب میں بیٹھ کر نہاتا ہے۔ نئے نئے خوبصورت کپڑے پہنتا ہے۔ تو اس چڑیازادی نے بھی باپ سے کہا۔ ٢١٣

چیں چیں۔ چیں۔ ابا مجھ کو بھی گھوڑا منگا دو۔ ابا میں بھی ٹب میں نہاؤں گی۔ ابا مجھ کو بھی ایسے رنگ برنگ کے کپڑے لاکر دو۔ چڑے نے چڑیا سے کہا۔ لے سُن۔ دیکھا مزہ کوٹھی میں گھر بنانے کا۔ اب لا اپنی لاڈلی کے واسطے گھوڑا لا۔ ٹب منگا۔ کپڑے بنا۔

چڑیا نے کہا دیکھو صبر رہی لڑائی کی باتیں نکالیں۔ ایک کی تو تمہاری اس کل کل سے جان گئی۔ یہ نگوڑی بچی ہے۔ تم اس کو بھی نہیں دیکھ سکتے بچہ ہے کہنے دو یہ کیا جانے ہم غریب ہیں اور یہ چیزیں نہیں لا سکتے۔ بڑی ہوگی تو آپ سمجھ لے گی کہ چڑیوں کو آدمیوں کی ریس سے کیا سروکار۔ مس چڑیا نے ماں کی بات سن کر کہا۔ واہ بی اماں واہ تم غریب تھیں۔ تم چڑیا تھیں تو اس امیر کی کوٹھی میں آکر کیوں رہی تھیں گاؤں کے چھپر میں گھر بنایا ہوتا میں تو ہرگز نہ مانوں گی اور میم صاحبہ کے بچے کی سی سب چیزیں منگا کر رہوں گی۔ نہ لاؤ گی تو لو میں گرتی ہوں۔ مرتی ہوں۔ پاپ کاٹے دیتی ہوں نہ زندہ رہوں گی نہ تم پر میرا بوجھ ہوگا۔

چڑے چڑیا نے گھبرا کر کہا۔ ہے ہے۔ ایسا غضب نہ کیجیو۔ اچھا اچھا ہم سب کچھ منگا دینگے۔ یہ کہہ کر اور مس چڑیا کو دلاسہ دے کر دونوں نے چونچ سے چونچ ملائی اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا۔ روتے تھے اور یہ کہتے تھے۔ ہائے اچھوں کی صحبت اچھا بناتی ہے اور بروں کی صحبت برا کر دیتی ہے۔ یہ بیرسٹر صاحب اچھے سہی مگر ان کی صحبت سے ہمارا تو ستیاناس ہوگیا۔ ہائے ہماری لالڑی ہاتھوں سے نکل گئی۔ ہائے یہاں تو اور کوئی چڑیا بھی نہیں جو ہمارے دکھ میں شریک ہو۔ چڑے چڑیا روتے تھے اور مس چڑیا قہقہہ لگاتی تھی کہ نئے زمانہ کی اولاد ایسی ہی ہوتی ہے۔

جھینگر کا جنازہ

میری سب کتابوں کو چاٹ گیا۔ بڑا موذی تھا۔ خدا نے پردہ ڈھک لیا۔ اُفوہ جب اس کی لمبی لمبی دو مونچھوں کا خیال کرتا ہوں جو وہ مجھ کو دکھا کر ہلایا کرتا تھا تو آج اس کی لاش دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ بھلا دیکھو تو قیصر ولیم کی برابری کرتا تھا۔

اس جھینگر کی داستان ہرگز نہ کہتا۔ اگر دل سے عہد نہ کیا ہوتا کہ دنیا میں جتنے حقیر و ذلیل مشہور ہیں۔ میں ان کو چاند لگا کر چمکاؤں گا۔

ایک دن اس مرحوم کو میں نے دیکھا کہ حضرت ابن عربی کی فتوحات مکیہ کی ایک جلد میں چھپا ہوا بیٹھا ہے۔ میں نے کہا کیوں رے شریر تو یہاں کیوں آیا۔ اُچھلکر بولا ذرا اس کا مطالعہ کرتا تھا۔ سبحان اللہ۔ بھائی کیا خاک مطالعہ کرتے تھے۔ بھئی یہ تو ہم انسانوں کا حصہ ہے۔ بولا وہ قرآن نے گدھے کی

مثال دی ہے کہ لوگ کتابیں پڑھ لیتے ہیں مگر نہ ان کو سمجھتے ہیں نہ ان پر عمل کرتے ہیں۔ لہذا وہ بوجھ اٹھانے والے گدھے ہیں جن پر علم وفضل کی کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہے۔

مگر میں نے اس مثال کی تقلید نہیں کی۔ خدا مثال دینی جانتا ہے تو بندہ بھی اس کی دی ہوئی بلاغت سے ایک نئی مثال پیدا کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان مثل ایک جھینگر کے ہے جو کتابیں چاٹ لیتے ہیں۔ سمجھتے بوجھتے خاک نہیں۔

یہ جتنی یونیورسٹیاں ہیں سب میں یہی ہوتا ہے ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جس نے علم کو سمجھ کر پڑھا ہو۔

جھینگر کی یہ بات سن کر مجھ کو غصہ آیا اور میں نے زور سے کتاب پر ہاتھ مارا، جھینگر پھدک کر دوسری کتاب پر جا بیٹھا اور قہقہہ مار کر کہنے لگا۔ واہ خفا ہو گئے، بگڑ گئے۔ لاجواب ہو کر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

لیاقت تو یہ تھی کہ کچھ جواب دیتے لگے ناراض ہونے اور دھتکارنے۔

ہائے کل تو یہ تماشہ دیکھا تھا آج غسل خانہ میں وضو کرنے گیا تو دیکھا۔ بیچارے جھینگر کی لاش کالی چیونٹیوں کے ہاتھوں پر رکھی ہے اور وہ اس کو دیوار پر کھینچے لئے چلی جاتی تھیں۔

جمعہ کا وقت قریب تھا خطبہ کی اذان پکار رہی تھی۔ دل نے کہا جمعے تو ہزاروں آئینگے خدا سلامتی دے۔ نماز پھر پڑھ لینا۔ اس جھینگر کے جنازہ کو کندھا دینا ضروری ہے۔ یہ موقعے بار بار نہیں آتے۔

بیچارہ غریب تھا۔ خلوت نشیں تھا۔ خلقت میں حقیر و ذلیل تھا۔ مکروہ تھا۔ غلیظ سمجھا جاتا تھا۔ اسی کا ساتھ نہ دیا تو کیا امریکہ کے کروڑ ۴۴۴
پتی راک فیلر کے شریک ماتم ہوں گے۔

اگرچہ اس جھینگر نے ستایا تھا جی دکھایا تھا لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا کرو۔ اس واسطے میں کہتا ہوں۔ خدا بخشے بہت سی خوبیوں کا جانور تھا۔ ہمیشہ دنیا کے جھگڑوں سے الگ کونے میں کسی سوراخ میں بوریے کے نیچے آبخورے کے اندر چھپا بیٹھا رہتا تھا۔

نہ بچھو کا سا زہریلا ڈنک تھا۔ نہ سانپ کا سا ڈسنے والا پھن۔ نہ کوّے کی سی شریر چونچ تھی نہ بلبل کی مانند پھول کی عشق بازی۔ شام کے وقت عبادتِ رب کے لئے ایک مسلسل بین بجاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ یہ غافلوں کے لئے صور ہے اور عاقلوں کے لئے جلوۂ طور۔

ہائے آج غریب مر گیا جی سے گزر گیا۔ اب کون جھینگر کہلائے گا۔ اب ایسا مونچھوں والا کہاں دیکھنے میں آئے گا۔ ولیم میدانِ جنگ میں ہے ورنہ اسی کو دو گھڑی پاس بٹھا کر جی بہلاتے کہ مری مٹی کی نشانی ایک یہی بے چارہ دنیا میں باقی رہ گیا ہے۔

ہاں تو "جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے" چیونٹیاں تو اس کو اپنے پیٹ کی قبر میں دفن کردینگی میرا خیال تھا کہ ان شکم پرستوں سے اس توکل شعار فاقہ مست کو بچاتا۔ اور ویسٹ منسٹر ایبے یا قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن کراتا۔ مگر جناب یہ کالی چیونٹیاں بھی افریقہ کے مردم خور سیاہ وحشیوں سے کم نہیں۔ کالی جو چیز بھی ہو ایک بلائے بے درماں ہے۔ اس سے چھٹکارا کہاں ہے۔

خیر تو مرثیے کے دو لفظ لکھ کر مرحوم سے رخصت ہونا چاہیئے ؎

جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے	قیصر کا پیارا ہے اسے توپ پہ کھینچو

اے پروفیسر اے فلاسفر اے متوکل درویش۔ اے نغمۂ ربانی گانے والے قوال ہم تیرے غم میں نڈھال ہیں اور توپ کی گاڑی پر تیری لاش اٹھانے کا اور اپنے بازو پر کالا نشان باندھنے کا رزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ خیر اب تو تو شکم مور کی قبر میں دفن ہو جا۔ مگر ہم ہمیشہ ریزولیشنوں سے تجھے یاد رکھیں گے۔

مہدوی فرقہ کے اُصول اور حالات

(نوشتہ نواب بہادر یار جنگ بہادر)

یہ فرقہ حضرت سید محمد جونپوری (علیہ السلام) کو مہدی موعود آخرالزماں مانتا ہے۔ اور اب مہدی آخرالزماں کی بعثت کا منتظر نہیں ہے۔ مسئلہ مہدیت کے سوا اس کے تمام عقائد و اعمال اہل سنت والجماعت کے مطابق ہیں۔ سوائے بعض مسائل کے دوسرے تمام امور میں اس فرقہ کے لوگ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رح کی فقہ پر عمل کرتے ہیں۔ مسئلہ مہدیت سے متعلق ان کا یہ اعتقاد ہے کہ بعثت مہدی علیہ السلام احادیث متواتر المعنیٰ سے ثابت ہے۔ اسلئے یہ لوگ سید محمد جونپوری (علیہ السلام) کی مہدیت کے منکر کو احادیث متواتر المعنیٰ کا منکر یعنی کافر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس سے وہ کفر مراد نہیں ہے جو کسی کو اسلام سے خارج کردے۔ اس فرقہ کے نزدیک ایمان کے بھی مدارج ہوتے ہیں اور کفر کے بھی مدارج ہیں گویا کہ یہ لوگ کفر دون کفر کے قائل ہیں۔ اسی سبب سے مہدوی کسی دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

اور اصحاب طریقت کیطرح اس فرقہ کے نزدیک بھی دار دنیا میں سر کی آنکھوں سے دیدار ذات الٰہی ممکن ہے۔ اور اس دیدار کی طلب ہر مہدوی پر لازمی ہے۔ چونکہ یہی طلب دیدار خدا اس فرقہ کا مقصد حیات ہے اس لئے اس کی تکمیل کی غرض سے وہ ذکر الٰہی (دوامًا) ترکیب حب دنیا۔ توکل۔ ہجرت از وطن۔ صحبت صادقان اور عزلت کو بھی اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں۔ اس سے مراد رہبانیت نہیں ہے۔ رہبانیت کی نسبت ان کا بھی یہی مذہب ہے کہ لا رہبانیت فی الاسلام۔

حضرت سید محمد جونپوری (مہدی موعود آخرالزماں ع)

آپ سادات بنی فاطمہ سے تھے ۸۴۷ھ میں ۱۴ جمادی الاول کو دوشنبہ کے دن بمقام جونپور پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی سید عبداللہ اور خطاب سید خاں تھا۔ اپنے عہد کے مشہور عالم باعمل حضرت شیخ دانیال رح سے علوم متداولہ کی تکمیل و تحصیل کی۔ موافق و مخاطب تمام مورخ متفق ہیں کہ سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ فرمایا۔ اور بارہ ۱۲ سال کی عمر میں تمام علوم و معقول و منقول سے فراغت حاصل کی اور اسی عمر میں جونپور کے علماء نے آپ کو اسد العلماء کے لقب سے یاد کیا۔ بچپن ہی سے کچھ ایسے حالات و واردات آپ سے ظاہر ہوتے رہے کہ عالم شباب میں کسی کو بھی آپ کے ولی کامل ہونے میں شک نہ تھا۔ مجلس وعظ کی شہرت اطراف و جوانب میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور اس قدر ہجوم ہوتا کہ لوگ درختوں اور مکانوں کی چھتوں پر چڑھ جاتے۔ سلطان حسن شرقی رائی جونپور اکثر اس مجلس میں حاضر رہا کرتا جو گورما کے راجہ دلپت رائے کا باجگذار تھا۔ حضرت نے ایک روز اپنے وعظ میں مومنین کے ساتھ حضرت رب العزت کے وعدۂ نصرت کا ذکر فرمایا اور سلطان حسن کو ترغیب جہاد دی۔ اور خود بھی اپنے مریدین و معتقدین کے ساتھ اس جہاد میں شرکت کی۔ رائے دلپت آپ کے ہاتھ سے قتل ہوا اور جب اس کا قلب سینہ سے کٹ کر گرا تو آپ نے اس پر اس بت کے نقوش کا مشاہدہ فرمایا جس کی وہ پرستش کرتا تھا۔ اسی وقت آپ پر ایک جذبۂ حق طاری ہوا کہ جب باطل کی پرستش اپنے اتنے گہرے نقوش چھوڑ سکتی ہے تو خدا کی رضامندی میں جینا کسقدر خوشگوار ہوسکتا ہے۔ یہ حالت جذب ۱۲ سال تک جاری رہی۔ جن میں سے ابتدائی سات سال ایسے گذرے کہ آپ صرف اذان کی آواز پر بیدار ہوتے نماز نہایت اہتمام کے ساتھ ادا فرماتے اور پھر مست و مستغرق ہوجاتے۔

۸۷۰ھ میں جبکہ آپ سے اس مستی و استغراق کی کیفیت بالکل رفع ہوچکی تھی آپ نے دعوئے مہدیت فرمایا۔ اور اسی زمانہ میں جونپور سے ہجرت بھی کی۔ اور کالپی۔ چندیری۔ جاپانیر (جو اس وقت شاہان گجرات کا دارالسلطنت تھا) مانڈو (پایہ تخت سلاطین مالوہ) دولت آباد۔ احمد نگر۔ بیدر۔ گلبرگہ اور بیجاپور ہوتے ہوئے ڈابول بندر پہونچے اور حج بیت اللہ کا قصد فرمایا۔ خانۂ کعبہ میں رکن و مقام کے درمیان استادہ ہوکر اپنے دعوئے مہدیت کا اعلان کیا۔ اور وہاں سے واپس آکر۔ پھر گجرات و کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں اپنے دعوے کی تبلیغ کی۔ جب آپ سے آپ کے مذہب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا "مذہب ما کتاب اللہ و اتباع سنت رسول اللہ"

آپ نے کبھی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ ہمیشہ فرماتے "اِنی عبداللہ تابع محمد الرسول اللہ" میں خدا کا بندہ اور محمد الرسول اللہ کا تابع ہوں۔ ۹۰۵ھ میں بمقام بڑلی آپ نے اپنے دعوی مہدیت کی دوبارہ تجدید و تاکید کی اور اسی سلسلہ میں سلاطین گجرات کے نام دعوت نامے لکھے اور اس میں تحریر فرمایا کہ میں خدا کے حکم سے دعوئے مہدیت موعودہ کرتا ہوں۔ اور اپنے اس دعوے پر اتباع کلام اللہ اور پیروی سنت رسول اللہ کو گواہ رکھتا ہوں۔ میرے اس دعوے کی تحقیق کرو اور جس طرح چاہتے ہو مجھے آزماؤ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں جھوٹا اور مفتری ہوں تو مجھے قتل کرو تاکہ خلق خدا گمراہی سے بچے۔ ورنہ مجھ پر ایمان لاؤ کہ اب جبکہ میری بعثت ہو چکی ہے مَن اتبعنی فہو مومن"

آپ نے اس دعوت و تبلیغ کے راستہ میں بہت بڑی بڑی مصیبتیں سہیں۔ پچاسوں مقامات سے آپ کا اخراج ہوا کئی کئی روز کی فاقہ کشی رہی لیکن کبھی اپنے دعوے سے منہ نہ موڑا اور اسی طرح گجرات سے سفر کرتے ہوئے پنجاب اور بلوچستان سے ہو کر قندھار پہنچے اور وہاں سے خراساں کا قصد تھا کہ راستہ میں فراہ نامی ایک مقام پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ ۱۹ ذلیقعدہ ۹۱۰ھ۔ قندھار و فراہ کے حکام و علماء نے آپ کا پوری طرح امتحان کیا۔ اور آپ کے دعوے کی تصدیق کی۔ آج بھی فراہ میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

مہدوی فرقہ

جس فرقہ کی نسبت نواب بہادر یار جنگ بہادر نے یہ حالات لکھے ہیں۔ اس کے افراد کچھ حیدرآباد میں ہیں۔ کچھ ریاست میسور میں ہیں۔ اور کچھ ریاست جے پور میں ہیں۔ اور کچھ ریاست پالن پور میں ہیں۔ موجودہ فرماں روا پالن پور ہزہائی نس نواب طالع محمد خاں صاحب بھی اسی عقیدہ کے ہیں۔ لیکن وہ بھی نواب بہادر یار جنگ کی طرح اسلام کے اور مسلمانوں کے ایسے ہی وفادار اور خیر خواہ جیسے کہ ایک پکے مسلمان کو ہونا چاہئے۔

مجھے اس فرقہ پر ایک اعتراض ہے۔ کہ وہ غیر مہدوی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اور یہی اعتراض قادیانی فرقہ کی نسبت بھی ہے۔ ان دونوں فرقوں کے مقلدین میں بعض افراد اخوت اسلامی کے بہت دلدادہ اور پرجوش مسلمان ہوتے کے باوجود اس خطرناک تفرقہ سے احتیاط نہیں کرتے۔ اور اسکو میں دماغی کمی تصور کرتا ہوں یا اندھی تقلید۔ حسن نظامی

… آئنٹمنٹ

… کے مقابلہ میں اور تلی و جگر کے جملہ امراض میں … بے حد مفید ثابت ہوا ہے ہزاروں بیمار اس … اگر آپ کو کسی قسم کا بخار ہے یا تلی و جگر کے امراض میں آپ مبتلا ہیں تو فوراً … استعمال کیجئے۔ اس میں ہر قسم کے مزاج والے مریضوں کی رعایت رکھی گئی ہے۔ یہ دوائی … اعلیٰ قسم کے اجزاء سے بنائی گئی ہے۔ بخار اور تلی و جگر کے امراض کو معمولی نہ سمجھئے ورنہ آئندہ پچھتائیے گا۔

ایک شیشی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸)

ایکسپرٹ میڈیکل کمپنی حضرت نظام الدین صاحب دہلی

… آئنٹمنٹ

… داد و جگر نیز تمام جلدی بیماریوں کیلئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ ایک ڈبیہ منگا لیجئے پھنسیوں کی خاک سی اڑ جائیگی۔

قیمت فی ڈبیہ ۸/

ایکسپرٹ میڈیکل کمپنی حضرت نظام الدین صاحب دہلی

آنکھوں کا تارا سرمہ

یہ سرمہ آنکھوں کو قوت دیتا ہے جملہ امراض چشم کیلئے مفید ہے … تو آجکل … ہے۔ لیکن اس سرمہ میں … ہے کہ جالا پھولا … اور ناخنہ دور کر دیتا ہے … آنکھیں کبھی کمزور نہ ہونگی …

قیمت فی ماشہ …

ایکسپرٹ میڈیکل کمپنی حضرت نظام الدین صاحب دہلی

آتشک جیسا خطرناک اور مہلک مرض ہے اسکو ہر شخص جانتا ہے۔ اس مرض میں … نہایت مجرب ہیں۔ ہر زخم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک ہفتے کے استعمال سے کیسا ہی زخم ہو مثل سوئی کے اڑ جاتا ہے۔ قیمت ۱۲/

ایکسپرٹ میڈیکل کمپنی۔ حضرت نظام الدین صاحب دہلی

سیکرٹ کیس

مردانہ مخفی بیماریوں کا مکمل سیٹ ہے۔ … ہزاروں مریض تندرست ہو چکے ہیں۔ اس میں چار قسم کی دوائیں (۱) کھانے کیلئے مقوی معدہ دوا (۲) کھانے کیلئے مغذی جالینوس مقوی اعصاب دوا (۳) طلسی پڑیا۔ پوٹلی باندھ کر … کیلئے۔ (۴) فولادی طلا۔ ملنے کیلئے۔ یہاں زیادہ تفصیل اور تشریح کیساتھ لکھنا خلاف تہذیب ہے۔ لہٰذا ایک کتاب … کی باتیں مفت کمپنی سے منگا کر پڑھیے اور سیکرٹ کیس منگا کر استعمال کیجئے۔ ادویات میں ہر مزاج کا خیال رکھا گیا ہے۔

نوٹ۔ کمپنی کے ہر اشتہار میں تصنع اور لسانی سے پرہیز کیا گیا ہے ادویات کے صاف عمدہ اور مفید ہونے میں کمپنی کی ترقی کا راز پوشیدہ ہے

علاوہ مندرجہ بالا ادویات کے ہر مرض کی دوا ایک قابل ڈاکٹر اور حکیم کی نگرانی میں تیار ہوتی ہیں۔

(فہرست مفت طلب کیجئے)

ایکسپرٹ میڈیکل کمپنی حضرت نظام الدین صاحب دہلی

ڈاک خانہ جنگ پورہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار فرمائش کے ساتھ … ڈاک پیشگی آنا چاہئے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔

[illegible] اسلامی کتب [illegible]

تصنیفات [illegible]

بیان القرآن یعنی اردو تفسیر قرآن [illegible]

[illegible]

فضل الباری [illegible] حواشی کے [illegible]

[illegible]

ترجمۃ القرآن انگریزی

قسم اول [illegible] کی جلد قیمت [illegible]

قسم دوم [illegible] کی جلد قیمت [illegible]

قسم سوم [illegible] کی جلد قیمت [illegible]

[illegible] قسم اول [illegible]

قسم دوم [illegible]

سیرت خیر البشر — [illegible]

[illegible]

تاریخ خلافت راشدہ — [illegible]

[illegible]

اصل خلافت — [illegible]

[illegible]

مقام حدیث — [illegible]

[illegible]

النبوۃ فی الاسلام — [illegible]

[illegible]

اسلام اور [illegible] — [illegible]

[illegible]

روزنامچہ حسن نظامی کی روح

معلومات اور مفاد عامہ کی متفرق تحریریں

دہلی میں مرہٹوں کی حکومت

مغل سلطنت کی انتہائی کمزوری کے زمانہ میں مرہٹہ قوم کا دہلی میں بھی تسلط ہوگیا تھا اور ان کی طرف سے ایک سید صاحب جو حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی اولاد میں تھے دہلی میں عہدہ دار مقرر ہوئے تھے۔ ان سید صاحب نے تہ بازاری وصول کرنے کا نیا طریقہ مرہٹوں کیلئے جاری کیا تھا جو دہلی کے باشندوں کیلئے بالکل نئی چیز تھی۔ مرہٹوں کے کارندے سید صاحب کے ذریعہ دکانداروں سے تہ بازاری کی کوڑیاں وصول کرتے تھے۔ اس واسطے سید صاحب کو عوام کوڑہ شاہ کہتے تھے۔ رفتہ رفتہ سید صاحب کی بدنامی اتنی بڑھی کہ ایک شخص نے موٹے حروف میں ایک شعر لکھکر بازاروں اور گلیوں میں چسپاں کر دیا جو یہ تھا ؎

اپنے نواسہ کو سمجھاؤ یا خواجہ باقی باللہ رح امیری سے لی فقیری لاحول لا قوۃ الا باللہ

اس شعر کا دہلی میں ہر خاص وعام کی زبان پر چرچا ہوگیا تھا۔

چاوڑی بازار میں شاہ جی کا چھتہ اور ترکمان دروازہ کے باہر شاہ جی کا تالاب انہی سید صاحب کا ہے۔ خدا کی شان ہے۔ نہ مرہٹے رہے نہ شاہ جی اور نہ ان کی تہ بازاری۔ البتہ اس زمانہ سے زیادہ بڑھی ہوئی تہ بازاریاں اور شاہ جی کا تالاب اور شاہ جی کا چھتہ موجود ہے۔

چرن سنگھ صاحب شہید

امرتسر میں رہتے ہیں۔ لمبا قد ہے مضبوط جسم ہے۔ سانولا رنگ ہے۔ لٹریری آدمی ہیں۔ گورمکھی زبان میں ایک ہفتہ وار اخبار بھی نکالتے ہیں جس کا نام "موجی" ہے جو سکھوں میں بہت مقبول ہے میری ان سے پندرہ سال سے بھی زیادہ عرصہ کی دوستی ہے۔ ان کے ایک لڑکے کی نسبت پیدا ہونے سے پہلے میں نے پیشین گوئی کی تھی کہ بیٹا ہوگا اور اس کا نام دلدار سنگھ رکھا جائے گا۔ جو پوری ہوئی۔ اور خدا کے فضل سے اب دلدار سنگھ بارہ تیرہ سال کی عمر میں اور نہایت ہونہار بچہ ہے۔ سردار صاحب اردو کے بھی بہت شایق ہیں اور اردو لٹریچر کی نسبت نہایت عمدہ رائے رکھتے ہیں۔ ہندوستانی اقوام کے باہمی اتحاد کا ان کے اندر بہت زیادہ احساس ہے۔ ان کے خاص تعلق کی بہت سی مہریں میرے دل اور دماغ پر نقش ہیں لیکن میں نے کسی محکمہ رجسٹری میں ان نقوش کا لائسنس حاصل نہیں کیا۔ (انتقال ہوگیا)

سینما کمپنیوں کے اشتہار

حسین نے کہا سینما کمپنیاں اور سینما ایکٹرس اور ایکٹر مقررہ اجرت سے ڈبل اجرت یعنی چالیس روپیہ فی صفحہ دیکر اپنی تصویریں اور اشتہارات جنتری میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا بیشک جنتری ایک تجارتی چیز ہے۔ اور اس میں ہر قسم کے اشتہارات ہونگے۔ اور تم پر ان اشتہاروں کے صدق وکذب کی کوئی ذمہ داری ۲۱۷
بھی نہ ہوگی۔ پھر بھی میں تم کو یہی رائے دوں گا کہ جس کتاب میں قرآن مجید کی آیات ہوں۔ اور اولیاء اللہ کے تذکرے ہوں۔ اور اعمال ہوں اور دعائیں ہوں۔ اس کتاب میں سینما کے شیاطین کی تصویریں اور اشتہار کسی طرح مناسب نہیں ہیں۔ وہ اگر چالیس روپے صفحہ نہیں اسی روپے صفحہ بھی دیں تب بھی ان میں سے کسی کی تصویر یا اشتہار نہ چھاپو۔

سلوچنا اور کجن کے حلیے

حسین نے کہا میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ اور سب سینماؤں کے اشتہارات اور تصویریں واپس کر دوں گا۔ مگر ایک شبہ میرے دل میں پیدا ہوا ہے اس کو کہوں یا نہ کہوں۔ میں نے کہا بیان کرو کیا شبہ ہے؟ حسین نے کہا آپ نے کجن اور سلوچنا اور رنڈی اور نائکہ کے حلیے لکھے ہیں۔ اور جنتری میں ان کو درج کیا ہے کیا یہ مناسب ہے؟ میں نے کہا۔ حلیہ تو میں نے شیطان کا بھی لکھا ہے۔ اور فرعون کا بھی لکھا ہے اور جنتری میں جسقدر میرا لکھا ہوا لٹریچر تم نے جمع کیا ہے۔ اس میں خیر و شر دونوں کی بہار ہے۔ مگر یہ حلیے ان لوگوں کے اشتہار کی نیت سے

نہیں لکھے گئے ہیں۔ بلکہ اردو زبان میں ہر اچھی بُری چیز کی تصویر دکھانے کی نیت سے اس کو لکھا ہے۔ لہٰذا اس میں اُس میں بہت فرق ہے۔ سینما کمپنیاں اور ان کی ایکٹرسیں تو لمبے اشتہار بے شرمی اور بیحیائی کی تبلیغ کے لئے دینا چاہتی ہیں۔ اور میں نے یہ چلبلے لکھ کر ان کی بے شرمی اور بیحیائی کا خاکہ اڑایا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کے اخلاق درست رہیں۔

حسین نے کہا۔ میں سمجھ گیا۔ اگرچہ مجھے ان اشتہاروں کو واپس کرنے میں کئی سو روپیہ کا نقصان ہوگا۔ مگر میں اس جنتری کو اس عیب سے پاک ہی رکھوں گا۔ اور یہ سب واپس کر دوں گا۔

میں نے کہا خدا تم کو برکت دیگا۔ اور تم اس نیک نیتی کے عوض خدا کے خزانہ غیب سے دس گنا بلکہ ستر گنا فائدہ حاصل کر لوگے۔

ٹیلیفون میں بات کرنیکا ہنر

بہت کم آدمی جانتے ہیں حالانکہ ٹیلیفون کا رواج ہر جگہ ہو گیا ہے۔ خصوصاً مجھے اس کی بہت ضرورت رہتی ہے کیونکہ میں ایک گاؤں میں رہتا ہوں جو کہ شہر سے پانچ میل دور ہے اور میرے تجارتی کاروبار دہلی شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس واسطے میں گھر میں بھی ٹیلیفون رکھتا ہوں اور شہر کے دفتروں میں بھی جس میں مجھے ساڑھے سات سو روپے سالانہ خرچ کرنے پڑتے ہیں میرے گھر میں عورتیں اور بچے بھی ٹیلیفون میں بات کر لیتے ہیں اور نوکر بھی مگر سوائے دو چار کے ٹیلیفون میں بات کرنے کا ہنر کوئی نہیں جانتا خصوصاً خدمتگار تو بالکل ہی ناواقف ہوتے ہیں۔ دہلی ٹیلیفون کی کتاب میں ایک تصویر شائع ہوا کرتی ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی لمبی ڈاڑھی کو ٹیلیفون کے اس منہ میں پھنسا رکھا ہے جسکے اندر بات کہی جاتی ہے۔ اور کہہ رہا ہے خبر نہیں کیا بات ہے آواز نہیں آتی۔ مگر یہ نہیں سمجھتا کہ آواز اس کی ڈاڑھی سے رک رہی ہے۔

شروع شروع میں جب میں نے ٹیلیفون لیا۔ تو اس طرح بات کرتا تھا "آپ کہاں سے بولتے ہیں؟" "آپ کس سے بات کرنی چاہتے ہیں؟" "آپ کون صاحب ہیں؟" "آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" اس کے بعد جب مہارت ہو گئی اور تجربہ بھی بڑھا۔ تو میں نے یہ کہنا شروع کیا۔ میں حسن نظامی ہوں۔ نمبر ۲۱۳۲ سے بولتا ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں؟

ٹیلیفون میں بات کرنے کا ہنر یہ ہے۔ کہ جب کسی کو ٹیلیفون دیا جائے تو پہلے اپنا نام و نمبر بتا دینا چاہیئے۔ کیونکہ بعض اوقات بات کرتے کرتے کرنٹ جاتا رہتا ہے۔ اور نمبر بتانے کے سبب سامنے والا ٹیلیفون کے دفتر کو اطلاع دے کر ٹیلیفون درست کرا لیتا ہے۔ اور نمبر بتانے کا یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ جس شخص سے بات کرنی ہو اور وہ ٹیلیفون پر موجود نہ ہو۔ تو اس کا نوکر نمبر لکھ لیگا۔ یا اپنے مالک سے جا کر کہہ دیگا۔ کہ فلاں نمبر سے فلاں شخص بات کرنی چاہتے ہیں۔

ایسے ہی جس شخص سے بات کرنی ہو۔ اور اس کی آواز اگر پہچانی نہ جائے یا وہ ناواقف ہو تو اُس سے بھی اُس کا نام اور نمبر پوچھ لینا چاہیئے۔ مگر مجھے رات دن ایسے احمقوں سے سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ اور اپنا نام اور نمبر نہیں بتلاتے۔ صرف یہ پوچھتے ہیں کہ خواجہ صاحب کہاں ہیں۔ اور جب ان سے ان کا نام اور نمبر پوچھا جائے تو خفا ہوتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں سے بات نہیں کرتا۔ اور ٹیلیفون بند کر دیتا ہوں۔

ٹیلیفون میں مختصر بات کرنی چاہیئے۔ مجھ سے بعض لوگ ٹیلیفون کے ذریعہ مسائل کی تحقیقات کرتے ہیں۔ اور جب میں ان سے کم فرصتی کا عذر کرتا ہوں تو خفا ہوتے ہیں۔ اور ہر روز ایسے احمقوں سے سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ جو میرا وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔

انگریز ٹیلیفون میں زیادہ دیر تک بات نہیں کرتے۔ جب وہ کسی کو ٹیلیفون دیتے ہیں تو کہتے ہیں "میں ڈاسن ہوں مسٹن سے بات کرنی چاہتا ہوں" مسٹن جواب میں کہتا ہے "اسپیکنگ" (مسٹن بول رہا ہے) یا "مسٹن ہیر" (مسٹن موجود ہے) اور اس کے بعد مختصر لفظوں میں وہ اپنا مطلب بیان کر دیتا ہے۔ مگر ہم لوگ ایک ایک گھنٹہ تک فضول باتیں کرتے رہتے ہیں۔ مسٹر محمد علی مرحوم بھی باوجود اعلیٰ تعلیمیافتہ ہونے اور بے مثل انگریزی لکھنے کے ٹیلیفون میں بات کرتے تھے تو ایک ایک گھنٹہ تک بولتے رہتے تھے۔ اور بالکل فضول باتیں کرتے تھے۔ ایکدفعہ انہوں نے مجھ سے باتیں شروع کیں تو ۴۵ منٹ تک بولتے رہے۔ حالانکہ وہ بات صرف ایک منٹ کی تھی۔

حیدرآباد میں دیکھا ہے۔ کہ امیروں کے مکانوں پر یا بڑے دفتروں میں ٹیلیفون پر اردلی مقرر ہوتے ہیں اور وہ ہر شخص کا پیغام لکھ دیتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود میں نے ہر جگہ غور کر کے دیکھا۔ کہ ٹیلیفون کے اردلی بہت ناسمجھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کو ٹیلیفون میں بات کرنیکی تعلیم نہیں دیجاتی۔ اور نہ انکی قابلیت کا کوئی معیار مقرر کیا گیا ہے اس واسطے جب کسی شائستہ آدمی کا ان اردلیوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ تو بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں یہ اردلی بات سمجھتے ہی نہیں کتنا ہی سمجھاؤ ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

حیدرآباد میں ایک مختصر لفظ مجھے بہت اچھا معلوم ہوا گھنٹی ہوتے ہی مخاطب پوچھتا ہے "کہاں سے" لیکن اس سے بھی زیادہ اچھا لفظ میں نے مقرر کیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں (اگر کوئی اجنبی مخاطب ہو تو) کون صاحب کس نمبر سے؟ مگر بہت کم اس شائستہ سوال کا شائستہ جواب ملتا ہے اور عموماً یہی کہا جاتا ہے "تم کون" یا "اور میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ یہ بتاؤ خواجہ صاحب کہاں ہیں؟ ان کو ٹیلیفون پر بلاؤ" جب میں کہتا ہوں، جبتک آپ اپنا

نام اور کام نہ بتائیں گے۔ تو خواجہ صاحب آپ سے بات نہیں کریں گے۔ یہ کہکر ٹیلیفون بند کردیتا ہوں۔ مگر وہ شخص بار بار گھنٹیاں دیتا ہے اور پریشان کرتا ہے پس اگر میں اپنی زندگی کی روزانہ کی مصیبتوں کو شمار کرنا چاہوں تو ٹیلیفون کی مصیبت سب سے بڑھی ہوئی ثابت ہوگی۔

اگر مجھ سے گورنمنٹ ہند دریافت کرے کہ آئندہ ہندوستان کی وزارتیں کن لوگوں کو دیجائیں؟ تو میں جواب دوں (۱) جنکو ٹیلیفون میں بات کرنی آتی ہو۔ اور (۲) جو پان کھاتے ہوں کیونکہ پان کھانے والا زیادہ دیر تک دماغ نہیں چاٹتا یعنی بہت بات نہیں کرتا (۳) اور جس کا اپنی بیوی سے جھگڑا نہ رہتا ہو۔ (۴) اور جو رات کو جلدی سوتا ہو۔ اور سویرے جلدی بیدار ہوتا ہو۔ (۵) اور جس کو زور سے ڈکار لینے کی عادت نہ ہو۔ (۶) جو پاٹ پر پاخانہ کرنا جانتا ہو۔ (۷) اور جو بدخط نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب صفات وزرا کے لئے بہت ضروری ہیں۔

لاکھوں بی اے ایم اے

بیس بیس روپے کی نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ مگر میں نے کسی بی اے ایم اے کو بھی ایسا نہیں دیکھا (سوائے مخصوص مثالوں کے) جو اپنی اس کمی کو محسوس کرتا ہو۔ کہ کالج کی ادھوری تعلیم نے اسکو اچھی سمجھ اور قوت رائے اور قوت تصور اور معاملہ فہمی سے محروم کردیا ہے اور ترجمہ کرنیکا فن تو وہ جانتے ہی نہیں نہ اسکی کوشش کرتے ہیں بریلوی صاحب میں یہ خوبی ہے۔ کہ وہ اس نکتہ کو جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ ترجمہ کے فن میں دوسروں سے فائق ہیں۔ اور میں نے بھی ان کو اس کام کے لئے اسی لئے چنا ہے۔

حیدرآباد کے لائق انجنیر

آج مولوی نظام الدین صاحب انجنیر حیدرآباد ملنے آئے تھے انھوں نے سیمنٹ کی عجیب وغریب چیزیں بنائی ہیں۔ انھوں نے سیمنٹ کا فلش پاخانہ ایسا عمدہ بنایا ہے۔ جو ولایتی پاخانوں سے کئی درجہ زیادہ مفید اور آسان اور ارزاں ہے۔ ان کے بنائے ہوئے پاخانہ میں ٹنکی سے پانی لینے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ ایک بڑے برتن میں پانی بھر کر ڈالدیا جائے تو پاٹ صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس میں پانی بھی بھرا ہوا نہیں رہتا۔ ولایتی پاخانوں میں یہ عیب بہت برا ہے کہ پانی ہر وقت بھرا رہتا ہے۔ اور ناپاک چھینٹیں آتی ہیں۔ مولوی نظام الدین صاحب کا بنایا ہوا پاخانہ قیمت میں بھی بہت کم ہے یعنی صرف چھتیس روپے میں آتا ہے۔

قبر کا پٹاؤ

مولانا نے ایک اور چیز بھی ایجاد کی ہے۔ کہ قبروں کے اندر کا چوکھٹہ سیمنٹ کا بنایا ہے نیچے کی تہ کچی مٹی کی ہوتی ہے اور چاروں طرف سیمنٹ کی سلیں۔ اور اوپر کا ڈھکنا بھی سیمنٹ کا۔ یہ چوکھٹہ اٹھارہ روپے میں تیار ہو جاتا ہے۔ اس چوکھٹے کے سبب جانور مردے کو خراب نہیں کرسکتے۔ اور قبر کے دھس جانیکا ڈر بھی نہیں رہتا۔

پاؤ گھنٹہ کا خرچ

میں کھانے کے بعد کلی اور خلال کرنے میں پورا پاؤ گھنٹہ خرچ کرتا ہوں۔ کیونکہ پہلے دیر تک کلیاں کرتا ہوں۔ جب سب ریزے صاف ہو جاتے ہیں تب کھجور کے سوکھے تنکے سے دانت کے روزنوں میں خلال کرتا ہوں۔ اور خلال کے بعد پھر سات کلیاں اور کرتا ہوں۔ پان کھانے کی وجہ سے دانتوں کی ریخوں میں اس کوشش کے باوجود ریزے لگے رہ جاتے ہیں۔ تو آئینہ ہاتھ میں لے کر تنکے سے سب ریخوں کو صاف کرتا ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ساٹھ برس کی عمر میں میرے دانت مضبوط ہیں۔ اور اب تک کوئی دانت ہلا بھی نہیں ہے۔ اگرچہ میں پان بہت کثرت سے کھاتا ہوں۔ میرے والد کے دانت بھی انتقال کیوقت تک بہت مضبوط تھے۔ لیکن ان کا انتقال ۵۰ برس کی عمر میں ہوگیا تھا۔ میرے دادا کا انتقال ۸۰ برس کی عمر میں ہوا تھا۔ مگر ان کے دانت بھی آخر تک سب قائم تھے حالانکہ وہ گوشت بہت زیادہ کھاتے تھے۔ یعنی روزانہ شکار کو جاتے تھے۔ اور اکیلے ایک ہرن بھون کر کھا جاتے تھے اور صبح کے وقت دو سیر کھچڑی اور سیر بھر گھی کا ناشتہ کرتے تھے۔ اور سردی کے موسم میں بھی رات کو دو بجے باؤلی کے ٹھنڈے پانی میں جاکر نہاتے تھے۔ اور ایک چادر اوڑھ کر درگاہ کے سامنے کھلی ہوا میں بیٹھ کر ذکر جہر کیا کرتے تھے۔

قرول باغ کی گلیوں کے نام

میں نے اپنی بیماری کے زمانہ میں سنا تھا۔ کہ آجکل قرول باغ کی گلیوں کے نام رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے ایک صاحب نے مجھ سے خواہش کی کہ ان گلیوں کے عام فہم اور مختصر ادبی نام تجویز کردیجئے۔ میں نے کہا صحت درست ہو جائے تو نام تجویز کردوں گا۔

یکایک اس بیماری کے زمانہ میں مقامی اخباروں سے معلوم ہوا۔ کہ گلیوں کے نام گذشتہ زمانہ کے ممبران میونسپل کمیٹی کے ناموں پر رکھدیئے گئے اور تختیاں بھی گلیوں پر لگادی گئیں۔ اور میونسپل کمیٹی کے ایک جلسہ میں قرول باغ کے باشندوں نے ایک رزولیوشن بھی پیش کیا جسمیں گلیوں کے مذکورہ ناموں پر اعتراض کیا گیا تھا۔ مگر کمیٹی میں اس تجویز پر مباحثہ ہونے کے بعد قرار پایا کہ چونکہ یہ نام گذشتہ کسی جلسہ میں منظور ہو چکے ہیں اور تختیاں لکھی جا چکی ہیں۔ اس واسطے اب یہ تجویز تبدیل نہیں ہو سکتی۔

میں نے قرول باغ کے باشندوں کی تحریر کا ترجمہ سنا تو مجھے وہ تجویز بہت معقول معلوم ہوتی۔ اس میں لکھا تھا کہ گلیوں کے نام بہت طویل ہیں۔ مثلاً ایک گلی کا نام ہے "گلی مسٹر ظہیر الدین شمسی" یا مثلاً ایک گلی کا نام ہے۔ گلی خاں صاحب غلام محمد حسن خاں" یا گلی سیٹھ لچھمی نرائن اگروریہ" وغیرہ۔ یہ

۳۱۹

نام ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص باہر سے قرول باغ کی کسی گلی کے پتہ پر تار بھیجے تو پانچ چھ الفاظ کی اجرت تو محض گلی کے لمبے لمبے نام کے سبب دینی پڑ جائیگی بہرحال مجھے یہ معلوم کرکے بہت حیرت ہوئی کہ دہلی میونسپل کمیٹی نے قرول باغ کے باشندوں کی اس معقول درخواست کو رد کر دیا۔ اور اپنے نامعقول اور مہمل اور غیر ادبی فیصلہ کو بحال رکھا یعنی گلیوں کے نام بھی بحال رہے جو اوپر مذکور ہوئے لاہور کے اخبار انقلاب کو خبر ہوگی تو وہ دہلی کے ہندو مسلمان ممبران میونسپل کمیٹی کے ادبی ذوق کی خوب ہنسی اڑائیگا۔ اور میر، اسکو اس مضحکہ میں حق بجانب سمجھیگا نئی دہلی میں اسوکا روڈ۔ اکبر روڈ۔ اورنگ زیب روڈ۔ کرزن روڈ یا ن سنگھ روڈ، بہت سی سڑکیں اشخاص کے ناموں پر ہیں۔ لیکن کسی میں مسٹر یا خطاب درج نہیں ہے۔ کیا دہلی کے ممبران میونسپل کمیٹی راجہ اسوکا، اور راجہ مان سنگھہ۔ اور شہنشاہ اکبر و شاہجہاں و اورنگ زیب اور لارڈ کرزن اور لارڈ منٹو اور لارڈ ہارڈنگ سے بھی بڑھے ہوئے ہیں جو گلیوں کے ناموں میں سیٹھ اور مسٹر اور خان صاحب کا لکھنا بھی ضروری سمجھا گیا۔ اول تو یہ اصول ہی غلط ہے کہ ممبران کمیٹی کے ناموں پر گلیوں کے نام رکھے جائیں اور اگر اس کے بغیر ممبروں کی شہرت طلبی کی پیاس نہیں بجھہ سکتی تھی تو مختصر نام کافی تھے۔ مثلاً مسٹر ظہیر الدین شمسی کی جگہ شمسی گلی اور سیٹھ لچھمی نرائن گڈودیہ کی جگہ گڈودیہ گلی لکھنا کافی تھا۔ اور اگر نام ہی لکھنے تھے تو دہلی کے پرانے بزرگوں کے نام ہونے چاہیئں تھے۔ مثلاً واصل گلی۔ اجمل گلی۔ غالب گلی۔ ذوق گلی۔ پیارے لال گلی وغیرہ اور سب سے زیادہ تو اس معاملہ میں باشندگان قرول باغ کی مرضی کو ملحوظ رکھنا ضروری تھا۔ مگر کس کی مجال ہے۔ جو ممبران میونسپل کمیٹی دہلی کی روشن دماغی کے خلاف کچھہ بھی چون وچرا کرسکے۔ اگر وہ لوگ ان ناموں کے ساتھہ ان کے گھروں کے پتے بھی تختیوں میں درج کر دیتے تو قرول باغ والے کیا کرسکتے تھے۔ کیونکہ ممبر آخر ممبر ہی ہوتا ہے جس کو فادر آف سٹی یعنی شہروں کا باوا کہا جاتا ہے جس شہر کی میونسپل کمیٹی کے ممبر اپنے بچوں کے نام مولوی صاحب یا جوتشی سے دریافت کرکے رکھتے ہوں اور خود ان کو نام رکھنے کی لیاقت نہ ہو وہ گلیوں کے کیا خاک نام رکھیں گے۔

یہ لوگ ادبی نام رکھتے بھی تو گلی بوستان خیال اور گلی داستان امیر حمزہ کے سوا اور کوئی نام ان کے ذہن میں نہ آتا۔

جنگ یورپ کی قرآن مجید میں خبر

قرآن مجید کی آیت يُفْسِدُوْنَ فِى الاَرْضِ (فساد کریں گے زمین میں) سے ۱۳۳۲ھ ہجری نکلتے ہیں۔ اور اسی میں یورپ کی لڑائی شروع ہوئی تھی۔ اور عیسوی تاریخ اس آیت سے نکلتی ہے۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔ (تم میں سے بعض دوسرے بعض لوگوں کے دشمن ہیں) اس سے ۱۹۱۴ء عیسوی تاریخ نکلتی ہے۔ اور لارڈ کچنر کی غرقابی کی تاریخ اس آیت سے نکلتی ہے۔ وحال بینھما الموج فکان من المغرقین۔ (اور حائل ہوگئی ان کے اطراف میں دریا کی لہر پس وہ اس میں ڈوب گئے) کان کی ضمیر ھو کو شامل کرکے اس آیت سے ۱۹۱۶ء عیسوی نکلتے ہیں۔ اور یہی سنہ لارڈ کچنر کی غرقابی کے تھے۔

مسجد شہید گنج کی تاریخ

میں نے حافظ صاحب سے کہا مسجد شہید گنج کی تاریخ بھی قرآن مجید سے نکالئے تو انہوں نے یہ آیت پیش کی۔ ماکان للمشرکین ان یعمروا مسٰجد اللہ (مشرکین سے کہاں ہوسکتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی تعمیر کرائیں) اس آیت سے ۱۳۴۴ فصلی الٰہی سنہ نکلتا ہے۔ جو آجکل چل رہا ہے۔

میر القاہر

میں نے حافظ صاحب سے کہا۔ قرآن مجید میں سورہ تبت یوں شروع ہوتی ہے۔ تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (ٹوٹے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور ٹوٹے) میں نے کہا۔

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹنے کا ذکر تَبَّتْ کے لفظ میں آگیا تھا۔ پھر یہ دوسرا تَبَّ کیسا ہے؟ اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹنے کے بعد وَتَبَّ کہکر کسی اور کے ہاتھ ٹوٹنے کی نسبت کہنا چاہتا تھا۔ مگر اسکا نام مخفی رکھا اگر آپ اس آیت کے اعداد نکالیں تو شاید وَتَبَّ کے بعد سکھہ کا لفظ ملانے سے مسجد شہید گنج کی تاریخ نکل آئے۔ حافظ صاحب نے حساب کرکے کہا۔ کہ لفظ کے عدد بڑھ جاتے ہیں۔ اگر وَتَبَّ کے بعد يَدَ هُنُوْدٍ بڑھا دیا جائے۔ تو پورے فقرہ کے اعداد ۱۳۵۴ھ نکل آئیں گے۔ اور اس وقت اس آیت کے معنی یہ ہونگے کہ ٹوٹے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹا ہاتھ ہندوؤں کا۔ میں نے کہا سکھہ ہندو قوم سے نکلے ہیں۔ اور ان کی جنگجوئی کے سبب ہندو ان کو اپنا ہاتھ سمجھتے ہیں اور اس ہاتھ نے خدا کی مسجد اور خدا کے ایک ولی کا مزار توڑ ڈالا ہے۔ اور جس طرح رسول اللہ کے چچا ابولہب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا۔ تَبًّا لَّكَ يَدَاكَ (تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹیں) تو اس کے انتقام میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی۔ کہ ٹوٹیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹا۔ آخری لفظ "اور ٹوٹا" کے بعد يَدَ هُنُوْدٍ ملا دیا جائے تو معنی ہو جائیں گے۔ اور ٹوٹا ہاتھ ہندوؤں کا۔ پس یہ جیز بشارت ہے اس بات کی کہ سکھہ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مغلوب ہونگے۔ اور ان کو مسجد اور مزار کے توڑنے کی سزا خدا کی عدالت سے ملیگی۔ کیونکہ اصلی عدالت بس خدا کی ہے۔ اور سب عدالتیں اسکے سامنے ہیچ ہیں۔

باورچی خانہ کی اصلاح

اکثر گھروں میں میاں بیوی کی لڑائی اس بات پر ہوا کرتی ہے۔ کہ دال سالن میں نمک مرچ تیز یا کم کیوں ہے۔ مجھے بھی یہ تکلیف رہتی ہے مگر میں اس بات پر لڑتا نہیں کیونکہ عورتیں اس میں بے قصور ہوتی ہیں۔ اور ہندوستان کے ہر باورچیخانہ میں ہاتھ کے انداز سے نمک ڈالا جاتا ہے۔ وزن مقررہ نہیں ہوتا۔ اور یہ رواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھا۔ کیونکہ نمک چکھنے کا ذکر اکثر حدیثوں میں آتا ہے۔

لہذا تعلیمیافتہ عورتوں کو چاہئے۔ کہ وہ روزانہ اس کا تجربہ کیا کریں۔ کہ سیر بھر سالن میں کے ماشہ نمک ٹھیک ہوتا ہے۔ اور پھر اتنے ہی وزن کے نپا لے بنا لئے جائیں۔ اور نمک پسا ہوا رکھا جائے۔ کیونکہ نمک کی ڈلیاں ہوں گی۔ تو نپانہ میں وزن ٹھیک نہیں رہیگا۔

بہر حال ہندوستانی جب تک کام لینے کے ہنر نہیں سیکھیں گے۔ ان کے کاروبار ترقی کریں گے نہ ان کے دفتروں کا کام درست ہوگا۔ نہ ان کے گھروں میں کفایت شعاری ہو سکے گی۔

بہت سے نوکر فضول ہیں

میں نے بعض ہندوستانی امیروں کے ہاں دیکھا۔ کہ ہر کام کے لئے ایک ایک دو دو نوکر ہیں۔ پھر ان کے گھر کا انتظام خراب ہے۔ اور بعض نئی روشنی کے امیروں کو دیکھا۔ کہ انکے ہاں سارے گھر میں ایک یا دو نوکروں سے زیادہ نہ تھے۔ مگر انتظام بہت عمدہ تھا۔

اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ بہت سے نوکروں والے کام لینا نہ جانتے تھے۔ اور کم نوکر والے کام لینا جانتے تھے۔

ذاتی تجربہ

میرے اندر رحم اور مروت ہے۔ اور نوکروں پر سختی کرنے کی عادت نہیں ہے۔ اسلئے میرے ہاں باوجود نوکروں کی کثرت کے ہر چیز بے سلیقہ معلوم ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے۔ کہ صبح اٹھتے ہی نوکروں کو کام بتا دیا جائے اور ہر ایک نوکر کو ایک ایک کام کا ذمہ دار کر دیا جائے۔ اور پھر کام ختم ہونے کے بعد جانچ پڑتال کر لی جائے۔ کہ کس نوکر نے بتلانے کیموافق کام ٹھیک کیا۔ اور کس نے غلط کیا۔ جس نے ٹھیک کیا ہو اس کو انعام دینا چاہیئے تاکہ دوسروں کو بھی ٹھیک کام کرنے کی ترغیب ہو۔

خلاصہ

مطلب یہ ہے کہ نوکر اس درجہ کاہل اور لاپروا ہوتے ہیں کہ ہر وقت اور ہر روز ان کے کاموں کی جانچ پڑتال ہونی چاہیئے گھر کی ماماؤں کے کام اپنی لڑکیوں کی نگرانی میں دیدئے جائیں۔ تاکہ لڑکیاں کام لینے میں ماہر ہوں۔ یہ لڑکیوں کے لئے بے حد ضروری ترتیب ہے۔ جس سے سب ہندوستانی غافل ہوتے ہیں۔

بے جان کا نکاح

آج میری لڑکی کوثر بانو اور سید ابن عربی کی لڑکی صادقہ بانو بالاخانہ پر میرے پاس آئیں۔ کوثر کے ہاتھ میں گڈا تھا اور صادقہ کے ہاتھ میں گڑیا تھی۔ اور دونوں کے سہرے بندھے ہوئے تھے۔ کوثر نے کہا "میرے بیٹے کا نکاح پڑھا دیجئے۔ میں نے کہا کیوں بی صادقہ تم اپنی گڑیا کا کوثر کے گڈے سے نکاح پڑھانیکی اجازت دیتی ہو؟ صادقہ نے کہا "ہاں" تب میں نے کہا "محمد جرکی بیندی گلاب کا پھول۔ کیوں میاں گڈے تمہیں گڑیا قبول؟ اس کے بعد میں نے خود ہی کہا "قبول قبول قبول" پھر دونوں کو مبارکباد دی۔ اور منیم جی (حسین) کے نام دو ہنڈیاں لکھیں کہ میری طرف سے دونوں دولہا دلہن کو دو دو آنے دیدینا۔

حضرت عائشہؓ کی گڑیاں

پھر میں نے سب بچوں کو سنایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی گڑیوں کے کھیل کا شوق تھا۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں تو اپنی گڑیاں بھی ساتھ لائی تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہ کیا۔

پینے کے پانی کی خرابی

آجکل موسم بدل رہا ہے ہر گھر میں بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ میرے گھر میں میں بیمار ہوں۔ روحہ کو بخار ہے۔ علی کو بخار ہے۔ اور خواجہ بانو بھی علیل ہیں۔ مگر ہم میں سے کسی کو یہ محسوس نہیں ہوتا۔ کہ ان بیماریوں کی اصلی وجہ کیا ہے۔ آج میں نے خواجہ بانو سے کہا۔ کہ پینے کا پانی خراب ہے۔ لوہے کے نلوں کے ذریعہ پانی تقسیم ہوتا ہے اور لوہے کے زنگ میں زہر ہوتا ہے۔ لہذا اس پانی کو جوش دیکر اور صاف کر کے پینا چاہیئے۔ اور ممکن ہو تو کنوئیں صاف کرائے جائیں اور ان کا پانی پیا جائے۔ اور نلوں کا پانی سب ہندو مسلمان چھوڑ دیں۔ کہ ساری تباہی اور بربادی اور بیماریاں اس پانی کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں میونسپل کمیٹیاں پبلک کو مجبور کر کے کنوئیں بند کرا دیتی ہیں۔ اور نلوں کا پانی پینے کے لئے مجبور کرتیں ہیں۔ مگر پانی کا مسئلہ ایسا ہے۔ کہ اس میں نہ ہم کسی حکومت کی اطاعت کر سکتے ہیں۔ نہ کسی کمیٹی کی۔ بلکہ ہمیں خود اپنے نفع نقصان کو سمجھنا چاہیئے ہم غذا میں بیدریغ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن پانی کے لئے کچھ بھی خرچ کرنا نہیں چاہتے ہمارے گھروں میں کئی کئی برس کے پرانے مٹی کے مٹکے رکھے رہتے ہیں جن کی صفائی کبھی نہیں ہوتی۔ اور جن کا تازہ باسی پانی ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ اور اس پانی میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ اور ہم ان کیڑوں کو آنکھیں بند کر کے پیتے رہتے

ہیں۔ اور اسی سے ٹائی فائیڈ (موتی جھرہ) اور پیچش اور ہیضہ اور ملیریا اور نمونیہ وغیرہ بیماریاں ہمکو گھیرے رہتی ہیں۔

کونسی تجارت کی جائے

بیوپار شروع کرنے سے پہلے یہ اصول پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جس چیز کی ضرورت ہر قوم اور ہر مذہب اور ہر طبقہ کو ہوتی ہے۔ جیساکہ کپڑے کا بیوپار ہے یا جوتی کا بیوپار ہے۔ یا ٹوپی کا بیوپار ہے۔ یا کھانے پینے کی چیزوں کا بیوپار ہے وہ زیادہ فائدہ بخش ہوتا ہے۔ مگر اس میں یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ لباس اور خوراک کی تھوک تجارت مسلمانوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ سوائے ساحلی مقامات کے جہاں میمن اور خوجے اور بوہرے اور عرب اور برمی مسلمان غلہ اور کپڑہ کا تھوک بیوپار کرتے ہیں۔ باقی تمام ہندوستان کے اندرونی علاقوں میں کپڑہ اور غلہ کا تھوک کام ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے اور ان سے میل جول کئے بغیر کوئی خوردہ فروشی کپڑہ اور غلہ کی نہیں چل سکتی کیونکہ اس بیوپار میں نفع بہت تھوڑا ہوتا ہے اور بکری بہت زیادہ ہوتی ہے اور تھوک فروش بیوپاری اپنے ہم قوم اور ہم مذہب بیوپاریوں کی رعایت کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اس میدان میں ترقی نہیں کرنے دیتے۔

اس مشترک اور بڑے بیوپار کے بعد برتن اور روزمرہ کی ضروریات کی چیزوں کا بیوپار ہے مگر وہ کپڑے کی طرح سب کا سب یورپ اور امریکہ اور جاپان کے ہاتھ میں چلا گیا ہے۔ اور ہندوستانیوں کے ہاتھ میں اس کی صرف کمیشن رہ گئی ہے۔

اس کمیشن کے کاروبار میں بھی پنجابی مسلمان جو تین سو برس پہلے ہندو کھتریوں سے اسلام میں آئے ہیں سب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں اور دہلی، کانپور، کلکتہ، لکھنؤ، لاہور وغیرہ میں انکی دکانیں ہیں۔

چاندی سونے اور زیورات اور بڑھیا آرائش کی تجارت بہت محدود ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے گاہک صرف امیر ہوتے ہیں اور آجکل کے امیر یا انگریزی دکانوں کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور یا ان کے خریدار بن جاتے ہیں جنکے ایجنٹ امیروں کے نوکروں کو رشوت دے کر اپنا طرفدار بنا لیں۔

ایک ہزار پونڈ

ایک دوا فروش یورپین کمپنی نے کسی اشتہار نویس کو تین لفظ کا اشتہار لکھنے کے صلہ میں ایکہزار پونڈ اجرت دی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ کم الفاظ میں بڑا اشتہار لکھنا بہت مشکل کام ہے۔ مگر خدا نے ہندوستان بھر میں صرف مجھے یہ نعمت دی ہے کہ میں بڑے سے بڑے مضمون کو کم سے کم الفاظ میں ادا کر سکتا ہوں اگرچہ یہ خداداد بات ہے سیکھنے سے بمشکل آتی ہے۔ تاہم میں چاہتا ہوں کہ حسین اس ہنر کو سیکھے۔ چنانچہ آج میں نے اس سے چند ایسے ہی اشتہارات لکھوائے۔ اور مختصر اشتہار لکھ سکنے کا ہنر بھی اس کو بتایا۔

٣٢٢

بیکار چیز کو کام میں لانا

پہلے ہندوستان میں بیکار چیزوں سے فائدہ اٹھانیکا کسی کو بھی خیال نہ تھا۔ چنانچہ لاکھوں من ہڈیاں جنگل میں پڑی سڑا کرتی تھیں۔ مگر انگریزوں نے ان کو کام میں لے کر لاکھوں اشرفیاں کما لیں۔ یورپ میں کوڑے کرکٹ اور پھلوں کے چھلکوں سے بھی روپیہ کمایا جاتا ہے۔ مگر ہم لوگ کمائی کی چیزوں کو سوچتے ہی نہیں۔ جو نوکری کے پیچھے پڑا ہے وہ سوائے نوکری کے اور کسی چیز کو نہیں سوچتا۔ جو تجارت کے پیچھے پڑا ہے اس کو بس ایک ہی مقررہ تجارت کے سوا دوسری کسی چیز کا خیال نہیں آتا۔ میری کامیابی کا راز یہ ہے کہ میں ہر چیز پر غور کرتا ہوں۔ اور بیکار چیزوں سے فائدہ اٹھانے کے طریقے سوچتا رہتا ہوں۔ اور خدا مجھے راستہ بتاتا رہتا ہے۔

سوچنے کی ضرورت ہے

لارڈ کرزن کے خسر ایک امریکن کروڑپتی تھے۔ انھوں نے اپنی لڑکی کی شادی کے وقت چند سوالات کے جواب میں کہا تھا۔ کہ میں غریب آدمی تھا میرے کروڑپتی بن جانیکا راز محض یہ ہے کہ میں اپنی تجارت کی ترقی کے لئے ہمیشہ نئے نئے پہلو سوچتا رہتا تھا۔

بس ہندوستانی تاجر بھی اگر اپنے کاروبار کی ترقیوں کے لئے نئے پہلوؤں کو سوچا کریں تو وہ بھی سب کے سب مالا مال ہو سکتے ہیں۔

اپنڈی سائٹس کا علاج

آج واحدی صاحب نے ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع دی۔ کہ ان کی منجھلی لڑکی رابعہ جو سولہ برس کی ہے۔ اپنڈی سائٹس کے مرض میں مبتلا تھی۔ اور سب عورت مرد ڈاکٹر اپریشن ہی کو اس کا علاج قرار دیتے تھے۔ اور اس کا اپریشن ۹۵ فی صدی مہلک ثابت ہوا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی ہدایت کے بموجب لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کا علاج شروع کیا جس کے اثر سے تین روز کے اندر حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ اور جو دورہ چار چار گھنٹے مرغ بسمل کی طرح لڑکی کو تڑپایا کرتا تھا وہ رتی بھر دوا کھلانے سے فوراً دور ہوگیا۔ اور میں سچے یقین کیساتھ آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ حکیم نابینا صاحب اپنڈی سائٹس کا بغیر اپریشن کے بے مثل علاج کر سکتے ہیں۔ اور ہر مرض ان کی دوا سے اچھا ہو سکتا ہے۔

کھانے کے بعد کلی

نئی روشنی والے تو کھانے کے بعد کلی کرنا عیب سمجھتے ہیں۔ اور اسی واسطے وہ سب ہمیشہ دانتوں کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ مگر پرانی روشنی والے بھی ایسی کلی کرتے ہیں۔ کہ اس کا کرنا نہ کرنا برابر ہو جاتا ہے یعنی وہ اسطرح کلی نہیں کرتے

کہ دانتوں کے اوپر سے اور مسوڑوں کے اندر سے غذا کے ریزے دور ہو جائیں اور دانتوں کے اندر سے گوشت کی بوٹیاں اور غذا کے ریزے نکالنے کا تو کسی کو بھی خیال نہیں ہوتا۔ کھانے کے بہت دیر بعد خلال کرتے ہیں۔ اور بعضے بے تمیز تو دانتوں کی نکلی ہوئی بوٹیوں کو بھی کھا جاتے ہیں۔ حالانکہ دانتوں کے اندر گوشت خورے (پائیوریا) کا زہر چھپا رہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بہت غلیظ اور مکروہ بھی ہے

نیا میدان

ہندوستان میں بیشمار تجارتیں ایسی ہیں۔ کہ ابھی تک کسی نے فروغ نہیں دیا۔ اگر تعلیمیافتہ لوگ آجکل کی بے روزگاری کے زمانہ میں جب کہ بی۔ اے پاس نوجوانوں کو چپراسی کی جگہ بھی نہیں ملتی۔ نئی نئی تجارتوں پر غور کرنا شروع کریں۔ تو ان کے لئے بہت سے نئے تجارتی میدان پیدا ہو جائیں۔ مگر ہندوستانیوں کی تو یہ حالت ہے۔ کہ دوسروں کی سوچی ہوئی اور پیدا کی ہوئی تجارتوں کی طرف تقلیدی نظر ڈالتے ہیں۔ خود اپنے لئے نیا میدان پیدا نہیں کرتے،

خالد میاں کی بسم اللہ

عزالی خاں کے برادرزادہ اور منشی عبدالحمید خاں

ایڈیٹر رسالہ مولوی کے فرزند خالد میاں کی بسم اللہ ہوئی تھی عزالی خاں بہت سی طشتریاں رومالوں میں بندھی ہوئی لائے تھے جن کے اندر حلوا سوہن تھا اور خالد میاں کی ایک مطبوعہ تصویر بھی حلوہ سوہن کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔ خالد میاں کے والد نے تسمیہ خوانی کی رسم میں کسی کو نہیں بلایا تاکہ لین دین کی رسم نہ ہو۔ اور میں اس کو بہت مفید سمجھتا ہوں۔ اگرچہ لین دین کی رسمیں اس لحاظ سے مفید سمجھی جاتی ہیں کہ ان سے آپس میں محبت بڑھتی ہے اور تقریبات کے وقت صاحب تقریب کو معقول رقمیں ملجاتی ہیں اور شادیوں کے اخراجات گراں نہیں معلوم ہوتے۔ لیکن تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جتنی رقمیں قرابت داروں اور دوستوں کیطرف سے آتی ہیں اس سے بہت زیادہ رقمیں دعوتوں میں خرچ کر دیجاتی ہیں۔ اگر شادی کرنے والے خرچ کم کریں تو لین دین کے ذریعہ ان کو یہ آمدنی مفید ہو۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ساری عمر دوسروں کی شادیوں میں اس توقع سے خرچ کرتے رہتے ہیں کہ ہمارے ہاں کسی شادی کا وقت آئیگا تو جو کچھ ہم دیتے ہیں وہ وصول ہو جائیگا۔ اور ایسا ہوتا بھی ہے کہ وصول ہو جاتا ہے۔ لیکن وصول ہونے میں سو روپے اور خرچ کر دئے جاتے ہیں پانچسو روپے۔ سو روپے آمدنی ہو اور خرچ پچھتر روپے کئے جائیں۔ تب تو یہ لین دین کی رسم مفید ہو ورنہ بالکل فضول ہے۔ غریب مسلمانوں کی سب برادریوں میں نیوتہ کے نام سے یہ رسم جاری ہے مگر وہ بھی آمدنی سے پانچ حصہ زیادہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔

شکریہ اور شکوہ

میں منشی عبدالحمید خاں کو اور عزالی خاں کو مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ اور بہت سے حلوہ سوہن بھیجنے کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور شکوہ بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے طشتریاں اور حلوہ سوہن اور رومال بانٹنے کی فضولخرچی کیوں کی؟ ۔ خدا نے ان کو ماشاء اللہ بہت سے بچے دئیے ہیں۔ معمولی تقریبات میں وہ اتنا خرچ کریں گے تو لڑکیوں اور لڑکوں کی شادی میں اس سے زیادہ خرچ کرنا پڑے گا۔ میں نے تو خواجہ بانو کے مشورہ کے بعد فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں بہت ہی تھوڑے خرچ میں کروں گا۔ چنانچہ حسین کی شادی کے متعلق جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے پانچ روپے سے زیادہ خرچ نہیں کروں گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنے لڑکوں اور

۳۲۳

ان کی بیویوں کو ضروری اخراجات سے محروم کردوں گا یا لڑکیوں کو جہیز نہ دوں گا۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ شادی کی کوئی فضول خرچی نہ کروں گا ولیمہ کو سنت سمجھکر ہر شخص ادا کرنا چاہتا ہے لیکن خدا کے فرض ادا کرنے بھول جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولیمہ کی دعوتوں کی فضول خرچیاں سنت سمجھکر نہیں بلکہ محض نام و نمود کے لئے کیجاتی ہے۔ اور میں اپنی مثال سے دوسروں کو فضولخرچی سے بچانا چاہتا ہوں۔ میرا طریقہ یہ ہوگا کہ اپنے لڑکوں کی نسبت ایسی لڑکیوں سے کروں گا جن کے والدین اسبات پر راضی ہوں۔ کہ نہ برادری والوں کو بلائیں نہ دعوت کریں نہ جہیز دیں بلکہ لڑکیوں کا جو حصہ اور حق دنیا ہو وہ خاموشی کے ساتھ اپنی لڑکی کو نقدی کی صورت میں دیدیں۔ تاکہ لڑکی اپنے شوہر کے ہاں جاکر اپنی پسند اور ضرورت کے موافق خود زیور اور لباس بنالے۔ مگر یہ روپیہ لڑکوں کی ملکیت نہ ہو۔ اسیطرح میں اپنی لڑکیوں کے ساتھ بھی برتاؤ کرونگا۔ اس لئے میرے ہر لڑکے اور لڑکی کی شادی میں پانچ روپے سے زیادہ خرچ نہیں ہوں گے۔

منشی عبدالحمید خاں وغیرہ میرے خاص احباب میں سمجھے جاتے ہیں لیکن میں خاص احباب میں اسی کو سمجھونگا

کیمیا کا خاص نسخہ

میرے خاندان کے بزرگوں کو کیمیا بنانے کا شوق تھا۔ میرے دادا رات دن درگاہ شریف کے بائیں حجرۂ محراب بزرگ کے اوپر اپنے ایک کمبل پوش سالتھی کے رفاقت میں ایک چھپر میں بیٹھے کیمیا سازی کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ وہ چاندی بنانی جانتے تھے۔ میرے والد کو بھی اسکا شوق تھا۔ اور بڑے بھائی کو بھی۔ مگر مجھے کبھی اس کا شوق نہیں ہوا نہ میں نے کبھی کسی سے کیمیا کا نسخہ پوچھا اور نہ بنانے کی کوشش کی۔ البتہ میرے بڑے بھائی رات دن اسی خلجان میں رہتے تھے۔ جہاں کہیں سے کوئی نسخہ ملجاتا تھا اسکو ضرور آزمالتے تھے۔

میرے یہاں ایک قلمی کتاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضؒ کے استاد حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری رضؒ کی ہے جس میں انہوں نے خاص خاص اعمال اور خاص خاص نسخے لکھے ہیں۔ ان میں ایک نسخہ کیمیا بنانے کا بھی ہے اور بہت زیادہ مبالغہ اس نسخہ کی تعریف میں کیا گیا ہے۔ میں نے اپنے مرحوم بھائی سے ذکر کیا۔ انہوں نے یہ نسخہ بنانے کی تیاری شروع کردی۔ پہلے ایک تولہ پارہ سو دفعہ کپڑہ میں چھانا گیا۔ اس کے بعد آٹھ تولہ سالہ گندک ایک تولہ کھرل کی گئی۔ پھر وہ پارہ گندھک میں ڈالکر کھرل کیا گیا۔ پیستے پیستے پارہ اور گندک کی ایک ٹکڑی سی بن گئی تب بھینس کے گوشت کا تین سیر قیمہ منگایا گیا۔ اور اس میں وہ ٹکڑی دونوں ہاتھوں سے ملائی گئی۔ اور اس میں ایک گھنٹہ خرچ ہوا۔ ایک گھنٹہ میں پارہ اور گندک تمام قیمہ میں آمیز ہوگیا تب وہ قیمہ مٹی کی ایک ہانڈی میں بھرا گیا اور اسپر ایک چپنی ڈھک دی گئی۔ اور چپنی کے بیچ میں ایک چھوٹا سا سوراخ کردیا تاکہ اندر مکھیاں اور ہوا جاسکے۔ پھر وہ ہانڈی بالاخانہ کے ایک حصہ میں رکھدی گئی۔ چند روز میں وہ گوشت سڑا اور اس کی بدبو پھیلی چالیس دن کے بعد بدبو جاتی رہی۔ تو اس ہنڈیا کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ اس گوشت میں کیڑے پڑے تھے پہلے ان کیڑوں نے گوشت کو کھایا اور پھر بڑے کیڑوں نے چھوٹے کیڑوں کو کھایا یہانتک کہ کچھ موٹے موٹے کیڑے باقی رہ گئے۔ ان بچے ہوئے کیڑوں کو تانبے کے طباق میں نکال کر دھوپ میں رکھدیا گیا تمازت آفتاب سے وہ سب مرگئے۔ اور ان میں سے تیل نکل آیا۔ اس تیل کو ایک شیشی میں بھر دیا گیا۔ اور ایک مصنوعی پیسہ تیل میں تر کرکے کوئلوں کی آنچ میں رکھا گیا۔ پندرہ منٹ کے بعد پیسہ کو آگ سے باہر نکالا تو وہ پیسہ کندن سونے کیطرح دمک رہا تھا۔ میرے بھائی کی خوشی اسوقت دیکھنے کے قابل تھی۔ اور میں بھی باوجود اس کے کہ کیمیا سے بے اعتقاد تھا اس کامیابی سے حیران تھا۔ میں نے پیسہ کو ہاتھ میں لیکر بہت دیر تک دیکھا خالص سونا معلوم ہوتا تھا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے چھلنی سے پیسہ کو ملا تو ایک موٹا سنہری خول اتر گیا اور تانبہ کا پیسہ نکل آیا۔ وہ خول شاید دو رتی کا ہوگا۔ بھائی کو دیکھکر بہت مایوسی ہوئی۔ اور اس کے بعد انہوں نے اس تیل سے کئی بار تانبہ کے پتلے اور موٹے ٹکڑے تپائے مگر پھر کامیابی نہیں ہوئی۔ البتہ وہ تیل مقوی طلا ثابت ہوا اور مریضوں نے معقول قیمتیں دیکر خرید لیا۔

سچے موتی بنانیکا نسخہ

ایک صاحب نے مجھے سچے موتی بنانیکا نسخہ بتایا تھا مگر میں نے اس کو بھی کبھی نہیں بنایا کیونکہ میں ان چیزوں کا قائل نہیں ہوں۔ اور اپنی ذاتی محنت کی کمائی کو کیمیا اور دست غیب سمجھتا ہوں۔

موتی بنانیکا نسخہ یہ تھا کہ تولہ بھر چھوٹے سچے موتی جو دواؤں میں ڈالے جاتے ہیں چینی کے ایک پیالے میں ڈالے جائیں۔ اور ایک تولہ پیاز کا عرق اور ایک تولہ ادرک کا عرق موتیوں میں ڈالدیا جائے۔ اور سات روز تک پیالہ ڈھکا رکھا رہے۔ سات دن میں موتی گھل کر لعاب سا بن جائیں گے اس لعاب میں کاشغری سفیدا اتنا ملایا جائے کہ وہ لعاب گولیاں بننے کے قابل ہوجائے پھر اس کی بڑی بڑی گولیاں جو چنے سے دگنی ہوں خوب گول بنالی جائیں اور ان گولیوں کو تانبے کے تار میں پرولیا جائے۔ اور جب وہ سائے میں خشک ہوجائیں تو رہو مچھلی کا پیٹ چاک کرکے آلائش صاف کردی جائے۔ اور وہ تار گولیوں سمیت مچھلی کے پیٹ میں رکھکر کچے تاگے سے پیٹ کو سی دیا جائے۔ اس کے بعد وہ مچھلی ایک بڑے پتیلے میں ڈالکر پانی میں ڈالدی جائے اور پتیلی کا منہ ڈھک کر ہلکی آنچ میں پانی ابالا جائے۔ تین گھنٹہ کی آنچ کے بعد مچھلی کو نکال لیا جائے اور اس کے پیٹ سے گولیوں کا تار نکال کر دیکھا جائے۔ نہایت آبدار سچے موتی بنجائیں گے۔

[illegible]

حکیم عبدالرزاق شطاری

مالک ... چھتہ بازار حیدرآباد دکن کا ...

ہے

... چیزوں ... کیا جاتا ہے

نادر الوجود کتابوں کے شیدا ... ہمارا

... ہم سے خط و کتابت کریں۔

... حضرات کے لئے

اعلیٰ اور خوبصورت چپل اور نازک نرم ریشم کی

... ملائم جوتے اور چرم کے بوٹ، شوز

بیگمات اور ... کے لئے

ہماری دکان پر ہر وقت تیار ملتے ہیں اور ہر فیشن

کے ... زنانہ ... شوز ... آرڈر پر بھی تیار

کئے جاتے ہیں۔ کفایت، خوبصورتی، پائیداری

اور عمدگی میں یکتا۔ آرڈر ... اور اضلاع میں

... سپلائی کرنے والے

... کے عبدالغنی بوٹ شوز مرچنٹ

نظام شاہی روڈ۔ حیدرآباد دکن

... شادی کی تاریخ قریب آجائے

[illegible]

عباس علی مظہر علی

مسلم خیاط چھتہ بازار حیدرآباد دکن

عمدہ خیالی خوش وضع شیروانی

اور ہر قسم کے انگریزی مردانہ اور

زنانی چیزوں کی خوبصورت سلائی

اور ... کا ایک ...

وضعداری کیا چیز ہے؟

آجکل کے لڑکوں اور جوانوں کو تو وضعداری کا مطلب بھی معلوم نہیں ہے۔ اور وہ وضعداری کا لفظ دیکھکر پوچھتے ہیں۔ کہ وضعداری کیا چیز ہے۔ وضعداری عادت کے استقلال کو کہتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص نے ایک لباس پہنا اگر وہ وضعداری کا قائل ہے تو پھر ہمیشہ وہی لباس استعمال کرے گا۔ یا کسی شخص سے کوئی خاص برتاؤ کیا تو وضعداری یہ ہے کہ ویساہی برتاؤ ہمیشہ جاری رہے۔

غدر سے پہلے دہلی میں ہر ہندو مسلمان وضعداری کا پابند تھا اور دلی میں کیا تمام ہندوستان میں لباس اور عادت اور میل جول میں وضعداری کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔ دلی میں میر سنگی ایک جاگیردار تھے۔ ان کے ہاں چور آگیا۔ اور جب چور صندوق سے روپے نکال رہا تھا۔ میر سنگی کی آنکھ کھل گئی اور وہ تلوار کھینچکر چور کے سر پر پہنچ گئے اور کہا کیوں رے تجھے یہ خبر نہ تھی کہ یہ سپاہی کا گھر ہے۔ چور نے سر پر تلوار کھینچی ہوئی دیکھی تو اس نے گھبراکر کہا بھائی کیا کروں ضرورت سے مجبور ہو کر آگیا تھا میر سنگی نے بھائی کا لفظ سنا تو تلوار ہاتھ سے پھینک دی۔ اور کہا ہائے کمبخت مجھے بھائی کہدیا۔ اچھا تو میرا بھائی ہے جا پلنگ پر لیٹ کر سو جا صبح بات کریں گے۔ چور بھی میر صاحب کی عادت اور وضعداری جانتا تھا۔ بیخوف ہو کر سو گیا۔ صبح میر سنگی نے حال پوچھا۔ چور نے کہا بیوی ہے۔ بچے ہیں آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ نوکری ملتی نہیں مجبوراً چوری کے لئے آگیا۔ میر سنگی نے بازار سے مٹھائی منگائی کپڑے کے تھان منگائے اور چور سے کہا لو یہ مٹھائی بچوں کو دینا اور یہ کپڑے بھاوج (اپنی بیوی) کو دینا اور یہ پانچ روپے بھی خرچ کے لئے دینا اور ہر مہینہ پانچ روپے یہاں آکر لے جایا کرنا۔ اس کے بعد ہر عید بقر عید اور تہوار پر مٹھائی اور خرچ اور کپڑے چور کے گھر پر بھجدیتے تھے۔ اور یہ وضعداری تھی۔

دلی میں ایک اور صاحب تھے جو کسی کی سلام علیکم کا وعلیکم السلام سے جواب نہ دیتے تھے۔ سوائے ایک آدمی کے جس کو وعلیکم السلام کہا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص اس آدمی کو مار رہا تھا جس کو یہ وعلیکم السلام کہا کرتے تھے۔ انہوں نے دشمن سے بچانے کی کوشش کی۔ دشمن نے ان کو مارا اور اتنا مارا کہ مرنے کے قریب ہو گئے۔ اور ان کے دوست کو چھوڑ دیا۔ لوگ ان کو گھر میں اٹھا کر لائے اور کہا تم نے اپنی جان کیوں کھوئی خواہ مخواہ دوسرے کے جھگڑے میں دخل دیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ میری وضعداری تھی کیونکہ میں اس کو وعلیکم السلام کہا کرتا تھا۔ اور علیکم السلام کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سلام کا جواب سنکر کہے کہ اور تم پر بھی سلامتی ہو اس لئے میں فقط ایک ہی آدمی کو جواب دیتا تھا۔ کہ جو بات کہتا ہوں وہی کر کے دکھادوں یعنے اس کی سلامتی کے لئے اپنی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دوں۔ اسی واسطے ہر شخص کو وعلیکم السلام نہ کہتا تھا کہ کس کس کی سلامتی کے لئے اپنی سلامتی کو خطرہ میں ڈالوں گا۔ اور وضعداری کا تقاضا ہے کہ دوست سے جو کہے وہی کر دکھائے پس جس کو سلامتی کا جواب دیتا تھا اس کی سلامتی کے لئے میں نے اپنی زندگی قربان کردی۔

منشی غلام نظام الدین خاکسار صاحب دہلی میں ایک نو مسلم کتاب فروش تھے جن کی قبر میرے مقبرہ میں صادق شہید کے پائنتی ہے۔ وہ بھی وضع کے بڑے پابند تھے۔ چوبیس ۲۴ برس تک ہر بدھ کو میرے ہاں درگاہ میں آتے اور ایک بدھ بھی ناغہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ ایک بدھ کو جوان بیٹا مر گیا تب بھی وہ یہاں آئے۔ اور یہاں سے جاکر بیٹے کا کفن دفن کا سامان کیا۔ میرے لئے دو پیسہ کے پان لایا کرتے تھے اس وضع کو بھی آخر تک قائم رکھا اور جس دکان سے پان خریدا کرتے تھے وہ اگر بند ہوتی تو بیٹھے رہتے جب دکان کھلتی تو اس سے پان لیتے تھے۔

الغرض وضعداری عادت کی پختگی کو کہتے ہیں۔ آجکل کے لوگ خود غرض ہوتے ہیں۔ غرض کے وقت ملتے ہیں پھر ایسے اجنبی ہو جاتے ہیں گویا کبھی ملے ہی نہ تھے۔

نواب قاضی عزیزالدین صاحب بھی ہر بات میں وضع کے پابند ہیں سسل ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں کچھ بھی ہو جائے سسل ہوٹل کے سوا کسی ہوٹل میں نہیں ٹھہریں گے۔ صبح کے وقت مجھ سے ملنے آتے ہیں کیسی ہی حالت ہو اس وضع کو ضرور پورا کرتے ہیں۔ ہر محب تہذیب مشرقی پر واجب ہے کہ وہ اپنے قدیمی رواج کے موافق وضعداری اختیار کرے اور بے اصولی کو چھوڑ دے

الکشن کا حلیہ

خلافت کا ہو یا پارلیمنٹ کا۔ کونسل کا ہو یا میونسپل کمیٹی کا۔ الکشن ایک ترازو ہے جس میں عقل اور علم کو تولا جاتا ہے۔ اور ایک حجامہ ہے جو کم ہمتی یا بے ہمتی کا میل عزم و ارادہ کے جسم سے چھڑا دیتا ہے۔ یہ ایک اندھا ہے جو لکڑی کا سہارا لئے بغیر دوڑتا ہے اور گرتا نہیں۔ اور یہ ایک آنکھ والا ہے جو صاف اور چوڑی سڑک پر بھی ٹھوکریں کھا کر گرتا ہے۔

اس کی جو ہیئت یونان اور روما میں تھی موجودہ یورپ و امریکہ میں بھی اسی روم و یونان کے گزشتہ اصنام الکشن کو دیکھکر نئے بُت بنائے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ و کونسل و میونسپل کمیٹی بھی انہی رومی یونانی بتوں کی تقلید کرتی ہے۔

الکشن عملی جدوجہد کی خفتہ قوتوں کو بیدار کرتا ہے۔ ایمان انصاف بعض اوقات اس کو اپنا حریف خیال کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کبھی کبھی عقل علم ایمان، ضمیر کو حیرت زدہ کرنے والے کرشمے دکھاتا ہے۔

یہ ڈبونے والی آگ اور جلانے والا پانی ہے۔ یہ پیاسوں کیلئے بھی تشنگی اور سیرابوں کیلئے بھی پیاس ہے۔ یہ رات کیلئے اندھیرا اور دن کیلئے دھوپ ہے۔ اس کے سر نہیں ہے مگر پاؤں ہیں۔ اسے دل نہیں ہے۔ دماغ نہیں ہے مگر جسم بہت خوبصورت ہے۔ اسکی ناک میں ایک سو سوراخ ہیں۔ اور اس کے چہرہ پر ہزار آنکھیں ہیں اس کی غذا جھوٹ ہے، مکر ہے، فریب ہے۔ اس کی شکل بلی سے زیادہ مسکین مگر پنجہ شیر سے بڑھکر خار دار ہے۔

مانٹیگو سابق وزیر ہند کو لائڈ جارج سابق وزیر اعظم نے اسی الکشن کیلئے صدقہ کا بکرا بنایا تھا۔ اور دنیا نے مانٹیگو جیسے بے شمار بکرے اس دیبی پر قربان ہوتے دیکھے ہیں۔ اور الکشن قربانی اور بھینٹ لینے والا ایک سیاسی دیوتا بن گیا ہے۔

میں اس کا حلیہ لکھوں تو ساری دنیا کی زمین کو کاغذ اور سب سمندروں کی دوات اور سب درختوں کو قلم بنا کر بھی پورا حلیہ ادا نہ کر سکوں۔ بس اتنا کہدینا کافی ہے کہ انسان کی انگلی کے ناخن میں ایسے بے شمار الکشن موجود ہیں۔

اگر ثقیفہ کے دن وہ گھر سے باہر نہ آیا تو کیا ڈر ہے۔ وہ الکشن کی حکمتوں سے تہی دست تو نہ تھا۔ (وہ) کون؟ سُن امیرا باپ بھر میرا دادا۔ اور رسولِ خدا کے بعد سب سے بڑا آدمی علی مرتضیٰ علیہ السلام۔

لالہ چندولال چاول والے

لمبا قد ہے۔ گورا بدن۔ گول عقل۔ اور گورا عمل۔ قدیم و جدید علوم کے ماہر۔ بچپن کی خبر نہیں۔ جوانی کا ایک حصہ ایسا بھی گزرا جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا تھا کہ:۔

"درایام جوانی چنانکہ افتد دانی"

ایک چندولال کیا دانی کے لفظ کو سُنکر تو بڑے بڑے دانا نادانی سے گردن جھکا کر گزری ہوئی باتوں کو سوچنے لگتے ہیں مگر چندولال نے یہ کمال کیا کہ عین طوفان جوانی میں نفس کو مغلوب کیا۔ اردو علم اور قوم و ملک کی خدمت کی طرف متوجہ ہوئے اور حالات کو بدل ڈالا۔ رسالہ "زبان" ماہوار جاری کیا جو دہلی کا مشہور رسالہ مانا گیا۔ مقبول ہوا۔ کتابیں بھی لکھیں۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس جی کی تعلیم رسالہ آئڈیل میں شائع کی اور اپنے قلم کا زور دکھایا۔ میری ان کی بیس سال کی دوستی ہے اب وہ گاندھی ثانی ہیں مگر ایک رُخ کے یعنی تارک دُنیا درویش ہوگئے ہیں اور گاندھی جی کے دوسرے رُخ کی تقلید نہیں کرسکتے یعنی سیاست کا کام چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ علیل رہتے ہیں اور بوڑھے نظر آتے ہیں۔ رنگ محل دہلی میں فقیرانہ شان سے رہتے ہیں۔ میں کبھی کبھی ان سے ملنے کی مسرت حاصل کرتا رہتا ہوں سنا ہے انتقال کر گئے۔

لوحِ مزار میاں نعیم

ووکنگ انگلستان کی خاک میں میاں محمد نعیم حسین بے خبر پڑے سوتے ہیں ان کے باپ میاں سر فضل حسین گورنمنٹ آف انڈیا کی ایکزیکٹو کونسل کے ممبر دہلی میں انکو یاد کر رہے ہیں۔ چھ مہینے ہوئے ماں باپ نے اکیس برس کی کمائی کو جدا کرکے ہندوستان سے یہاں بھیجا تھا کہ کیمبرج میں علم حاصل کریں۔ جس دن دہلی میں ان کے مرنے کا تار پہنچا اسی دن ۲ مارچ کا لکھا ہوا ان کے ہاتھ کا خط بھی ماں باپ کو ملا۔ جو ہوائی ڈاک کے ذریعہ بھیجا گیا تھا اور جس میں لکھا تھا کہ میں تعطیل کی وجہ سے تفریح کیلئے لندن آیا تھا اب کیمبرج جا رہا ہوں۔

بہت گورا۔ بہت خوبصورت۔ گویا زمین کا چاند۔ بہت مضبوط چوڑے سینے والا گویا پنجاب کا رستم۔ پردیس میں نمونیہ کا شکار ہوا۔ زہر نے گلے پر اثر کیا۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کے ذریعہ جان بچانی چاہی مگر اجل نہ مانی اس کو اس نوجوان سے بہت ہی محبت تھی۔

۱۰ مارچ منگل کے دن ۱۹۳۱ء کو اجل کامیاب ہوئی اور نعیم نے اپنا سر اجل کے سینہ پر جھکا دیا۔

کوئی اس خاک کی خوابگاہ میں سونے والے سے کہے۔ تیرا بوڑھا باپ نضل حسین جو ہندوستان کے بیکس مسلمانوں کا سہارا ہے وہ تجھ پردیسی کی جدائی سے بے تاب ہے۔ اور تیری غمزدہ ماں جو تیرے سفر ولایت کیلئے بمشکل راضی ہوئی تھی اپنی اکیس برس کی کمائی کو خاک میں ملتا ہوا سنکر نیم مجنوں ہوگئی ہے اور تیرے بہن بھائیوں نے تیرے فراق میں رو رو کر آنکھیں لال کرلی ہیں۔ تیرا ملک ہندوستان اور تیرا گھر پنجاب بھی اسے یوسف ثانی تیرے ہجر سے مغموم ہے۔ انگلستان سُن اور اپنی خاک کو ہندوستان کا یہ پیغام پہنچادے ؎

اے خاک تیرہ عزت مہمان نگاہ دار کیں نور چشم ماست کہ در بر گرفتی

جماعت احمدیہ کے امام

جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے ملاتو واحدی صاحب بھی ساتھ تھے۔ ان کی عمر بیالیس سال کی ہے۔ جب پہلے ملاقات ہوئی تھی تو ان کے ڈاڑھی نہیں نکلی تھی اور یہ اپنے والد کے ساتھ درگاہ میں آئے تھے۔ اب لمبی ڈاڑھی ہے۔ اور کچھ بال بھی سفید ہوگئے ہیں۔ مجھ سے بارہ سال چھوٹے ہیں۔ آنکھیں غلافی ہیں۔ ہنسکر یعنی خندہ پیشانی سے بات کرتے ہیں۔ بات چیت سے معلوم ہوا کہ بہت بھولے اور بہت سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ موجودہ زمانہ کی چالاکی اور ہوشیاری نہیں معلوم ہوتی بلکہ بعض باتوں سے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک معصوم بچہ گفتگو کر رہا ہے۔ مجھ پر اس سادگی کا بہت اچھا اثر ہوا اور میرے دل میں ان کی عزت پیدا ہوئی۔ گفتگو موجودہ حالات پر تھی۔ وہ جداگانہ انتخاب کے حامی ہیں۔ دلائل میں کوئی گہرائی نہ تھی۔

حسن نظامی کے اقوال

روپے پیسے سے غذا خرید سکتے ہیں نہ کہ بھوک۔ دولت سے نرم نرم بچھونے خرید سکتے ہیں نہ کہ نیند۔ روپے سے عینک خرید سکتے ہیں نہ کہ بینائی۔ دولت سے مصاحب خرید سکتے ہیں نہ کہ سچا دوست۔ روپے سے زیورات خرید سکتے ہیں نہ کہ خوبصورتی۔ دولت سے خوشامدی خرید سکتے ہیں نہ کہ سچی محبت کرنے والے۔ دولت سے مذہبی کام خرید سکتے ہیں نہ کہ ایمان۔ دولت سے خواجہ بانو کیلئے دوائیں منگا سکتا ہوں لیکن تندرستی قارون کے خزانے خرچ کرنے پر بھی میسر نہیں آسکتی۔ تم عورتیں روپیہ چاہتی ہو مگر روپیہ محض نقلی چیز ہے اس واسطے تم اصلی چیزیں چاہو اور وہ میرے دماغ میں ہیں اور ان کو صرف خدا نے میرے دماغ میں اتارا ہے۔

سنہ ۱۹۳۱ کی مردم شماری کا نتیجہ

تازہ مردم شماری کا نتیجہ شائع ہوا ہے۔ ہندوستان میں بائیس کروڑ ہندو ہیں گویا اگر پندرہ کروڑ اچھوت اور کمین ذات کے ہندوؤں کو الگ شمار کیا جائے تو اعلیٰ ذات کے ہندو صرف ۷ کروڑ ہیں۔

اس مردم شماری سے مسلمانوں کی تعداد ۷ کروڑ معلوم ہوئی اور بدھ مذہب کے لوگ جنکی زیادہ تعداد برما میں ہے۔ ایک کروڑ چھبیس لاکھ ہیں اور سکھ ۴۳ لاکھ ہیں اور جین مذہب کے لوگ گیارہ لاکھ ہیں اور عیسائی ۶۴ لاکھ اور پارسی ایک لاکھ اور یہودی ۲۴ ہزار ہیں۔

قصر ہزار ستون

آج شام کو قطب صاحب میں بابو ماتا پرشاد صاحب افسر محکمہ آثار قدیم دہلی سے معلوم ہوا کہ ان کی تلاش سے سلطان محمد تغلق کا مشہور تاریخی محل ہزار ستون دریافت ہوگیا ہے جس کا ذکر ابن بطوطہ نے بہت تفصیل سے لکھا ہے اس محل کے آثار کو دیکھنے کیلئے لارڈ اردن اور کمانڈر انچیف اور چیف کمشنر دہلی بھی آئے تھے۔ میں نے ماتا پرشاد صاحب کو اس عظیم الشان تاریخی دریافت پر مبارکباد دی۔ میں بھی یہ آثار قدیم دیکھنے جاؤں گا۔

۳۲۷

مصری حروف کا کتبہ

سنہ ۱۹۰۷ میں جوناگڈھ گیا تھا تو یہاں کی سب مشہور چیزوں کو دیکھا تھا اور سفرنامہ ہندوستان میں وہ سب یادداشتیں شائع ہوئی تھیں مگر اس وقت مجھکو اس مسجد اور چند غاروں اور دوسرے آثار قدیم کا حال معلوم نہ ہوا تھا۔ آج قاضی احمد میاں صاحب اختر کی عنایت سے کئی نئی چیزیں دیکھیں جن میں پہاڑ کے غار بھی ہیں ان کو غار کہنا موزوں نہیں ہے بلکہ پتھروں کے تراشے ہوئے مکانات ہیں۔ ایلورہ اور اجنٹا وغیرہ مقامات پر جس طرح پہلے زمانہ کے بدھ مذہب لوگوں نے پہاڑ کھود کر مکان بنائے تھے اور ان میں مورتیں بنائی تھیں۔ ایسے ہی جوناگڈھ میں بھی پہاڑ تراش کر چند مکانات بنائے گئے ہیں پرانے قلعہ کے شمال میں یہ مکانات ہیں اور ان میں کتبے بھی ہیں اور مورتوں کے نشان بھی ہیں۔ یہ دیکھکر بہت حیرت ہوئی کہ ایک مکان کی دیوار پر مصری طرز تحریر کا ایک کتبہ بھی تھا۔ یعنی جس طرح مصری لوگ جانوروں کی شکلوں کے ذریعہ عبارتیں لکھتے تھے ایسا ہی یہاں بھی کندہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فرعون کی غرقابی کے بعد جب حضرت موسیٰ نے فرعونی قوم کو مغلوب کرلیا تو بہت سے مصری ہندوستان میں بھاگ کر آئے۔ یہ لوگ سامری کے پیرو تھے اور قرآن مجید کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے سامری کو بد دعا دی

تھی اور فرمایا تھا۔ ان نقوش کا مساس (ترجمہ تو ہمیشہ کہتا رہیگا۔ چھونا مت۔ چھونا مت) اور یہی وجہ ہے کہ آج تک ہندوؤں میں چھوت چھات جاری ہے۔ انہیں مصریوں نے جونا گڈھ میں یہ مکان بنایا ہوگا اور اپنے مروجہ حروف کا کتبہ بھی لکھا ہوگا۔ ان مکانوں میں بابی حروف کا کتبہ بھی ہے اور چند شکستہ مورتوں کے نشان بھی ہیں۔

اڈیٹر انصاف

بمبئی کے گجراتی اخباروں میں مسلمانوں کا کوئی روزانہ اخبار نہیں ہے اور ہفتہ وار اخباروں میں انصاف اخبار مسلمانوں کی حمایت اور عام رائے کی نمائندگی کا بہت اچھا کام کرتا ہے۔ اس کے اڈیٹر منشی نفع خاں صاحب بہت تجربہ کار اور بڑے ہمدرد اور بڑے مہمان نواز اور بہت پرانے تجربہ کار مسلمان ہیں۔ میرا ان کا بہت قدیمی ملنا جلنا ہے۔ ان کی رائے آزاد ہے۔ میل جول کی رعایت و مروت بہت کم کرتے ہیں۔ جو بات ان کی رائے میں ٹھیک ہوتی ہے اس کو دلیری سے لکھتے ہیں۔ ان کا وصف یہ ہے کہ کنبہ پرور ہیں۔ دوستوں کی امداد کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں اور ان کے گھر پر ہمیشہ مہمانوں کے قافلے آتے رہتے ہیں اور یہی اوصاف اصلی مسلمانوں کے ہیں۔

زید کی دعا

مغرب کی نماز ایمان خانہ میں پڑھائی۔ سب چھوٹے بڑے بچے جماعت میں شریک تھے نماز کے بعد جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو زید نے بلند آواز سے کہنا شروع کیا۔ یا اللہ میاں مجکو پستول دو اور بھائی جان کو پستول دو اور بھائی جی کو پستول دو اور میرے دوست عزیز اور اختر کو بھی پستول دو اور بشیر اور بھائی حسن الدین کو بھی پستول دو۔

کیا تم ملا ہو

آج ایک یورپین مسافر عورت نے سوال کیا جب کہ میں اس کے پاس سے گزرا۔ کیا تم "ملا ہو"؟ میں نے کہا میں ملا بھی ہوں اور سپاہی بھی ہوں۔ عورت نے کہا۔ میں نے جہاز پر سُنا تھا کہ تم مسلمانوں کے بہت بڑے "ملا ہو"۔

ملا کے لفظ سے یورپ کے مرد تو اب نہیں ڈرتے البتہ عورتیں اب بھی خائف ہیں۔ دہلی کے ملا واحدی اس زمرہ میں نہیں ہیں۔ اس قسم کا ملا صرف سرحد پر پیدا ہوتا ہے جس کو سپاہی بھی کہہ سکتے ہیں۔ میں نے سپاہی ہونے کا دعوے اس لئے کیا کہ میں ایک شاعر بھی ہوں اور یہ میری شاعری تھی کہ سپاہی بن گیا۔

افغانستان میں بدھ مذہب کی یادگاریں

افغانستان جس کے باشندے صدیوں سے مسلمان چلے آتے ہیں۔ کسی زمانہ میں ہندوؤں کا ملک تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہاں ہندوؤں کے زمانہ کے مندر، بت، سنسکرت کے کتبے اور پرانے کھنڈرات اب تک موجود ہیں افغانستان میں بامیان ایک مشہور تاریخی مقام ہے۔ جہاں بدھوں کے زمانہ کے بت، سکے اور دیگر عجائبات افغان گورمنٹ کے عجائب خانہ میں ہیں۔

قندھار میں ہندوؤں کے آثار قدیمہ

قندھار کے علاقہ میں ایک غار ہے۔ جسے شمشیر غار کہتے ہیں۔ اس کے مرکز میں ایک گول چکر ہے۔ جو لوہے سے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف تلواریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ چکر بڑی تیزی کے ساتھ حرکت میں رہتا ہے۔ اور ایک سکینڈ کے لئے بھی نہیں تھمتا۔ صدیاں گزر گئیں لیکن وہ برابر چکر کاٹتا رہتا ہے۔ بڑے بڑے سائنسداں اس راز کو معلوم نہیں کر سکے۔

پانی میں بھنگ کا نشہ

قندھار کے علاقہ میں ایک پہاڑی ہے۔ جسے "آب شیو ملاں" کہتے ہیں۔ لیکن قدیم زمانہ میں اس کا نام "شیو بھولے" تھا۔ اس پہاڑی میں ایک گپھا ہے جس سے ہندو انجینیری کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ آپ اس میں تمام دن چکر لگائیں۔ لیکن گپھا ختم ہونے میں نہیں آئے گی۔ جب آپ باہر آنا چاہیں تو دروازہ آپ کے بالکل قریب آجائے گا۔ یہ گپھا افغانستان کے ہندوؤں کا سب سے بڑا تیرتھ ہے۔ وہاں ہر سال میلہ لگتا ہے۔ غار کی چھت سے سبزی مائل پانی ہمیشہ ٹپکا رہتا ہے۔ اور "شیو لنگ" کی صورت اختیار کرتا جاتا ہے اس کے بعد وہ ٹپکنے لگتا ہے۔ اور گپھا کی تہ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اس میں سے ایک چلو پانی پینے سے بھنگ جیسا نشہ ہو جاتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے ہندوؤں نے اس کا نام شیو بھولے رکھا تھا۔

تالاب کی تہ میں چشمے

اسی غار کے اندر ایک تالاب ہے۔ اس کی تہ میں قدرتی چشمے ہیں۔ اور ان ہی سے تالاب میں پانی آتا رہتا ہے۔ تالاب میں ہندو اشنان کرتے ہیں۔ غار کے ایک حصہ میں قدیم زمانہ سے لوہے کی چادر لگی ہوئی ہے۔ جو آگ سے ہر وقت گرم و سرخ رہتی ہے۔ اس کے نزدیک کسی کو جانے کی مجال نہیں اس کی دوسری طرف قدرتی طور پر ہر وقت آگ روشن رہتی ہے۔ مگر یہ راز آج تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ آگ کیوں اور کس وجہ سے جلتی ہے۔ جسے لوہے کی چادر سے ڈھک دیا گیا ہے۔ قصہ مختصر افغانستان میں قدیمی آثار بہت کثرت سے ہیں۔ اور وہ ملک دیکھنے کے قابل ہے۔

ہندوستان کے چھ شاعر } آجکل دنیا میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا نام شاعر کی حیثیت میں بہت مشہور ہے۔ مگر وہ بنگالی اور انگریزی زبان کے ناول نویس ہیں شاعرانہ صفات ان میں بہت کم ہیں۔ مگر تقدیر اچھی ہے کہ ہندو قوم میں پیدا ہوئے اور یورپ والے ہندو پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ان کے گرویدہ ہو گئے۔ اور ان کی دیکھا دیکھی ایران وغیرہ میں بھی قدر ہونے لگی۔ ورنہ شاعر کی حیثیت میں صرف چھ آدمی ہندوستان کے دلوں پر قابض ہیں۔

غالب، اکبر، حالی، اقبال، حفیظ، ساغر غالب کا درجہ شعراء قدیم وجدید دونوں میں اول ہے۔ اور اکبر الہ آبادی قدیمی تہذیب کے مرثیہ خواں اور نئی تہذیب کے عیب دکھانے والے تھے۔ حالی اور اقبال اصلاح و ترقی کا انقلاب پیدا کرنے والے ہوئے۔ حفیظ اور ساغر نے انقلابی پیکروں میں جان ڈالی۔ غالب اور اقبال عوام کے دل تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ مگر حالی نے عام وخاص تک جانے کی راہ پیدا کر لی۔ اور اکبر ہر دوست دشمن اور عام وخاص پر چھا گئے۔ اور حفیظ اور ساغر نے عوام کے ہر دل پر قبضہ کر لیا۔ اور ٹیگور شانتی نکیتن میں بانسلی بجاتے رہے۔

اردو کے ظرافت نگار } اردو زبان میں بیشمار ادیب پیدا ہوئے ہیں جو ظرافت نگاری میں شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ جن میں رشید احمد صاحب اور ارشد تھانوی وغیرہ بہت ممتاز ہیں۔ مگر وہ زیادہ نہیں لکھتے۔ اور عوام کو ان کی قابلیت کا بہت کم علم ہوتا ہے۔

اس بات میں مرزا عظیم بیگ چغتائی اور ملا رموزی نے بہت شہرت حاصل کی ہے۔ اور عوام وخواص عورت مرد اور بچوں کے دلوں تک دونوں پہنچ گئے ہیں اور قبولیت عامہ کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔

مرزا عظیم بیگ چغتائی آگرہ کے رہنے والے ہیں۔ ریاست جودھپور میں رہتے ہیں بیس کے قریب ان کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں ظرافت کی کتابیں یہ ہیں۔ کھرپا بہادر، ملفوظات حاجی، مرزا جنگی جنت کا بھوت، دیکھا جائیگا، قل بوٹ، کولتار وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ اور ان کتابوں کے علاوہ ان کے مضامین بھی رسائل و اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور سوائے انقلابی مضامین کے سب پسند کئے جاتے ہیں۔ اور ہر مجلس کو مسرور کر دیتے ہیں۔

ملا رموزی بھوپال میں رہتے ہیں۔ ان کے مضامین سے سمجھا جاتا ہے کہ دکھو کوئی مولوی ہیں۔ مگر درحقیقت نئے زمانہ کے ایک مہذب نوجوان ہیں۔ ان کے ظریفانہ مضامین خصوصاً گلابی اردو کے مضامین عوام میں بہت مقبول ہیں۔ انہوں نے حسب ذیل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ سوانح ملا رموزی، انتخاب گلابی اردو، مقالات گلابی اردو، نکات رموزی باتصویر، نکات رموزی حصہ دوم، صبح لطافت، شام لطافت، شادی، ننھے میاں کی سوانح عمری، خطوط ملا رموزی، عورت ذات، دیوان ملا رموزی، زندگی، شفاخانہ، لاٹھی اور بھینس، مہر درخشاں۔ وہ بہت زیادہ لکھتے ہیں۔ ہر مشہور اخبار اور رسالہ میں انکے مضامین نظر آتے ہیں۔ وہ معمولی باتوں میں ظرافت کا رنگ پیدا کر دینا جانتے ہیں۔ اور میری رائے میں مرزا چغتائی اور ملا رموزی اردو ظرافت نگاری میں سب سے زیادہ مشہور و مقبول ہیں۔

سورۂ فاتحہ کا عمل } یہ عمل حضرت خواجہ سید معین الدین اجمیری سلطان الہندؒ کا فرمودہ ہے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت مخدوم علاء الدین صابرؒ اور حضرت مخدوم جمال الدین ہانسویؒ بھی اس کا عمل کرتے تھے۔ اور اس زمانہ سے آجتک ہزاروں اولیاء اللہ نے یہ عمل کیا۔ اور میں نے بھی ہزاروں دفعہ اس کو آزمایا اور مفید پایا۔

ترکیب:۔ یہ ہے۔ کہ صبح کی سنتوں اور فرضوں کے بیچ میں یا کسی اور فرصت کے وقت اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔ اس طرح کہ بسم اللہ کا آخری میم الحمد کے الف لام سے ملا کر پڑھا جائے۔ یعنی الرحیم الحمد للہ پڑھا جائے۔ اور ایاک نعبد و ایاک نستعین پر اس مراد کا تصور کیا جائے جس کے لئے یہ عمل پڑھنا ہو۔ اور آخر میں تین دفعہ آمین پڑھی جائے۔ خدا نے چاہا تین دن کے اندر یا زیادہ سے زیادہ سات دن کے اندر مراد حاصل ہو جائیگی۔

۲۲۹

ہمزاد کا عمل } مجھے ایک زمانہ میں تسخیر ہمزاد و تسخیر کواکب و تسخیر جنات کا بڑا خبط تھا۔ مگر حضرت میاں محمد بشیر صاحبؒ پیلی بھیت والوں نے یہ کہہ کر اس خلجان سے نجات دلوادی تھی۔ کہ خدا کے مسخر ہو جاؤ ساری دنیا تمہاری مسخر ہو جائے گی۔

اسی زمانہ میں ذیل کا عمل ہمزاد مجھے حاصل ہوا تھا جس میں مجھے کامیابی بھی حاصل ہوئی تھی۔ لیکن اس کا کرنا بہت ہی دشوار ہے۔ یہ عمل بسم اللہ کا عکس ہے۔ لیکن چونکہ اس فقرہ کے معانی کچھ نہیں ہیں اس لئے پڑھنا جائز ہے

ترکیب:۔ یہ ہے کہ رات کو ایک پردہ دار محفوظ مکان میں جسم کے سب کپڑے اتار کر کھڑا ہونا چاہئے۔ روشنی پشت کے پیچھے اس طرح رکھی جاتی ہے۔ کہ سایہ سامنے پڑے۔ اور سایہ پر نظر جما کر انیس ہزار اور انیس مرتبہ یہ فقرہ پڑھا جاتا ہے۔ **مِیحَرِ لَانْ مَحرَلاہُ لَلاہُ مِسَبْ** یہ عمل انیس رات پڑھا جاتا ہے۔ آٹھویں دن سایہ میں حرکت ہوگی۔ نویں دن سایہ قلابازیاں کھائیگا۔ اس کے بعد مہیب شکلیں اور آوازیں آئیں گی۔ انیسویں دن اپنی شکل کا ایک آدمی سامنے آئیگا۔ اور مسخر ہو جانے کا اقرار کریگا۔ پھر وہ ہمیشہ پشت کے پیچھے آکر کان میں وہ باتیں کہے گا جو عامل معلوم کرنی چاہے۔ دوران عمل میں گوشت گھی دودھ استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔ دن کے وقت دنیا کے سب کام کئے جا سکتے ہیں۔ دوران عمل میں عورت سے بھی احتیاط ضروری ہے۔

ہندوستانی کیوں کمزور ہوتے جاتے ہیں؟

مشین کا آٹا کھانے کے سبب ۔ نل کا پانی پینے کے سبب ۔ اچھا
گھی میسر نہ آنے کے سبب ۔ چار کا عادی ہو جانے کے سبب ۔ پیدل
نہ پھر سکنے کے سبب سے ولایتی سگرٹ سگار پینے کے سبب ۔ باریک
ٹائپ کے حروف پڑھنے کے سبب ۔ سینما دیکھنے کے سبب ۔ بیکاری
کے سبب ۔ پان میں خراب تمباکو کھانے کے سبب ۔

۱۔ مشین کا آٹا باریک ہوتا ہے مقوی جوہر جل جاتا ہے ۔ اسلئے وہ جسم کو قوت
نہیں دیتا ۔ موٹا آٹا ہاتھ کی چکی کا یا خراس کا آٹا بہت قوت دیتا ہے ۔ ۲۔ نل
لوہے کے ہوتے ہیں ان کا زنگ پانی کے ساتھ جسم میں جاکر لوگوں کو بیمار کر دیتا ہے
کیونکہ وہ زہر ہوتا ہے ۔ ۳۔ بناوٹی گھی میں چربی اور صحت کو خراب کرنیوالی
چیزیں ملائی جاتی ہیں ۔ ۴۔ چار ہندوستان کے گرم ملک کے لئے بہت
نامناسب ہے اور جگر اور اعصاب کو خراب کرتی ہے ۔ ۵۔ ریل ۔ موٹر
سائیکل ۔ ٹرام وغیرہ سواریوں کی کثرت کے سبب لوگ پیدل نہیں چلتے
جس سے ورزش ہوجاتی تھی ۔ ۶۔ حقہ کے ذریعہ تمباکو کا زہر پانی سے صاف ۴۴۰
ہوجاتا تھا جو سگرٹ سگار میں نہیں ہوتا اور پھیپڑہ اور حلق کو خراب کر دیتا ہے
۷۔ باریک حروف پڑھنے سے آنکھیں خراب ہوتی ہیں اور دماغی اعصاب
بگڑ جاتے ہیں ۸۔ سینما دیکھنے سے آنکھوں اور دماغ پر برا اثر پڑتا ہے ۔ اور
فحش مناظر دیکھنے سے جریان پیدا ہوتا ہے ۔ ۹۔ بیکاری اور بے روزگاری
کے سبب خوراک جسم کی پرورش کے قابل میسر نہیں آتی ۔ ۱۰۔ پان میں
کھانے کا تمباکو بازاروں میں بہت خراب بکتا ہے ۔ کیونکہ اس کو تیز کرنے
کے لئے دھتورہ اور مرچیں وغیرہ زہریلی چیزیں اس میں ملائی جاتی ہیں ۔

میرا وزن ایک من ساڑھے بارہ سیر ہے ۔ مگر میں نے پندرہ برس
میں ایک من ساڑھے بائیس سیر تمباکو پان کے ذریعہ
کھایا ۔ اور میری موجودہ جسمانی کمزوری اور معدہ جگر وغیرہ کی خرابی کا باعث
محض یہ ہے کہ میں اصغر علی محمد علی لکھنوی کے کارخانہ کا بنا ہوا کالا ایک دو
تمباکو کھانے کا عادی ہوں ۔ جو اگرچہ مرادآبادی دھتورہ آمیز تمباکو سے تو
غنیمت ہے مگر پھر بھی اس کو ایسے اجزا سے رنگا جاتا ہے جو جگر اور پھیپڑہ
اور معدہ کے لئے بیحد نقصان رساں ثابت ہوتے ہیں یا کم از کم مجھے
اس تمباکو سے نقصان پہنچا ہے ۔ کیونکہ جب میں اس تمباکو کو ترک کرکے
خانہ ساز تمباکو استعمال کرتا ہوں تو میری صحت اچھی ہو جاتی ہے ۔
مگر تمباکو ساز اور چار فروش تاجر معلوم نہیں کیا چیز تمباکو اور چار میں
ملاتے ہیں جس کے سبب انسان ان کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ
پھر وہی تمباکو کھاتا ہے جس کا عادی ہو جائے ۔ اور چار کو چھوڑنا
چاہئے تو شراب اور افیون کی طرح چار کو ترک نہیں کر سکتا ۔ چنانچہ میں
بھی کارخانہ اصغر علی محمد علی کے تمباکو کا ایسا عادی ہو گیا ہوں کہ اور
کوئی تمباکو خصوصاً خانہ ساز تمباکو مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا ۔ اور طبیعت
اصغر علی محمد علی کے کارخانہ کا تمباکو مانگتی ہے ۔

دانہ دار تمباکو بعض کارخانے کالا تمباکو دانہ دار بناتے ہیں
وہ بھی قلب اور دماغ اور معدہ اور جگر کے
لئے بیحد نقصان رساں ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس میں بھی تیزی بڑھانے کے
لئے ایسی چیزیں ملائی جاتی ہیں جو صحت کے لئے قاتل ہوتی ہیں ۔

قوام تمباکو کے قوام بہت سے کارخانے فروخت کرتے ہیں جن
میں یورپ سے آیا ہوا نقلی مشک ڈالا جاتا ہے اور
ذائقہ اور تمباکو کی تیزی بڑھانے کے لئے بعض نامناسب چیزیں ڈالی
جاتی ہیں ۔ جو دل اور دماغ کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتی ہیں اور معدہ
اور جگر کے فعل کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں ۔

قوام کی گولیاں بعض کارخانے قوام کی گولیاں بناتے ہیں اور
ان گولیوں میں بھی ایسی زہریلی چیزیں ڈالتے ہیں ۔

تدارک میں اپنی ذاتی حالت اور ذاتی تکلیف اور ذاتی نقصان کے
سبب جو مجھے بنے ہوئے تمباکو اور قوام اور گولیوں سے ہوا ہے اور
جس سے میری قلبی اور دماغی اور معدہ اور جگر کی قوتوں کو نقصان پہنچا
ہے سب برادران ملک کو ان کے جسمانی فائدہ کے لئے آگاہ کرنا ضروری
سمجھتا ہوں ۔ اس لئے میں نے یہ سب کیفیت تفصیل کے ساتھ لکھی ہے
اور میں لقمان الملک حکیم نابینا صاحب سے اور ڈاکٹر محمد علی صاحب سے
اس نہایت ضروری معاملہ میں مشورے کر رہا ہوں ۔ تاکہ کوئی تدارک
تمباکو سازی تمباکو خوری کے مذکورہ نقصانات کا ہو سکے ۔ اور لاکھوں
بلکہ کروڑوں عورت مرد ہندوستانی تمباکو کے ضرر سے بچ سکیں ۔

نسخہ عام کر دیا جائیگا اس تحریر کی اشاعت تک اگر مجھے
مذکورہ اصحاب یا کسی اور تجربہ کار
طبیب سے کوئی ایسا نسخہ مل سکا تو میں اس کو اسی تحریر میں درج کر دونگا
تاکہ ہر شخص اپنے گھر میں بے ضرر تمباکو بنا لیا کرے اور اس کے بعد
میں خود اس نسخہ سے اپنے لئے اپنے گھر میں تمباکو بنواؤں گا اور
مفید ثابت ہوا ۔ تو پھر طبی کمپنی کے ذریعہ اس کی فروخت کا بندوبست کر دیگا ۔
اور اتنا ارزاں رکھوں گا کہ ہر شخص اس کو خرید سکے اور تمباکو کی طلب بھی پوری
ہو سکے ۔ اور اس سے کوئی نقصان بھی نہ ہو ۔ اور اس میں ذائقہ اور خوشبو بھی ہو ۔

میں پہلے بھی اس کام کے لئے کئی بار کوشش کر چکا ہوں اور میرے
کئی ہزار روپے تجربوں میں خرچ ہو چکے ہیں مگر جیسی کامیابی میں چاہتا
تھا نہیں ہوئی ۔ اب خدا نے چاہا ضرور کامیابی ہوگی کیونکہ بڑے کاملین فن سے مدد لی جا رہی ہے

مولانا حاجی گوھر علی نورالدین حکیم صاحب موجد عرق طحال اور بڑودہ مین سلیمانی فرقہ

کے (جو ازروئی اعتقاد تفضیلیہ ہین) مسلمانون کے سر گروہ ہین عمر قریب سا ٹھہ سال - الفنسٹن ہائی اسکول کے تعلیم یافتہ۔ فارغ التحصیل کے بعد سنہ ۱۸۹۰-۹۶ء تک زنجبار مین اون سمتھدر سے کے ہیڈ ماسٹر رہے سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء بڑودہ ہائی اِسکول مین فارسی کے اُستاد رہے اِسکے بعد سنہ ۱۸۹۷ء مین آپ نے ادویات کا کاروبار بنام ''میسرز جی'' این حکیم'' اینڈ سنس ''شروع کیا اور ایک مشہور دوا طحال کی اور بخار وغیرہ کی بنام '' عرق طحال ''تیار کی جو تمام ہندوستان مین ہاتھون ہاتھہ بک رہی ہے۔ آپ تجارت کے علاوہ اپنا تمام وقت خدمت الناس مین صرف کرتے اور خاص طور پر مسلمانون کی تعلیم پر - آپ تمام علاقہ گجرات کاٹھیاوا'ر اور بمبئی مین بہت ہی ہردلعزیز ہین آپ سنہ ۱۹۲۰-۲۳ء تک انجمن اسلام بڑودہ کے اغرزی ناظم رہے ہین - جامع مسجد بڑودہ کی تعمیر مین بہت ہی انہماک سے کام کیا ہے اور خوب دل کھولکر روپیہ دیا ہے آپ بڑودا گورنمنٹ کی مسلم ایجو کیشنل اسٹینڈنگ کمپنی کے پانچ سال تک سکریٹری رہے ہن آپ نے افریقہ جاپان وغرہ کی سیاحت سنہ ۱۹۳۲ء مین کی ہے - آپ نے دو دفعہ سنہ ۱۹۱۹ء اور سنہ ۱۹۳۵ء مین حج بیت اللہ شریف ادا کئے اور دونون دفعہ مدینہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرت ہوے - آپ اردو کے بہت بڑے حامی اور مددگار ہین آپ قریب قریب اُردو کے کل اخبارات اور رسالے منگاتے ہین آپ بہت سے نادار مسلمان بچون کی تعلیم کی کفالت فرماتے ہین اور وظائف دیتے ہین آپ مسلم بورڈنگ ہاؤس بڑودہ کے نائب صدر ہین اور تربیت گاہ بنات بھی چلاتے ہین ❋ (از سید محمد ہادی دہلوی جرنلسٹ نواب باڑا بڑودہ) ❋



،،گوھر علی حکیم کا یونانی عرق طحال،،



بخار مین جو تلی بڑھجاتی ہے اُسکا یہ مجرب علاج ہے اگر طحال کا عرصہ تک علاج نہ کیا جاےءتو جلندر اور یرقان ہوجاتا ہے مگر وہ اِس دواسے حرف غلط کیطرح مٹ جاتے ہین - ہر قسم کے روزانہ چوتھیا ملیریا بخار -- اِنفلوئنزا وغیرہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے - تپ کہنہ (دق) کے لئے تو تیر بہدف ہے - اگر کسی جگہ کا پانی موافق نہ آتا ہو تو یہ دوا بہت فائدہ مند ہے زیادہ لکھنا فضول ہے

مشک آنست خود ببوید نہ کہ عطار گوید - قیمت فی بوتل (جسمین آٹھہ دن کی دوا ہے) صرف (۲ روپیہ) علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ -

جی-این حکیم اینڈ سنس ٹاور بڑودہ

نوٹ -نقلی مال سے بچو اصلی ٹاور چھاپ مال خریدو لوگون نے اسکی نقل کی ہے اور مختلف نام رکھے ہین لہذا آپ لفظ ،،گوھر علی حکیم کا یونانی عرق طحال،، اور گوھر علی این حکیم کے دستخط بخط انگریزی دیکھکر لیجیگا۔ -

اورینٹل

گورنمنٹ سکیورٹی لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۹۰۶ء

ہیڈ آفس بمبئی

خلاصۂ رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء

نئی پالیسیاں جو اس سال جاری ہوئیں	۷۶۲۴۲۷۶۱ روپے	سات کروڑ باسٹھ لاکھ بیالیس ہزار سات سو اکسٹھ روپے
سالانہ آمدنی	۳۱۴۰۱۹۷۰ روپے	تین کروڑ چودہ لاکھ ایک ہزار نو سو ستر روپے
پالیسیاں جو اب تک قائم ہیں	۵۴۲۰۳۸۵۱۸ روپے	چون کروڑ بیس لاکھ اڑتیس ہزار پانسو اٹھارہ روپے
کل مطالبات جو اب تک ادا ہوتے	۱۶۲۹۸۸۸۱۴ روپے	سولہ کروڑ انتیس لاکھ اٹھاسی ہزار آٹھ سو چودہ روپے
سرمایہ بعد اضافہ	۱۵۵۳۸۸۸۴۳ روپے	پندرہ کروڑ ترپن لاکھ اٹھاسی ہزار آٹھ سو تینتالیس روپے

یہ اعداد و شمار

اورینٹل

کے قابل اعتماد اور ہر دل عزیز ہونے کا نہایت بین اور بہت بڑا ثبوت ہیں

اس ہر دل عزیز اور روز افزوں ترقی پذیر

زندگی کا بیمہ کرنے والی ہندوستانی کمپنی

سے اپنی زندگی کا بیمہ کرانے میں

دیر نہ کیجئے

تفصیلات کیلئے اصحاب ذیل کو لکھئے

مسٹر بی۔ این بھمبری قائم مقام برانچ سکرٹیری۔ مہابیر جین بھون۔ چاندنی چوک۔ دہلی۔

مسٹر رچھپال چنبلی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ انسپکٹر۔ بینگ کی منڈی۔ آگرہ۔

مسٹر این۔ سی۔ استاونس۔ انسپکٹر۔ صدر بازار۔ انبالہ چھاؤنی۔

یا کمپنی کے مندرجۂ ذیل دفاتر میں سے کسی دفتر کو

اجمیر — احمد آباد — الہ آباد — بنگلور — بریلی — بلاری — کلکتہ — کالی کٹ

کوئمبٹور — کولمبو — ڈھاکہ — گوہاٹی — گنٹور — جلگاؤں — جلپائی گوڑی — جبلپور

کراچی — کوالالمپور — لاہور — لکھنو — مدراس — مانڈلے — مدورا — مرکارا

ممباسہ — ناگپور — پٹنہ — پونہ — رائے پور — راج شاہی — رانچی — رنگون

راولپنڈی — سنگاپور — سکھر — ترچناپلی — ٹریونڈرم — وزیگاپٹم

از حسین بن حسن نظامی

بیمہ اور مسلمان

میں بیمہ کو تجارتی چیز سمجھتا ہوں آجکل تجارتوں میں جو نئی نئی ترقیاں اور اصلاحیں ہوئی ہیں بنک اور بیمہ بھی انہیں چیزوں میں ہے۔

جو لوگ بنک اور بیمہ کو ناجائز سمجھتے ہیں وہ ان کے بنیادی اصول پر غور نہیں کرتے کہ شریعت اسلام کے سب احکام مفاد انسانی کے اصول پر مبنی ہیں سود اسواسطے حرام ہوا تھا کہ اس میں خود غرضی پائی جاتی ہے اور ایک آدمی کی ضرورت سے دوسرا آدمی سود دیکر ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور اسلام خود غرضی کے خلاف ہے! اور امداد باہمی اس کا مقصد ہے۔ پس بنک اور بیمہ بھی چونکہ اصولاً تجارت کے فروغ اور بشری فائدہ رسانی کے مقصد پر جاری ہوا ہے اسلئے اس میں ایذا رسانی یا خود غرضی کی بدنیتی نہیں پائی جاتی اور اسی واسطے یہ دونوں ناجائز نہیں ہیں۔

آٹھ سال سے زیادہ عرصہ ہوا جب میں نے بنک اور بیمہ کے بنیادی اصولوں پر اچھی طرح غور کر کے ان دونوں کے جواز کو تسلیم کیا۔ اور خود بنک میں روپیہ رکھا اور اس کا نفع لیا جو میری تحقیقات میں ربوا نہیں بلکہ ربح تھا ایسے ہی میں نے اپنا بیمہ بھی کرا لیا تاکہ جو لوگ میری تقلید کرتے ہیں اور میرے عقیدہ کی موافق اپنے عقائد قائم کرتے ہیں وہ میری عملی مثال سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

بچت کی عادت

میں نے گذشتہ جنگ شدھی و تبلیغ میں جبکہ میں چھ برس تک کروڑوں ہندوؤں سے قلمی جنگ کر رہا تھا یہ تجربہ کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کا ترک اسلام مفلسی و قرضداری کے سبب ہوتا ہے۔ اور قرضداری علاوہ دیگر اسباب کے مسلمانوں کی فضول خرچی کی عادت کے سبب ہوتی ہے۔ اور چونکہ مسلمان خرچ کو آمدنی سے کم کرنا اور پس انداز کرنا اور بچانا نہیں جانتے اس واسطے وہ ہمیشہ مقروض و مفلس رہتے ہیں اور اس سے عاجز ہو کر بعض کمزور لوگ اسلام ترک کر دیتے ہیں جبکہ ان کو دوسری قومیں روپیہ کی مدد دیتی ہیں میں نے بیمہ کو اس نظر سے دیکھا کہ اس کی قسط دینے کے دباؤ سے مسلمان پس انداز کرنے اور آمدنی کا ایک حصہ بچانیکے عادی ہو جائینگے اس لئے میں نے بیمہ کی حمایت شروع کی اور اورینٹل بیمہ کمپنی میں اپنی زندگی کا بیمہ چھ ہزار روپے میں دس سال کے لئے کر دیا جس کا روپیہ مجھے اگر زندہ رہا ۱۹۳۷ء میں مل جائیگا۔ ورنہ میری اولاد کو میرے مرتے ہی مل جائے گا۔

اس آٹھ برس کے عرصہ میں مجھے کچھ ایسے تجربے بھی ہوئے جن کو میں نے مسلمانوں کے مفاد عامہ کے خلاف سمجھا یعنی مجھے معلوم ہوا کہ مسلمان عام طور سے قسط کا روپیہ ادا نہیں کرتے اور ان کی رقمیں ضبط ہو جاتی ہیں اسلئے میں نے روزنامچہ میں لکھدیا کہ میں مسلمانوں کے سرمایہ کی بربادی نہیں چاہتا میں نے تو بیمہ کی حمایت اس لئے کی تھی کہ ان کی آمدنی سے ان کو کچھ بچانے اور پس انداز کرنے کی عادت ہو جائے اس لئے نہیں کی تھی کہ ان کی رقمیں ڈوبنے لگیں اور ان کی ضبطیاں ہونے لگیں میری اس تحریر کے شائع ہوتے ہی مجھے بہت سے مریدوں اور دوستوں نے اطلاعیں دیں جنہوں نے میری تقلید میں بیمے کرائے تھے کہ ان کو بیمہ کرانے سے بچت کی عادت ہو گئی اور خرچ آمدنی سے کم ہو گیا۔ اور انکو ایک مثال بھی ایسی معلوم نہیں ہے جس میں کسی کی رقم قسط ادا نہ کرنیکے سبب ضبط ہوئی ہے۔ اگر مذکورہ آخری بیان درست ہے تو میں روزنامچہ کی مذکورہ تحریر سے دست بردار ہو جاتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ مسلمان بیمہ کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور بیمے کرائیں اور خرچ کو آمدنی سے بڑھنے نہ دیں۔

۳۲۳

بیمہ کہاں کرایا جائے

میں اس معاملہ میں کسی خاص کمپنی کی سفارش نہیں کرتا البتہ یہ اصول بتاتا ہوں کہ جو کمپنی غیر ملکی ہو وہاں بیمہ کرانا خطرناک ہے معلوم نہیں کب انقلاب ہو جائے اور رقمیں ڈوب جائیں اسلئے ہمیشہ ملکی کمپنیوں میں بیمہ کرانا چاہیئے۔

میں نے ایک بڑی اور بہت معتبر ملکی کمپنی یعنی اورینٹل انشورنس کمپنی میں اپنا بیمہ کرایا تھا اور میرے لڑکے حسین کا بھی وہیں بیمہ ہوا ہے۔ دہلی میں ٹریبیل بیمہ کمپنی بھی ایک معتبر ملکی کمپنی ہے جسکے بانی پنڈت موتی لال نہرو اور ڈاکٹر انصاری صاحب جیسے لیڈر رہے۔ اور جو اسوقت سے آجتک برابر ترقی کر رہی ہے اور جس کا صدر دفتر دہلی میں ہے۔

ایک کمپنی لاہور میں ہے جسکے بانی یا منتظم سردار ل سنگھ صاحب کو بشیر ہیں جو بہت مشہور ملکی لیڈر ہیں تیسری مسلم کمپنی ابھی لاہور میں قائم ہوئی ہے جس کا نام مسلم انشورنس کمپنی ہے۔ اور جس کے بانی ڈاکٹر سید محمد شریف متقی کو میں سالہا سال سے جانتا ہوں اور ان کے تجارتی دماغ کو مانتا ہوں۔

بہرحال یہ فیصلہ لوگوں کو خود کرنا چاہیئے اور اچھی طرح غور کر کے کمپنی کو منتخب کرنا چاہیئے۔ مگر کسی غیر ملکی کمپنی میں رقم کو خود خطرہ میں ڈالنا ہے۔

حسن نظامی

میاں سر فضل حسین کا خط

مکرمی زاد لطفہٗ

السلام علیکم - آپ کے پانچ سوال تو ایسے ہیں کہ اُن پر ایک خمسہ تیار ہو - اور ہر خمسہ میں اور کچھ نہیں تو دو تین سو صفحے تو ہیں - ۳۴۲

جو شخص ان میں سے ایک سوال کا بھی ایسا جواب دیسکے جس پر عمل ہو سکے اور مدعا حاصل ہو جائے وہ تو بس ہزاروں کیمیا گروں ولیوں قطبوں - بلکہ انبیا سے بھی معاذ اللہ بڑھ گیا اور اگر وہ محض معمولی انسان ہے تو پھر وہ اس آب حیات کو "روح الاتحاد" "روح الاخلاص" کی گولیوں میں کیوں نہ فروخت کرے؟

اگر میری صحت درست ہو جائے طبیعت سدھر جائے دماغ صاف ہو جائے دل روشن ہو جائے تو میں شاید ان سوالوں میں سے ایک پر کچھ لکھنے کی جرات

مسٹر این۔

بھی ایک مانعہ صرف ہو تب تک میرا یہ مشورہ ہے کہ دل سے دعا و دوا مفید ثابت ہوتی ہے

خاکسار فضل حسین -

اجمیر احمد آباد
کوئمبتور کولمبو
کراچی کوالالمپور لاہور
ممباسہ ناگپور پٹنہ
راولپنڈی سنگاپور

چودھری سر ظفر اللہ خان کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی جناب خواجہ صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ -

آپ کے دو والا نامے شرف صدور لائے - بوجہ شدت مصروفیت پیشتر جواب عرض نہ کر سکا - آپ کے سوالات کے جوابوں کا تو میں اہل نہیں ہوں - البتہ اسلام کی کسی خاص خوبی کے متعلق تعمیل ارشاد میں عرض ہے کہ میرے نزدیک اسلام کی خاص خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اسلام نے اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دی ہے اور اس پر اصرار کیا ہے - انسانی اعمال کی حدبندی کر کے بتا دیا ہے کہ قدرتی جذبات کا اظہار ان حدود کے اندر نفع مند ہے - اور ان سے باہر نقصان رساں - اور یہی حدبندی اعلیٰ اور ادنیٰ اخلاق کی حد فاصل ہے - اس حدبندی کے ماتحت ہر انسانی طاقت اور قوت کو صحیح اور کامل نشوونما کا موقعہ مل جاتا ہے اور کوئی حصہ بیکار نہیں رہتا نہ کوئی حصہ مضر طور پر استعمال ہوتا ہے - اس اصول پر غور کرنے سے ہر طالب حق ان وسیع اثرات اور مفید نتائج کا اندازہ کر سکتا ہے جو اسلام کی اس پاکیزہ تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے مترتب ہو سکتے ہیں - والسلام -

خاکسار - ظفر اللہ خاں -

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد اول

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد دوم

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد سوم

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد چہارم

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد پنجم

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد ششم

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد ہفتم

[illegible]

اتالیق انگریزی جلد ہشتم

[illegible]

اتالیق انگریزی [illegible]

[illegible]

اتالیق انگریزی [illegible]

[illegible]

معجون دریان

[illegible] ملک برما میں ایک میوہ نایاب پھل ہوتا ہے جسکو دریان کہتے ہیں یہ ایک ایسا میوہ ہے جس کی تعریف اسے کھانے والے ہی کر سکتے ہیں یہ پھل سوائے ملک برما کے اور کہیں نہیں ہوتا اسلئے ہم نے بڑی محنت اور کوشش سے اسکی معجون تیار کرائی ہے آپ تعجب کرینگے کہ اس معجون میں ایک قدرتی طاقت پنہاں ہے جسکے استعمال سے قوت باہ میں ایسی ترقی ہوتی ہے جو بیان سے باہر



ہے صرف [illegible] شرط
آزما کر دیکھیے بعید
حرارت غریزی کو گرما
پیدا کرتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوتا ہے
[illegible] کیا ہو گیا
[illegible]
[illegible]
استعمال کریں تو

ہے فقط ایک مرتبہ
مقوی اور ممسک ہے
دیتی اور ایسی خواہش
خواہ خیال [illegible]
باہ کیلئے اکسیر اور
کہ چند گھنٹے [illegible]
مستقل فائدہ کیلئے
استعمال کریں تو
مہینے اسی طرح
قوت باہ کا اثر ہمیشہ

[illegible] مردوں اور عورتوں کیلئے یکساں مفید ہے خواہ کسی عمر کے ہوں ترکیب استعمال [illegible] سے قبل [illegible] کے ہمراہ استعمال کریں قیمت فی ڈبیہ دو روپیہ [illegible] منگوانے والوں کو محصول ڈاک معاف

[illegible] سٹریٹ رنگون

اقوام ہند کی معلومات

یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوؤں کی چار ذاتیں ہیں۔ ایک برہمن دوسرے چھتری۔ تیسرے ویش۔ چوتھے شودر اور ان کے کاموں کا حال بھی معلوم ہو چکا ہے کہ برہمن علمی اور مذہبی پیشوا ہیں۔ چھتری سپاہی اور حکمراں ہیں۔ ویش سوداگر اور صناع ہیں۔ شودر کمین اور خدمتگار ہیں

اوتاروں کے تیرتھ۔ اجودھیا فیض آباد میں سری رامچندر جی کے نام کا تیرتھ ہے متھرا سری کرشن جی کی پیدائش کے سبب تیرتھ ہے گوکل ان کی پرورش کا مقام تھا۔ اسواسطے تیرتھ ہے۔ بندرابن ان کے ظہور کی جگہ تھی اسواسطے تیرتھ ہے۔ دوارکا جو کاٹھیاواڑ میں ہے سری کرشن جی کی وفات کا مقام ہے اسلئے اسکو تیرتھ سمجھا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ اور جسقدر مندر اور تیرتھ ہیں وہ یا تو سورج چاند یا اور ستاروں سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی مشہور واقعہ سے ان کی نسبت ہے۔ سومنات کا مشہور مندر چاند سے تعلق رکھتا تھا۔ سوم چاند کو کہتے ہیں

ہندوؤں کے نام۔ ہندو قوم کے نام اسمائے ذات الٰہی پر بہت کم رکھے جاتے ہیں بلکہ سری رام چندر جی اور سری کرشن جی کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں اور زیادہ تر سری کرشن ہی کے ناموں پر ہوتے ہیں۔

اسمائے ذات کے نام یہ ہیں۔ بشن سروپ۔ ہرنام داس۔ بھادیو پرشاد۔ ہرچرن۔ بھیش چرن وغیرہ۔ رام چندر جی اور ان کے بھائی کے نام پر بھی نام ہوتے ہیں۔ مثلاً رامچندر۔ رام سروپ۔ رام سنگھ لچھمن داس۔ ہنومان پرشاد۔

سری کرشن جی کے ناموں کی پیروی بہت ہی زیادہ کیجاتی ہے۔ مثلاً موہن داس۔ کنھیا لال۔ کرشن پرشاد۔ جگدیش پرشاد جانکی داس۔ برج لال۔ گوپال چند۔ کشن سنگھ وغیرہ۔

جوتش۔ ہندو قوم علم نجوم کو بہت مانتی ہے اور کوئی کام بغیر جوتشی کے حکم اور اجازت کے نہیں کرتی۔ اس کی شادیاں تو عموماً جوتش کے حساب سے ہوتی ہیں۔

ہندو تہوار۔ ہندوؤں کے تہوار عموماً موسموں کی تغیرات سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی جنگی فتح کی یادگار میں وہ تہوار منایا جاتا ہے مثلاً رام لیلا۔ رام چندر جی کی فتح لنکا کی نشانی ہے اور ہولی موسم بہار کی شروعات پر منائی جاتی ہے۔ اور دیوالی دولت کی پوجا کا تہوار ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی کسی بڑی لڑائی کی فتح کا جشن ہے

ہندو مذہب قوموں کے تاریخی حالات سے بخوبی ثابت ہے کہ ہندوؤں کا مذہب سب سے قدیم ہے جبکہ مانہ میں مصر اور یونان اور روم کے مذاہب کی بنا بھی نہ پڑی تھی اور اہل دنیا کے کان ان سے آشنا بھی نہ تھے۔ اس مذہب کی عمارت کب کی تیار ہو چکی تھی۔ یہی نہیں بلکہ ہندو مذہب قدیم زمانہ کے مذاہبوں سے نہایت شاندار اور عجیب وغریب ظاہر ہوا یہ کوئی ایک مذہب نہیں ہے نہ اس کی عمارت کی طرز تعمیر ایک وضع پر ہے۔ اس مذہب کو ایک مشرقی طرز کے نہایت خوشنما عظیم الشان اور وسیع محل سے تشبیہ دیجا سکتی ہے جو دور سے صرف ایک حیرت انگیز عمارت نظر آتی ہے اور قریب جا کر بغور دیکھنے سے منزل پر منزل چنی ہوئی معلوم ہوتی ہے ہندو مذہب ایک مذہب نہیں بلکہ مذاہب کا مجموعہ ہے جن کو مجتمع کر کے ان کی مختلف خاصیتوں سے ترتیب دیا ہے اسوجہ سے ان کو معجون مرکب کہنا بیجا نہ ہوگا یہ مذہب دیگر مذاہب کی طرح ایک ہی شخص نے ایک ہی وقت میں وضع نہیں کیا۔ بلکہ اسے مختلف رہنماؤں رشیوں اور سنتوں نے جو مختلف زمانوں میں پیدا ہوئے۔ ہزارہا سال کے عرصہ میں بنایا ہے۔ یہ مذہب کسی ایسے نقشہ نویس کا بنایا ہوا نقشہ نہیں ہے۔ جو کسی ملک کے ایک ایک راستہ کو پیمائش کرتا ہے اور جنگلوں کی پگڈنڈیوں سے لیکر شہروں کی سڑکوں تک کو نقشہ کھینچکر دکھاتا ہے بلکہ ایسے نقشہ زمین کا نقشہ ہے جس نے کسی اونچے پہاڑ پر بیٹھ کر اس کا عکس لیا ہے اور شہروں کو نقطوں کے ذریعے سے نقشہ پر دکھایا ہے

٣٣٣

مذہب ہندو بہت بڑا ذخیرہ مذہبی خیالات کا ہے اس میں نہ باطل عقائد کا نشان ہے نہ کفر و بت پرستی کا بلکہ یہ ایسا مذہب ہے کہ اگر اس کے نکات اور عظمت دریافت کرنے کیلئے مقدس رشیوں اور باخدا دیوتاؤں کے طریق علم وعمل کو دیکھا جائے تو خدا پرستی کی پوری شان اور توحید کی حقیقی تصویر نظر آئے گی۔ ہندو مذہب کا اصل اصول بالکل اس کے مصداق ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔

مقدس ویدوں میں نہ ایسے قوانین ہیں جن سے مغفرت ہونی دشوار ہو۔ نہ سبب اور مسبب کی غیر محدود قیدیں ہیں بلکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان جملہ قوانین سے قطع نظر مادہ اور طاقت کے ہر جز و اور ذرہ میں ایک ایسی قوت ہے جس کے حکم سے ہوا چلتی ہے۔ آگ جلتی ہے مینہ برستا ہے اور موت آتی ہے۔ اس کے صفات یہ ہیں۔ "وہ ہر جگہ موجود ہے۔ پاک ہے اس کی شکل نہیں ہے اور وہ قادر مطلق اور رحیم ہے علمائے وید اس کی حمد وثنا اس طرح کرتے ہیں" "تو ہمارا ماں باپ ہے۔ تو ہمارا عزیز دوست ہے تو تمام طاقتوں کا منبع ہے ہم کو طاقت عطا کر"

ہندوؤں کی علامتیں

ہندوؤں کی علامتیں۔ ہندو ہونے کی کئی علامتیں ہیں ایک تلک ہے دوسرے دھوتی ہے تیسرے چوٹی ہے۔ چوتھے جنیئو ہے۔ یہ علامتیں جسمانی اور ظاہری ہیں اور ایک علامت مردہ کا آگ میں جلانا ہے۔

چوٹی اور دھوتی بڑی نشانیاں نہیں ہیں۔ بہت سے مسلمان بھی دھوتیاں باندھتے ہیں اور بعض مسلمان پیروں اور بزرگوں کے نام کی چوٹیاں بھی بچوں کے سروں پر رکھتے ہیں۔

صرف تلک اور جنیئو اور مردہ کا آگ میں جلانا اور ختنہ نہ کرانا ہندوؤں کی تمام علامتیں ہیں ختنہ نہ کرانے میں عیسائی بھی ان کے شریک حال ہیں کیونکہ ختنہ صرف مسلمانوں اور یہودیوں کی نشانی ہے۔

تلک۔ ہر ہندو فرقے کے تلک علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں جس سے ان کی قومیت اور ان کے عقائد کی شناخت ہوتی ہے۔ مثلاً برہمنوں کے تلک عموماً سفید صندل کے ہوتے ہیں اور ماتھے پر تین لکیریں چوڑان میں کھنچی رہتی ہیں۔ یہ علامت ستوگن رجوگن تموگن کی ہے اور شیو کی پوجا اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ برہمن اکثر یہی تلک لگاتے ہیں کیونکہ سری رامچندر جی اور سری کرشن جی کے تلک لگانے اپنی شان کے خلاف خیال کرتے ہیں کہ وہ دونوں چھتری نسل سے تھے۔ چھتری اور ویش اگر رامچندر جی کے ماننے والے ہوں تو ماتھے پر سرخ رنگ کے یا اور کسی رنگ کے تین تلک ماتھے کے طول میں لگاتے ہیں یہ علامت رام لچھمن سیتا تین بزرگوں کی ہے مگر یہ تلک زیادہ تر مدراس اور ملیبار کے علاقہ میں مروج ہے یا یوپی کے علاقوں میں۔

سری کرشن جی کے ماننے والے چھتری اور ویش زعفرانی رنگ کا ایک ٹیکا ماتھے کے بیچ میں لگاتے ہیں اور جو لوگ صرف ہنومان جی کی پوجا کرتے ہیں وہ لال سیندور کا ایک ٹیکا ماتھے پر لگاتے ہیں۔

ویش لوگ یعنی بنیئے لکشمی (دولت) کی پوجا کرتے ہیں اور زرد رولی کا ٹیکہ اس کی علامت کیلئے لگاتے ہیں۔ یہ چند خاص اور بڑی بڑی علامتیں لکھی گئی ہیں ورنہ ہندو قوم اور ہندو مذہب کی رنگا رنگی پر کچھ لکھنا اور ایک حد مقرر کرنا بالکل ناممکن ہے۔

چھوت۔ ہندو قوم کی یہ خصوصیت تمام دنیا میں نرالی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ہاتھ کا چھوا کھانا پانی نہیں کھاتے پیتے یہاں تک کہ باپ بیٹے سے اور بیٹا ماں باپ سے چھوت کرتا ہے۔ اور کوئی شخص ایک برتن میں شریک ہو کر کسی دوسرے کیساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔ برہمن لوگ چھتریوں کو اپنے سے کم سمجھتے ہیں اور چھتری ویشوں کو اور ویش شودروں کو۔ اسی طرح تینوں فرقے شودروں کو نہایت ذلیل خیال کرتے ہیں۔ یہانتک کہ اگر کسی شودر کا سایہ کسی اعلیٰ ذات والے ہندو پر پڑجائے تو اس کو نہانا پڑتا ہے اور بغیر غسل کے وہ کھانا نہیں کھاسکتا

اس چھوت کی نسبت عقلا کے دو خیال ہیں ایک فریق کہتا ہے کہ ہندو قوم اسی چھوت کے مسئلہ کے سبب زندہ و برقرار ہے یہ مسئلہ نہ ہوتا تو ابتک وہ یونانی اور اسلامی فاتحین کے اندر جذب ہو کر فنا ہو چکی ہوتی دوسرا فریق کہتا ہے ہندوؤں کی کمزوری اور قومی پستی کا سبب یہی مسئلہ ہے اور اسی واسطے ہندو بہت تیزی کے ساتھ کم ہو رہے ہیں۔ ہر دس سال کے بعد جب مردم شماری ہوتی ہے تو ہندو دس بارہ لاکھ کم ہو جاتے ہیں اور اس کمی کی وجہ یہی ہے کہ ان میں چھوت چھات ہے اور اس کے سبب ان کی جسمانی حالت کمزور ہوتی جاتی ہے اور نسل پر اس کا برا اثر پڑ رہا ہے۔ مگر میں اس فریق کی دلیل کو تسلیم نہیں کرتا۔ میرے خیال میں پہلا فریق سچ کہتا ہے۔

ہندو تیرتھ۔ ہندوؤں کا کوئی ایسا مذہبی مقام نہیں ہے جو سب ہندو فرقوں کا مرکز ہو جیسے مسلمانوں کا مکہ ہے اور عیسائیوں اور یہودیوں کا بیت المقدس ہے۔ ان کی تیرتھ بے شمار ہیں اور بڑے تیرتھوں میں یہ خصوصیت قابل لحاظ ہے کہ گنگا یا جمنا دریا کے نہان کا تعلق اس سے ضرور ہوتا ہے۔ جیسے متھرا ہردوار۔ بنارس۔ الہ آباد وغیرہ۔

خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھنے والے غالباً تین تیرتھ بڑے ہیں (تیرتھ اس بڑی مقدس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کا جانا بہت ضروری مانا گیا ہو۔ مندر ہر جگہ اور ہر مقام پر ہو سکتا ہے مگر تیرتھ مخصوص مقامات ہی میں ہوتے ہیں۔)

ایک تیرتھ ہردوار ہے۔ یہ مقام رڑکی کے آگے گنگا کے کنارے واقع ہے۔ یہاں صرف گھاٹ کی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اور کوئی مخصوص مورت نہیں ہے (اگرچہ لوگوں نے بہت سے مندر بنائے ہیں مگر ان کا تعلق اصلی تیرتھ سے نہیں ہے) ان سیڑھیوں کو ہر کی پیڑی کہتے ہیں یعنی خدا کی سیڑھی۔ اس مقام پر غسل کرنا باعث نجات خیال کیا جاتا ہے لفظ ہر بھی اسم ذات ہے صفات کا اس سے تعلق نہیں ہے۔

دوسرا تیرتھ کاشی (بنارس) ہے۔ یہاں بھی گنگا جمنا ملی ہوئی بہتی ہیں اور ان میں غسل کرنا باعث نجات سمجھا جاتا ہے۔ اس تیرتھ کا تعلق شیو یعنی مہادیو سے ہے۔ جو اگرچہ صفات خلق و پرورش و فنا کا مجموعہ مانا گیا ہے تاہم اس کی حیثیت ذات واحد سمجھی جاتی ہے یہاں بہت سے مندر شیونا تھ کے پائے جاتے ہیں اور ہندو علوم کا بھی یہ مقام پرانا مرکز ہے۔

تیسرا تیرتھ گیا ہے۔ یہ پھلگو دریا کے کنارے ہے اور بشن جی سے اس کا تعلق ہے اوپر بتایا جا چکا ہے کہ بشن اسم ذات یا ذات بحت کا نام ہے۔ اس تیرتھ میں قدم کے نشان بھی ہیں جس کا طواف کیا جاتا ہے اور مرے ہوئے لوگوں کی نجات کے لئے مراسم ہوتی ہیں۔

ہندوؤں کی چار ذاتیں

جو ہزاروں برس پہلے منوجی نے قائم کیں

برہمن ذات چاروں ذاتوں میں اول اور اعلےٰ مانی جاتی ہے

برہمنوں کو نوکری اور تجارت و زراعت کرنے کی سخت ممانعت کیگئی ہے مگر زمانہ کی مجبوریوں سے وہ آجکل یہ سب کام کرتے ہیں تاہم دیکھا جاتا ہے کہ وہ تجارت و زراعت میں فرقہ ویش سے کمزور ثابت ہوتے ہیں

برہمنوں میں اجتماعی قوت بہت ہے وہ قوم کو بہت جلد اور آسانی کے ساتھ اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں مگر آجکل مہاتما گاندھی نے جو ویش فرقہ سے ہیں ان کو مات کر دیا ہے۔ یعنی ہندو لوگ برہمنوں سے زیادہ مہاتما گاندھی کا کہنا مانتے ہیں۔ برہمنوں میں سازش کرنے کا مادہ بھی بہت ہے وہ خفیہ کام کرنے میں بڑے ماہر ہیں اپنے راز کو بہت عمدگی کے ساتھ پوشیدہ رکھ سکتے ہیں۔

چھتری سپاہیوں اور حکمرانوں کا فرقہ ہے بہت بھولا، بہت سیدھا، بہت شریف مزاج بہت بہادر۔ اس گروہ میں سازش کا مادہ کم ہے۔ کھری اور صاف صاف بات کہدیتا ہے برہمن قوم کا دب مذہبی اعتبار سے کرتا ہے مگر حکومت کی حکمت میں جب برہمن دخل دیتے ہیں تو چھتریوں کا کام خراب ہو جاتا ہے کیونکہ چھتری رعایا کی ہمدردی و انصاف میں مذہبی تعصب کو داخل نہیں ہونے دیتے۔

چھتری امیر ہوں یا غریب بھروسہ کے قابل ہوتے ہیں۔ بات اور زبان کی پاسداری ان میں بہت ہے اور ہندوؤں میں یہی ایک ایسا فرقہ ہے جس کی خصلتیں انسانی عیوب سے عموماً پاک ہیں اور کوئی گرفت ان پر نہیں ہو سکتی گو کوئی انسان فرشتہ نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ برائیاں ہر آدمی میں ہوتی ہیں۔

ویش یہ تجارت پیشہ قوم ہے۔ سود خواری اس کا جوہر ہے دولت جمع کرنے میں اس کو خوب مہارت ہوتی ہے۔ ہر قسم کے توڑ جوڑ اور فریب کر سکتی ہے۔ رات دن اس کو روپیہ کی فکر رہتی ہے دوسروں سے مال حاصل کرنے میں وہ بڑی بے رحم ہے۔ ہندو ہوں یا ہندوؤں کے علاوہ کوئی دوسری قوم ہو ویش لوگ سود کے ذریعہ اس کا خون چوس کر اس کو بالکل برباد کر دینے سے کبھی نہیں ڈرتے۔

وہ مذہب کی پابندی بھی دولت کیلئے کرتے ہیں ان کی جس قدر عبادات ہیں ان کا حاصل مقصد روپیہ ہے۔

یہودیوں کے سوا دنیا کی کسی قوم میں روپیہ کی حرص اتنی نہیں ہے جتنی ہندوؤں کے ویش فرقہ میں ہے اسواسطے ان پر بھروسہ کرنا بہت دشوار ہے کیونکہ وہ روپیہ کے لئے اپنے قریبی رشتہ داری کی بھی پروا نہیں کرتے ہیں۔

شودر کم عقل۔ جاہل۔ توہم پرست۔ جلدی دوسروں کا اثر قبول کر لینے والے۔ خلاف عقل افواہوں سے بھڑک اٹھنے کے قابل اپنی پستی و بیچارگی پر صابر و شاکر اور ہزارہا سال کی غلامی کے سبب خودداری کے ضمیر سے محروم لوگ ہیں۔ اگر یہ اعلیٰ ہندوؤں کی غلامی سے آزاد ہو جائیں تو صدیاں گزرنے کے بعد بھی خودداری کا احساس ان میں بمشکل پیدا ہوگا۔ بنگال میں لاکھوں شودر چند صدیاں پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور اسلام قبول کرنے سے ان کو انسانی مساوات کی آزادی مل گئی تھی مگر اب تک ان میں غلامی اور ذلت کے جذبات موجود ہیں ارتقا صدیوں کے بعد بھی ان کو اعلیٰ نہیں کر سکا کیونکہ ان کے خون اور نسل کا اثر شاید ہزاروں برس باقی رہے گا۔

جیو رکھشا۔ ہندوؤں کے چاروں فرقوں میں برہمن اور ویش فرقہ کے لوگ اس احساس میں سب سے زیادہ ہیں چھتری اور شودر اس کی پروا نہیں کرتے۔ جین مذہب میں جاندار کی حفاظت سب سے ضروری سمجھی گئی ہے۔ اور تحقیق کیا جائے تو ویش فرقہ میں جینی زیادہ ملیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ چھتری لوگوں کا کام چونکہ لڑائی ہے اسواسطے وہ خونریزی سے نہیں گھبراتے۔ چھتری گوشت بھی کھاتے ہیں اور شودر بھی چونکہ سب گوشت کھاتے ہیں اسواسطے جیو رکھشا کی انکو کچھ پروا نہیں ہے۔

برہمن اگرچہ جیو رکھشا میں مضبوط ہیں مگر ویش فرقہ کی طرح زیادہ تعصبات ان میں نہیں ہے۔

کفایت شعاری۔ کفایت شعاری یا کنجوسی میں ہندو قوم بہت بدنام ہے مگر برہمن چھتری۔ شودر کنجوس اور حد سے زیادہ کفایت شعار نہیں ہوتے صرف ویش فرقہ اس صفت سے متصف ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ویش فرقہ میں سب برائیاں ہی برائیاں ہیں۔ تصویر کے دوسرے رخ کو دیکھا جائے تو اس فرقہ سے ملک کی مالی اور حسابی حالت سنبھلی ہوئی ہے اور مالیات ہی پر ملکوں کی زندگی منحصر ہے۔ ویش فرقہ نہ ہو تو برہمن چھتری اور شودر اقوام کی مالی تنظیم پاش پاش ہو جائے۔ ہندو قوم کی خیر خیرات کا دارومدار بھی زیادہ تر اسی تجارت پیشہ فرقہ پر ہے۔ غرض قطع نظر مذکورہ برائیوں کے اس فرقہ میں خوبیاں بھی بہت سی ہیں اور جب سے مہاتما گاندھی جیسے بزرگ اس فرقہ میں ظاہر ہوئے ہیں اس وقت سے تو اس کی عزت ہر اعتبار سے بڑھ گئی ہے۔

ہندو فقیروں کی شاخیں

سب سے پہلے وید مذہب کا حال لکھا جاتا ہے۔ اس مذہب میں دو فریق ہیں۔ ایک ویدانتی کہلاتے ہیں۔ دوسرے پورانک یعنی پرانوں کے احکام کے پابند ویدانتیوں میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک دویت بادی جو کہتے ہیں کہ مایا سے پرم ایشر نے جگت کو بنایا ہے۔ دوسرے ادویت بادی جو کہتے ہیں کہ پرم ایشر خود جگت روپ ہوگیا ہے اس بات کا کچھ صحیح پتہ نہیں چلتا کہ وید اور پوران کس زمانہ میں تحریر ہوئے کیونکہ سانکھ سوتروں میں دو جگہ ویسکا حوالہ دیا ہے۔ ۱۔۵۔۶۔۳۵۔ اور وہ ویدانت سوتر کی تردید کرتا ہے یوگ سوتر ۲۵ سانکھ کے باک کو تسلیم کرتا ہے۔ ویسکا سوتر نیا ر اور سانکھ دونوں کے سوتروں کو قبول کرتا ہے۔ نیار سوتر ویدانت و سانکھ کی تردید کرتا ہے۔ میمانسا ان سب کی اور مہرنز ندما کی قدامت کو قبول کرتا ہے۔ میمانسا یادری کا بھی حوالہ دیتا ہے ویدانت پانچوں مذکورہ بالا کے اصول کی تردید کرتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ کون پہلے ہوا اور کون پیچھے (دیکھو شرح پاتنجل بابو راج اندر لال متر) کسی پستک میں اس کی تصنیف کے سنہ سال نہیں ملتے۔ سنسکرت کی جس مذہبی کتاب کو دیکھیئے۔ سب میں یہی لکھا ملیگا کہ ارجن نے پوچھا بھگوان نے کہا یا فلاں شخص نے پوچھا نارد نے یا مہادیو نے یا فلاں نے جواب دیا۔ لہذا وید اور پوران کی صحیح تاریخ لکھنی مشکل ہے۔ انگریزی کتاب موسومہ ریلیجن آف انڈیا کے باب صفحہ ۶۶ و ۶۷ میں لکھا ہے۔ کہ تین وید پرانے ہیں۔ اتھر وید قدیمی نہیں ہے۔ سب سے پہلی کتابیں متعلق وید جو وید کے بعد تصنیف ہوئیں تعداد میں ۲۵۰ ہیں اور یہ سب گوتم بدھ کے عہد کے بعد تیار ہوئی ہیں جن میں وید کی دو تفریقیں کی گئی ہیں۔ ایک کرم کانڈ۔ دوسرا گیان کانڈ، اس سے ظاہر ہے کہ علاوہ تین وید کے اور جس قدر تصنیفات ہیں سب دو ہزار چار سو یا دو ہزار پانسو برس کے عرصہ کی ہیں۔

ان سب ویدوں اور پورانوں کو بیاس جی اور ان کے چیلوں کی نسبت منسوب کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لکھے اور ترتیب دئے ہیں۔

یہ بیاس مہارشی تھے۔ مہابھارت انہی کی تصنیفات سے ہے۔ ان کے باپ کا نام پراسر اور ماں کا نام ستوتی تھا۔ بیاس جی پیدا ہوتے ہی جنگل کو چلے گئے اور وہاں مذہب کی تعلیم پاتے رہے۔ ان کا اصل نام کرشن۔ دیپاین تھا لیکن وید کے جمع کرنے اور مہابھارت کے تحریر کرنے میں انہوں نے شہرت حاصل کی۔ تب سے یہ وید بیاس کے نام سے مشہور ہوگئے ہیں

ویدوں میں زیادہ تر دیوتاؤں کی پوجا پاٹ اور بھجن کا بیان ہے

جسکا نتیجہ مکتی (جنت کا) ملنا لکھا ہے۔ برہم کا مختصر بیان ہے۔ لیکن بعد میں جو اوپ نشد تصنیف ہوئے ہیں ان میں برہم اور کرم وغیرہ کی مدلل اور مفصل بحث کی گئی ہے۔ یہ صحیح پتہ نہیں چلا کہ ان کا مصنف کون شخص گذرا ہے اور اس کے کیا حالات تھے۔

وید۔ اوپ نشد۔ پران۔ نیائے۔ سانکھ، ویشیشکا چار باک ایسے طول طویل ہیں کہ اگر بہت مختصر خلاصہ بھی ہر اک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے تو ایک بڑی ضخامت کی کتاب ہو جائے۔ لہذا ہم نے ہر ایک موقع مناسب پر ہر ایک کا جداگانہ اعتقاد نسبت خالق و مخلوق و موت و حیات و جزا و سزا وغیرہ لکھدیا ہے۔ جسقدر شاخیں وید مت کی ہیں ان سب کی جڑ یہی شاستر ہیں منجملہ بہت سی شاخوں کے ایک رامانجی ہیں۔ جو رامانج کے پیروکار چکرانت کہلاتے ہیں۔ سنہ عیسوی کی بارہویں صدی میں یہ رامانج مدراس کے نواح میں ہوا ہے اس نے ایک نیا طریقہ جاری کیا۔ اس شخص کا مصنفہ ویدانت سار تتو سار ۱۸۶۷ء میں کلکتہ میں طبع ہوا ہے۔ اس کے پیروکار رامچندر جی کی پوجا کرتے ہیں۔ سنکھ چکر کا داغ اپنے جسم پر دیتے ہیں۔ انکا تلک ماتھے پر ایک خاص نمونہ کا ہوتا ہے۔ اس نے خلاف ادویت برہم شنکراچارج کے دلیل کی ہے اور ہر ایک روح کو علیحدہ اور محدود مانا ہے اور مایا کی تردید کی ہے رامانج کو رام سگت کہتے ہیں اور اوتار مانتے ہیں۔

چودہویں صدی عیسوی میں ایک شخص رامانند پیدا ہوا۔ اور اودہ بنارس میں اپنا مت جاری کیا۔ رامانندی ملک مشہور ہے۔ اس کے اور بھی فرقے ہیں جو رامانج سے اختلاف کرتے ہیں یہ وشنو کو مانتا ہے اس کے پیروکار شمالی ہند میں بہت ہیں تلسی داس گوسائیں جس نے رامائن ہندی تصنیف کی اسی فرقہ سے تھا۔ یہ تلسی داس سنہ ۱۶۰۰ء میں پیدا ہوا اسوقت جہانگیر کی سلطنت دہلی میں تھی۔ اس کے باپ کا نام آتمارام تھا۔ اسکے بچپن کا نام تلسی رام تھا۔ راج پور میں جو ضلع باندہ میں ہے پیدا ہوا تھا اسکی وفات سنہ ۱۶۲۴ء مطابق سمت ۱۶۸۰ ساون سدی سمتی کو ہوئی۔ رامانند کا قول ہے کہ مایا۔ جیو۔ پرمیشر۔ تین چیزیں انادی ہیں۔ سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے بھی اس کی تقلید کی ہے۔

اسی زمانہ میں ایک شخص دکھن میں بمقام کلیانا مسمی بہ آنند تیرتھ میں پیدا ہوا۔ یہ مقام مالابار علاقہ مدراس میں واقع ہے اس نے اپنی نئی تعلیم لوگوں کو دی۔

ایک پنتھ کبیر کا ہے۔ یہ کبیر بنارس میں قوم کا جولاہہ تھا یہ مسلمانوں کے مذہب کی طرف مائل تھا۔ وحدانیت کا قائل تھا۔ اس کے نزدیک ذات کی تمیز فضول تھی مورتی پوجن کو برا کہتا تھا۔ اس کے نام سے بہت سی تصنیفات

از حسین بن حسن نظامی

پدبھجن وغیرہ کی قسم سے ہیں۔ جو اکثر پیروکاران پنتھ کبیر گایا کرتے ہیں۔

ایک داؤد پنتھی ہیں۔ یہ داؤد قوم کا دھوبی تھا۔ اسکا پنتھ اجمیر و جیپور میں بہت ہے۔ کوئی خاص بات اس کے پنتھ میں قابل ذکر نہیں۔

ایک مایالال والے ہیں۔ یہ شخص مالوہ کا رہنے والا قوم کا راجپوت تھا اس کے پیروکار دارا شکوہ برادر شاہ اورنگ زیب کو سادھو مانتے ہیں۔

ایک پران ناتھی ہیں جو پران ناتھ کے پیروکار ہیں۔ یہ پران ناتھ قوم کا کھتری ہے۔ بندھیل کھنڈ کا رہنے والا تھا۔ ہندو و مسلمان دونوں مذہب کو مانتا تھا۔ (تفصیل میری کتاب فاطمی دعوت الاسلام میں ہے)

ایک مادھو آچاریہ۔ اس کا اصلی نام باسدیو اچاری تھا جب سے وہ سنیاسی ہوا تب سے اس کا نام مادھو اچاریہ ہو گیا۔ اس کو انند تیرتھ بھی کہتے ہیں اور پورن پرگیا یعنی کامل گیانی بھی نامزد کرتے ہیں۔ یہ قوم کا برہمن تھا۔ اس کے باپ کا نام مدھیاک بھٹ تھا۔ ۱۱۹۹ء میں اس کی پیدائش ہے۔ مادھو اچاریہ کے پیروکار بیان کرتے ہیں کہ یہ بایو کا اوتار ہے۔ سری رام چندر جی کے عہد میں ہنومان بایو کا اوتار رہا۔ اور کلجگ میں وشنو کی اجازت سے بایو نے مادھو اچاریہ کے روپ میں اپنا اوتار دھارن کیا۔ اس کا اعتقاد ہے کہ وشنو بھگوان (خدا تعالیٰ) ہی قائم و دائم ہے۔ مادہ اور روح کا اس کے حکم سے ظہور ہوتا ہے۔ جیو (روح) اور مادہ سے ملکر عمل ہوتا ہے اور بھگتی سے روح کو نجات ملتی ہے۔ اور یہ سلسلہ دوامی ہے۔ جب دنیا کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ برہم کا دن کہلاتا ہے اور جب قیامت ہوتی ہے تب برہم کی رات کہی جاتی ہے۔ برہم کی استری (بیوی) لچھمی پرکرتی (مادہ) کو طاقت بخشتی ہے۔ اور جب جیو (روح) اور پرکرتی (مادہ) مل جاتے ہیں تب اُس میں تین گن (صفات) پیدا ہو جاتے ہیں رجوگن۔ ستوگن۔ تموگن۔ جیو (روح) تین قسم کے ہیں۔ ایک مکت جوگ جو دائم واصل ذات ہیں۔ دوسرے تم جوگ جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ تیسرے سنساری جو ہمیشہ دنیا میں رہیں گے۔

ایک مت پنڈت شیو نرائن کا ہے۔ جو غازی پور کا راجپوت تھا یہ کسی گورو کو نہیں مانتا تھا اور تصوف کا قائل تھا۔

ایک سوامی نارائن گجرات میں ہوا ہے اس کا پنتھ بھی علیحدہ ہے یہ مورتی پوجن کے خلاف تھا اور خاص کر بلبھ چاری گوسائیں کے بالکل خلاف تھا۔

ایک نانک پنتھی ہیں۔ یہ پنتھ کبیر سے ملتا ہے۔ بابا نانک ۱۴۶۹ء میں پنجاب میں پیدا ہوئے۔ یہ ذات کے کھتری تھے۔ نانک صاحب کا گرنتھ صاحب مشہور ہے نانک پنتھی چیلے سر پر بال رکھتے ہیں جسکو کیس کہتے ہیں گردن سے اوپر استرے سے بال نہیں منڈواتے اکثر نیلا لباس پہنتے ہیں۔ ان میں ذات کی تمیز نہیں ہے۔ ایک سنگتی ہیں مختلف ذات کے لوگ کھا لیتے ہیں۔ ان کے آپس میں سلام کا طریقہ واہ گرو کی فتح ہے ان میں اکالی بھی کہلاتے ہیں ان میں ایک اوداسی ہیں جو گرو گوبند سنگھ کے گرنتھ کو نہیں مانتے۔ ان میں ستھری اور نرملی سادھو بھی ہوتے ہیں ستھرے ڈنڈے بجا کر بھیک مانگتے ہیں اور کالی دیوی کا اُپسک بیان کرتے ہیں مختلف ذات کے ہندو نانک پنتھی ہیں۔

سری شنکر اچارج۔ جو وید کا نامی مفسر گزرا ہے۔ اسکی پیدائش وغیرہ کے باب میں بہت اختلاف ہے۔ مگر آخری نتیجہ جو صحیح پایا گیا وہ مختصراً یہ ہے کہ راجہ بکرماجیت کے وقت میں یہ آچارج موجود تھا۔ یہ شنکر اچارج مقام کلالی علاقہ مدراس ملابار میں پیدا ہوا تھا۔ آٹھ برس کی عمر میں برائے نام سنیاسی ہو گیا۔ نربداندی کے گوبند جوگی کو جو سکھدیو بھٹ کے نام سے مشہور تھا اور راجہ بکرماجیت کا باپ تھا اپنا گورو بنایا۔ اور پورا سنیاسی ہو گیا ۳۲ برس کی عمر میں بعض کہتے ہیں ۴۰ برس کی عمر میں مر گیا۔ اس شخص نے گوتم بدھ کے مذہب کے خلاف ہندوستان میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اور ہندوؤں نے بدھوں کو ہندوستان سے نکالدیا۔ مگر ایک مورخ کا بیان ہے کہ اس نے کبھی بدھوں سے جھگڑا نہیں کیا بلکہ اس اچارج کی تحریرات سے پایا جاتا ہے کہ وہ بدھ مت سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تھا (دیکھو رسالہ تھیاسوفسٹ اوبار نومبر ۱۸۸۹ء جنوری ۱۸۹۰ء) مغربی محقق جنہوں نے مشرقی ملک کے حالات دریافت کئے۔ خیال کرتے ہیں کہ جوگ سوتر اور بھاش لکھنے والا پاتنجل مقام گوترا میں جو خطہ کشمیر میں واقع ہے پیدا ہوا۔ اس کی ماں کا نام گونیکا تھا مغربی محقق اس کی ترقی کا زمانہ ۲۴۵ سال قبل پیدائش حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور بعد نروان گوتم بدھ کے بتلاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ سوتر پاتنجل میں زیادہ تر بدھا کی فلاسفی ہے مگر اور لوگ دس فیصدی پہلے حضرت عیسیٰ کے پاتنجل کی موجودگی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کچھ حالات زندگی پاتنجل کے صحیح دریافت نہیں ہو سکے (رسالہ تھیاسوفسٹ اوبار ستمبر ۱۹۱۹ء) مگر یہ روایت واقعات تاریخ کے بالکل خلاف ہے۔

ایک آریہ سماجی ہیں۔ یہ آریہ سماج سوامی دیانند سرستی نے ابھی حال میں شروع کیا ہے۔ سوامی دیانند سرستی گجرات کے رہنے والے سنیاسی تھے اجمیر میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی تصنیف ستیارتھ پرکاش ۱۸۸۴ء میں الہ آباد میں طبع ہوئی۔ یہ سوامی پوران اور مورتی پوجن کے خلاف تھے۔ ان کے نزدیک محض برہمن کے گھر میں پیدا ہو جانے سے کوئی برہمن نہیں ہو جاتا۔ خدا۔ روح کو مادہ اور ازلی کہتے تھے انہوں نے پورے ہندو مذہب کے خلاف اپنا مذہب جاری کیا ہے۔

جن فرقوں کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے ان کے علاوہ بہت سے فرقے ویدمت کے فقیروں کے ہیں جن کے مختصر حالات ذیل میں لکھے جاتے ہیں منجملہ ان کے ایک پنج دیو کے پوجنے والے ہیں۔ ایک لچھمی سمپردائے

والے۔ دوسرے **رودر سمپردائے** والے تیسرے **سنکادی سمپردائے** والے چوتھے برہم سمپردائے والے۔ پانچویں **مرجاد اسمپردائے** منجملہ پانچ مرقومہ بالا کے ایک سری وشنو ہیں۔ ان کے چار حصے ہیں دیوا نند۔ راما نند۔ ہرنانند۔ رائے وانند۔ سری وشنو راما نند کے چیلے ابدہوت مارگی کی بارہ قسمیں ہیں۔ اننتا نند۔ کبیر جولاہہ۔ ریداس چمار۔ پیپا راجپوت۔ سرسرا نند۔ سکھا نند۔ بھاوانند۔ وشناجاٹ۔ سیتا ناد۔ ہرنا نند پرما نند۔ سری انند۔

ان بارہ میں سے اننتا نند کے چیلے تین ہوئے۔ کرشن داس۔ اگرداس کیل بابا۔ کپل بابا کے چیلے ملوک داس اور ملوک داس کے چیلے بھگت رام جیون داس۔ گوبردھن داس۔ گومتی داس ہوئے ہیں۔ یہ سب چیلے صرف وہ ہیں جنہوں نے کچھ کچھ نئی ایجاد کر کے اپنے عقیدے اور نشان کا سکہ علیحدہ بٹھایا ہے۔ چنانچہ سری انند کے چیلے بیراگی جٹا دھاری ہوتے ہیں۔ ایسے ہی سب میں ایک دوسرے سے کچھ تمیز رکھی گئی ہے۔

پنج دیوا پاسک کے جو رودر سمپردائے والے ہیں ان کی تقسیم یہ ہے پہلے **وشنو سوامی** آچارج ہوئے۔ ان کا چیلا بلبھ چارج تھا۔ اس کی اولاد میں بٹھل داس۔ برہم بھگت سری گردھرائی۔ گوبند رائے بالکشن۔ گوکل ناتھ۔ رگھوناتھ۔ جدوناتھ۔ گھنشام۔ آٹھ شخص ہوئے ہیں۔ ان میں سے صرف گوکل ناتھ گدی نشین ہوئے جن کے چیلے کھتری۔ سورتھ۔ گجراتی بنیے۔ سیٹھ۔ گجراتی بنیے۔ اکثر شودر۔ اکثر برہمن ہیں۔ یہ لوگ آپس میں جے سری کرشن یا جے گوپال بولتے ہیں۔ اب باقی رہے تین۔ ان میں سے برہم سمپردائے والے ادہوانندی دکن میں ہیں۔ اور سنکادی سمپردائے والے گوکل کے گوسائیں ہیں اور مرجاد اسمپردائے والے تروڈنڈی روپ دکھنی برہمن ہیں۔ ان کے علاوہ رادھا بلبھی ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں چرنداسی راداہا بلبھی۔ سکھی بھاد رراد ہا بلبھی۔ یہ زنانہ لباس رکھتے ہیں۔ سنیاسی فقیروں میں **سرسولی۔ پوری۔ بھارتی**۔ تین قسمیں ہیں۔ پوری اور بھارتی کے پانچ چیلے ہوئے۔ سموہ لنگی۔ سموہ گوڈر۔ سموہ اوگھڑ۔ سوگھر سموہ لورہ باہو۔ پرم ہنس۔ ان پانچوں نے ساتھ پنتھ چلائے ایک بیراگیوں کا پنتھ۔ دوسرا جگیوں کا پنتھ۔ تیسرا گورکھناتھی کن پھٹوں کا پنتھ چوتھا شبیوں کا پنتھ۔ پانچواں بام مارگیوں پنتھ۔ چھٹا کا نچلیوں کا پنتھ۔ ساتواں اگھوریوں کا پنتھ۔ ایک گروہ فقیروں کا آن پتی ہے۔ ان کے نو گروہ بنگئے ہیں۔ اوداسی۔ گنج بخشی۔ رام رئی۔ ستھرے شاہی۔ گوبند سنگھی۔ نرملی۔ ناگا داد و پنتھی۔ پران ناتھی۔

ان جمیع گروہ فقیروں کے علاوہ اور بہت سے فرقے ہیں۔ جو سنیاسی کہلاتے ہیں اور پھرتے رہتے ہیں۔ انہیں سے بعضے اور کچھ کام نہیں کرتے صرف اپنے ہاتھوں کو چپڑ چپڑ کیا کرتے ہیں بعضے اگھوری ہوتے ہیں بعضوں کا کوئی منتر نہیں ہوتا۔ بعضے مختلف لباس میں پھرتے رہتے ہیں۔ بعضے صرف مچھلی اور گوشت کھاتے ہیں۔ بعضے آزاد ہیں۔ اپنے فرائض کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ بعضے شراب یا اور نشہ کی چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ بعض صرف ایک یا تین یا پانچ یا سات فرقوں سے بھیک مانگتے ہیں۔ بعض فرقے میوہ جات ہی کھاتے ہیں یا کوشا گھاس یا پتے یا گئو کا دودھ یا گیہوں کی کھیر یا دہی یا مکھن یا شیرہ کھانا ہی ثواب سمجھتے ہیں۔ بعضے گاڑی بان طوطے اڑانے والوں ہلکاروں کے جسم کو دھو کر اس کا متبرک بناتے ہیں۔ بعضے دیہات یا جنگلوں میں اپنی خواہش کے واسطے بستے ہیں۔ بعض گائے۔ ہرن۔ گھوڑا۔ سور۔ بندر۔ ہاتھی کی پوجا کرتے ہیں بعض اپنی بزرگی کیلئے ایک جگہ دو زانو بیٹھ کر مراقبہ کرتے ہیں۔ بعض رات دن میں صرف ایک مرتبہ کھاتے ہیں۔ بعض ایک دن درمیان دیگر۔ بعض چار پانچ چھ دن بعض پندرہ دن میں ایک دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض اُلو یا گدھ کے پروں کو پہنتے ہیں بعض تختے۔ چارپائی یا چٹائی پر بیٹھتے ہیں یا کوشا گھاس یا اونٹ کے بال یا بکری کی اون کا کمبل اوڑھتے ہیں یا چمڑہ پہنتے ہیں۔ بعض ننگے رہتے ہیں۔ بعض لمبے بال لمبے ناخن لمبی ڈاڑھی یا لمبے بال رکھتے ہیں۔ بعضے صرف تل چاول کی خوراک پر گذارہ کرتے ہیں بعض اپنے جسم میں راکھ ملتے ہیں۔ بعضے اپنے جسم اور ہاتھوں میں منجھا گھاس بال۔ ناخن چیتھڑے۔ کیچڑ یا ناریل کے چھلکے یا بھیک مانگنے کا برتن لئے پھرتے ہیں۔ بعض گرم پانی پیتے ہیں یا چاولوں کی پیچ یا چشمہ کا پانی یا وہ پانی جو مٹی کے برتنوں میں رکھا جاوے پیتے ہیں۔ بعضے کوئی دہات یا کوئی سمیٹے والی چیز یا تین پایہ کی لکڑی یا کھوپری یا تلوار رکھتے ہیں اور اپنی پاکی پر مغرور رہتے ہیں بعض دہوئیں اور آگ کے پاس رہتے ہیں یا آفتاب کی طرف دیکھتے ہیں۔ یا آگ کے سامنے تپتے ہیں۔ یا ایک پیر پر کھڑے رہتے ہیں۔ یا ایک ہاتھ کو اوپر اٹھائے رکھتے ہیں۔ یا گھٹنوں پر جھکے رہتے ہیں انہیں سب باتوں میں اپنی نجات سمجھتے ہیں بعض دہکتی ہوئی آگ یا کوئلوں میں گھس جانے سے یا دم روکنے سے یا اپنے تئیں پتھروں پر جلانے سے یا کسی آگ یا پانی میں کود پڑنے سے اور اپنے تئیں ہلاک کرنے سے اپنی مکتی ہونا بیان کرتے ہیں بعض محض لفظ اوم۔ وشٹ سواہا۔ سودہا کا وظیفہ پڑھنے میں اپنی مکتی جانتے ہیں۔ بعض اس امر پر مطمئن ہیں کہ وہ برہما۔ اندر۔ رودر۔ وشنو۔ دیوی۔ کماری۔ ماتری۔ کاتیاینی۔ چندرا۔ اوتیا۔ ددن۔ باسو ماسونی۔ ناگا۔ جکش۔ گندھرب۔ اسور۔ کرٹر۔ کہنر۔ مہورگ۔ راکششں۔ پریت بھوت۔ کسمنڈ۔ پرشاد۔ گنپتی۔ دیورشی۔ برہم رشی۔ راج رشی کو نمسکار کرتے ہیں۔ یا زمین۔ پانی۔ ہوا پہاڑ۔ ندی۔ چشمہ۔ جھیل۔ سمندر۔ جوہڑ۔ چاہ۔ درخت۔ جھاڑی۔ بیل گھاس وغیرہ کو پوجتے ہیں۔

یہ کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ان سب عقیدوں طریقوں کی تفریق کس کس وقت میں ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان فقیروں نے ایک نہ ایک بات لیکر دوسرے سے اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا ہے۔ مگر بلا لحاظ کسی خاص فرقہ کے اعتقاد کے جوگ شاستروں کے مطابق جو عام عقائد جوگیوں کے ہیں وہ یہ ہیں۔

جوگیوں کے عام عقائد

(۱) کوئی ایک سب سے برتر خدا۔ ایشور ہے جو پاک ہے۔ اور وہ ایک ایسی روح ہے جو تمام دنیا پر محیط ہے۔ اور تمام تکلیفوں اور تمام خواہشوں سے آزاد ہے۔ اس کا نشان لفظ اوم ہے۔ وہ پیدا کرنے یا محافظت کرنیوالا دنیا کا نہیں ہے۔ اور نہ ان باتوں سے اسکا کچھ تعلق ہے۔

(۲) دنیا میں بیشمار روحیں ہیں جن سے سب جاندار موجود ہیں۔ اور وہ سب اناد ی (ازلی) ہیں۔ وہ روحیں پاک ہیں ان میں تغیر و تبدل نہیں ہے۔ لیکن وہ دنیا میں رہنے سے رنج و راحت معلوم کرتی ہیں اور چوراسی لاکھ قسم کی جون قالب میں جنم یعنی پھرتی رہیں۔

(۳) دنیا کسی کی پیدا کی ہوئی نہیں ہے بلکہ ازلی ہے۔ دنیا کے ظہور بدلتے رہتے لیکن وہ قوت جس سے ظہور بدلتے رہتے ہیں یکساں رہتی ہے۔ اسکی ذاتی یا اصلی حالت کو جس سے وہ بنتی ہے پرکرتی (مادہ) کہتے ہیں جس میں تین گن یعنی صفات ہیں۔ ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن مادہ بھی باعتبار اس کے صحیح اجزا کے انادی ہے۔ اس کی حالت تبادیل ہوتی رہتی ہے۔ اس کی حالت کے تغیر و تبدل سے دنیا کا ظہور ہے جس سے تمام دنیا مرکب ہے۔

(۴) علاوہ روح کے ایک چت بھی ہے جسکو خیال و من کہتے ہیں اور وہ من تینوں گن مذکورہ بالا کے تابع ہے انہی کی وجہ سے من میں مختلف تبدل ہوتے رہتے ہیں۔ من خود چیتن نہیں بلکہ روح کی نزدیکی سے اس میں احساس پیدا ہوتا ہے۔ بیرونی تعلقات کا اثر من پر پڑتا ہے۔ اسی کے مطابق من میں تغیر ہوتا ہے۔ پھر گیان کا عکس اس پر پڑتا ہے۔ اسی سے من دنیا کے رنج و راحت کو معلوم کرتا ہے۔ اصل میں من روح کی عینک ہے۔

(۵) خیال کے پانچ کام ہیں اول صحیح رائے قائم کرنا۔ دوم۔ غلط کو تمیز کرنا سوم کسی بات کا خیال کرنا۔ چہارم نیند۔ پنجم یادداشت اور یہ پانچوں کام رجوگن۔ ستوگن۔ تموگن سے کسی ایک کے غلبہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۶) مثل دنیا کے تمام موجودات جو محسوس ہوتی ہیں۔ باعتبار اپنی اصلیت کے انادی ہیں۔ صرف ان کے ظہور میں تبدیلی ہوتی ہے لیکن کبھی اصلیت ضائع نہیں ہوتی۔ جب ایک صورت سے دوسری صورت پلٹتی ہے وہ محض اس کی صورت کی تبدیلی ہوتی ہے۔ اور جب وہ صورت جاتی رہتی ہے۔ اسی مادہ کی کوئی دوسری صورت پیدا ہو جاتی ہے

از حسین بن حسن نظامی

ہندو مذہب کے چند ضروری الفاظ

اوم - اسم ذات۔ باعث اور بنیاد و منبع ظہور تمام موجودات۔ ازل و ابد کا محیط

برہم - اسم ذات۔ بمعنی اللہ (ایکو برہم دوتیو ناستی وید میں ہے یعنی ایک ہی اللہ ہے دوسرا نہیں ہے۔)

دھرم - مذہب دین۔ ایمان۔ عقیدہ۔

مت - مذہبی فرقہ۔ خاص عقائد کا گروہ۔ رائے۔ عقیدہ۔ طبیعت

ودیا - علم۔ علم دین۔ معلومات ظاہری

ایشور بھگتی - خدا کی محبت۔ خدا کی اطاعت۔ عشق الٰہی۔ رضائے الٰہی

برہماجی - صفت خلق ذریعہ پیدائش عالم۔ خالق۔ اسلامی لفظ کن کے ہم معنی طاقت ایجاد۔ صفت رجوگن۔

پرم آتما - ذات بحت۔ ذات مطلق۔ لفظی معنی روح کل۔

بشن جی - صفت باقیہ۔ باعث بقائے عالم ستوگن کا مقام۔ حواس دل اور انانیت سے بالاتر۔

مہاتما - عارف۔ بزرگ۔ لفظی ترجمہ "روح اعظم" - آتما کے معنی روح مہا کے معنی اعظم۔

جوگ - ملنا۔ وصل ہونا۔ علم تصوف درویشی

اِندر - اندری یعنی حواس کا قادر اور مالک۔ قوت متخیلہ۔ بارش کے دیوتا کو بھی اندر کہتے ہیں۔

آتما روپ - یعنی نج روپ اپنا ہی روپ ہے۔ تمام نام اور صفت آتما یعنی ذات ہے۔ گاؤ زمین معروف ہے تمام نعمات عالم اس سے مہیا ہوتی ہیں۔ یہاں پہ مراد گلا یہ ہے کہ جسم سے دہرو نے نظر اشالی تھی اور اندر یعنی مالک و فارر حواس کے ضبط اختیار سے دہرو باہر ہو گیا تھا حواس کا تعلق دل سے ہے دل مرکز ہے چہار قوت ہائے مدرکہ متخیلہ ممیزہ اور حافظہ کا ہے یہ چاروں دیوتا عاجز ہو گئے تھے کہ ان کی قید سے بھی دہرو آزاد ہو گیا۔ ضبط حواس و دل اور قوت خیال کی برکت سے دہرو کا تصور تصدیق کی منزل تک پہنچا

راچھس - حس و محسوسات کا اثر اور دل کے خطرات جو انسان کے قلب کو متحرک اور بے آرام رکھتے ہیں۔ بدکار اور برے جذبات و خیالات کے لوگوں کو بھی اس نام سے یاد کرتے ہیں۔

دھیان شغل - تصور مراقبہ فکر

چھیر ساگر - چھیر یعنی شیر یا دودھ اور ساگر یعنی سمندر یا بحر یعنی بحر شیر جسم

میں مجبر شیر کونسا مقام ہے جہاں شری بشن جی کا قیام ہے یہ مقام نافت ہے تصوف و ویدانت یعنی سلوک کے ایک مقام کا نام ہے۔

چتر بھوج۔ چار ہاتھ والی صورت یا مورتی شری بشن جی کی چتر بھوج تصویرات عام طور پہ بازار میں فروخت ہوتی ہیں ایک ہاتھ میں سنکھ ہے جو مبدا رعالم ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسرے ہاتھ میں چکر ہے جو اکال سروپ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

تیسرے ہاتھ میں گدا ہے۔ جو طاقت کا مصدر یعنی ایشور روپ ہونا ظاہر کرتا ہے۔ چوتھے ہاتھ میں پدم یعنی کنول کا پھول ہے جو ان کو سرور و آرام و اطمینان کا مرکز ثابت کرتا ہے یعنی ست چت آنند روپ ظاہر کرتا ہے۔

گروڑ۔ گروڑ شری بشن جی کا واہن یعنی سواری ہے یہ سواری چت یعنی قوت متخیلہ ہے جو ہر انسان میں موجود ہے۔ گروڑ سانپ کا دشمن ہے۔ سانپ سنشے یعنی واہمات باطلہ ہیں ان کا رفع کرنیوالا چت ہے یہ مثالی صورت ہے۔

وچار۔ غور۔ فکر۔ دیوی سرسوتی۔ طاقت۔ علم و گویائی۔

اٹل پدوی۔ دہرو کا مقام۔ قطب اعظم۔

مگن۔ خورسند و مطمئن۔

درشن۔ دیدار۔ زیارت

پرم ہنس۔ عارف باللہ۔ سنت۔ بری از ہر صفات۔ واصل ذات ولی۔ درویش۔

کلپنا۔ وہم۔ اداگون۔ آمد و رفت۔ پیدائش اور موت۔ تناسخ۔

لکھ چوراسی۔ چوراسی لاکھ قالب جو اہل ہنود کے عقیدہ کے مطابق چرخ قدرت میں گھرے ہوئے ہیں

روپ۔ صورت۔ حسن۔ جلوہ۔

ابھمان۔ پندار۔ غرور

جڈھ بھرت۔ نام درویش ولی۔

دیاکرن۔ قواعد زبان سنسکرت۔

استھان۔ مقام۔

وامدیو۔ نام درویش ولی

ڈنڈ۔ سونٹا۔

کمنڈل۔ کشکول گدائی

اودہوت دتاتریہ۔ نام درویش۔

سنیاسی۔ وہ ہے جو گرہن و تیاگ یعنی اخذ و ترک سے آزاد ہیں

اوداسی۔ وہ ہے جو پرس و پرکرت یعنی ذات و صفات کی قیود سے آزاد ہے۔

گوبند۔ بشن۔ بھگوان۔ ان سب الفاظ کا اشارہ ذات بحت و ذات الٰہی کی طرف ہوتا ہے۔

مہادیو۔ دیوتاؤں میں سب سے بزرگ جس کے سہارے زمین و آسمان اور ہر سہ عالم ہنود قائم ہیں۔ ان کی سواری بیل ہے۔ ان کے مندر میں پنڈی (عضو مخصوص) اور ایک بیل کی مورت ہوتی ہے۔

پاربتی۔ مہادیو جی کی بیوی کا نام ہے۔

جناردن۔ خدا کا ایک نام سری کرشن کے نام کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے

رجوگن۔ صفت آفرینش۔ برہما جی۔ عالم فضا۔

ستوگن۔ صفت قیام۔ بقا۔ بشن جی۔ آسماں۔ باعث ہست

تموگن۔ صفت فنا۔ شیوجی۔ زمین۔

رام چندر جی۔ اودھ کے بڑے راجہ۔ جو کچھ سال کے لئے تارک دنیا ہوگئے تھے اور جن کی بیوی سیتا جی کو لنکا کا برہمن راجہ راون چرا کرلے گیا تھا۔ جس پر ان کی اس سے لڑائی ہوئی اور وہ فتحیاب ہوئے۔ ہندوان کو خدا کا اوتار یعنی مظہر مانتے ہیں۔ اجودھیا فیض آباد میں ان کا پایۂ تخت تھا

سیتا جی۔ سری رام چندر کی لائق بیوی۔

لچھمن جی سری رام چندر کے بھائی۔

ہنومان جی۔ سری رام چندر کے سپہ سالار پہاڑی قوم کے راجہ۔ جنہوں نے راون کے مقابلہ میں رام چندر کی امداد کی تھی۔ ہندو ان کو بندر کی صورت مانتے ہیں۔

سری کرشن جی۔ متھرا کے حکمراں خاندان میں تھے۔ مہابھارت کی مشہور لڑائی میں ان کا بڑا حصہ تھا۔ گیتا ان کی کتاب ہے۔ ہندو ان کو اوتار مانتے ہیں متھرا گوکل بندرابن۔ دوارکا میں انہی کے نام پر مندر ہیں۔ موہن۔ کنہیا جی شام۔ مادھو انہی کے نام ہیں ہندوستانی ہندوؤں کی وہ حصہ آبادی بلکہ کچھ زیادہ ان کی پیرو ہے۔

ارجن۔ سری کرشن جی کا چیلا۔ مہابھارت کی لڑائی کا مشہور سپہ سالار۔

بسشٹ جی۔ رام چندر جی کے گرو استاد مشہور کتاب یوگ بسشٹ کے مصنف بڑے عارف تھے۔

بھاردواج جی۔ بسشٹ جی کے فرزند ان کا گوتر آجتک ہند میں چلا آتا ہے بھاردواج سمرتی ان کی تصنیف ہے۔

پراشر جی۔ یہ بھاردواج کے فرزند تھے بشن پوران اور پراشر سمرتی کے مصنف

ویاس جی۔ پراشر جی کے فرزند تھے۔ چاروں وید کے مفسر۔ مہابھارت کے مصنف مشہور عالم ہیں

سکھدیو جی۔ ویاس جی کے فرزند تھے۔ شریمد بھاگوت کے مصنف۔ انکے بعد صلبی اولاد کا سلسلہ نہیں رہا۔

سکھ

سکھ ایک قوم ہے۔ جو پنجاب کے صوبہ میں رہتی ہے۔ یوں تو دنیا کے ہر مقام پر اور ہندوستان کے ہر شہر میں سکھ لوگ موجود ہیں۔ مگر ان کا اصلی گھر پنجاب ہے سکھ نہ ہندو ہیں نہ مسلمان نہ عیسائی۔ نہ موسائی۔ بلکہ ایک نئی قسم کے لوگ ہیں۔ ان کا مذہب اسلام سے بہت مشابہ ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو ایک وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں۔ بتوں کو نہیں پوجتے۔ اور خدا کی ذات و صفات میں کسی غیر کو شریک نہیں کرتے اور خدا کی وحدت کا عقیدہ ان کا اور مسلمانوں کا بالکل ایک ہے۔ فرق صرف رسالت کے مسئلہ میں ہے۔ کہ وہ رسول کو ایسا نہیں مانتے جیسا مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

سکھ مذہب کی عمر پانسو برس کے قریب ہے۔ بابر بادشاہ کے زمانہ میں بابا نانک صاحب ایک درویش گزرے ہیں۔ انہوں نے سکھ مذہب کی تعلیم شروع کی تھی۔ بابا گرو نانک صاحب تارک دنیا فقیہ تھے اور مسلمان فقراء کی طرح دنیا کی بے ثباتی اور زندگی کی حکمت اور خداشناسی کے طریقے نظم اقوال میں سنایا کرتے تھے۔ ان کے مریدوں نے وہ اقوال ایک کتاب میں جمع کر لئے۔ اور گرو نانک صاحب کے علاوہ بھی بہت سے ہندو مسلمان بزرگوں کا کلام اس میں شریک کر دیا۔ اور اسکا نام گرنتھ صاحب رکھا۔ صاحب کا لفظ ایسا ہی ہے۔ جیسا مسلمان قرآن کو شریف کہتے ہیں۔ سکھ لوگ گرنتھ صاحب کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ اور اس کو ریشمی غلافوں میں رکھتے ہیں۔ اور قرآن شریف کی طرح گرنتھ صاحب بھی رحل کے اوپر رکھ کر پڑھا جاتا ہے۔ سکھوں کے بڑے بڑے مندر ہوتے ہیں جن کو گرودوارہ کہا جاتا ہے۔ گرودوارہ کے معنے ہیں پیر کا پڑوس مرشد کا ہمسایہ ہادی کا وصل خانہ۔

سکھوں کے کسی گرودوارے میں بت نہیں ہوتے وہاں صرف گرنتھ صاحب رکھا ہوتا ہے۔ اور سکھ گرنتھ صاحب کی زیارت کیلئے جاتے ہیں۔ امرتسر میں سونے کا مشہور مندر ہے۔ جس کو دیکھنے کیلئے یورپ امریکہ تک سے سیاح آتے ہیں۔ اس مندر میں بھی سوائے گرنتھ صاحب کے اور کوئی شے نہیں ہے۔

سکھ اور سنگھ۔ گرو نانک صاحب کے زمانہ میں اور ان کے بہت بعد تک یہ فرقہ فقیرانہ طرز کا رہا۔ مگر گرو گوبند سنگھ صاحب کے زمانہ میں یہ جماعت سکھ سے سنگھ بن گئی۔ سنگھ کے معنی شیر کے ہیں۔ گرو گوبند سنگھ صاحب نے سکھوں کو فوجی سپاہی بنا دیا۔

صرف تین باتوں میں سکھ لوگ ہندوؤں سے مشابہ ہیں۔ ورنہ ان کی ہر چیز مسلمانوں کی مثل ہے۔ ایک تو وہ ہندوؤں کی طرح چھوت کے بعض اصول پر عمل کرتے ہیں۔ یعنی مسلمانوں کے ہمراہ آزادی کے ساتھ کھانا پینا ان کے ہاں رائج نہیں۔ اور دوسرے ان کے مردے دفن نہیں ہوتے۔ بلکہ جلائے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ گائے کی حفاظت کو اچھا خیال کرتے ہیں۔

گائے کی تعظیم بھی انہوں نے ہندوؤں کے میل جول سے سیکھی ہے۔ ورنہ ان کے مذہب میں توحید کی جیسی سخت تاکید ہے۔ اس کے لحاظ سے کسی غیر خدا کی عظمت ان کے ہاں جاری نہیں رہ سکتی۔

مردہ کا جلانا بھی ہندو رسم و رواج کی صحبت کا اثر ہے۔ اور اگر یہ سکھوں کا مذہبی حکم بھی ہو۔ تب بھی سکھ محض اس رسم کے سبب ہندو نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ بات اصول مذہب سے تعلق نہیں رکھتی۔

سکھوں کے ہاں مسلمانوں کی طرح تہجد کی نماز ضروری سمجھی گئی ہے پچھلی رات کو بیدار ہونا اور یاد الٰہی کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ مسلمان تلاوت قرآن کو صبح کے وقت ضروری سمجھتے ہیں۔ سکھ بھی گرنتھ صاحب کو صبح کے وقت پڑھنا لازمی قرار دیتے ہیں۔

سکھوں کا حلیہ۔ سکھوں کے ہاں مسلمانوں کی طرح سر پر پگڑی باندھنا ضروری ہے۔ ڈاڑھی رکھنا بھی ضروری ہے۔ یہاں تک کہ وہ بدن کے کسی حصہ کے بالوں کو استرہ یا قینچی نہیں لگاتے۔ وہ بڑے قد آور اور شاندار چہرہ کے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں پچھلی رات کے جاگنے کے سبب پُر لطف خمار پایا جاتا ہے۔

پانچ ککے۔ ہر سکھ کیلئے پانچ ککوں کا رکھنا ضروری ہے۔ ککا کاف کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:۔

(۱) کیس (سر کے بال)

(۲) کرد (چھوٹی سی چھری جو سر کے بالوں میں رہتی ہے)۔

(۳) کنگھا (جو سر کے بالوں میں لگا رہتا ہے)

(۴) کڑا جو ہاتھ میں پہنا جاتا ہے۔

(۵) کچھ (جانگیا)

عبادت کے دو فرض۔ سکھوں کیلئے عبادت کے دو فرض بہت ضروری ہیں۔ ایک پچھلی رات سورج نکلنے سے پہلے حمد خدا کی جاتی ہے۔ جس کو ان کی زبان میں "جپ جی صاحب" کہتے ہیں۔ دوسرے شام کو سورج چھپنے سے پہلے یاد خدا کیجاتی ہے۔ اس کا نام ان کی زبان میں "روراس" ہے۔ ان کے علاوہ اور عبادتیں بھی ہیں۔ مگر وہ ان دو کی طرح فرض اور لازمی نہیں ہیں۔ مثلاً "جپ صاحب" "سکھمنی صاحب"، "آسا کی وار" وغیرہ

سکھوں کا سلام۔ سکھ آپس میں سلام کرتے ہیں تو یہ لفظ کہتے ہیں "سری واہگرو کا خالصہ سری واہگرو کی فتح"، اور صرف "واہگرو کی فتح" بھی کہتے ہیں خطوط میں ست سری اکال بھی سلام کی جگہ لکھا جاتا ہے۔

ہندوستان کے پانچ مذاہب
کے
چودہ نکات

نوشتہ جناب مولانا محمد نظام الدین صاحب انجنیر حیدر آباد دکن

ہندو

(۱) ہندو مذہب ایک مرکب مذہب ہے۔ جس میں برہمن چھتری ویش اور شودر (یعنی پنچ قوم ہریجن) شامل ہیں۔ مہاتما گاندھی نے بہت چالاکی سے شودر کو ہریجن کہا ہے۔ مگر ہندو نہیں کہا۔ اس لئے ہریجن نام اور شودر نام میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا۔ انصاف تو یہ ہوتا کہ ہندوؤں کو ہریجن کہا جاتا۔ یہ سب چار اقوام پران اور ویدوں کے قانون اور اقوال کے قائل ہیں۔ جس کا قدیم سے تعلق آریہ اقوام سے رہا۔ چالیس ہزار برس سے جو عراق عرب سے ہندوستان آئی تھیں۔ مگر ان چاروں اقوام کے رسوم اور عقائد بلکہ دیوتا علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ہندوؤں میں آریہ غیر آریہ اور ہریجن سب شامل ہیں۔ صرف جین مت والے انکاری ہیں کہ وہ ہندو نہیں ہیں۔ ۴۴۲

(۲) ہندوؤں میں اگر اولاد نہ ہو تو خاوند اپنی عورت کو بہ عقائد نیوگ دوسرے مرد کے پاس بھیج کر نطفہ حاصل کر سکتا ہے جائداد کی خاطر بیوہ عورت یا مرد کسی دوسرے شخص یا عزیز کا لڑکا متبنی کر سکتے ہیں۔ عورت متعدد شوہروں کے ساتھ رہ سکتی ہے رشی لوگ اپنا نطفہ دوسری عورت کو تحفتہً دے سکتے ہیں۔ مالا بار میں برہمن نامسر قوم میں بحیثیت مہمان اپنی مہمان نواز کی عورت کے پاس جا سکتا ہے۔ جس سے اگر اولاد ہو تو برہم پتر کہلاتا ہے۔

(۳) ہندو لوگ مذہباً بے تعداد عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں اور طلاق نہیں دے سکتے مگر عدالت کے حکم سے مرد عورت مطلقہ ہو سکتے ہیں عورت محروم الارث ہے۔ البتہ خاوند کی جائداد سے گذارہ حاصل کر سکتی ہے بیوہ دوسری شادی نہیں کر سکتی مگر پنچ قوم کے لوگ بیوہ کی شادی کر دیتے ہیں برہمن اسکو شاستر سے جائز قرار نہیں دیتے۔

(۴) ہندو مذہب میں ندی تالاب کنواں پہاڑ درخت سانپ بندر اور گائے بیل کو دیوتا مان کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ نیز ایسے دیوتا بھی ہیں جن کے چار یا آٹھ ہاتھ اور بعضوں کے کئی سر ہوتے ہیں۔ دوسری حالت میں۔ اگر جسم انسان کا ہے تو سر ہاتھی کا جسم انسانی ہے تو سر بھینس کا جسم انسانی ہے تو سر شیر کا۔ ملک دکن کے غار ہائے ایلورہ میں مہا دیوجی کے لنگ کی طوالت بتائی گئی ہے جس کا عمق دیکھنے کو برہما نے دھرتی (زمین) کے تہ تک پہنچ گئے مگر انتہا نہ معلوم ہوئی۔ اسی طرح ارتفاع کا پتہ معلوم کرنے کو گرڑ مہاراج آسمان تک اڑ کر چلے گئے مگر اونچائی کا پتہ نہ لگا۔ اسی دکن کے ڈیپلی مقام میں ایک مندر ہے۔ اس میں عورتوں کے ستونوں سے اسی تراشیدہ تصویریں ہیں کہ عورت کے ساتھ وقت واحد میں کئی شخص فعل کر سکتے ہیں۔ ان پجاریوں نے عورتوں کو بالکل بے شرم بنا دیا ہے پجاریوں کے لئے ایک دیوادا سی عورتوں کا گروہ ہوتا ہے جن کا عقد مذہباً دیوں کے دیوتا سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ پوجاریوں کی خواہشات کو پورا کرتی ہیں۔

(۵) ہندو مذہباً گائے کی پوجا کرتے ہیں اور اس کا گوبر یعنی پاخانہ مکان اور رسوئی میں لیپتے ہیں۔ اور اس کا پیشاب فخریہ پیتے ہیں۔

(۶) عورت اگر حیض سے ہو تو ہندوؤں میں نہایت ناپاک سمجھی جاتی ہے جتنی کہ اس کے ہاتھ سے ان ایام میں کھانا پینا ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ مکان کے سب رہنے والوں سے علیحدہ یا گھر کے کونے میں یا دروازہ سے باہر بیٹھنے کا حکم ہے۔

(۷) ہندو لوگ پیشاب کر کے استنجا یعنی پانی سے صاف نہیں کرتے اور ختنہ بھی نہیں کرتے۔ اس لئے پیشاب سے تر دھوتی لنگوٹوں اور مہینوں استعمال کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پچانوے فی صدی ہندو لوگ داد اور خارش اور دیگر بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ران اور کمر دیکھنے سے یہ کیفیت معلوم ہو سکتی ہے کپڑوں میں بد بو بے انتہا پیدا ہو جاتی ہے۔ عورت خاوند سے اس وجہ سے اکثر متنفر رہتی ہے۔ اور دوسروں سے اغوا ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے لوگ بدنام ہو جاتے ہیں۔

(۸) ہندو اگر ہریجن عورت سے شادی کرے تو اس کی اولاد محروم الارث ہو جاتی ہے۔ ہریجن برہمن عورت سے کسی صورت میں شادی نہیں کر سکتا۔ برہمن اگر ہریجن کو قتل کر دے تو مذہباً قصاص لازم نہیں۔ ہریجن اگر برہمن کو قتل کر دے تو سارا کنبہ قصاص کے قابل ٹھہرتا ہے۔ مگر اب ایسے جرم کا قانون فوجداری کے تحت فیصلہ ہوتا ہے۔ برہمن فوجی خدمت سے مستثنیٰ کئے جاتے ہیں۔ ملکی اور مذہبی تحفظ کی خدمت چھتری قوم کے تعلق ہے۔

(۹) ذات کے ہندوؤں اور ہریجن قوم کے رسم و رواج جداگانہ ہیں۔ ہریجن لوگ ذات کے ہندوؤں کے محکوم سمجھے جاتے ہیں۔ پوجاری ان کا برہمن ہوتا ہے جو ان کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ہریجن بچے ہندوؤں کے ساتھ تعلیم نہیں پا سکتے۔

ہندوؤں کے گھر کی صفائی اور کاشتکاری ہریجن کے ذمہ ہے۔ ہریجن عورت ذات کے ہندوؤں کے بچوں کو دودھ پلا سکتی ہے۔ مگر برہمن عورت ہریجن بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی۔ نہ ہریجن کا پکایا ہوا کھانا ہندو کھا سکتا ہے نہ ساتھ کھلا سکتا ہے۔

(۱۰) ہندوؤں کی کتاب مذہبی کا کوئی خاص نام نہیں ہے۔ احکام مذہبی مختلف ویدوں، منتروں، پرانوں اور اقوال رشیوں پر جاری ہیں۔ جن کی شرحوں میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ اور اب تک بامداد حکومت ہو رہی ہیں۔ ہریجن کے لئے یہ کتابیں از روئے شاستر پڑھنا اور دیکھنا ممنوع ہیں۔

رامائن۔ مہابھارت اور گیتا جو کرشن جی سے منسوب ہیں یہ بھی مذہبی کتابوں میں داخل ہیں۔

(۱۱) ہندوؤں کا مردہ جلایا جاتا ہے۔ اور ہریجن کا مردہ اکثر دفن بھی کیا جاتا ہے مرنے کے بعد ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ وہ حسب اعمال دوسرا جنم اختیار کرتے ہیں۔ یا تو کوئی راجہ ہو جاتا ہے۔ یا کوئی جانور خبیث درندہ ہو جاتا ہے۔ مردہ جلانے کے باعث ان کے بزرگوں پیشواؤں اور رشیوں کا کہیں پتہ نہیں ہے۔

(۱۲) ہندوؤں میں شراب۔ جوا۔ سود، جادو، ناچنا گانا کھیل۔ کو مذہباً جائز ہے۔ اور یہ لوگ بھوت پلیت کے قائل ہیں۔ ہریجن لوگ تو بے انتہا ان پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

(۱۳) ہندوؤں میں عورتوں کو بازی لگا کر جیتنے اور ہارنے کی رسم قدیم سے ہے۔ نیز تجرد مذہباً جائز ہے جس کو برہمچاری کہتے ہیں۔

(۱۴) ہندوؤں کی عبادت گاہ کا نام مندر یا شوالہ ہے۔ ان میں شیوا۔ مہادیو۔ یا گنیش کی مورتیں رکھ کر پوجتے ہیں۔ گھی، پھول، پانی ڈالتے ہیں۔ بھجن گاتے ہیں۔ اور عبادت کے بعد مندر کو مقفل کر دیتے ہیں۔ ہریجن کے معبد کو کٹڑی کہتے ہیں۔ جس میں بالا رام یا اور کسی رشی کا بت رکھ کر پوجتے ہیں۔ کٹڑی مندر سے چھوٹی ہوتی ہے۔ ہندو کے مندر میں ہریجن نہیں جا سکتا۔ ہریجن کے مندر میں ہندو پجاری جا سکتا ہے۔ ہندو گناہ کے معاوضہ میں برہمن کو کفارہ یا دان دیتا ہے۔ نیز دیوتاؤں پر اپنے کو یا اولاد کو قربان کر دیتے ہیں یعنی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ اکثر زبان کاٹ کر بھی چڑھا دیتے ہیں متمول ہندو کفارہ میں بڑے بڑے چندے قومی خدمت و تعلیم کیلئے دیتے ہیں۔ ہندو لوگ تدبیر کے قائل ہیں۔

عیسائی

(۱) عیسائی مذہب میں خدا۔ اس کا بیٹا یعنی حضرت عیسیٰ اور روح القدس تین اجسام کو مانتے ہیں۔ انجیل ان کی مذہبی کتاب ہے۔ اور اس کو حضرت عیسیٰ کے شاگردوں نے ان کے اقوال کو فرداً فرداً جمع کیا ہے۔ اگر کوئی کالا عیسائی ہو جائے تو اس کا گرجا اور رسم و رواج علیحدہ ہوں گے۔ کالے اور گورے میں امتیاز رہیگا اور کالا گورے کی خدمت مدت العمر ادا کرتا رہیگا۔

(۲) عیسائی مذہب میں نیوگ کی ایسی کوئی رسم نہیں ہے۔ عدالتی قانون سے متبنیٰ لے سکتے ہیں۔ ورنہ عزیزوں کو جائداد بیوہ کو گذارہ دے کر تقسیم ہو جاتی ہے۔

(۳) عیسائیوں میں صرف ایک عورت سے شادی کرنا جائز ہے عورت مذہباً وراثت سے محروم ہے۔ مگر عدالت سے گذارہ حاصل کر سکتی ہے۔ مرد عورت صرف زنا کی صورت میں عدالت سے طلاق حاصل کر سکتے ہیں اور بیوہ یا مطلقہ عورت دوسری شادی کر سکتی ہے۔

(۴) عیسائیوں میں خدا۔ خدا کے بیٹے اور روح القدس کی پرستش لازمی ہے۔ مذہبی پیشواؤں کی بھی پرستش کی جاتی ہے۔ عیسائی دو بڑے گروہوں میں منقسم ہیں۔ ایک پراٹسٹنٹ جو سولہویں صدی میں بحوالہ مارٹن لوتھر قائم ہوا ہے دوسرا کیتھولک جو قدیم روما پوپ کا گروہ ہے۔ ایک گروہ نن عورتوں کا گرجاؤں خانقاہوں میں پیشواؤں اور پجاریوں کی خدمت کرتا ہے۔ پوپ یا مذہبی پیشوا شادی نہیں کرتا۔ دوسری صورت میں اپنی منکوحہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر چونکہ عیسائیوں میں سور کا گوشت مذہباً جائز ہے۔ اس لئے اس کا اثر مردوں عورتوں کے افعال میں ہو جاتا ہے۔ اور ناجائز تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ گوشت کا انسانی خصائل پر دوا کا ایسا اثر ہوتا ہے۔

(۵) عیسائیوں میں گائے کی پرستش نہیں کرتے۔ نہ اس کا گوبر اور پیشاب استعمال کرتے ہیں۔ البتہ عبادت میں ناپاکی کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔

(۶) عیسائیوں میں حیض کی صورت میں کچھ لحاظ نہیں کیا جاتا۔ البتہ حکمتاً پرہیز کیا جاتا ہے۔ اور عورت دوسرے کاموں میں مصروف رہتی ہے۔

(۷) عیسائیوں میں کبھی استنجا نہیں کرتے۔ مگر چونکہ ان کی پوشش ایسی ہے کہ کپڑوں کو جلد تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس لئے زیادہ بدبو نہیں آتی۔ اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۸) عیسائیوں میں شروع شروع میں عدم تعاون کی تعلیم تھی۔ مگر بعد میں عدالتی قانون رائج ہو گیا۔ عیسائی پیشوا مجرم سے اقبال گناہ کرا کے فرزند خدا سے معافی دلانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ عورتیں اپنا راز ظاہر کر کے ان پیشواؤں کے پھندے میں پھنس جاتی ہیں۔ عیسائیوں میں مذہبی پیشوا جنگی خدمت سے مستثنیٰ ہیں۔ تحفظ ملازم سپاہ سے کیا جاتا ہے۔

(۹) سابق میں عیسائی لوگ دوسروں سے بہت تعصب رکھتے تھے کھانا پکانا چھوڑ کر گورے اور کالے عیسائی میں بہت فرق ہے۔ کالے عیسائی سے گورے عیسائی نام ادنیٰ کام لیتے ہیں۔ البتہ دودھ وغیرہ کی پرہیز نہیں ہے

(۱۰) عیسائیوں کی مذہبی کتاب انجیل ہے۔ جو حضرت عیسیٰ کے شاگردوں نے علیحدہ علیحدہ حضرت عیسیٰ کے اقوال کو ترتیب دیا ہے اور وہ انجیلیں شاگردوں کے نام سے موسوم ہیں کہیں کہیں ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں اور یہ سب نسخے ترجمہ کی صورت میں ہیں۔ اصلی زبان انجیل کی عبرانی تھی۔ ترجمہ کی

حیثیت سے وقتاً فوقتاً اور ضرورتاً تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ بہت سا حصہ انجیل کا توراۃ زبور سے حاصل کیا گیا ہے۔

(۱۱) عیسائی مذہب میں مردے دفن کئے جاتے ہیں۔ مگر ان کے پیغمبر اور مذہبی پیشواؤں کا ترتیب سے پتہ نہیں چلتا کہ کہاں دفن ہیں۔ مردہ جلانے کا رواج اب عیسائیوں میں ہو رہا ہے۔ مسئلہ تناسخ کا اعتقاد عیسائیوں میں نہیں ہے۔

(۱۲) عیسائیوں میں شراب، جوا، سود، ناچنا، گانا، کھیل کود مذہباً جائز ہیں۔ اوہام پرستی بھی ہے۔

(۱۳) عیسائیوں میں عورتوں پر ہار جیت کی بازی لگانے کی رسم موجود ہے اور تجرد سے زندگی بسر کرنے کا بھی رواج ہے۔ پوپ اور مذہبی پیشواؤں کو شادی کرنے کا حکم نہیں ہے۔

(۱۴) عیسائیوں کے عبادت گاہ کو گرجا کہتے ہیں۔ اس میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم اور دیگر پیشواؤں کی تصویریں بھی رکھی جاتی ہیں۔ عبادت صرف مذہبی پیشوا ادا کرتے ہیں۔ گورے عیسائی کے گرجا میں کالا عیسائی عبادت کے لئے نہیں جا سکتا۔

گناہ کے لئے صرف صلیب کا نظارہ کافی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ سارے عالم عیسائی کا گناہ حضرت عیسیٰ نے اپنے سر لے لیا ہے۔ متمول عیسائی جائدادیں اور رقمیں مذہبی اشاعت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائی تدبیر کے قائل ہیں۔

بودھ

(۱) بودھ لوگ ایک خیالی وحدانیت کے قائل ہیں۔ اور ان میں بدھا اور ان کے اوتاروں کے اقوال کی عبادت کرتے ہیں۔ سب کو مساویانہ فقیری لباس میں بھکشو یعنی خیرات پر گذارہ کرنے کا حکم ہے۔ بدھا کے یہ اوتار بدھی ستوا کہلاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ بدھا نے گویا دوسرا جنم لیا۔ بدھا اکثر ہاتھی، ہرن اور ہنس کی صورت میں بھی پیدا ہوا ہے۔ جن کے جاتک یعنی قصہ مذہبی دکن حیدرآباد کے مشہور غارہائے اجنٹہ میں ذریعہ تصاویر منقوش ہیں۔

(۲) بودھ مذہب میں غالباً نیوگ کی رسم نہیں ہے۔ مگر اولاد نہ ہونے کی صورت میں ہندو قانون کی مطابق متبنیٰ لے سکتے ہیں۔

(۳) بودھ مذہب میں پیشواؤں کو شادی کرنا حرام ہے۔ گر دیگر لوگ ہندو قانون کے پابند ہیں۔

(۴) بودھ لوگ موحد قوم ہیں۔ مگر غیر انسانی سورماؤں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ان پرستاروں کے لئے بھی ایک گروہ عورتوں کا پرستش گاہوں میں پجاریوں کی خدمت ادا کرتا ہے۔ ورنہ یہ لوگ ایک فقیرانہ زندگی بسر کرنے کا مذہباً حکم رکھتے ہیں۔

(۵) بودھ مذہب میں ہندواں کا ایسا رواج ہے۔

(۶) بدھ مذہب میں ہندوؤں کا ایسا عمل ہے۔

(۷) بودھ لوگوں میں ہندوؤں کا ایسا عمل اور ویسی ہی کیفیت ہے

(۸) بودھ مذہب میں بھی قتل ممنوع ہے۔ مگر دوسری رسمیں مثل ہندوؤں کے ان میں رائج ہیں جنگ کرنا بھی ممنوع ہے تحفظ کے عوض محکومیت پسند کر لیتے ہیں۔

(۹) بودھ لوگ ہر کسی کے ہاتھ کا کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور بلا امتیاز عبادت بھی کرتے ہیں۔ مگر عبادت کا حق پجاری کے ذمہ ہوتا ہے۔

(۱۰) بودھ مذہب کی کوئی خاص مذہبی کتاب نہیں ہے۔ بدھا کے اقوال ان کے جانشینوں نے جمع کئے ہیں۔ ورنہ ہر صورت میں عدالتی قانون مروج ہے

(۱۱) بودھ مذہب میں مردے جلائے جاتے ہیں مگر بدھا کی ہڈیاں دانت اور بال اکثر مقامات میں سٹوپہ (ایک گنبد نما ستون) بنا کر اس میں دفن کئے گئے ہیں اور لوگ اس کا طواف کرتے ہیں۔ بدھ مذہب میں بھی مردہ دوسرا جنم لیتا ہے۔

(۱۲) بدھ مذہب میں ہندوؤں کا ایسا اعتقاد ہے۔

(۱۳) بدھ مذہب میں بالکل ہندوؤں کا ایسا رواج ہے۔ مذہبی پیشواؤں کو شادی کرنا ممنوع ہے۔

(۱۴) بودھ مذہب کے معبد کو "چیتیا" کہتے ہیں۔ جس میں ایک سٹوپہ بنا کر اس میں بدھا کی کوئی جسمی یادگار مثلاً ہڈی یا دانت رکھا رہتا ہے۔ جس کا طواف بدھ لوگ کرتے ہیں۔ اور پیشوا لوگ درجہ بدرجہ اپنی اپنی جھنڈیاں لگا دیتے ہیں گناہ کا کفارہ دوسرا جنم خیال کیا جاتا ہے۔ بودھ لوگوں کی ساری جائداد مذہبی وقف بھی جاتی ہے۔ بودھ لوگ تدبیر و تقدیر کسی پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ انفرادی کام یا عبادت کے نتیجہ کا انتظار کرتے ہیں۔

سکھ

۱۔ سکھ مذہب دو ڈھائی سو سال سے گرو نانک کے اقوال اور کہاوت پر وجود میں آیا۔ شروع تبلیغ اس مذہب کی فقیروں کے گروہ کی صورت میں تھی۔ گرو نانک کے بعد ان کے جانشین جو گرو ہوئے اور سلطنت قائم کرنے کے ارادہ سے نئے قواعد نافذ کر کے اس گروہ کو سنگھ کا خطاب دیا اور ان کو کیس یعنی بال، کنگھا، کنگن یا لوہے کا کڑا اور کرپان رکھنے کا حکم دیا ان سب کے شروع میں صرف کاف ہوتا ہے

۲۔ سکھ مذہب میں غالباً نیوگ کی رسم نہیں ہے مگر ہندو قانون کے مطابق متبنیٰ لے سکتے ہیں۔ اکثر بھائی کی عورت بھائی کے پاس جا سکتی ہے۔

۳۔ سکھ لوگ بھی عام طور پر ہندو قانون کے پابند ہیں۔

۴۔ سکھ لوگ موحد ہیں اور ان میں دیوداسی عورتوں کا ایسا گروہ نہیں ہے۔ ہندو قانون کے پابند ہیں۔

۵۔ سکھوں کے مذہب میں بھی غالباً ہندوؤں کا ایسا رواج ہے۔

۶۔ سکھ مذہب میں بھی ہندوؤں کا ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

۷ - سکھ لوگ بھی پیشاب سے ہندوؤں کی طرح ناپاک رہتے ہیں اور بال وغیرہ نہ تراشنے سے بدبو زیادہ نمایاں رہتی ہے۔

۸ - سکھوں کی کوئی آزاد سلطنت نہیں ہے اور نہ کوئی اس قوم کا خاص قانون ہے البتہ عدالتی قانون سے فیصلہ ہوتا ہے۔ ان میں زیادہ تر ہندو رسوم مروج ہیں۔ جنگی خدمت غالباً سارے گروہ کیلئے لازم ہے۔ تحفظ کے جتھہ بنا کر مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

۹ - سکھ اپنی قوم اور برہمن کے ہاتھ کا کھانا کھا سکتے ہیں۔ عبادت ان کی صرف گرنتھ صاحب یعنی گرو نانک اور دیگر گروں کے اقوال کی کتاب کی ہوتی ہے۔ ان میں بیٹیوں اور گروسیوں کے مدارج ہیں سب کے علیحدہ سوسائٹیاں ہیں۔ ہندو پجاری سکھوں کے گردوارہ میں پوجا کر سکتے ہیں

۱۰ - سکھوں کی مذہبی کتاب کو گرنتھ صاحب کہتے ہیں جس میں گرو نانک اور دیگر گروؤں کے اقوال و ہدایات درج ہیں گرو نانک کے اکثر و بیشتر اقوال اسلام کی فضائل کے متعلق ہیں۔ مگر ان کے جانشین گروں نے قوت و سلطنت حاصل کرنے کی غرض سے نئے اقوال و احکام ترتیب دئے اور اونکے پابندی کا حکم دیا۔

۱۱ - سکھوں میں گرو نانک کا تو مزار ہے۔ باقی سب کے مردے جلائے جاتے ہیں اور راکھ دفن کر دی جاتی ہے۔ غالباً ہندوؤں کی طرح سکھوں میں دوسرے جنم کا اعتقاد ہے۔

۱۲ - سکھ مذہب میں بھی ہندوؤں کا ایسا رواج ہے۔

۱۳ - سکھوں میں بھی غالباً ہندو کا ایسا رواج ہے۔

۱۴ - سکھ معبدگاہ کو گردوارہ کہتے ہیں جس میں گرو نانک کے اقوال کی کتاب گرنتھ صاحب بہت حفاظت سے ریشمی رومالوں میں باندھ کر رکھتے ہیں اوس کا طواف کرتے ہیں اور اس کے ارد گرد بیٹھ کر اقوال اور منتر پڑھتے ہیں۔ گرنتھ صاحب پر چھو یا ل چڑھاتے ہیں۔ گناہ کا کفارہ یا دان دیا جاتا ہے اور خیرات کی جاتی ہے۔ متمول لوگ بڑے بڑے رقوم گردوارہ کے منتظم کیلئے دیتے ہیں۔ تدبیر کو مقدم جانتے ہیں

مسلمان

۱ - مسلمانوں میں صرف ایک مذہب اسلام ہے اگرچہ ان میں بھی شاخیں ہیں۔ مگر اعتقاد مذہب میں سب یکساں ہیں۔ شاہ و گدا امیر و غریب عبادت اور رسوم کے ایک ہی قانون کے پابند ہیں۔ کوئی امتیاز نہیں۔ قرآن حکیم سب کی ہدایت کرتا ہے۔ اگر بھنگی یا چمار اسلام سے مشرف ہو جائے تو اس کو مسلم کہیں گے نہ کہ بھنگی یا چمار۔ مسلم اور نو مسلم سب اسلام کے جھنڈے کے نیچے یکساں حقوق کے مستحق ہیں۔

۲ - اسلامی قانون سے مسلمان کی صورت میں اپنی عورت کو اولاد کی خاطر کسی غیر مرد کے پاس نہیں بھیج سکتا۔ اور لاولد مرد یا بیوہ متبنیٰ نہیں لے سکتے۔ اگر اولاد نہو تو خیرات یا عزیز بیوہ کا شرعی حق ادا کر کے جائداد حاصل کر سکتے ہیں ایک عورت کئی خاوند نہیں کر سکتی۔ کئی خاوند تو درکنار عورت کسی غیر محرم شخص سے گفتگو نہیں کر سکتی۔

۳ - مسلمان مذہباً چار نکاح کر سکتا ہے مگر اس کے لئے قانون ہے کہ کن صورتوں میں ایسا ہونا چاہیئے ورنہ صرف ایک عورت منکوحہ شریک حال و مال رہتی ہے۔ عورت وارثت سے محروم نہیں ہوتی اور خاوند کے مرنے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ مرد اور عورت دونوں مذہباً طلاق حاصل کر سکتے ہیں۔

۴ - مسلمان بلا شرکت غیرے صرف خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں جسکو رب العالمین کہتے ہیں۔ عبادت میں سوائے خدا کے کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ مسلمانوں میں سنی و شیعہ کے گروہ بہت مشہور ہیں۔ شیعہ تو صرف ایران میں زیادہ ہیں مگر سنی تمام ایشیا و یورپ کے کچھ حصہ اور افریقہ کے نصف بر اعظم پر مسلط ہیں۔ ہندوستان میں چند سال سے ایک نیا گروہ قادیانیوں کا پیدا ہو گیا ہے۔ مگر یہ سب گروہ عبادت اور نیازمندی میں خدائے واحد اور احکام قرآن کے پابند ہیں۔ جو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ البتہ اقوال پیغمبر اسلام جو احادیث سے تعبیر کئے جاتے ہیں وہ مسنون ہیں۔ جن پر کسی گروہ کا عمل ہے کسی کا نہیں۔ فرض میں سب یکساں ہیں البتہ واجبات میں اختلاف ہے جس کا اسلام پر کوئی اثر نہیں ہے مسلمانوں میں کوئی گروہ عورتوں کا دیوادا سی ایسا نہیں ہے۔ پیران طریقت سوا اپنی شرعی منکوحہ کے کسی عورت سے تعلق نہیں رکھ سکتے۔ خلاف صورت میں حد شرعی کی سزا کے متوجب ہوتے ہیں۔

۵ - مسلمانوں میں مذہباً بول و براز جانوروں کا ناپاک ہے اگر چھینٹا پڑ جائے تو نماز جائز نہیں جب تک وہ حصہ پاک نہ کر لیا جائے۔

۶ - مسلمانوں میں مذہباً حیض کی صورت میں صرف مباشرت ممنوع ہے۔ ورنہ ہر حالت میں خاوند کی شریک حال رہتی ہے۔ پیار و محبت سے محروم نہیں کی جاتی گھر گرستی کے کاموں میں بالکل مرد سے فارغ رہتی ہے

۷ - مسلمانوں میں پیشاب کے بعد استنجہ کرنا مذہباً لازمی ہے اور ختنہ ہونے کی وجہ سے کوئی قطرہ پیشاب کا کپڑوں میں جذب نہیں ہوتا۔ اس لئے کپڑے اور بدن صاف و پاک رہتا ہے۔ بچوں کے لئے ختنہ لازمی ہے۔ مگر نو مسلموں کے لئے مسنون ہے۔ نو مسلم بچوں کا جو چھ برس کے اندر ہوں ختنہ کرا دینا لازم ہے۔

۸ - مسلمان اگر کسی غیر قوم سے یا کنیز و غلام سے شادی کر لے تو اس کی اولاد محروم الورثہ نہیں ہوتی بلکہ اکثر غلاموں نے بادشاہت اور جنرلوں کے عہدے حاصل کئے ہیں۔ کسی کا قتل مسلمان پر شرعاً قصاص یا بدل کا

حکم رکھتا ہے۔ مگر شہادت شرعی لازمی ہے۔ ایسا قانون ان ممالک میں مروج ہے جہاں خالص اسلامی سلطنتیں ہیں دوسری صورت میں عدالتی قانون فوجداری سے فیصلہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں پر ہر بالغ ہر عمر میں فوجی خدمت مذہبًا لازمی ہے۔ مذہبی اور تمدنی تحفظ ہر مسلمان پر واجب ہے جس کو جہاد کہتے ہیں جس سے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے شرکت کی دعوت ہوتی ہے۔

۹۔ تعلیم، تربیت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کا عمل مسلمان امیر و غریب بادشاہ اور فقیر سب کے لئے یکساں ہے۔ ایک ہی مسجد میں یہ سب لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں اور ایک ہی دسترخوان پر بلا امتیاز کھانا کھا سکتے ہیں۔ اور شادی بیاہ کر سکتے ہیں۔ ہر کوئی عورت مسلمان بچے کو بشرط تندرستی دودھ پلا سکتی ہے۔ اگر کھانا صاف و ستھرا ہو اور کوئی غیر ممنوع یا حرام چیز نہ ہو تو مسلمان ہر شخص کا کھانا پکایا ہوا کھا سکتا ہے اور ساتھ کھلا سکتا ہے۔

۱۰۔ مسلمانوں کی مذہبی کتاب کا نام قرآن ہے جس کا قانون ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو بذریعہ احکام الہامی ذریعہ پیغمبر نازل ہوئے ہیں۔ پیغمبر اسلام کے اقوال کو حدیث کہتے ہیں جو سنت کے احکام رکھتے ہیں۔ قرآن میں ابتک کوئی تبدیلی حتیٰ کہ ایک حرف اور ایک نکتہ کی نہیں ہوئی اور نہ تبدیلی ہونیکا تاقیامت کوئی امکان ہے۔ مذہبی پیشواؤں کے اقوال تہذیب، تربیت، خلق و مدارات کے متعلق ہیں جن کی پیروی مسنون ہے ہر خیال کا کارکردہ انہیں اقوال کا پیرو یا غیر پیرو ہوتا ہے۔ مگر قرآنی احکام سب گروہوں کے لئے یکساں فرض ہیں ورنہ وہ مسلمان نہیں۔ قرآن بھی ایسا جس کے تیس پارے ہیں جن کو صدہا حافظوں نے صدیوں سے سینہ بسینہ محفوظ رکھا ہے اور یہ ایک زندہ معجزہ ہے جس کی مثال کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ سیکڑوں اندھے حافظ قرآن موجود ہیں۔ جو عربی زبان کا علم نہیں رکھتے مگر قرآن حکیم کے حافظ ہیں۔

۱۱۔ مسلمانوں کے تمام مردے بہ احکام شرع دفن کئے جاتے ہیں وہ بھی ایسی صورت سے کہ آجتک پیغمبر اسلام سے لیکر خلفاء راشدین اکابر اسلام علماء محققین، مجتہدین۔ اور بزرگان دین کے مزارات شاندار حیثیت سے ایشیاء کے بیشتر حصہ میں۔ یورپ کے جنوبی، مشرقی اور مغربی حصہ میں اور افریقہ کے وسیع براعظم کے بہت سے ملکوں میں موجود ہیں جن پر زائرین فاتحہ پڑھنے کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ مسئلہ تناسخ یعنی ایک جنم سے دوسرا جنم حاصل کرنیکا مسلمانوں میں اعتقاد نہیں ہے۔

۱۲۔ مسلمانوں میں شراب، جوا، سود، جادو، ناچنا، گانا کھیل کود مذہبًا حرام ہے اور کوئی اوہام پرستی نہیں ہے۔ ایسی قوالی کو جس میں خدا و رسول اور دین اسلام کی توصیف ہو بعض گروہوں نے جائز رکھا ہے۔

۱۳۔ مسلمانوں میں عورتوں کی بازی لگانا مطلقًا حرام ہے۔ نیز تجرد سے زندگی بسر کرنا بھی حرام ہے۔

۱۴۔ مسلمانوں کے معبدگاہ کا نام مسجد ہے جو ہر وقت سب کے لئے کھلی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ غیر مسلم بھی بہ آداب مسجد میں جا سکتا ہے۔ پیش امام اور موذن مقرر ہیں جو مسجد اور عبادت کا انتظام کرتے ہیں ادنیٰ ملازم یا غلام بادشاہ کی امامت کر سکتا ہے۔ بیٹا باپ کی امامت کر سکتا ہے۔ البتہ اندھے، کانے اور مبروص کی امامت مکروہ ہے۔ یہ درگاہ رب العالمین مسلمان گناہ کے لئے توبہ کرتا ہے اور یتیموں اور غریبوں کے لئے کفارہ بھی دیتا ہے۔ عام طور پر زکوٰۃ کا ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

از حسین بن حسن نظامی

خواجہ حسن نظامی کے تجربے

سردی کے موسم میں پاؤں گرم رکھے جائیں تو سارا جسم سردی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

خدا نے یہ دنیا اپنی شان کے اظہار کے لئے بنائی ہے۔ بندوں کو بھی اپنی ہستی کا اظہار اپنے عمل کی مستعد جدوجہد سے کرنا ضروری ہے۔ جو اس راز کو سمجھ کر کام کرتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے۔

انسان اس تجارت میں کامیاب ہوتا ہے۔ جس کے ہر جز و کل سے پوری طرح واقف بھی ہو۔

صبح اٹھکر سب سے پہلے دن بھر کے کاموں کا پروگرام بنا لینا وقت کے اندر بڑی وسعت اور گنجائش پیدا کر دیتا ہے۔

زکام میں اور پیچش میں انگریزی دوائیں بہت کم فائدہ دیتی ہیں دیسی دواؤں سے جلدی فائدہ ہو جاتا ہے۔

نزلہ زکام میں باہر نہ جانا اور ہوا سے بچنا اور دل و دماغ کو سکون میں رکھنا سب سے اچھی دوا ہے۔

جو کمزور ہیں ان کی مدد کرو تاکہ جو زور آور ہیں تمہاری مدد کریں۔

دھوبی میلے کپڑوں کو پتھر پر مارتا ہے جب کپڑوں کا میل دور ہوتا ہے ایسے ہی سیاست میں بغیر تکلیف کے آزادی اور حکومت کا اجلا پن حاصل نہیں ہو سکتا۔

حضرت موسیٰؑ کو خدا نے حکم دیا تھا کہ اپنی لکڑی کو پتھر پر مارو۔ پتھر سے بارہ چشمے نکلیں گے گویا کمزور لکڑی پتھر پر پڑی تو اس نے بارہ چشمے جاری کئے۔ مسلمان قوم بھی جب تک پتھروں سے یعنی مضبوط قوموں سے ٹکراتی تھی اسی وقت تک کامیاب بھی

نزلہ زکام میں اعضا شکنی ہو رہی ہو۔ ناک بند ہو تو تھوڑا سا لعوق سپستاں عرق گاؤزباں میں ڈال کر ہلکا سا جوش دیکر پی لینا چاہئے۔ فوری فائدہ ہوگا۔

دیا سلائی کو رگڑا تو اس سے روشنی پیدا ہوئی۔ میں نے کہا روشنی پہلے ہے یا رگڑ پہلے ہے؟ دل نے جواب دیا قبل اور بعد کا سوال فضول ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ رگڑ کی تکلیف کے بغیر کوئی روشنی پیدا نہیں ہوتی۔

قدیم تہذیب مٹ رہی ہے اور نئی تہذیب اس کو مٹا رہی ہے۔ ایسی نازک حالت میں کامیاب وہ ہوتے ہیں جو مٹنے والی تہذیب کی خوبیوں کو اور مٹانے والی تہذیب کے محاسن کو جلدی سے چن لیں۔

آندھی چلتی ہے تو بڑے بڑے درخت گر پڑتے ہیں چھوٹے درخت محفوظ رہتے ہیں یہی حال انسانوں کا ہے کہ جب وہ کسی ملک کے یا کسی قوم کے یا کسی فرقہ کے یا کسی کنبہ کے یا کسی گھر کے بڑے بنتے ہیں تو ان کو بیشمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بڑے درخت اگرچہ آندھی میں گر پڑتے ہیں۔ لیکن جب تک قائم رہتے ہیں ان کے سایہ میں خدا کی مخلوق کو امن اور راحت ملتی ہے۔ یہی حال انسان کا ہے کہ جب وہ بڑا بنتا ہے تو اس کی بڑائی کے سایہ میں بہت لوگ آرام اور راحت حاصل کرتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے "سید القوم خادمہم" قوم کا سردار قوم کا خدمت گزار ہوتا ہے۔ لہٰذا جب خدا کسی آدمی کو بڑا بنائے تو اس کو مشکلات سے گھبرانا نہ چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ مشکلات ہر بڑائی کے لئے ضروری ہیں اور انہی مشکلات سے بڑائی کا فرض پورا ہوتا ہے۔

کہر اور خاک کے غبار سے جو تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ اس کو کوئی روشنی دور نہیں کر سکتی ایسے ہی جس سیاست پر بناوٹ اور ریاکاری کا کہر اور غبار ہو اس کو بھی کسی روشنی سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

اگر کسی بڑے آدمی کو تباہی اور مفلسی میں دیکھو تو فوراً سمجھ لو کہ اس کے زوال کا باعث بیرونی نہیں ہے اندرونی ہے اور اس کی ذات کی کوئی خرابی ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے اگر کسی کو دولت دیکر خوش نہیں کر سکتے تو میٹھی باتوں سے خوش کر دو۔ جس کی زبان میٹھی ہے وہ بڑا کامیاب جادوگر ہے۔

واحدی صاحب نے کہا جو شخص اپنے آپ کو اپنے کاموں میں خطرہ میں ڈال سکتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور ہندو اور انگریز تجارت کے معاملہ میں خطرہ میں پڑ جانا جانتے ہیں۔ غزالی خاں نے کہا کپڑے کے ہندو سوداگر ان لوگوں کو کپڑا قرض دیدیتے ہیں جن سے ایک پیسہ وصول ہونے کی امید نہیں ہوتی۔ لیکن آخر وہ وصول کر ہی لیتے ہیں۔

جس کا حافظہ خراب ہو وہ خیال آتے ہی اپنے کام کو فوراً قلمبند کر لے رفتہ رفتہ حافظہ ٹھیک ہو جائے گا۔

انگریزوں کی حکومت اس لئے کامیاب ہے کہ ان کو دوسروں سے کام لینا آتا ہے اور ہندوؤں کی کامیابی کا یہ راز ہے کہ انہیں کام کرنا آتا ہے۔ اور مسلمانوں کی ناکامی کا یہ راز ہے کہ وہ کام کرنا بھول گئے اور کام لینا بھی۔

مسلمان قوم پاگل ہونے کے بعد بھی حاکمانہ خیال رکھتی ہے مسلمان پاگل ہونے کے بعد یہی کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں یا امام مہدی ہوں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان پیدائشی حکمراں ہیں۔

جن کو کام لینا نہیں آتا ان کو کام کرنا بھی نہیں آتا تنظیم ہر عمل میں ضروری ہے۔

سیاست حکومت کا نام ہے! اور حکومت عزت کی خواہش اور دولت کی طلب کا نام ہے۔ مذہب سیاست کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ مگر مذہب کو سیاست پر غالب آنے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔

اپنے گھر والوں سے اور کنبہ قبیلہ والوں سے اور ہم نسل اور ہم مذہب لوگوں سے ہمدردی اور محبت ہر زمانہ میں رہی ہے اور اسی کو قومیت سمجھا جاتا ہے۔ انسانی ہمدردی جو فرقہ بندی سے اعلیٰ چیز ہے دنیا میں بہت کم پائی جاتی ہے۔

ہمیشہ اس خیال میں رہنا کہ وہ کام کروں جو دوسرے نہیں کرتے انسان کو کامیاب بنا دیتا ہے۔

اول شب سونے کے وقت سے پہلے دماغی کام کرنا نیند کو خراب کر دیتا ہے

منڈی کو جوش کر کے شکر ملا کر پینا بواسیر کے خون کو روک دیتا ہے میں نے اس ہفتہ میں اس کو آزمایا۔

اگر دوستوں سے دوستی قائم رکھنی ہے تو اُن سے قرض کا لین دین نہ کرنا چاہیئے۔

بے عقل ملاقاتیوں سے مل کر وقت ضائع کرنا عقل کے مذہب میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ ۴۴۸

قبض ہر مرض کی بنیاد ہے اور جو قبض کے دفعیہ کا انتظام کر لیتا ہے وہ ہمیشہ خوش اور بشاش رہتا ہے۔

ضرورتمند آدمی کی ہر بات کے اعتبار میں فرق اور شک پڑ جاتا ہے! اس لئے اپنی ضرورت مندی کو مخفی رکھنا چاہیئے۔

بزرگوں نے کہا ہے اپنے عقیدہ اور اپنے روپے اور اپنے سفر کو جگہ جگہ ظاہر کرنا تکالیف کا امکان پیدا کر دیتا ہے! ان میں بعض کا تجربہ مجھکو بھی ہوا ہے۔

صورت کی ظاہری نیکی پر جلدی اعتبار کر لینا جلدی نقصان پہنچا دیتا ہے۔

آزمائی ہوئی چیزوں کو آزمانا پہلے حماقت تھا۔ اور اب عقلمندی ہے۔

مکھن گھی سے چوگنا مہنگا ہے مگر نئی روشنی کے ہندوستانی گھی نہیں کھاتے چوگنا مہنگا مکھن کھاتے ہیں میں اپنے گھی کو گرم کر کے اس میں نمک ملا دیتا ہوں اور پھر صبح کے ناشتہ میں توس پر وہ گھی لگاتا ہوں مکھن جیسا ذائقہ ہو جاتا ہے

انسان معاش کو مذہب اور عزت اور جان سے بھی زیادہ عزیز رکھنے پر مجبور ہو سکتا ہے اور گذشتہ تاریخ ہر قوم اور ہر ملک کی اس کی گواہی دیتی ہے

بیماری کی خاموشی میں بھی دماغ برابر کام میں مصروف رہتا ہے ڈاکٹر بیماروں کو منع کرتے ہیں کہ دماغی کام نہ کرو۔ مگر کسی بیمار کے دماغ کو کام سے روکنے کی طاقت ان کو بھی نہیں ہے۔

خواجہ بانو سے ایک خاتون نے کسی بڑے لیڈر کی شکایت کی کہ میرے شوہر نے دروازے کی جھریوں سے ان کو شراب پیتے ہوئے دیکھا۔ خواجہ بانو نے کہا کہ پہلے تو آپ کے شوہر قابل ہدایت ہیں، کیونکہ قرآن مجید میں دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گی کہ لیڈروں کو ان کے پبلک کاموں کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ ان کے ذاتی کام اچھے ہوں یا بُرے ہمیں ان سے کیا سروکار کیونکہ بشریت اولیاء اللہ میں بھی ہوتی ہے۔ جن کاموں سے دوسروں کو فائدہ پہونچے انہی سے دوسروں کو تعلق ہونا چاہیئے اور جن کا نفع نقصان کسی ایک آدمی کی ذات تک محدود ہو اس سے دوسروں کو کوئی سروکار نہ رکھنا چاہیئے۔ یہ گفتگو سنکر خاتون نادم ہو گئی اور آئندہ احتیاط رکھنے کا وعدہ کیا۔

میں نے خواجہ بانو سے کہا۔ تمہارا یہ فلسفہ بشریت بہت اچھا فلسفہ ہے اخبار والے پیروں کو ہمیشہ برا کہا کرتے ہیں اور حکمراں طبقہ کو بھی برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور اس پر غور نہیں کرتے کہ وہ سب بشر ہوتے ہیں۔ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ اعتراض صرف اس حد تک کرنا چاہیئے جس حد تک کسی کے اعمال سے دوسروں کو نفع نقصان پہنچتا ہو۔

موجودہ زمانہ میں وہ شخص کبھی کامیاب نہیں ہوگا جو ہر کام میں دوسروں کا محتاج بنا رہتا ہے اور اپنی خداداد قوتوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔

آج میں نے لارڈ ولنگڈن وائسرے کو اپنے ہاتھ سے میزیں اور کرسیاں ٹھیک کرتے دیکھ کر اندازہ کیا کہ انگریز قوم کی تاجداری کا راز اس میں ہے کہ ان کا ہر چھوٹا بڑا فرد اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔

ہومیوپیتھک دوائیں مقدار میں کم ہوتی ہیں مگر اثر زیادہ ہوتا ہے شرط یہ ہے کہ دوا تجویز کرنے والا ڈاکٹر لائق اور ذی علم ہو۔ اناڑی نہ ہو۔ مجھ کو ڈاکٹر الیف ڈی محمود کی دواؤں سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

تعلّی شاعروں کے سوا ہر شخص کے لئے معیوب ہے۔ مگر مضمون نگار بھی شاعروں کے کھیت میں پیدا ہوتا ہے۔

یہ کہنا کہ میں سب کچھ کر چکا اب آرام کی ضرورت ہے۔ بے ہمتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ جتنا پہلے لوگ کر چکے ہیں اس سے زیادہ جب تک نہ کر لوں گا آرام مجھ پر حرام ہے۔ عزم و ہمت کی علامت ہے۔

مفلسی اور قرضداری جب دور ہوگی کہ گھر کے چھوٹے چھوٹے اخراجات میں کفایت شعاری کا خیال رکھا جائے۔

لڑکیوں کو سب سے زیادہ گھرداری کے کاموں کا سلیقہ سکھانا چاہیئے اور شروع سے باورچی خانہ اور سینے پرونے کے کام میں شریک کرنا چاہیئے۔

اپنے لڑکوں کو بناؤ سنگار کا عادی نہ بننے دو سادی زندگی سکھاؤ اور مخفی عادتوں کی برائیاں کھلم کھلا ان کے سامنے کیا کرو۔

امیروں کی امیری سے مرعوب نہ ہو جاؤ وہ غریبوں سے زیادہ دل کے مفلس ہوتے ہیں۔

جس گھر میں روپیہ آتا ہے تو اپنے ساتھ بیشمار دوست اور بیشمار دشمن بھی لاتا ہے۔

اخوانِ طریقت اور احباب

محمد اسمٰعیل فضل اللہ شاہ نظامی} میانہ قد ہے۔ گداز جسم ہے سیاہ میانہ چہرہ ہے۔ سفید ڈاڑھی ہے۔ بہت مخلص کم سخن اور پکے مسلمان ہیں۔ کھاتے کم ہیں کرتے زیادہ ہیں معاشرت بہت سادہ ہے۔ ملازمت سے گذر اوقات کرتے ہیں نہایت خوش اعتقاد اور رفیق دوست ہیں۔ سلسلہ نظامیہ میں میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ان کے گھر کے سب ہی عورت مرد داخل سلسلہ ہیں۔ اور حیدر آباد میں صرف یہی ایک ایسے مرید ہیں۔ جن کی عورتیں کبھی میرے سامنے نہیں آئیں۔ گویا پردہ کی پوری پابندی اس گھر میں ہے۔ جب سے بیعت ہوئے ہیں میرے تبلیغی اور علمی کاموں کی مدد کرتے رہتے ہیں میرے دل میں ان کی بہت وقعت ہے۔ اور میں ان کے خلوص و محبت کو بطور مثال کے بیان کیا کرتا ہوں۔

پیرجی عبداللہ} انبیٹہ ضلع سہارنپور کے پیرزادہ ہیں حافظ قرآن ہیں میانہ قد ہے۔ گورا رنگ ہے۔ جوان عمر ہیں۔ عرصہ سے میرے دفتر میں انتظامی کام کرتے ہیں۔ بہت دیانتدار آدمی ہیں ہنستے کم ہیں اس لئے لوگ ان کو بدمزاج سمجھتے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کا احساس رکھتے ہیں۔

لالہ منولال صاحب} بلیلہ ضلع گوڑگانوہ کے رہنے والے ہیں۔ مہاجنی اور ساہوکارہ کا پیشہ کرتے ہیں۔ قوم کے بنیہ ہیں۔ میانہ قد ہے مضبوط جسم ہے عمر چالیس سے زیادہ ہے۔ سالہا سال سے مجھے اپنا پیر اور گرو سمجھتے ہیں۔ اور ہمیشہ میرے ہاں عرس میں آتے ہیں۔ میں بھی ان کے ہاں کبھی کبھی جاتا ہوں۔ علم دوست ہیں۔ ایک کتاب منہاج الٰہی ہے جس میں کاروباری زندگی کے عجیب و غریب تجربے ہیں بعض باتیں اس کتاب میں ایسی ہیں کہ اگر تجارت پیشہ لوگ ان کو موٹے حرفوں سے لکھوا کر اپنے سامنے لگالیں تو ان کو بہت مفید ہوں۔ اس کتاب میں انسان کو انسان بنانے کی بکثرت عجیب و غریب اخلاقی نصیحتیں ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کے لڑکے گیان چند کو بیٹا بنالیا ہے اور اس کے واسطے ایک وصیت نامہ بھی لکھدیا ہے۔ اپنے ہر ذاتی معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرتے ہیں خصوصاً گیان چند کے معاملہ میں میری رائے کا ان کو بہت خیال ہے۔ میں بھی گیان چند کو اپنی اولاد کی طرح سمجھتا ہوں۔ ان میں ہندو مسلمان کا تعصب نہیں ہے اگرچہ اپنے عقائد میں پختہ ہیں اور ہندو مذہب کو پورے اعتقاد کے ساتھ مانتے ہیں۔ گوشت بالکل نہیں کھاتے لیکن میرے ساتھ میرے گھر کا پکا ہوا کھانا اگر اس میں گوشت نہ ہو تو کھالیتے ہیں انھوں نے رفاہ عام کے کاموں کے لئے اپنی زندگی وقف کردینے کا ارادہ کیا ہے میرے اسکول کی کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ بلول میں بھی ایک زنانہ اسکول چلا رہے ہیں۔ گزشتہ ہندو مسلم کشیدگی کے زمانہ میں نہایت استقلال کیساتھ صلح اور امن کی کوشش کرتے رہے۔

کشفی شاہ نظامی} پنجاب کے رہنے والے ہیں حضور غوث پاک کی اولاد میں ہیں سالہا سال سے بہ سلسلہ ملازمت برما میں رہتے ہیں۔ لمبا قد ہے مضبوط جسم ہے۔ کتابی چہرہ ہے۔ ڈاڑھی رکھتے ہیں آواز بلند ہے۔ عمر چالیس سال سے کم ہے بہت کم سخن مگر پرجوش علمی مسلمان ہیں سادات بنی فاطمہ کی بہت سی صفات اُن کے اندر موجود ہیں۔ مزاج میں تمکنت اور غرور نہیں ہے۔ اپنے فرائض کو نہایت محنت اور وقت کی پابندی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ایسے مخلص مسلمان بہت ہی کم پائے جاتے ہیں۔

۴۴۹ **صادق شہید}** حسینی سید تھے۔ ۶۳ سال کی عمر میں ایک ظالم کی گولی سے شہید ہوئے لمبا قد تھا مضبوط جسم تھا۔ بہت خوبصورت گورے چٹے تھے۔ آنکھیں موثر تھیں۔ ڈاڑھی سفید ہوگئی تھی۔ عینک لگاتے تھے سردی میں روئی کا پاجامہ پہنتے تھے اور اسی پاجامہ پر گولی لگی تھی۔

برکت علی نظامی} ضلع جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ پٹواری کا کام کرتے ہیں۔ لمبا قد چھریرا بدن ہے جوان عمر ہیں بہت صادق اور پکے مسلمان ہیں حسن اعتقاد کا نمونہ ہیں۔ اپنے فرائض کو ایمانداری سے ادا کرتے ہیں۔

حکیم خسرو شاہ نظامی} حکیم عبدالغنی (خلف حکیم عبدالوہاب عرف حکیم نابینا صاحب) نام ہے۔ میں ان کو خسرو شاہ کے لقب سے یاد کرتا ہوں۔ اور اب یہی نام مشہور ہوگیا ہے۔ ان کے والد ان کو میاں جانی کہتے ہیں لمبی ڈاڑھی ہے۔ سر کے بال بھی لمبے ہیں۔ بالکل فقیرانہ لباس اور فقیرانہ حلیہ ہے۔ کمالات طبی میں اپنے والد کے قدم بقدم ہیں۔ حیدر آباد میں مطب کرتے ہیں۔ اور بہت زیادہ رجوعات ان کے مطب میں ہے۔ میں نے ان کو خلافت بھی دی ہے۔ ذاکر شاغل اور اسرار تصوف سے واقف ہیں۔ میرے ساتھ بہت دیرینہ خلوص ہے۔ والدین کے بھی محبوب ہیں۔

پروفیسر محسن علی صاحب} داؤدی بوہرہ ہیں۔ ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ لمبا قد ہے خوب مضبوط جسم ہے۔ سانولا رنگ ہے۔ آنکھوں میں ایک غیر معمولی اثر اور چمک ہے بہت ترقی کرنے والے معلوم ہوتے ہیں عمر چالیس

کے قریب۔ الیکٹریکل انجینئر ہیں۔ تین سال کے لئے رڑکی کالج کے پروفیسر بنائے گئے ہیں۔ ولایت کے تعلیم یافتہ ہیں۔ تصور اور امتیاز اشیائے کائنات کا مادہ زیادہ ہے۔

ولی محمد صاحب مومن } احمد آباد گجرات کے رہنے والے ہیں۔ گورا رنگ ہے۔ لمبا قد ہے۔ پچاس کے قریب عمر ہے گجراتی اور انگریزی اور فارسی اور اُردو زبانوں پر عبور ہے۔ گجراتی زبان میں نہایت عمدہ عمدہ کتابیں لکھی ہیں۔ سالہا سال سے ریاست ماناودر کاٹھیاواڑ میں پرائیویٹ سکرٹری ہیں۔ میری ان کی ۱۹۰۸ء سے دوستی ہے۔ نہایت پکے اور خوش اعتقاد شیعہ ہیں۔ ان کے بڑے ہندو تھے۔ ان کے والد اب بھی ہندوانہ لباس استعمال کرتے ہیں یہ یورپ و امریکہ کی سیاحت کر چکے ہیں۔ اور ایک نہایت دلچسپ سفرنامہ بھی لکھا ہے۔ زندہ دل مصاحب۔ غور کرنیوالے فلاسفر مروت کرنے والے دوست اور خوش رہنے والے مسلمان ہیں۔

میر الحاف } بہت موٹا ہے۔ پانچ سیر روئی اس کے اندر ہے۔ میں اسکو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ گھڑی گھڑی کھل جاتا ہے۔ مجھے ساری عمر لحاف کی شکایت رہی اور کبھی وہ میرے قابو میں نہیں آیا۔ دایاں پہلو دباتا ہوں تو بایاں کھل جاتا ہے اور بائیں کو دباتا ہوں تو داہنا کھل جاتا ہے۔ ۲۵۰
حالانکہ میر الحاف دو گز چوڑا اور تین گز لمبا ہے۔ یہ چیز معمولی ہے۔ میرے لئے اور سب کے لئے نہایت غور طلب ہے کہ جو شخص اپنے لحاف کو مسخر نہیں کر سکتا وہ اپنے حکمراں کو کیونکر مسخر کر سکے گا۔

غلام احمد خاں صاحب } لمبا قد ہے۔ مضبوط جسم ہے۔ گورا رنگ ہے۔ کتابی چہرہ ہے۔ حیدرآباد دکن میں اول تعلقدار (ڈپٹی کمشنر) ہیں اور آجکل ناظم مردم شماری بھی ہیں بہت سنجیدہ اور متین اور دانشمند اور فلاسفر مسلمان ہیں۔ خدا نے اولاد بھی لائق دی ہے اور دولت و عزت بھی عطا فرمائی ہے نئی تہذیب کے محاسن استعمال کرتے ہیں اور پُرانی تہذیب کی خوبیوں کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اب ورنگل آباد میں تعلقہ دار ہیں۔

بلالی شاہ نظامی } سید محمد نذیر نام ہے۔ میانہ قد ہے۔ سیاہ فام ہیں۔ عمر ساٹھ کے قریب ہے۔ سفید ڈاڑھی ہے۔ حیدرآباد دکن میں رہتے ہیں۔ حضرت سید کملی شاہ صاحب رح کے صاحبزادہ ہیں اور ان کی درگاہ کے سجادہ نشین ہیں۔ حضرت کملی شاہ صاحب رح حیدرآباد کے مشہور بزرگوں میں تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو مرحوم حضور نظام نے ان کے جنازہ کو کندھا دیا اور میت کے قدموں کو چوما اور روئے۔ بلالی شاہ بھی اپنے والد کے قدم بقدم ہیں۔ نہایت قناعت اور توکل سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ میں نے ان کو خلافت بھی دی ہے۔ اور بلالی شاہ لقب بھی میرا دیا ہوا ہے۔ درویشانہ انکسار بہت زیادہ ہے۔ ہر قسم کے اختلافات سے علیحدہ رہتے ہیں۔ بہت کم سخن اور نیک آدمی ہیں۔

بدر راحتی نظامی } احمد آباد گجرات میں رہتے ہیں۔ ان کے اجداد سہسوان یو۔ پی کے رہنے والے تھے۔ مودودی سید ہیں۔ ان کے والد احمد آباد میں مطب کرتے ہیں۔ ان کا سارا گھرانہ میرا مرید ہے۔ راحتی اور مسلم قلم میں نے خطاب دیا تھا۔ گجراتی زبان کے بہت اچھے انشا پرداز ہیں۔ میری کتابوں اور مضامین کا گجراتی میں ترجمہ کرتے رہتے ہیں۔ گجراتی اخبار ان کے مضامین معاوضہ پر لیتے ہیں۔ نوجوان ہیں۔ بات چیت سے بہت کم سخن اور نرم مزاج معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن تحریر میں بہت زیادہ جوش ہے۔ بقائی صاحب دہلوی کی تحریر اور تقریر دونوں جوشیلی ہیں مگر راحتی بات چیت میں ایسے نہیں معلوم ہوتے۔ ۶ مدت تک اخبار دین احمد آباد میں بھی کام کر چکے ہیں۔ اور اپنا بھی ایک ماہوار رسالہ نظامی جاری کیا تھا۔ آج کل کانگریس سے ہمدردی زیادہ ہے۔

توحیدی شاہ نظامی } رنگون برما کے رہنے والے ہیں اور برمی مسلمان ہیں چہرہ برمیوں کا سا ہے۔ ستر برس کے قریب عمر ہے۔ بینائی میں فرق آگیا ہے مگر جسمانی قویٰ اچھے ہیں برمی قوم میں تصوف اور وحدت وجود کی واقفیت ان سے زیادہ کسی کو نہیں ہے۔ فارسی کے اشعار بکثرت یاد ہیں۔ بہت مہمان نواز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی سعادت مندی ہے اور مال بھی نفع دینے والا دیا ہے۔ بہت سادگی اور درویشی شان سے رہتے ہیں برمی زبان میں قرآن مجید اور فقہ کا ترجمہ کرا رہے ہیں محمد جان نام ہے توحیدی شاہ میرا دیا ہوا لقب ہے۔

شہزادہ میرزا امیر الملک مرحوم } تیموریہ خاندان کے شہزادوں میں تھے کچھ سال ہوئے انتقال ہو گیا۔ عوام میں میرزا ابلاقی کے نام سے مشہور تھے۔ چھوٹا قد تھا۔ گنجان بڑی ڈاڑھی تھی۔ بہت آہستہ بات چیت کرتے تھے۔ نہایت پابند وضع۔ وعدہ کے سچے۔ نماز روزہ کے پابند اور ہمدرد خلائق بزرگ تھے۔ شعر بھی بہت اچھا کہتے تھے۔ فارسی غزلوں پر اردو تضمین خوب کرتے تھے۔ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضہ کے مشرق میں دفن ہیں جہاں اُن کا خاندانی قبرستان ہے۔ مجھ پر بہت زیادہ عنایت کرتے تھے اور میں سالہا سال ان کے پاس بیٹھا ہوں۔ نقشبندیہ خاندان میں بیعت بھی کرتے تھے مگر قوالی کا بھی بہت شوق تھا۔ وجد بھی ہوتا تھا۔ قوالی میں ان کا وجد اور رقص موسیقی اور رقص کے فن کے موافق ہوتا تھا ان کی کیفیت تمام محفل کو مست اور باکیف بنا دیتی تھی۔

سید عقیل } حضرت اکبر الہ آبادی کے پوتے ہیں۔ سید عقیل نام ہے لمبا قد۔ دبلا بدن حضرت اکبر یعنی اپنے دادا کی صورت سے مشابہ ہیں

نہایت ذہین اور بہت سنجیدہ اور شریف طبع نوجوان ہیں۔ سولہ سترہ سال کے قریب عمر ہے۔ دہلی میں آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان دینے آئے تھے۔ حضرت اکبر مرحوم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ میں ان کو بہت چھوٹی عمر سے جانتا ہوں۔ ذکاوت اور ذہانت شروع سے ہے۔ خدا نے چاہا کوئی بہت بڑا کام کریں گے۔

حبیب بانو مرحومہ میری پہلی بیوی تھیں ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا۔ یہ میرے حقیقی چچا سید معشوق علی مرحوم کی چھوٹی لڑکی تھیں۔ بڑی لڑکی پیرزادہ سید محمد صادق صاحب عرف صادق شہید سے منسوب تھیں جن کی لڑکی محمودہ خواجہ بانو ہیں اور جو میری موجودہ بیوی ہیں۔

حبیب بانو زچگی کے مرض میں دایہ کی بے احتیاطی کی وجہ سے قبل از وقت عین جوانی میں مر گئی تھیں۔ ان سے میرے ہاں دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ ابن حسن نظامی اور خواجہ حسن بصری دونوں لڑکے اور نور بانو لڑکی مر گئی۔ حور بانو ایک لڑکی زندہ ہے جو اپنی والدہ کے انتقال کے وقت ۵ سال کی تھی۔ حبیب بانو تعلیم یافتہ نہیں تھیں لیکن نہایت صابر اور قانع اور شریف خصلت بیوی تھیں۔ میرا ان کا دس سال تک ساتھ رہا۔ اور وہ زمانہ میری بے کاری اور مفلسی کا تھا جس میں انہوں نے شریف خواتین کی طرح میرا ساتھ دیا۔ اور میں نہایت شرم اور ندامت کے ساتھ اپنے اس گناہ کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اس زمانہ میں اپنی مرحومہ بیوی کی قدر نہیں کی۔ اور آج میں محسوس کرتا ہوں کہ کم سنی کی شادیاں عموماً ہر جگہ ایسا ہی اثر پیدا کرتی ہیں۔ نہ شوہر بیوی کی قدر کرنی جانتے ہیں نہ بیویاں شوہروں کی قدر کر سکتی ہیں۔ میں نے حبیب بانو کے مزار پر کتبہ لگا دیا ہے اور اُن کا مزار میرے موٹر گیرج کے برابر عام راستہ میں ہے جس کی دونوں وقت زیارت کرتا ہوں اور میں خوش ہوں کہ میری موجودہ بیوی میری گزشتہ بیوی کی نیاز نذر کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں اور اُن کی یادگار حور بانو کے ساتھ بھی اپنی اولاد کی برابر تعلق رکھتی ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر حسین پورا قد ہے۔ گداز جسم ہے۔ خوب گورا رنگ حسین چہرہ۔ شرافت اور متانت سر سے پاؤں تک ہر حصہ جسم پر چھائی ہوئی۔ جامعہ ملیہ دہلی کے پرنسپل ہیں۔ یورپ میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم پائی ہے۔ مگر اسلامی خلوص کے تقاضہ سے زندگی جامعہ ملیہ پر قربان کر دی ہیں اور ہوتے تو ہزاروں روپے ماہوار تنخواہ ملتی۔ اگر ان کو چیر کر دیکھا جائے تو کوئی رگ کوئی پٹھا اور کوئی ہڈی ایسی نہ ملیگی جس پر صادق و مخلص تحریر نہو۔ علمی طبقہ کے کام کرنے والوں میں مجھے ان جیسا ایک شخص بھی صادق اور مخلص معلوم نہیں ہوتا ہے۔ سوائے خاں بہادر مولوی بشیر الدین صاحب اٹاوہ کے کہ وہ ان کی جوڑی کے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہ بڈھے ہیں اور یہ جوان۔ انہوں نے ساری زندگی تعلیمی خدمت میں خرچ کی ہے۔ اور انہوں نے زندگی کا ایک حصہ۔ ڈاکٹر ذاکر حسین دو صدی پہلے پیدا ہو جاتے تو ہماری سلطنت غارت نہ ہوتی وہ سلطنت قائم کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہندوستانیوں کو انسان بنانے کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ اگر عمر کا منتقل کرنا ممکن ہوتا تو میں اپنی زندگی کے پانچ مہینے ان کو دے سکتا تھا۔ زیادہ نہیں۔ کیونکہ میں فضول خرچی کو بُرا سمجھتا ہوں۔

حضرت احمد میاں قادری احمد آباد گجرات کے مشائخ میں ہیں۔ میانہ قد ہے گورا رنگ ہے۔ عمر پچاس کے قریب ہے یا کچھ زیادہ مگر صدموں اور بیماریوں نے کمزور کر دیا ہے۔ عربی اُردو فارسی کے فاضل ہیں انگریزی بھی جانتے ہیں نہایت ذہین ذکی اور بذلہ سنج ہیں اور بہت صاف اور پُر لطف لکھتے ہیں۔ اہل زبان معلوم ہوتے ہیں مشائخ قدیم کا لباس پہنتے ہیں۔ اطوار و عادات بھی سب قدیمی بزرگوں کی ہیں فیاضی اور مہمان نوازی اور دوست پروری میں حاتم کے استاد ہیں۔ اس لئے حاتم کی روح ان سے شرماتی رہتی ہے۔ درویشانہ قناعت و توکل پر بسر اوقات ہے۔ مگر یہ دل کے بادشاہ ہیں۔ جب ۱۹۰۷ء سے مہربان ہیں۔ جو وضع اس وقت شروع کی تھی آج تک اس پر قائم ہیں۔ زمانہ رخ بدلتا ہے تو خفا ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی قدیمی عادتیں اور وضع داریاں اور مروتیں زمانہ کے ہاتھ سے اپنی صورت نہ بدلیں مگر جب زمانہ نقشہ بگاڑتا ہے اور اطوار میں خود غرضی و بے مروتی پیدا کرتا ہے تو یہ قلم اٹھا کر اس کی خوب ہی ہجو لکھتے ہیں۔ جو زبان کی خوبی اور جدت کے لحاظ سے بہت دلچسپ ہوتی ہے سیاسی غل و شور سے ان کو بہت اذیت ہوتی ہے اور رہتے اس شہر میں ہیں جہاں سیاست کے گرو مہاراج گاندھی جی رہتے ہیں۔ اس لئے سب کچھ دیکھنا اور سننا پڑتا ہے۔ اور سب کچھ سنتے دیکھتے ہیں۔

خان نعمت اللہ خاں بنوں صوبہ سرحد کے رہنے والے ہیں گورا رنگ ہے۔ لمبا قد ہے۔ خوب لمبی ڈاڑھی ہے اٹک صوبہ سرحد کے جیلخانہ میں داروغہ ہیں۔ دہلی جیل میں بھی عرصہ تک داروغہ رہ چکے ہیں۔ پہلے ڈاڑھی منڈاتے تھے۔ پھر ڈاڑھی بڑھالی اور میں نے کئی سال تک ان کی ڈاڑھی کی سالگرہ کے جلسے کئے۔ جس میں دہلی کے عمائد اور ممبران اسمبلی بھی نہایت لطف و دلچسپی کے ساتھ شریک ہوتے تھے اور ہندوستان میں غالباً اپنی قسم کا یہ پہلا جلسہ تھا جو ہر سال نہایت دھوم دھام کے ساتھ منایا جاتا تھا۔

لالہ چندولال چاول والے لمبا قد ہے گورا بدن۔ گورا علم۔ گوری عقل۔ اور گورا عمل قدیم و جدید علوم کے ماہر بچپن کی خبر نہیں۔ جوانی کا ایک حصہ ایسا بھی گذرا جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا تھا کہ: "در ایام جوانی چنانکہ افتد دانی"

ایک چندولال کیا دآنی کے لفظ کو سنکر بڑے بڑے دانا نادانی سے گردن جھکا کر گزری ہوئی باتوں کو سوچنے لگتے ہیں۔ مگر چندولال نے یہ کمال کیا کہ عین طوفانِ جوانی میں نفس کو مغلوب کیا۔ اردو علم اور قوم و ملک کی خدمت کی طرف متوجہ ہوئے اور حالات کو بدل ڈالا۔ رسالہ "زبان" ماہوار جاری کیا جو دہلی کا مشہور رسالہ مانا گیا بمقبول ہوا۔ کتابیں بھی لکھیں۔ سوامی رام کرشن پریم ہنس جی کی تعلیم رسالہ آدرش میں شائع کی اور اپنے قلم کا زور دکھایا۔ میری اُن کی بیس سال کی دوستی ہے۔ اب وہ گاندھی ثانی ہیں مگر ایک رخ کے یعنی تارک دنیا اور درویش ہو گئے ہیں اور گاندھی جی کے دوسرے رُخ کی تقلید نہیں کرسکتے یعنی سیاست کا کام چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ علیل رہتے ہیں اور بوڑھے نظر آتے ہیں۔ رنگ محل دہلی میں فقیرانہ شان سے رہتے ہیں میں کبھی کبھی ان سے ملنے کی مسرت حاصل کرتا رہتا ہوں۔

علی بھائی سیٹھ علی بھائی صاحب خلف سر آدم جی پیر بھائی بمبی والے ان کے بھائی سیٹھ ابراہیم بھائی میرے بہت قدیمی اور مخلص دوست ہیں اور مجھے ان کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔

نہایت دانشمند اور مذہب کے پکے اور عبادت گزار آدمی ہیں۔ بوہروں کے بڑے ملاجی صاحب سے اس خاندان کی مقدمہ بازی رہتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے امام میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی عمر چھیالیس سال کی ہے۔

لمبی ڈاڑھی ہے اور کچھ بال بھی سفید ہو گئے ہیں۔ آنکھیں غلافی ہیں ہنسکر یعنی خندہ پیشانی سے بات کرتے ہیں۔ سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک معصوم بچہ گفتگو کر رہا ہے۔

حکیم میر انوار احمد صاحب بڑے دواخانہ دہلی کی روح رواں ہیں حکیم اجمل خاں مسیح الملک کے زمانہ میں یہی کشتہ جات تیار کرتے تھے۔

سید ہیں۔ غریب پرور ہیں۔ دوست نواز ہیں۔ اور اپنے فن دواسازی اور کشتہ سازی میں بھی بہت لائق ہیں۔ خاموش مگر عملی آدمی ہیں۔

خواجہ غلام السبطین صاحب بڑے دواخانہ دہلی کے منتظم ہیں۔ خواجہ غلام الثقلین مرحوم کے بھائی ہیں۔ ذی علم۔ ذی عمل۔ محنتی۔ کارگزار اور کارفرما سب لیاقتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دواخانہ ہمدرد کے مالک ہیں۔ میانہ قد مضبوط جسم۔ کم بولتے ہیں۔ کام زیادہ کرتے ہیں ان کا دواخانہ بہت مشہور اور کامیاب ہے یہ خود ہر کام کو دیکھتے ہیں۔ اور بہت محنت کرتے ہیں۔

امام صاحب جامع مسجد شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب تمام ہندوستان میں مشہور ہیں۔ حکومت ہند اور والیانِ ریاست کے ہاں ان کی بڑی عزت کی جاتی ہے۔ دہلی میں بھی ہر جگہ ان کا احترام ہے۔

مولانا حافظ سید حمید صاحب آجکل ان کے فرزند مولانا حافظ سید حمید صاحب امامت کرتے ہیں جنہوں نے فلسفہ تعلیم اسلام ایک نہایت عمدہ کتاب تصنیف کی ہے۔ یہ بہت ہر دل عزیز اور خدمت خلق میں شہرۂ آفاق ہیں۔

حافظ سید عبداللہ شمس العلماء سید احمد صاحب کے پوتے اور مولانا سید حمید صاحب کے فرزند ہیں۔ بارہ سال کی عمر ہے۔ حافظ قرآن ہیں۔ اور بہت ہونہار ہیں۔

شاہجہاں بادشاہ کے زمانہ میں ان کے جد اعلےٰ آئے تھے مولانا سید احمد صاحب دسویں امام ہیں اور مولانا سید حمید صاحب گیارہویں امام ہیں اور حافظ عبداللہ بارہویں امام ہوں گے۔

یہ سارا خاندان نہایت گورا چٹا خوش لباس اور خوش اطوار ہے۔

مولانا عبداللہ صاحب گورا رنگ۔ میانہ قد۔ سفید بال نیلی آنکھیں عمر پچاس سے زیادہ۔ پہلے جوتی کی تجارت کرتے تھے۔ پھر آٹے کی تجارت کی۔ خلافت و کانگریس کی تحریکوں میں جو زندگی دہلی میں نظر آتی وہ ہندوستان کے کسی شہر میں نہ تھی اور دہلی میں پہر زندگی کی روح مولانا عبداللہ تھے۔ عملی اور انتظامی قابلیت میں بے نظیر و بے مثل ہیں۔ اور گورنمنٹ بھی ان کی عملی قوتوں کو اور داعی خوبیوں اور طاقتوں کو مان چکی ہے۔

آجکل دواخانہ ہندوستانی کے منیجر ہیں اور جب سے ان کا انتظام شروع ہوا ہے ایک نئی روح دواخانہ میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور دواخانہ ہر اعتبار سے ترقی کر رہا ہے۔ دواخانہ کو حاسدوں سے بچانے کے لئے مولانا عبداللہ نے جو کام کیا ہے وہ تاریخ میں درج کرنے کے قابل ہے۔ تجارتی تنظیم قدیم و جدید دونوں طریقوں پر کرا سکتے ہیں یورپ کی ذہانت اور یورپ کی صورت خدا نے دی ہے مگر مزاج ہندوستانی ہے

حامد اللہ افسر میرٹھی
(نوشتہ مفتی شوکت علی فہمی۔ ایڈیٹر رسالہ دین دنیا دہلی)

درمیانہ قد۔ گداز جسم۔ گول چہرہ۔ گندمی رنگ۔ آنکھیں بڑی اور ذہانت کا پتہ دینے والی۔ باتوں میں بھولپن۔ مگر عقل اور سمجھ میں بہت بڑے مدبر۔ جب خاموش ہوتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہیں جانتے لیکن جب بولتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی اور مغربی علوم کا دریا بہہ رہا ہے۔ اُردو سے عشق رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ اردو کی ترقی کے لئے بیچین نظر آتے ہیں اگر ان کے امکان میں ہو تو ساری دنیا کی زبان کو اُردو بنا دیں۔ انگریزی کے اتنے بڑے ماہر ہیں کہ انگریزوں کو حیرت ہوتی ہے۔ فرانسیسی زبان سے بھی واقف ہیں۔ عربی فارسی میں اتنی دستگاہ حاصل ہے۔ کہ عالمانہ تبحر کا درجہ ان کو دیا جا سکتا ہے۔ ادبی حیثیت سے ہندوستان کے برنارڈ شا ہیں۔ دورِ جدید کے مشہور شاعر ہیں۔ اور ایسے شاعر ہیں۔ کہ ان کا کلام پڑھنے کے بعد مغربی ادب کے دلدادہ ملٹن کو بھول جاتے ہیں۔ اُردو شاعری میں ایک جدید نئے طرز کے موجد خیال کئے جاتے ہیں۔ ان کی نئی شاعری اس قدر ملک میں مقبول ہے کہ اس نے ہزاروں متبعین پیدا کر دئے ہیں۔ تقریباً بیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں سے نصف ادبی ہیں۔ اور نصف درسی ان کی اکثر کتابیں یوپی اور دوسرے صوبوں میں درس میں داخل ہیں۔ ہندوستان کے مشہور ماہرین تعلیم میں ان کا شمار ہے۔ آجکل گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ میں پروفیسر ہیں۔ اُردو اکاڈمی لکھنؤ کے بانیوں میں سے ہیں۔ اگر گورے یورپ کے سامنے کالے ہندوستانیوں کی لیاقت کا نمونہ پیش کرنا ہو۔ تو ان کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ اگر یورپ میں ہوتے تو نہ جانے کیا ہوتے لیکن کیونکہ ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے صرف حامد اللہ افسر ہیں۔

حکیم عبد المجید صاحب مرحوم
(بانی دواخانہ ہمدرد دہلی)

میانہ قد، گندمی رنگ، دبلے بدن، خاموشی صفت، معصوم صورت کے ایک مسلمان تھے۔ جو بہت معمولی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ جسطرح بڑے دواخانوں میں عطار نوکر ہوتے ہیں۔ جو مریضوں کے نسخے دیکھ کر دوائیں پڑیاں باندھ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح حکیم عبد المجید صاحب بھی دواخانہ ہندوستانی میں پندرہ روپے ماہوار کے نوکر تھے۔

حکیم عبد المجید اگر یورپ میں ہوتے تو ان کی بڑی بڑی سوانح عمریاں لکھی جاتیں۔ اور لوگ ان کی ترقی کے ذرائع کی تحقیقات کرتے۔ کیونکہ انھوں نے بہت ہی ادنیٰ حالت سے اتنی بڑی ترقی کی تھی۔ اور اس کا راز محض یہ تھا۔ کہ وہ بڑے دیانتدار اور محنت کرنے والے اور وقت کے پابند اور ہر وقت ترقی کے راستوں کو سوچنے والے آدمی تھے۔

حکیم عبد المجید صاحب ہمیشہ بیمار صورت رہتے تھے۔ اور ان کی وفات بھی جلد چالیس برس کی عمر میں ہو گئی۔ یعنی بڑھاپا آنے سے پہلے وہ دنیا سے رخصت ہوئے۔ مگر جب انتقال ہوا تو ان کا دواخانہ خاص عروج حاصل کر چکا تھا۔ ان کے بڑے صاحبزادہ حکیم عبد الحمید صاحب نے دواخانہ کو بام ترقی پر پہنچا دیا ہے۔ اور یہ بھی مرحوم کی نیک نیتی کا اثر ہے۔ کہ خدا نے ان کو ایسی سعادت مند اولاد دی جس نے ان کے لگائے ہوئے پودے کو ایک مضبوط درخت بنا دیا۔

مرحوم حکیم صاحب ذاتی محنت سے بام عروج پر پہنچنے والوں کے لئے ایک نمونہ تھے۔ خدا کرے ان کی کروٹ کروٹ بہشت ہو۔

خوش اقبال نظامی

محمد یوسف نام ہے۔ خوش اقبال لقب میں نے دیا ہے۔ دراز قد گول چہرہ گندمی رنگ، عمر چالیس سے زیادہ، خزانہ عامرہ سرکار عالی میں نوکر ہیں۔ میرے ساتھ ہر ما کا سفر کر چکے ہیں۔ اور حیدر آباد میں سب سے قدیمی مرید ہیں۔ بیس پچیس برس پہلے ڈاکٹر محمد فخر الدین ہلالی شاہ نظامی کے ساتھ دہلی میں آئے تھے اور میرے پاس عرصہ تک ٹھہرے تھے۔ اس وقت سے آجتک نہایت خلوص و محبت اور خوش اعتقادی کے ساتھ خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ نماز اور اذکار اشغال کے پابند ہیں۔

سردار شیر سنگھ نظامی

ریاست دھولقہ کے رئیس سردار شیر سنگھ نظامی ابو اب سردار شیر میاں ہیں اور میں نے ان کو غازی خطاب دیا ہے۔ نو مسلم راجپوت ہیں۔ احمد آباد کے قریب ان کی ریاست دھولقہ ہر جگہ مشہور ہے۔ جب ناپا میں سات ہزار راجپوت جمع ہوئے تھے جو ساڑھے پانچ لاکھ راجپوتوں کے نمائندے تھے۔ تو شیر میاں بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ اور اسلام کا اعلان کرانے اور آریہ سماج کی شدھی سے ان راجپوتوں کو بچانے میں انھوں نے بڑی خدمت انجام دی تھی۔

جب یہ بچے تھے اور ایک انگریز استاد کی حفاظت میں احمد آباد صابرمتی دریا کے کنارے رہتے تھے۔ تو میں ان سے ملنے گیا تھا۔ اس ملاقات کے بعد میں نے ان سے کہا تھا۔ لڑکے ستار بجا۔ ستار سنا۔ شیر میاں نے ستار سنایا تو میں نے کہا۔ تو قاتل ہے۔ تیرے ستار کی آواز نے مجھے قتل کر دیا۔ اس کے بعد جب ان کو ریاست کے اختیارات مل گئے۔ تو یہ دہلی آئے اور میرے مرید ہو گئے۔ اور پھر انھوں نے اپنی قوم کے ساڑھے پانچ لاکھ راجپوتوں کو مسلمان بنانے میں میری مدد کی۔

رحمت اللہ نظامی دہرہ دون میں رہتے ہیں۔ فوجی درزی ہیں۔ لمبا قد، گندمی رنگ، محنتی، سیر چشم، محبت و خلوص و سچی عقیدت کی بولتی ہوئی مورت ہیں۔ میاں نکے بنائے ہوئے کپڑے پہنتا ہوں

عبدالرحیم نظامی بھیٹھو امرت سر میں مکان ہے۔ فوجی درزی ہیں۔ لمبا قد، گندمی رنگ، غیور، عاقل، بامروت خوش اعتقاد، قومی حمیت، خدمت خلق کا جوش۔

عبدالقدوس نظامی عبدالرحیم نظامی کا لڑکا ہے۔ نظام الاسلام اسکول درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ میں تعلیم پائی ہے۔ ذہانت اور حافظہ اور حاضر جوابی میں بے مثل ہے۔

خورشید عالم نظامی رحمت اللہ نظامی کا چھوٹا لڑکا ہے۔ نظام الاسلام اسکول میں تعلیم پائی ہے۔ کم سخن، ذہین، مؤدب اور شائستہ خصلت ہے۔ مزاج میں ملنساری ہے۔

سید ذاکر علی نظامی گودھرہ کے رہنے والے میانہ قد، سانولا رنگ، اسسٹنٹ رجسٹرار، بہت خوش عقیدہ فرض شناس، خادم خلق۔

سید محمد زاہد نظامی رائی برادر امرت سر کے خزانچی۔ خدا رسولؐ ۲۵۴
اور اولیاء اللہ کی محبت اور اسلام کی خدمت کے خزانہ دار۔ تبلیغی جوش و عمل سے بھرپور۔

سید امجد علی نظامی طیب سیتاپور اودھ کے رہنے والے کوئٹہ بلوچستان میں فوجی نوکر۔ میانہ قد، سانولا رنگ۔ ایمان او خلوص اور وضع داری کا مجسمہ، نام نمود کی خواہش سے پاک۔ عقیدہ میں طاہر و طیب، عمل میں خالص و مخلص۔ خاموش گلگزار حسنات میں ہر وقت بونے والے۔

خانبہادر ابراہیم حسن نظامی ضلع گورداس پور پنجاب کے رہنے والے۔ رنگو برما میں مقیم، برما کونسل کے ممبر، برما کے سب سے بڑے ٹھیکیدار، لمبا قد سانولی سلونی رنگت، برما کے اکثر ریلوے مقامات پر مسجدیں بنائی ہیں برما کے ہر تعلیمی اور رفاہ عام کے کام کی روح رواں ہیں۔ بادشاہ نہیں ہیں مگر دل بادشاہوں سے بڑا رکھتے ہیں۔ چھکڑا کار کی گاڑی کی طرح خرچ کرتے ہیں۔ اور خدا ان کی گاڑی میں برابر پانی بھرتا رہتا ہے۔ فقراء کی محبت و خدمت اور اسلام کی حمایت اور خلق اللہ کی مدد کرنے میں اصلی مسلمان ہیں۔ غریبوں اور درویشوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں ابراہیم نام کی برکت ساتھ رہتی ہے۔ اسلئے مہمان نوازی میں بھی ابراہیمی شان ہے۔

یوسف بابو ابراہیم کا بیٹا۔ صورت بھی یوسف کی اور نام بھی یوسف کا۔ خدا نے باپ کی نیکیوں اور خدمت خلق کے طفیل میں دیا ہے۔ دور سے آیا ہے اسلئے دیر میں آیا ہے۔ باپ کے نام کو روشن کرنے والا ہے۔

خان بہادر ابراہیم کے دو بھائی خان بہادر ولی محمد مرحوم اور بابو شیر محمد مرحوم بھی برما میں بہت مشہور تھے۔ خان بہادر ولی محمد مرحوم کے فرزند مسٹر عبدالرحمٰن نظامی یورپ کے تعلیمیافتہ اور بہت مستعد کاروباری آدمی ہیں۔ اور بابو شیر محمد مرحوم نے برما میں روزانہ اردو اخبار شیر جاری کرکے زبان اردو پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ تمام حامیان اردو ہمیشہ انکو شکریہ کے ساتھ یاد رکھیں گے۔

اب خان بہادر ابراہیم حسن اور مسٹر نظامی اور بابو ولی محمد مرحوم کے دوسرے لڑکے اپنے خاندان کی نیک نامی اور جذبات قومی و ملکی کے برما میں محافظ اور روح رواں ہیں۔

حکیم محمد جمیل خاں صاحب مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب مرحوم کے صاحبزادہ ہیں۔ گورا رنگ، کتابی چہرہ، میانہ قد، خوبصورت آنکھیں، آواز نرم و لطیف، مزاج میں غیوری اور ضد طبیعت میں فیاضی اور اولوالعزمی پائی جاتی ہے۔ ایک نیا دواخانہ جاری کیا ہے۔ جس کی شاخیں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کھولی ہیں۔ ایک ایسے باپ کے بیٹے ہیں۔ جس کی عظمت و عزت ہر ہندوستانی کے دل میں تھی۔ اور جس کی پبلک خدمات کا غلغلہ تمام دنیا میں تھا۔ اور جس نے یونانی طب کو مرتے مرتے زندہ کردیا۔ اور جو آخر وقت تک یونانی طب اور ہندوستان اور مسلمان قوم کی خدمت کرتا رہا تھا۔

حکیم امجد علی صاحب یہ امام بھی ہیں۔ اور طبیب بھی ہیں۔ پنجابیوں کے محلہ کشن گنج میں رہتے ہیں۔ آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں۔ لمبا قد، سانولا رنگ، بڑی بڑی آنکھیں، بڑی داڑھی دوہرا جسم، حکام سے ملنے کا شوق ہے۔ مطب بھی کرلیتے ہیں۔ مسجد کی امامت بھی کرتے ہیں اور مجسٹریٹی بھی۔ بہت ملنسار اور دوست نواز ہیں۔ اور دہلی کے ممتاز لوگوں میں ہیں۔

حکیم سردار خاں صاحب بارہ دری شیر افگن خاں دہلی میں مطب کرتے ہیں۔ لمبا قد، گندمی رنگ، بڑی داڑھی، سینہ بسینہ کے نسخے خوب جانتے ہیں۔ عامل بھی ہیں علاج کے لئے باہر بھی بلائے جاتے ہیں۔ پابند وضع اور نیک خصلت دوست نواز طبیب ہیں۔

الفت شاہ سید محمد حسین شاہ صاحب حیدرآبادی سالہا سال سے حیدرآباد میں رہتے ہیں۔ ان کی سیرت بھی درویشانہ ہے اور صورت بھی فقیرانہ موہنی ہے۔ میانہ قد، گندمی رنگ، رسیلی آنکھیں، جوان عمر، رنگین لباس، مزاج میں انکسار،

نواب سائل صاحب نواب سراج الدین خاں صاحب سائل استاد داغ کے داماد اور دہلی کے شہرۂ آفاق شعرا میں ہیں لوہارو کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ وجاہت بہت اعلیٰ ہے۔ گورے چٹے سرخ و سفید ہیں۔ اگرچہ بڑھاپا ہے مگر آواز میں اب تک رس ہے۔ ہر پارٹی اور بڑے جلسہ میں لوگ ان کو بلاتے ہیں کیونکہ ان کی نظم ہر مجلس کی رونق کو بڑھا دیتی ہے۔ لال دروازہ بازار لال کنواں میں رہتے ہیں۔

بیخود صاحب استاد داغ کے خاص شاگردوں میں ہیں میر وحید الدین نام ہے بیخود تخلص کرتے ہیں۔ مٹیا محل میں مکان ہے جو جامع مسجد دہلی کے قریب مشہور محلہ ہے بیخود دہلی کے شعرا میں بڑی ممتاز شان رکھتے ہیں۔ اور ہر جگہ ان کی عزت کی جاتی ہے۔ بڑے عابد اور گوشہ نشیں آدمی ہیں بڑھاپے اور علالت کے سبب باہر بہت کم نظر آتے ہیں۔ مشاعروں میں بھی کم شریک ہوتے ہیں۔

راؤ ہر چند صاحب اعلیٰ حضرت حضور نظام کی سلطنت کے قدیمی منصب دار ہیں۔ ان کے بزرگ دہلی کے دربار میں حضور نظام کی طرف سے مقرر رہے اور یہاں کی خبریں وہاں بھیجا کرتے تھے ان کے والد کی تصویر بھی اس جنتری میں ہے اور راؤ ہر چند کی تصویر بھی ہے۔

پنڈت ساحر صاحب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر دہلی کے قدیمی شرفا اور شعرا میں ہیں کشمیری برہمن ہیں۔ لمبا قد۔ لمبی ڈاڑھی۔ قدیمی لباس قدیمی خیالات بے تعصب اور بہت اچھے شاعر ہیں۔ ہندو فلسفہ تصوف کو خوب جانتے ہیں اور کئی کتابیں اس پر لکھی ہیں۔

خواجہ برقی پریس دہلی محمد انوار صاحب ہاشمی ایڈیٹر اسلامی دنیا دہلی اور مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر دین دنیا دہلی نے یہ پریس جاری کیا ہے جامع مسجد دہلی کے جنوب میں ہے اور بہت مشہور ہے۔ جلدی چھپائی ہوتی ہے اور نرخ بھی ارزاں ہے۔

محبوب المطابع دہلی یہ چھاپہ خانہ بہت قدیمی ہے دہلی کے اکثر اخبارات و رسائل اس پریس میں چھپتے ہیں۔ میرزا محبوب بیگ صاحب اس کے مالک اس فن کے بڑے ماہر ہیں۔ اور ان کے والد سے پریس کے کام کا ورثہ ان کو ملا ہے اب انہوں نے ٹائپ کی چھپائی کا کام بھی جاری کر دیا ہے۔

خان صاحب عبد اللطیف جامعہ پریس دہلی کے مالک ہیں۔ گورا رنگ میانہ قد جوان عمر۔ بڑے محنتی اور مستعد آدمی ہیں۔ چھپائی کے کام کا بہت اچھا تجربہ رکھتے ہیں۔ ٹائپ اور لیتھو دونوں قسم کی چھپائی ان کے ہاں ہوتی ہے۔ ہر کام میں صفائی اور ستھرائی اور نفاست کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ خود بھی نفیس طبع ہیں۔

جامعہ پریس جامع مسجد دہلی کے غرب میں ہے جو بہت بڑے پیمانہ پر تاجرانہ اصول سے کام کرنے والا کارخانہ ہے۔

حکیم منظور الحق نظامی مجیٹھہ ضلع امرتسر میں رہتے ہیں خاکسار فوج کے سرگرم ممبر ہیں اور بہت جوشیلے نوجوان ہیں۔

سردار سلیمان میاں نظامی ریاست بڑودہ کے سندھی سرداروں میں ہیں اصلاحِ مراسم اور اصلاحِ معاشرت کا خاص جوش ان میں پایا جاتا ہے۔

عرفی نظامی منشی فیروز الدین عرفی نظامی بٹالہ کے رہنے والے ہیں آجکل لاہور میں رہتے ہیں سلسلہ کے پرانے متوسل ہیں

خورشید انور نظامی بی۔ اے۔ بچوں کے اخبار ینگ پیپل کے ایڈیٹر اور محنتی اور خوش سلیقہ نوجوان ہیں۔

حکیم محمد شریف صاحب لاہور کے مشہور طبیب ہیں۔ اشتہاری دوا فروشی کے ذریعہ لاکھوں روپیہ کی جائداد پیدا کی ہے۔ بچوں کو تعلیم بھی بہت اچھی دلائی ہے۔ خود بھی پابند صوم و صلوٰۃ ہیں اور ان کی اولاد بھی نماز روزہ کی پابند ہے۔

میر حمید علی صاحب مولوی ممتاز علی صاحب مرحوم مالک اخبار تہذیب نسواں لاہور کے بڑے صاحبزادے ہیں تجارتی سمجھ بہت اچھی رکھتے ہیں اور اپنے والد کے کاروبار کو بامِ عروج تک پہونچایا ہے۔

میر امتیاز علی تاج میر حمید علی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ادبی ذوق اعلیٰ درجہ کا رکھتے ہیں خصوصاً ڈرامے بہت اچھے لکھتے ہیں۔

ساغر نظامی علیگڈھ کے رہنے والے ہیں۔ میرٹھ میں مقیم ہیں۔ یوپی میں ان سے زیادہ نئی شاعری کو اچھی طرح ادا کرنے والا اور موثر طریقہ سے پڑھنے والا کوئی شاعر نہیں ہے۔ نوجوان ہیں آواز بہت اچھی ہے خیالات میں جدت اور ندرت ہے۔

نواب صاحب دادون۔ خان بہادر نواب محمد ابوبکر خاں صاحب رئیس ریاست دادون ضلع علی گڈھ علوم و فنون کے حامی ہیں تصوف کے دلدادہ ہیں۔ عربی تعلیم کے لئے ایک بہت بڑا وقف کیا ہے جس سے عربی مدرسہ چل رہا ہے۔ رات دن امور خیر میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے والد مرحوم بھی فقرا کے حلقہ بگوش تھے اور یہ بھی محب الفقرا ہیں۔

راجہ صاحب جہانگیر آباد راجہ سر اعجاز رسول خان بہادر قدوائی اودھ کے تعلقہ داروں میں بہت بڑے سنی تعلقہ دار ہیں۔ سات لاکھ روپیہ سالانہ ریاست کی آمدنی ہے۔ بڑے منتظم اور خوش سلیقہ ہیں ان کا مکان تمام صوبہ اودھ میں ایک تاریخی مکان مانا جاتا ہے جہاں تمام دنیا کے عجائبات جمع ہیں۔

مولانا قطب میاں۔ حضرت مولانا عبدالباری صاحب کے جانشین حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محل لکھنؤ کے مشہور علماء میں ہیں شریعت و طریقت کی گنگا جمنا ان کے گھر سے بہہ رہی ہے۔

مولانا الطاف الرحمن صاحب قدوائی حضرت مولانا عبدالباری صاحب کے خاص رفقا میں ہیں اور اب مولانا قطب میاں صاحب کی رفاقت میں رہتے ہیں

شاہ عبدالرحیم صاحب۔ درگاہ حضرت مخدوم علاء الدین صابرؒ کے سجادہ نشین ہیں۔ نہایت منتظم اور ذی فہم اور مہمان نواز مشائخ کی عزت کو سنبھالنے والے

سید فضل شاہ صاحب۔ جلال پور پنجاب کی درگاہ حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب کے سجادہ نشین ہیں اور تحریک حزب اللہ کے امیر ہیں شریعت اور طریقت اور سیاست کے تین دریا اس تربینی میں جمع ہیں۔

مولوی عبدالرحمن نظامی مظفر آباد کشمیر کی سلطانی جامع مسجد کے امام ہیں میرے خلیفہ ہیں۔ درویشانہ ملنساری اور خدمت خلق ان کے جوہر خاص ہیں میں ان میں ہوں اور وہ مجھ میں ہیں۔

شیخ عبداللہ صاحب علیگڈھ کے مشہور وکیل ہیں۔ برہمن نسل ہے ساری زندگی مسلمان عورتوں کی تعلیمی ترقی کے کاموں میں گذاری ہے علیگڈھ میں ایک زنانہ کالج چلا رہے ہیں وہ اور ان کی بیوی دونوں عورتوں کی اصلاح اور عروج اور حمایت کے کاموں میں معروف رہتے ہیں

ڈاکٹر محمد عمر صاحب دہلی کے شہرۂ آفاق ڈاکٹر ہیں چین جاپان اور یورپ کی سیاحت کر چکے ہیں۔ دہلی مٹیا محل میں ان کا مطب واقع ہے دق اور سل اور امراض سینہ کے علاج میں خاص مہارت رکھتے ہیں زیر علاج مریضوں کے ساتھ ماں باپ کی سی شفقت کرتے ہیں اور ماں باپ کی طرح مریضوں پر خفا ہوتے ہیں

بوہروں کے ملا صاحب۔ سورت میں رہتے ہیں۔ داؤدی بوہروں کے پیشوا ہیں۔ ملا طاہر سیف الدین صاحب نام ہے۔

ابراہیم بھائی۔ سر آدم جی پیر بھائی کے فرزند ہیں ان کا خاندان بوہروں کے مذکورہ بالا بڑے ملاجی سے منحرف ہو گیا ہے۔ ابراہیم بھائی میں شاہانہ صفات ہیں۔ ارادے کے مضبوط۔ مزاج کے مستقل۔ اور طبیعت کے ضدی۔ مگر اپنے فرقہ کے عقائد کی پوری طرح پیروی کرتے ہیں۔

علی بھائی۔ سر آدم جی پیر بھائی مرحوم کے فرزند ہیں بڑے مہمان نواز اور غیور طبع اور پابند وضعداری ہیں۔

مہنت رام کشن داس۔ پٹنہ میں رہتے ہیں ہندو فقرا کی ایک گدی کے مالک ہیں۔ دوستانہ تعلقات اور میل جول میں بڑے مستقل مزاج ہیں میرے ساتھ بہت پرانا تعلق ہے سال میں کئی بار دہلی میں ملنے آتے ہیں

دیوانہ شاہ نظامی حیدرآباد میں رہتے ہیں ردیف اور قافیہ کی پابندی کے بغیر نہایت دلچسپ اور مہمل نظمیں لکھتے ہیں۔ میرے پرانے مریدوں میں ہیں۔

مخلص نظامی حیدرآباد میں رہتے ہیں محمد عبداللہ نام ہے مخلص اور ابوذر ثانی میں نے خطاب دیا ہے۔ سر سے پاؤں تک خلوص وعقیدت سے بھرپور ہیں۔

چھوٹے نظامی لاہور میں رہتے ہیں نام کے چھوٹے ہیں عقیدت وخلوص وایثار میں بڑے ہیں۔ تبلیغی خدمات ہمیشہ انجام دیتے ہیں

سعد اللہ نظامی۔ یہ بھی لاہور میں رہتے ہیں چھوٹے نظامی کے بھائی ہیں۔ خالدی تحریک کے سرگرم معاون اور مخلص مرید ہیں۔

حاجی اسماعیل نظامی۔ پشاور میں رہتے ہیں۔ پہلے مری پہاڑ پر ہوٹل تھا۔ بہت پرانے اور مخلص مریدوں میں ہیں۔

محمد اسمٰعیل نظامی۔ فوجی بیکری کا کام کرتے ہیں۔ آجکل پشاور میں قیام ہے۔ میرے مریدوں میں اسمٰعیل اور ابراہیم نام کے جتنے آدمی ہیں وہ سب کے سب خلوص اور عمل اور محبت میں پکے ہیں۔ اور ان محمد اسمٰعیل نظامی کا درجہ میرے دل میں بہت بڑا ہے کیونکہ وہ بڑے عابد ہیں۔ اور ہر دنیاوی اغراض سے پاک اور بے نیاز ہیں۔

فخر الدین نظامی۔ مشرقی افریقہ کی نظامیہ جماعت کے صدر ہیں جالندھر کے رہنے والے ہیں کمپالہ افریقہ میں نوکری ہے۔ تبلیغی جنگ کے زمانہ میں بڑے خلوص سے خدمات انجام دی تھیں

علی احمد نظامی یہ بھی افریقہ میں تجارت کرتے ہیں۔ سر سے پاؤں تک خلوص اور محبت اور عقیدت کی تصویر ہیں۔

عطا محمد نظامی یہ بھی پنجاب کے ہیں افریقہ میں نوکری کرتے ہیں اور بتورہ علاقہ افریقہ کی نظامیہ جماعت کے منتظم ہیں۔

عبدالمجید خاں نظامی۔ جنوبی افریقہ میں تجارت کرتے ہیں بڑے مخلص اور خدمت گذار اور خوش اعتقاد اور فقیر دوست ہیں۔

قاضی برکت علی نظامی۔ پرانے مرید ہیں ممباسہ مشرقی افریقہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ ابھی رخصت لیکر افریقہ سے ملنے آئے تھے اور ایک ہفتہ میرے پاس ٹھیرے تھے ان کی محبت اور خدمات اور خلوص کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ پنجاب کے رہنے والے ہیں

حکیم طفیل محمد خاں نظامی یہ بھی پنجاب کے رہنے والے ہیں حکیم نابینا صاحب کے شاگرد ہیں۔ مشرقی افریقہ میں مطب کرتے ہیں تبلیغ اسلام کا سلیقہ رکھتے ہیں۔

شاہ محمد نظامی۔ میرے پرانے مرید ہیں خرطوم سوڈان میں رہتے

ہیں۔ اور تبلیغی خدمات انجام دیتے ہیں۔
خواجہ ناظر حسن صاحب انصاری سہارنپور کے رہنے والے ہیں بیت المقدس میں رہتے ہیں حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کے ہندی تکیہ کے متولی ہیں۔ ان کے زمانہ میں ہندی تکیہ نے بہت ترقی کی ہے اور عثمان منزل کے نام سے تکیہ مذکور کی نئی عمارت کی تصویر بھی اس جنتری میں موجود ہے۔ اور فلسطین اور شام کی بعض تصویریں انہیں کی فرستادہ ہیں جو جنتری میں شائع ہوئی ہیں۔
ڈاکٹر عبدالرشید نظامی۔ حیدرآباد کے رہنے والے ہیں آجکل انگلستان میں مقیم ہیں۔
نواب حسن یار جنگ بہادر۔ نواب سر وقار الامراء کے پوتے اور نواب شاہ سلطان الملک بہادر کے فرزند ہیں۔ میری تحریرات سے خاص ذوق رکھتے ہیں آجکل انگلستان میں تعلیم پارہے ہیں اور میرے تحریر کردہ مضامین منگاتے ہیں
زبیری صاحب بریلی کے رہنے والے ہیں وائنا آسٹریا میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ منادی کے نامہ نگار ہیں۔
غوثو میاں نظامی۔ سکندرآباد دکن کے تاجر ہیں۔ مخلص جوان اور **سیٹھ** محمد موسیٰ صاحب مرحوم کے نواسہ ہیں خوش اعتقاد اور ہونہار اور نوجوان ہیں۔
سرفدا نظامی۔ موتی بیگم نام ہے سیٹھ محمد موسےٰ صاحب مرحوم سوداگر سکندرآباد کی چھوٹی لڑکی ہیں۔ میلادی جنتری کا ایڈیٹر حسین پیدا ہوا تو انہوں نے اپنے سر کے بال کاٹ کر حسین کی ٹوپی بنا کر بھیجی تھی۔ اس وقت میں نے ان کو سرفدا کا خطاب دیا تھا۔
مولوی میر فرحت علی نظامی۔ موتی بیگم نظامی کے شوہر ہیں عابد اور نیک خصلت اور خوش عقیدہ آدمی ہیں۔
میر نجابت علی نظامی۔ میر فرحت علی کے چھوٹے بھائی ہیں حیدرآباد میں رہتے ہیں۔ اور مخلص مرید ہیں۔
عبدالکریم نظامی۔ سیٹھ محمد موسیٰ مرحوم کے بڑے فرزند ہیں پہلے سکندرآباد میں دکان تھی اب حیدرآباد میں رہتے ہیں۔ بہت پرانے مرید ہیں۔
چھوٹے میاں نظامی۔ سیٹھ محمد موسےٰ مرحوم کے چھوٹے لڑکے ہیں پرانے مرید ہیں سکندرآباد میں رہتے ہیں۔
منجھلی بیگم نظامی۔ سیٹھ محمد موسےٰ مرحوم کی بیٹی ہیں اور غوثو میاں نظامی کی والدہ ہیں۔ بہت خوش عقیدہ اور خدمت گذار ہیں۔
سنجھلی بیگم نظامی۔ محمد موسےٰ مرحوم کی لڑکی ہیں۔ عقیدت و خلوص سے بہرہ ور ہیں
مولوی کرامت علی صاحب سنجھلی بیگم نظامی کے شوہر ہیں متین اور سنجیدہ آدمی ہیں
مولوی حفیظ الکریم نظامی۔ بہت اچھے شاعر ہیں۔ ریاست ریواں کی نظامیہ جماعت کے ناظم ہیں بہت پرانے مریدوں میں ہیں۔

رحمت اللہ خاں نظامی۔ ریاست ریواں کے قدیمی اور مخلص مریدوں میں ہیں طریقت اور اسلامی تعلیم کی پیروی کا جوش رکھتے ہیں۔
ابراہیم خاں نظامی۔ ریاست ریواں کے مخلصین خاص میں ہیں ان کے مرحوم لڑکے سپہ دار خاں نظامی کو بھی میرے ساتھ خاص خلوص تھا۔
طلیب خاں نظامی ریاست ریواں کے رہنے والے ہیں بچپن میں مرید ہوئے تھے خوش اعتقاد اور خدمت گذار ہیں۔
حسن لال نظامی لال محمد نام ہے ریواں میں تعمیرات کا کام کرتے ہیں میں حسن لال کہتا ہوں پرانے مخلصین میں ہیں۔
محمد فیضیاب خاں نظامی۔ ریاست ریواں کے مخلصین میں ہیں۔ اسلامی خدمت کا ولولہ رکھتے ہیں۔
مستری محمد عثمان خاں نظامی ریاست ریواں میں رہتے ہیں سلسلہ نظامیہ کے قدیمی متوسل ہیں۔
اکرام حسین نظامی۔ کیٹ گنج الہ آباد کے ٹھیکہ دار ہیں ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ ان کے لڑکے اور بھائی امداد حسین نظامی وغیرہ بھی سلسلہ کے پرانے مخلصین میں ہیں۔
مستری امداد خاں نظامی کیٹ گنج الہ آباد کے متقی اور عابد اور خوش اعتقاد مریدوں میں ہیں۔
۲۵۷ **مستری** نور محمد نظامی ریواں کے ہیں الہ آباد میں رہتے ہیں پرانے مخلص اور خدمت گذار مریدوں میں ہیں۔
محمد صادق نظامی۔ سہارنپور میں رہتے ہیں تجارت پیشہ ہے ان کا سارا خاندان سلسلہ میں داخل ہے۔
عبدالحق نظامی سہارنپور کے پرانے مخلصین میں ہیں۔ چالیس سال سے تعلق ہے
محمد عبداللہ شہودی نظامی سہارنپور میں نقشین لکڑی کی تجارت کرتے ہیں پرانے مرید ہیں۔
شرف الدین خاں صاحب سہارنپور کے قدیمی ملنے والوں میں ہیں۔ رسالہ مرشد میری نگرانی میں دہلی سے جاری کیا تھا۔
مولوی مقبول احمد نظامی سیوہارہ ضلع بجنور کے ہیں۔ چالیس سال سے تعلق ہے۔
مولوی سید محمد صاحب مرادآباد میں رہتے ہیں میں ان کو بھائی کہتا ہوں۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں۔
خان بہادر سید بڈھے شاہ امرتسر کے ممتاز اور محب الفقرا اصحاب میں ہیں۔ میرے ساتھ پرانا تعلق ہے۔
مولانا ثناء اللہ صاحب اخبار اہلحدیث کے ایڈیٹر ہیں فن مناظرہ میں یکتا ہیں میرے تیس برس کے پرانے ملنے والے ہیں۔
محمد شریف نظامی برما میں مرید ہوئے تھے لاہور میں ڈنفیسمین ہیں مخلص

از حسین بن حسن نظامی

وخوش اعتقاد ہیں خدمت اسلام کا جوش رکھتے ہیں۔

حاجی شمس الدین نظامی سیالکوٹ میں رہتے ہیں برما میں مرید ہوئے تھے۔ عاقل و مخلص مرید ہیں۔ سیالکوٹی نظامیوں میں ممتاز ہیں۔

حاجی اللہ رکھا صاحب سیالکوٹ میں میونسپل کمشنر ہیں۔ میرے تبلیغی کام میں سالہا سال سے مدد دیتے ہیں۔

قیس شیرازی نظامی جموں کشمیر کی نظامیہ جماعت کے ناظم اور مسلمانان جموں کے پرجوش خدمت گزار ہیں۔ ان کے بھائی غلام حیدر چشتی نظامی کے ہاں میرا قیام ہوا کرتا ہے۔

فیروز الدین نظامی جموں کی نظامیہ جماعت میں بہت مخلص اور خوش عقیدہ نوجوان ہیں تجارت کرتے ہیں۔

ارد حامد سر محمد رفیق مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ بھوپال میں انڈر سکریٹری ہیں۔ میرا ان کا بہت پرانا تعلق ہے۔

کرنل امیر احمد صاحب۔ نواب صاحب بھوپال کے خاص آدمیوں میں ہیں۔ انگریزوں اور ان کے تمدن کو خوب جانتے ہیں۔ اور خوب برت سکتے ہیں۔ میرے بہت پرانے ملنے والے ہیں۔

سید نجم الحسن صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی۔ بی ٹی۔ بریلی کے رہنے والے ہیں۔ علمی اور ادبی مذاق بہت اچھا رکھتے ہیں۔ جنتری ہذا کی امداد میں ان کا بھی دخل ہے

مولوی سید نور الحسن صاحب مودودی ہیں۔ پہلے سب رجسٹرار تھے اب پنشن ہوگئی ہے۔ ذوق سماع بہت اچھا ہے۔ متقدمین اور متاخرین شعرائے تصوف کا کلام ایک مجموعہ میں جمع کیا ہے جس سے ان کی خاص قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔

شاہ حیات احمد صاحب ردولی شریف کے سجادہ نشین ہیں۔ بزرگوں کی تقلید اور پیری کے پابند ہیں۔ ان کے ہاں مجالس سماع قدیمی اصول سے ہوتی ہیں

بھائی غلام رسول نظامی۔ احمد آباد میں رہتے ہیں پرانے مریدوں میں ہیں۔ اذکار و اشغال کے پابند ہیں۔ ان کے خلوص و محبت کے سبب میں ان کو بھائی کہتا ہوں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔

خواجہ لال نظامی احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ بڑے مہمان نواز ہیں۔ میں احمد آباد میں انہی کے مکان پر ٹھہرتا ہوں۔ لال میاں نام ہے۔ خواجہ لال میرا دیا ہوا لقب ہے۔

حسنی نظامی۔ سردار خاں نام ہے احمد آبادی ہیں۔ پرانے مریدوں میں ہیں۔ ان کا بھی سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ نہایت مخلص اور فداکار ہیں۔ میں نے حسنی لقب دیا ہے۔

برحقی نظامی۔ ان کا بھی سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ احمد آباد کے مشہور تاجر کتب ہیں۔ اور ایڈیٹر "دین" کے بھائی ہوتے ہیں۔

من موتی نظامی۔ حاجی محمد حسین نام ہے۔ قدیمی مخلصین میں ہیں احمد آباد میں رہتے ہیں۔ من موتی میرا دیا ہوا لقب ہے۔

پیر صاحب میاں چشتی۔ احمد آباد کی چشتیہ خانقاہ کے پیرزادہ ہیں۔ ان کے والد حضرت میاں نظام الدین صاحب بہت بڑے عالم اور بہت بڑے درویش تھے۔ ان کی بہن بھی بہت بڑی عابدہ اور عارفہ ہیں۔ سیدہ اور ان کے چھوٹے بھائی چمن میاں خانقاہ شریف حضرت شیخ محمد چشتی کے قریب رہتے ہیں۔

فیض محمد خاں نظامی بابی افغان ہیں کھمبائت کے رہنے والے احمد آباد میں بیرسٹری کرتے ہیں۔ میرے پرانے خدمتگار اور خوش اعتقاد مریدوں میں ہیں۔

مسٹر چندری گر۔ محمد اسمٰعیل نام ہے۔ چندری گر کے لقب سے مشہور ہیں۔ احمد آباد کے بہت بڑے وکیل ہیں۔ اور وہاں کی قومی تحریکات کے لیڈر ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ **سر محبوب** میاں قادری احمد آباد کے مشہور پیرزادے ہیں۔ پہلے جونا گڑھ میں چیف جسٹس تھے۔ اب احمد آباد کی اسلامی تحریکات کے رہنما ہیں۔ بڑے عابد تہجد گزار اور کفایت شعار سید ہیں۔ **اعظم** میاں نظامی احمد آباد میں رہتے ہیں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ تجارت کرتے ہیں اور بہت مخلص ہیں۔ **عبدالرحمن** نظامی باورچی احمد آباد میں اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ہیں۔ مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر کھلاتے ہیں۔ اس لئے میں ان کو باورچی کہتا ہوں دیکھنے میں صاحب لوگ ہیں بہتریں اصلی مسلمان ہیں **عبدالرحمن** سیٹھ داؤد نظامی۔ احمد آباد میں رہتے ہیں سلسلہ کے پرانے متوسل ہیں۔ ہر مہینہ اپنے مکان پر نیاز کی مجلسیں کرتے ہیں۔ **منشی** شرف الدین نظامی سید ہیں اور ان کا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ مخلص و خدمت گزار ہیں۔ **پیارے** میاں نظامی۔ سرکار نے خاں صاحب بنایا ہے۔ قوم کے سید ہیں۔ پیشہ نشہ کی نگرانی یعنی آبکاری کے انسپکٹر ہیں۔ سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ مجھ سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ **اسمٰعیل** گاندھی نظامی۔ ثریا د صوبہ بمبئی کے لیڈروں میں ہیں۔ تبلیغی تھے۔ خلافتی تھے۔ اب سرکار سے خاں صاحب کا خطاب پایا ہے۔ بہت پرانے مرید ہیں اور بڑے خدمتگزار ہیں۔

ڈاکٹر غلام نبی نظامی۔ احمد آباد کے ہیں مخلصین گجرات کے ایک رکن ہیں پرانے مریدوں میں ہیں۔ **نصیر** میاں صاحب چشتی چشتیہ خانقاہ احمد آباد کے سجادہ نشین ہیں۔ میرے ساتھ بچپن سے تعلق رکھتے ہیں **ملا سیٹھ** احمد آباد کے خواص میں ہیں۔ مخلصین گجرات کی رکنیت میں شریک ہیں۔ میرے ساتھ عرصہ دراز سے خلوص رکھتے ہیں۔ **عبدالرحمن** اسمٰعیل نظامی میمن قوم سے ہیں۔ سورت میں کپڑے کا بیوپار کرتے ہیں۔ پرانے مریدوں میں ہیں اور خاص مخلصین میں ہیں۔ **مولانا خجندی**۔ نذیر احمد نام ہے خجندی لقب ہے۔ میرٹھ کے رہنے والے ہیں۔ بمبئی میں اسلامی خدمات کیلئے مقیم

ہیں۔ پچیس سال سے میرا اور ان کا تعلق ہے۔ **صوفی** غلام محمد نظامی جالندھر کے رہنے والے ہیں۔ نئی دہلی کی تعمیرات کے انتظام میں سالہا سال شریک رہے اب پنشن لے کر گھر میں رہتے ہیں۔ محلہ بھی "پنج پیر" کا پایا ہے۔ **غلام محمد نظامی** خان خاناں ضلع جالندھر میں مدرس ہیں۔ پنجاب کے مریدوں میں ان کا درجہ مخلصین کا ہے۔ اس لئے میں ان کو حسنی کہتا ہوں۔ **فتح حسن خاں نظامی** صوبہ قدیم ضلع فیروز پور کے نمبردار ہیں۔ ان کی ساری آبادی سلسلہ میں داخل ہے۔ بہت بوڑھے ہیں مگر ان کا اعتقاد اور خلوص جوان ہے۔ اس گاؤں کی خواتین میں بو بو صاحبہ نظامی عبادت اور عقیدت کے لحاظ سے خاص درجہ رکھتی ہیں۔ **سید** غلام جیلانی نظامی دوکوہا جالندھر میں رہتے ہیں۔ بڑے خوش اعتقاد مخلص اور خدمت گزار ہیں۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود ہمیشہ اپنے تعلق کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ **فضل** محمد نظامی مولوی عبدالقادر نقشبندی صاحب کے فرزند ہیں۔ لدھیانہ میں حجام کا پیشہ کرتے ہیں ایران کی سیاحت بھی کر چکے ہیں۔ دیرینہ مخلصین میں ہیں۔ **سیٹھ** زکریا منیار۔ بمبئی کے لیڈروں میں ہیں۔ اسلامی خدمات کی روح رواں ہیں۔ میرے پرانے مخلصین میں ہیں **محمد صدیق نظامی** فوجی ٹھیکہ دار ہیں۔ سیالکوٹ میں رہتے ہیں۔ اسلامی خدمات کرتے رہتے ہیں۔ سلسلہ کے پرانے مخلصین میں ہیں۔ **مولوی** شریف احمد نظامی امروہہ کے شرفا میں ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی اولاد ہیں۔ مراد آباد میں وکالت کرتے ہیں میرا ان کے خاندان سے چالیس برس کا تعلق ہے۔ اور یہ سارا خاندان مخلصین خاص میں ہے۔ ان کے لڑکے جمیل احمد نظامی اور محمود احمد نظامی بی۔ اے اور سبط احمد نظامی وغیرہ بھی میرے ساتھ بہت خلوص رکھتے ہیں۔ **سراج الحق** عباسی نظامی احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ پہلے بمبئی میں ایک بڑی تجارتی فرم کے ملازم تھے۔ اب ریاست ماناودر میں نوکر ہیں۔ قدیمی مخلصین میں ہیں **اکرام الحق** عباسی یہ بھی احمد آباد کے ہیں۔ اور میرے قدیمی مخلصین میں ہیں بمبئی میں ملازم ہیں۔ **ممتاز الحق** عباسی نظامی۔ تجارت کرتے ہیں احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ قدیمی مخلصین میں ہیں۔ **فصیح الحق** خدار شاہ نظامی، احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ ریاست مانگرول میں افسر بندرگاہ ہیں۔ اہل و عیال سمیت سلسلہ میں داخل ہیں۔ بیگم صاحبہ مانگرول ان کی حقیقی بہن ہیں۔ **رضاء الحق** عباسی ریاست خیرپور میں پرائیوٹ سکرٹری ہیں۔ احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ عباسی ذہانت اور عقل اور محنت اور کاربرآری کا خاص سلیقہ رکھتے ہیں۔ قدیمی مخلصین میں ہیں۔ **پرنس** عبدالخالق ریاست مانگرول کا ٹھیاواڑ کے ولی عہد ہیں۔ عاقل ہیں۔ مدبر ہیں۔ ذی علم ہیں۔ کنبہ پرور ہیں۔ مذہب سے خلوص رکھتے ہیں۔ میں ان کو جنرل کہتا ہوں۔ پرانے مخلصین میں ہیں۔ **بدر شاہ نظامی** نواب صاحب مانگرول کے صاحبزادہ ہیں۔ علی گڑھ کے بی اے ہیں۔ ریاست ماناودر میں وزیر ہیں۔ کسی وقت کی نماز قضا نہیں کرتے۔ وظیفہ بہت پڑھتے ہیں۔ در ایام جوانی۔ چنانکہ افتد دانی۔ کی عمر ہے۔ مگر خدا کا خوف غالب ہے اس واسطے ہر برائی پر غالب رہتے ہیں۔ خدا نے لحن داؤدی دیا ہے۔ ۱۹۰۔ء میں زید کی برابر ستھے اور خوب گاتے تھے۔ اب بھی آواز ویسی ہی ہے۔ مجھ سے ملتے ہیں تو کہتا ہوں۔ تم وزیر ہو یا پرنس میرے لئے تو ایک قوال ہو۔ آؤ بیٹھو گانا سناؤ۔ اور وہ گھنٹوں بیٹھ کر گانا سناتے ہیں۔ قیامت کے دن مجھ سے اگر پوچھا جائے کہ اپنی زندگی کا سب سے اچھا وقت بیان کرو۔ تو میں کہوں گا۔ وہ رات جبکہ میں بمبئی میں سمندر کے کنارے بیٹھا تھا۔ موجیں غل مچا رہی تھیں۔ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور بدر میرے سامنے دربار یکا گا رہا تھا۔ اس کے نغمہ سے خدا یاد آتا تھا۔ اور میں نے اسی وقت کو اپنی زندگی کی سب سے اچھی ساعت سمجھا تھا۔ پرنس بدرالدین۔ میں بدر شاہ کہتا ہوں۔ وقت آئے گا کہ وہ گجرات اور کاٹھیاواڑ میں سلسلہ نظامیہ کا ایک بڑا علمبردار ہوگا۔ **پرنس** غلام علی نظامی نواب صاحب مانگرول کے لڑکے ہیں۔ علیگڈھ کے تعلیم یافتہ قد ایسا جیسے سرو مگر سرو کی طرح بے ثمر نہیں ہیں۔ بلکہ آم کی طرح بہت شیریں اور رسیلے ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ **بلال نظامی** نواب صاحب مانگرول کے چوبدار ہیں۔ حسین نام ہے میرے ساتھ خاص محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے میں نے بلال لقب دیا ہے۔ اور اسی نام سے مشہور ہیں۔

غلام حسین مومن۔ احمد آباد کی نومسلم جماعت میں ہیں۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں بمبئی میں تجارت کرتے ہیں میرے دیرینہ مخلصین میں ہیں **کیشو لال جی** بمبئی کے لائق تاجروں میں ہیں۔ کپڑے کا بیوپار کرتے ہیں۔ میرے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں۔ **سیٹھ عبدالکریم** بمبئی کے نامی سوداگر ہیں کپڑے کا بیوپار بھی کرتے ہیں۔ میرے مخلصین میں ہیں۔

غلام علی احمد آباد کے رہنے والے ہیں۔ ست پنتھی شیعہ ہیں۔ بہت پرجوش مسلمان ہیں۔ میرے مخلص ہیں۔ **غلام حیدر** بی۔ اے۔ احمد آباد میں وکالت کرتے ہیں۔ پیر امام شاہ کے ست پنتھ کے شیعہ ہیں۔ میرے مخلصین میں ہیں۔

جمیل الدین عوفی لندنی علی گڑھ کے ایم۔ اے ہیں۔ ریاست ماناودر میں محکمہ مال کے افسر ہیں۔ میرے پرانے مخلص ہیں۔ **حکیم** سید سلیم وارثی نظامی صوبہ بمبئی کے مشہور حکیم ہیں۔ سہسوان کے رہنے والے ہیں۔ پرانے مخلصین میں ہیں۔

محمد محمد نور خاں نظامی۔ ایٹہ میں وکالت کرتے ہیں۔ نہایت مخلص اور خوش اعتقاد نوجوان ہیں۔ **مولانا** سعید احمد مارہروی نامور مورخ ہیں آگرہ میں تعلیمی خدمات انجام دیتے ہیں۔ میرے دیرینہ کرمفرما ہیں۔ **پیرزادہ** عزیز الدین چشتی خانقاہ حضرت شیخ سلیم چشتی فتحپور سیکری کے پیرزادہ ہیں۔ عابد ہیں۔ خدمتگذار خلق ہیں۔ اور مجھ سے خلوص رکھتے ہیں۔ **مولانا** سیماب اکبرآبادی مشہور شاعر ہیں۔ اور شہرہ آفاق مصنف ہیں۔ میرے پرانے ملنے والے ہیں **الٰہی بخش** خاں نظامی صوبہ بہار کے رہنے والے ہیں۔ ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے

ان کے لڑکے محمد اسرائیل خاں نظامی آدرہ میں کپڑے کی تجارت کرتے ہیں۔ اور دوسرے لڑکے عبدالحکیم نظامی وغیرہ بھی آدرہ میں بیپار کرتے ہیں۔ یہ سارا گھرانا مخلصین خاص میں ہے **احسن** انصاری نظامی بہار شریف کے رہنے والے ہیں دربھنگہ میں تجارت کرتے ہیں۔ میرے پرانے مخلص مریدوں میں ہیں۔ **جمال محمد** فاروقی نظامی۔ اجمیر شریف کی نظامیہ جماعت کے ناظم ہیں۔ پہلے تبلیغ کا کام بہت اچھا کرتے تھے۔ میرے قدیمی مخلصین میں ہیں۔ **حضوری** نظامی محمد اسمٰعیل نام ہے۔ حضوری میرا دیا ہوا لقب ہے۔ سکندرآباد دکن میں پولیس افسر ہیں۔ **سعید** ازلی نظامی سید عبدالرحمن نام ہے۔ حیدرآباد میں رہتے ہیں ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے۔ میں نے ان کے مکان کو جبین بسیرا اور ان کو سعید ازلی لقب دیا ہے۔ **ظہوری** نظامی محمد مظہر اللہ نام ہے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے رجسٹرار صاحب کے مددگار ہیں۔ میں نے ظہوری لقب دیا ہے ان کا سارا گھر سلسلہ میں داخل ہے حیدرآباد کے مریدوں میں خاص درجہ رکھتے ہیں۔ **مولوی** عبدالکریم انجمن فیض عام سکندرآباد کے شریک معتمد ہیں میرے قدیمی تبلیغی رفیقوں میں ہیں۔ اور بہا ہا سال سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ **مولوی** حمید احمد انصاری جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے رجسٹرار ہیں۔ اور میرے قدیمی مخلصین میں ہیں **ہینس** نواز جنگ نواب عابد یار جنگ مرحوم کے فرزند ہیں۔ میر حسین علی نام ہے۔ میں ان کو ان کے بچپن سے ہینس نواز جنگ کہتا ہوں۔ ان کے والد میرے والد کے ملنے والے تھے اس لئے میں ان کو بھائیوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ **مولوی** میر خورشید علی مکہ مسجد حیدرآباد کے مہتمم ہیں۔ نواب عابد یار جنگ مرحوم کے بڑے فرزند ہیں علوم تصوف کے ماہر ہیں۔ اور میرے مخلصین میں ہیں۔ **مولوی** مسعود علی بی۔ اے حیدرآباد میں سشن جج تھے۔ ان کے والد کا مزار میرے ہاں میرے حجرہ کے سامنے ہے جو میرے والد کے خاص دوستوں میں تھے یہ بھی میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ **میر** جہانگیر علی نعمائی۔ حیدرآباد میں رہتے ہیں ان کا سارا گھرانا سلسلہ میں داخل ہے میرے مخلصین خاص میں ہیں۔ **مولوی** عبداللہ صاحب۔ صدر محاسبی حیدرآباد کے مددگار ہیں۔ بہت محنتی اور مستعد مسلمان ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔ **قلندر جنگ** نظامی امروہہ کے رہنے والے ہیں۔ عبدالحمید نام ہے۔ میرے بہت پرانے مریدوں میں ہیں۔ دہلی میں اخبار فروشی کرتے ہیں۔ سالک بھی ہیں مجذوب بھی ہیں۔ میں ان کو قلندر جنگ کہتا ہوں۔ اگرچہ بے علم ہیں۔ لیکن تصوف کی معلومات اور سمجھ بہت اچھی ہے۔ ان کا سارا گھرانا سلسلہ میں داخل ہے۔ **آغا طاہر** شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد دہلوی کے پوتے ہیں۔ اور ان کی تصنیفات مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ان کے پاس ہیں۔ اور ان کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرمی کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ میں ان کے دادا کا معنوی شاگرد ہوں اور وہ میرے ساتھ دیرینہ خلوص رکھتے ہیں۔ ایران کی سیاحت کر چکے ہیں شیعہ عقیدہ ہے۔ **سجادہ نشین** پھلواری حضرت مولانا سید غلام محی الدین صاحب قادری چشتی سجادہ نشین پھلواری شریف ضلع پٹنہ صوبہ بہار کے شہرۂ آفاق مشائخ میں ہیں۔ اور مشائخ قدیم کی تمام صفات حسنہ ان کے اندر موجود ہیں ان کے والد ماجد حضرت مولانا سید شاہ بدرالدین قادری چشتی نے مجھے اکثر سلسلوں کی اجازت دی تھی۔ اور گاندھی جی نے جب ان کی زیارت کی تو پٹنہ کے جلسہ میں کہا تھا کہ کاش مجھے اتنا وقت ملتا کہ میں شاہ صاحب کے پاس ہمیشہ حاضر رہتا حضرت شاہ غلام محی الدین صاحب بھی اپنے والد ماجد کا مکمل نمونہ ہیں۔ اور مجھ پر خاص نظر عنایت رکھتے ہیں۔ **حضرت صاحبزادہ** حضرت مولانا سید غلام محی الدین صاحب صاحبزادہ حضرت مولانا پیر سید مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف پنجاب کے مشہور بزرگ زادہ ہیں اور بزرگوں کے قدم بہ قدم ہیں۔ اور میرے خاص کرمفرما ہیں۔ **عبدالرحیم** خاں صاحب انبالہ کے جیلر ہیں۔ پہلے دہلی میں تھے۔ بڑے نیک خصلت اور نیک دل اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں دیانتدار ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتے ہیں۔

خواتین

ملکوت بیگم نظامی۔ حکیم سید الطاف حسین صاحب مرحوم خورشید جاہی حیدرآباد کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا سارا گھرانا سلسلہ میں داخل ہے۔ میں نے ان کو ملکوت بیگم لقب دیا ہے۔ اور مستورات کو تعلیم و تلقین کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔ بڑی مخلصہ اور خدمتگذار خاتون ہیں۔ ہر مہینہ اپنے مکان پر مجلس کرتی ہیں۔ اور عورتوں کے سامنے تصوف پر اور اسلامی امور پر تقریریں بھی کرتی ہیں۔ **ہمایوں بانو** مولوی سید ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹر حیدرآباد کی بیوی ہیں۔ تمام دنیا کی سیاحت کر چکی ہیں بہت سی کتابوں کی مصنفہ ہیں۔ تعلیمی اور اصلاحی تحریکوں کی حیدرآباد میں روح رواں ہیں۔ میرے ساتھ ان کے شوہر بھی اور یہ بھی خاص خلوص عقیدت رکھتی ہیں۔ ان کے شوہر قدیم و جدید علوم اور تہذیب و تمدن کا ایک مکمل نمونہ ہیں۔ وضعداری اور شریف نوازی اور مہمان داری کی صفات میں یگانہ روزگار ہیں **مسز امیر حسن** مولوی سید امیر حسن صاحب برادر حقیقی نواب محسن الملک بہادر مرحوم کی بیوی ہیں۔ شیعہ عقیدہ رکھتی ہیں۔ نہایت خوش تقریر اور خوش فہم اور منتظم خاتون ہیں۔ میرے ساتھ اور میری تحریرات کے ساتھ پرانا خلوص ہے۔ **مسز مہدی**۔ مولوی سید محمد مہدی معتمد باب حکومت حیدرآباد کی بیوی اور نواب عقیل جنگ بہادر کی صاحبزادی نہایت لائق اور علم دوست اور مہمان نواز خاتون ہیں۔ میرے ساتھ ان کے شوہر اور یہ دونوں اپنے عزیزوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں۔ **سعید بانو** نظامی سعید ازلی کی بیوی ہیں۔ حیدرآباد کے زنانہ اسکول کی معلمہ ہیں۔ اور میری کرخہ کی منہ بولی ماں ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **رحمت النسا** نظامی حیدرآباد میں رہتی ہیں۔ بڑی عابدہ زاہدہ اور نیک خاتون ہیں۔ میں نے

ان روحی متعلقین خواتین کی بابت دی ہے۔ **محبوب بانو** نظامی سید محمود قادری صاحب کی صاحبزادی بڑی نیک خصلت اور میرے سلسلہ کیساتھ خلوص خاص رکھنے والی ہیں۔ **قمر بانو** نظامی مولوی محمد بن مہر اللہ ظہوری نظامی کی بیوی ہیں۔ بڑی نیک اور منتظم خاتون ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **بادشاہ بیگم** نظامی مولوی عبد العزیز صاحب کی بیٹی ہیں اور ڈاکٹر ہلالی شاہ کی بھتیجی ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔

خوش اقبال بیگم محمد یوسف خوش اقبال کا سارا گھرانا سلسلہ میں داخل ہے۔ نگران کی بیوی اور والدہ اور لڑکی میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔

فاطمہ صدیقہ نظامی۔ ہز ہائی نس نواب صاحب ماناودر کی دادی ہیں۔ انگریزی اور اردو اور فارسی کی فاضلہ ہیں۔ شعر بھی کہتی ہیں۔ اور میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **وزیر النسا** بیگم نظامی۔ نواب صاحب مانگرول کی بیگم ہیں۔ بہت قابل ہیں۔ بڑی نیک اور خوش اعتقاد اور مخدومہ خاتون ہیں۔

سعید اختر نظامی سید غلام جیلانی شاہ صاحب ساکن جالندھر کی بیٹی ہیں اردو فارسی علوم میں خاص قابلیت ہے۔ ذاکرہ شاغلہ اور فقرا کی خدمتگذار ہیں میرے ہاں اکثر آتی رہتی ہیں۔ **مجیدن** نظامی۔ سہارنپور کی رہنے والی ہیں پچیس سال سے سلسلہ میں داخل ہیں اور بڑی خوش عقیدہ بی بی ہیں۔ **امتیاز بانو** نظامی۔ بٹالہ والے عزتی نظامی کی بیٹی ہیں۔ انگریزی اور اردو فارسی جانتی ہیں۔ ان کا سارا گھرانا عرصہ دراز سے سلسلہ میں داخل ہے **عائشہ** بی نظامی سیٹھ عبد الرحیم عثمان کی بھانجی ہیں۔ اور سیٹھ عبد الکریم صاحب تاجر رنگون کی بیوی ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **کشفی بانو** نظامی پنجاب کی رہنے والی ہیں۔ حضور غوث پاک کی اولاد ہیں۔ سید کشفی شاہ نظامی کی بیوی ہیں۔ رنگون میں رہتی ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **حجی صاحبہ** خان بہادر بابو ابراہیم حسن نظامی ممبر کونسل برما کی بیوی ہیں۔ بڑی نیک خصلت اور غربا کی مدد کرنے والی فیاض طبع خاتون ہیں اور جو خلوص ان کے شوہر کو میرے ساتھ ہے۔ اس میں برابر کی حصہ دار ہیں۔

بیگم سر محمد شفیع۔ ہندوستان کی مشہور خاتون ہیں۔ عابدہ ہیں۔ صابرہ ہیں غربا پرور ہیں۔ سلسلہ نظامیہ میں داخل ہیں۔ اور میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔ **بیگم رمضان علی**۔ خان بہادر رمضان علی صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات ہند کی بیگم ہیں۔ اور نہایت نیک اور سلیقہ شعار اور خدمت گزار خلق اللہ ہیں۔ **آمنہ** نظامی حیدر آباد کی ایک نہایت نیک خصلت اور خوش عقیدہ خاتون ہیں۔ عرصہ دراز سے سلسلہ میں داخل ہیں ذکر الٰہی کا شرف حاصل ہے۔ **بیگم** نواب مرزا یار جنگ نواب مرزا سمیع اللہ بیگ مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدر آباد کی بیگم ہیں۔ عرصہ دراز سے سلسلہ نظامیہ میں داخل ہیں۔ نہایت نیک خصلت اور عابدہ زاہدہ خاتون ہیں۔ میرے ساتھ خاص خلوص رکھتی ہیں۔

غیر مسلم مرید

میرے ذریعہ بہت سے غیر مسلمین بھی سلسلہ نظامیہ میں شریک ہوئے ہیں اگرچہ وہ اپنے ذاتی مذہب پر قائم ہیں لیکن شرک نہیں کرتے اور خاندان نظامیہ کی تعلیم کی پیروی کرتے ہیں حیدر آباد دکن میں اور اضلاع میں ایسے بہت سے ہندو ہیں۔ ضلع میدک میں ایک برہمن ہیں اور ضلع رائچور میں رگھو اندر راؤ صاحب نظامی وکیل ہیں اور سری نواس آچاری نظامی بھی ایک پجاری ہیں اور راجہ لچھمی ریڈی نظامی ہیں اور سر مہاراجہ بہادر ہیں۔ سکندر آباد دکن میں بھی ایک صاحب ذوق سادھو ہیں۔ اور لیڈروں میں دو پارسی ہیں۔ پلول میں لالہ منولال ہیں دہلی میں لالہ رام جیداس نانک چند ہیں۔ ریاست فرید کوٹ میں ایک سکھ اندر سنگھ نظامی ہیں۔ ریاست جیسلمیر میں جیٹھ مل نظامی ایک ٹھیکہ دار ہیں الغرض اسی طرح متعدد غیر مسلم سلسلہ نظامیہ کے منتسب ہیں۔ ان میں سے بعض کی تصویریں اور حلیے میں نے میلادی جنتری میں درج کئے ہیں اور بعض کے انشاء اللہ آئندہ سال درج کروں گا۔

ہندوستان کی مادری زبان

اُردو

کے مخلص اور عملی مددگار

جو اُردو بولتے ہیں۔ اُردو لکھتے ہیں۔ اور غیر زبان میں خطوط کے پتے نہیں لکھتے۔ اور اُردو اخبارات و رسائل و کتب کے خریدار ہوتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی ترقی اور آزادی ایک متحدہ و مشترکہ زبان رائج کرنے کے بغیر نہیں ہوگی اور وہ صرف اردو زبان ہے۔ اور جو نفرت کرتے ہیں اُن ہندوستانیوں سے جن کی مادری زبان اُردو ہے مگر "کالا صاحب" بننے کے لئے انگریزی بولتے ہیں۔ انگریزی پڑھتے ہیں اور انگریزی میں خط وکتابت کرتے ہیں۔ اور انگریزی کے سوا اردو اخبارات و رسائل و کتب نہیں خریدتے۔

اگرچہ ان میں اکثر مشہور نہیں ہیں اور اکثر دولت مند بھی نہیں ہیں لیکن وہ اپنی آمدنی کا ایک حصّہ اُردو کی تبلیغ اور ترویج کے لئے خرچ کرتے ہیں اور یہی ہیں وہ لوگ جن کا نام قوم ہے اور جن کے دم سے اُردو زندہ ہے اور ترقی کر رہی ہے اور یہی ہیں وہ بہادر جو اُردو زبان کو ملک کی ترقی اور آزادی کے دشمنوں کے حملوں سے بچانے کے لئے سینہ سپر رہتے تھے۔ رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس لئے میں ان کے نام دوامی یادگار کے لئے یہاں درج کرتا ہوں تاکہ آئندہ نسلوں کو انکے خلوص پر فخر ہو اور انکی نیک نامی ہمیشہ قائم رہے

حسن نظامی

دہلی } ۱۔ شاہد احمد بی اے ایڈیٹر ساقی ۲۔ سید جعفری ایڈیٹر ملت ۳۔ مولانا مظہر الدین ایڈیٹر الامان۔ ۴۔ سید عبدالحمید شملوی ایڈیٹر وحدت۔ ۵۔ عاشق احمد نمائندہ اسٹیٹسمین ۶ محمد میرزا ایڈیٹر اقدام۔ ۷۔ پیرجی عبداللہ ایڈیٹر الفاروق ۸۔ ملا واحدی ایڈیٹر نظام المشائخ۔ ۹۔ ملنسار نظامی ایڈیٹر گروسیوک۔ ۱۰۔ سید بقائی ایڈیٹر پیشوا۔ ۱۱ عبدالحمید خاں ایڈیٹر مولوی۔ ۱۲۔ لالہ دیش بندھو ڈائرکٹر تیج ۱۳۔ لالہ دیس راج ایڈیٹر تیج۔ ۱۴۔ شیو نرائن بھٹناگر ایڈیٹر وطن۔ ۱۵۔ ڈاکٹر شفیع احمد ایڈیٹر دستکاری ۱۶ حکیم عبدالحمید ایڈیٹر ہمدرد صحت۔ ۱۷۔ حکیم احمد حسن خاں نظامی ایڈیٹر حامی الصحت۔ ۱۸۔ رازق الخیری ایڈیٹر عصمت۔ ۱۹۔ ایڈیٹر شاہجہاں۔ ۲۰۔ ایڈیٹر دستور ۲۱۔ مولانا وحشی ایڈیٹر تجلی۔ ۲۲۔ پروفیسر اکبر حیدری ایڈیٹر منشی ۲۳۔ عشرت رحمانی ایڈیٹر تنگستان۔ ۲۴۔ لالہ شمبو ناتھ چوپڑہ ایڈیٹر سوراجیہ۔ ۲۵۔ مسٹر للہری ایڈیٹر خبردار۔ ۲۶۔ منشی احمد بخش ایڈیٹر جنرل نیوز۔ ۲۷۔ محمد عثمان آزاد ایڈیٹر قومی گزٹ۔ ۲۸۔ ایڈیٹر خادم۔ ۲۹۔ ایڈیٹر منصف۔ ۳۰۔ ایڈیٹر الفاف ۳۱۔ ایڈیٹر سہیلی۔ ۳۲۔ ایڈیٹر ہونہار۔ ۳۳۔ ایڈیٹر جامعہ۔ ۳۴۔ ہلال احمد زبیری بی اے ایڈیٹر الجمعیۃ۔ ۳۵۔ بھیا فقیر عشقی ایڈیٹر منادی ۳۶۔ مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر دین و دنیا۔ ۳۷۔ محمد الوار ہاشمی ایڈیٹر اسلامی دنیا۔ ۳۸۔ میرزا محبوب بیگ مالک محبوب المطابع۔ ۳۹۔ لالہ شمبو ناتھ مالک دہلی پرنٹنگ ورکس ۴۰۔ خاں صاحب عبداللطیف مالک جامعہ پریس۔ ۴۱۔ مالک خواجہ پریس ۴۲ حکیم ذکی احمد مالک جید پریس۔ ۴۳۔ مالک علی گڈھ پریس ۴۴ ماسٹر امیر چند کمنہ جنرلسٹ ۴۵ ظفر قریشی بی اے جنرلسٹ ۴۶ مولانا زاہد القادری جنرلسٹ ۴۷ مسٹر صابری جنرلسٹ ۴۸ دیوان سنگھ ایڈیٹر ریاست ۴۹ منشی قربان علی ایڈیٹر اردوئے معلی ۵۰ منشی نذیر حسین تاجر کتب ۵۱۔ مالک کتب خانہ رشیدیہ ۵۲ مولوی نور محمد تاجر کتب ۵۳ مالک دکان منشی غلام نظام الدین مرحوم تاجر کتب ۵۴ مالک جامعہ بک ڈپو ۵۵ مالک خواجہ بک ڈپو ۵۶ سید ابن عربی منیجر چمن اردو بک ڈپو ۵۷ حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ ۵۸ ڈاکٹر سعید احمد ایڈیٹر سعید ۵۹ سید ذکی حسن کاتب ۶۰ حکیم سید نعمان الرحمن کاتب ۶۱ حکیم سید ظہیر علی ایڈیٹر تندرستی ۶۲ حکیم کبیر احمد مصنف کتب طبی ۶۳ خاں صاحب حکیم محمود علیخاں ماہر مصنف کتب طبی ۶۴ ماسٹر ذاکر حسین مصنف کتب تعلیم ۶۵ مولانا راشد الخیری مصنف کتب نسوانی ۶۶ مصنفین جامعہ ملیہ ۶۷ آغا محمد طاہر مالک آزاد بک ڈپو ۶۸ سید عبدالغنی جعفری کلیمی ناشر کتب تصوف ۶۹ پروفیسر آغا محمد اشرف ایم اے ۷۰ پروفیسر عبدالرحمن شمس العلما ۷۱ مولانا سید محمد خطیب اعظم ۷۲ مولانا احمد سعید مصنف کتب مذہبی ۷۳ مفتی کفایت اللہ مصنف کتب تعلیمی ۷۴ مولانا حافظ سید حمید امام جامع مسجد مصنف فلسفہ اسلامی تعلیم ۷۵ مالک مجتبائی پریس ۷۶ سید شفیع الدین

مالک اقبال برقی پریس ۷۷ سید ظہور الحسن مالک قومی بک ڈپو ۷۸ مولوی عبدالرشید
کاتب ۷۹ منشی محمد یٰسین کاتب ۸۰ منشی احسان الرحمن کاتب ۸۱ منشی علی حسن
کاتب ۸۲ منشی محمد احمد کاتب ۸۳ ملی محمد خانصاحب صولت ۔ سری
گنگانگر (بیکانیر) ۸۴ بشمبر داس صاحب پوسٹماسٹر چترال سرحد ۔ ۸۵ این معلم
بادشاہ صاحب ۔ کوکناڈہ ۸۶ محمد غوث صاحب وکیل بی اے ۔ کوکناڈہ
۸۷ محمد اقبال صاحب ڈسٹرکٹ رجسٹرار ۔ کوکناڈہ ۸۸ ایس محمد غالب صاحب
رام چندرا پور ۸۹ محمد شمس الدین صاحب اکسائز افسر ۔ پوٹنگی ۹۰ محمد غالب
صاحب مرچنٹ ۔ ٹانوکو (گوداواری) ۹۱ میراں محی الدین صاحب ٹمبر مرچنٹ
اطیب (گوداواری) ۹۲ ایم حمایت الدین صاحب مرچنٹ ۔ امنگی (گوداواری)
۹۳ اصغر حسین صاحب مرچنٹ ۔ اکیڈو (گوداواری) ۹۴ محمد حسین
صاحب کلاتھ مرچنٹ ۔ نرساپور (گوداواری) ۹۵ عبدالرزاق خاں
صاحب نظامی فیض آبادی ۔ رنگون ۹۶ سید شاہ عبدالقادر صاحب
نظامی ۔ الپنگہ دکن ۹۷ مستری مولابخش صاحب ۔ لاہور ۹۸ سید علی
اعظم صاحب سب انسپکٹر تھانہ باڑی ۔ دھولپور ۹۹ مہتمم صاحب
دفتر نظامت امور مذہبی ۔ حیدرآباد دکن ۱۰۰ مولانا ناقی صاحب حیدرآباد
دکن ۱۰۱ محمد عبدالقادر خاں صاحب خسرو مددگار ناظم ۔ حیدرآباد دکن
۱۰۲ جناب شاہ سید احمد صاحب قادری ۔ احمدآباد ۱۰۳ ایچ ایم امیر
احمد صاحب جنرل مرچنٹ ۔ چن پٹن ۱۰۴ ماسٹر ٹیک چند لکشمی چند
صاحب تاجران کتب ۔ انبالہ ۱۰۵ گلزاری مل منشی رام صاحب
پیپر مرچنٹ ۔ انبالہ شہر ۱۰۶ مصباح الرحمن صاحب ۔ جے پور ۱۰۷
مولانا سید ابوالعاص صاحب ۔ بانکے پور ۱۰۸ نیر صاحب عباسی کتبخانہ
۔ کراچی ۱۰۹ سردار بچو میاں صاحب نظامی ۔ پیٹرابلی ۱۱۰ آر ۔ محمد غوث
صاحب مرچنٹ ۔ رنگون ۱۱۱ محمد یعقوب صاحب پریسیڈنٹ وای
ایم این ۔ رنگون ۱۱۲ عبدالقادر صاحب جیلانی ۔ امنگی ۔ ویسٹ
گوداوری ۱۱۳ صاحبزادہ نواب محمد نجیب الدین خاں صاحب ۔
حیدرآباد دکن ۱۱۴ میر روشن علیصاحب ۔ حیدرآباد دکن ۔
۱۱۵ سید عباس حسین صاحب اسٹاف سرجن ۔ حیدرآباد دکن
۱۱۶ ماسٹر محمد حمزہ خاں صاحب جذبی نظامی ۔ علیب (برار)
۱۱۷ شاہ محمد صاحب ۔ گلی نمبر ۲۷ ۔ رنگون ۱۱۸ منیجر دوز
برنیومری ۔ رنگون ۱۱۹ مفتی محمد اقبال صاحب بی اے جہلم
۱۲۰ شیخ محمد سعید صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی ۔ خانپور (جہلم) ۱۲۱
چودہری شاہ ولی صاحب ہیڈ مالی ۔ جہلم ۔ ۱۲۲ ابو الفضل احمد صاحب
صاحب پوسٹماسٹر ۔ جہلم ۔ ۱۲۳ ملک محمد فیروز صاحب ہیڈ ٹیچر کنٹریلہ
جہلم ۔ ۱۲۴ چودہری محمد عالم صاحب ہیڈ ماسٹر ۔ جادہ ۔ جہلم ۔
۱۲۵ منشی شیر محمد صاحب نائب مدرس ۔ جادہ ۔ جہلم ۱۲۶ ملک
سردار خاں صاحب نائب مدرس ۔ جادہ ۔ جہلم ۱۲۷ ملک افضل کرم
صاحب کلرک ۔ جہلم ۱۲۸ مسٹر عبداللطیف صاحب قریشی ۔ کہاریاں
(گجرات) ۱۲۹ حرمت خاں صاحب نظامی ۔ جنڈولہ (گوڑھا لوہ)
۱۳۰ محمد یٰسین صاحب تاجر کتب ۔ آسن سول ۱۳۱ سید عبدالجبار
صاحب ۔ اجمیر شریف ۱۳۲ محمد عجب خاں صاحب نقشبندی ۔ نوان شہر
۱۳۳ سید محمد زاہد صاحب نظامی ۔ امرتسر ۱۳۴ فتح حسن خانصاحب
نظامی زمیندار ۔ صوبہ قدیم ۔ ۱۳۵ حکیم السید حیدر علی شاہ صاحب زمیندار
شہزادہ دسندھ ۔ ۱۳۶ عبدالرحمن شریف صاحب فروٹ ایجنٹ ۔ بمبئی ۔
۱۳۷ محمد الیاس خاں صاحب افیسر انچارج وائرلیس بسین (برما) ۱۳۸
سید محمد سعید احمد صاحب ۔ فیض اللہ پور بہسوہ ۱۳۹ ۔ جے ملے مومن
صاحب بنگکوک ۔ (سیام) ۱۴۰ پیر مقصود علی شاہ صاحب نظامی ۔
سامانہ (پٹیالہ) ۱۴۱ آگرہ عبدالرزاق صاحب اینڈ کمپنی یسنتھاپیٹ ۱۴۲
محمد یوسف صاحب خوش اقبال نظامی ۔ حیدرآباد دکن ۱۴۳ حاجی میر دوست
محمد خانصاحب احمد زئی ۔ شہر ڈھاکہ ۱۴۴ قادر بخش صاحب مومن سیالوی
کالکا ۔ ۱۴۵ اے این ۔ ایم ۔ مصری صاحب ۔ بنگکوک (سیام) ۱۴۶
محمد نورالدین صاحب وظیفہ یاب ۔ دھرم آباد دکن ۱۴۷ محمد مقبول صاحب کتب
۲۶۳ فروش ۔ ہندواڑہ (کشمیر) ۱۴۸ باقر حسین صاحب نقوی نظامی کلرک جہلم
۱۴۹ چودہری کفایت علی صاحب کلرک ۔ جہلم ۱۵۰ منشی نور حسین صاحب
وفا ۔ درانہ ۔ (جہلم) ۱۵۱ ڈاکٹر مرزا عبدالرحمن صاحب ۔ سرائے عالمگیر جہلم
۱۵۲ سید ذاکر حسین صاحب نقوی ۔ موضع کوڑیال (جہلم) ۱۵۳ سید محمد
شاہ صاحب بخاری کلرک ۔ جہلم ۔ ۱۵۴ چودہری رحمت خاں صاحب
پٹواری ۔ سرائے عالمگیر (جہلم) ۱۵۵ سید محمد جعفری صاحب ایم اے
جہلم ۔ ۱۵۶ افتخار حسین صاحب ۔ مرادآباد ۔ ۱۵۷ سید عبدالرحمن صاحب
سعید ازلی نظامی ۔ حیدرآباد دکن ۔ ۱۵۸ سید محمد ہادی صاحب دہلوی
نامہ نگار ۔ بڑودہ ۱۵۹ غلام محمد نور محمد صاحب بک سیلر ۔ سرینگر (کشمیر)
۱۶۰ الیس محی الدین صاحب کول کنٹراکٹر ۔ ٹونہ بلاس پور ۱۶۱ خان بہادر
نواب محمد ابوبکر خانصاحب رئیس ریاست دادوں ۱۶۲ ولی محمد امیرالدین صاحب
سوداگر ۔ مقام رامگڈھ (بیکانیر) ۱۶۳ علی محمد ایوب صاحب ۔ ساگر ۔
(سی ۔ پی) ۱۶۴ ایم اے ۔ رحیم بیگ صاحب کنٹراکٹر ۔ بھنڈارہ (سی پی)
۱۶۵ جناب شیخ زکریا صاحب جلالپوری ۔ کیمپ عدن ۔ ۱۶۶ قاضی میراں
بخش صاحب صدر جماعت نظامیہ ۔ ٹانک ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۔
۱۶۷ محمد قاسم صاحب مسلم ۔ ڈربن (جنوبی افریقہ) ۱۶۸ البشیر صاحب نظامی
دھرم پوری ۔ دکن ۱۶۹ محمد اسرائیل خانصاحب سپوت نظامی کلاتھ
مرچنٹ ۔ آدرہ (بی ۔ این ۔ آر) ۱۷۰ منشی تاج الدین صاحب ۔ پشاور
۱۷۱ شیر محمد صاحب چشتی ۔ موضع خیر اللہ پور ۔ (جالندھر) ۱۷۲ حاجی

عبدالحمید صاحب سکریٹری ۔ بھوپال اسٹیٹ ۱۷۳ سید رحمت اللہ علی شاہ صاحب ۔ لاہور ۱۷۴ محمد صدیق صاحب نظامی کنٹراکٹر ۔ سیالکوٹ ۱۷۵ شیخ نور محمد صاحب ۔ کولمبو ۔ سیلون ۱۷۶ عبدالرشید صاحب یتھپر نورہ ۱۷۷ شیخ رحمت علی صاحب نظامی ۔ چائی باسہ ۱۷۸ فضل احمد صاحب صمدانی ۔ فرید کوٹ ۱۷۹ دلدار شاہ صاحب نظامی ۔ بڑودہ ۱۸۰ محمد محمود علی صاحب وظیفہ یاب ۔ حیدر آباد دکن ۱۸۱ محمد نور خانصاحب نظامی وکیل ۔ ایٹہ ۱۸۲ محمد بشیر الحق صاحب سب انسپکٹر پولیس ۔ رنگپور ۱۸۳ سید عالم علی صاحب ۔ سارنگ پور ۔ انبالہ ۱۸۴ حافظ سید مبارک علی صاحب وی ۔ اے ۔ ایس جلگاؤں ۱۸۵ محمد فضل اللہ صاحب افضال ۔ کوکناڈہ ۱۸۶ نواب زادہ محمد عبداللہ خاں صاحب بابر خانگڈھ ۔ ۱۸۷ محمد اسمٰعیل صاحب نظامی ابرٹ بیکری ۔ پشاور ۱۸۸ اعلیٰ حضرت فاطمہ صدیقہ بیگم صاحبہ نظامی ریاست ماناودر ۱۸۹ مولوی سید عشرت حسین صاحب کلکٹر ۔ باندہ ۔ ۱۹۰ سید محمد کاظمی صاحب تصدیقی امین ریاست اودے پور ۱۹۱ نعمت سہائے صاحب کشمیری ۔ حلقہ سوبہا سنگھ سیالکوٹ ۱۹۲ اندر سنگھ صاحب نظامی نمبردار ۔ چوکھہ دالا فرید کوٹ ۱۹۳ خان بہادر مولوی تجمل علی صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر حاجی پور ۱۹۴ محمد الطاف الرحمٰن صاحب قدوائی ۔ فرنگی محل لکھنؤ ۱۹۵ میر حمزہ خانصاحب اہلکار دفتر صدر محاسبی حیدر آباد دکن ۱۹۶ شیخ نواز محمد ولد تاج محمد صاحب تاجر کتب ریواڑی ۱۹۷ نیکی شاہ صاحب نظامی ۔ کہلگاؤں ۔ بھاگلپور ۱۹۸ سمیع اللہ خانصاحب مالگذار ۔ ستری (امراؤتی) ۱۹۹ سید محمد شاہ صاحب ۔ نواب شاہ سندھ ۲۰۰ سکریٹری صاحب انجمن حمایت الاسلام ایرود ۲۰۱ یعقوب خاں صاحب نظامی ہیڈ کانسٹبل پٹنہ ۔ ورگ سی پی ۲۰۲ مہنت رام کشن داس صاحب ۔ پٹنہ ۲۰۳ چھوٹو میاں ہمدانی نظامی ۔ احمد آباد ۲۰۴ محمد ابراہیم صاحب تاجر ۔ موضع جونیروا ۔ چمپارن ۲۰۵ سید ابراہیم صاحب الحداد ۔ مگاڈی (افریقہ) ۲۰۶ ہلال احمد صاحب لائبریرین ۔ مراد آباد ۔ ۲۰۷ غلام رسول صاحب اینڈ سنز پربھنی دکن ۲۰۸ ایم ۔ اے ۔ حاجی عبدالکریم صاحب ۔ ناگ پور سٹی ۲۰۹ محمد ابو صالح صاحب اے ۔ نظامی ۔ ویجاپور ۔ احمد آباد ۲۱۰ محمد سلطان خانصاحب نظامی ۔ بہیروکی چہہ ۔ گوجرانوالہ ۲۱۱ عبدالحمید صاحب قریشی پونچھی (کشمیر) ۲۱۲ محمد قاسم صاحب داروغہ ۔ نارا سانگھڑ سندہ ۲۱۳ سلطان علی صاحب نظامی ۔ کچہری بنوں (سرحد) ۲۱۴ ماسٹر سید حسین نظامی صاحب ۔ کچہری بنوں ۲۱۵ شفیق احمد صاحب صدر ۔ کلکتہ ۲۱۶ کے ایے طیب صاحب ۔ جیسور ۲۱۷ محمد بخش صاحب ڈاکٹر چک نمبر ۶۳ شمالی سرگودہا ۲۱۸ ڈاکٹر آر ایم ۔ حکیم صاحب ۔ کتیانہ ۔ کاٹھیاواڑ و محمد نظام الدین صاحب قریشی ناکہ وار ۔ دلورکدرہ ۲۱۹ ماسٹر محمد حسین صاحب ۔ سیالکوٹ

۲۲۰ فضل الٰہی صاحب پنجابی ۔ ڈہاکہ ۲۲۱ آر ۔ عبدالرحیم صاحب رنگون ۲۲۲ ظہیر الدین احمد صاحب نظامی ۔ پورلیا مان بھوم ۔ ۲۲۳ سلیمان عبدالغفور صاحب گودھرا ۲۲۴ وائی ۔ این حکیم اینڈ سنز ۔ بڑودہ ۲۲۵ ٹی ایچ ۔ فیض الحسن صاحب ۔ بڑودہ ۲۲۶ معز الدین قمر الدین صاحب ۔ بڑودہ ۲۲۷ مولانا انوار الرحمٰن صاحب بسمل ۔ ریاست جے پور ۲۲۸ جناب خواجہ صدر الدین صاحب بی اے سرینگر (کشمیر) ۲۲۹ سید نصیر الدین صاحب قادری ۔ ناندگاؤں (ناسک) ۲۳۰ ایس احمد الدین صاحب ۔ آگرہ ۲۳۱ یونس خاں صاحب سراشیوگڈہ ۲۳۲ اہلیہ دیوان محمد غوث صاحب ۔ سیت پور ۲۳۳ کیپٹن حبیب احمد صاحب ۔ سیف آباد حیدر آباد دکن ۲۳۴ محمد یعقوب صاحب قریشی ناسوتی نظامی ۔ حیدر آباد ۲۳۵ روشن الدین صاحب کراچی ۲۳۶ مولوی محمد مبارک علی صاحب مدرس عمر کوٹ ۲۳۷ سید غوہر علی صاحب ۔ گودہرہ ۲۳۸ امیر خاں صاحب نظامی جہانی جالندھر ۲۳۹ سردار سلیمان میاں غلام حسین صاحب بڑودہ ۲۴۰ ناظر صاحب ۔ مدن پورہ ضلع ملدا ۲۴۱ محمد صحیف صاحب نظامی ۔ فوربس گنج ۲۴۲ نواب محمد علی خاں صاحب بہادر نظامی سدابیٹ مدراس ۲۴۳ رحمت اللہ صاحب نظامی رحمت منزل ڈیرہ دون ۲۴۴ ظہیر الدین صاحب میرٹھ ۲۴۵ عصمت آرا صاحب نظامی ۔ گورداسپور ۲۴۶ محمد حسین صاحب رئیس اعظم ۔ شہر سلطان پور ۲۴۷ حکیم خسرو شاہ صاحب نظامی ۔ حیدر آباد دکن ۲۴۸ مولوی غلام احمد خانصاحب ۔ اورنگ آباد دکن ۲۴۹ عبداللہ خاں صاحب تار بابو ۔ ننگل ٹوبہ رتمان والہ ۲۵۰ محمد یٰسین صاحب چابہ ۔ شملہ ۔ ۲۵۱ فرزند علی صاحب وارثی ۔ باڑھم ۔ ۲۵۲ خورشید علی صاحب کنٹراکٹر ۔ نیو نگلے بین ۔ (برما) ۲۵۳ غلام مصطفےٰ صاحب محافظ دفتر چنتگویہ دکن ۲۵۴ حافظ غلام نبی خاں صاحب سوداگر ہتک ۲۵۵ فضل حق صاحب نظامی امام مسجد کلہڑی ذکر نال ۲۵۶ محمود جان صاحب نظامی ۔ رنگون ۲۵۷ شمس الدین صاحب نوری ۔ بہرائچ ۔ ۲۵۸ مولوی نور الحسن صاحب ہلدی کہورا ۔ (پورنیہ) ۲۵۹ محمد یٰسین صاحب ایجنٹ اخبارات آسن سول ۔ ۲۶۰ عبدالقادر صاحب نیلم نظامی بلگامی ویرنگل دکن ۔ ۲۶۱ محبوب بانو صاحبہ نظامی ۔ محمود منزل حیدر آباد دکن ۲۶۲ خورشید بیگم صاحبہ وال کیسر روڈ ۔ بمبئی ۲۶۳ انیس الاطبا حکیم سید جعفر علی صاحب عشقی ۔ سیالکوٹ ۲۶۴ احمد حسین صاحب بیڑی مرچنٹ ۔ کلکتہ ۔ ۲۶۵ محمد اسحاق صاحب نظامی کلرک ۔ سیالکوٹ ۲۶۶ محمد عمر دراز صاحب ۔ بلاری ۔ (مدراس)

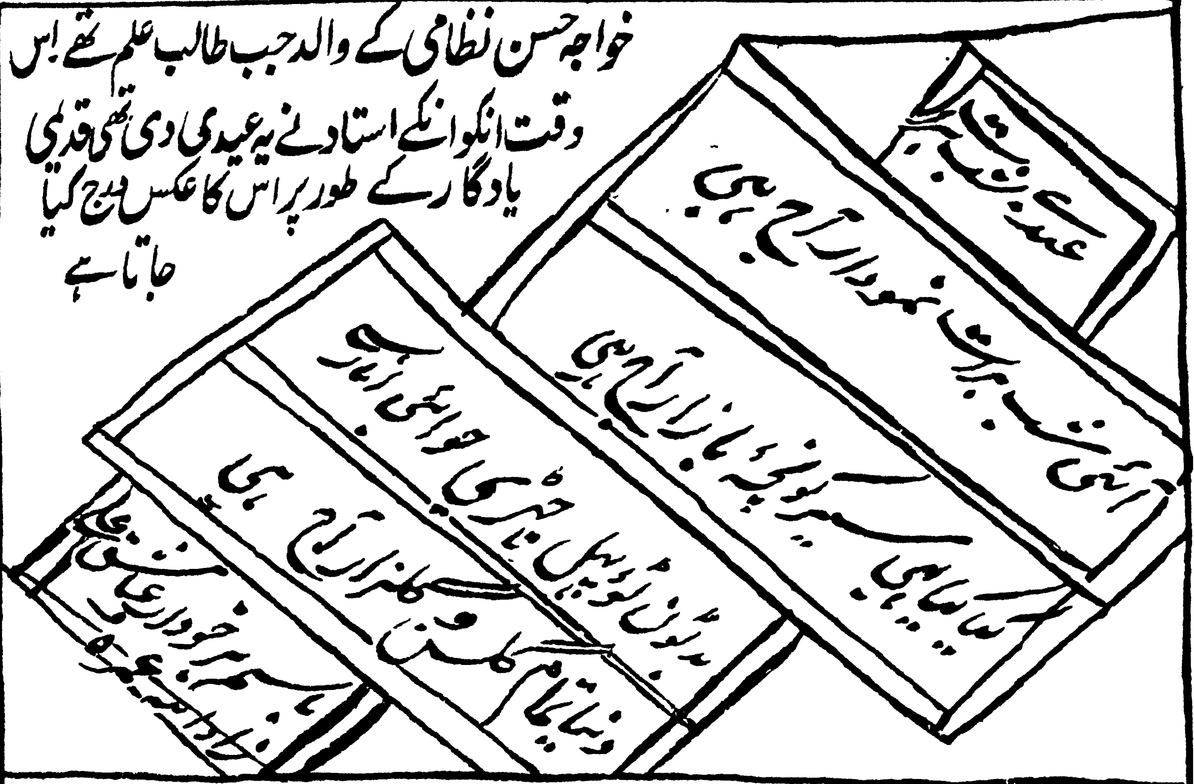
۲۶۷ صادق حسین رجب علی صاحب۔ بمبئی۔ ۲۶۸ قاضی الشیخ گل محمد صاحب آزاد صوفی۔ بکھیرا (سندھ) ۲۶۹ سید محمد وجیہ الدین صاحب۔ بنگلور سٹی ۲۷۰ مولوی غلام شبر صاحب بلگرامی مارہرہ ایٹہ۔ ۲۷۱ محمد عثمان صاحب اجمیری۔ بیلور۔ بھروڑہ ۲۷۲ بابو سید ابراہیم صاحب۔ پونہ کیمپ ۲۷۳ ایم عبدالحمید صاحب موضع سمیان (جہلم) ۲۷۴ محمد جان صاحب توحیدی ثناءاللہ نظامی۔ رنگون (برما) ۲۷۵ محمد حبیب اللہ صاحب ناظم صدا بہوم جاگیر۔ ۲۷۶ محمد نور الدین صاحب وظیفہ یاب دہرم آباد دکن ۲۷۷ حافظ محمد نسیم صاحب۔ گلی قاسم جان۔ دہلی ۲۷۸ عبدالعزیز صاحب نظامی ٹیچر۔ کمباکونم (تنجور) ۲۷۹ رجب خاں صاحب نظامی گورنمنٹ پریس۔ نیو دہلی ۲۸۰ بابو محمد نور الدین صاحب قریشی۔ حیدر آباد دکن ۲۸۱ سید منظور علی صاحب۔ ناگپور سٹی ۲۸۲ سید ظہور حسین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول نمبر ۱۴۲ رکھ لائل پور ۲۸۳ احمد حسین صاحب آفس گھوڑدوڑ۔ لاہور ۲۸۴ حسین میاں صاحب ایس منشی۔ بڑودہ ۲۸۵ غلام محمد صاحب ذیلدار سکنہ انگہ ضلع شاہ پور ۲۸۶ مرزا حسن صاحب کارپوریشن۔ مندسور (مالوہ) ۲۸۷ شبر حسین صاحب مارہرہ۔ ایٹہ۔ ۲۸۸ امام الدین صاحب چک لالہ (راولپنڈی) ۲۸۹ منظور علی صاحب۔ اسٹیشن افیسر۔ میرٹھ۔ ۲۹۰ مولوی عبدالمالک صاحب کپتن شاہی بنک ۲۹۱ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب۔ مراد آباد۔ ۲۹۲ سید حسین سید قاسم صاحب۔ اگرواڑہ قلابہ ۲۹۳ ایس ذاکر علی صاحب نظامی۔ دوحد ۲۹۴ نذیر احمد صاحب نظامی۔ لاہور۔ ۲۹۵ خان بہادر صدیق حسن صاحب قونصل برطانیہ۔ قندہار ۲۹۶ سید شریف حسین صاحب سشن کورٹ انبالہ۔ ۲۹۷ محمد سفیان صاحب اسرائیلی۔ علیگڈھ ۲۹۸ حاجی محمد جان صاحب۔ ریاست بہاولپور ۲۹۹ سید احمد صاحب نظامی ڈاک خانہ جموں (کشمیر) ۳۰۰ مفتی عبدالوحید صاحب۔ بٹالہ گورداسپور ۳۰۱ محمد شاہ صاحب نظامی چک عبداللہ ریاست بہاولپور ۳۰۲ منیجر صاحب وکیل بک ڈپو۔ احمد آباد ۳۰۳ محمد یٰسین صاحب ایجنٹ اخبارات دہلی ۳۰۴ چھوٹے صاحب نظامی فیض باغ۔ لاہور۔ ۳۰۵ جگدیش چندر صاحب تیرہ طالب علم۔ ملتان۔ ۳۰۶ عبدالرحیم بیگ صاحب کنٹراکٹر بھنڈارہ۔ ۳۰۷ اللہ بخش صاحب نظامی۔ کوئٹہ۔ بلوچستان ۳۰۸ پرہلاد چند صاحب چہابڑہ ٹھیکدار۔ حضرو ضلع اٹک

۳۰۹ عبدالصمد خاں صاحب متعلم۔ پشاور ۳۱۰ مالک داد خاں صاحب پنشنر۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۳۱۱ محمد یٰسین خاں صاحب۔ ملتان۔ ۳۱۲ محمد عبدالنعیم خاں صاحب۔ شہر فتح آباد ۳۱۳ حضرت قبلہ علامہ پیر باوا میاں صاحب۔ سورت ۳۱۴ فضل کریم صاحب نظامی گنجوی۔ لاہور ۳۱۵ سید شہاب الدین صاحب۔ ڈبھوی بڑودہ۔ ۳۱۶ سید پیر میاں صاحب قادری احمد آبادی محمد آباد۔ ۳۱۷ شیخ ضیاء الحسن صاحب جرنلسٹ ہاپوڑ۔ ۳۱۸ فخر الدین صاحب۔ جبل پور (سی۔ پی) ۳۱۹ مستری حاجی چراغ الدین صاحب۔ ملتان۔ ۳۲۰ سید مقرب حسین صاحب۔ اٹاوہ۔ ۳۲۱ مرزا محمد سرور صاحب چھاؤنی جالندھر۔ ۳۲۲ بابو محمد حنیف صاحب۔ جے پور اسٹیٹ ۳۲۳ مصطفےٰ احمد صاحب پنشنر تحصیلدار۔ لکھنؤ ۳۲۴ بھگوان داس صاحب چوپڑہ۔ گوجرانوالہ ۳۲۵ نور محمد عبدالرحمٰن صاحب۔ احمد آباد۔ ۳۲۶ میر افضل صاحب صدر انجمن نظامی نواں شہر۔ ۳۲۷ حاجی عیسیٰ حاجی عبدالستار صاحب مٹل، چرمی کوچین ۳۲۸ محمد اسمٰعیل شریف صاحب اسسٹنٹ کمشنر ریونیو چک بالو پور۔ ۳۲۹ محمد عبدالجلیل صاحب پھلواری شریف۔ پٹنہ۔ ۳۳۰ ملک محمد رفیق خاں صاحب نہرلوی۔ کوہاٹ۔ ۳۳۱ محمد عمر حاجی غلام محی الدین صاحب احمد آباد۔ ۳۳۲ غلام صمدانی خاں صاحب محاسب توشہ خانہ حیدر آباد دکن۔ ۳۳۳ اے آر غوث محی الدین صاحب پٹھیر (میسور) ۳۳۴ غلام رسول صاحب جنگوی ریاست بہاولپور ۳۳۵ منیجر صاحب اخبار "دلچسپ" فتحپور ہسوہ۔ ۳۳۶ ایم۔ اے۔ آر۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سلطان پور اعظم گڈہ۔ ۳۳۷ مرزا نصیر الدین صاحب اورسیر۔ سیتا پور ۳۳۸ ڈاکٹر محمد بخش صاحب چک نمبر ۴۶۔ سرگودہا شاہ پور ۳۳۹ ایس اے۔ رحمٰن صاحب مالیگاؤں (برار) ۳۴۰ رشید الاسلام صاحب سیجہ۔ ضلع بارہ بنکی۔ ۳۴۱ عبداللطیف صاحب اجمیری گیٹ ریاست جے پور۔ ۳۴۲ بیگم شیخ محمد اعظم علی صاحب لاہور ۳۴۳ محمد یوسف علی صاحب سب انسپکٹر بنک مانگٹ نوالہ ۳۴۴ محمد اظہر علی صاحب ممبر اسمبلی۔ لکھنؤ۔ ۳۴۵۔ قاضی برکت علی صاحب نظامی۔ ایسٹ افریقہ۔ ۳۴۶ محسن علی انصاری ردوری یوپی۔ ۳۴۷ فضل الدین صاحب نظامی شیڈ کلرک واپڈا ۳۴۸ ظہیر الدین احسن صاحب انصاری نظامی ادسڑا۔

۳۴۹ مہتاب علی خاں صاحب کنٹرولہ سونپور۔ ۳۵۰ عظیم الدین
صاحب گارڈ محلہ میاں باغ سونپور۔ ۳۵۱ مقصود حسین
صاحب صدیقی اسٹیشن ماسٹر ساننا۔ ۳۵۲۔ امین اللہ
خاں صاحب ٹکٹ کلکٹر سون پور۔ ۳۵۳ سید غوث الدین
صاحب منتظم پولیس پٹن چرو۔ ۳۵۴۔ ایم مرتضیٰ بیگ صاحب
سکندر آباد دکن۔ ۳۵۵ ابو احمد صاحب وکیل۔ مدناپور
بنگال۔ ۳۵۶۔ محمد بشیر حسن صاحب تحصیلدار ٹیمورنی۔
جاگیر (برار) ۳۵۷ عباس علی شاہ صاحب آبدار باندھی۔
(سندھ) ۳۵۸ محمد سلطان صاحب ٹھیکیدار انا سمندرام
پٹیہ (نیلور) ۳۵۹ ایم عبدالعزیز صاحب نظامی۔ پشاور
چھاؤنی۔ ۳۶۰ بابو عبدالعزیز صاحب پنشنر ہیڈ کلرک
کانجی یاتین (برما) ۳۶۱ سعید بانو صاحبہ نظامی رسالہ
عبداللہ۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۶۲ صادق الیقین اینڈ
برادرس۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۶۳ نواب دوست محمد خاں
صاحب جاگیردار۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۶۴ محمد خان اسمعیل
خاں پٹھان ریٹائرڈ سرکل انسپکٹر انکولہ ۳۶۵ سید محمد رضا
صاحب ضلعدار محی الدین پور مارہرہ۔ ۳۶۶ محمد نصیر الدین
صاحب ہیڈ کلرک دفتر انسپکٹرس صاحبہ مدارس پشاور۔ ۳۶۷
محمد عبدالغنی صاحب پوسٹل پنشنر کمھگورروڈ پٹنہ۔ ۳۶۸
ڈاکٹر سید محمد صدیق صاحب میڈیکل افیسر اسوالیسور کٹک۔ ۳۶۹
سید غلام حسین شاہ صاحب کوٹلی۔ ضلع سیالکوٹ ۳۷۰
رائے صاحب شیو شنکر لال صاحب راجگڈھ بیاورہ۔ ۳۷۱ جی محمد یوسف
صاحب مدرسہ ہاشمیہ۔ کوئمبٹور۔ ۳۷۲ منشی میر باز خاں صاحب عباسی
منرگام (کشمیر) ۳۷۳ سید ابو محمد صاحب بلگرامی۔ کوائنہ۔ آرہ۔ ۳۷۴
منیر الدین صاحب وکیل جی نوڑ پرہبنی دکن۔ ۳۷۵ مہربان علی صاحب سب
اوورسیر موضع ادہٹا۔ بدایوں۔ ۳۷۶ امیر علی خاں صاحب کینال کونوٹی
فیروزپور۔ ۳۷۷ حسن محمد صاحب اول مدرس پائی پور منٹگمری۔ ۳۷۸
فضل الرب صاحب ولد غیاث الدین صاحب احمد پور لمہ۔ ۳۷۹ عبدالرحیم
صاحب قمر کافی شاپ لنڈی کوتل۔ ۳۸۰ احمد مرتضیٰ صاحب سب انسپکٹر
پولیس تھانہ اکشی دردہا۔ ۳۸۱ جوالا پرشاد صاحب۔ امین آگرہ کنیا ل
بچھوری۔ ۳۸۲ سید واحد علی صاحب اسٹیشن ماسٹر پنیاہ۔ گوالیار۔
۳۸۳ ڈاکٹر لطیف سعید صاحب۔ حیدر آباد دکن ۳۸۴ شیخ محمد شیخ
نظام صاحب۔ حیدر آباد (سندھ) ۳۸۵ محمد ظہور الدین صاحب ہیڈ
کلرک ہوم آفس حیدر آباد دکن۔ ۳۸۶ ایس۔ ایم۔ نواب صاحب کاشمیری
کلکتہ ۳۸۷ موتی بیگم صاحبہ سرفدا نظامی۔ حیدر آباد دکن۔ ۳۸۸
میر محی الدین صاحب سب انسپکٹر اکسائز نیٹ ٹاؤن مدراس۔ ۳۸۹
مینٹھل صاحب نظامی ٹھیکیدار جیسلمیر۔ راجپوتانہ۔ ۳۹۰ مولوی احمد
صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ ہالہ اولڈ (سندھ) ۳۹۱ پی۔ امام صاحب
پوسٹ آفس ادہونی ضلع بلاری۔ ۳۹۲ شمس الدین صاحب طالعلم
ہندوانہ چتور گڈہ۔ ۳۹۳ اسٹاف ڈاک خانہ دریا گنج۔ دہلی۔ ۳۹۴
غلام محمد صاحب عرف میہو میاں گنجوٹی۔ دکن ۳۹۵ غلام محمد صاحب
نیوز ایجنٹ۔ لاہور۔ ۳۹۶ نواب رفعت یار جنگ بہادر حیدر آباد
دکن ۳۹۷ عبدالمجید خاں صاحب ڈسنسری ڈاکٹر۔ بھوپال اسٹیٹ
۳۹۸ چودہری منظور حسن صاحب چک نمبر ۳۶ سرگودہا۔ ۳۹۹
سید اصغر علی شاہ صاحب پوسٹماسٹر مشگر (کشمیر) ۴۰۰ عبدالوحید
خاں صاحب مگ بازار ترچناپلی۔ ۴۰۱ علی بھائی صاحب مانڈلے
(برما) ۴۰۲ سید گل محمد شاہ صاحب اسسٹنٹ ماسٹر ٹنڈہ
الہ یار سندہ۔ ۴۰۳ جی ایچ۔ پٹھان اکسائز سب انسپکٹر مدہی
۴۰۵ ایم اکرام علی بیگ صاحب سررشتہ دار یو۔ پی۔ ۴۰۶
ایم۔ رحیم صاحب ڈاک خانہ بنیان ہگلی بنگال ۴۰۷ ٹھاکر محمد یوسف
خاں صاحب واسن ویرپور۔ (ریواکانٹا) ۴۰۸ محمد حسن صاحب
سب انسپکٹر پولیس چوکی ریونڈالین دہلی۔ ۴۰۹ حکیم سید سلطان
محی الدین صاحب مجتی۔ پوسٹ انندپور۔

جنتری ہذا کے صفحات کی تعداد
پانچسو سے زیادہ ہے۔ اگر فہرست طبی کمپنی
اور تصاویر۔ اور تاجروں کے اشتہارات
اور فہرست مضامین کے صفحات کا
شمار بھی کرلیا جائے۔ جن پر جنتری
کے صفحات کے سلسلہ کے نمبر
نہیں ڈالے گئے ہیں۔ منیجر منادی

خواجہ حسن نظامی کے والد جب طالب علم تھے اس وقت انکو انکے استاد نے یہ عیدی دی تھی قدیمی یادگار کے طور پر اس کا عکس درج کیا جاتا ہے



۳۶۷

نواب بہادر یار جنگ کے خاص دستخط

چیف جسٹس حیدرآباد دکن کے دستخط

نواب بہادر یار جنگ بہادر کے عام دستخط

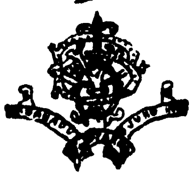
صاحب جی مہاراج دیال باغ کے دستخط



بہادر یار جنگ۔



نواب میرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس



بہادر یار جنگ



مونوگرام بہادر یار جنگ

۱۷ ۳۳   موہنداس گاندھی | گاندھی جی کے اردو دستخط

سابق وزیر ہند مسٹر مانٹیگو یہودی کا روزنامچہ

بابت سفر ہندوستان

ذیل میں سابق وزیر ہند کے روزنامچہ کا مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جو مرنے والے وزیر ہند کی حیرت انگیز مردم شناسی کا نمونہ ہے کہ انھوں نے ہندوستانی لیڈروں کو ایک ملاقات میں ٹھیک پہچانا اور ٹھیک رائے زنی کی۔ حسن نظامی

مسٹر مانٹیگو نے اپنے اس روزنامچہ میں انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ ان کی اعلیٰ قابلیت کا ثبوت ہے کہ اجنبی ملک کے آدمیوں سے مل کر دس پانچ منٹ میں ان کی اصل حقیقت کو سمجھ لیتے تھے۔ روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رائے زنی میں کسی جگہ بھی غلطی نہیں ہے۔ بس یوں کہنا چاہیے کہ ہر رائے باون تولے پاؤ رتی ہے۔ اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو غالباً ان سے اچھا روزنامچہ لکھ سکتا کیونکہ یہودی اور مسلمان دماغ مذہبی روایات کی نزدیکی کی وجہ سے بہت قریب قریب ہوتے ہیں ان کے روزنامچہ کی خوبی میرے روزنامچہ سے یوں بڑھ گئی کہ وہ آزاد تھے اور میں غلام ہوں۔ وہ لکھتے وقت یہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کا روزنامچہ شائع ہوگا۔ اور مجھے لکھتے وقت یہ بات قدم قدم پر یاد آتی ہے کہ یہ شائع ہوگا اور سی۔آئی۔ڈی والے سب سے پہلے اس کو پڑھیں گے اور اگر میں آزادی سے ۳۶۸
کسی کی نسبت سچی بات لکھدوں گا تو اس کو حق ہوگا کہ وہ کچہری میں جا کر میرے خلاف ہتک عزت کا دعوےٰ کر دے اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو میرا روزنامچہ مانٹیگو صاحب کے روزنامچہ سے بہت بڑھا ہوا ہے کہ میں غلامی اور قانونی مجبوریوں کے باوجود ایسے انداز سے روزنامچہ لکھدیتا ہوں کہ اس میں سب کچھ آجاتا ہے۔ بس اتنی کسر ہے کہ ابھی میں مرا نہیں ہوں اور مانٹیگو مر گئے ہیں۔ اور اس قسم کی چیزیں مرنے کے بعد ہی چمکا کرتی ہیں۔

آج ایک ایڈیٹر دوست کہتے تھے کہ مانٹیگو صاحب کا روزنامچہ پڑھ کر مجھے آپ کے روزنامچہ کی قدر معلوم ہوئی کہ آئندہ زمانہ میں یہ کیا چیز بن جائے گا۔

مسٹر مانٹیگو کا روزنامچہ

تلک } ہندوستان میں سب سے زیادہ باثر شخص۔ بہت زیادہ انتہا پسند۔ مگر مباحثہ میں ان کا کچھ اثر مجھ پر نہیں ہوا۔

سنہا۔ (لارڈ) سنہا سے باتیں کیں بحیثیت مجموعی وہ بہت معقول آدمی ہیں اور میرے نزدیک سب سے زیادہ وفادار (جبھی تو سرکار نے ان کو بہار کا گورنر بنا دیا تھا حسن نظامی) اور دلچسپ ہندوستانی ہیں۔

موتی لال گھوش } امرتا بازار پترکا اخبار کے دلچسپ اور بڈھے ایڈیٹر سے طویل ملاقات ہوئی۔ خوب بڈھا ہے۔ بہت شایستہ۔ ہنس مکھ مگر سیاست میں بہت تلخ اور تند مزاج۔ گھر میں ملے تو کہے۔ انگریز بہت نیک نیت۔ باہر جائے تو پبلک سے کہے انگریز بہت بدنیت۔

شاستری } گوکھلے کے قائم مقام اور بہت سلجھے ہوئے آدمی۔

مالوی } ان سے زیادہ سرگرم آدمی شاید ہی کسی کونسل میں ہو۔ ظاہری حالت بہت دل کش برہمن ہیں۔ سر سے پاؤں تک سفید لباس۔ بہت دل کش آواز اور ہمت شکنے والی ترقی کی خواہش۔

ہر شخص کہتا ہے۔ مالوی گھانس کے اندر ایک سانپ کے مثل ہے اور بالکل ناقابل اعتبار۔ مگر اس شہرت کا یقین کرنا مشکل ہے۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ یہ لوگ (انگریز) اس کے ساتھ صحیح برتاؤ کرنے کا ...... صحیح طریقہ اختیار نہیں کرسکے۔

چنتامنی } غیر معمولی ذہانت رکھتا ہے۔ بحث مباحثہ میں سب سے ہوشیار ہندوستانی ہے۔ اب تک اس سے زیادہ قابل آدمی میں نے نہیں دیکھا۔

سر سیندر ناتھ بنرجی } سراپا گفتار اور بہت باتونی ان میں اعتدال اور سمجھوتہ کے کچھ بھی آثار نہیں ہیں۔

امام صاحب جامع مسجد دہلی } دہلی جامع مسجد کے امام صاحب آئے اور مجھے سمجھایا کہ ہوم رول کسقدر خطرناک چیز ہے اور ہم کو اصلاحات کے دینے میں کتنی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مگر ان کی کوئی بات دل چسپ نہ تھی۔ (اگر امام صاحب مسٹر مانٹیگو سے کہتے کہ ہندوستان کو ہوم رول ضرور دینا چاہیئے تو مانٹیگو صاحب لکھتے کہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا بھی باغیانہ خیالات رکھنے لگے ہیں۔ مانٹیگو صاحب کی گورنمنٹ پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔

درمیانِ قعر دریا تختہ بندم کردہ | باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

جو لوگ آجکل انگریز افسروں کے سامنے جا کر ان کو خوش کرنے کی باتیں کرتے ہیں وہ مسٹر مانٹیگو کے اس ریمارک کو پڑھیں گے جو انہوں نے امام صاحب دہلی کی نسبت لکھا ہے تو انہیں اندازہ ہو جائیگا کہ انگریز افسر خوشامد کی باتوں سے بظاہر خوش ہو جائیں لیکن ان کے دل میں عزت اسی کی ہوتی ہے جو آزادی کے ساتھ باتیں کرے۔ اور بیخوف ہو کر کھری بات کہے۔

محمود آباد بڑی انگریزی بولتے ہیں اور میرے خیال میں پورے مخالف ہیں۔ (راجہ) محمود آباد کچھ خوش مزاج آدمی نہیں معلوم ہوتے۔

(راجہ) محمود آباد سے بہت طویل باتیں ہوئیں۔ آخر کار میں ان کی دماغی کیفیت اب اچھی طرح سمجھ سکا اور اب مجھے وہ پسند آئے غالباً مسٹن نے ان کے ساتھ غلط برتاؤ کیا۔ وہ ایسے مسلمانوں سے تنگ آ گئے ہیں جو محض پان اسلامزم کو ترجیح دیتے ہیں اور ہندوستانی وطنیت کی پرواہ نہیں کرتے۔ بہت مؤثر گفتگو تھی۔

تشریح مسٹر مانٹیگو نے مہاراجہ محمود آباد کی نسبت پہلے یہ لکھا کہ وہ پورے مخالف ہیں اور پھر اچھی رائے ظاہر کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی ملاقات میں مہاراجہ نے ان کی مرضی کے خلاف باتیں کی ہوں گی کیونکہ بقول مسٹر مانٹیگو غالباً سر جیمس مسٹن سابق لفٹنٹ گورنر یوپی نے ان کے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا تھا اور وہ برٹش گورنمنٹ سے کبیدہ اور بد دل ہو گئے تھے۔

مسٹر مانٹیگو کا روزنامچہ باسو۔ باسو سے کچھ باتیں ہوئیں بڑا ہی چلتا ہوا بڈھا ہے۔ جو کاغذات دئے جاتے ہیں ان کو نہیں پڑھتے اور مجھے بار بار وہی باتیں سمجھانی پڑتی ہیں جو وہ کاغذات سے معلوم کر سکتے تھے۔

باسو چلتے ہوئے ہوشیار، سدی الوائی میں پختہ مگر شکر گزار شریف بہت انصاف پسند اور ہمارے لئے اچھا سرمایہ ہیں۔ (آخر مانٹیگو صاحب نے میٹھے پانی کا ایک چھینٹا بھی دیدیا۔ حسن نظامی)

سنکرن نائر سنکرن نائر آئے۔ بہت ہی ناقابل علاج آدمی ہیں۔ اچھا ہوتا کہ وہ انگلستان میں ہوتے جیسی کہ چیمسفورڈ کی رائے تھی۔ ان کا اختلافی نوٹ زیادہ تر غلط سلط تجاویز سے جن کو انہوں نے اچھی طرح سوچا بھی نہیں اور برطانوی گورنمنٹ کے متعلق گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ جس قدر کھینچا جا سکتا ہے۔ وہ چیختے ہیں اور دوسرے کی بات سننا نہیں چاہتے۔ اور جب ان سے بحث کیجاتی ہے تو وہ کسی سمجھوتہ پر راضی نہیں ہوتے۔ اپنے شرکار کار کیساتھ روا داری نہیں برتتے۔ اور ہر منٹ پر جب وہ کچھ لکھتے ہیں تو ساری کانگریس سے مشورہ کرتے ہیں۔ اگر ہندوستانی عام رائے کا نمونہ یہی شخص ہے تو میں عام رائے سے بالکل مایوس ہوں۔

مسٹر مانٹیگو نے مسٹر سنکرن نائر کی ذات اور ان کے نوٹ کی نسبت جس خفگی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنکرن نائر میں ضرور کوئی خفگی کے لائق بات ہوگی ورنہ مسٹر مانٹیگو کی آئندہ تحریروں سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو گئی ہے کہ وہ ہندوستانی قوم کی بہتری اور آزادی کے دلی خواہشمند تھے۔ اس کے علاوہ ان کی تحریر بھی اب تک بے لاگ ہی ظاہر ہوتی رہی ہے۔ حسن نظامی

مسز نیڈو شاعرہ۔ بہت دل کش اور ہوشیار عورت ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اپنے دل میں پوری انقلاب پسند ہیں۔ (اور یقیناً مسٹر مانٹیگو انقلاب پسندوں کو دل سے پسند کرتے تھے۔ حسن نظامی)

محمد علی رابرٹسن نے مجھ سے کہا کہ ایک آل انڈیا ڈیپوٹیشن مجھے ملنے دلی آیا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ صرف اصلاحات کے متعلق گفتگو کرے۔ مگر اس کے ایڈریس میں محمد علی کو آزاد کرنے کی درخواست بھی کی گئی۔ ممبران ڈیپوٹیشن سے کہا گیا کہ اس جزو کو نکال دیں وہ اس پر راضی نہ ہوئے۔ افسوس! اگر چیمسفورڈ ذرا اُن سے بحث کر لیتے تو شاید اُن کو رضامند کر سکتے۔ اور اب وہ بہت بد دل ہو کر واپس گئے۔ رابرٹسن مجھ سے کہتے تھے کہ ان میں سے دو اُن سے ملنے آئے تھے وہ دونوں یہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد علی کی نظر بندی کی اسقدر فکر نہیں بلکہ ہم کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ یہ نظر بندی گورنمنٹ کی اس پالیسی کا ایک جزو ہے کہ خلیفہ سے تعرض کیا جائے اور تجویز کی ۳۶۹
جائے کہ اس ذلیل بلے شاہ حجاز کو خلیفہ بنا دیں۔

کلیولینڈ کہانے کے بعد مجھ سے کہہ رہے تھے کہ ایک زمانہ میں محمد علی سے ان سے بہت دوستی تھی۔ ترکوں کے شریک جنگ ہونے سے پہلے ایک دن محمد علی ان کے پاس آئے اور یہ رمضان کا آخری دن تھا محمد علی بہت بھوکے تھے۔ کلیولینڈ نے ان کو پیٹ بھر کر روٹی کھلائی کھانے کے بعد محمد علی نے برطانوی فوجوں کی فتحیابی کی امید ظاہر کی اور وہ اس پر رضامند ہوئے کہ طلعت بے کو ایک تار دیں اور برطانیہ کے خلاف شریک جنگ ہونے سے روکیں۔ چنانچہ کلیولینڈ نے صبح کو اُنسے اجازت لیکر وہ تار روانہ کر دیا۔

مسٹر مانٹیگو نے سر چارلس کلیولینڈ سابق ڈائرکٹر جنرل خفیہ پولیس کی جو حکایت نقل کی ہے اس کے متعلق میں نے روزانہ اخبار ملت دہلی میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں سر کلیولینڈ کی اس روایت کی تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے مولانا محمد علی کی نسبت جو کچھ کہا بالکل جھوٹ کہا۔ کیونکہ جب سے مولانا مرحوم نے نماز روزہ شروع کیا پھر کبھی قضا نہیں کیا۔ اور کلیولینڈ لکھتے ہیں کہ انہوں نے رمضان میں ان کے ہاں روٹی کھائی۔ سر کلیولینڈ ایک لامذہب اور بے دین افسر تھے میں ان کی بات پر بالکل اعتبار نہیں کرتا حسن نظامی

مسز بیسنٹ میرے خیال میں ان کے خلاف کارروائی کئے بغیر کام چلانا مشکل ہے۔

(لارڈ) چیمسفورڈ کہتے تھے۔ کہ مسز بیسنٹ نے ان سے کہا کہ وہ یہ مانتی ہیں کہ فی الحال ہوم رول نہیں مل سکتا مگر وہ چاہتی ہیں کہ کانگریس اسکیم اب منظور کرلی جائے اور ہوم رول جنگ کے بعد دیا جائے۔ درحقیقت ایسی عورت کی سچائی کا یقین کرنا مشکل ہے جو نہایت سنجیدگی سے یہ رائے دیتی ہے کہ پانچ برس کے اندر ہم دو دفعہ اصلاحات کا قانون بنائیں اور منظور کرلیں۔

مسز بیسنٹ نے ہوم رول کی تاریخ بیان کی۔ ان کی روپہلی آواز آخر تک باقی رہی اور ان کی گفتگو نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ کاش گورنمنٹ ہند نے اس عورت کو اپنے طرفداروں میں رکھا ہوتا۔ کاش کہ شروع ہی سے اس کے ساتھ ہوشیاری کا برتاؤ کیا جاتا اگر ان کی خودبینی (خودپسندی) کو ذرا چمکایا جاتا تو بہت پر لطف بڑی ہی ثابت ہوتیں۔

(مسٹر مانٹیگو کو سمجھنا بھی آسان نہیں ہے۔ کسی کی نسبت تو وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ سرکار کا مخالف ہے۔ اس لئے وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں اور کسی کی نسبت ناپسندیدگی اور غیر دلچسپی اس واسطے ظاہر کی جاتی ہے کہ وہ سرکار کا خوشامدی ہے۔ اس عجیب وزیر ہند کو اگر خدا زندہ رکھتا تو میں کالے دانے اس کے اوپر سے وار کر آگ میں جلاتا تاکہ اس پر کسی کی نظر نہ ہو جائے۔ حسن نظامی)

۳۷۴

از عالیجناب راجۂ راجایان مہاراجہ بہادر سرکشن پرشاد یمین السلطنت جی سی۔ آئی ای
پیشکار و صدر اعظم حیدر آباد دکن

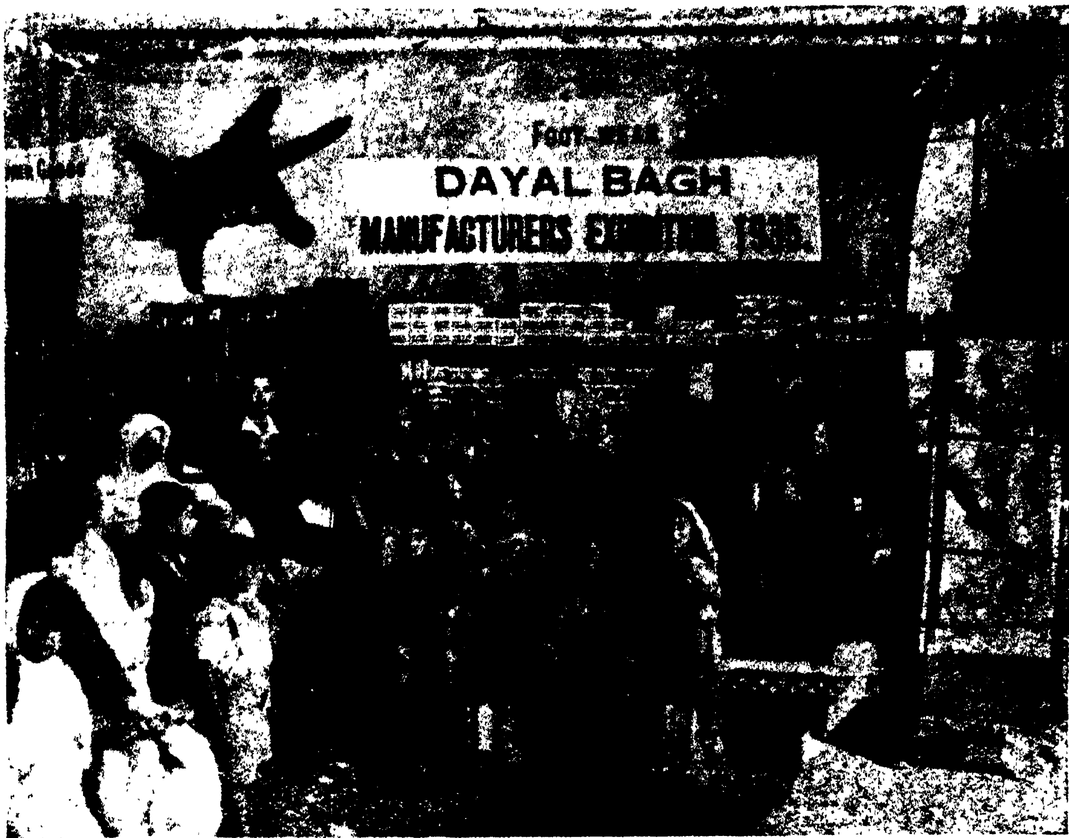
فقیر کو دواخانہ ہمدرد دہلی کے مالک حکیم حاجی عبد الحمید صاحب نے ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء کی شام کو مدعو کیا۔ وہاں دہلی کے ہندو مسلم عمائد بھی تھے جنکو دیکھکر فقیر شاد ہوا۔

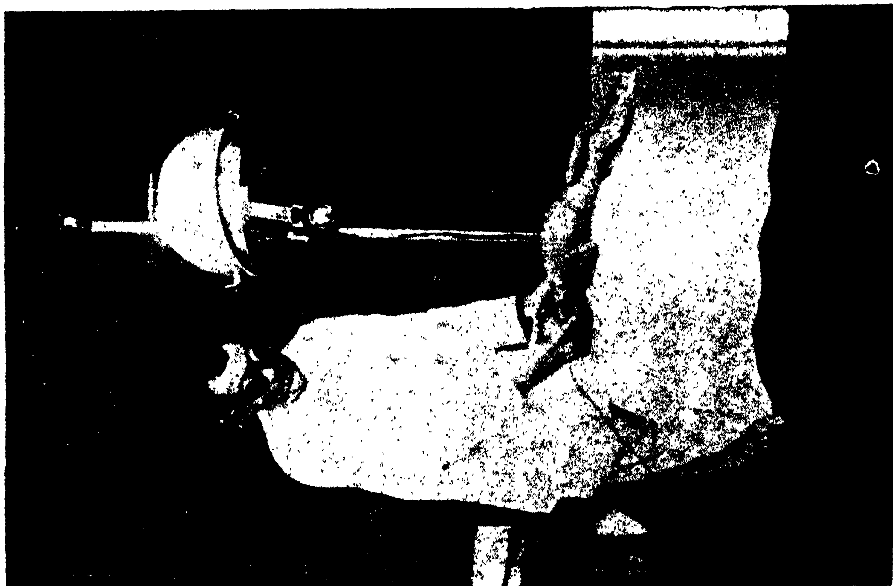
دواخانہ ہمدرد کی نو تعمیر عمارت کی وسعت اور عمدگی سے مسرت ہوئی۔ اور اس علم سے زیادہ خوشی ہوئی کہ ۱۹۰۶ء میں محض دو سو روپیہ کے سرمایہ سے اسکو شروع کیا گیا تھا اب اس نے اتنی ترقی کی کہ لاکھوں روپیہ کی عمارات تیار ہوئیں۔

مجھے اپنے دوست نواب سر امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر رئیس لوہارو سے جو وہاں موجود تھے یہ سنکر اطمینان ہوا کہ دواخانہ ہمدرد کی دوائیں بہت عمدگی سے تیار ہوتی ہیں اور وہ بھی اسکی دوائیں استعمال کرتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ دواخانہ ہمدرد اور زیادہ ترقی کرے اور حاجی عبد الحمید صاحب کی دیانت داری و محنت کا اجر انکو ملے۔

کشن پرشاد یمین السلطنت
معتبر


DAYAL BAGH
MANUFACTURERS



حیدر آباد سب کی مدد کرتا ہے

ابد آباد و سلطنت حیدر آباد تمام دنیا خصوصاً کل ہندوستان کے علوم فنون اور ضروریات وقتی میں ہر قوم کو امداد دیتی ہے اور اس کے سوا دنیا کی کوئی حکومت ایسی وسیع النظر نہیں ہے لہذا برٹش انڈیا کے باشندوں کا فرض ہے کہ وہ بھی حیدر آبادی تاجروں کی مدد کریں کیونکہ حیدر آباد کی ترقی میں تمام دنیا کا فائدہ ہے اور پورے ہندوستان کا نفع ہے۔

اس جنتری میں جن حیدر آبادی تاجروں کے اشتہار ہیں ان کو ناظرین خاص توجہ سے پڑھیں اور کوئی چیز درکار ہو تو حیدر آبادی تاجروں کو آڈر دیں۔ میں ان حیدر آبادی تجار کے پتے مکرر لکھتا ہوں جن کے اشتہار جنتری میں ہیں اور جنکی تفصیل فہرست مضامین میں بھی ہے۔ تاکہ دوبارہ ناظرین کی توجہ میں آجائیں حسن نظامی

۱۔ صادق الیقین اینڈ برادرس۔ افضل گنج حیدر آباد دکن۔
۲۔ خواجہ بہاء الدین مالک مکتبہ علمیہ چار مینار حیدر آباد۔ دکن
۳۔ سید عبد القادر اعظم اسٹیم پریس حیدر آباد دکن۔
۴۔ ملکوت بیگم صاحبہ مالک کارخانہ ملکوت ہیر آئیل حیدر آباد
۵۔ غلام دستگیر صاحب تاجر کتب عابد شاپ روڈ۔ حیدر آباد دکن۔
۶۔ محمد ریاض الدین صاحب نظامی شیرینی فروش معظم جاہی روڈ۔ حیدر آباد دکن۔
۷۔ کریم موٹر ٹیکسی۔ اسٹیشن روڈ۔ حیدر آباد دکن۔
۸۔ آر آر جیون لعل کلاتھ مرچنٹ پتھر گھٹی حیدر آباد دکن۔
۹۔ منیجر زندہ طلسمات حیدر آباد دکن۔
۱۰۔ نظامیہ رسٹورنٹ عابد روڈ۔ حیدر آباد دکن۔
۱۱۔ میر حسن اینڈ سنز جنرل مرچنٹس عابد روڈ حیدر آباد دکن۔
۱۲۔ سید جعفر حسین صاحب بمبئی فرنیچر ہاؤس افضل گنج حیدر آباد
۱۳۔ ڈاکٹر ایچ۔ ایم۔ سلطان حیدر آباد دکن۔
۱۴۔ رحیم کمپنی افضل گنج حیدر آباد۔ دکن۔
۱۵۔ دکن ہیر آئیل کمپنی حیدر آباد دکن۔
۱۶۔ بادشاہ اینڈ سنز اسٹیشن روڈ حیدر آباد۔ دکن۔
۱۷۔ آر آر گوپال کلاتھ مرچنٹ پتھر گھٹی حیدر آباد دکن۔
۱۸۔ سید احمد اینڈ برادرس سائیکل مرچنٹ حیدر آباد دکن۔
۱۹۔ حکیم عبد الرزاق صاحب شطاری چھتہ بازار حیدر آباد دکن
۲۰۔ عماد پریس چھتہ بازار حیدر آباد دکن۔
۲۱۔ سی کے عبد الغنی معظم جاہی روڈ حیدر آباد دکن۔
۲۲۔ ایوب بوٹ ہاؤس پتھر گھٹی حیدر آباد دکن۔
۲۳۔ عباس علی ظہیر علی مسلم خیاط۔ چھتہ بازار حیدر آباد دکن۔
۲۴۔ محمد غوث الدین صاحب مالک دکن بٹن فیکٹری حسینی علم۔ حیدر آباد دکن۔

حضرت ٹیپو سلطان شہید بھی نظامی تھے

حضرت سید شاہ قاسم حسینی صاحب چشتی نظامی فریدی کے قلمی اسناد میں ایک نادر و نایاب چیز میری نظر سے گذری وہ یہ ہے کہ سلطان شہید ٹیپو کو بھی خاندان چشتیہ نظامیہ میں بیعت و خلافت حضرت قدوۃ العارفین شاہ صدر الدین صاحبؒ آرکاٹی سے حاصل تھی۔ اطلاعاً نقل کر کے روانہ کر رہا ہوں (خادم حافظ دادا میاں نظامی ازادہونی)

ٹیپو سلطانؒ کے پیر حضرت شاہ صدر الدین صاحبؒ اپنے وقت کے قطب ہونیکے علاوہ بے نظیر شاعر بھی تھے۔ انہوں نے ایک مثنوی اردو زبان میں لکھی تھی۔ جو اسرار تصوف کی جان ہے۔ حضرتؒ نے گویا دریا کو ایک کوزہ میں بند کیا ہے۔ سالک کیلئے جن باتوں کی واقفیت ضروری ہے وہ سب اس مختصر سی مثنوی میں پائی جاتی ہیں۔ میں اپنے ناقص خیال سے کہتا ہوں کہ یہ مثنوی بیشک تشنہ کامان طریقت کیلئے جام معرفت کا کام دیگی۔ اسکا ہر ایک شعر آسان ہے۔ جن لوگونکو تصوف سے دلچسپی ہے وہ اس کو ایک نعمت غیر مترقبہ تصور کرینگے۔ یہ مثنوی بھی سید قاسم حسینی صاحب کے پاس ہے۔

نظامیہ سلسلہ جو ٹیپو سلطانؒ تک پہنچا ہے

اس طرح ہے

۱۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہیؒ ۔ ۲۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ ۳۔ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو درازؒ ۴۔ حضرت شیخ جمال الدین مغربیؒ ۵۔ حضرت خواجہ کمال الدین بیابانیؒ ۶۔ حضرت شاہ میرانجی شمس العشاقؒ ۷۔ حضرت خواجہ برہان الدین شمس المحققینؒ ۔ ۸۔ حضرت خواجہ امین الدین اعلی بیجاپوریؒ ۔ ۹۔ حضرت میران ولی ظہیر الدینؒ ۔ ۱۰۔ حضرت شاہ صادق آرکاٹیؒ ۱۱۔ حضرت قدوۃ العارفین شاہ صدر الدین آرکاٹیؒ ۱۲۔ حضرت شاہ ٹیپو سلطان شہیدؒ ۔

حضرت سید شاہ قاسم حسینی صاحب چشتی نظامی فریدی۔ سجادہ نشین بدرگاہ جگت گرو سید عبد القادر صاحب لنگ بند عرف قادر لنگا چشتی فریدی۔ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ امین الدین اعلیؒ بیجاپوری قصبہ کوتال۔ تعلقہ ادہونی۔ علاقہ مدراس۔ یہ حضرت شیخ سلیم چشتی فتحپوریؒ کی اولاد ہیں۔ متبحر عالم و بڑے نامی گرامی درویش صفت مشائخ ہیں انکو حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ مدظلہ العالی سے بیعت و خلافت کا فخر حاصل ہے۔ ان کے دست حق پرست پر بکثرت زن و مرد خاندان چشتیہ نظامیہ میں بیعت حاصل کر چکے ہیں۔

کلام الہام

میری ناگہانی اور مسلسل علالت کے سبب میلادی جنتری کی مقررہ ترتیب میں بہت فرق پڑ گیا۔ اور وہ مضامین بھی نہ ہو سکے جو شروع سے پیش نظر تھے چنانچہ ابھی نظم کا حصہ بالکل نہیں ہے جس کو میرے ادبی مرشد حضرت مولانا سید اکبر حسین صاحب الہ آبادی کے کلام الہام کا اقتباس درج ہو سکا حالانکہ میرے عقیدہ میں وہ تہذیب قدیم و جدید کے سب سے بڑے معلم اور مصلح تھے۔ اور اقبال وغیرہ نامور شعرا سب انہی کے نقش قدم کی تقلید سے پیدا ہوئے تھے۔

بہر حال میں ان کی دو رباعیاں درج کر کے ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے کلام کو ہمیشہ وظائف روحانی کی طرح ورد میں رکھیں جو تین حصوں میں ان کے فرزند مولوی سید عشرت حسین صاحب کلکٹر باندہ نے شائع کیا ہے یہ تینوں حصے دفتر اخبار منادی دہلی سے بھی مل سکتے ہیں۔

تلوار | چونکہ آجکل تمام ہندوستان میں تلوار کی آزادی کے مطالبہ کا چرچا ہے اس لئے حضرت ممدوح کی یہ رباعی خاص دلچسپی سے پڑھی جائیگی - فرماتے ہیں۔

بے حکم شہنشہ کوئی ہتھیار نہ باندھے۔ سب چوڑیاں پہنیں کوئی تلوار نہ باندھے
لوہے سے بہت ڈرتی ہے سرکار ہماری۔ پاجامہ میں کنجی کوئی زنہار نہ باندھے

(پہلے عام رواج تھا کہ عورتیں اور مرد کنجیوں کا گچھا پاجامہ کے ازار بند میں باندھا کرتے تھے آخری مصرعہ میں اسی کا اشارہ کیا ہے)

آخری رباعی | حضرت اکبر کی رحلت کے وقت میں الہ آباد میں حاضر تھا۔ انہوں نے رحلت سے ایک گھنٹہ پہلے یہ رباعی اپنے ہاتھ سے بیاض پر لکھی تھی جس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئے اور اسی میں انتقال ہو گیا۔ گویا دنیا میں ان کا یہ آخری کلام ہے۔ فرماتے ہیں۔

صاحب میں سب برائی لیکن وہ خوب چوکس۔ (ہوشیار)
گاندھی میں سب بھلائی لیکن وہ محض بے بس۔
دنیا تو چاہتی ہے ہنگامۂ تر و جن۔ (خانہ جنگی)
اور یاں ہے جیب خالی جو مل گیا سو بھوجن۔

(حضرت اکبر کی وفات کے وقت گاندھی جی کی تحریک کا بہت زور تھا)

حضرت اکبر کے خاندان میں ان کے فرزند مولوی عشرت حسین صاحب باندہ میں کلکٹر ہیں اور ان کے بڑے پوتے سید عقیل جو حضرت اکبر سے صورت میں بے حد مشابہ ہیں وکالت پڑھ رہے ہیں۔ دوسرے پوتے سید مسلم علی گڈھ میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کی بہو یعنی عشرت میاں کی بیگم صاحبہ بھی بڑی لائق خاتون ہیں پانچ سوالوں کے جوابات میں پہلا جواب انہی کا ہے۔ عشرت میاں کے خسر خان بہادر نواب احمد حسین خاں صاحب رئیس ریاست پریاواں اودہ کے بہت قابل و فاضل بزرگ ہیں اور ان کی علمی تصانیف ہر جگہ مشہور ہیں۔ حضرت اکبر کا مزار الہ آباد میں ہے۔

تصوف کی غزل

اسی سلسلہ میں اودہ کے ایک اور سید کی غزل درج کی جاتی ہے۔ ان کا نام سید امین الحسن ہے۔ جو عرصہ دراز تک حیدر آباد میں نواب سالار جنگ بہادر کی ریاست کے ناظم تھے۔ اور آجکل گلبرگہ شریف میں جج ہیں یہ ان لوگوں میں ہیں جو میرے دل کے اندر رہتے ہیں۔ اور جن کے حقیقی خلوص کا یہ عالم ہے کہ میں بھی ان کے دلوں سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ ایک یہ ہیں۔ دوسرے ڈاکٹر لطیف سعید صاحب حیدر آبادی ہیں تیسرے حضرت اکبر کے فرزند عشرت میاں قدرت جمال ہیں۔ چوتھے بھیا شیخ احسان الحق فقیر عشقی ہیں۔ پانچویں واحدی صاحب ہیں۔ چھٹے مہنت رام کشنداس ہیں ساتویں عبدالرشید خاں غزالی ہیں۔ آٹھویں مولانا محمد یعقوب ہیں۔ نویں مہاراجہ سر کشن پرشاد ہیں۔ دسویں مولوی معصوم علی وارثی ہیں۔

مولوی سید امین الحسن صاحب کی غزل یہ ہے۔

تم ہو

نہیں ہے موسم گل۔ جلوہ ریز بوستاں تم ہو
میری آنکھوں سے دیکھو تو بہار جاوداں تم ہو
تمہیں آنکھوں میں ہو۔ دل میں تمہیں ہو سامنے تم ہو
کوئی کیسے بتائے؟ غیر کو۔ یعنی کہاں؟ تم ہو؟
نہ دنیا ہے بری میرے لئے۔ عقبےٰ نہ کچھ اچھی
مجھے تو وہ جگہ مرغوب ہوتی ہے جہاں تم ہو
ہزاروں ہستیوں میں کار فرما ہو پس پردہ
ہماری چشم باطن کے لئے ایک داستاں تم ہو
بس اب خاموش اے بسمل کہیں کوئی نہ کہہ بیٹھے
بظاہر رند ہو لیکن بڑے صوفی میاں تم ہو

سواء السبیل | حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کی تصنیف ہے۔ تصوف کے بیان میں بے مثل ہے۔ سید عبدالغنی صاحب کلیمی سجادہ نشین خانقاہ کلیمی عقب کلاں محل دہلی سے ملے گی۔

آخری بات

اللہ کا شکر ہے کہ میلادی جنتری پوری ہوگئی - اور میرے نورِ چشم حسین کا پہلا کام دنیا کے سامنے نمودار ہونے والا ہے - یہ وہ زمانہ ہے - جب کہ میں اپنی ہستی کی نمود کا غلغلہ سنتے سنتے تھک گیا ہوں - اور اپنی اولاد کی نمود کا جذبہ میرے اندر بڑھ رہا ہے - اور اسی کے تقاضہ سے یہ کام کیا گیا ہے - اور میرے حاسدوں کا یہ بیان درست ہے - کہ میں اپنے ولی عہد کی شہرت اور کامیابی چاہتا ہوں - مگر یہ غلط ہے کہ حسین میں لیاقت نہیں ہے - اور میں نے اس کو خواہ مخواہ مشہور کرنے کے لئے اس کے نام سے میلادی جنتری مرتب کر دی ہے -

بیشک اس کی ترتیب میں بہت کچھ میرا اور میرے احباب کا دخل ہے - لیکن اگر میں کچھ نہ کرتا اور حسین کو ترتیب کا ایک خاکہ بنا کر دیدیتا تب بھی وہ اپنی سمجھ سے یہ کام کر لیتا -

میں نے جو ترقی حاصل کی وہ میری محنت اور خدا کی دین اور اقبال مندی کا نتیجہ ہے - اور میری اولاد کی ترقی بھی میری ہی خوش نصیبی کا ایک حصہ ہے - جو انشاء اللہ تین پشت تک قائم رہے گی - یعنی حسین کی اولاد بھی ایسی ہی ہو گی جیسا میں ہوں اور حسین ہیں - کیونکہ یہ قدرت کا اصول ہے - کہ کسی خاص کام کے بانی کی تین پشت تک اس کام کو عروج رہتا ہے حسین کی سمجھ اور قابلیت ماں باپ کا مشترکہ ورثہ ہے - بلکہ ماں کا حصہ زیادہ ہے - کیونکہ خواجہ بانو عقل میں مجھ سے بہت زیادہ ہیں اور اقبالمندی بھی ان کی مجھ سے بڑھی ہوئی ہے - ان کے بھائی سید ابن عربی بھی بہت دانشمند ہیں اور ان کے شہید باپ بھی بڑے عقیل تھے - میری اولاد میں حسین اور علی اور زید اور حسن جبرئیل اور حور بانو، روح بانو، کوثر بانو سب ہی ذہین وطباع اور ہونہار ہیں - جو علامت ہے اس بات کی کہ یہ سب ترقی کریں گے - کیونکہ جہاں سمجھ ہے - وہاں ترقی ہے - اور جہاں بے عقلی ہے وہاں زوال ہے -

اس کتاب کو کئی کاتبوں نے لکھا اور کئی پریسوں نے چھاپا ہے - اور میں دو مہینے کی مسلسل بیماری کے سبب اسکی کما حقہٗ نگرانی نہ کر سکا - اس لئے اس میں کتابت کی اور ترتیب کی بہت سی غلطیاں بھی ہیں - اور میرے ہزار ہا احباب و اخوان طریقت کے [illegible] اندراج سے رہ گئے ہیں جن میں حاجی میر وزیر علی نظامی اور حاجی رکن الدین دانا نظامی اور محمد اسمٰعیل چشتی نظامی وغیرہ کا ذکر نہ ہو سکنے کا مجھے قلق بھی ہے - لیکن پھر بھی چند مہینے میں اتنی بڑی کتاب کا تیار ہو جانا خدا کے فضل اور میری اور حسین کی خوش نصیبی اور محنت شاقہ کا ایک کرشمہ ہے -

اس کتاب میں خرچ بہت زیادہ ہو گیا - اور اس کی قیمت بہت کم رکھی گئی یعنی قسم اول کی لاگت چار روپے فی جلد سے کم نہیں ہے - جو ایک روپیہ کو دیجائیگی یہ نقصان محض اس لئے برداشت کیا گیا ہے - کہ میرے تجارتی کاروبار کی شہرت ہو - اور اس کی ترقی سے یہ نقصان پورا ہو جائے -

اور یہ مقصد بھی ہے کہ اردو زبان کے حامی اردو کی ترقی کے لئے خرچ کرنا سیکھیں اور یہ بھی ہے کہ مذہب کی عقیدت قائم رہے - جو آجکل خطرہ میں ہے، اور میرا یہ خرچ خدا پرستی خدا شناسی اور خدا طلبی کی تبلیغ کا اجر حاصل کر سکے -

بیکاری اور کساد بازاری اور عام مفلسی کے دور دورہ کے سبب مجھے ہرگز امید نہ تھی کہ میلادی جنتری کی اتنی بڑی تعداد اتنی جلدی فروخت ہو جائے گی - اسلئے میں حسین سے کہا کرتا تھا کہ ایک سال کے اندر اس کی فروخت پوری ہو گی مگر اعلانات کے ہوتے ہی اس کثرت سے فرمائشیں آئیں اور پیشگی قیمتیں وصول ہوئیں کہ تاجران کتب کے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکی - اور ساری تعداد اشاعت سے پہلے ختم ہو گئی -

غالباً اتنی بڑی کوئی کتاب آجکل ایسی شائع نہ ہوئی ہوگی جو شائع ہونے سے پہلے تمام و کمال فروخت ہو گئی ہو - چنانچہ اس میلادی جنتری کی تعداد اشاعت سے ایک ہزار زیادہ فرمائشیں آچکی ہیں - جن کی تعمیل نہ ہو سکے گی - کیونکہ انہی کو دیجائیگی جنکی فرمائشیں پہلے آئی ہیں - اس کامیابی پر میں اپنے مالک خالق کے فضل کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے

اس کے بعد ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ منادی کے اس سالنامہ کو پڑھنے کے بعد میلادی سنہ اور میلادی مہینے اور میلادی دن رائج کرنے کی کوشش کریں اور مذہب کی تبلیغ و حمایت کیلئے کمر بستہ ہوں اور اردو زبان کی ترقی و حفاظت کو کبھی دل سے دور نہ ہونے دیں - اور یہی میری اور میرے لڑکے کی اس محنت اور اخراجات کثیر کا صلہ اس دنیا میں ہے - آئندہ سال کی جنتری اور منادی کا سالنامہ خدا نے چاہا ستمبر ۱۹۳۶ء تک شائع ہو جائیگا - جو اس سالنامہ سے کئی حصے زیادہ اچھا اور مکمل ہو گا -

اس تحریر کو ختم کرنے سے پہلے میں ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اخبار منادی بھی ضرور پڑھا کریں جس میں ہفتہ وار میرا روزنامچہ بھی شائع ہوتا ہے - اور جس میں وہ مضامین بھی مسلسل شائع ہوں گے - جو اس جنتری میں درج نہ ہو سکے

والسلام - خدا حافظ -

آپ سب کا خدمت گزار

حسن نظامی ،، دہلوی

۲۰ عسکری ۱۳۶۷ء میلادی

مقیم ریاست رامپور قلعہ معلّٰی

لفافہ پر بیمہ کی رقم صاف طور پر لفظوں اور ہندسوں میں لکھکر (جو مشکوک و محکوک نہ ہوں) اسکو ڈاکخانہ کی کھڑکی میں پیش کرنا چاہیئے۔ فرستندہ کا نام اور پتہ بھی بیمہ کے لفافہ پر لکھا ہونا چاہیئے یا اگر اس پر جگہ نہ ہو تو کسی علیحدہ پرچہ پر بیمہ کے ساتھ دینا چاہیئے۔

جن بیموں کا پیکنگ وغیرہ خلاف قواعد ہوگا ان کو ڈاکخانہ نہیں لیگا۔ (دفعہ ۱۲۵)

بیمہ کی رسید جو شخص مقررہ اوقات کے اندر بیمہ ڈاکخانہ میں پیش کریگا اس کو ڈاکخانہ بیمہ کی باضابطہ رسید دیگا۔ (دفعہ ۱۲۷)

مکتوب الیہ کی رسید وصولیابی بیمہ کے بھیجنے والے کو حق ہے کہ بیمہ کی وصولیابی کی رسید بھی مکتوب الیہ کی دستخطی اسکو دیجائے۔ (دفعہ ۱۲۹)

بیمہ کی حوالگی دو سو پچاس روپیہ یا اس سے کم مالیت کے بیمے تو معمولی طور پر تقسیم کئے جائیں گے لیکن ڈہائی سو روپے سے زیادہ مالیت کے بیمے ڈاکخانہ میں دئے جائیں گے اور ان کی آمد کی اطلاع پہلے مکتوب الیہ کو بھیجدی جائیگی۔ کسی بیمہ شدہ چیز کے مکتوب الیہ یا اس کے مختار مجاز کو دونوں رسیدوں پر روشنائی سے دستخط کرنے پڑینگے لیکن اگر بیمہ کی ظاہری حالت سے یہ شبہ ہوتا ہو کہ اس کو توڑا پھوڑا گیا ہے یا اس میں کچھ تصرف کیا گیا ہے تو مکتوب الیہ کو چاہیئے کہ وہ بیمہ کو پوسٹ ماسٹر کے سامنے کھولے اور جو چیزیں اس میں سے برآمد ہوں ان کی دو فہرستیں بنوائے اور ان پر دستخط کردے۔ ان دستخطی فہرستوں میں سے ایک فہرست فرستندہ کے پاس بیمہ کی غیر دستخطی رسید کے ساتھ بھیجدی جائیگی۔ (دفعہ ۱۲۸)

ڈاکخانہ کی ذمہ داری اگر کوئی بیمہ شدہ چیز راستہ میں گم ہوجائیگی یا اسکو کچھ نقصان پہنچیگا تو فرستندہ کو معاوضہ دیا جائیگا جو بیمہ شدہ رقم سے کسی حالت میں زیادہ نہیں ہوگا بشرطیکہ جو چیز گم ہوئی ہے یا جس کو نقصان پہنچا ہے اس کی مالیت معاوضہ مطلوبہ سے زائد نہ ہو اور بیمہ کے گم ہوجانے کی صورت میں فرستندہ اس کے مشمولات اور ان کی مالیت کی مکمل فہرست ڈاکخانہ میں پیش کردے۔

حالات مندرجہ ذیل میں کوئی معاوضہ نہیں دیا جائیگا۔

(الف) جب مکتوب الیہ کا صحیح اور کافی پتہ نہ لکھنے کی وجہ سے بیمہ کسی اور شخص کو دیدیا گیا ہو۔

(ب) جب فرستندہ یا مکتوب الیہ نے کوئی جعل کیا ہو۔

(ج) جب مکتوب الیہ نے بیمہ وصول کرکے رسیدوں پر دستخط کردئے ہوں۔

(د) جب تاریخ روانگی بیمہ سے تین مہینے کے اندر فرستندہ نے بیمہ کی گمشدگی کی اطلاع ڈاکخانہ کو نہ دی ہو۔

(ہ) جب بیمہ کو نقصان پیکنگ کی خرابی اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی وجہ سے پہنچا ہو۔

(و) جب بیمہ کے لفافے یا اس کی مہروں میں بظاہر کوئی ایسی خرابی نہ ہو جس سے اس کے کھولے یا توڑے جانے کا نتیجہ نکالا جاسکے۔

(ز) جب بیمہ میں سونے چاندی کے سکے یا سونا چاندی ہو لیکن بیمہ ان کی اصلی قیمت کا نہ کرایا گیا ہو۔

(ح) جب کرنسی نوٹوں کے آدھے گم ہوجانے کی صورت میں دوسرے آدھے جو محفوظ ہوں انکو ڈاکخانہ کے حوالہ نہ کیا جائے۔

(ط) جب نقصان بیمہ شدہ چیز کی نقصان پذیر صلاحیت کی وجہ سے پہنچا ہو۔

(ی) جب بیمہ میں کوئی ایسی چیز بھیجی گئی ہو جسکا ڈاکخانہ سے بھیجنا قانوناً ممنوع ہو۔ (دفعہ ۱۳۰)

۳۷۷ **ادائگی معاوضہ** (۱) تاریخ اطلاع دہی نقصان سے ایک مہینہ کے بعد نقصان ادا کردیا جائے گا۔ بجز ایسی صورتوں کے جب پوسٹ ماسٹر جنرل تا اختتام تحقیقات ادائگی کے روک دینے کی ضرورت سمجھیں گے۔ (۲) اگر ادائگی معاوضہ کے بعد بیمہ کی گمشدہ چیز یا ان کا کوئی جزو دستیاب ہوجائے گا۔ تو انکے متعلق حسب ذیل عمل درآمد کیا جائیگا۔

(الف) اگر دستیاب شدہ اشیاء کی مالیت بشمول اس معاوضہ کے جو ادا کیا گیا ہو۔ نقصان کی رقم سے زیادہ نہیں ہوگی تو دستیاب شدہ اشیاء فرستندہ کو واپس دیدی جائیں گی۔

(ب) اگر دستیاب شدہ اشیاء کی مالیت بشمول رقم معاوضہ ادا شدہ نقصان کی رقم سے زیادہ ہوگی۔ تو ڈاکخانہ کو اختیار ہوگا۔ کہ خواہ وہ اس رقم کو جو زیادہ ہوتی ہو فرستندہ سے وصول کرکے دستیاب شدہ اشیاء فرستندہ کو واپس دیدے۔ یا دستیاب شدہ اشیاء میں سے صرف اتنی چیزیں رکھکر جو پوسٹ ماسٹر جنرل کے نزدیک زیادتی کی رقم کے پورا کرنے کیلئے کافی ہوں باقی ماندہ چیزیں اگر کچھ ہوں فرستندہ کو واپس کردے۔ (دفعہ ۱۳۱)

بیمہ کن صورتوں میں لازمی ہے سکے، سونا، چاندی، جواہرات، زیورات، کرنسی نوٹ یا ان کا کوئی جزو۔ سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں صرف بیمہ شدہ خطوط یا بیمہ شدہ پارسل ہی میں بھیجی جاسکتی ہیں۔ اگر کسی غیر بیمہ شدہ چیز میں ظاہراً طور پر کوئی ایسی چیز بند معلوم ہوگی جس کے لئے بیمہ ضروری ہے۔ اسے یا تو راستہ میں روک کر فرستندہ کو واپس کردیا جائے گا یا مقام مقصود کو بھیجکر ایک روپیہ فیس ادا کرنے پر مکتوب الیہ کو حوالہ کردیا جائیگا۔ اور اگر مکتوب الیہ ایک روپیہ ادا نہیں کریگا۔ یا وہ نہیں ملے گا۔ تو یہ روپیہ شئی مذکور کے فرستندہ سے وصول کیا جائے گا۔ (دفعہ ۱۳۲)

مسلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶۰

ویلیو پے ایبل یعنی قیمت طلب اشیاء

وی پی کا طریقہ کیوں جاری کیا گیا ہے؟

اشیاء کے قیمت طلب یعنی وی پی بھیجنے کا طریقہ ڈاکخانہ نے ان لوگوں کی آسانی کیلئے جاری کیا ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ مال مطلوبہ یا اس کا بیجک یا بلٹی وصول ہونے پر اس کی قیمت ادا کریں۔ اور نیز ان تاجروں کی آسانی کے لئے جو اپنی مہیا کردہ چیزوں کی قیمت ڈاکخانہ کے ذریعہ سے وصول کرنا چاہتے ہیں۔ (دفعہ ۱۳۳)

کیا کیا چیزیں وی پی بھیجی جا سکتی ہیں

رجسٹری شدہ خطوط رجسٹری شدہ رجسٹری شدہ کتابی پیکٹ اور رعایتی محصول کے رجسٹری شدہ اخبارات وی۔ پی بھیجے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کی قیمت مطلوبہ ایک ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔ اور نیز ایسی قیمت طلب اشیاء کے جو کسی گورنمنٹ کے محکمہ یا ڈسٹرکٹ بورڈ۔ یا میونسپل بورڈ کی طرف سے یا ان کے نام بھیجی جائیں؟ ان میں ایک آنہ کی کسر شامل نہ ہو۔ (دفعہ ۱۳۴)

٢٧٨

تحریری اقرار

ڈاکخانہ سے مذکورہ بالا قسم کی کوئی چیز وی پی نہیں بھیجی جائیگی۔ تاوقتیکہ بھیجنے والا اس تحریری اقرار پر دستخط نہیں کر دیگا۔ کہ شئے مذکور واقعی کسی ایسی فرمائش کی تعمیل میں بھیجی جا رہی ہے۔ جو اس کو وصول ہوئی ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ شئے مرسلہ قیمت طلب کی قیمت۔ قیمت مطلوبہ کے مطابق ہو۔ بلکہ بل اور بیجک وغیرہ بھی وی پی بھیجے جا سکتے ہیں بشرطیکہ ان کے وی پی بھیجنے کی اجازت فرستندہ کو موصول ہوئی ہو۔ (دفعہ ۱۳۶)

وی پی کن ڈاکخانوں سے جا سکتا ہے؟

قیمت طلب اشیاء ہر اس ڈاکخانہ سے جہاں سے منی آرڈر جا سکتا ہے۔ اور ہر اس ڈاکخانہ سے جہاں سے منی آرڈر تقسیم ہو سکتا ہے بھیجی جا سکتی ہیں۔ سب ڈاکخانوں میں منی آرڈر لئے اور دئے جاتے ہیں۔ سوائے ان ڈاکخانوں کے جن کے سامنے پوسٹل گائڈ میں دی ہوئی فہرست ڈاکخانہ جات میں نقطہ D لکھا ہوا ہے۔ (دفعہ ۱۳۷)

وی پی بھیجنے کا طریقہ

(۱) ہر وہ چیز جسے بذریعہ ڈاک قیمت طلب بھیجنا مقصود ہو ڈاکخانہ میں مطبوعہ وی پی فارم کے ساتھ (جو ڈاکخانوں سے مفت مل سکتا ہے) پیش کرنی چاہئے۔ فارم کی خانہ پری فرستندہ کو روشنائی سے کرنی چاہئے اور جس رقم کا وی پی بھیجنا ہو یعنی جو رقم مکتوب الیہ سے فرستندہ کو منگوانی ہو۔ اس کی فارم پر تشریح کر دینی چاہئے۔ اور اس بیان تحریری مندرجہ فارم پر دستخط کر دینے چاہئیں کہ شئے مذکورہ مکتوب الیہ کی اجازت سے بھیجی جا رہی ہے۔ وی پی بھیجنے والے کو شئے مرسلہ کے اوپر بھی حسب ذیل اندراجات کرنے چاہئیں۔

(الف) اوپر کے بائیں ہاتھ کے کونہ میں۔ الفاظ۔ وی۔ پی اور اس کے بعد ہندسوں اور لفظوں میں رقم مطلوبہ۔

(ب) نیچے کے بائیں ہاتھ کے کونہ میں۔ خود اپنا نام اور پورا پتہ۔ (دفعہ ۱۳۸)

وی پی کی حوالگی

پچیس روپے تک کے مطالبہ کے وی پی مکتوب الیہ کو اس کے گھر پر رقم مطلوبہ ادا کرنے پر حوالہ کئے جائینگے۔ اور جس وی پی کا مطالبہ پچیس روپے سے زیادہ ہوگا۔ اس کی آمد کا اطلاعنامہ ڈاکخانہ سے مکتوب الیہ کو بھیجا جائیگا۔ اور اطلاعنامہ مذکورہ پر دستخط کرکے پیش کرنے اور رقم مطلوبہ ادا کرنے پر وی پی مکتوب الیہ کو ڈاکخانہ میں حوالہ کیا جائیگا۔

وی پی بھیجنے والے کو رقم کی ادائیگی

مکتوب الیہ سے وی پی کی جو رقم وصول کی جائے گی اس میں علاوہ اس رقم کے جو فرستندہ وی پی کو بھیجی جائے گی منی آرڈر کی فیس بھی شامل ہوگی۔ جو اسی حساب سے لی جائیگی جس حساب سے معمولی منی آرڈروں کی فیس لی جاتی ہے۔ مکتوب الیہ سے رقم وصول ہونے پر وہ بذریعہ منی آرڈر فرستندہ کو بھیجدی جائے گی۔

ڈاکخانہ میں وی پی کا امانت رکھوانا اور اسکا تاوان

(۱) اگر کسی قیمت طلب شئے کا مکتوب الیہ شئے مذکور کے پیش کئے جانے یا اسکی آمد کا اطلاعنامہ موصول ہونے کی تاریخ سے سات دن کے اندر رقم مطلوبہ ادا کرنے وی پی نہ چھڑا لیگا۔ تو آٹھویں دن شئے مذکور فرستندہ کو واپس کر دی جائیگی۔

لیکن اگر سات دن کے اندر مکتوب الیہ ڈاکخانہ میں تحریری درخواست بھیجیگا کہ شئے مذکور کو پہلی میعاد امانت ختم ہونے کے بعد سات دن تک اور امانت رکھا جائے۔ اور درخواست میں اس کا بھی وعدہ کیا جائے۔ کہ شئے مذکور کے وصول کرنے کے وقت مکتوب الیہ دو آنے یومیہ کے حساب سے ان مزید دنوں کا تاوان ادا کریگا جن میں شئے مذکور مکتوب الیہ کی درخواست پر امانت رکھی جائیگی تو مزید میعاد امانت منقضی ہونے تک شئے مذکور فرستندہ کو واپس نہیں بھیجی جائیگی۔

(۲) جب کوئی قیمت طلب شئے مکتوب الیہ کے وصول نہ کرنے پر فرستندہ کو واپس بھیجی جائیگی تو فرستندہ کو اس کی رسید پر دستخط کرنے ہوں گے اور اگر محصول وغیرہ کی بابت کوئی رقم شئے مذکور سے متعلق واجب الادا ہوگی تو وہ بھی ادا کرنی ہوگی لیکن

کسی ایسی قیمت طلب شے کا تاوان فرستندہ سے وصول نہیں کیا جائیگا۔ جو مکتوب الیہ کے لینے سے انکار کرنے یا میعاد امانت کے منقضی ہو جانے کی بنا پر فرستندہ کو واپس کی جائے گی (دفعہ ۲۴۲ الف)

قیمت طلب اشیاء کا بیمہ رجسٹری شدہ قیمت طلب پارسلوں اور خطوں کا بیمہ بھی کرایا جا سکتا ہے اور رقم بیمہ کا رقم مطلوبہ کے مطابق ہونا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً ایک گھڑی جو مرمت ہونے کے بعد اس کے مالک کو قیمت طلب بھیجی جاتی ہے۔ اس کی قیمت مطلوبہ تو صرف اجرت مرمت کی رقم ہو گی لیکن بیمہ گھڑی کی پوری قیمت کا کرایا جائیگا۔ (دفعہ ۲۴۳)

شکایات متعلقہ وی پی (۱) جب کسی قیمت طلب شے کا فرستندہ یا مکتوب الیہ شے مذکور کی حوالگی یا اس کی رقم مطلوبہ کی ادائگی کے بارے میں کوئی شکایت بھیجیگا تو ایک آنہ فیس ادا کرنے پر وہ اس کا مستحق ہوگا کہ اس کی شکایت کی ڈاکخانہ کی طرف سے تحقیقات کی جائے۔ یہ فیس شکایتی خط کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ رکھکر یا شکایتی تحریر پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر ادا کی جائیگی۔ اور اگر شکایت صحیح ثابت ہوئی تو یہ فیس واپس دیجائیگی

(۲) کوئی شکایت تاریخ روانگی وی پی سے بارہ ماہ گزرنے کے بعد قابل سماعت نہیں ہوگی۔ اور شکایت کرنے والے کو ہر ایک وی۔ پی کے متعلق مفصل حالات ڈاکخانہ کو لکھنے ہوں گے۔

(۳) تحقیقات کے نتیجہ سے شکایت کنندہ کو بذریعہ خط اطلاع دیجائیگی۔ (دفعہ ۲۴۴)

گورمنٹ کی ذمہ داری کسی قیمت طلب چیز کی قیمت مطلوبہ کے بارے میں کوئی ذمہ داری گورمنٹ پر عائد نہیں ہو گی۔ تاوقتیکہ رقم مذکورہ مکتوب الیہ سے وصول نہ ہو جائے اور تاریخ روانگی وی پی سے ایک سال کے اندر اس کا مطالبہ ڈاکخانہ میں پیش نہ کر دیا جائے

(دفعہ ۲۴۵)

معمولی ملکی منی آرڈر

منی آرڈروں کے ڈاکخانے سب ڈاکخانوں سے منی آرڈر جا سکتے ہیں سوائے ان ڈاکخانوں کے جن کے نام کے آگے پوسٹل گائڈ کی فہرست ڈاکخانہ جات میں لفظ (D) لکھا ہے۔

کتنی رقم بھیجی جا سکتی ہے چھ سو روپے سے زیادہ رقم کا ایک منی آرڈر نہیں جا سکتا اور نیز ان منی آرڈروں کے جو گورمنٹ کے کسی محکمہ یا ڈسٹرکٹ بورڈ لوکل بورڈ یا میونسپل بورڈ کے نام یا ان کی طرف سے بھیجے جائیں اور کسی منی آرڈر میں ایک آنہ کی کسر شامل نہیں کی جا سکتی۔

منی آرڈروں کا کمیشن معمولی ملکی منی آرڈروں کی روانگی پر حسب ذیل فیس لیجاتی ہے دس روپے تک ۲ ہر دس روپے سے زائد اور پچیس روپے سے کم پر ہے۔ پچیس روپے سے زائد پر ہر پچیس روپے کی مکمل رقم پر چار آنے اور چار آنے رقم باقی ماندہ پر لیکن اگر رقم باقی ماندہ دس روپے سے زائد نہ ہو تو اس پر صرف ۲

منی آرڈر کیسے بھیجا جاتا ہے؟ منی آرڈر بھیجنے والے کو منی آرڈر کے سبوعہ فارم پر خوشنائی سے خانہ پری کر کے اس پر اپنے دستخط کر دینے چاہئیں۔ اور رقم اور مکتوب الیہ کا پتہ اور تعداد رقم بہت واضح اور صاف لکھنی چاہئے۔ جو رسید مکتوب الیہ کی دستخطی مل کر واپس ملیگی وہ بھی منی آرڈر فارم کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ اور اس کی خانہ پری بھی فرستندہ منی آرڈر ہی کو کرنی پڑتی ہے۔ فرستندہ اگر چاہے تو فارم مذکور کی اس جگہ میں جو اس مقصد کیلئے خالی رہتی ہے مکتوب الیہ کو اپنی طرف سے کوئی پیام بھی لکھ سکتا ہے۔

منی آرڈر کے فارم حسب ضرورت ڈاکخانہ سے مفت ملتے ہیں۔ اور یہ فارم ہر دس کی کتابیں دو دو آنے میں فروخت بھی ہوتی ہیں۔ (دفعہ ۲۶۳ و ۲۶۴)

ڈاکخانہ کی ذمہ داری اگر فرستندہ نے مکتوب الیہ کا نام اور پتہ غلط یا ناکافی تحریر کیا جس سے منی آرڈر کسی دوسرے شخص کو ادا کر دیا جائے تو ڈاکخانہ اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ اور ایسے ہی منی آرڈروں کا بھی جن کے متعلق تاریخ روانگی سے ایک سال کے اندر شکایت پیش نہیں کی جائیگی۔ (دفعہ ۲۶۵)

منی آرڈر کی رسید ہر منی آرڈر کی ایک رسید فرستندہ کو ڈاکخانہ سے ملتی ہے جس پر مہر ثبت ہوگی اور اس کی فیس کی تحریر ہو گی اگر اس رسید پر کوئی غلطی ہو تو اس کی اطلاع فوراً ڈاکخانہ کو کر دینی چاہئے ورنہ ڈاکخانہ ذمہ دار نہ ہوگا۔ (دفعہ ۲۶۶)

منی آرڈروں کی ادائگی (۱) منی آرڈر عام طور پر مرسل الیہ کی جائے سکونت پر منی آرڈر اور اس کی وصولیابی کی رسید پر دستخط کرا کے ڈاکیوں کے ذریعہ ادا کئے جائیں گے

(۲) اگر وہ شخص جس کے نام منی آرڈر بھیجا گیا ہے اس ڈاکخانہ کے حلقہ کا جہاں سے منی آرڈر تقسیم ہوگا مستقل باشندہ نہیں ہے اور ڈاکخانہ کا پوسٹ ماسٹر اور اس کے ماتحت اس سے واقف نہیں ہیں تو منی آرڈر سو وقت تک ادا نہیں کیا جائیگا جب تک کہ شخص مذکور کوئی قابل اطمینان شناخت پیش نہیں کریگا۔ (دفعہ ۲۶۷)

وصول کنندہ کے دستخط منی آرڈر پر دستخط اس شخص کے ہونے چاہئیں جس کے نام منی آرڈر بھیجا گیا ہے یا اس کے کسی مختار مجاز کے دستخط روشنائی سے ان مقامات پر ہونے چاہئیں جو فارم پر دستخطوں کے لئے مقرر کر دئے گئے ہیں۔ (دفعہ ۲۶۹)

دیسی ریاستوں وغیرہ میں منی آرڈروں کی ادائگی اگر منی آرڈر کا مستحق وصول کسی ایسی دیسی ریاست میں رہتا ہو جس سے منی آرڈروں کے تبادلہ کا انتظام نہیں ہے یا کسی ایسے مقام میں جہاں معمولی طور سے منی آرڈر تقسیم نہیں کئے جا سکتے تو اسکو منی آرڈر کی

آمد کا ایک نوٹس مع کوپن اور رسید کے بھیجکر یہ درخواست کی جائیگی کہ وہ خود آ کر یا اپنے کسی مختار مجاز کو بھیجکر (جس کو اس نے اپنی طرف سے دستخط کرنے کا تحریری اختیار دیا ہو) منی آرڈر کی رقم وصول کرے۔ اس نوٹس کی مستحق وصول منی آرڈر کو لازمی طور پر رسید دینی ہوگی۔ اگر مستحق وصول منی آرڈر نوٹس مذکور کو اس پر وصول یابی رقم کے دستخط کرکے اور نیز اس رسید پر دستخط کرکے جو نوٹس مذکور کے ساتھ بھیجی جائیگی ڈاکخانہ کو واپس کر دیگا۔ تو منی آرڈر کی رقم کاغذات مذکورہ بالا پیش کرنیوالے کو حوالہ کر دی جائیگی (دفعہ ۲۷۰)

فرستندہ منی آرڈر رسید پانے کا مستحق ہے ہر منی آرڈر کے بھیجنے والے کو رقم منی آرڈر کی وصول یابی کی بابت اس شخص کی دستخطی رسید مفت حاصل کرنے کا حق ہے جس کو منی آرڈر بھیجا جائے اگر رسید مذکور اسکو نہ پہنچے تو اسے ڈاکخانہ کو لکھنا چاہئے۔ رسید مذکور گم ہو جانیکی صورت میں پوسٹ ماسٹر اپنا دستخطی سرٹیفکٹ بلا معاوضہ اسکو دیگا۔ اس کی تصدیق کے لئے کہ رقم منی آرڈر مستحق وصول کو ادا ہو گئی ہے۔ (دفعہ ۲۷۱)

اگر مستحق وصول ناخواندہ ہو اگر جس کے نام منی آرڈر بھیجا گیا ہے وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو اسکو ایک تیسرے لکھے گواہ کی موجودگی میں اپنے انگوٹھے کا نشان لگانا پڑیگا اور گواہ مذکور دستخط کرنے پڑینگے (دفعہ ۲۷۲)

منی آرڈر کی دوبارہ روانگی اگر مستحق وصول اس مقام سے جہاں منی آرڈر بھیجا گیا ہے کہیں اور چلا گیا ہے اور وہ ڈاکخانہ کو ہدایت تحریر کر گیا ہو کہ اسکا منی آرڈر فلاں مقام پر بھیجدیا جائے تو منی آرڈر بلا کسی مزید فیس کے تبدیل شدہ پتہ پر بھیجدیا جائے گا۔ (دفعہ ۲۷۳)

فرستندہ کی درخواست پر پتہ کی تبدیلی غیر ادا شدہ منی آرڈر کے بھیجنے والے کی درخواست پر بھی بلا معاوضہ منی آرڈر کا پتہ تبدیل کیا جاسکیگا۔ درخواست کے ساتھ منی آرڈر کی رسید پیش کرنی ہوگی (دفعہ ۲۷۴)

مستحق وصول کے نام کی تبدیلی غیر ادا شدہ منی آرڈر کے بھیجنے والے کو یہ بھی اختیار ہے کہ جس شخص کے نام اس نے منی آرڈر بھیجا تھا۔ اس کی بجائے کسی دوسرے شخص کو منی آرڈر ادا کرائے۔ لیکن ایسی تحریری درخواست پر منی آرڈر کی اتنی ہی فیس ادا کرنی ہوگی جتنی اس نے پہلے ادا کی ہے (دفعہ ۲۷۵)

ادائگی روکی جاسکتی ہے غیر ادا شدہ منی آرڈر کا بھیجنے والا منی آرڈر کی ادائگی رکوا کر رقم اپنے پاس واپس منگا سکتا ہے۔ اسکی کوئی فیس اس سے نہیں لی جائے گی البتہ اگر تار کے ذریعہ سے ادائگی روکی جائیگی تو تار کا خرچ فرستندہ کو دینا پڑے گا۔

لیکن اگر فرستندہ کی درخواست کے خلاف منی آرڈر تقسیم کردیا جائیگا تو ڈاکخانہ کسی حالت میں اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ (دفعہ ۲۷۶)

اگر مستحق وصول لاپتہ ہو اگر وہ شخص جسکے نام منی آرڈر بھیجا گیا ہے لاپتہ ہو یا وہ منی آرڈر کی رقم وصول کرنے سے انکار کرے تو رقم فوراً فرستندہ کو واپس کردیجائیگی لیکن فیس منی آرڈر کسی حالت میں واپس نہیں ملے گی (دفعہ ۲۷۷)

غیر قابل تقسیم منی آرڈر اگر مستحق وصول کو کسی وجہ سے منی آرڈر ادا نہ کیا جاسکے اور فرستندہ کو بھی اس کے لاپتہ ہوجانے کی وجہ سے رقم مذکور واپس نہ کی جاسکے تو منی آرڈر غیر قابل تقسیم قرار دیدیا جائیگا اور اس کی رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہو جائیگی۔ لیکن اگر مستحق وصول یا فرستندہ تاریخ روانگی منی آرڈر سے ایک سال کے اندر رقم مذکور کی ادائگی کے لئے درخواست پیش کردیگا تو آڈٹ افیسر کی اجازت سے رقم مذکور اس کو ادا کردی جائے گی (دفعہ ۲۷۸)

ہوائی ڈاک کے منی آرڈر

ہوائی ڈاک کے منی آرڈروں کے لئے بھی وہی قواعد و شرائط ہیں جو اوپر مذکور ہوئے سوائے اس کے کہ منی آرڈر کی کمیشن کے علاوہ ہر فی منی آرڈر ہوائی ڈاک کا محصول زائد دینا پڑتا ہے۔ اور منی آرڈر کے فارم پر الفاظ "بذریعہ ہوائی ڈاک" نمایاں لکھنے پڑتے ہیں۔

تار منی آرڈر

کن ڈاکخانوں سے تار منی آرڈر جاسکتے ہیں۔ جن ڈاکخانوں میں سے معمولی منی آرڈر جاسکتے ہیں اُن سب سے تار منی آرڈر بھی جاسکتے ہیں بجز اُن ڈاکخانوں کے جنکی پوسٹل گائڈ کے تیرھویں باب میں تشریح کردی گئی ہے۔ اگر منی آرڈر روانہ کرنے والے ڈاکخانہ میں تار گھر نہیں ہوگا تو منی آرڈر قریب ترین سرکاری تار گھر کو بذریعہ ڈاک بھیجدیا جائیگا اور اگر جس مقام میں منی آرڈر کی ادائگی ہوتی ہے وہاں تار گھر نہیں ہوگا تو منی آرڈر قریب ترین سرکاری تار گھر سے بذریعہ ڈاک مرسل الیہ کو بھیجدیا جائیگا۔

کتنی رقم جاسکتی ہے۔ ایک تار کے منی آرڈر کے ذریعہ سے کوئی ایسی رقم نہیں بھیجی جاسکتی جو چھ سو روپے سے زائد ہو یا جس میں ایک روپیہ کی کسر شامل ہو۔

منی آرڈر کی فیس۔ تار منی آرڈر پر کمیشن تو وہی لی جاتی ہے جو معمولی منی آرڈروں پر لیجاتی ہے لیکن اگر منی آرڈر اکسپرس تار کے ذریعہ سے بھیجا ہو تو اکسپرس تار کا ورنہ معمولی تار کا محصول بھی الفاظ کی تعداد کے لحاظ سے لیا جاتا ہے اور تار ہر منی آرڈر پر دو آنے زائد فیس کے بھی لئے جاتے ہیں۔

تار منی آرڈر بھیجنے کا طریقہ۔ منی آرڈر بھیجنے والے کو منی آرڈر کے معمولی فارم کی روشنائی سے خانہ پری کرے اس پر جلی حرفوں میں اگر اکسپرس تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو "بذریعہ تار اکسپرس" اور معمولی تار کے ذریعہ سے بھیجنا ہو تو "بذریعہ تار معمولی" کے الفاظ لکھدینے چاہئیں اور اگر اُسے مکتوب الیہ کو علاوہ اطلاع ارسال منی آرڈر بذریعہ تار کے کچھ اور لکھنا ہو تو کوپن پر لکھدینا چاہئے لیکن اگر کوپن پر لکھے ہوئے الفاظ کی تعداد تار کے مقررہ کم سے کم الفاظ کی تعداد سے بڑھ جائے گی تو ان کا محصول تار کے مزید لفظوں کے محصول کے حساب سے زائد دینا پڑے گا۔

اللہ شافی

اللہ تندرستی دینے والا ہے

لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ

خدا نے

ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے



طبی کمپنی پوسٹ بکس ۱۴۶ دہلی سے ہر قسم کی مرکب و مفرد دوائیں مل سکتی ہیں

(علی گڑھ برقی پریس دہلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طبی کمپنی اور اسکی خصوصیات

طبی کمپنی بفضلہ تعالےٰ آٹھ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے اور اُس کی مخصوص دوائیں پیران عظام کی برکت سے خلق خدا کو بے حد نفع پہنچا رہی ہیں۔ پہلے اس کمپنی میں صرف معدودے چند امراض کی مجرب دوائیں تیار ہوتی تھیں اور زیادہ تر وہی کمپنی کے معاونین کو بھیجی جاتی تھیں۔ لیکن اب دواسازی کے شعبہ کو وسیع کر دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ایسی تمام دوائیں جن کے اجزا قیمتی ہیں اور جو عام طور پر قابل اطمینان نہیں ملتیں ان کو طبی کمپنی ہی کے دواخانہ میں تیار کیا جائے تاکہ جو حضرات محض طبی کمپنی کے اعتماد پر دوائیں منگاتے ہیں اُن کو کسی شکایت کا موقع نہ ملے۔

طبی کمپنی مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ مدظلہٗ خواہر زادہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ نے اپنے ان لاکھوں مریدین و معتقدین کی آسانی کے لئے قائم فرمائی ہے جو حضرت ممدوح سے دعا کے ساتھ دوا کے بھی طالب ہوتے ہیں یا حضرت ممدوح کے ذریعہ دہلی اور بیرونجات کے مشہور اطبا کے مجربات منگوایا کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب قبلہ مدظلہٗ نے ہندوستان کے اُن تمام مشہور طبیبوں اور ڈاکٹروں سے جن سے حضرت ممدوح کے ذاتی تعلقات ہیں۔ اُن کے مجربات حاصل فرما کر طبی کمپنی کو عطا فرما دیئے ہیں۔ اور جن مجربات کے نسخے حاصل نہیں ہو سکے اُن کے لئے یہ انتظام فرما دیا ہے کہ اُن دواؤں کے موجدین خود دوائیں تیار کر کے طبی کمپنی کو عنایت کر دیا کریں۔ چنانچہ **لقمان الملک حضرت مولانا حکیم عبدالوہاب صاحب انصاری عرف حکیم نابینا صاحب مدظلہٗ** سابق طبیب خاص اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے تقریباً تمام مشہور مجربات طبی کمپنی سے مل سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ حکیم صاحب قبلہ مدظلہٗ کی مشہور عالم **روح الذہب گولیاں** بھی جن کی ساری دنیا میں شہرت ہے۔ ہر وقت طبی کمپنی میں موجود رہتی ہیں۔

طبی کمپنی کی مخصوص دوائیں

طبی کمپنی کے لئے جو مخصوص دوائیں انتخاب کی جاتی ہیں اُن میں تین باتوں کا خصوصیت سے لحاظ رکھا جاتا ہے :-

(۱) صرف ایسی دوائیں لی جاتی ہیں جو زیادہ سے زیادہ مریضوں کے مزاج کے موافق آسکیں تاکہ وہ کم از کم ستر اور اسی فی صدی مفید ثابت ہوں اور کسی حالت میں نقصان نہ کریں۔

(۲) کسی دوا یا نسخہ کی محض زبانی یا کتابی تعریف پر اعتماد نہیں کیا جاتا بلکہ بطور خود امتحان کر کے اس کا بخوبی اطمینان کر لیا جاتا ہے کہ واقعی وہ دوا مفید ہے یا نہیں اور ہے تو کس حد تک۔

(۳) دوسرے دواخانوں کی طرح طبی کمپنی میں تعصب نہیں برتا جاتا بلکہ جو دوا بھی کسی مرض کے لئے طبی کمپنی کے معیار کے مطابق زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے خواہ وہ یونانی ہو یا ڈاکٹری - ہومیو پیتھی کی ہو یا ویدک کی اُس کو بلا تامل طبی کمپنی کی مخصوص دواؤں میں شامل کر لیا جاتا ہے۔

اس لئے طبی کمپنی بجا طور پر یہ دعوےٰ کر سکتی ہے کہ اس کی مخصوص دواؤں کے فوائد کا نہ صرف دوسری یونانی بلکہ ویدک۔ ڈاکٹری

اور ہومیو پیتھک دوائیں بھی بہت کم مقابلہ کر سکتی ہیں ۔

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں کے جدِ امجد حکیم محمد شریف خاں صاحب
کی مشہور کتاب علاج الامراض کے

خاص نسخے

چونکہ معاونین طبّی کمپنی ۔ طبّی کمپنی کی مخصوص دواؤں کے علاوہ شریف خانی حکماء دہلی (یعنی مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم اور حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں و حکیم واصل خاں و حکیم محمود خاں مرحوم) کے خاندانی مجربات بھی طبّی کمپنی ہی کے ذریعہ طلب کیا کرتے ہیں اس لئے طبّی کمپنی میں اب اس کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے کہ شریف خانی خاندان کے مشہور مجربات کے وہ خاص نسخے جو طب یونانی کی نہایت مشہور و مستند کتاب **علاج الامراض** میں درج ہیں اور جن کے اجزاء بہت قیمتی یا عسیر الحصول ہیں اُن کو طبّی کمپنی خود تیار کرے اور سستے مرکبات دہلی کے تجربہ کار اور معتبر دواسازوں اور دواخانوں سے تیار کرا کر یا خرید کر معاونین طبّی کمپنی کو بھیجا کرے ۔ اس جدید انتظام کے بعد یہ ضروری تھا کہ شریف خانی مجربات کی مکمل فہرست بھی طبّی کمپنی کی طرف سے شائع کی جائے ۔ چنانچہ مفصّل فہرست ادویہ مرکبہ جو طبّی کمپنی کی مخصوص دواؤں کے بعد درج کی گئی ہے اُس میں تمام مشہور اطباء دہلی کے مشہور مجربات کے افعال و خواص اور قیمتیں وغیرہ بھی درج کر دی گئی ہیں تاکہ معاونین طبّی کمپنی کو دوسرے دواخانوں کی فہرستیں منگانے اور دیکھنے کی زحمت نہ ہو اور اُن کی تمام ضرورتوں کو طبّی کمپنی پورا کر سکے ۔

بعض مشہور دواؤں کی قیمتیں طبّی کمپنی ہیں دوسری فہرستوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں لیکن ان دواؤں کے تمام مصارف کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر وہ دوائیں اپنے اصلی اور پورے اجزاء کے ساتھ تیار کی جائیں ۔ تو اُس قیمت سے کم میں ہرگز فروخت نہیں ہو سکیں گی جو طبّی کمپنی کی فہرست میں درج ہے ۔ اس لئے جو حضرات محض نام کی دوا نہیں بلکہ کام کی دوا چاہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ وہ طبّی کمپنی پر اعتماد کریں ۔ اور یہ یقین رکھیں کہ طبّی کمپنی ان سے ضرورت سے زیادہ نفع نہیں لے گی ۔

طبّی مشورہ کا انتظام

معاونین طبّی کمپنی کو شکایت تھی اور بجا شکایت تھی کہ طبّی کمپنی میں باہر کے مریضوں کو مفید اور صحیح طبّی مشورہ دینے کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے ۔ معاونین کی اس شکایت کو بھی کمپنی نے اب رفع کر دیا ہے اور ایک نہایت لائق و تجربہ کار طبیب کو جو عرصہ تک مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کے اسٹاف میں رہ چکے ہیں اور علاج معالجہ کا بیس سالہ تجربہ رکھتے ہیں مستقل طور پر طبّی کمپنی میں ملازم رکھ لیا گیا ہے ۔ جو حضرات امراض کہنہ و شدیدہ میں مبتلا ہوں وہ اپنے مفصّل حالات مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات کی شکل میں ایک آنے کے جوابی ٹکٹ کے ساتھ "مشیر طبّی ۔ طبّی کمپنی" دہلی پوسٹ بکس نمبر ۱۴۶ کے نام بھیجا کریں ۔ انشاء اللہ اُن کو بہت جلد نہایت مفید اور صحیح طبّی مشورہ ارسال کر دیا جائے گا ۔ چونکہ طبّی کمپنی کے مشیر طبّی ایک نہایت معمّر اور پارسا طبیب ہیں اس لئے عورتیں بھی اپنے مفصّل حالات اندرونی و بیرونی بلا تکلف ان کو لکھ کر بھیج سکتی ہیں ۔ "مشیر طبّی ۔ طبّی کمپنی" کے خطوط سوائے مشیر صاحب موصوف کے اور کوئی نہیں دیکھ سکے گا ۔

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کا خاص مشورہ

لقمان الملک حضرت حکیم نابینا صاحب برادر حقیقی جناب ڈاکٹر نثار احمد صاحب انصاری کے جو خصوصی تعلقات حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ سے ہیں ان کی بناء پر طبی کمپنی کو یہ اعلان کرنے کا بھی فخر ہو سکتا ہے کہ اگر کسی خاص مریض کے متعلق حکیم صاحب قبلہ ممدوح کے مشورہ کی ضرورت ہوگی تو انشاء اللہ طبی کمپنی کے ذریعہ سے یہ مشورہ بھی بہ آسانی حاصل ہو جائیگا اور ایسے مریضوں کے لئے جو دوائیں بھیجی جائیں گی وہ حضرت لقمان الملک کے مشورہ ہی سے بھیجی جائیں گی۔ لیکن حضرت لقمان الملک کا مشورہ صرف اُنہی مریضوں کو حاصل ہو سکے گا جن کو "شعبہ طبی۔ طبی کمپنی" کے نزدیک واقعی اس مشورہ کی ضرورت ہوگی +

سوالات جنکا مفصل جواب دینا حصول مشورہ کے لئے ضروری ہے

مردوں کے لئے:۔ (۱) عمر کیا ہے؟ (۲) مرض کتنے عرصہ سے ہے اور موروثی تو نہیں ہے؟ (۳) عام جسمانی حالت کیسی ہے۔ وزن میں کمی ہو رہی ہے یا بیشی؟ (۴) حرارت تو نہیں رہتی۔ رہتی ہے تو عموماً کتنی اور کس وقت؟ (۵) پیشاب۔ پیخانہ کی کیا کیفیت ہے؟ (۶) بھوک۔ پیاس اور نیند کیسی ہے؟ (۷) آتشک یا سوزاک کی شکایت تو نہیں ہوئی۔ اگر ہوئی ہے تو کیا اب بھی اُس کا کچھ اثر ہے؟ (۸) مجامعت میں بے اعتدالی غیر فطری حرکات کی عادت تو نہیں رہی۔ رہی تو کتنے عرصہ تک اور اب بھی موجود ہے یا نہیں؟ (۹) پیشاب سے پہلے یا بعد میں کوئی لیسدار رطوبت تو خارج نہیں ہوتی؟ (۱۰) کثرت احتلام اور رقت و سُرعت کی شکایت تو نہیں ہے اور ہے تو کس حد تک؟ (۱۱) کمی لاغری وغیرہ کی کیا کیفیت ہے؟ (۱۲) شادی ہوئی ہے یا نہیں؟ بچے کتنے ہیں؟ (۱۳) مشاغل کیا ہیں؟ (۱۴) دوائیں اب تک کیا کیا استعمال کیں اور اُن کا کیا نتیجہ رہا؟ (۱۵) ان کے علاوہ اگر اور کوئی بات قابل تحریر ہو تو وہ بھی وضاحت مگر اختصار کے ساتھ لکھیں +

عورتوں کے لئے:۔ (۱) عمر کیا ہے؟ (۲) مرض کتنے عرصہ سے ہے اور موروثی تو نہیں ہے؟ (۳) عام جسمانی حالت کیسی ہے۔ وزن میں کمی ہو رہی ہے یا بیشی؟ (۴) حرارت تو نہیں رہتی۔ رہتی ہے تو عموماً کتنی اور کس وقت؟ (۵) پیشاب۔ پیخانہ کی کیا کیفیت ہے؟ (۶) بھوک پیاس اور نیند کیسی ہے؟ (۷) شادی ہوئی ہے یا نہیں۔ حمل رہا ہے یا نہیں۔ رہا ہے تو بچہ وقت پر پیدا ہوا یا حمل ساقط ہو گیا؟ (۸) ماہواری ایام کی کیا کیفیت ہے۔ وقت پر ہوتے ہیں یا نہیں کمی یا زیادتی تو نہیں ہوتی؟ (۹) رحم سے رطوبت تو نہیں آتی۔ آتی ہے تو کس رنگ کی؟ (۱۰) شوہر کو گرمی کی بیماری تو نہیں ہوئی۔ اور مریضہ میں اُس کا کوئی اثر تو نہیں ہے؟ (۱۱) اگر اندرونی ورم وغیرہ کی شکایت ہے تو کسی ہوشیار دائی کو دکھا کر اور اُس سے پوچھکر اندرونی حالات لکھیں۔ (۱۲) دوائیں اب تک کیا کیا استعمال کیں اور اُن کا کیا نتیجہ رہا؟ (۱۳) مندرجہ بالا حالات کے علاوہ اگر اور کوئی بات قابل تحریر ہو تو وہ بھی لکھیں +

بچوں کے لئے:۔ (۱) بچہ کی عمر کیا ہے؟ (۲) مرض کتنے عرصہ سے ہے اور موروثی تو نہیں ہے؟ (۳) بچہ دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا گیا؟ (۴) دانت سب نکل آئے ہیں یا نہیں؟ (۵) پیخانہ دن میں کے مرتبہ ہوتا ہے اور کیسا؟ (۶) پیخانہ میں کیڑے تو نہیں نکلتے؟ (۷) پیٹ میں اپھارہ تو نہیں رہتا؟ (۸) پیشاب کرتے وقت بچہ روتا تو نہیں؟ (۹) اگر بچہ زیادہ روتا ہے تو کان یا پیٹ یا پیشانی کی طرف ہاتھ لے جاتا ہے اور کان یا پیٹ دبانے سے بلبلا جاتا ہے؟ (۱۰) کبھی مسان (اُم الصبیان یعنی ہاتھ پاؤں اینٹھنے) کا دورہ تو نہیں پڑا؟ (۱۱) بخار یا حرارت تو نہیں رہتی۔ رہتی ہے تو عموماً کتنی؟ (۱۲) اس کے علاوہ اور جو حالات قابل تحریر ہوں وہ بھی لکھے جائیں +

خریداروں کے فائدہ کا خاص خیال

یہ امتیاز غالباً تمام ہندوستان میں صرف طبی کمپنی ہی کو حاصل ہے کہ وہ اپنے معاونین اور گاہکوں کے فائدہ کے مقابلہ میں اپنے نقصان کی پرواہ نہیں کرتی۔ چونکہ ڈاک خانہ نے وی۔ پی پارسلوں کی رجسٹری لازمی کردی ہے اور رجسٹری کی فیس کم ازکم تین آنے ہے اس لئے دوائیں وی۔ پی منگانے والے خریداروں کو عام محصول کے علاوہ رجسٹری کے تین آنے بھی لازمی طور پر دینے پڑتے ہیں اور بعض اوقات آٹھ آنے کی دوا پر دس اور بارہ آنے محصول کے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے طبی کمپنی نے یہ عام قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ دو روپے تک کی دواؤں کے پارسل کسی کو کمپنی سے وی۔ پی نہیں بھیجے جاتے۔ بلکہ منی آرڈر کا فارم پارسلوں کے اندر رکھدیا جاتا ہے اور فارم کی خانہ پُری دفتر کمپنی سے کردی جاتی ہے تاکہ پارسل پہنچتے ہی بیجک سے دواؤں کی پڑتال کرکے خریدار صاحبان فوراً قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کردیں۔ دو روپے سے زیادہ دواؤں کے لئے وی۔ پی نہ بھیجنے کی رعایت صرف ان معاونین طبی کمپنی کے لئے ہے جو حضرت خواجہ صاحب قبلہ سے تعلق خصوصی رکھتے ہیں یا طبی کمپنی کے پُرانے گاہک ہیں اور اپنا اعتماد قائم کرچکے ہیں۔ آیندہ بھی جو حضرات وقت پر قیمتیں ادا فرماکر اعتماد قائم کرلیں گے وہ بھی اس رعایت کے مستحق ہو جائیں گے۔ زیادہ قیمت کی دواؤں کے پارسلوں کا چونکہ راستہ میں تلف ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے اُن کے پارسلوں کو مجبوراً وی۔ پی بھیجنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ بعض صاحبان بذریعہ ریل دوائیں منگوا کر بلٹی واپس کردیتے ہیں اور اس سے کمپنی کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے بذریعہ ریل دوائیں منگوانے والوں کے لئے چوتھائی یا نصف قیمت پیشگی بھیجنے کی بھی شرط ہے۔

خریداروں کے فائدہ کا دوسرا خاص خیال طبی کمپنی میں یہ رکھا جاتا ہے کہ ماشہ دو ماشہ کی زیادتی کی وجہ سے تواعد ڈاک خانہ کے مطابق جو ۲۰ تولہ یا پاؤ سیر کا زائد محصول دینا پڑجاتا ہے اُس سے حتی الامکان خریداروں کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور دوائیں صرف اتنی مقدار میں بھیجی جاتی ہیں کہ ان کی شیشی بکس اور پیکنگ وغیرہ کا مجموعی محصول وزن میں ماشہ دو ماشہ یا تولہ دو تولہ کی زیادتی کی وجہ سے بہت زیادہ نہ بڑھ جائے اور خریداروں کو گراں نہ گزرے۔

طبی کمپنی کی ایجنسیاں

طبی کمپنی کی مخصوص دواؤں کی ایجنسی بہت آسان شرائط پر اُن تمام معتبر و مستعد لوگوں کو دی جاسکتی ہے جو قیمت پیشگی بھیج سکیں اور دواؤں کی اشاعت و فروخت میں پوری سرگرمی سے کوشش کریں۔ اس وقت تک جو ایجنسیاں قائم ہوچکی ہیں اُن کے نام اور پتے درج ہیں:۔

۱۔ غلام نظام الدین صاحب بدیمی قریشی نظامی۔ ایڈیٹر اخبار دین۔ احمد آباد۔ گجرات (سول ایجنٹ برائے بمبئی و گجرات)

۲۔ محمود احمد صاحب نظامی۔ بذریعہ ٹی سنڈیکیٹ۔ بازار نواب سالار جنگ بہادر حیدر آباد دکن۔

۳۔ محمد اسرائیل خاں صاحب نظامی۔ کلاتھ مرچنٹ۔ آدرہ۔ بی۔ این آر

۴۔ حافظ دادا میاں صاحب نظامی۔ ادھونی۔ ضلع بلھاری (مدراس)

۵۔ جلال عبدالرحیم صاحب نظامی۔ دکاندار۔ متصل سول ہسپتال۔ ادھونی۔ بلھاری (مدراس)

۶۔ محمد عثمان صاحب اجمیری۔ بیلور مارٹ۔ ہوڑہ۔

۷۔ ٹی۔ عبدالغفور صاحب لبّے۔ کھڑا بازار۔ جامع مسجد۔ بلگام۔

۸۔ ڈاکٹر علی احمد خاں صاحب۔ شفاخانہ ہومیوپیتھک۔ کالکا۔ ضلع انبالہ۔

۹۔ حافظ احمد حسین صاحب عطار۔ منڈی شو پوری۔ سہارن پور۔

۱۰۔ محمد عبدالحکیم صاحب ۔ احاطۂ جامع مسجد ۔ ہردوئی ۔ یو۔ پی ۔
۱۱۔ یونانی فیض عام فارمیسی ۔ نمبر ۱۰ انتا پلائی اسٹریٹ ۔ جی ۔ ٹی مدراس ۔
۱۲۔ حکیم نثار احمد خاں صاحب ۔ منڈی شو پوری ۔ سہارن پور ۔
۱۳۔ ڈاکٹر ایس ۔ ایم رفیع الدین صاحب ۔ لہریہ سرائے ۔ ضلع دربھنگہ ۔
۱۴۔ منیجر صاحب حسین اسٹورس جنرل مرچنٹ ۔ نمبر ۴۶ جبل پور کیمپ ۔
۱۵۔ بھائی سوبھا سنگھ صاحب حکیم ۔ گوجر خان ۔ ضلع راولپنڈی ۔
۱۶ عبدالاحد صاحب ۔ مالک گرانڈ فارمیسی ۔ مغل اسٹریٹ ۔ رنگون ۔
۱۷۔ مسرز نیو احسان اینڈ کو ۔ چاندنی چوک ۔ قریب فتحپوری ۔ دہلی (سول ایجنٹ برائے دہلی ۔

ممالک غیر

حکیم محمد طفیل خاں صاحب ۔ پوسٹل بینسٹنر ۔ ممباسہ ۔ مشرقی افریقہ ۔
اے ۔ ایم خاں صاحب نظامی ۔ خان اسٹورس ۔ املگینی ۔ ناٹال ۔ جنوبی افریقہ ۔
ایس ۔ ایم سلیم صاحب پسر قاضی برکت علی صاحب نظامی ۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۱ ۔ مبالی ۔ یوگنڈا ۔ کینیا کولونی ۔
جن مقامات میں طبی کمپنی کی ایجنسیاں قائم ہو چکی ہیں یا آیندہ قائم ہوں وہاں کے باشندوں کو طبی کمپنی کی مخصوص دوائیں وہیں کے ایجنٹوں سے خریدنے میں کفایت رہے گی ۔ براہ راست منگانے میں محصول کی زیرباری ہوگی ۔

فرمایش بھیجنے سے پہلے ان ہدایات کو ضرور پڑھ لیجئے

۱۔ ڈاکخانہ کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ دس سیر کا پارسل جاسکتا ہے جسکا محصول آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے ۵؍ ہوتا ہے ۔ اس سے زائد وزن کی دوائیں بذریعہ ریل بھیجی جائینگی یا اگر ریل کے ذریعہ سے نہیں جاسکیں گی تو دس دس سیر کے کئی پارسل بنا دیئے جائیں گے تاکہ ڈاک سے جاسکیں ۔

۲۔ بعض اصحاب ریل کے ذریعہ سے دوائیں منگا کر بلٹی واپس کر دیتے ہیں ۔ اس لئے ریل کے ذریعہ سے پارسل بغیر نصف قیمت پیشگی وصول ہوئے نہیں بھیجا جائے گا ۔

۳۔ طبی کمپنی کا یہ اصول ہے کہ دو روپے اور اس سے کم قیمت کی دوائیں وی ۔ پی نہیں بھیجتی تاکہ خریداروں پر محصول کا زیادہ بار نہ پڑے بلکہ پارسلوں کے ساتھ منی آرڈر فارم رکھ دیا جاتا ہے ۔ اور خریداروں سے یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ پارسل پہنچتے ہی اسکی قیمت معہ محصول روانہ کر دیں گے ۔ جو اصحاب پارسل وصول کر کے خاموش ہو جاتے ہیں اور قیمت نہیں بھیجتے آیندہ اُن کی کسی فرمایش کی بغیر پیشگی قیمت وصول ہوئے تعمیل نہیں کی جاتی ۔

۴۔ طبی کمپنی کے معاونین خصوصی اور پرانے گاہکوں کے ساتھ یہ خاص رعایت ہے کہ انہیں دس روپے تک کی دوائیں بھی وی ۔ پی نہیں بھیجی جاتیں ۔

۵۔ دوائیں کمپنی کے دفتر سے نہایت احتیاط کے ساتھ پارسلوں میں بند کر کے روانہ کی جاتی ہیں اس لئے اگر ڈاکخانہ کی بے احتیاطی سے راستہ میں ٹوٹ پھوٹ جائیں تو اُن کی کمپنی ذمہ دار نہیں ہے ۔

۶۔ خطوں پر پتہ بہت صاف اور مفصل لکھنا چاہئے ۔ اور دوائیں ریل کے ذریعہ منگوانی ہوں تو قریب ترین ریلوے اسٹیشن کا نام بھی خط میں ضرور لکھدینا چاہئے ۔

۷۔ پارسلوں کا محصول ڈاک وریل اور پیکنگ کا خرچ ہر حالت میں بذمہ خریداران ہوگا ۔ اور جو صاحب پارسل

منگا کر واپس کر دیں گے تو وہ محصول ڈاک و ریل و ہرجانہ ریلوے وغیرہ کے بھی ذمہ دار ہوں گے۔

۸۔ دہلی میں سیر اسّی تولہ کا اور تولہ ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔

۹۔ تمام فرمائشوں کی تعمیل روزانہ یا دوسرے روز کر دی جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات دوائیں تیار نہ ہونے یا تازہ دوائیں تیار کر کے بھیجنے کی وجہ سے تعمیل میں دو چار روز کی دیر ہو جاتی ہے اس لئے کم از کم ایک ہفتہ انتظار کرنے کے بعد کمپنی کو یاد دہانی کرنی چاہئے +

طبی کمپنی کی مخصوص دوائیں

جو تجربہ سے ستّر اور اسّی فیصدی مفید ثابت ہوئی ہیں

نمبر ۱ فاسفورس کا تیل

یہ تیل ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ افغانستان۔ ایران۔ ممالک عربیہ اور مشرقی و جنوبی افریقہ تک میں مشہور ہے۔ گٹھیا کے تمام دردوں خصوصاً کمر اور جوڑوں کے درد کے لئے اکسیر ہے۔ بچوں کے سوکھے کے مرض کے لئے نہایت عجیب الاثر ثابت ہوا ہے۔ جو بچے ٹانگوں کی کمزوری کے سبب چل پھر نہ سکتے ہوں یا چلنے میں جن کی ٹانگیں کانپتی ہوں۔ اُن کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ دائمی قبض کی شکایت اس تیل کی باقاعدہ مالش سے چند روز میں جاتی رہتی ہے۔ نمونیا اور پسلی کے درد کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

جو لوگ بے اعتدالیوں یا غیر فطری حرکتوں کی وجہ سے اپنی مردانہ قوتوں کو کمزور کر چکے ہیں ان کی قوتوں کے واپس لانے میں یہ تیل نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ فوراً جلد کے اندر جذب ہو کر اعصاب میں برقی قوت پیدا کر دیتا ہے۔ اور چند روز کے اندر کمزوری وغیرہ کی تمام شکایتیں جاتی رہتی ہیں۔

فالج اور لقوہ کے پُرانے مریضوں کو بھی اس تیل کے استعمال سے بہت نفع ہوا ہے اور مفلوج اعضا پھر اصلی حالت پر آ گئے ہیں۔

بڑھاپے۔ طویل بیماری یا اور کسی وجہ سے اگر نظام عصبی میں فرق آ گیا ہو اور بدن کے پٹھے کمزور اور سُست ہو گئے ہوں تو اس تیل کی روزانہ جسم پر مالش کرنے سے نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اصلی معنی میں شباب کا اعادہ نظر آنے لگتا ہے۔

دماغ کی کمزوری اور سر کے بالوں کے جھڑنے کے لئے بھی یہ تیل نہایت مفید ہے۔ اور بے خوابی کی شکایت بھی اس سے جلد رفع ہو جاتی ہے۔

یہ سب فائدے طبی کمپنی کی مبالغہ آمیز تصنیف نہیں ہیں بلکہ ہزارہا ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ اور پارسیوں نے تجربہ کے بعد یہ سب حالات اور فائدے کمپنی کو لکھ کر بھیجے ہیں جن کی دستخطی تحریریں کمپنی کے دفتر میں موجود ہیں۔

ہر مرض کے لئے مفصّل ترکیب استعمال کا پرچہ تیل کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔

قیمت ۵ تولہ یا ۲ اونس کی شیشی کی ایک روپیہ (عہ)

نمبر۲ شربت فاسفورس

جس طرح بیرونی استعمال کے لئے فاسفورس کا تیل طبی کمپنی کی خاص دوا ہے اسی طرح اندرونی استعمال کے لئے شربت فاسفورس طبی کمپنی کی خاص چیز ہے ۔ یہ شربت مشہور و مستند حکیموں اور ڈاکٹروں کے مشورہ سے تیار کرایا گیا ہے ۔ نہایت لذیذ ہے ۔ خوشبودار ہے اور مفرح ہے ۔ گرمی ۔ سردی اور ہر موسم کی شدت کے وقت استعمال کیا جائے تو فوراً طبیعت کی کوفت اور تھکن دور ہو جاتی ہے ۔

آدمی میں جسقدر زندہ دلی ۔ خوش طبعی اور ولولہ و اُمنگ پائی جاتی ہے وہ سب فاسفورس کی وجہ سے ہوتی ہے ۔ جب کسی جسم میں فاسفورس کا جزو کم ہو جاتا ہے تو اس کی شگفتگی جاتی رہتی ہے اور طرح طرح کی بیماریاں ستانے لگتی ہیں ۔ ایسے ہی مردانہ قوت کا معاملہ ہے کہ یہ بھی اعصاب کے قدرتی فاسفورس ت پیدا ہوتی ہے ۔ غذا کے ہضم سے خون بنتا ہے اور خون کے جوہر سے فاسفورس تیار ہوتا ہے جو ہڈیوں اور پٹھوں کے اندر حرکت اور قوت پیدا کرتا ہے ۔ اور پھر اُس سے مردانہ قوتوں میں تحریک ہوتی ہے ۔

شربت فاسفورس میں فاسفورس کی مناسب مقدار ایسی کیمیاوی ترکیب سے حل کی گئی ہے کہ جسم میں داخل ہوتے ہی دل و دماغ کے اعصاب اس کو فوراً جذب کر لیتے ہیں اس لئے جو کمزوریاں فاسفورس کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں وہ شربت فاسفورس کے استعمال سے چند ہی روز میں جاتی رہتی ہیں اور انسان کو سچی صحت کا لطف آنے لگتا ہے ۔

اس شربت کے استعمال سے کمزور بچے اور کمزور عورتیں بھی توانا ۔ چونچال ۔ اور شگفتہ ہو سکتی ہیں خصوصاً بیماری سے اُٹھے ہوئے کمزوروں کے لئے تو یہ شربت اکسیر کا کام دیتا ہے ۔

قیمت ایک بوتل کی جسمیں بارہ خوراک شربت ہوتا ہے ۔ دو روپیہ (عگار)

نمبر۳ ۔ فیلن کا سٹ

جو لوگ بدکاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے اپنی مردانہ قوتوں کو برباد اور اپنی صحت کا ستیاناس کر چکے ہیں اُن کے لئے طبی کمپنی نے تین دواؤں کا یہ سٹ تیار کیا ہے ۔ جس میں ایک دوا فیلن ہے جو لقمان الملک حکیم نابینا صاحب سابق معالج خاص حضور نظام دکن کی عطیہ ہے اور تاثیر کے لحاظ سے بے نظیر ہے ۔ دوسری دوا امنوین ہے ۔ اور تیسری دوا جرمنی تیل ۔ ان تینوں دواؤں کے سٹ کی کیفیت شائع کرنے کے قابل نہیں ہے ۔ خط کے ذریعہ بھیجدی جاتی ہے ۔ ہزاروں خطوط فیلن کے سٹ کے فوائد کی تصدیق میں آچکے ہیں اور آرہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان میں مردانہ کمزوریوں اور خرابیوں کا اس سے بہتر علاج نہیں ہے ۔

مکمل سٹ کی قیمت عام فائدہ کے خیال سے صرف عگر کردی گئی ہے ۔ لوگوں کو ہزاروں روپے خرچ کرنے کے بعد بھی وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو اس سستے علاج سے ہو جاتا ہے ۔

نمبر۴ جرمنی تیل

یہ ایک طلا ہے جو فیلن کے سٹ کے ساتھ بھی بھیجا جاتا ہے اور علیحدہ بھی فروخت ہوتا ہے ۔ اس تیل کی ایک ہی شیشی چند روز میں اعصاب کی سستی اور افسردگی کو دور کردیتی ہے ۔ اس سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ اُبالہ ۔ رات کو سوتے وقت استعمال کر لینا کافی ہے ۔ اب تک جس قدر طلا طبی کمپنی نے تیار کئے یا طبی کمپنی کے خریداروں کے تجربہ میں آئے ہیں جرمنی تیل اُن سب سے زیادہ مقوی اور مؤثر ثابت ہوا ہے ۔ بعض معزز خریداروں کی تحریریں موجود ہیں جنمیں اسکی تصدیق کی گئی ہے ۔ کہ اس وقت کوئی طلا کسی دواخانہ کا طبی کمپنی کے جرمنی تیل کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

فالج اور لقوہ کے پُرانے مریضوں کے لئے بھی اس تیل کی مالش بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔

قیمت ایک شیشی ایک روپیہ (عہ)

نمبر ۵ سفوف جماؤ

یہ سفوف احتلام اور جریان کے مرض کی سب سے زیادہ سستی اور جلد اثر کرنے والی دوا ہے۔ چالیس دن برابر استعمال کرنے سے تمام شکایتیں جاتی رہتی ہیں اور مردانہ قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔

قیمت چالیس خوراک کی عہ

نمبر ۶ معجون چراغ دہلی

حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی رحؒ کے اُس نسخہ سے بنائی گئی ہے جو انہوں نے اپنے مرید سلطان فیروز شاہ تغلق کو عطا فرمایا تھا۔ یہ معجون تمام اعضاء رئیسہ کو قوت پہنچاتی ہے۔ کل امراض بلغمی سے بچاتی ہے۔ اس کے استعمال سے بوڑھوں میں جوانی کی سی اُمنگ اور زندگی پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض مریضوں کے قبل از وقت سفید ہو جانے والے بال بھی اس کے استعمال سے سیاہ ہوگئے ہیں۔

تیس خوراک کی قیمت صہ

نمبر ۷ شربت نبیذ

خلیفہ ہارون رشید عباسی کے پینے کی مشہور نبیذ کے خاص نسخہ سے بنائی ہوئی۔ اس میں سونے کا کشتہ ہے۔ فولاد ہے۔ مشک ہے۔ عنبر ہے۔ عرق انگور ہے۔ عرق انار ہے۔ بہی ہے۔ پالک ہے۔ یہ دماغ۔ دل اور اعصاب کے لئے بہت مفید ہے۔ مردانہ قوت بڑھاتی اور عورتوں اور بچوں کو طاقتور بناتی ہے۔

قیمت ایک شیشی ایک روپیہ (عہ)

نمبر ۸ خوش ایام گولیاں

عورتوں کے ماہواری ایام کی خرابی کی خاص دوا ہے۔ اس کو زنانہ پلز بھی کہتے ہیں۔ ایام بند ہوں یا بے قاعدہ ہوں یا کم آتے ہوں تو یہ گولیاں ہر حال میں فائدہ دیں گی۔ چالیس برس سے چل رہی ہیں۔ ایک لاکھ عورتوں سے زائد اس سے فائدہ اُٹھا چکی ہیں اور اُٹھا رہی ہیں۔

ترکیب استعمال اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ دوا کے ساتھ بھیجا جائے گا۔

قیمت بیس دن کی خوراک کی ایک روپیہ (عہ)

نمبر ۹ مقوی اعظم کیپسول

یہ ڈاکٹری اور یونانی دواؤں کا ایک نو ایجاد مرکب ہے۔ جس سے قوت باہ میں بہت ترقی ہوتی ہے۔ اس میں سنکھیئے کا جزو بھی ہے اس لئے احتیاط سے استعمال کیا جاتا ہے۔
ترکیب استعمال کا پرچہ دوا کے ساتھ بھیجا جائے گا۔

قیمت بارہ دن کی خوراک کی تین روپے (سے)

نمبر ۱۰ روح الذہب گولیاں

یہ گولیاں لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کی بنائی ہوئی ہیں اور سوائے حکیم صاحب کے اور کسی جگہ نہیں ملتیں۔ مگر حکیم صاحب نے صرف طبی کمپنی کو اجازت دی ہے کہ وہ ان سے حاصل کرکے یہ گولیاں اُسی قیمت پر فروخت کرسکتی ہے جس قیمت پر حکیم صاحب فروخت کرتے ہیں۔

یہ گولیاں نہایت مقوی باہ و مقوی اعضائے رئیسہ ہیں اور ان کا نفع عارضی نہیں بلکہ مستقل اور دیرپا ہوتا ہے۔

قیمت پانچ گولیوں کی شیشی پانچ روپے (صہ)

نمبر ۱۱ روح الارواح (سونے کا کشتہ)

بوٹیوں سے پھونکا ہوا سونے کا کشتہ ہے جو طبی کمپنی میں نہایت کفایت سے فروخت ہوتا ہے۔ اور اعضاء رئیسہ کے لئے بے حد مقوی ہے۔

قیمت سات خوراک کے سات کیپسول کی دو روپے (عہ)

نمبر ۱۲ روح پرور (چاندی کا کشتہ)

یہ بھی بوٹیوں کے ذریعہ سے پھونکا جاتا ہے۔ قلب اور دماغ کی قوت و فرحت کے لئے عجیب و غریب اثر رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر کی حرارت بھی دور کرتا ہے۔ اور خالص خون پیدا کرتا ہے۔

قیمت بارہ خوراک کی ڈیڑھ روپیہ (عہ)

نمبر۱۳ ارسطو کا چورن

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کے جدِ اعظم حکیم محمد شریف خاں صاحب مرحوم کی مشہور کتاب علاج الامراض میں جو نسخہ حکیم ارسطو کا درج ہے اس کے بموجب ٹھیک اجزاء کے موافق طبّی کمپنی نے یہ چورن تیار کیا ہے۔ معدہ اور جگر کے اعصاب کو مضبوط کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ ہضم کی قوت کو ترقی دیتا ہے قبض دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸؍)

نمبر۱۴ معدہ نواز کیپسول

طبّی کمپنی کی نہایت مفید ایجاد ہیں۔ ہزاروں آدمی روزانہ استعمال کرتے ہیں اور سب کو فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ کے لئے اکسیر ہیں۔ کھانے کے بعد ایک کیپسول پانی کے ساتھ نگل لیا جاتا ہے۔

قیمت بارہ کیپسولوں کی بارہ آنے (۱۲؍)

نمبر۱۵ شفائی

یہ وہی دوا ہے جو ہندوستان میں اکثر جگہ مختلف ناموں سے فروخت ہو رہی ہے۔ طبّی کمپنی میں بھی یہ دوا کثیر النفع ہونے کی وجہ سے تیار کی جاتی ہے مگر کفایت اور سستا بیچنے کے خیال سے اصلی نسخہ کے اجزاء میں کتر بیونت اور کمی بیشی نہیں کی جاتی اس لئے اصل نسخہ میں جتنے فوائد ہیں وہ سب طبّی کمپنی کی شفائی میں موجود ہیں اور قیمت بھی نسبتاً کم ہے۔

شفائی ہیضہ۔ طاعون۔ استسقاء۔ آشوب چشم۔ ذیابیطس۔ میعادی بخار۔ موسمی بخار۔ انفلوانزا۔ ضعف معدہ۔ دست پیچش۔ جگر کی خرابی۔ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام۔ برص (کوڑھ) دل کی دھڑکن۔ نمونیا۔ بدن جل جائے یا کٹ جائے۔ بھڑ۔ سانپ بچھو یا اور کوئی زہریلا جانور کاٹے۔ دانت کا درد۔ منھ سے بدبو آنا۔ گردہ اور مثانہ کا درد۔ کلیجہ کا درد۔ پسلی کا درد اور سرسام وغیرہ کے لئے شفائی کا استعمال مختلف ترکیبوں سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

سفر و حضر میں ہر وقت پاس رکھنے کی چیز ہے۔

قیمت شیشی کلاں عہ، درمیانی ۱۰؍ خورد ۶؍

نمبر۱۶ طلسمی کیپسول

یہ کیپسول ڈاکٹری اصول سے تیار کئے گئے ہیں۔ ہیضہ۔ اسہال اور پیچش کے لئے مفید ہیں۔ ملیریا کے زہر کو دور کرتے ہیں۔ جگر کی حرارت اور یرقان اور گردہ کی خرابی اور خون کی کمی وغیرہ امراض کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوئے ہیں۔

قیمت بارہ کیپسول کی شیشی ایک روپیہ (عہ)

نمبر۱۷ پیچش کی گولیاں

پیچش نئی ہو یا پرانی۔ تین گولیوں کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔ یونانی دوا ہے اور ایسی موثر اور مفید ہے کہ ڈاکٹر اس کے فوائد و اثر پر تعجب کرتے ہیں۔ ہر قسم کی نئی اور پرانی پیچش تین گولیوں کے استعمال سے لازمی طور پر جاتی رہتی ہے۔

قیمت تین گولی چھ آنے (۶؍)

نمبر۱۸ قبض کشا

دماغی کام کرنے والے عموماً سب ہی قبض میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن قبض کشا دواؤں کا بار بار استعمال کرنا آنتوں اور معدہ کو خراب کر دیتا ہے اس واسطے طبّی کمپنی نے ایک ایسی قبض کشا دوا ایجاد کی ہے جو آٹھ دن میں صرف ایک دفعہ رات کو سوتے وقت استعمال کر لی جائے تو صبح اجابت صاف ہو جاتی ہے اور پھر آٹھ روز تک دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ دوا معدہ اور آنتوں کو کمزور نہیں ہونے دیتی۔

قیمت بارہ خوراک کی شیشی آٹھ آنے (۸؍)

نمبر۱۹ روح معدہ

یہ ایک ڈاکٹری دوا ہے۔ معدہ اور جگر اور بواسیر کے

لئے بہت مفید ہے اور بہت زیادہ بکتی ہے
قیمت دس خوراک کی شیشی - پانچ آنے (۵ر)

نمبر ۲۰ ہاضمہ کی دوا

یہ ایک شربت ہے جو کیلسیم یعنی چونہ کے پانی سے بنایا جاتا ہے - بچوں اور بڑوں کا ہاضمہ درست کرنے کے لئے نہایت ہی مفید ہے - بچے خوشی خوشی استعمال کرتے ہیں -
قیمت ایک شیشی آٹھ آنے (۸ر)

نمبر ۲۱ طلسمی ٹکیاں

جسم کے کسی حصہ میں کیسا ہی درد ہو - ایک ٹکیہ پانی کے ساتھ حلق سے اُتار لیجئے - پانچ منٹ میں درد جاتا رہیگا -
بتیس ٹکیوں کی شیشی قیمت ایک روپیہ (عہ)

نمبر ۲۲ فقیر کی چٹکی

یہ دوا بھی ہرقسم کے درد کو پانچ منٹ میں دور کردیتی ہے اور سخت سے سخت بخار کو پانچ منٹ میں ہلکا کردیتی ہے - بارہ خوراک کے بارہ کیپسول قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

نمبر ۲۳ بچوں کی غذا

یہ مزیدار شربت دودھ پیتے بچوں سے لیکر بارہ سال تک کی عمر کے بچوں تک کو دیا جاسکتا ہے - مقوی ہے - بچوں کا وزن بڑھاتا ہے - چہرہ سرخ کرتا ہے - اعصاب کو مضبوط اور جسم کو موٹا کرتا ہے - دودھ پیتے بچے خوشی خوشی پی لیتے ہیں - قیمت ایک شیشی آٹھ آنے (۸ر)
بچوں کے گھر میں یہ شربت اکٹھا منگوا لینا چاہئے -

نمبر ۲۴ مقوی دوا

جریان کے مرض کی یہ بھی ایک نہایت سستی اور جلد اثر کرنے والی دوا ہے - مردانہ قوت کو بھی بڑھاتی ہے سیکڑوں روپے کی معجونوں اور یاقوتیوں کا سا فائدہ کرتی ہے -
دو ہفتہ کی چودہ خوراک قیمت آٹھ آنے (۸ر)

نمبر ۲۵ دانتوں کی دوا

ایک تولہ دوا ایک گلاس پانی میں گھول کر کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کُلیاں کیجئے - دانتوں کی اور سوڑوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے - اگر منجن کی طرح ہر کھانے سے پہلے دانتوں اور سوڑوں پر اس کو ملا جائے اور پھر کُلی کری جائے تب بھی اس دوا کا بہت فائدہ ہوگا -
نزلہ زکام کی حالت میں ایک تولہ دوا ایک گلاس پانی میں ملاکر غرارے کیجئے اور ناک کے اندر کا حصہ بھی اس پانی سے صاف کیجئے - روزانہ استعمال رہے تو نزلہ جاتا رہے گا اور دانت مضبوط ہوجائیں گے -
قیمت پانچ تولہ کی شیشی چار آنے (۴ر)

نمبر ۲۶ کُلی غرارہ

یہ دوا زکام کے لئے اور مرض پائیوریا کے لئے بے حد مفید ہے - ہر کھانے سے پہلے اور ہر کھانے کے بعد کُلیاں کی جائیں گی تو پائیوریا نہیں رہے گا اور اگر ہوگا تو جاتا رہیگا -
منجن کی طرح اس کو دانتوں پر بھی مل سکتے ہیں -
قیمت ایک روپیہ (عہ)

نمبر ۲۷ طبی سرمہ

یہ سرمہ طبی کمپنی نے خاص اہتمام سے تیار کیا ہے - آنکھوں کی ہر تکلیف کو دور کردیتا ہے - بینائی میں ترقی دیتا ہے - تندرست لوگ استعمال کریں تو آنکھوں کی ہر تکلیف سے محفوظ رہتے ہیں اور بینائی بڑھ جاتی ہے -
قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

نمبر ۲۸ ملٹری خضاب

طبی کمپنی دہلی کا وہ مشہور خضاب ہے جو اپنی خوبی اور ارزانی کے سبب ہر جگہ مقبول ہے اور آج کل کے ہر خضاب سے اچھا مانا گیا ہے -
قیمت ایک شیشی مع برش
چھ آنے (۶ر)

نمبر ۲۹ کیڑہ مار تیل

اس کو اگر سوتے وقت ہاتھ پاؤں - چہرہ اور بدن کے دوسرے کھلے ہوئے حصوں پر مل لیا جائے تو مچھر نہیں ستاتے - اور اگر سوتے وقت کپڑوں پر اور بستر پر بھی عطر کی طرح مل لیا جائے تو پسّو اور کھٹمل وغیرہ سے بھی امن رہتا ہے - مکھیاں بھی اس تیل کی خوشبو سے پاس نہیں آتیں اور جہاں اس تیل کو چھڑک دیا جاتا ہے وہاں مکھیاں جمع نہیں ہوتیں -

اس تیل کا دھبہ تھوڑی دیر میں کپڑے سے خودبخود دور ہو جاتا ہے - یعنی اس کی چکنائی چند گھنٹے سے زیادہ نہیں رہتی -

قیمت فی شیشی ۱۲؍ محصول ۲؍

نمبر ۳۰ دماغ کی غذا

یہ سر میں ملنے کا خوشبودار تیل ہے جو اصلی روغن بادام - اصلی روغن کاہو اور فاسفورس وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے - ڈاکٹر - حکیم اور وید تینوں کا اس پر اتفاق ہے کہ دماغی کمزوری کے لئے بادام - کاہو - اور فاسفورس بہت زیادہ مفید ہیں - اس تیل میں خاص خوبی یہ ہے کہ بادام اور کاہو کے مقوی اجزاء کو دماغی اعصاب فاسفورس کے ذریعہ سے بہت جلد کھینچ لیتے ہیں اور خود فاسفورس بھی اعصاب کے لیے نہایت مقوی ہے -

اس تیل کا نام دماغ کی غذا بالکل صحیح رکھا گیا ہے کیونکہ اس تیل کے تینوں جزو دماغ کی من بھاتی غذا ہیں جن کے استعمال سے دماغ غیر معمولی طور پر قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے -

قیمت ایک شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ؍)

نمبر ۳۱ فاسفورک کریم

جو لوگ اعصاب کی قوت کے لئے فاسفورس کا تیل تمام بدن پر مالش کرتے ہیں ان کو تیل ملنے میں دشواری ہوتی تھی ان کی آسانی کے لئے طبی کمپنی نے فاسفورک کریم تیار کر دی ہے جس میں اتنا ہی فاسفورس ہے جتنا دو اونس کی شیشی میں ہوتا ہے اور قیمت میں صرف چار آنہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ؍)

نمبر ۳۲ حیاتین - دق اور سل کا حکمی علاج

طبی کمپنی دق اور سل جیسے مہلک امراض کا مؤثر علاج معلوم کرنے کے لئے عرصہ دراز سے جستجو کر رہی تھی - جب اس ضرورت کا اظہار لقمان الملک حکیم نابینا صاحب سے کیا گیا تو حکیم صاحب نے دق اور سل کی دوا کا ایک ایسا عجیب الاثر نسخہ کمپنی کو مرحمت فرمایا جو یورپ کے بڑے بڑے مشہور ڈاکٹروں کی اُس تحقیقات اور اُن اصول علاج کے بالکل مطابق ہے جنہوں نے یورپین حکومتوں کی سرپرستی میں بڑی بڑی کمیٹیاں بنا کر ان مہلک امراض کی بابت تحقیقات کی ہے - لقمان الملک کے نسخہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز ڈاکٹروں کو اتنے عرصہ کے بعد معلوم ہوئی ہے وہ یونانی اطبا کو بہت پہلے سے معلوم تھی -

لقمان الملک کے اس نسخہ میں سونے اور جواہرات کے کشتے اور مفرح و مقوی قلب اجزاء اور خون صاف کرنے اور دوران خون کو اعتدال پر لانے والی دوائیں ہیں - اور پھیپھڑہ جیسے نازک عضو کے زخم کو مندمل کرنے اور اُسکی نالیوں کو دق اور سل کے جراثیم سے صاف کرنے اور بلغم کو دور کرنے کے اجزا بھی شامل ہیں - اور یہ ترکیب اس اصول علاج کے بالکل مطابق ہے جو یورپ کے ڈاکٹروں نے اس مرض کے لئے تجویز کیا ہے -

حکیم لقمان الملک نے ارشاد فرمایا کہ دق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں اس دوا سے سو فیصدی فائدہ ہوگا لیکن جب تیسرا درجہ شروع ہو جائے اور مریض کو دست آنے لگیں تو یہ دوا کارگر نہیں ہوگی -

جو لوگ ڈاکٹری علاج کے بے نتیجہ خرچ اور انجکشن کی تکلیف اور بیکاریوں کے بوجھ سے عاجز ہو گئے ہوں وہ اس کم خرچ اور بے تکلیف علاج کو بھی آزمائیں جس میں کسی قسم کے

نقصان کا اندیشہ نہیں ہے اور فائدہ کی اُمید یقینی ہے۔ اگر دق اور سل نہیں ہے یعنی مرض کی تشخیص غلط ہوئی ہے تب بھی یہ دوا بہت مفید ثابت ہوگی۔

باوجود نہایت قیمتی اجزاء شامل ہونے کے قیمت حکیم صاحب مدظلہٗ کے ارشاد کے بموجب بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی چالیس گولیوں کی شیشی کی صرف پانچ روپے (صہ/) ہے۔

نمبر ۳۳ برص کی دوا

اس کا نسخہ بھی طبی کمپنی کو لقمان الملک حکیم نابینا صاحب مدظلہٗ سے حاصل ہوا ہے۔ برص یعنی سفید داغ کے لئے نہایت مفید ہے بشرطیکہ زیادہ عرصہ تک استعمال کیا جائے۔

قیمت سولہ خوراک تین روپے (سہ/)

نمبر ۳۴ سوزاک کی دوا

سوزاک کے زخم کو بھرتی۔ پیپ کو صاف کرتی اور صاف خون پیدا کرتی ہے۔ اس موذی اور شرمناک مرض کی نہایت مفید دوا ہے۔ جس کا نمایاں فائدہ دوسرے ہی روز محسوس ہونے لگتا ہے۔

بارہ خوراک قیمت ایک روپیہ (عہ/)

نمبر ۳۵ مقوی نسواں

رحم کی کمزوری۔ سیلان رحم (یعنی سفید رطوبت خارج ہونا) اور عورتوں کے کمر کے درد کے لئے بہترین دوا ہے جو قیمتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے۔ (نوٹ) حاملہ عورتوں کو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

قیمت ۱۵ خوراک۔ دو روپے (عہ/)

نمبر ۳۶ مصفّی خون

یہ ایک معجون ہے جو طبی کمپنی میں خاص اہتمام سے تیار کی جاتی ہے۔ نہایت مصفی خون ہے۔ خصوصاً آتشک اور آتشک سے پیدا ہونے والی گٹھیا کے

[illegible] کسیر ہے۔

قیمت ۲۰ خوراک ایک روپیہ (عہ/)

نمبر ۳۷ پتھری کی دوا

پتھری کے آپریشن کے خطرہ میں پڑنے سے پہلے چند روز اس دوا کا بھی استعمال کر لیجئے۔ انشاء اللہ پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گی۔ اور آپریشن کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ طب یونانی کی بہت مجرب اور مفید دوا ہے۔

قیمت ۱۶ خوراک دو روپے (عہ/)

نمبر ۳۸ حافظ حمل

ٹھیرے ہوئے حمل کو قائم رکھنے اور اسقاط کے روکنے کے لئے نہایت مفید و مجرب دوا ہے۔ رحم کو بہت زیادہ قوت پہنچاتی ہے۔ جن عورتوں کا حمل گر جاتا ہو اور بار بار اسقاط کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہوں ان کو یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہئے۔

یہ دوا عنبر۔ موتی اور جواہرات وغیرہ بہت قیمتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے۔ اس لئے قیمت زیادہ ہے۔

دس خوراک کی قیمت چار روپے (للعہ/)

نمبر ۳۹ موٹاپے کی دوا

بادی کا موٹاپا بہت تکلیف دہ اور خطرناک ہوتا ہے۔ اس موٹاپے سے گٹھیا وغیرہ امراض کی تکالیف کے علاوہ دل کی حرکت بند ہو جانے کا خطرہ بھی رہتا ہے۔ طبی کمپنی کی موٹاپے کی دوا بادی کے موٹاپے کا خاص علاج ہے۔ جس کے چند روز کے استعمال سے چربی اور بادی پن چھٹ جاتا ہے اور بدن چھریرا ہو کر آدمی میں چستی اور چالاکی اور کام کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اس مرض کی اس سے بہتر دوا ڈاکٹری اور یونانی دواؤں میں نہیں ہے۔ کم از کم چالیس روز استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپے (للعہ/)

نمبر۴۰ تلی کی دوا

تلی کے بڑھ جانے۔ سخت ہو جانے اور پھول جانے کی بہترین دوا ہے۔ جو چند ہی روز میں تلی کی تمام شکایتوں کو دور کر کے صحت بحال کر دیتی ہے۔ پرانے ملیریا بخار میں جس میں عموماً تلی بڑھ جایا کرتی ہے اس دوا کا استعمال نہایت مفید اور ضروری ہے۔

قیمت ۲۰ خوراک ایک روپیہ (عہ)

نمبر۴۱ اصلی موتی کا کشتہ

اصلی موتی کا کشتہ جس قدر دل اور دماغ کی طاقت بڑھاتا ہے اور عورت مرد کے جسم میں نئی زندگی پیدا کر دیتا ہے اتنا ہی اصلی نہیں ملتا۔ کیونکہ سب لوگ سیپ کا کشتہ بناتے ہیں مگر طبی کمپنی نے خالص بحری موتیوں کا کشتہ بنایا ہے اور قیمت بھی صرف لاگت کی موافق رکھی ہے۔ یعنی سات خوراک کی قیمت دو روپے (عگار)

نمبر۴۲ معجون موتیا کھان

موتی کا کشتہ بالکل بے ضرر ہے۔ کمزور عورتیں اور بچے بھی کھا سکتے ہیں۔ یہ کشتہ معجون موتیا کھان کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔

سات خوراک کی معجون قیمت ایک روپیہ (عہ)

واحدی صاحب کی دوائیں

یہ دوائیں اگرچہ طبی کمپنی کی مخصوص دوائیں نہیں ہیں لیکن اُن کے فوائد پر طبی کمپنی کو اتنا ہی اعتماد ہے جتنا اپنی خاص دواؤں پر ہے اس لئے یہ دوائیں بھی طبی کمپنی کی مخصوص دواؤں کی فہرست میں درج کی جاتی ہیں۔

نمبر۴۳ واحدی صاحب کا منجن اکسیر دندان

دانتوں کے تمام امراض خصوصاً مرض پائیوریا یعنی مسوڑھوں سے خون اور پیپ آنے اور ہلتے ہوئے دانتوں کے جوڑنے کے لئے اس قدر مفید ثابت ہوا ہے کہ ساری دنیا میں مشہور ہو چکا ہے۔ طبی کمپنی کی کلی غرارہ کی دوا کے ساتھ اگر یہ منجن بھی استعمال کیا جائے تو نامراد مرض پائیوریا سے چند روز میں شفائے کلی حاصل ہو سکتی ہے اور پھر دانتوں کے نکلوانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

بہت سستا اور بہت مفید منجن ہے۔

قیمت فی شیشی سات آنے (۷؍)

نمبر۴۴ واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن

یہ حقیقۃً اکسیر بدن ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ کو قوت پہنچاتی ہے اور پورے بدن کو درست کر دیتی ہے۔ بہتیل ہاضم طعام ہے۔ جگر کی خاص طور سے اصلاح کرتی ہے۔ ریاحی تکلیفوں کو کھوتی ہے۔ قبض نہیں ہونے دیتی۔ آنتوں کو مضبوطی بخشتی ہے۔ مثانہ کی مصلح ہے۔ پتھری کے لئے مفید ہے۔ زیادتی پیشاب کو جو سردی کی وجہ سے ہو روکتی ہے۔ جریان کے لئے مفید ہے۔ مقوی باہ ہے۔ کل امراض بلغمی سے بچاتی ہے۔ جنون مرگی۔ بواسیر۔ نقرس غرض سیکڑوں امراض کی تریاق ہے۔ بے ضرورت بھی استعمال کر لی جائے تو طبیعت میں شگفتگی اور فرحت پیدا کرتی ہے۔ بالوں کو بھی جلد سفید ہونے سے روکتی ہے۔ الغرض نہایت کثیر النفع اور عجیب الاثر دوا ہے۔

قیمت بارہ تولہ ڈیڑھ روپیہ (عہ؍)

نمبر۴۵ معجون مددگار غدود

قوت باہ کے لئے اکسیر ہے۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے بوڑھوں کو جوانی کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس معجون کا نسخہ لقمان الملک حکیم نابینا صاحب کا عطا کردہ ہے۔ اس میں بہت قیمتی دوائیں پڑتی ہیں مگر کوئی ناجائز چیز نہیں ڈالی جاتی۔ یہ معجون بہت معتدل ہے جاڑہ۔ گرمی۔ برسات اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ قیمت سات خوراک چار روپے (للعہ)

نمبر۴۶ معجون کایا پلٹ

یہ معجون اسم بامسمّٰی ہے۔ دو ہی خوراکوں کے بعد آپ

محسوس کرنے لگیں گے کہ آپ کی کایا پلٹ ہو رہی ہے اور آپ مرض سے تندرستی کی طرف چل رہے ہیں۔ اگر آپکا نظام عصبی کمزور اور ماؤف ہے۔ جگر اور معدہ اپنے فرائض کو کما حقہٗ انجام نہیں دیتے۔ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی۔ طبیعت نڈھال اور سست رہتی ہے۔ خون کم بنتا ہے۔ جسم لاغر اور روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے تو آپ معجون کا یا پلٹ کھائیے۔ چند روز میں سب شکایتیں جاتی رہیں گی اور ایک ہفتہ کے اندر اندر آپ دیکھیں گے کہ جسم میں خون بڑھ رہا ہے اور سستی کی جگہ چستی آ رہی ہے۔

قیمت ۱۶ دن کی خوراک کی چار روپے (للعہ)

نمبر ۷۸ واحدی صاحب کا چورن اکسیر معدہ

واحدی صاحب کے منجن کی طرح واحدی صاحب کا چورن بھی سارے ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ یہ چورن امراض معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ نہایت قیمتی دواؤں سے تیار کیا گیا ہے۔ معدہ اور جگر کے فعل کو درست کرتا ہے۔ تلی کے بڑھنے کو روکتا ہے۔ قبض کو دفع کرتا ہے۔ بدہضمی۔ قراقر و نفخ وغیرہ تمام امراض معدہ کے لئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی پانچ آنے (۵ر)

فاسفورس کے تیل اور طبی کمپنی کی بعض دوسری دواؤں کی نسبت

ہندوستان کے چند ممتاز آدمیوں کے خطوط

(ہزاروں تصدیقی خطوط میں سے صرف چند)

صاحبقران چترال:۔ ہز ہائینس سر سلطان شجاع الملک بہادر صاحبقران چترال کے وزیر عالیجناب حاجی سید عبدالرزاق پاشا صاحب لکھتے ہیں:۔

"پنج شیشہ تیل فاسفورس کہ از جناب بیشتر طلب شدہ بود فی سبیل اللہ بہ بیماراں تقسیم کردہ بود۔ فائدہ ثابت شد پنج شیشہ دیگر طلب نمودہ بود۔ چوں واقعی ایں تیل فاسفورس جادو اثر است لہذا برائے خیر صحت خلائق دیگر پنج شیشہ طلب دارم۔ الخ"

ترجمہ۔ پہلے پانچ شیشیاں تیل فاسفورس کی منگائی تھیں جو اللہ واسطے بیماروں کو تقسیم کر دی گئیں اور اُن سے فائدہ ہوا تو پھر پانچ شیشیاں اور منگائی گئیں۔ واقعی اس تیل میں جادو کا اثر ہے۔ لہذا خلق خدا کی بھلائی اور تندرستی کے لئے پانچ شیشیاں اور بھیج دیجئے۔

حکمران خاتون کا خط:۔ عالیجناب فاطمہ صدیقہ صاحبہ سابق حکمران ریاست مانا ودر کاٹھیاواڑ (یعنی موجودہ ہز ہائینس کی والدہ ماجدہ) اپنے قلم خاص سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"آپ کی طبی کمپنی کی جو دوائیں ہیں اُن سے مادح معدہ اور **فاسفورس کا تیل** بہت پسند آئیں اور اُن سے مجھے بہت فائدہ بھی ہوا۔ **ارسطو کے چورن** کی بھی دو شیشیاں بھیج دیجئے اور فاسفورس کے تیل کی چھ شیشیاں۔"

نواب صاحب مانگرول کے صاحبزادہ صاحب کا خط۔ پرنس غلام علی صاحب نظامی خلف نواب صاحب مانگرول تحریر فرماتے ہیں:۔ "فاسفورس کے تیل سے بہت فائدہ ہوا۔ دو شیشیاں اور بھیج دیجئے۔"

ایک ریاست کے سکریٹری صاحب لکھتے ہیں:۔ "ہز ہائینس اس تیل کو پسند فرماتے ہیں اور اُن کو اس کی مالش سے فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ ایک درجن شیشیاں اور بھیج دیجئے۔"

خان بہادر مولانا سید ظہیر الدین احمد صاحب سابق ممبر کونسل آف سٹیٹ

نیورہ ضلع پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "اللہ کے فضل سے اور فاسفورس کے تیل کے استعمال سے میرے قدموں کی لغزش اور بیرونی کمزوری دور ہوگئی۔ فاسفورس کا تیل مقوی دماغ اور مقوی اعصاب ہے۔

مولوی محمد شمس الدین صاحب صدیقی سابق منصف حیدرآباد دکن تحریر فرماتے ہیں:" میری کمر اور پشت کے انچیر حصہ میں اچانک سخت درد ہونے لگا جسکی وجہ سے نشست و برخاست مشکل ہوگئی تھی۔ یونانی اور ڈاکٹری علاج ایک ہفتہ تک ہوتا رہا مگر سود مند نہیں ہوا۔ ایک روز مولوی سید نورالحسن صاحب ناظم دارالقضا نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اُٹھانے کی ضرورت نہیں ہے **فاسفورس کے تیل** کی مالش شروع کر دیجئے۔ فوراً فائدہ ہو جائے گا۔ میں ناظم صاحب موصوف کی رائے پر کاربند ہوا۔ تین دفعہ کی مالش میں آدھا درد کم ہوگیا۔ اور تین چار روز کے استعمال میں آرام ہوگیا۔ دردوں کے لئے حقیقت میں ایک مفید چیز ہے۔

اس کی اطلاع پانے پر دو صاحبوں نے میرے ذریعہ سے دو شیشیاں منگوائیں۔ ان کو بھی فائدہ ہوا۔"

خان بہادر حاجی محمد یوسف صاحب پائی والے رئیس و آنریری مجسٹریٹ دہلی مطلع فرماتے ہیں کہ "ان کی بیگم صاحبہ عرصہ سے گھٹنوں کے درد میں مبتلا تھیں اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ مگر فاسفورس کے تیل کی مالش شروع کرتے ہی ساری تکلیفیں جاتی رہیں۔"

آنریبل خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب ملک التجار کانپور و ممبر کونسل آف اسٹیٹ عرصہ دراز سے گھٹنوں کے درد میں مبتلا تھے اور مختلف اعلیٰ درجہ کے علاج کرتے رہتے تھے مگر کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ انہوں نے فاسفورس کا تیل استعمال کرنا شروع کیا ہے اور وہ مطلع فرماتے ہیں کہ "ابھی میرے درد میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی ہے لیکن اعصاب میں نرمی پیدا ہوگئی ہے جو پہلے کسی دوا سے نہیں ہوئی تھی۔ چونکہ میرا مرض بہت پرانا ہے اس لئے رفتہ رفتہ فائدہ ہوگا۔ مگر میں اس فائدہ کو بھی حیرت انگیز سمجھتا ہوں کہ درد کے اعصاب میں جو سختی تھی وہ اس تیل کی مالش سے جاتی رہی اور نرمی پیدا ہوگئی۔ ایک دوست کو بھی درد کی تکلیف تھی۔ ان کو میں نے یہ تیل دیا اور ان کا درد جاتا رہا۔ ایسی عجیب تاثیر کسی دوا میں نہیں دیکھی تھی۔"

نواب محمد بشارت علی خاں بہادر خلف نواب محمد عنایت علی خاں بہادر چیچل گوڑہ حیدرآباد سے لکھتے ہیں:" میرے والد ماجد کو فاسفورس کے تیل سے بہت فائدہ ہوا۔ تین شیشیاں اور بھیجدیجئے۔"

جناب حکیم اے۔ ایم نصیر صاحب مالک ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:" نیلین کے سٹ اور فاسفورس کے تیل سے ننّوفی صدی فائدہ ہوا۔"

محمد شاکر علی خاں صاحب وثیقہ آنریری مجسٹریٹ رائے بریلی۔ تحریر فرماتے ہیں:" فاسفورس کا تیل بہت مفید پایا گیا۔"

محمد سالار صاحب تاجر چرم گنج ضلع ٹمکور سے لکھتے ہیں:۔ "فاسفورس کے تیل سے آپ کی تعریف سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔"

حضرت مولانا خجندی صاحب لال باغ بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں نے طبی کمپنی کی دوائیں اپنے مطب کے مریضوں پر استعمال کیں اور اس قدر مفید ثابت ہوئیں کہ دس روز کے اندر ہی اندر سب دوائیں ختم ہوگئیں۔ ایک ریلوے پارسل اور بھیجدیجئے۔"

مہنت رام کشن داس صاحب پٹنہ سے لکھتے ہیں:" فاسفورس کے تیل کی مالش سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ چار شیشیاں اور بھیجدیجئے۔"

پاگل کو نیند آگئی۔ لاہور کے نامور طبیب حکیم محمد شریف صاحب آئی ڈاکٹر تحریر فرماتے ہیں:" میں نے اپنے زیر علاج ایک دیوانگی کے مریض کے سر پر فاسفورس کا تیل مالش کیا جس سے اس دیوانے کو نیند آگئی اور خود اس دیوانہ نے مجھ سے آکر کہا کہ یہ تو نیند لانے کی مشین ہے۔"

پاگل اور دیوانے شخص کو نیند بہت کم آتی ہے اور جنون کا علاج یہی ہے کہ نیند لانے کی کوشش کی جائے۔ فاسفورس کے تیل کے اس نفع کی بھی ایک معتبر ذریعہ سے تصدیق ہوگئی۔

صاحبزادہ میجر فیض محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ درجۂ اول بہاولپور تحریر فرماتے ہیں:" فاسفورس کے تیل سے جو میں نے طبی کمپنی سے منگایا تھا۔ مجھکو بہت فائدہ ہوا۔"

رشید احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی لاہور سے لکھتے ہیں:" میرے بچوں کو فاسفورس کے تیل نے بہت فائدہ دیا۔"

مولانا سید ابوالعاص صاحب رئیس بانکی پور پٹنہ تحریر فرماتے ہیں:" میری کلائی میں درد تھا۔ آپ کے فاسفورس کا تیل دہلی سے لایا تھا۔ مالش کرنے سے درد جاتا رہا۔ بہت مفید تیل ہے۔ میں سفارش کرتا ہوں کہ کوئی گھر اس تیل سے خالی نہ رہے۔"

ھُوَ الشَّافِی

اُردُو خلاصۂ علاجُ الامراض

بالمفردات والمرکبات

یعنی

سر سے پاؤں تک انسانی بیماریوں کیلئے ایسی مُفرد دواؤں اور جڑی بوٹیوں کا بیان جو ہر جگہ دستیاب ہو سکتی ہیں

اور اُن تمام مشہور و معروف مُرکّب دواؤں کا بھی

جو طبی کمپنی دہلی میں خاص اہتمام سے تیار ہوتی ہیں یا طبی کمپنی اپنی ذمہ داری پر دوسروں سے فراہم کر کے بھیج سکتی ہے

نوٹ:۔ نمبران سلسلہ نمبر ا تا نمبر ۴۷ طبی کمپنی کی اُن مخصوص دواؤں کے نمبر ہیں جنکی مفصل کیفیت طبی کمپنی کی مخصوص فہرست میں جو اس فہرست سے پہلے لگی ہے درج ہیں۔ لہٰذا اس فہرست میں جہاں جہاں ان نمبروں کا حوالہ آئے اُن نمبروں کی دواؤں کی مفصل کیفیت طبی کمپنی کی مخصوص فہرست میں دیکھنی چاہیئے۔ اس فہرست میں نمبروں کی ترتیب اس طرح پر رکھی گئی ہے کہ جس مرض کے تحت میں جس دوا کی مفصل تشریح آئی ہے اُس پر ترتیب کے لحاظ سے مستقل نمبر ڈالدیا گیا ہے اور جن دواؤں کی تشریح پہلے گزر چکی ہے یا آیندہ آنے والی ہے اُن کے سامنے اُن کے ماقبل یا مابعد کے نمبروں کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ مثلاً سر کے درد کے لئے **شفائی** مفید ہے جو طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ اُس کی مفصل کیفیت طبی کمپنی کی مخصوص فہرست میں نمبر ۱۵ پر ملیگی یا مثلاً سر کے درد کے لئے **برشعشا** بھی مفید ہے لیکن اس دوا کے افعال و خواص کی پوری تشریح سر کے درد کے بیان میں نہیں کی گئی ہے بلکہ فالج و لقوہ وغیرہ کے بیان میں نمبر ۴۷ پر کی گئی ہے۔ لہٰذا پوری تفصیل اس دوا کی معلوم کرنے کے لئے نمبر ۴۷ دیکھنا چاہیئے۔

جو دوائیں طبی کمپنی سے منگوانی ہوں اُن کی فرمائشوں پر صرف حسب ذیل پتہ لکھ دینا کافی ہے:۔

طبّی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۴۶۔ دہلی

نمبردوا

سر اور دماغ کی بیماریاں

سر کا درد

مفرد دوائیں جو اس مرض میں مفید ہیں اور ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پینے کی دوائیں:- تخم کاہو۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ دھنیا۔ اسطوخودوس۔ تخم خشخاش۔ گاؤزباں۔ صندل سفید۔

لیپ کی دوائیں:- گل مچکن۔ پوست الائچی کلاں۔ دھنیا۔ صندل سفید۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فقیر کی چٹکی۔ ہر قسم کے درد کے لئے مفید ہے طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۲۔

شفائی۔ ہر قسم کے درد وغیرہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ دیکھو ۱۵

(۴۸) اطریفل زمانی۔ درد سر اور دائمی نزلہ کی مخصوص دوا ہے۔ مالیخولیائے مراقی اور قولنج میں بھی مفید ہے۔ ملین بھی ہے۔ تیس خوراک قیمت ایک روپیہ (عہ)

(۴۹) اطریفل کشنیزی۔ درد سر اور آشوب چشم کی خاص دوا ہے۔ معدہ کی تبخیر کو خاص طور پر روکتا ہے۔ ابتدائے نزول الماء (موتیا بند) اور آنکھوں سے پانی جانے میں بہت زیادہ مفید ہے۔ چالیس خوراک قیمت ایک روپیہ (عہ)

(۵۰) اطریفل ملین۔ بے ضرر ملین ہے۔ آنتوں کو فضلہ سے صاف کر دیتا ہے۔ ہر قسم کے درد سر اور نزلہ کو پہلی ہی خوراک میں کھو دیتا ہے۔ تیس خوراک قیمت عہ

(۵۱) ملین دوا۔ اس کے استعمال سے پرانا قبض کھل جاتا ہے۔ آنتیں صاف ہو جاتی ہیں اور بغیر کسی تکلیف کے دست آ جاتے ہیں۔ ۱۶ خوراک قیمت عہ

(۵۲) حب ایارج۔ یہ گولیاں دماغ کا تنقیہ کرتی ہیں۔ پرانے نزلہ اور درد سر کے مواد کو خارج کرتی ہیں اور بلغمی امراض میں مفید ہیں۔ ۳۲ خوراک قیمت عہ

(۵۳) قرص مثلث۔ درد سر کے لئے بیرونی استعمال کی دوا ہے۔ شقیقہ (آدھاسیسی) کی خاص دوا ہے۔ ۵ درجن قیمت عہ

نمبردوا

(۵۴) روغن گل قسم اول۔ اس کی مالش سے درد سر اور گرمی کے اکثر دردوں اور زخموں کو فائدہ ہوتا ہے۔ دودھ میں ملا کر پینے سے قبض رفع ہو جاتا ہے۔ ۲۰ تولہ قیمت عہ

(۵۵) روغن قرنفل۔ اس کی مالش پٹھوں کو طاقت دیتی ہے اور ڈاڑھ کے درد اور سر کے درد کو زائل کرتی ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہ

برشعشا۔ درد سر کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴۲۔

خمیرہ گاؤزباں عنبری۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۸۔



(نیند کی کمی یا نیند نہ آنا)

مفرد دوائیں جو اس مرض میں مفید ہیں اور ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پینے کی دوائیں:- آب کدو۔ آب کاہو سبز۔ آب پالک۔ آب خرفہ سبز۔ تخم خشخاش۔ تخم کاہو۔ بکری کا دودھ۔

استعمال اور لیپ کی دوائیں:- عورت کا دودھ۔ بکری کا دودھ۔ برگ حنا۔ پوست خشخاش۔ تخم خشخاش۔ جو کا آٹا۔ گل کسنبہ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

دماغ کی غذا۔ بہترین مقوی دماغ اور خواب آور ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۰۔

(۵۶) روغن لبوب سبعہ۔ نیند لانے کے لئے بہترین دوا ہے۔ تالو پر مالش کرنے سے دماغ کی خشکی کو چند روز میں ہی دور کر دیتا ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہ

(۵۷) روغن بادام شیریں۔ پیا جائے تو ملین ہے۔ سر پر ملا جائے تو نیند لاتا اور دماغ کی خشکی دور کرتا ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت عہ

(۵۸) روغن کاہو۔ سر پر اس کی مالش دماغ کی خشکی دور کرتی اور نیند لاتی ہے۔ ۱۵ تولہ قیمت عہ

(۵۹) روغن کدو۔ اسی فائدہ میں روغن کاہو سے قوی ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت عہ

مالیخولیا وجنون

مفرد دوائیں جو اس مرض میں مفید ہیں اور ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

بکری کا دودھ۔ ماء الجبن۔ بادرنجبویہ۔ گاؤزباں۔ برگ فرنجمشک۔ پالک۔ خرفہ۔ کدو۔ کاہو۔ کھیرا۔ ککڑی۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

دماغ کی غذا۔ جنون کو مفید ہے اور نیند لاتی ہے طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۰۔

(۶۰) جنون کی دوا۔ دیوانگی کے جو مریض مارتے دھاڑتے اور دوسروں کو ستاتے ہیں اُن کے لئے دُنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ہے۔ خاموش مالیخولیا اور عورتوں کے مرض ہسٹریا اور مرگی کے لئے بھی مفید ہے۔ ۱۴ دن کی خوراک قیمت للعہ

(۶۱) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا۔ تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔ دل کے مرض خفقان اور دل کی دھڑکن میں بہت مفید ہے۔ مرض جنون اور مالیخولیا کی مخصوص دوا ہے۔ عورتوں کے رحمی امراض کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اُس کے دور کرنے میں بے حد فائدہ مند ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت دو روپے (للعہ)

(۶۲) شربت احمد شاہی۔ مالیخولیا اور سوداوی مادّہ سے جو اختلاج قلب ہو اُس کے لئے بے حد مفید ہے۔ دائمی قبض کو بھی دور کرتا ہے۔ ۲۰ خوراک قیمت عہ

(۶۳) دواء المسک بارد سادہ۔ دل۔ جگر اور معدہ کی کمزوریوں کو دور کرتی ہے اور ان اعضا کی گرم بیماریوں میں فائدہ مند ہے۔ مالیخولیا کو خاص طور پر مفید ہے۔ ۶ خوراک قیمت ایک روپیہ (عہ)

(۶۴) دواء المسک بارد جواہر والی۔ اس کے افعال وخواص بھی یہی ہیں لیکن یہ دوا طاقتور زیادہ ہے۔ ۳ خوراک قیمت عہ۔

(۶۵) خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا۔ دل ودماغ کو طاقت دیتا اور مالیخولیائے مراقی میں فائدہ کرتا ہے۔ ۵ خوراک قیمت عہ

خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا۔ جنون کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر

خمیرہ ابریشم سادہ۔ مالیخولیائے مراقی کو فائدہ مند ہے۔ د

کشتہ یاقوت۔ جنون کو نافع ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۸

اطریفل زمانی۔ مالیخولیائے مراقی کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۵

روغن لبوب سبعہ۔ اس کی مالش جنون کو فائدہ مند۔ دیکھو نمبر ۵۶

فالج۔ لقوہ۔ خدر۔ رعشہ

مفرد دوائیں جو اس مرض میں مفید ہیں اور ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ماء العسل۔ مغز چلغوزہ۔ عاقرقرحا۔ لہسن۔ کچلہ۔ مشک۔ عنبر۔ کبوتر کا گوشت۔ بیخ بادیان۔ ملٹھی۔ بیخ اذخر۔ وج ترکی۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملینگی۔

فاسفورس کا تیل۔ فالج اور لقوہ میں بہت مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱

جرمنی تیل۔ پُرانے فالج اور لقوہ میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴

(۶۶) معجون اذاراقی۔ نروس سسٹم (نظام عصبی) کے تمام امراض جیسے فالج۔ لقوہ۔ استرخاء۔ رعشہ۔ خدر (سُن) وغیرہ کو مفید ہے۔ اختلاج معدہ (معدہ کی پھڑکن) پُرانی آتشک۔ گٹھیا اور ہر قسم کے عصبی دردوں میں فائدہ مند ہے۔ بلغمی مزاج اور ادھیڑ بوڑھے آدمیوں کے بہت موافق آتی ہے۔ ۴۲ خوراک قیمت عہ

(۶۷) حب اذاراقی۔ پُرانے فالج وغیرہ میں مفید ہے۔ پٹھوں کو طاقت دیتی اور بھوک لگاتی ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔ ۳ تولہ قیمت عہ

(۶۸) معجون جوگراج گوگل۔ یہ معجون فوائد میں معجون اذاراقی کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ لکنت زبان کو بھی مفید ہے۔ ۱۵ خوراک قیمت عہ۔

(۶۹) معجون سیر علوی خاں۔ فوائد تقریباً وہی جو معجون اذاراقی کے ہیں۔ ٹھنڈے زہر (افیون) کی تریاق بھی ہے۔ ۲۰ خوراک قیمت عہ۔

کشتہ ابرک کلاں۔ فالج۔ لقوہ میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۰۹

کشتہ گئودنتی۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۰۰

برشعشا - فالج - لقوہ میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۷ -
روغن سرخ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۹۷

نزلہ و زکام

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

بہدانہ - عناب - سپستاں - گاؤزباں - گل گاؤزباں -
خطمی - خبازی - گل بنفشہ - ملہٹی - اسطوخودوس - پرسیاؤشاں -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

شفائی - نزلہ زکام میں مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -

دانتوں کی دوا - نزلہ زکام کو بھی مفید ہے - اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۵

کلی غرارہ - ایضاً - یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۶ -

(۷۰) لعوق معتدل - گاڑھے بلغم کو پتلا اور پتلے بلغم کو گاڑھا کر کے نکالتا ہے - اور ہر قسم کے نزلہ کو روکتا ہے - ۳۰ تولہ قیمت علہ

(۷۱) خمیرۂ خشخاش - گرم نزلہ کو روکتا ہے - نفث الدم (منہ سے خون آنے کی بیماری) میں مفید ہے - کثرت حیض کو بھی دور کرتا ہے - ۴۰ خوراک قیمت عا/

(۷۲) حب جدوار - دائمی نزلہ اور پرانی کھانسی کو دور کرتی ہے - جریان - رقت - اور سرعت کو مفید ہے - افیون کی عادت چھڑانے میں بھی نہایت کار آمد ہے - ۲۰ خوراک قیمت عا/

(۷۳) شربت ارزانی - زکام - نزلہ بخار - اور گرم نزلہ کا بخار - اس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے اور ایک حد تک قبض کشا بھی ہے - ۱۰ خوراک قیمت عہ/

(۷۴) برشعشا - نزلہ خواہ کتنا ہی پرانا ہو - دردِ سر خواہ کیسا ہی سخت ہو - اس کے استعمال سے چند روز میں جاتا رہتا ہے - دردِ قولنج کی روح فرسا تکلیف کو فوراً تسکین دینے والی - فالج - لقوہ اور رعشہ - دمہ وغیرہ سرد بیماریوں کے لئے فائدہ مند مشہور اور مجرب دوا - ۴۸ خوراک قیمت عا/

لعوق سپستاں - نزلہ زکام کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۰۶ -
کشتۂ مرجان سادہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۴۸ -
کشتۂ مرجان جواہر والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۴۹ -
اطریفل زمانی - ایضاً - دیکھو نمبر ۴۳ -
خمیرۂ ابریشم شیرہ عناب والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۱۹ -
خمیرہ گاؤزباں عنبری - ایضاً - دیکھو نمبر ۸۰ -
خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۸۱ -
اطریفل ملین - ایضاً - دیکھو نمبر ۵۰ -
ملین دوا - ایضاً - دیکھو نمبر ۵۱ -
حب ایارج - ایضاً - دیکھو نمبر ۵۲ -

صرع (مرگی) اُم الصبیان (بچوں کی مرگی) (یا کمیڑے)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

عود صلیب - اسطوخودوس - جندبیدستر - ہلیلہ سیاہ - ہلیلہ کابلی -
استخوان سر انسان - ریٹھہ - فادزہر حیوانی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - مرگی وغیرہ میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۴۴ -

(۷۵) معجون ذبیب - مرگی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے - ۴۲ خوراک قیمت علہ/

(۷۶) خمیرۂ گاؤزباں عنبری جدوار عود صلیب والا - مرگی کے دوروں - ضعف دماغ - ضعف قلب - اور عورتوں کے اختناق الرحم (ہسٹریا) بچوں کے مرض اُم الصبیان (کمیڑوں) کی خاص دوا ہے - ۳ خوراک قیمت عہ/

جنون کی دوا مرگی میں بھی مفید ہے - دیکھو نمبر ۶۰ -
حب ایارج - ایضاً - دیکھو نمبر ۵۲ -
کشتہ یاقوت - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۱ -

کمزوری دماغ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

مغز بادام شیریں - مغز چلغوزہ - مغز پستہ - مغز اخروٹ - مغز فندق -

چرونجی - مغز پیٹھہ - نشاستہ - مغز کدو - مشک - عنبر - چڑوں کا اور بکری کا بھیجا - ہلیلہ کابلی -

مرکبؔ دوائیں جو طبّی کمپنی سے ملیں گی

شربت فاسفورس - ضعف دماغ کے لئے مفید ہے اور طبّی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲
فاسفورس کا تیل - ایضاً دیکھو نمبر ۱ -
فاسفورک کریم - ایضاً - دیکھو نمبر ۳۱ -
دماغ کی غذا - ایضاً - دیکھو نمبر ۳۰ -
اصلی موتی کا کشتہ - یہ بھی طبّی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - جو ضعف دماغ کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۴ -

(۷۷) اطریفل کبیر - دماغ - معدہ اور بینائی کو طاقت دیتا ہے - نزلہ اور ریاحی بواسیر کو مفید ہے - ۳۰ خوراک قیمت عہ/ر

(۷۸) کشتہ مرجاں سادہ - وہ نزلہ زکام جو ضعف دماغ سے پیدا ہو اس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے - اور مقوی دماغ بھی ہے - ڈیڑھ تولہ قیمت عہ/ر

(۷۹) کشتہ مرجاں جواہر والا - مذکورہ بالا کشتہ مرجاں سے زیادہ قوی ہے - ۳۰ خوراک قیمت عہ/ر

(۸۰) خمیرہ گاؤزباں عنبری - مقوی دل و دماغ ہے - اختلاج قلب کے لئے مفید ہے - نزلہ زکام اور درد سر میں فائدہ مند ہے - ۱۰ خوراک قیمت عہ/ر

(۸۱) خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا - یہ خمیرہ گاؤزباں عنبری سے زیادہ طاقتور ہے - ۵ خوراک قیمت عہ/ر

(۸۲) روغن بیضۂ مرغ - مقوی دماغ ہے - اور بالوں کا محافظ ہے - ۳ تولہ قیمت عہ/ر

(۸۳) ہلیلہ مربّے - دل و دماغ کو طاقت دیتا اور بصارت کو بڑھاتا ہے - بواسیر کو مفید اور قبض کشا بھی ہے -
کابلی سبز ہڑ کا مربّے ۱۲ سیر - دیسی ہڑ کا مربّے ۸ سیر -
لبوب کبیر خالص - مقوی دماغ ہے - دیکھو نمبر ۲۴۸ -
مفرح یاقوتی معتدل - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۴ -
جواہر مہرہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۵ -
کشتہ طلا مرواریدی ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۶ -
خمیرۂ مروارید خاص - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۱ -
خمیرۂ گاؤزباں عنبری جدوار عود صلیب والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۷۶
خمیرۂ ابریشم حکیم ارشد والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۱ -
خمیرۂ ابریشم عود مصطگی والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۶۵ -
روغن بادام شیریں - ایضاً - دیکھو نمبر ۵۷ -
روغن لبوب سبعہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۵۶ -

آنکھوں کی بیماریاں

آنکھیں دُکھنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

رسوت - پھٹکری بریاں - پھُکا ہوا جست - آمہ - افیون - برگ نیب - بکری کا دودھ - انڈے کی سفیدی - پوست خشخاس - تخم کاہو - مغز کدو - بہدانہ - عناب - منڈی - پٹھانی لودھ -

مرکبؔ دوائیں جو طبّی کمپنی سے ملیں گی -

شفائی - آشوب چشم میں مفید ہے - اور طبّی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -

(۸۴) اطریفل شاہترہ - مصفی خون ہے - گرمی کے آشوب چشم میں مفید ہے - خون کے جوش کو فرو کرتا اور پھوڑے پھنسیوں کو فائدہ دیتا ہے - آتشک کے ابتدائی زمانہ میں فائدہ مند ثابت ہوا ہے - ۳۰ خوراک قیمت عہ/ر -

(۸۵) کافوری سُرمہ - آنکھوں کی سُرخی اور جلن کو دور کرتا ہے - اور آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے - ۱ تولہ قیمت عہ/ر

(۸۶) شیاف ابیض - گرمی سے جو آنکھیں آجاتی ہیں اور اُن میں کھٹک اور غیر معمولی سرخی پیدا ہو جاتی ہے اُس کے لئے یہ شیاف بہت مفید ہیں - ۱۲ درجن قیمت عہ

(۸۷) حب رمد چشم - آشوب چشم کی خاص دوا ہے - اس سے آنکھ کا درد جاتا رہتا ہے اور مواد تحلیل ہو جاتا ہے - (نوٹ) اسکالیپ آنکھ کے اوپر ہوگا - آنکھ کے اندر نہ جانے پائے - ۸۰ عدد قیمت عہ

(۸۸) حب سیاہ چشم - آنکھ دُکھنے اور آنکھوں کی سُرخی میں مفید ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت عہ۔
برود کافوری - آشوب چشم میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۹۳۔
اطریفل کشنیزی - ایضاً دیکھو نمبر ۴۹۔
اطریفل ملین - ایضاً دیکھو نمبر ۵۰۔
ملین دوا - ایضاً دیکھو نمبر ۵۱
حب ایارج - ایضاً دیکھو نمبر ۵۲

موتیا بند
(آنکھوں میں پانی اُترنا)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

ہری سونف - ممیرا - موتی - سنگ بصری - چاکسو - مونگا - شادنج عدسی مغسول - چاندی کا میل -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملینگی

(۸۹) چکنی دوا - نئے موتیا بند کی بہترین دوا ہے - جالے اور پھولے کو بھی کاٹتی ہے - ۳ ماشہ قیمت عہ۔
اطریفل کشنیزی ابتداء نزول الماء (موتیابند) میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۹۔
کحل الجواہر - ایضاً دیکھو نمبر ۹۰۔

نظر کمزور ہونا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

مغز بادام شیریں - ہری سونف - تخم خشخاش - نشاستہ - موتی - چاندی کے ورق - ممیرا - سونے کے ورق - سونے کا میل - یاقوت سُرخ - لاجورد مغسول - دہنہ فرنگ - عقیق سرخ - فیروزہ - سرمہ اصفہانی - بُسد احمر - پوست ہلیلہ زرد - شادنج عدسی مغسول - مشک -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

طبی سُرمہ - کمزوری نظر میں بہت مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص چیز ہے - دیکھو نمبر ۲۷۔
(۹۰) کحل الجواہر (جواہرات کا سرمہ) اس کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی تیز ہوتی ہے - اور چشمہ کی اگر ضرورت ہے تو رفع ہوجاتی ہے - اگر عادت ہے تو ترک ہوجاتی ہے - ۳ ماشہ قیمت عہ۔
خمیرہ گاؤزباں جواہر والا - ایضاً دیکھو نمبر ۸۱۔
جواہر مہرہ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۵۔
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا - ایضاً دیکھو نمبر ۶۱۔
خمیرہ گاؤزباں عنبری جدوار عود صلیب والا - ایضاً دیکھو نمبر ۶۔
اطریفل کبیر - ایضاً دیکھو نمبر ۷۷۔
ہلیلہ مربے - ایضاً دیکھو نمبر ۸۳

جالہ - پھولہ - ناخنہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

پھٹکری - نوشادر - گل کنجد - سمندر جھاگ - گل چنبیلی - مغز تخم کھرنی - ساذج ہندی - جلا ہوا تانبہ - خاکستر صدف - پارہ سنگھا - لاہوری نمک -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

(۹۱) کحل بیاض - آنکھوں کے جالے اور پھولے کے لئے اس سے اچھی دوا نہیں ہے - ۳ تولہ قیمت عہ۔
(۹۲) کحل گل کنجد - آنکھ کے ناخنہ کی خاص دوا ہے - ۱ تولہ قیمت عا
چکنی دوا - جالے پھولے اور ناخنہ میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۸۹ -
اطریفل زمانی - ایضاً دیکھو نمبر ۴۸ -

پربال اور دوہے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

پربال کیلئے - سہاگہ - پوست ہلیلہ زرد - اسطوخودوس - نوشادر - کھٹمل کا خون -
دوہوں کیلئے -
پھٹکری - بالچھڑ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۹۳) برود کافوری - آنکھوں میں جو رو ہے پڑجاتے ہیں اور جن کی وجہ سے ہمیشہ آشوب چشم یا آنکھوں سے پانی آنے کی تکلیف رہتی ہے ۔اُس کی یہ مخصوص دوا ہے ۔
اتولہ قیمت عہ،
اطریفل شاہترہ - ایضاً دیکھو نمبر ۸۴

کان کی بیماریاں

کان کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

آب برگ سکھدرسن - آب پیاز سفید - آب برگ نیب - آب لہسن - آب برگ مہاوڑ - آب نیم - آب برگ شفتالو - بے چھالیہ کے تباکو والے پان کی پیک - افیون - اور برنجاسف - مرزنجوش - گل بابونہ - آکلیل الملک افسنتین کا بھپارہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

شفائی - کان کے درد کو مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -
(۹۴) روغن ترب - کان کے درد میں نہایت مفید ہے - ۲ اتولہ قیمت عہ،
(۹۵) روغن بادام تلخ - کان میں سردی کے درد کو اس کی ۲ بوند نیم گرم ٹپکانی بہت فائدہ مند ہے - ۴ تولہ قیمت عہ،
اطریفل زمانی - ایضاً دیکھو نمبر ۴۸ -
برشعثا - ایضاً دیکھو نمبر ۴۷ -

کم سننا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

آب بیخ اندرائن تازہ - آب انار ترش - آب افسنتین - جندبیدستر -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

(۹۶) روغن سماعت کُش - ثقل سماعت (کم سُننا) بشرطیکہ تقاضائے عمر سے نہ ہوا ور میعادی بخار کے بعد بھی اس کا وقوع نہ ہوا ہو تو اس صورت میں اس روغن کے قطرے کان میں ڈالنے سے بہرہ پن کو خدا چاہے ضرور فائدہ ہوگا۔
۵ تولہ قیمت عہ،
اطریفل کشنیزی - یہ بھی ثقل سماعت کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۹ -
روغن بادام تلخ - ایضاً دیکھو نمبر ۹۵ -

کان بہنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

برگ نیب - سونف - شہد - انزروت - سہاگہ - زرد کوڑی کی راکھ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

شفائی - کان بہنے میں مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -
کشتہ مرجان سادہ - ایضاً دیکھو نمبر ۷۸ -
اطریفل زمانی - ایضاً دیکھو نمبر ۴۸ -
اطریفل کشنیزی - ایضاً دیکھو نمبر ۴۹ -
اطریفل شاہترہ - ایضاً دیکھو نمبر ۸۴ -

ناک کی بیماریاں

سونگھنے کی قوت خراب ہونا

ناک سے بدبو آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

پہلے مرض میں - کلونجی - رائی - شحم حنظل - پودینہ خشک -

مرزنجوش - تخم کرفس اور زیرہ سیاہ کا بھپارہ۔
دوسرے مرض میں - برگ نیب - کائپھل - جندبیدستر اور قرنفل کی نلاس۔
بورہ ارمنی اور نمک طعام کے جوشاندہ سے ناک دھونا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

شفائی - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔
برشعشا - ایضاً دیکھو نمبر ۴۷۔
اطریفل زمانی - ایضاً دیکھو نمبر ۴۸۔
اطریفل ملین - ایضاً دیکھو نمبر ۵۰۔
اطریفل شاہترہ - ایضاً دیکھو نمبر ۴۸۔

نکسیر پھوٹنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

کافور - صندل سفید - خشک دھنیا - ہرا دھنیا - خشک آملہ
سبز آملہ - بکری کا دودھ - ملتانی مٹی - گل ارمنی -

پینے کے لئے :-

بہدانہ - عناب - مغز کدو - مغز تربز - تخم کاہو - تخم خشخاش -
تخم خرفہ - ریشہ بیخ انجبار - صندل سفید - برف -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

شفائی - نکسیر میں مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔

(۹۷) قرص کہربا - نکسیر اور نفث الدم (منہ سے خون آنا) کی بیماری میں مفید ہے - ۱۴ خوراک قیمت عہ،

(۹۸) آملہ مربے - مقوی دل ومعدہ ہے - نکسیر حیض اور دستوں میں مفید ہے - بنارسی عہ/ سیر - دیسی ۱۲ سیر -

خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا - نکسیر میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۲۲۔
مفرح بارد - ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۳

منہ - زبان اور دانتوں کی بیماریاں

منہ آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

کتھ سفید - زردورد - دانہ الائچی خرد - گاؤزبان سوختہ -
نیلا دھاگہ جلا ہوا - بنسلوچن - کباب چینی کا چھڑکنا - کافور
اور برگ مہندی کے جوشاندہ کی کلیاں -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۹۹) زردور خاص - منہ آنے کی مخصوص دوا ہے - ۲ تولہ قیمت عہ،

اطریفل شاہترہ - منہ آنے کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۸۴۔

منہ سے بدبو آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گل سرخ - صندل سفید - مازو - چھالیہ - پودینہ خشک -
جوتری - اور بالچھڑ کی کلیاں -
ناگرموتھ چبانا - نرکچور منہ میں رکھنا -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

دانتوں کی دوا - اس شکایت میں بہت مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۵۔
گلی غرارہ - یہ بھی اس مرض میں بہت مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۶۔
واحدی صاحب کا منجن اکسیر دنداں - یہ اس مرض کی خاص دوا ہے - دیکھو نمبر ۴۳۔
شفائی - یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵۔
سنون چوب چینی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۰۳۔
جوارش جالینوس - ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۹۔
جوارش بسباسہ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۳۔

جوارش کمونی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۴۷ -
کشتہ خبث الحدید - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۰ -

ہکلا پن

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

فلفل سیاہ - رائی - نوشادر - عاقر قرحا - لونگ اور زنجبیل کی کلیاں -
مغز بادام اور شہد کی چٹنی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

(۱۰۰) کشتہ گئو دنتی - زبان کی لکنت (ہکلا پن) پرانی آتشک - جوڑوں کے درد اور فالج لقوہ میں مفید ہے - ۱ تولہ قیمت ۱۲ ؍
معجون جوگراج گوگل - ہکلا پن میں فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۶۸ -

داڑھ دانت کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

کمزوری کے درد کی دوائیں - کالی مرچ - عاقر قرحا - قرنفل - رائی - اور نمک طعام کا منجن
کیڑے کے درد کی دوائیں - کمیلہ - بائو برنگ کے جوشاندہ کی کلیاں -
بلغمی درد کے لئے پینے کی دوائیں - ملہٹی - گاؤزباں - ہنسراج - اسطوخودوس اور مصری کا جوشاندہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

شفائی - دانتوں کے درد میں مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -
(۱۰۱) سنون تمباکو - داڑھوں کا بادی کا درد اس منجن کے استعمال سے ہٹ جاتا ہے - اور داڑھوں کی بدبودار رطوبت پورے طور پر خارج ہو جاتی ہے - ۵ تولہ قیمت ۱۲ ؍

روغن قرنفل - درد دنداں میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۵۵ -
اطریفل زمانی - ایضاً دیکھو نمبر ۴۸ -
برشعثا - ایضاً دیکھو نمبر ۴۲ -

داڑھ دانتوں کا ہلنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

پھٹکڑی - مازو - پوست انار - مائیں خورد - ناگرموتھہ - گلنار سماق اور سنگ جراحت کا منجن -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملینگی

واحدی صاحب کا منجن اکسیر دنداں - دانتوں کے ہلنے میں بہت مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۳ -
دانتوں کی دوا - ایضاً - یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۵ -
گلی غرارہ - ایضاً - یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۶ -
(۱۰۲) سنون پوست مغیلاں - کمزور داڑھ دانتوں کے لئے یہ منجن اکسیر کا حکم رکھتا ہے - اس کے استعمال سے داڑھ دانت بہت جلد مضبوط ہو جاتے ہیں - بشرطیکہ دانتوں نے جڑیں نہ چھوڑی ہوں - ۵ تولہ قیمت ۱۲ ؍
سنون چوب چینی - دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دیکھو ۱۰۳ -

مسوڑھوں سے خون آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

بسد سوختہ کا زرور - چھالیہ - جلا ہوا کاغذ - جلا ہوا بارہ سنگھا - بھلے ہوئے جو - گلنار - سماق - طباشیر - گل سرخ - مائیں خرد - ہلیلہ زرد کی گٹھلی - دم الاخوین - کندر - ناگرموتھہ - مسور کی دال - مازو - اور اقاقیا کا منجن -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

واحدی صاحب کا منجن اکسیر دنداں - دانتوں کے خون

بند کرنے میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴۳۔

(۱۰۳) سنون چوب چینی۔ مسوڑھوں کے خون کو روکتا ہے اور دانتوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔ منھ کی بدبو کو بھی دور کرتا ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت عہ

پائیوریا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

نیلا تھوتھہ بریاں۔ پھٹکری بریاں کو سرکہ میں جوش دے کر کلیاں کریں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

ڈاکٹری صاحب کا منجن اکسیر دنداں۔ پائیوریا کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۴۳۔

دانتوں کی دوا۔ ایضاً۔ یہ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۵۔

کلی غرارہ۔ ایضاً۔ یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۶۔

حلق اور سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

کڑوے تیل کے چراغ کا گل پان میں رکھ کر کھانا۔ ادرک یا خولنجان چبانا اور عرق چوسنا۔

مرکب دوا جو طبی کمپنی سے ملیگی

(۱۰۴) خوش الحان۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ گلا پڑ گیا ہو تو اسے کھولتی ہے۔ آواز کی نالیوں سے بلغم کو خارج کرتی ہے۔
۱۵ روز کی خوراک قیمت عہ

کھانسی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

سلارس۔ رب السوس۔ شکر تیغال۔ اصل السوس۔ صمغ عربی۔ مغز بادام شیریں۔ کاکڑا سنگی۔ گل بنفشہ۔ کوکنار۔ زوفا۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان۔ بہدانہ۔ عناب۔ سپستاں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

(۱۰۵) حب سرفہ۔ خشک کھانسی کی خاص دوا ہے۔ کھانسی کے دورہ کو فوراً روک دیتی ہے۔ ۶۰ خوراک قیمت عہ

(۱۰۶) لعوق سپستاں۔ بلغم کو سینہ سے صاف کرتا اور خشک کھانسی کو فائدہ دیتا ہے۔ نزلہ زکام میں مفید ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت عہ۔

(۱۰۷) روغن ماہی۔ پرانی کھانسی کو مفید ہے اور مقوی باہ بھی ہے۔ بتاشہ یا دودھ میں ڈال کر پیا جاتا ہے۔ ضعف باہ میں اس کی مالش عضو مخصوص پر مقوی اعصاب ہے۔ ۶ تولہ قیمت عہ۔

(۱۰۸) لعوق نزلی آب تربوز والا۔ خشک کھانسی۔ سل اور دق کی کھانسی۔ اور گرمی کے ذات الجنب۔ ذات الصدر۔ (پسلی کا درد اور سینہ کا درد) میں مفید ہے۔
۱۵ خوراک قیمت عہ

لعوق آب نیشکر والا۔ خشک کھانسی اور سل کی کھانسی میں فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۸۔

کشتہ ابرک کلاں۔ کھانسی کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۹۔

لعوق معتدل۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۷۔

کشتہ طلق۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۱۰۔

لعوق کتاں۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۱۲۔

لعوق حب الصنوبر۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۱۱۔

شربت زوفا مرکب۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۱۳۔

کشتہ قرن الایل۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۱۱۶۔

برشعثا۔ ایضاً۔ دیکھو نمبر ۴۷۔

خمیرۂ ابریشم شیرۂ عناب والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۱۹ -
حب جدوار - ایضاً - دیکھو نمبر ۷۲ -

دمہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گاؤزبان - گل گاؤزبان - ابریشم مقرض - سبوس گندم -
زوفا - اصل السوس - انجیر زرد - اسطوخودوس -
پرسیاوشاں - السی - شہد - ایرسا - بیخ بادیان -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

(۱۰۹) کشتہ ابرک کلاں - دمہ اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے - فالج - لقوہ اور پٹھوں کے جملہ امراض باردہ میں فائدہ مند ہے - ۱ تولہ قیمت ؎

(۱۱۰) کشتہ طلق (ابرک کا چھوٹا کشتہ) یہ کشتہ بھی فوائد میں کشتہ ابرک کلاں کے قریب ہے - ۹ ماشہ قیمت عہ

(۱۱۱) لعوق حب الصنوبر - بلغمی دمہ اور تر کھانسی میں مفید ہے - ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۱۱۲) لعوق کتاں - اس کے بھی یہی فوائد ہیں -
۳۰ خوراک قیمت عہ

(۱۱۳) شربت زوفا مرکب - فوائد بہ شرح صدر -
۲۰ خوراک قیمت عہ

(۱۱۴) معجون راح المومنین - پھیپھڑے اور نرخرے کی نالیوں میں بلغم کا جماؤ اس قدر ہو کہ سانس کی آمد و رفت بے قاعدہ ہو کر سانس میں گھٹن پیدا ہو جائے اور اُس سے جی گھبرانے لگے تو اس حالت میں یہ معجون بہت مفید ہے - ۱۰ خوراک قیمت عہ

(۱۱۵) فیروطی آر دکرسنہ - پھیپھڑہ - پسلی - سینہ - پہلو - اِن اعضاء کے دردوں کی بے نظیر دوا ہے - دمہ کو بھی بہت مفید ہے - درد میں درد کی جگہ - اور دمہ میں سینہ اور گلے پر مالش کی جاتی ہے -
۳۰ تولہ قیمت عہ

برشعشاء - دیکھو نمبر ۷۴ -

کشتہ قرن الایل - ایضاً دیکھو نمبر ۱۱۶ -

نمونیا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پینے کے لئے - بہدانہ - عناب - سپستاں - خطمی - گاؤزباں - گل بنفشہ - اصل السوس - پرسیاوشاں - انجیر زرد - مکوہ خشک -

مالش کے لئے - زعفران - ایلوا - تارپین کا تیل - موم -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

شفائی - درد کی جگہ اس کی مالش مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -

فاسفورس کا تیل - ایضاً - دیکھو نمبر ۱ -

(۱۱۶) کشتہ قرن الایل - پسلیوں کے درد میں مفید ہے - بلغمی کھانسی اور دمہ کو دور کرتا ہے - اس کا بیرونی استعمال خنازیری گلٹیوں اور بواسیر کے مسّوں کو تحلیل کرتا ہے -
۹ ماشہ قیمت عہ

لعوق نزلی آب تربوز والا - دیکھو نمبر ۱۰۸ -
لعوق سپستاں - ایضاً دیکھو نمبر ۱۰۶ -
فیروطی آر دکرسنہ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۱۵ -

سل

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

سرطان سوختہ - ابریشم ماہی - گدھی کا دودھ - بکری کا دودھ - ککڑی کا پانی - تربوز کا پانی - پوست خشخاش - تخم خشخاش - کہربائے شمعی - موتی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

حیاتین - سل اور دق کیلئے طبی کمپنی کی خاص دوا ہے -
عطیہ لقمان الملک حکیم نابینا صاحب - دیکھو نمبر ۳۲ -

(۱۱۷) سل کا عرق - سل - دق اور پرانے بخار کے لئے

یہ بھی ایک بہترین دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت للعہ ؍

(۱۱۸) **لعوق آب نیشکر والا** - سل اور سل کی کھانسی اور معمولی خشک کھانسی میں مفید ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت عہ ؍

(۱۱۹) **خمیرۂ ابریشم شیرہ عناب والا** - سل۔ دق۔ خشک کھانسی اور گرم نزلہ میں فائدہ مند ہے۔ اور مالیخولیا کو بھی مفید ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت عہ ؍

(۱۲۰) **قرص سرطان کافوری** - سل اور دق کی مخصوص دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ ؍

کشتہ طلا خرد - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۸۰۔

کشتہ طلا مرواریدی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲۶۔

کشتہ یاقوت - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۱۔

لعوق نزلی آب تربوز والا - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۰۸۔

دل کی بیماریاں

دل کی دھڑکن خفقان غشی اور کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

تخم ریحاں۔ تخم فرنجمشک۔ گل سیوتی۔ گل گڑہل۔ گاؤزباں۔ گل گاؤزباں۔ مشک۔ عنبر۔ موتی۔ سیب۔ گاجر۔ صندل سفید۔ انار شیریں۔ یاقوت۔ زمرد۔ سنترہ۔ ناشپاتی۔ زہر مہرہ۔ بسلوجن۔ درونج عقربی۔ الائچی خرد۔ عطر حنا۔ عطر موتیا۔ بالچھڑ۔ زعفران۔ دھنیا۔ ابریشم مقرض۔ چاندی کے ورق۔ سونے کے ورق۔ بادرنجبویہ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

روح پرور (چاندی کا کشتہ) مفرح اور مقوی قلب ہے۔ اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۲۔

اصلی موتی کا کشتہ - دل کی ان بیماریوں میں مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۴۔

شفائی - دل کی دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔

شربت نبیذ - بہت مفرح ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۸۔

روح الارواح (سونے کا کشتہ) نہایت مقوی قلب ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۔

شربت فاسفورس - دل کی کمزوری کی بہترین دوا ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص چیز ہے۔ دیکھو نمبر ۲۔

حیاتین - مقوی قلب ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۲۔

(۱۲۱) **خمیرہ مروارید خاص** - دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ مفرح قلب بہت زیادہ ہے۔ میعادی بخار (ٹائیفائڈ فیور) موتی جھرہ اور چیچک کے بخار میں خاص طور پر مفید ہے۔ ۳ خوراک قیمت عہ ؍

(۱۲۲) **خمیرۂ صندل ترش ورق طلا والا** - گرمی کے اختلاج اور خفقان کو مفید ہے۔ صفراوی قے۔ نکسیر اور صفراوی دستوں کو بھی روکتا ہے۔ ۳ خوراک قیمت عہ ؍

(۱۲۳) **مفرح بارد** - اختلاج قلب - دل کی گرمی اور ماہواری ایام کی زیادتی میں فائدہ مند ہے۔ نکسیر کو بھی روکتا ہے۔ ۵ خوراک قیمت عہ ؍

(۱۲۴) **مفرح یاقوتی معتدل** - عام کمزوریوں اور بالخصوص دل و دماغ کی کمزوری کو خواہ کسی مرض اور کیسے ہی مادہ سے ہو بہت جلد دور کرتا ہے۔ امراض رحم اور دستوں کے مرض میں بھی مفید ہے۔ اور اصلی حرارت کا محافظ ہے۔ ۳ خوراک قیمت عہ ؍

(۱۲۵) **جواہر مہرہ** - دل کے دوروں اور دل کی ہر قسم کی کمزوریوں کو چندروز میں دور کر دیتا ہے۔ سخت بیماریوں کے بعد جسم میں جو عام کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ دماغ کا بھی مقوی ہے۔ ۶ خوراک قیمت عہ ؍

(۱۲۶) **کشتہ طلا مرواریدی** - مقوی قلب ہے اور تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اس کشتہ میں خاص بات یہ ہے کہ مریض کی طاقت قائم رکھنے کے لئے سل اور دق کے مرض میں بھی اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت لعہ ؍

(۱۲۷) دواء المسک معتدل جواہر والی - دل - جگر اور معدہ کو طاقت دیتی ہے - بہت زیادہ مقوّی معدہ و جگر اور مفرّح قلب ہے - ۳ خوراک قیمت عہ ر

(۱۲۸) پیٹھہ مربّے - مفرّح ہے - دل و دماغ کی گرمی کو دور کرتا ہے - فی سیر عہ ر

(۱۲۹) مفرّح کبیر - گھبراہٹ - خفقان اور معدہ - دل - جگر - تلی - رحم کی بیماریوں اور وجع مفاصل (گٹھیا) میں مفید ہے - ۳ خوراک قیمت عہ ر

(۱۳۰) مفرّح اعظم - خفقان اور دل کی بہت سی شکایتوں اور سوداوی بیماریوں میں مفید ہے اس کے علاوہ وبائی امراض میں بھی فائدہ مند ہے - ۳ خوراک قیمت عہ ر

(۱۳۱) مفرّح شیخ الرّئیس - شیخ بوعلی بن سینا کے مجرّبات سے ہے - خفقان گرم - تپ دق - گھبراہٹ - سوداوی تبخیر اور عام کمزوری کے لئے بہترین مفرّح ہے - ۳ خوراک قیمت عہ ر

(۱۳۲) جوارش شاہی - دل کی دھڑکن اور معدہ و جگر کی تبخیر کو فائدہ مند ہے اور مفرّح قلب بھی ہے - ۲۰ خوراک قیمت عہ ر

(۱۳۳) جوارش شہنشاہی عنبری - مذکورۂ بالا فوائد کے علاوہ یہ جوارش کل اعضاء رئیسہ کی مقوّی بھی ہے - ۳ خوراک قیمت عہ ر

(۱۳۴) انناس مربّے - مقوّی قلب اور مفرّح ہے - قیمت فی سیر عہ ر

(۱۳۵) گزر مربّے - مفرّح قلب اور دافع تبخیر ہے - قیمت عہ ر سیر

(۱۳۶) سیب مربّے - اختلاج قلب اور غشی میں مفید ہے - قیمت عہ ر سیر

(۱۳۷) ناشپاتی مربّے - سیب کے مربّے کے قائم مقام ہے - قیمت عہ ر سیر -

(۱۳۸) عرق عنبر - ہر قسم کی کمزوری کا بہترین علاج ہے - مفرّح اور مقوّی دل بھی ہے - ۱۲ خوراک قیمت ؏ ر

(۱۳۹) شربت انگور شیریں - مفرّح قلب ہے - ۴۰ خوراک قیمت عہ ر

(۱۴۰) شربت سیب شیریں - یہ بھی مفرّح قلب ہے - فرق اس قدر ہے کہ شربت انگور شیریں کسی قدر گرم ہے اور شربت سیب نسبتًہ سرد ہے - ۴۰ خوراک قیمت عہ ر

(۱۴۱) کشتہ یاقوت - مفرّح قلب ہے اور جنون - مرگی - خفقان - سل - دق ان بیماریوں میں مفید ہے - ۲۴ خوراک قیمت عہ ر

(۱۴۲) خمیرۂ ابریشم سادہ - مفرّح ہے اور خفقان بارد کو مفید ہے - مالیخولیائے مراقی کو فائدہ مند ہے - ۱۰ خوراک قیمت عہ ر

(۱۴۳) شربت دو آتشہ مکرّر - مفرّح بھی ہے اور ملیّن بھی - ۲۰ خوراک قیمت عہ ر

خمیرۂ ابریشم حکیم ارشد والا - مفرّح اور مقوّی قلب ہے دیکھو نمبر ۶۱

خمیرۂ ابریشم خمیرہ عنّاب والا - ایضًا - دیکھو نمبر ۱۱۹ -

خمیرۂ گاؤزباں عنبری - ایضًا - دیکھو نمبر ۸۰ -

خمیرۂ گاؤزباں عنبری جواہر والا - ایضًا - دیکھو نمبر ۸۱ -

خمیرۂ ابریشم عود مصطگی والا - ایضًا - دیکھو نمبر ۶۵ -

خمیرۂ گاؤزباں عنبری جدوار عود صلیب والا - ایضًا - دیکھو نمبر ۷۶ -

دواء المسک بارد سادہ - ایضًا - دیکھو نمبر ۶۳ -

دواء المسک بارد جواہر والی - ایضًا - دیکھو نمبر ۶۴ -

دواء المسک معتدل سادہ - ایضًا - دیکھو نمبر ۲۰۰ -

دواء المسک معتدل جواہر والی - ایضًا - دیکھو نمبر ۱۲۷ -

جوارش آملہ عنبری - ایضًا - دیکھو نمبر ۱۵۳ -

ہلیلہ مربّے - ایضًا - دیکھو نمبر ۸۳ -

عرق الائچی خاص - ایضًا دیکھو نمبر ۱۶۳ -

عرق گلاب قسم اوّل - ایضًا - دیکھو نمبر ۱۶۱ -

نوشدارُوئے لولوی - ایضًا - دیکھو نمبر ۱۵۶ -

کشتہ طلا خُرد - ایضًا - دیکھو نمبر ۲۸۰ -

کشتہ یشب - ایضًا - دیکھو نمبر ۱۵۵ -

کشتہ زمرّد - ایضًا دیکھو نمبر ۲۱۸ -

دل کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

عطر گلاب کی مالش - صندل سفید - مشک اور زعفران کا لخلخہ - دارچینی - اگر - وج ترکی - زرنباد اور مصطگی کا لیپ -

مرکّب دوائیں جو طبّی کمپنی سے ملیں گی -

شفائی - دل کے درد کو اس کی مالش مفید ہے - طبّی کمپنی کی

مخصوص دوا ہے ۔ دیکھو نمبر ۱۵ ۔
معجون نانخواہ ۔ دل کے درد میں کھانے کی دوا ہے ۔
دیکھو نمبر ۲۰۸ ۔
مفرح کبیر ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۱۲۹ ۔

معدہ کی بیماریاں

پیٹ ابھرنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں ۔

سوڈے کی بوتل ۔ بادیان ۔ تخم کشوث ۔ اجوآین دیسی ۔ زیرہ سیاہ ۔ سونٹھ ۔ ہینگ ۔ تخم کرفس ۔ توئے کے بیج ۔ نرکچور ۔ کچری ۔ چاروں نمک ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

شفائی ۔ ابھارہ کو دور کرتی ہے ۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے ۔ دیکھو نمبر ۱۵ ۔
معدہ نواز کیپسول ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۱۴ ۔
ہاضمہ کی دوا ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۲۰ ۔
واحدی صاحب کا چورن اکسیر معدہ ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۴۷ ۔

(۱۴۴) حب حلتیت ۔ پیٹ کے ریاحی درد اور ابھارہ میں بہت مفید ہے ۔ تکلیف دہ ریاح (بائے) کو بہت جلد خارج کر دیتی ہے ۔ ۱۲ دن کی خوراک قیمت عہ ۔

(۱۴۵) سفوف الاملاح ۔ اس کے دو فائدے بہت زبردست ہیں ۔ غلیظ سے غلیظ ریاح کو خارج کرتا ہے ۔ بھوک بہت تیزی کے ساتھ لگاتا ہے ۔
۲۰ خوراک قیمت عہ ۔

(۱۴۶) جوارش زنجبیل ۔ نفخ اور گرانی معدہ ۔ ضعف ہضم اور رقراقر میں بہت فائدہ کرتی ہے ۔ پیٹ بڑھنے نہیں دیتی ۔ اور ریاحی درد شکم کو دور کرتی ہے ۔
۴۰ خوراک قیمت عہ ۔

سفوف نمک سلیمانی ۔ نفخ شکم میں مفید ہے ۔ دیکھو نمبر ۱۵۴

حب کبد ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۱۹۹ ۔
جوارش کمونی ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۱۴۷ ۔
جوارش جالینوس ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۱۸۹ ۔
معجون نانخواہ ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۲۰۸
جوارش لبابسہ ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۱۶۲

پیٹ کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں ۔

سوڈے کی بوتل ۔ بادیان ۔ تخم کشوث ۔ انیسون ۔ زیرہ سیاہ ۔ تخم کرفس ۔ مصطگی ۔ (برگ سنا مکی ۔ پوست ہلیلہ زرد ۔ سونٹھ ۔ اور کالے نمک کا سفوف) نوسادر ۔ کھاری نمک ۔ ہینگ ۔ پودینہ خشک ۔
رائی کا پلسٹر ۔ پیٹ پر گرم پانی کی بوتل پھیرنا ۔ قے کرنا ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی ۔

شفائی ۔ درد شکم کو مفید ہے ۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے ۔ دیکھو نمبر ۱۵ ۔
طلسمی کیپسول ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۱۶ ۔
واحدی صاحب کا چورن اکسیر معدہ ۔ ایضاً ۔ دیکھو نمبر ۴۷ ۔

(۱۴۷) جوارش کمونی ۔ پیٹ کے درد کو دور کرتی ہے ۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے ۔ اور بدہضمی کی خاص دوا ہے ۔
۳۰ خوراک قیمت عہ ۔

(۱۴۸) جوارش کمونی مسہل ۔ فوائد بشرح صدر ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ جوارش دست آور بھی ہے ۔ اور پتی اچھلنے کی شکایت میں خاص طور پر مفید ہے ۔ ۳۰ خوراک قیمت عہ ۔

(۱۴۹) زنجبیل مربے ۔ پیٹ کے ریاحی درد اور ضعف معدہ کو مفید ہے ۔ بادی چھانٹ بھی ہے ۔ قیمت عہ سیر

(۱۵۰) نمک مرگانگ ۔ پیٹ کے ریاحی درد اور ابھارے کو دور کرتا ہے ۔ ہاضم ہے ۔ بادی کو تحلیل کرتا اور بھوک لگاتا ہے ۔ پرانی بدہضمی کی بہترین دوا ہے ۔
۸۰ خوراک قیمت عہ ۔

جوارش زنجبیل ۔ درد شکم کو مفید ہے ۔ دیکھو نمبر ۱۴۶ ۔

عرق گلاب قسم اول - دردِ شکم کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۶۱
حب حلتیت - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۴
حب کبد - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۹۹
سفوف الاملاح - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴۵

کوڑی کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

صفراوی میں - زرشک - آلو بخارا - بادیان - لیموں - چھاچھ - اور لیپ کے لئے صندل سفید - گل سرخ - طباشیر - سماق - ریاحی میں - بادیان - پودینہ خشک - مصطگی - انیسون - الائچی خرد - زیرہ سیاہ - جدوار - رائی کا پلسٹر -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

شفائی - کوڑی کے درد میں مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -

بھوک کم لگنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

پیٹ میں گرمی ہو تو زرشک - آلو بخارا - بادیان - تخم خرفہ - گل نیلوفر - قندھاری انار - لیموں - کچے انگور - لوکاٹ - آملہ - سرکہ یہ دوائیں مناسب ہیں - معدہ کی سردی سے ہو تو مصطگی - عود خام - پودینہ - نوشادر - چاروں نمک - سونٹھ - ہینگ وغیرہ مفید ہوں گی - گھی دونوں صورتوں میں کم کھائیں -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملینگی -

شفائی - کمی اشتہا کی شکایت میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -
ہاضمہ کی دوا - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰ -
ارسطو کا چورن - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۳ -

معدہ نواز کیپسول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴ -
واحدی صاحب کا چورن اکسیر معدہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۴۴

(۱۵۱) کشتہ تامیسر - کھانے کو اسقدر جلد ہضم کرتا ہے کہ ادھر کھانا کھایا ادھر بھوک لگی - گھی - مکھن اور ثقیل سی ثقیل چیزیں بھی اس کے استعمال سے ہضم ہو جاتی ہیں - اور ریاح کا تو جسم میں نشان بھی نہیں چھوڑتا - ہاضمہ کو قوی کرنے کے بعد بدن میں خون کی مقدار اس درجہ پر بڑھا دیتا ہے کہ وزن کرانے پر سیروں کا فرق نظر آنے لگتا ہے - ۳۰ خوراک قیمت عہ

(۱۵۲) کشتہ مرگانک - آلات ہضم (کھانا ہضم کرنے کے اعضاء) اس کے استعمال سے قوت حاصل کرتے ہیں - ریاح کے تحلیل کرنے میں بھی نہایت قوی العمل ہے - فوطوں میں آنت یا پانی اترنے کی بیماری میں بھی بہت مفید ہے - مقوی باہ بھی بہت زیادہ ہے - ۳۰ خوراک قیمت عہ

حب کبد - یہ گولیاں بھوک لگاتی ہیں - دیکھو نمبر ۱۹۹ -
حب پپیتہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۶۰ -
کشتہ خبث الحدید - مشتہی ہے - دیکھو نمبر ۱۹۰ -
نمک مرگانک - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۲ -
معجون ناخواہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۸ -
نمک سلیمانی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵۴ -

ضعف معدہ اور ضعف ہضم

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

صعتر فارسی - زیرہ سیاہ - الائچی خرد - دار فلفل - زنجبیل - زعفران - مشک - عنبر - موتی - بادیان - چاروں نمک وغیرہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملینگی -

ارسطو کا چورن - ضعف معدہ اور ضعف ہضم کے لئے طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۳ -
ہاضمہ کی دوا - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰ -
طلسمی کیپسول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶ -
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - ایضاً دیکھو نمبر ۴۴ -

روح پرور (چاندی کا کشتہ) ایضاً - دیکھو نمبر ۱۲ -
معدہ نواز کیپسول - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۴ -
شفائی - ایضاً - دیکھو نمبر ۱۵ -
اصلی موتی کا کشتہ - ضعف معدہ کو مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۴۱ -
معجون موتیا کھان - ضعف معدہ کو فائدہ مند ہے طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۴۲ -

(۱۵۳) جوارش آملہ عنبری - معدہ اور دل کو طاقت دیتی ہے - دستوں کو روکتی ہے - جگر کی گرمی نکالتی ہے۔ ۵ خوراک قیمت عہ/

(۱۵۴) سفوف نمک سلیمانی - ہاضم ہے - مقوی معدہ ہے - بھوک لگاتا ہے اور کاسر ریاح ہے - ۴۰ دن کی خوراک قیمت عہ۔

(۱۵۵) کشتہ لیشب - مقوی معدہ و دل ہے - دستوں میں مفید ہے - ۴۸ خوراک قیمت عہ/

(۱۵۶) نوشدارو ئے لولوی - ہاضم اور مقوی معدہ ہے - معدہ کے دستوں کو روکتی ہے اور دل کو بہت زیادہ طاقت دیتی ہے - ۵ خوراک قیمت عہ/

جوارش جالینوس - ضعف معدہ میں مفید ہے - دیکھو ۱۸۹ -
کشتہ خبث الحدید - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۰
کشتہ تامیسر - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۱
معجون نانخواہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۸
حب کبد - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۹
حب پپیتہ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۰
کشتہ مرگانگ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۲ -
نمک مرگانگ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵ -
عرق الائچی خاص - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۳ -
عرق گلاب قسم اول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۱
دواء المسک معتدل سادہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۰ -
دواء المسک معتدل جواہر والی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۷ -
کشتہ فولاد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۱ -
کشتہ فولاد سونے چاندی والا - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۲ -
کشتہ فولاد سرد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۳

کشتہ نقرہ - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۴ -
کشتہ نقرہ جدید - ایضاً - دیکھو نمبر ۲۰۵ -

متلی اور قے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

زرشک - آلوبخارا - پودینہ - املی - لیموں - پوست ترنج - سرکہ - سماق - انار دانہ - الائچی خرد - اور نمک کا گرم پانی پلا کر قے کرانا -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

شفائی - متلی اور قے میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا - دیکھو نمبر ۱۵ -

(۱۵۷) سکنجبین سادہ - قے اور متلی میں مفید ہے - جگر کی گرمی کو دور کرتی ہے - ۴۰ خوراک قیمت عہ/

(۱۵۸) سکنجبین لیموں - فوائد بہ شرح صدر ہیں - ۴۰ خوراک قیمت عہ/

(۱۵۹) جوارش تمر ہندی - صفراوی قے میں فائدہ مند ہے - اور صفرا کو دستوں کی راہ خارج کرتی ہے - ۲۰ خوراک قیمت عہ/

(۱۶۰) حب پپیتہ - قے اور متلی کو دور کرتی ہے اور ہاضم ہے - ہیضہ کے ایام میں اس کا استعمال ہیضہ سے محفوظ رکھتا ہے - ۴۰ دن کی خوراک قیمت عہ/

عرق الائچی خاص - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۳ -
عرق گلاب قسم اول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۱ -
خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا - ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۲ -

ہیضہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

سرکہ - لیموں - کافور - نوشادر - چونہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

شفائی - ہیضہ میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -

(۱۶۱) عرق گلاب قسم اوّل (یا مرکبُ القویٰ) ہیضہ میں مفید ہے۔ اور معدہ۔ دل۔ جگر۔ امعاء (آنتیں) ان اعضاء کی تقریباً ہر ایک شکایت میں کام آتا ہے۔ چونکہ اس عرق میں متضاد قوتیں کام کرتی ہیں۔ یعنی اگر دست آرہے ہوں تو یہ قابض ہے۔ قبض پڑا ہو تو ملین ہے۔ اس لئے اس عرق کو مرکب القویٰ بھی کہتے ہیں۔ ۱۰ خوراک قیمت عہ،

حب پپیتہ ۔ دیکھو نمبر ۱۶۰۔

پیٹ کی سختی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں

اجوائن دیسی۔ ریوند چینی۔ سونٹھ۔ تخم کرفس۔ بادیان۔ انیسون۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کا تیل۔ پیٹ کی سختی کو دور کرتا ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۔

(۱۶۲) جوارش لبابسہ۔ ہاضم ہے۔ پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی۔ بدن کی رطوبتوں کو خشک کرتی ہے۔ ۲۰ خوراک قیمت عہ،

(۱۶۳) ضماد جالینوس۔ پیٹ کے ورم اور پیٹ کی سختی کو تحلیل کرتا ہے۔ ۱۵ تولہ قیمت عہ،

(۱۶۴) روغن مصطگی۔ معدہ کی سختی کو مالش کرنے سے مفید ہے اور مقوی اعصاب ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت عہ،

جوارش زنجبیل۔ پیٹ کی سختی کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۴۶۔

حب کبد۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۹۔

کشتہ تانبہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۱۔

آنتوں کی بیماریاں

قبض رہنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

املتاس۔ ترنجبین۔ شیر خشت۔ شکر سرخ۔ ریوند چینی۔ عصارہ ریوند۔ ایلوا۔ شحم حنظل۔ حب النیل۔ کالا نمک۔ برگ سنا مکی۔ آلو۔ اسپغول مسلم۔ سونٹھ۔ تربد۔ سورنجان۔ تخم بید انجیر۔ تینوں ہڑیں۔ سقمونیا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

قبض کشا دوا۔ دست آور ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۔

روح معدہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۔

ارسطو کا چورن۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۳۔

فاسفورس کا تیل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۔

(۱۶۵) حب تنکار۔ دائمی قبض اور پیٹ کے بھاری پن کو دور کرتی ہے۔ ۱۰ تولہ قیمت عہ

(۱۶۶) روغن ارنڈی (کسٹر آیل) مسہل بلغم ہے۔ ۲۰ تولہ قیمت عہ،

(۱۶۷) روغن زیتون۔ دودھ میں ملا کر پینے سے قبض رفع ہوتا ہے۔ مالش کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے۔ ۸ تولہ قیمت عہ،

اطریفل ملین۔ دست آور ہے۔ دیکھو نمبر ۵۰۔

ملین دوا۔ ایضاً دیکھو نمبر ۵۱۔

روغن بادام شیریں۔ قبض کشا ہے۔ دیکھو نمبر ۵۷۔

عرق گلاب قسم اوّل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۱۔

روغن گل قسم اوّل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۵۴۔

شربت ورد مکرر۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۴۳۔

جوارش تمر ہندی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۹۔

شربت ارزانی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۷۳۔

دست آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

بادیان بریاں۔ حب الآس۔ تخم خرفہ۔ دانہ الائچی خرد۔ پودینہ خشک۔ مصطگی۔ آملہ۔ کوکنار۔ افیون۔ مروارید۔ یشب۔ زہر مہرہ۔ سماق۔ زرورد طباشیر۔ انار دانہ۔ بیلگری۔ زیرہ سفید۔ بہی۔ عود خام۔

پوست سنگدان مرغ - زرشک - تخم تویز - گلنار -
گل دھاوا - خرنوب شامی - ہلیلہ بریاں - برنج ساٹھی -
مغز خستہ انبہ - مغز خستہ جامن - مغز کنول گٹہ -
تخم بارتنگ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

ضعف معدہ کے دستوں کیلئے -

شفائی - ضعف معدہ کے دستوں میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -
طلسمی کیپسول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶ -

(۱۶۸) توتیائے کبیر - سنگرہنی (ضعف معدہ اور دستوں کی پرانی شکایت) کی خاص دوا ہے - دق کے تیسرے درجہ میں جو دست آتے ہیں انہیں بھی مفید ہے - ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۱۶۹) مالتی بسنت - آنتوں اور معدہ کی کمزوری کے دستوں میں مفید ہے - مقوی معدہ بھی ہے -
۳۰ خوراک قیمت عہ

(۱۷۰) معجون پوست سنگدان مرغ - ضعف معدہ اور ضعف معدہ کے دستوں میں مفید ہے -
۲۴ خوراک قیمت عہ

(۱۷۱) جوارش مصطگی بنسخہ کلاں - ضعف معدہ اور معدہ کے بلغمی دستوں کو دور کرتی ہے - منہ سے رال بہنے اور پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے - مقوی معدہ وجگر بھی ہے - ۲۰ خوراک قیمت عہ

(۱۷۲) جوارش عود شیریں - ہاضم ہے اور معدہ کے دستوں کو مفید ہے - ۲۰ خوراک قیمت عہ

(۱۷۳) عرق الائچی خاص - دستوں میں مفید ہے - مقوی معدہ و دل اور مفرح قلب ہے -
۱۲ خوراک قیمت عہ

نوشدارو‌ئے لولوی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۶
کشتہ یشب - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۵ -
جوارش آملہ عنبری - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۳

معمولی دستوں کے لئے -

شفائی - معمولی دستوں میں بھی مفید ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -
طلسمی کیپسول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶ -

(۱۷۴) نوشدارو‌ئے سادہ - ہاضم ہے - مقوی معدہ ہے - اور معدہ کے دستوں کو روکتی ہے - ۳۰ خوراک قیمت عہ

(۱۷۵) جوارش آملہ - صفراوی دستوں اور اختلاج قلب میں فائدہ مند ہے - ۲۰ خوراک قیمت عہ

(۱۷۶) جوارش مصطگی - دستوں کو فائدہ مند ہے -
۴۰ خوراک قیمت عہ

(۱۷۷) بہی مربہ - دستوں کو مفید ہے اور مفرح قلب ہے -
قیمت [illegible] سیر -

(۱۷۸) جوارش انارین - صفراوی دستوں کو روکتی ہے - اور معدہ وجگر کی حرارت دور کرتی ہے -
۲۰ خوراک قیمت عہ

مالتی بسنت - دستوں میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۶۹ -
جوارش عود شیریں - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۲ -

پیچش

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

ریشہ خطمی - حب الآس - بیلگری - انجبار - تخم کنوچہ -
مروڑ پھلی - تینوں ہڑ بریاں بھنی ہوئی - بہیدانہ -
اسپغول - تخم بارتنگ - تخم ریحاں - خطمی -
گاؤزباں - دہی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

پیچش کی گولیاں - پیچش کے لئے طبی کمپنی کی خاص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۷ -
طلسمی کیپسول - ایضاً دیکھو نمبر ۱۶ -
شفائی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵ -

(۱۷۹) سفوف ملین - غیر سدی پیچش میں مفید ہے -
۲۰ خوراک قیمت عہ

(۱۸۰) بیلگری مربہ - فائدہ بشرح صدر ہے - قیمت [illegible] سیر -

(۱۸۱) شربت انجبار۔ خون کو بند کرتا ہے۔
۴۰ خوراک قیمت عہ

(۱۸۲) قرص زرشک۔ پرانی پیچش اور آنتوں کے زخم کو اس کی پچکاری مفید ہے۔ ۱ تولہ قیمت عہ

روغن ارنڈی۔ سدی پیچش کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۶۔

بواسیر

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

رسوت۔ گوگل۔ تخم کنوث۔ انیسون۔ لوہے کا میل۔ تخم گندنا۔ اسپغول۔ مغز تخم نیب۔ مغز تخم بکائن۔ تینوں ہڑیں۔ انجبار۔ ککروندہ بوٹی۔ خوبانی۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

بادی بواسیر کے لئے:۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ بادی بواسیر میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴۲۔

روح معدہ۔ بادی بواسیر میں فائدہ مند ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۹۔

قبض کشا دوا۔ قبض دائمی کو دور کرتی اور بادی بواسیر کو مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۔

(۱۸۳) اطریفل مقل۔ (گوگل کا اطریفل) قبض باسوری اور خونی بواسیر کی خاص دوا ہے۔ ۴۰ خوراک قیمت عہ

(۱۸۴) معجون فنجنوش۔ مقوی امعاء (آنتیں) اور دافع بواسیر ہے۔ ۲۴ خوراک قیمت عہ

(۱۸۵) حب خبث الحدید۔ (لوہے کے میل کی گولیاں)۔ پرانی ریاحی بواسیر کو مفید ہیں۔ خونی بواسیر میں بھی فائدہ کرتی ہیں۔ پرانے سوزاک کو بھی دور کرتی ہیں۔ ۳ تولہ قیمت عہ

(۱۸۶) معجون مقل۔ بادی بواسیر کو زیادہ مفید ہے اور خونی بواسیر کو بھی نفع پہنچاتی ہے۔ ۵۰ خوراک قیمت عہ

(۱۸۷) روغن عقرب۔ بواسیری مستوں اور پتھری کے لئے بیرونی استعمال کی دوا ہے۔ ۲ تولہ قیمت عہ

(۱۸۸) مرہم سائیدہ چوب نیب۔ بواسیر کے مستوں اور خشک کھجلی کا خاص مرہم ہے۔ مستوں کی خارش کو بھی دور کرتا ہے۔ ۱۵ تولہ قیمت عہ

(۱۸۹) جوارش جالینوس۔ بے حد کاسر ریاح ہے اس لئے ریاحی بواسیر کو بہت زیادہ مفید ہے۔ اور معدہ کی تقریباً ہر شکایات میں فائدہ مند ہے۔ نہایت ہاضم اور مقوی معدہ و امعاء (آنتیں) بھی ہے۔ منہ کی بدبو بھی دور کرتی ہے۔
۴۰ خوراک قیمت عہ

(۱۹۰) کشتہ خبث الحدید۔ جاذب رطوبات بدن ہے۔ ریاحی بواسیر میں مفید ہے۔ غذا کو ہضم کرتا اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ فتق (فوطہ میں آنت اترنا) قیلۃ الماء (فوطہ میں پانی اترنا) ان دونوں شکایتوں میں بہت مفید ہے۔ بالوں کی سیاہی بھی قائم رکھتا ہے۔
ڈیڑھ تولہ قیمت عہ

کشتہ قرن الایل۔ بواسیری مستوں پر لگایا جاتا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۱۶۔

اطریفل کبیر۔ ریاحی بواسیر کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۷۷۔

خونی بواسیر کے لئے:۔

روح معدہ۔ خونی بواسیر کو مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۹۔

(۱۹۱) نمک بواسیر۔ خونی بواسیر کی خاص دوا ہے۔
۲۴ خوراک قیمت عہ

(۱۹۲) معجون خبث الحدید۔ معدہ اور آنتوں کی رطوبت جذب کرتی اور طاقت پہنچاتی ہے۔ خونی بواسیر میں کام آتی ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۱۹۳) مرہم مازو۔ خون پھینکنے والی رگوں میں سکڑن پیدا کرکے بواسیر کے خون کو بند کرتا ہے۔ اور اس کام کے لئے مستوں پر لگایا جاتا ہے۔
۳ تولہ قیمت عہ

معجون فنجنوش۔ خونی بواسیر کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۴۔

اطریفل مقل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۳۔

مرہم سائیدہ چوب نیب۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۸۔

آنتوں کا درد اور قولنج

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ گوگل۔ مصطگی۔ شیر خشت۔ صعتر فارسی۔ شیطرج ہندی۔ اجوائن دیسی۔ انیسون۔ تخم کرفس۔ زیرہ سیاہ۔ بادیان۔ گل سرخ۔ تخم کشوث۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ ایلوا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ آنتوں کے درد کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۴۴۔

قبض کشا دوا۔ ایضاً۔ یہ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۔

حب حلتیت۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۴۴
حب تنکار۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۶۵
ضماد جالینوس۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۶۳۔
جوارش زنجبیل۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۴۶
جوارش جالینوس۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۸۹۔
جوارش کمونی۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۴۷۔
جوارش کمونی مسہل۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۴۸۔
عرق گلاب قسم اول۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۶۱۔
نمک مرگانگ۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۵۰۔
کشتہ خبث الحدید۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۹۰۔
زنجبیل مربے۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۴۹۔
سفوف الاملاح۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۴۵۔
برشعثا۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۷۴۔
روغن ارنڈی۔	ایضاً	دیکھو نمبر ۱۶۶۔

آنتوں کے کیڑے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

کمیلہ۔ برگ نیب۔ ملیم۔ باؤبڑنگ۔ باؤکنبہ حب النیل۔ قسط تلخ۔ شحم حنظل۔ مغز تخم شفتالو۔ ایلوا۔ افسنتین۔ بلاس پاپڑہ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

قبض کشا دوا۔ پیٹ کے کیڑوں کو نکالتی ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۔

(۱۹۴) اطریفل دیدان۔ پیٹ کے کیڑوں کی خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے نہایت مفید دوا ہے۔ ۴۰ خوراک قیمت عہ

روغن ارنڈی۔ پیٹ کے کیڑوں کو خارج کرتا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۶۔

پتہ اور جگر کی بیماریاں

جگر کا ورم اور حرارت

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

تخم کاسنی۔ سبز کاسنی۔ کوہ خشک۔ کوہ سبز۔ زرشک۔ بیخ کاسنی۔ تخم خیارین۔ گل بنفشہ۔ بادیان۔ مویز منقے۔ تخم کشوث۔ برنجاسف۔ یہ دوائیں پینے کی ہیں۔ املتاس۔ جو کا آٹا۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بالچھڑ۔ مرکی۔ ناگرموتھ۔ جدوار۔ زعفران۔ رسوت۔ گل سرخ۔ یہ دوائیں لیپ کی ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

طلسمی کیپسول۔ ورم جگر اور حرارت جگر کو مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶۔

(۱۹۵) قرص زرشک۔ جگر کی گرم بیماریوں اور تپ محرقہ میں مفید ہے۔ ۲۴ خوراک قیمت عہ

شربت بزوری معتدل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۰۔

معجون دبید الورد۔ ورم جگر کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۰۴۔

دواء المسک بارد سادہ - ورم جگر - حرارت جگر اور ضعف جگر کو فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۶۳ -
جوارش انارین - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۰ -
جوارش آملہ عنبری - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۳ -

جگر کی سختی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

اذخر - افسنتین - مویز منقے - مصطگی - تخم کشوث - برنجاسف - بیخ بادیان - نوسادر - ریوندچینی - زعفران - بالچھڑ - تخم خربزہ - تخم کرفس - تخم شبت - مجیٹھ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - جگر کی سختی میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -
فاسفورس کا تیل - یہ بھی جگر کی سختی کو جگر بریالش کرنے سے مفید ہے - اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱ -
فاسفورک کریم - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے اور فائدہ بشرح صدر ہے - دیکھو نمبر ۳۱ -
(۱۹۶) قرص غافث - جگر کی سختی - جگر کے بلغمی بخار اور دوسرے پرانے بخاروں میں بہت زیادہ مفید ہے - ۲۴ خوراک قیمت عہ،
(۱۹۷) دواء الکرکم کبیر - سوء القنیہ (مرض استسقاء کا پیش خیمہ) استسقاء (جلندھر) جگر کی سختی - عظم طحال - (تلی کا بڑھ جانا) ان سب بیماریوں کی مشہور دوا ہے - ۲۴ خوراک قیمت ؎ ،
(۱۹۸) سکنجبین بزوری - جگر کی سختی - اور جگر اور تلی کے بخار میں مفید ہے - پیشاب کھل کر لاتی ہے - ۴۰ خوراک قیمت عہ،
(۱۹۹) حب کبد نوسادری - جگر کی سختی اور جگر کے بڑھنے میں بہت مفید ہے - غذا کی نالیوں کو صاف کرتی ہے - پیٹ کے ابھارے اور معدہ و جگر کے ابھارے اور معدہ و جگر کے درد کی خاص دوا ہے - بھوک لگاتی ہے - اور کاسر ریاح ہے - ۴۰ دن کی خوراک قیمت عہ،
جوارش لبابسہ - جگر کی سختی میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۶۲ -
ضماد جالینوس - ایضاً دیکھو نمبر ۶۳ -
کشتہ فولاد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۱ -
معجون نانخواہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۸ -

جگر کی کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

زرشک - مویز منقے - زرنباد - دارچینی - بالچھڑ - زعفران - مشک - عنبر - ورق نقرہ - طباشیر - ہی - انار -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - جگر کی کمزوری میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -
معجون کایا پلٹ - یہ بھی کمزوری جگر کو دور کرتی ہے - دیکھو نمبر ۴۶ -
واحدی صاحب کا چورن اکسیر معدہ - جگر کو طاقت دیتا ہے - دیکھو نمبر ۴۷ -
روح معدہ - مقوی جگر ہے - بی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۹ -
روح الارواح (سونے کا کشتہ) مقوی جگر ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۱ -
روح پرور (چاندی کا کشتہ) مقوی جگر ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۲ -
ارسطو کا چورن - مقوی جگر ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۳ -
(۲۰۰) دواء المسک معتدل سادہ - دل - جگر اور معدہ کو طاقت دیتی ہے - غذا کو ہضم کرتی ہے - اختلاج قلب کو مفید ہے - ۱۰ خوراک قیمت عہ،
(۲۰۱) کشتہ فولاد - اس کے استعمال سے معدہ اور جگر کا

فعل درست ہوجاتا ہے ۔ اوران اعضاء کی کمزوریاں ہمیشہ کے لئے جاتی رہتی ہیں یہ کشتہ خون میں سُرخ ذرات پیدا کرکے بدن کو سُرخ و سفید بنا دیتا ہے ۔

۳۰ خوراک قیمت عه/

(۲۰۲) کشتہ فولاد سونے چاندی والا ۔ مذکورہ بالا کشتہ فولاد سے یہ کشتہ زیادہ طاقتور ہے ۔

۳۰ خوراک قیمت عہ/

(۲۰۳) کشتہ فولاد سرد ۔ معدہ اور جگر کو طاقت دینے کے علاوہ اس کشتہ میں مرض یرقان کو مفید ہونے کی بھی ایک خصوصی صفت موجود ہے ۔

ا تولہ قیمت صہ/

(۲۰۴) کشتہ نقرہ ۔ ضعف جگر اور ضعف معدہ کے لئے اکسیر ہے ۔ پرانے جریان کو بھی مفید ہے ۔

۳۰ خوراک قیمت عه/

(۲۰۵) کشتہ نقرہ جدید ۔ مذکورہ بالا کشتہ نقرہ سے یہ کشتہ زیادہ طاقتور ہے ۔ ۳۰ خوراک قیمت عہ/

جوارش زرعونی عنبری مقوی جگر ہے ۔ دیکھو نمبر ۲۱۷ ۔
دواءالمسک معتدل جواہر ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۷ ۔
دواءالمسک بارد سادہ ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۶۳ ۔
دواءالمسک بارد جواہر والی ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۶۴ ۔
کشتہ طلا مرواریدی ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۶ ۔
کشتہ تامبیسر ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۱ ۔
جوارش آملہ عنبری ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۳ ۔
مفرح کبیر ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۹ ۔
مفرح یاقوتی معتدل ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۲۴ ۔
نوشدارو ئے لولوی ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۶ ۔
عرق عنبر ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۳۸ ۔

استسقاء

جلندھر

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں ۔

برگ کسونڈی ۔ فلفل سیاہ ۔ مویز منقٰی ۔ شیر شتر ۔ تخم کشوث ۔ برنجاسف ۔ شکاعی ۔ بیخ بادیان ۔ ہنسراج ۔ زعفران ۔ لاکھ دھلا ہوا ۔ ریوند چینی ۔ عصارہ ریوند ۔ زنجبیل ۔ کلونجی ۔ اجوائن دیسی ۔ برگ سویہ ۔ افسنتین ۔ آب گھیکوار ۔ اسارون ۔ ترنبد ۔ لوہے کا بجھا ہوا پانی ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی ۔

شفائی ۔ استسقاء میں مفید ہے ۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے ۔ دیکھو نمبر ۱۵ ۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن ۔ استسقاء میں فائدہ مند ہے ۔ دیکھو نمبر ۴۲ ۔

(۲۰۶) معجون کلکلانج ۔ جگر کی سردی اور استسقاء میں مفید ہے ۔ مادہ کو پیشاب کی راہ خارج کرتی ہے ۔

۵۰ خوراک قیمت عه/

(۲۰۷) معجون دبید الورد ۔ استسقاء کو مفید ہے ۔ جگر کے ورم کو تحلیل کرتی اور جگر کی نالیوں کے سُدّے کھولتی ہے ۔ ۲۴ خوراک قیمت عه/

(۲۰۸) معجون ناخونہ ۔ معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی اور سوء القنیہ (استسقاء کے ابتدائی حالات) اور استسقاء (جلندھر) میں مفید ہے ۔ دل کے درد کو کھوتی ہے اور ہاضم و کاسر ریاح بھی ہے ۔

۲۴ خوراک قیمت عه/

یرقان

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں ۔

مکوئی کے ہرے پتوں کا عرق ۔ کاسنی کے ہرے پتوں کا عرق ۔ آب انار ۔ آب تربوز ۔ آب کدو ۔ آب پالک ۔ آب خیار ۔ آلو بخارا ۔ زرشک ۔ تخم کاسنی ۔ تخم خیارین ۔ گل نیلوفر ۔ املی ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی ۔

طلسمی کیپسول ۔ یرقان کو مفید ہے ۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے ۔ دیکھو نمبر ۱۶ ۔

شفائی - یرقان کو مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -

شربت بزوری معتدل - یرقان کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۳۰

سکنجبین بزوری - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۸ -

معجون دبید الورد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۷ -

قرص زرشک - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۵ -

کشتہ فولاد سرد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۳ -

تلی کا بڑھنا اور اُسکا متورم اور سخت ہونا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

انجیر - برگ جھاؤ - بیخ کبر - بیخ بادیان - شکاعی - بادآورد - ہولی - سرکہ - خاکستر چوب انگور - تخم شبت - اشق - زراوند مدحرج - زراوند طویل - برنجاسف - زعفران - سہاگہ - رائی - ترشہ گندھک -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

واحدی صاحب کا چورن اکسیر معدہ تلی کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -

تلی کی دوا - تلی کے ورم - ابھارہ اور سختی کی مخصوص دوا ہے - اور طبی کمپنی کی خاص چیز ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -

فاسفورس کا تیل - تلی کو اس کی مالش مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱ -

فاسفورک کریم - یہ بھی تلی پر مالش کیا جاتا ہے اور تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۱ -

(۲۰۹) ضماد اشق - تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور تلی کو بڑھنے سے روکتا ہے - ۱۲ تولہ قیمت عہ

(۲۱۰) ضماد کبریت - سخت اور پتھر سی تلی اسکے استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہے - ۱۲ تولہ قیمت عہ

مرہم اشق - تلی کی سختی کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۹۶ -

مفرح کبیر - تلی کے ورم کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۱۲۹ -

نمک مرکانگ - تلی کی سختی کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۵۱ -

سکنجبین بزوری - تلی کے ورم کو فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۱۹۸ -

دواء الکرکم کبیر - تلی کے ورم اور سختی کو نافع ہے - دیکھو نمبر ۱۹۷ -

معجون دبید الورد - تلی کے ورم کو دور کرتی ہے - دیکھو ۲۰۷

گردہ کی بیماریاں

پیشاب کی زیادتی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

مصطگی - کندر - تل - اجوائن دیسی - جفت بلوط - جوار - قسط شیریں - ہلیلہ سیاہ بریاں - ہلیلہ کابلی بریاں - کتھ سفید - گلنار - حب الآس -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - مثانہ کی سردی سے اگر پیشاب زیادہ آئے تو اُسے روکتی ہے - دیکھو نمبر ۴۴

شفائی - کثرت بول (پیشاب کی زیادتی) کو مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -

(۲۱۱) معجون ماسک البول - (پیشاب روکنے والی معجون) زیادتی سے پیشاب آنے کی بیماری میں مفید ہے - ۱۰ خوراک قیمت عہ

(۲۱۲) معجون کندر - سلس البول - تقطیر البول اور کثرت بول (ذرا ذرا سی دیر میں اور بار بار - یا قطرہ قطرہ پیشاب آنا یا مقدار میں زیادہ آنا) ان شکایتوں کے دور کرنے میں عجیب وغریب دوا ہے - ۲۴ خوراک قیمت عہ

معجون فلاسفہ - پیشاب کی زیادتی کو مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۷۴ -

کشتہ پوست بیضہ مرغ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۹ -

جوارش زرعونی سادہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۶ -

جوارش مصطگی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۶ -

جوارش مصطگی نسخہ کلاں - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۱ -

جوارش جالینوس۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۹۔
کشتہ فولاد۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۱۔
کشتہ زمرد۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۸۔

ذیابیطس

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مغز پنبہ دانہ۔ تخم خشخاش۔ تخم کاہو۔ خشک دھنیا۔ چھاچھ دہی۔ دہی کا پانی۔ لوکاٹ۔ کھٹا میٹھا انار۔ پرانی اینٹ کا برادہ۔ صندل سفید۔ گلنار۔ اقاقیا۔ گل ارمنی۔ طباشیر۔ بسد۔ شادنج عدسی مغسول۔ تخم خرفہ۔ ست گلو۔ سلاجیت۔ مغز کدو۔ گڑمار بوٹی۔ جامن کی گٹھلی۔ فالسہ کی چھال۔ فالسہ۔ کنگھی بوٹی۔ بلا چھنے آٹے کی روٹی۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

شفائی۔ ذیابیطس کو مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔

(۲۱۳) قرص ذیابیطس۔ جن لوگوں کے پیشاب میں شکر آتی ہے اور انہیں پیاس زیادہ لگتی ہے۔ یہ قرص ایسے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ۲۰ خوراک قیمت علہ،

(۲۱۴) قرص گڑمار بوٹی۔ مرض ذیابیطس کی بہترین دوا ہے۔ ۷ خوراک قیمت علہ،

(۲۱۵) سفوف صندلی۔ گرمی کے ذیابیطس میں مفید ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت علہ،

(۲۱۶) جوارش زرعونی سادہ۔ مرض ذیابیطس کی جس میں پیشاب زیادتی کے ساتھ آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر بھی آتی ہے خاص دوا ہے۔ سردی مثانہ سے پیشاب کی زیادتی ہو تو اُسے بھی مفید ہے۔ ۴۰ خوراک قیمت علہ،

(۲۱۷) جوارش زرعونی عنبری۔ مذکورہ بالا فوائد کے علاوہ یہ جوارش گردہ۔ مثانہ اور جگر کو طاقت بھی پہنچاتی ہے۔ اور مقوی باہ بھی ہے۔ ۵ خوراک قیمت علہ،

(۲۱۸) کشتہ زمرد۔ ذیابیطس اور دل۔ جگر کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ مفرح قلب بھی ہے۔ اور مقوی جگر بھی۔ ۱۶ خوراک قیمت علہ،

(۲۱۹) کشتہ پوست بیضۂ مرغ۔ (انڈے کے چھلکے کا کشتہ) ذیابیطس شکری (میٹھے پیشاب کی بیماری) اور جریان طبعی (منی کی نالیوں کے ڈھیلا پڑ جانے سے جو دھات بہتی ہے) ان دونوں مرضوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو روکتا ہے۔ ۹ ماشہ قیمت علہ،

جوارش انارین۔ ذیابیطس کو مفید ہے۔ پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ دیکھو نمبر ۱۷۸۔
جوارش آملہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۵۔
کشتہ فولاد۔ ذیابیطس میں فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر ۲۰۱۔

گردہ کی پتھری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

حجر الیہود۔ سنگ سرماہی۔ کلتھی۔ نمک مگنیشیا۔ پتھر پھوڑی بوٹی۔ دوقو۔ آلو بالو۔ حب کاکنج۔ عقرب سوختہ۔ مولی کا نمک۔ مولی کا پانی۔ جوا کھار۔ گوکھرو۔ تخم کرفس۔ بھاتل بوٹی۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

پتھری کی دوا۔ گردہ۔ مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۷۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ گردہ مثانہ کی پتھری کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۱۴۲۔

(۲۲۰) معجون عقرب۔ پتھری کی مخصوص دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت علہ،

(۲۲۱) کشتہ حجر الیہود۔ گردہ مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتا ہے۔ ۹ ماشہ قیمت علہ،

(۲۲۲) کشتہ سنگ سرماہی۔ (مچھلی کے سر میں جو پتھر ہوتا ہے یہ اُس پتھر کا کشتہ ہے) گردہ مثانہ کی پتھری اور ریگ (ریت) کو نکالتا ہے۔ ۲۴ خوراک قیمت علہ،

جوارش زرعونی سادہ - پتھری کے مرض میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۲۱۶ -
سکنجبین بزوری - ایضاً دیکھو نمبر ۱۹۸ -
شربت بزوری معتدل - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۰ -

گردہ کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

بادیان - تخم کرفس - تخم کشوث - انیسوں - پوست خربزہ - تخم خربزہ - تخم سویہ - آلو بالو - دوقو - حب کاکنج - گوگھرو - اجوائن خراسانی - زیرہ سیاہ -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

پتھری کی دوا - دردگردہ میں مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۷ -
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - دردگردہ میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -
شفائی - دردگردہ میں فائدہ مند ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۵ -
طلسمی ٹکیاں - دردگردہ میں مفید ہیں - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۱ -
فاسفورس کا تیل - دردگردہ میں اس کی مالش مفید ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱ -
فاسفورک کریم - اس کا فائدہ بھی بہ شرح صدر ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۱ -
جوارش کمونی - دردگردہ کو زائل کرتی ہے - دیکھو نمبر ۱۴۷ -
جوارش کمونی مسہل - ایضاً دیکھو نمبر ۱۴۸ -

گردہ اور مثانہ کی کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

بھیڑ کا دودھ - اونٹنی کا دودھ - بہمن سرخ - بہمن سفید - تودری زرد - تودری سفید - مغز پستہ - مغز بادام - مغز اخروٹ - سلاجیت - کیلہ - تخم ہلیوں - زردی بیضہ نیمبرشت -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

معجون مددگار غدود - گردہ مثانہ کی کمزوری کو دور کرتی ہے - دیکھو نمبر ۴۵ -
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - ضعف گردہ و مثانہ میں فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -
لبوب کبیر خالص - مقوی گردہ و مثانہ ہے - دیکھو نمبر ۲۴۸ -
معجون فلاسفہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۷۴ -
جوارش زرعونی عنبری - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۷ -
کشتہ زمرد - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۸ -

مثانہ کی بیماریاں

بلا ارادہ پیشاب آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

جوتری - کندر - مصطگی - جندبیدستر - حفت بلوط - زردی بیضہ نیمبرشت - تل کے لڈو - خبث الحدید مدبر -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - اس شکایت میں مفید ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -
جوارش زرعونی سادہ - یہ بھی اس شکایت میں فائدہ مند ہے - دیکھو نمبر ۲۱۶ -
جوارش جالینوس - ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۹ -
جوارش مصطگی - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۶ -
جوارش مصطگی بنسخہ کلاں - ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۱ -
معجون فلاسفہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۷۴ -
کشتہ پوست بیضہ مرغ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۹ -

بستر پر پیشاب کرنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

اوپر والی دوائیں اس مرض میں بھی مفید ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ اس شکایت میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴۴۔

معجون کندر۔ اس شکایت میں فائدہ مند ہے۔ دیکھو نمبر ۲۱۲۔

معجون ماسک البول۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۱۔

معجون فلاسفہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۷۴۔

جوارش مصطگی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۷۶۔

مثانہ کی پتھری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گردہ کی پتھری کی دوائیں اس مرض میں بھی مفید ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ مثانہ کی پتھری کو توڑتی ہے۔ دیکھو نمبر ۴۴۔

روغن عقرب۔ مثانہ کی پتھری توڑنے کے لئے احلیل (عضو مخصوص کا سوراخ) میں ٹپکایا جاتا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۸۷۔

باقی وہی دوائیں جو گردہ کی پتھری میں مذکور ہوئیں۔

سوزاک

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پوست فالسہ شکری۔ تخم خیارین۔ تخم خربزہ۔ گوکھرو۔ گیرو۔ کچے چنے۔ پھٹکری بریاں۔ سنگجراحت۔ شاہتوت۔ چرائیتہ۔ سرپھوکہ۔ منڈی۔ عشبہ مغربی۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ شورہ قلمی۔ دانہ الائچی کلاں۔ دودھ کی لسی۔

یہ دوائیں کھانے پینے کی ہیں۔

نیلہ تھوتھہ بریاں۔ کتھہ سفید۔ مردار سنگ۔ ترپھلہ کا زلال۔ یہہ دوائیں پچکاری کی ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

سوزاک کی دوا۔ نئے پرانے سوزاک کو مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۴۔

(۲۲۳) سفوف سرخ۔ نئے سوزاک کے لئے مخصوص دوا ہے۔ ۴۲ خوراک قیمت عہ

(۲۲۴) سفوف مامیران۔ پرانے سوزاک کو مفید ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۲۲۵) دوا کڑھائی والی۔ نئے اور پرانے سوزاک کی خاص دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۲۲۶) سفوف اندری جلاب۔ سوزاک میں مفید ہے۔ ۴۲ خوراک قیمت عہ

(۲۲۷) روغن کباب چینی۔ سوزاک کو فائدہ مند ہے۔ ۱ تولہ قیمت عہ

(۲۲۸) روغن صندل۔ نئے سوزاک کی مخصوص دوا ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۲۲۹) روغن بلساں۔ نئے سوزاک کو مفید ہے۔ اور چوٹ لگنے سے جو خون نکلنے لگتا ہے اُسے اک دم روک دیتا ہے۔ ۴۲ خوراک قیمت عہ

(۲۳۰) شربت بزوری معتدل۔ پیشاب کھل کر لاتا ہے سوزاک کو مفید ہے۔ حیض بھی جاری کرتا ہے۔ ورم جگر اور امراض گردہ و مثانہ میں فائدہ مند ہے۔ ۲۰ خوراک قیمت عہ

سفوف قلعی کشتہ۔ سوزاک میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۴۰۔

جوہر مصفی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۸۲۔

کشتہ قلعی۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۹۔

حب خبث الحدید۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۸۵۔

مردوں کی مخصوص بیماریاں

جریان۔ سرعت۔ رقت

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مصطگی۔ سنگھاڑہ خشک۔ تخم سنبھالو۔ تخم کاہو۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ بڑھ کی داڑھی۔ بڑھ کا دودھ۔ سبوس اسپغول۔ طباشیر۔ ست گلو۔ سلاجیت۔ مغز تخم تمر ہندی۔ ببول کے پھول۔ پھل۔ پتیاں۔ نشاستہ۔ سپستاں۔ تالمکھانہ۔ تخم کونچ۔ بھوبھلی۔ رنج۔ سمندر سوکھ۔ موتی۔ گوکھرو۔ تخم سنبھالو(?)۔ لودھ پٹھانی۔ بہمن سیاہ۔ ہلہل کے بیج۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

سفوف جماؤ۔ جریان کو مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۵۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ جریان کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴۲۔

مقوی دوا۔ جریان کو فائدہ مند ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۲۴۔

(۲۳۱) معجون آرد خرما۔ گرمی کے جریان اور کثرت احتلام میں مفید ہے۔ ۲۵ خوراک قیمت عہ۔

(۲۳۲) معجون کلاں۔ جریان۔ سیلان رحم اور درد کمر جو مجامعت کی زیادتی سے ہو نہایت مفید ہے۔ ۵ خوراک قیمت عہ۔

(۲۳۳) معجون ثعلب۔ سردی کے جریان کو مفید ہے۔ باہ کو بڑھاتی اور عضو مخصوص میں سختی پیدا کرتی ہے۔ ۳ خوراک قیمت عہ۔

(۲۳۴) معجون اسپند۔ سردی کے جریان کو فائدہ مند ہے۔ ممسک اور مقوی باہ بھی ہے۔ ۲۰ خوراک قیمت عہ۔

(۲۳۵) معجون جلالی۔ ممسک اور ملذذ ہے اور محرک باہ بھی ہے۔ ۳ خوراک قیمت عہ۔

(۲۳۶) سفوف گوند کتیرا۔ گردوں کی کمزوری سے جو جریان ہو اُس میں بے حد مفید ہے۔ ۵ خوراک قیمت عہ۔

(۲۳۷) کشتہ شلت (یا ہرسہ) جریان کو مفید ہے۔ ۱ تولہ قیمت ۸؎۔

(۲۳۸) کشتہ چو دھاتہ۔ مردوں کے جریان اور عورتوں کے سیلان میں مفید ہے۔ ۶ ماشہ قیمت عہ۔

(۲۳۹) کشتہ قلعی (یا رصاص) رانگ کا کشتہ)۔ جریان۔ کثرت احتلام اور پرانے سوزاک میں مفید ہے۔ قیمت عہ کا ۱۰ تولہ

(۲۴۰) سفوف قلعی کشتہ۔ پرانے سوزاک اور وہ جریان جو سوزاک کے بعد پیدا ہو۔ ان دونوں شکایتوں کے دور کرنے میں فائدہ مند ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ۔

(۲۴۱) دوا ڈپٹی صاحب والی۔ جریان کی خاص دوا ہے ۲۴ کیپشول۔ قیمت عہ۔

سفوف مؤلف۔ جریان کو مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۲۴۲۔

کشتہ پوست بیضہ مرغ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۱۹۔

حب جدوار۔ ایضاً دیکھو نمبر ۷۲۔

معجون فلاسفہ۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۷۴۔

کشتہ سرب۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۴۳۔

کثرت احتلام

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مغز تخم تمر ہندی۔ تخم سنبھالو۔ سبوس اسپغول۔ کتیرا۔ طباشیر۔ تخم کاہو۔ سنگھاڑہ خشک۔ گوکھرو۔ شب کو سوتے وقت۔ چاء۔ پانی۔ اور دودھ نہ پئیں۔ رات کا کھانا عصر کے وقت کھائیں۔ شہوانی خیالات سے پرہیز کریں۔ سیسہ کی گولی پیڑو پر باندھکر سویا کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

سفوف جماؤ۔ کثرت احتلام کو مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۵۔

(۲۴۲) سفوف مؤلف۔ کثرت احتلام کی مخصوص دوا ہے ۲۰ خوراک قیمت عہ۔

(۲۴۳) کشتہ سرب - (سیسہ کا کشتہ) کثرت احتلام کو فائدہ مند ہے - ۹ ماشہ قیمت عہ
کشتہ قلعی - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۹ -
معجون آرد خرما - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۱ -

غیر فطری عادتیں

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

پہلا علاج ترک عادت ہے - اس کے بعد کھانے کے لئے جریان اور کثرت احتلام کی دوائیں مناسب ہیں - اور بیرونی استعمال کے لئے آنبہ ہلدی - برادہ دندان فیل - نارجیل کہنہ - مالکنگنی کی پوٹلیاں بھیڑ کے دودھ میں گرم کرکے عضو مخصوص پر پھیرنا - اور ابطہ کی چربی - بکرے کے گردہ کی چربی - گائے کی نلی کا گودہ اور مصطگی پگھلا کر مالش کرنا -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

فاسفورس کا تیل - عضو مخصوص پر ملیں - یہ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱ -
فاسفورس کریم - مالش کریں - یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳۱ -
فیلن کاسٹ - یہ تین دواؤں کا مجموعہ ہے - جو ان شکایات میں بے حد مفید ہے - اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۳ -

(۲۴۴) طلاء مجلوق - معمولی تکلیف بھی جو لوگ برداشت نہ کر سکیں وہ یہ طلا استعمال کریں -
۱۰ تولہ قیمت عہ

(۲۴۵) طلاء النخاص - جلق - اغلام - یا جماع کی کثرت سے عضو مخصوص میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں اُن کے دور کرنے میں بے مثل اور بے ضرر ہے -
۴ ماشہ قیمت عہ

(۲۴۶) طلاء جدید - غلط کاری کا خاص علاج ہے - رگ پٹھوں کی خراب رطوبت کو پسینہ سے خارج کر دیتا ہے - ۲ ماشہ قیمت عہ

قوت مردمی کی کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

ثعلب مصری - سقنقور مصری - بہمنین - تودریین - موصلی سیاہ - موصلی سفید - موصلی سینبھل - اندر جو شیریں - برادہ قضیب گاؤ - ریگ ماہی - ماہی روبیان - تخم اٹنگن - تخم اسپست - تخم ہلیون - تخم پیاز - حبۃ الخضراء - حب القلقل - عاقرقرحا - دار چینی - مغز فندق - مغز پستہ - مغز چلغوزہ - کھوپرا - مغز سر گنجشک نر - عنبر - مشک - زعفران - مایۂ شتر اعرابی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

شربت فاسفورس - مقوی باہ ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲ -
شربت نبیذ - مقوی باہ ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۷ -
معجون مدد گار غدود - نہایت مقوی باہ ہے - دیکھو نمبر ۴۵ -
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - مقوی باہ ہے - دیکھو نمبر ۴۴ -
مقوی دوا - مقوی باہ ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۴ -
مقوی اعظم کیپسول - نہایت مقوی باہ دوا ہے - اور طبی کمپنی کی مخصوص چیز ہے - دیکھو نمبر ۹ -
روح الارواح (سونے کا کشتہ) مقوی باہ ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۱ -
روح الذہب گولیاں - نہایت مقوی باہ ہیں - لقمان الملک حکیم نابینا صاحب خود تیار فرما کر طبی کمپنی کو عنایت فرماتے ہیں - دیکھو نمبر ۱۰ -
فاسفورس کا تیل - اس کی مالش باہ میں اضافہ کرتی ہے - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱ -

فاسفورک کریم - فائدہ بشرح صدر ہے - اور یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۳۱ -

جرمنی تیل - عضو مخصوص پر اس کی مالش بہت ہی زیادہ مقوی باہ ہے - اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو نمبر ۱۴ -

سفوف جمائو - کھانے کی دوا ہے جو باہ کو بڑھاتی ہے - اور طبی کمپنی کی خاص چیز ہے - دیکھو نمبر ۵ -

(۲۴۷) **حب جالینوس** - قوت مردانہ کو بڑھاتی ہے - عام مقوی بھی ہے - ۱۵ خوراک قیمت [illegible]

(۲۴۸) **لبوب کبیر خالص** - قوت مردمی کی مشہور اور بہترین دوا ہے - جوان اور بوڑھے سب استعمال کر سکتے ہیں - کمر - گردوں اور ریڑھ کی کمزوری کو بہت جلد درست کر دیتا ہے - مقوی دماغ بھی ہے - غرض ان فوائد میں عجیب وغریب دوا ہے -
۳۰ خوراک قیمت سے ر

(۲۴۹) **معجون جالینوس لولوی** - دل - گردہ - مثانہ - اوعیۃ المنی (منی کے برتن (جن میں وہ خون رہتا ہے جو بوقت ضرورت فوراً منی بن سکے) - فوطوں کے خول اور احلیل (منی اور پیشاب کی نالی) ان سب اعضاء کو یہ معجون طاقت دیتی ہے - تحریک اور جوش پیدا کرتی ہے - قوت رفتہ (گئی ہوئی قوت) کو واپس لاتی ہے - ۳ خوراک قیمت عہ ر

(۲۵۰) **حب عنبر و مومیائی** - قوت باہ کی خاص دوا ہے - دوا کھانے کی ہے مگر بیرونی طور پر بھی مؤثر ہے - چنانچہ عضو مخصوص میں اس کے استعمال سے خاص طور پر سختی پیدا ہو جاتی ہے - ایک فائدہ اس کا یہ بھی ہے کہ مجامعت کے بعد جو سستی آجاتی ہے وہ اس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے -
۸ خوراک قیمت عہ ر

(۲۵۱) **عرق ماء اللحم خاص** - بے حد مقوی باہ ہے - اور بہت زیادہ ٹانک ہے - گویا کمزوریوں کی جان ہے - ادھر پیا ادھر خون میں جذب ہوا اور فوراً جزو بدن بن گیا - ۱۲ خوراک قیمت صہ ر

(۲۵۲) **کشتہ طلا کلاں (سونے کا بڑا کشتہ)** - بہت زیادہ مقوی بدن ہے - اور نہایت مقوی باہ ہے -
۳۰ کیپشول - قیمت لعہ ر

(۲۵۳) **کشتہ طلاء جدید** - یہ کشتہ بھی طاقت میں کشتہ طلا کلاں کے قریب ہے - ۳۰ کیپشول قیمت [illegible]

(۲۵۴) **حب احمر** - مقوی باہ گولیاں ہیں - ان کو ادھیڑ عمر کے لوگ بارش کے موسم اور سردی کے زمانہ میں استعمال کر سکتے ہیں - جوان العمر حضرات ہرگز استعمال نہ کریں -
۳ ماشہ قیمت عہ ر

(۲۵۵) **معجون پیاز** - قوت باہ کا دارومدار تین چیزوں پر ہے - روح - ریح - اور خون - ان میں سے کسی ایک چیز کی کمی بھی ضعف باہ پیدا کر دیتی ہے - اگر ریح کی کمی سے قوت باہ میں کمی آجائے تو یہ معجون اس کمی کو پورا کر دیتی ہے - ۱۵ خوراک قیمت عہ ر

(۲۵۶) **نمک خراطین** - مقوی باہ دوا ہے -
۲۴ خوراک قیمت سے ر

(۲۵۷) **روغن لوبان** - مقوی اعصاب ہے - عضو مخصوص پر مالش کیا جاتا ہے - ۳ تولہ قیمت عہ ر

(۲۵۸) **طلاء ماہی** - کجی اور لاغری کو بلا تکلیف دور کرتا ہے - مقوی اعصاب بھی ہے - ۳ ماشہ قیمت عہ ر

روغن موم - ایضاً دیکھو نمبر ۲۷۵ -

معجون اسپند - کھانے کی دوا ہے اور مقوی باہ ہے - دیکھو نمبر ۲۳۴ -

معجون ثعلب - ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۳ -

کشتہ مرگانگ - ایضاً دیکھو نمبر ۱۵۲ -

حب اذاراقی - ایضاً دیکھو نمبر ۶۹ -

کشتہ نقرہ - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۴ -

کشتہ نقرہ جدید - ایضاً دیکھو نمبر ۲۰۵ -

عورتوں کی مخصوص بیماریاں

سیلان الرحم

مُفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گل دھاوا۔ موچرس۔ چھالیہ۔ مکھانہ۔ مکھانہ کی ٹھڈیاں۔ گوند ڈھاک۔ تخم مولسری۔ مائیں خرد۔ بیٹھا تی دودھ۔ سنگھاڑا تت۔ توتی۔ سیخی سیب۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مقوی لنسواں۔ سیلان رحم اور رحم کی کمزوری کی خاص دوا ہے۔ اور طبی کمپنی کی مخصوص چیز ہے۔ دیکھو نمبر ۳۵۔

(۲۵۹) حلوائے سپاری پاگ۔ عورتوں کے پرسوت اور سیلان رحم یعنی رحم سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اُس کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔
۱۲ خوراک قیمت عہ

(۲٦۰) معجون سپاری پاگ۔ عورتوں کے سیلان رحم کی مخصوص دوا ہے۔ استقرار حمل کی مددگار بھی ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۲٦۱) معجون موچرس۔ رحم کی رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ حمل کو برقرار رکھتی اور استقرار حمل میں کام آتی ہے۔ ۱۲ خوراک قیمت عہ

(۲٦۲) کشتہ مروارید (موتیوں کا کشتہ)۔ عورتوں کے مرض سیلان رحم کی بہترین دوا ہے۔ رحم کی ساخت جو اس مرض کے پے در پے حملوں سے کمزور ہو جاتی ہے اور رحم بالکل بے جان ہو جاتا ہے۔ وہ اس کشتہ کے استعمال سے تھوڑے ہی عرصہ بعد اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ ۳۰ خوراک قیمت للعہ

ورم رحم اور صلابت (سختی) رحم

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ورم رحم میں پینے کی دوائیں:۔
گل بنفشہ۔ مویز منقیٰ۔ بیخ کاسنی۔ بادیان۔ مکوہ خشک۔ پرسیاوشاں۔ تخم خیارین۔

پیٹر و پرلیپ کی دوائیں:۔
مکوہ خشک۔ مغز املتاس۔ آرد جو۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بالچھڑ۔

صلابت رحم میں اندرونی استعمال کی دوائیں:۔
مصطگی۔ میتھی۔ موم۔ انڈے کی زردی۔ زعفران۔ گائے کی نلی کا گودہ۔ بیخ سوسن۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کا تیل۔ رحم کی سختی میں اس کی مالش مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۔

فاسفورک کریم۔ یہ بھی صلابت رحم میں فائدہ مند ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۱۔

(۲٦۳) مرہم داخلیون۔ رحم کے ورم۔ نلوں کی سختی۔ رحم کے غدود اور رضا زیر۔ سرطان۔ غرض تمام بدن کی گلٹیوں کے تحلیل کرنے میں بے نظیر مرہم ہے۔
۱۲ تولہ قیمت عہ

(۲٦۴) مرہم زردی بیضۂ مرغ۔ ورم رحم اور رحم کی سختی کو تحلیل کرتا ہے۔ ۴ تولہ قیمت عہ

(۲٦۵) مرہم باسلیقون۔ یہ مرہم سختی کے تحلیل کرنے میں مرہم داخلیون اور مرہم زردی مرغ سے زیادہ قوی ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہ

(۲٦٦) ضماد شیر شتر۔ ورم رحم اور رحم کی سختی کی خاص دوا ہے اور درد رحم میں بھی مفید ہے۔ اس کا لیپ پیٹرو پر ہوتا ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت عہ

روغن گل قسم اول ورم رحم میں مفید ہے۔ دیکھو ۵۵۔
شربت بزوری معتدل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۳۰

رحم کا درد

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ہینگ۔ جدوار۔ چرآیتہ۔ میتھی کا ساگ۔ زعفران۔ ریوند چینی یہ دوائیں کھانے کی ہیں۔
ان کے علاوہ شراب کا رحم میں استعمال اور زنجبیل کو کنار کی تکمید بھی فائدہ مند ہے۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کا تیل۔ درد رحم میں مفید ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۔

فاسفورس کریم۔ یہ بھی درد رحم کو دور کرتی ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۱۔

واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ درد رحم میں مفید ہے۔ دیکھو نمبر ۴۴۔

طلسمی ٹکیاں۔ ایضاً۔ یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۳۱۔

شفائی۔ اس کی مالش بھی درد رحم کو دور کرتی ہے۔ یہ بھی طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۵۔

(۲۶۷) **معجون زنجبیل۔** سڑی ہوئی رطوبتوں کی زیادتی سے رحم میں یا کسی ایک نلے میں درد ہو۔ یا رحم کی رگوں پر انہی رطوبتوں کا دباؤ پڑتا ہو اور اس سے حیض میں یا نفاس (بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آئے) میں کمی ہو تو ان حالات میں یہ معجون جاذب رطوبات ہے۔ دافع درد رحم ہے۔ مدر حیض و نفاس ہے۔

۲۰ خوراک قیمت عہ

ضماد شیر شتر۔ درد رحم میں مفید ہے۔ دیکھو ۲۶۶

روغن زیتون۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۶۷۔

جوارش زنجبیل۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۴۶۔

زنجبیل مربے۔ ایضاً دیکھو نمبر ۱۴۹۔

حمل کی حفاظت

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

موتی۔ برادہ دندان فیل۔ عنبر۔ کہربا۔ بسد محرق۔ طباشیر۔ مازو۔ بیخ انجبار۔ ورق طلا۔ گل ارمنی۔ چھالیہ۔ ابریشم مقرض۔ شاخ گوزن۔ کشنیز خشک۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

حافظ حمل۔ جنین (رحم میں جو بچہ ہوتا ہے) کی حفاظت کرتی ہے۔ اور حمل برقرار رکھتی ہے۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۸۔

معجون موچرس حمل کی محافظ ہے۔ دیکھو نمبر ۲۶۱۔

حلوائے سپاری پاک۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۵۹۔

تدبیر استقرار حمل

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

برادہ دندان فیل کا سفوف عورت کو۔ اور ریش برگد کا سفوف عورت اور مرد دونوں کو پھانکنا اور بعد فراغ حیض مجامعت کرنا۔

مغز سر کنجشک نر شہد میں ملا کر صاف کپڑے میں آلودہ کرکے اور اندام نہانی میں رکھ کر مجامعت کرنا۔ یا مشک۔ زعفران۔ ثعلب مصری کا باریک سفوف شہد میں ملا کر رحم میں استعمال کرنا۔ اور ان ایام میں مباشرت کرنا۔ یہ سب تدابیر معین حمل ہیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۶۸) **حب حمل۔** جن عورتوں کے اولاد نہیں ہوتی بشرطیکہ وہ بانجھ نہ ہوں اگر وہ یہ گولیاں استعمال کریں اور دوران استعمال میں مجامعت کا اتفاق بھی ہو تو امید ہے کہ حمل قرار پا جائے گا۔

۱۲ خوراک قیمت عہ

معجون موچرس۔ ایضاً دیکھو نمبر ۲۶۱۔

رحم کی کمزوری

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

سلاجیت۔ زعفران۔ مشک۔ گل ارمنی۔ صمغ عربی۔ دم الاخوین۔ خبث الحدید مدبر کا فرزجہ استعمال کریں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مقوی لنسوان۔ رحم کو طاقت دیتی ہے۔

طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۵۔
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا۔ دیکھو نمبر ۶۱۔
کشتہ مروارید۔ دیکھو نمبر ۲۶۲۔
مفرح کبیر۔ دیکھو نمبر ۱۲۹۔
عرق عنبر۔ دیکھو نمبر ۱۳۸۔

اختناق الرحم
(ہسٹیریا)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں معہ دیگر تدابیر

نوکتخدا لڑکی کو اگر یہ مرض لاحق ہو تو شادی کر دینی چاہیئے۔ ہسٹیریا کے دورہ کے وقت گلاب۔ کیوڑہ وغیرہ چہرہ اور سینہ پر چھڑک کر ہوش میں لائیں۔ ان کے علاوہ اور خوشبودار دوائیں سنگھانے میں ہرگز استعمال نہ کریں۔ بجائے اُن کے بہروزہ سکنجبین سرکہ میں ملا کر سنگھائیں۔ اور خوشبودار چیزیں جیسے عطر۔ بالچھڑ۔ مشک رحم میں استعمال کرائیں۔ اور اظفار الطیب کی رحم میں دھونی دیں۔ دورہ کے علاوہ خالی اوقات میں اگر یہ مرض ایام ماہواری کی کمی یا بندش سے ہو تو یہ دوائیں مفید ہونگی۔
حب قرطم۔ بادیان۔ تخم خربزہ۔ پرسیاوشاں۔ تخم کشوث۔ گاؤزباں۔ پوست خربزہ۔ حیض کی خرابی کے علاوہ اگر اور کسی سبب سے یہ مرض ہو تو پھر طبیب سے رجوع کریں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۶۹) معجون نجاح۔ سوداوی بیماریوں اور رحم کی سوداوی تبخیر میں مفید ہے۔ مرض اختناق الرحم میں بھی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔
۲۰ خوراک قیمت عہ۔
جنون کی دوا۔ دیکھو نمبر ۶۰۔
خمیرہ گاؤزباں عنبری جدوار عود صلیب والا۔ دیکھو نمبر ۷۶۔

ماہواری کم ہونا یا رک جانا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

حب قرطم۔ پرسیاوشان۔ تخم خربزہ۔ پوست خربزہ۔ مرمکی۔ ابہل۔ پوست املتاس۔ گرہ بانس۔ پوست اخروٹ۔ ڈوڈہ کپاس۔ گوکھرو۔ گاجر کے بیج۔ پرانا گڑ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

خوش ایام گولیاں۔ حیض کو جاری کرتی ہیں۔ طبی کمپنی کی مخصوص گولیاں ہیں۔ دیکھو نمبر ۸۔
معجون زنجبیل۔ دیکھو نمبر ۲۶۷۔
شربت بزوری معتدل۔ دیکھو نمبر ۲۳۰۔

ماہواری زیادہ آنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

گیرو۔ سنگجراحت۔ دم الاخوین۔ کہربا۔ بیخ انجبار۔ تخم خرفہ۔ بارتنگ۔ فاتہ۔ مازو۔ گلنار۔ گزمازج۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

قرص کافور۔ دیکھو نمبر ۲۷۹۔
قرص کہربا۔ دیکھو نمبر ۹۷۔
مفرح بارد۔ دیکھو نمبر ۱۲۳۔
آملہ مربیٰ۔ دیکھو نمبر ۹۸۔
خمیرہ مروارید خاص۔ دیکھو نمبر ۱۲۱۔

عام بیماریاں

گنٹھیا۔ عرق النساء (رانگن کا درد) وجع الورک (کولھے کا درد) نقرس (پاؤں کے انگوٹھے کا درد) وجع الظہر (کمر کا درد)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

سورنجان - بوزیدان - گل آکھ - کچلہ - سونٹھ - عشبہ - چوب چینی - قسط شیریں - قسط تلخ - اسارون - ایلوا - چربی حواصل - چربی مگرمچھ - تخم کرفس - مجیٹھ - بیخ بادیان - ماہیز ہرج -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کا تیل - طبی کمپنی کی مخصوص چیز ہے - دیکھو نمبر ۱
فاسفورک کریم - دیکھو نمبر ۳۱
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن - دیکھو نمبر ۴۴
طلسمی ٹکیاں - دیکھو نمبر ۲۱
مصفی خون - دیکھو نمبر ۳۶

(۲۷۰) حب سورنجان خاص - جوڑوں کے درد - رانگن کے درد - اور درد کمر کو بے حد مفید ہے -
۳۰ دن کی خوراک قیمت عہ

(۲۷۱) معجون سورنجان - گٹھیا اور گٹھیا کی قسم کے ہر ایک درد کو دور کرتی ہے - ۵۰ خوراک قیمت عہ

(۲۷۲) معجون چوب چینی - مصفی خون ہے اور جوڑوں کے اُن دردوں کو زیادہ مفید ہے جو آتشک کی وجہ سے ہوں - ۲۰ خوراک قیمت عہ

(۲۷۳) معجون چوب چینی بنسخہ کلاں - فوائد بشرح صدر ہیں - اس کے علاوہ اگر خون کی خرابی سے قوت مردمی کمزور ہو گئی ہو تو اس میں بھی مفید ہے -
۵ خوراک قیمت عہ

(۲۷۴) معجون فلاسفہ - گٹھیا اور کمر کے درد میں مفید ہے - معدہ کی سردی اور کمزوری سے اگر جریان کا مرض ہو تو یہ معجون نہایت فائدہ مند ہے - پرانے ذیابیطس اور سردی سے پیشاب بار بار آنے یا بوند بوند ٹپکنے کو بھی نفع دیتی ہے - ۵۰ خوراک قیمت عہ

(۲۷۵) روغن موم - جوڑوں کے درد میں فائدہ مند ہے - طلا کے طور پر استعمال کیا جائے تو قوت باہ کو اُبھارتا ہے - یہ روغن بیرونی استعمال کے لئے ہے -
۲ تولہ قیمت عہ

(۲۷۶) روغن سورنجان - اس کی مالش سے گٹھیا کے درد اور ورم کو فائدہ ہوتا ہے - ۲۰ تولہ قیمت عہ

(۲۷۷) روغن کچلہ - جوڑوں پر مالش کیا جاتا ہے - اور گٹھیا وغیرہ کو خاص طور پر نفع پہنچاتا ہے - ۳ تولہ قیمت عہ

حب کتھہ - دیکھو نمبر ۲۸۴
جوہر مصفی - دیکھو نمبر ۲۸۲
کشتہ گئودنتی - دیکھو نمبر ۱۰۰
مفرح کبیر - دیکھو نمبر ۱۳۱
معجون اذاراقی - دیکھو نمبر ۶۶
شربت بزوری معتدل - دیکھو نمبر ۲۳

جاڑہ بخار

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

گل بنفشہ - مویز منقیٰ - بیج کاسنی - بادیان - گاؤزبان - خطمی - خبازی - اصل السوس مقشر - گل نیلوفر - گل سرخ - کوہ خشک - تخم کاسنی - تخم خیارین - بیخ بادیان - برسیاوشاں - عناب - سپستاں - خاکسی - ست گلو - ستکاعی - بادآورد - برنجاسف - تخم کشوث - اجوائن دیسی -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

فقیر کی چٹکی - سخت سے سخت بخار کو منٹ میں ہلکا کر دیتی ہے - طبی کمپنی کی خاص دوا ہے - دیکھو نمبر ۲۲
شفائی - دیکھو نمبر ۱۵
قرص غافث - دیکھو نمبر ۱۹۶
شربت ارزانی - دیکھو نمبر ۷۳

دق کا بخار

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

بکری کا دودھ - گدھی کا دودھ - مغز کدو - مغز تربوز -

کافور - سرطان محرق - کدوئے دراز کا پانی - سبز کاہو کا پانی - کسیرو کا پانی - سبز خرفہ کا پانی - گل بید - گل نیلوفر - ہری کاسنی کا پانی - طباشیر - کتیرا -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

حیاتین - طبی کمپنی مخصوص دوا ہے - دیکھو ۳۲ -

(۲۷۸) عرق ہرا بھرا - تپ دق کا مشہور اور نہایت فائدہ مند عرق ہے - ۶ خوراک قیمت عہ،

(۲۷۹) قرص کافور - دق اور تپ محرقہ میں مفید ہے - کثرت حیض کو روکتا ہے - ۱۴ خوراک قیمت عہ،

(۲۸۰) کشتہ طلا خرد - نہایت طاقت ور ہے - دق اور سل میں اس کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے -

۳۰ خوراک قیمت ۶ ؎ -

سل کا عرق - دیکھو نمبر ۱۱۷ -

قرص سرطان کافوری - دیکھو نمبر ۱۲۰ -

کشتہ طلا مرواریدی - دیکھو نمبر ۱۲۶ -

مفرح شیخ الرئیس - دیکھو نمبر ۱۳۱ -

چیچک اور موتی جھرہ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

عناب - منقیٰ - گل گاؤزباں - خاکسی - موتی - انجیر زرد - منور -

مرکب دوا جو طبی کمپنی سے ملیگی -

خمیرہ مروارید خاص - دیکھو نمبر ۱۲۱ -

طاعون

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

درونج عقربی - جدوار - زہر مہرہ - طباشیر - موتی - یشب سبز - زرنباد - تخم کاسنی - آلو بخارا - صندل سفید - خرفہ - کاہو - بہدانہ - کافور -

مرکب دوا جو طبی کمپنی سے ملیگی -

اس مرض سے بچنے کے لئے :-

(۲۸۱) حب طاعون - یہ گولیاں طاعون کے زمانہ میں طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں - اگر ہماری ہدایت کے موافق استعمال کی جائیں گی تو امید ہے کہ اس مرض سے پورے طور پر حفاظت ہوجائیگی -

۷۰ عدد قیمت عہ،

آتشک

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں -

شاہترہ - چرائتہ - سرپھوکہ - منڈی - عناب - صندل سرخ - عشبہ مغربی - برہنڈی - چوب چینی - نگند بابری - پوست نیب - پوست بکاین - چھوٹی کٹیلی - اندرائن کی جڑ - برگ حناء -

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی -

مصفی خون - طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے - دیکھو ۳۶ -

(۲۸۲) جوہر مصفی - آتشک کی لاثانی دوا ہے - گٹھیا - رانگن کا درد - ناصور - نواصیر - گہرے زخم - پرانے دنبل - پرانا سوزاک - اور کل سوداوی بیماریوں کے لئے اندرونی استعمال کی خاص دوا ہے - برص (سفید داغ) اور جذام (کوڑھ) میں بھی مفید ہے -

۳۰ خوراک قیمت عہ،

(۲۸۳) حب لیموں - سوداوی بیماریوں اور بالخصوص آتشک اور خارش کی بہترین دوا ہے - ۲۵ خوراک قیمت عہ،

(۲۸۴) حب کتھہ - آتشک اور آتشک کی وجہ سے جوڑوں میں جو شدید اور بے چین کردینے والا درد ہوتا ہے اسے یہ گولی نہایت مفید ہے - ۴۰ خوراک قیمت عہ،

(۲۸۵) دوائے سیاہ مسہل - خلط سوداء کی بہترین مسہل ہے -

۳۰ خوراک قیمت عہ،

(۲۸۶) مرہم آتشک - آتشک کے زخموں کو مفید ہے - ۴ تولہ قیمت عہ

(۲۸۷) مرہم کافور۔ ہر عضو کے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ اور زخم کی جلن اور پیپ کی کلن کو دور کر کے ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ ۶ تولہ قیمت عہ

اطریفل شاہترہ۔ دیکھو نمبر ۸۴۔
کشتہ گئو دنتی۔ دیکھو نمبر ۱۰۔
معجون چوب چینی۔ دیکھو نمبر ۲۷۲۔
معجون اذاراقی۔ دیکھو نمبر ۶۶۔

خارش اور پھوڑے پھنسی

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

پینے کے لئے۔ شاہترہ۔ نگندبابری۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ منڈی۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ عشبہ مغربی۔ لگانے کے لئے لیموں کا غذی کا عرق۔ کافور۔ کتھہ سفید۔ گندھک۔ نیلہ تھوتھہ۔ مردارسنگ۔ کمیلہ۔ پارہ۔ نیم کی چھال۔ رسوت۔ سفیدہ کاشغری۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مصفی خون۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو ۳۶
(۲۸۸) ضماد جرب۔ ترکھجلی میں مفید ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت عہ
(۲۸۹) مرہم رال۔ زخموں کے بدگوشت کو صاف کرتا ہے۔ ۱۲ تولہ قیمت عہ

جوہر مصفی۔ دیکھو نمبر ۲۸۲۔
اطریفل شاہترہ۔ دیکھو نمبر ۸۴۔
حب لیموں۔ دیکھو نمبر ۲۸۳۔
مرہم سائیدہ چوب نیب۔ دیکھو نمبر ۱۸۸۔

مہاسے

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

مٹر کا آٹا۔ تخم خربزہ۔ برگ حناء سبز۔ بیخ سوسن۔ پوست سرس۔ برگ نیب۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۹۰) طلاء مہاسہ۔ چہرہ کے مہاسوں کی مخصوص دوا ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہ
حب لیموں۔ دیکھو نمبر ۲۸۳۔

برص
سفید داغ

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

جنگلی انجیر۔ پنواڑ کے بیج اور باپچی کا سرکہ میں پیس کر لیپ کرنا۔
رسوت۔ چاکسو۔ گیرو۔ کالی مرچ۔ نرکچور۔ کتھہ سفید۔ جنگلی انجیر کا کھانا پینا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

برص کی دوا۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو ۳۳۔
جوہر مصفی۔ دیکھو نمبر ۲۸۲۔

ناصور اور لواصیر

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

جاؤشیر۔ زنگار۔ بہروزہ۔ مرکی۔ مردارسنگ۔ کندر۔ زراوند طویل۔ گوگل۔ رتا تیج۔ آشق۔ موم۔ سرکہ۔ اور روغن زیتون میں مرہم بنا کر استعمال کرنا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مصفی خون۔ طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو ۳۶۔
(۲۹۱) روغن ناصور جدید۔ ناصور خواہ کتنا ہی گہرا ہو۔ زخم چاہے کتنا ہی پرانا ہو۔ یہ روغن ان شکایات میں بے حد مفید ہے۔ ۳ تولہ قیمت عہ
(۲۹۲) مرہم رسل۔ ہر ایک زخم کو صاف کرتا اور جلد

بھر دیتا ہے۔ خناق اور نواصیر میں بھی مفید ہے۔ اور گلٹیوں کا محلل بھی ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہ/

جوہر مصفی۔ دیکھو نمبر ۲۸۲۔

جذام
(کوڑھ)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

رسوت۔ چاکسو۔ نرکچور۔ کتھ سفید۔ برگ نیب۔
بکتن بوٹی۔ شہد کی بوٹی۔ کت آئی خرد۔ باپچی۔
سرپھوکہ۔ جواسہ۔ بھنگرہ۔ برادہ آبنوس۔ بکری کا دودھ۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

مصفی خون۔ دیکھو نمبر ۳۶۔
دوا سیاہ مسہل۔ دیکھو نمبر ۲۸۵۔

خنازیر
(کنٹھ مالا)

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

اجوائن دیسی۔ ایرسا۔ زراوند مدحرج۔ فلفل سیاہ۔ فلفلموئیہ۔ میتھی۔ چرایتہ۔ اشق۔ گوگل۔ رانیج۔ ہینگ۔ قسط تلخ۔ فرفیون۔ بہروزہ۔ السی۔ ان ادویہ کا لیپ کیا جائے۔ اور مصفی خون دوائیں پلائی جائیں۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

(۲۹۳) اطریفل غددی۔ اس کا باقاعدہ اور مسلسل استعمال خنازیر اور دوسرے بڑھے ہوئے غدود کے تحلیل کرنے میں نہایت مؤثر ہے۔
۱۲ خوراک قیمت عہ/

(۲۹۴) ضماد خنازیری۔ خنازیر کے لئے بیرونی استعمال کی دوا ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہ/

(۲۹۵) مرہم جدوار۔ زخم کو بھرتا ہے۔ اور ہر قسم کی گلٹیوں یہاں تک کہ طاعون اور خنازیر کی گلٹیوں کو بھی تحلیل کرتا ہے۔ ۵ تولہ قیمت عہ/

(۲۹۶) مرہم اشق۔ گلٹیوں کے تحلیل کرنے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلانے میں اکسیر کا کام کرتا ہے۔
۱۲ تولہ قیمت عہ/

جوہر مصفی۔ دیکھو نمبر ۲۸۲۔
کشتہ قرن الایل۔ دیکھو نمبر ۱۱۶۔

چوٹ کی تکلیف

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ہلدی۔ انبہ ہلدی۔ صابون۔ سلاجیت۔ گل آرمنی۔
تل۔ میدہ لکڑی۔ اُرد۔ آملہ۔ ایلوا۔ پرانی اینٹ فطکی۔

مرکب دوا جو طبی کمپنی سے ملیگی۔

(۲۹۷) روغن سرخ۔ چوٹ کے درد کو دور کرتا اور فالج ولقوہ میں اس کی مالش مفید ہے۔ ۳ تولہ قیمت عہ/

بالوں کی کوتاہی اور سفیدی اور بالوں کا جھڑنا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ مازو۔ اسطوخودوس۔ کندر۔ لادن۔
برگ آس۔ ہنسراج۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

معجون کایا پلٹ۔ دیکھو نمبر ۴۶۔
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ دیکھو نمبر ۴۴۔
ملٹری خضاب۔ دیکھو نمبر ۲۸۔
فاسفورس کا تیل۔ دیکھو نمبر ۱۔
معجون چراغ دہلی۔ دیکھو نمبر ۶۔

روغن بیضۂ مرغ۔ دیکھو نمبر ۸۲۔

بادی کا موٹاپا

مفرد دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں۔

زیرۂ سیاہ۔ اجوائن دیسی۔ برگ سداب۔ لاکھ۔ مرزنجوش۔ بورہ ارمنی۔ پھٹکری۔ زرا وند گرد۔

مرکب دوا ہمدرد طبی کمپنی سے ملیگی۔

موٹاپے کی دوا۔ بادی کے موٹاپے کو دور کرتی ہے اور طبی کمپنی کی مخصوص دوا ہے۔ دیکھو نمبر ۳۹۔

عام کمزوری

مفرد غذائیں اور دوائیں جو ہر جگہ مل سکتی ہیں معہ ہدایات

دودھ۔ مکھن۔ گھی۔ قلمی آم۔ سوہن حلوا۔ میوے۔ بالائی۔ شہد خالص۔ انجیر ولایتی۔ پرندوں کا گوشت۔ بکرے کا قورمہ۔ پلاؤ۔ یخنی۔
بھوک رکھکر کھانا۔ ورزش کرنا۔ تفریح۔
ہوا خوری۔ شادمانی۔ بے فکری۔ اور مغلظات سے بچنا۔

مرکب دوائیں جو طبی کمپنی سے ملیں گی۔

فاسفورس کا تیل۔ دیکھو نمبر ۱۔
فاسفورک کریم۔ دیکھو نمبر ۳۱۔
بچوں کی غذا۔ بچوں کیلئے مخصوص ہے۔ دیکھو ۲۔
واحدی صاحب کی معجون اکسیر بدن۔ دیکھو ۳۔
شربت نبیذ۔ دیکھو نمبر ۷۔
روح الارواح (سونے کا کشتہ)۔ دیکھو نمبر ۱۱۔
روح پرور (چاندی کا کشتہ)۔ دیکھو نمبر ۱۲۔
معجون کایا پلٹ۔ دیکھو نمبر ۴۶۔
کشتہ طلا مرواریدی۔ دیکھو نمبر ۱۲۶۔
جواہر مہرہ۔ دیکھو نمبر ۱۲۵۔
خمیرۂ ابریشم حکیم ارشد والا۔ دیکھو نمبر ۶۱۔
کشتہ طلا کلاں۔ دیکھو نمبر ۲۵۲۔
کشتہ طلا جدید۔ دیکھو نمبر ۲۵۳۔
عرق ماء اللحم خاص۔ دیکھو نمبر ۲۵۱۔
عرق عنبر۔ دیکھو نمبر ۱۳۸۔
کشتہ نقرہ۔ دیکھو نمبر ۲۰۴۔
کشتہ نقرہ جدید۔ دیکھو نمبر ۲۰۵۔

بے مرض کی دوا

کیڑہ مار تیل۔ دیکھو نمبر ۲۹۔

ر ساچھپائی کاغذ عمدہ ہے۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے غیر مجلد دس روپے۔ ترجمہ تفسیر از خواجہ حسن نظامی۔ (۴) تشریح بخاری پارہ اول اکیسو چھتیس صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ
تین ایکروپیہ۔ ترجمہ از خواجہ حسن نظامی۔ (۵) تشریح بخاری پارہ دوم ۲۶۱ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت عہ ، (۶) پارہ سوم عہ ، (۷) پارہ چہارم ۱۴ ر (۸) پارہ
عہ ، (۸) پارہ ششم عہ۔ (۹) ہفتم عہ ، (۱۰) ہشتم عہ۔ (۱۱) قرآن آسان قاعدہ بہتر صفحے میں لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا با تصویر قیمت ۸ ر از زان ایڈیشن ۲ ر
۱) تعلیم القرآن ۹۶ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت ۸ ر (۱۳) سیرت نبوی عورتوں اور بچوں کے لئے خاص چیز ہے اکثر مقامات پہ درس میں داخل ہے ۱۴ صفحے۔
ت عہ ، (۱۴) میلاد نامہ ۱۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ درجہ کا قیمت عہ ، (۱۵) محرم نامہ ۱۲۸ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت عہ ، (۱۶)
۔ بیدنامہ ۴۴ صفحات لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت عہ (۱۷) سلاطین عباسیہ حصہ اول ۱۹۲ صفحے کاغذ اعلیٰ درجہ کا لکھائی چھپائی عمدہ قیمت عہ ،
(۱۸) سلاطین عباسیہ حصہ دوم ۱۶۸ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت عہ ، (۱۹) فاطمی دعوت اسلام ۲۴۰ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ےعہ ،
(۲۰) رسول کی عیدی ۳۲ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۲ ر (۲۱) ا ... دعائیں ۸۰ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ ر (۲۲) مفلسی کا مجرب علاج
۳۲ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۴ ر (۲۳) اعمال حزب البحر ۹۶ صفحے کاغذ بھی عمدہ اور لکھائی چھپائی بھی اچھی قیمت ۱۰ ر (۲۴) مرشد کو سجدۂ تعظیم ۵۲
صفحے لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اچھا قیمت ۸ ر (۲۵) شامی جہاد ۳۰۵ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ معمولی قیمت عہ (۲۶) غزنوی جہاد ۶۴ صفحے کاغذ اور لکھائی
چھپائی عمدہ قیمت آٹھ آنے (۲۷) گیارھویں نامہ ۸۰ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱۲ ر (۲۸) خلاصہ تعلیم تصوف ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ
قیمت ۶ ر (۲۹) لاہوتی آپ بیتی ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۲ ر (۳۰) اردو خطبے ۴۲ صفحے کاغذ اعلیٰ درجہ کا لکھائی چھپائی معمولی
قیمت عہ ، مجلد عہ ، (۳۱) امام الزماں کی آمد ۴۸ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱۰ ر (۳۲) تے دور کا سلام ۸ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی
قیمت ا ر (۳۳) انگریزوں کو دعوت اسلام ۴۲ صفحے لکھائی چھپائی اچھی کاغذ معمولی قیمت ۲ ر (۳۴) قبروں کے غیبی نوشتے ۲۰ صفحے لکھائی چھپائی اچھی
کاغذ معمولی قیمت ۴ ر (۳۵) خدائی انکم ٹیکس کلاں ۸ صفحے لکھائی چھپائی اعلیٰ کاغذ معمولی قیمت ۱۰ ر (۳۶) فلسفۂ شہادت ۸ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ
قیمت ا ر (۳۷) حق پرستوں پر ستم ۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۲ ر (۳۸) تین تمہید ۱۶ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی معمولی قیمت ۲ ر (۳۹)
چار درویشوں کا تذکرہ اٹھائیس صفحے خوبصورت ٹائیٹل لکھائی اور چھپائی اور کاغذ معمولی قیمت ۳ ر (۴۰) داعی اسلام ۴۰ صفحے لکھائی اور چھپائی عمدہ کاغذ معمولی
قیمت ۳ ر (۴۱) تبلیغی مرثیے ۱۶ صفحے نثر میں لکھائی چھپائی اچھی کاغذ معمولی قیمت ا ر (۴۲) عرب کا ارتداد ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اچھی کاغذ معمولی قیمت ۲ ر
(۴۳) عید کارڈ ۱۲۶ کارڈوں کا مجموعہ ۳۲ صفحات لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۲ ر (۴۴) اسلام کا انجام ۶۴ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ بادامی
قیمت ۶ ر (۴۵) تبلیغی اشتہاروں کا پہلا مجموعہ۔ ۱۳۲ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ ر (۴۶) اسلامی رسول ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ
درمیانی قیمت ۳ ر (۴۷) اسلامی توحید ۴۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۲ ر (۴۸) تاکید نماز ۳۲ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۲ ر
(۴۹) جانب زمسلم ۱۶ صفحے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۲ ر (۵۰) اسلام کے ضروری عقائد۔ ۳۰ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی درمیانی قیمت ۲ ر
(۵۱) اسلامی رسول کے معجزات ۸۴ صفحے۔ رنگین سرورق کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۶ ر (۵۲) محمدؐ درشن ۸۸ صفحے۔ رنگین سرورق کاغذ
اور لکھائی چھپائی اعلےٰ درجہ کی قیمت ۸ ر (۵۳) ترکیب نماز۔ ۴۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ درجہ کا قیمت ۲ ر (۵۴) مسلمان مہاراجا با تصویر
۲۸۸ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ رنگین سرورق قیمت ۸ ر (۵۵) نادان وہابی ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ا ر (۵۶) ہلال خور
۸۰ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ بادامی قیمت ۸ ر (۵۷) ہندو مذہب کی معلومات ۴۴ صفحے لکھائی چھپائی اچھی کاغذ درمیانی قیمت آٹھ آنے۔
(۵۸) سلاطین بہمنی ۸۰ صفحے کاغذ لکھائی چھپائی اعلےٰ درجہ کی۔ سرورق رنگین قیمت ۸ ر (۵۹) بیگمات کے آنسو۔ ۱۷۶ صفحے لکھائی چھپائی اور
کاغذ اعلےٰ درجہ کا قیمت عہ ، (۶۰) انگریزوں کی بپتا۔ ۶۴ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ ر (۶۱) محاصرۂ دہلی کے خطوط۔ ۳۲ صفحے۔ رنگین
ٹائیٹل۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۴ ر (۶۲) بہادر شاہ کا مقدمہ۔ ۲۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ درمیانی قیمت عہ (۶۳) گرفتار
شدہ خطوط۔ ۴۴ صفحے۔ لکھائی چھپائی اچھی کاغذ درمیانی قیمت عہ ، (۶۴) غدر دہلی کے اخبار۔ ۴۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ درمیانی قیمت ۴ ر
(۶۵) غالب کا روزنامچہ غدر۔ ۲۷ صفحے۔ رنگین ٹائیٹل۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ ر (۶۶) دہلی کی جانکنی با تصویر۔ ایک سو صفحے۔
رنگین ٹائیٹل۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ درجہ کا۔ قیمت عہ ، (۶۷) بہادر شاہ کا روزنامچہ۔ ۲۰۴ صفحے۔ لکھائی اور چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت
ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (۶۸) غدر کی صبح شام۔ ۲۷۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت عہ ، (۶۹) دہلی کی آخری شمع۔ اکیسو صفحے۔ لکھائی

چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت عہ (۷۰) غدّ۔ کا نتیجہ بارھواں حصہ قیمت ۸ر (۷۱) بیوی کی تعلیم۔ ۱۸۸ صفحے۔ رنگین سرورق۔ لکھائی چھپائی
اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت عمر (۷۲) بیوی کی تربیت۔ ۱۲۰ صفحے۔ رنگین سرورق لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ (۷۳) اولاد کی شادی ۱۲۰ صفحے
لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت عہ (۷۴) عورت نامہ۔ سولہ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۴ر (۷۵) آمد و سبق بالتصویر
۴۲ صفحے۔ رنگین سرورق۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۸ر (۷۶) اولاد کے کان میں کہنے کی باتیں۔ ۹۲ صفحے۔ رنگین سرورق
اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۸ر (۷۷) جگ بیتی کہانیاں۔ ۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ر (۷۸) تاریخ مسیح۔ ۱۶
صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت عا (۷۹) کرشن بیتی۔ ۱۹۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ دس آنے
(۸۰) جرمنی خلافت۔ ۴۶ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۶ر (۸۱) شیطان کا طوطا۔ ۱۶ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔
قیمت ۲ر (۸۲) سی پارۂ دل۔ ۴۰۰ صفحے۔ رنگین سرورق۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی۔ قیمت عا (۸۳) طمانچہ بر رخسار یزید۔
۱۱۴ صفحے۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت عہ (۸۴) کم تو موت۔ ۱۲۰ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت عہ
(۸۵) مرگ نامہ۔ ۴۸ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی۔ قیمت ۶ر (۸۶) چٹکیاں اور گدگدیاں۔ ۱۱۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ
اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۱۲ر (۸۷) فرام قبلہ تو شملہ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۲ر (۸۸) پڑوس کے سترہ باجی۔ ۱۶ صفحے کاغذ لکھائی
چھپائی عمدہ۔ قیمت ۲ر (۸۹) روبیہ عالم سکرات میں۔ ۱۶ صفحے۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ۔ کاغذ بادامی۔ قیمت ار (۹۰) اتالیق خطوط نویسی ہر حصہ
۵۲ صفحے۔ سرورق رنگین۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ۔ قیمت عہ (۹۱) بھکتی دست پناہ۔ ۸ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی قیمت ار
(۹۲) دل کی عیدیاں۔ ۳۶ صفحے۔ رنگین سرورق۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۵ر (۹۳) اردو سکھانے کے مضامین۔ ۳۲ صفحے۔ کاغذ اور
لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۶ر (۹۴) آپ بیتی حسن نظامی۔ ۴۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت عمر (۹۵) روزنامچہ حسن
نظامی ۱۹۲۴ء۔ ۳۴۴ صفحے۔ رنگین ٹائیٹل لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت عا (۹۶) لڑائی کا گھر۔ ۶۰ صفحے۔ رنگین ٹائیٹل۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ
درجہ کا قیمت ۶ر (۹۷) گاندھی نامہ۔ ۵۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ درمیانی۔ قیمت ۸ر (۹۸) سفرنامہ مصر و شام و حجاز بالتصویر۔ ۱۹۲ صفحے لکھائی چھپائی
اور کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ (۹۹) سفرنامہ ہندوستان۔ ۹۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۱۲ر (۱۰۰) سیر دہلی بالتصویر۔ ۹۶ صفحے لکھائی چھپائی اور
کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت عہ بلا تصویر ۱۲ر (۱۰۱) ستاتن سندلیہ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ار (۱۰۲) غازی مرقع۔ بڑا سائز سولہ صفحے
اور ہر صفحہ پر ایک خاص تصویر غازی محمد بن قاسم کی بہت عمدہ کاغذ عمدہ چھپائی قیمت ۴ر (۱۰۳) بوتل کا کاگ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ار
(۱۰۴) ہر دیال کی گھڑیاں۔ ۳۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ار (۱۰۵) سادھو سنگٹ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ار
(۱۰۶) بلاوا۔ ۱۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ار (۱۰۷) سکھ قوم۔ ۵۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ معمولی قیمت ۶ر (۱۰۸) پنواڑی کی
دکان۔ ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۳ر (۱۰۹) تعلیم خدمتگاری۔ ۴۴ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۳ر
(۱۱۰) سکھوں کا راستہ۔ ۴۲ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ار (۱۱۱) خوشامدی و سرکش۔ ۳۲ صفحے۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ
کا۔ قیمت ۲ر (۱۱۲) حلوائی کی تعلیم۔ ۵۶ صفحے۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۸ر (۱۱۳) ترغیب حساب۔ ۳۲ صفحے۔ لکھائی۔ چھپائی
عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت ۴ر (۱۱۴) بچوں کی کہانیاں بالتصویر۔ ۴۸ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ اعلیٰ درجہ کا قیمت ۸ر (۱۱۵) آواز۔ ۱۶ صفحے۔
لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ار (۱۱۶) خدائی انکم ٹیکس چھوٹا۔ ۱۶ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ار (۱۱۷) دنیا سبق۔ ۱۶ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ
عمدہ قیمت ۳ر (۱۱۸) مسلمان اور مہاراجہ الور۔ ۸ صفحے کا رسالہ ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت دو پیسے۔ (۱۱۹) مسلمان مہارانا کی تقریر۔ ۱۶ صفحے کا رسالہ ہے کاغذ
لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ار (۱۲۰) مجالس حسنہ۔ ۸۸ صفحے کی کتاب ہے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت ۱۰ر (۱۲۱) کائنات بیتی حصہ اول۔ ۱۱۲ صفحے کی کتاب ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ
عمدہ قیمت ۴ر (۱۲۲) تمباکو نامہ و ترک سگرٹ۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ قیمت ۳ر (۱۲۳) نپولین کے تاریخی اقوال۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت ۲ر
(۱۲۴) زیارت نامہ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی عمارات کے حالات قیمت ۲ر (۱۲۵) اسلام کیونکر پھیلا؟ ۳۲ صفحے مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کا لکھا ہوا ہے
قیمت ۳ر (۱۲۶) انسداد گداگری و اصلاح خیرات۔ ۳۲ صفحے قیمت ۳ر (۱۲۷) نظم الہام۔ ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ٹائیٹل رنگین حضرت اکبر الہ آبادی کا کلام قیمت ۳ر
(۱۲۸) سفرنامہ یورپ۔ ۲۸۴ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی سرورق رنگین قیمت عا مسٹر ولی محمد مومن پرائیوٹ سکرٹری ریاست مانا و در (کاٹھیاواڑ) کا لکھا ہوا نہایت

در نہایت عمدہ معلومات۔ قابل دید چیز ہے (۱۲۹) خطوطِ اکبر حصہ اول۔ ۱۷۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ معمولی قیمت ۸ ر حضرت اکبر الہ آبادی کے نہایت دلچسپ خطوں کا مجموعہ ہے ہر خط میں ایک خاص بات پائی جاتی ہے (۱۳۰) خطوطِ اکبر حصہ دوم۔ ۱۲۰ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ ر اس میں بھی حضرت اکبر الہ آبادی کے نایاب خطوط جمع کئے گئے ہیں۔ (۱۳۱) تاریخِ اسلام۔ ۲۰ صفحے کا غذ اسکا لکھائی چھپائی عمدہ ٹائیٹل رنگین قیمت ۸ ر یہ کتاب مولانا حفیظ الدین احمد صاحب ملیح آبادی کی لکھی ہوئی ہے اور تبلیغی مشن کی طرف سے اسکو شائع کیا گیا ہے (۱۳۲) آسمانی کہانی۔ ۱۶ صفحے۔ فاطمہ صاحبہ کا لکھا ہوا۔ ارکان اسلام کی تعلیم کے سلسلہ میں ہے قیمت ۲ ر (۱۳۳) سورج چاند کی کہانی یا کالے رنگ گورے رنگ۔ ۸۰ صفحے جس میں سالہا سال کی دل چسپ تحقیق نقل کیا گیا ہے نئی روشنی والوں کے پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۳ ر (۱۳۴) میلادِ حبیب۔ ۲۰ صفحے جسکو مولانا حبیب حسین صاحب ردولوی نے لکھا ہے۔ میلاد شریف کی مجلسوں میں پڑھنے کیلئے آسان زبان میں لکھا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی کاغذ عمدہ قیمت ۸ ر (۱۳۵) سیر محمد و فاطمہ و علی و حسن و حسین۔ ۹۶ صفحے۔ مولانا حبیب حسین صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ اسمیں رسول اللہ کی لڑائیوں اور پنجتن پاک کے حالات ہیں قیمت ۴ ر (۱۳۶) شراب و جوئے کی خرابیاں ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین۔ مولانا عابدی شاہ صاحب نظامی حیدرآبادی کا لکھا ہوا جسکا دیباچہ خواجہ صاحب کے قلم کا ہے قیمت ۲ ر (۱۳۷) ہندوستانی شاہنامہ حصہ اول ۴۸ صفحے نظم میں ہے۔ ازجناب حکیم حافظ بشیر محمد خاں صاحب مسلم دہلوی۔ دیباچہ حضرت خواجہ صاحب کا لکھا ہوا۔ لکھائی چھپائی عمدہ ٹائیٹل رنگین۔ خواجہ صاحب نے چھپوایا ہے قیمت ۴ ر (۱۳۸) ہندوستانی شاہنامہ حصہ دوم۔ ازجناب حکیم حافظ بشیر محمد خاں صاحب مسلم دہلوی۔ صفحے ۵۰ کاغذ چھپائی لکھائی عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین قیمت ۴ ر (۱۳۹) تہجد کی مناجات ۲۴ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ جناب مولانا حفیظ صاحب جالندھری کی لکھی ہوئی۔ خواجہ صاحب نے اپنے دیباچہ کے ساتھ شائع کی قیمت ۲ ر (۱۴۰) ستیارتھ سندیس ہندی۔ صفحے میں تبلیغی مقاصد کے لئے خواجہ صاحب نے چھپوائی قیمت ا ر (۱۴۱) اسلامی رسول ہندی۔ ۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ جسکو مقاصد تبلیغ کیلئے خواجہ صاحب نے شائع کیا قیمت ۳ ر (۱۴۲) حضرت محمد کے حالات ہندی۔ جناب شردھے پرکاش دیوجی کی سیرت محمدیہ کا ہندی ترجمہ۔ صفحے ۱۲۳۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ جسکو مقاصد تبلیغ کے لئے خواجہ صاحب نے شائع کیا۔ قیمت ۸ ر (۱۴۳) اوّل جنگ محمد بن قاسم۔ ۸۰ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ سید سلامت علی صاحب رفیق فتحپوری نے پوربی زبان میں یہ نظم لکھی ہے اور نثر میں اسکا اردو ترجمہ بھی لکھدیا ہے۔ دیہات کے رہنے والے مسلمانوں میں تقسیم کرنے کیلئے خواجہ صاحب نے چھپوائی تھی قیمت ۸ ر (۱۴۴) غزنی نامہ۔ ۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ سید سلامت علی صاحب رفیق فتحپوری نے سلطان محمود غزنوی کے حالات جنگ بطریق شاہنامہ نظم کئے ہیں اور خواجہ صاحب نے بسلسلۂ تبلیغ اسکو شائع کیا قیمت ۸ ر (۱۴۵) تذکرۂ غازی بالے میاں۔ سولہ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ حضرت سید سالار مسعود غازی رہ کے مستند تاریخی حالات۔ منشی محمد خلیل صاحب انصاری نے لکھے اور حضرت خواجہ صاحب نے بسلسلۂ تبلیغ شائع کئے۔ قیمت ۲ ر (۱۴۶) اہل بیت کے معجزات۔ سولہ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ شفیع محمد صاحب بھٹو مرحوم زمیندار سندھ کا لکھا ہوا۔ قیمت صرف ۲ ر (۱۴۷) واعظ قوال کی قوالی کا مجموعہ ۹۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ہندوستان کے لاثانی قوال صوفی محمد علی بخش صاحب واعظ قوال کی شہرہ آفاق قوالی کا مجموعہ معہ دیباچہ حضرت خواجہ صاحب قیمت ۱۲ ر (۱۴۸) زنانہ مردانہ معلومات طبی کا پہلا حصہ حمل سے وضع حمل تک۔ ۴۰ صفحے کا رسالہ۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی کا لکھا ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنے دیباچہ کے ساتھ شائع کیا۔ قیمت ۸ ر (۱۴۹) زنانہ مردانہ معلومات طبی کا دوسرا حصہ پیدائش سے چار برس کی عمر تک۔ ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی۔ ۲۰ صفحے کا رسالہ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ حضرت خواجہ صاحب نے شائع کیا قیمت ۸ ر (۱۵۰) زنانہ مردانہ معلومات طبی کا تیسرا حصہ پانچ سال کی عمر سے جوانی تک۔ ۵۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی۔ حضرت خواجہ صاحب نے شائع کیا۔ قیمت ۸ ر (۱۵۱) زنانہ مردانہ معلومات طبی کا چوتھا حصہ دورِ جوانی۔ ۴۶ صفحے۔ ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی۔ حضرت خواجہ صاحب نے شائع کیا۔ قیمت ۸ ر (۱۵۲) عمر بڑھانے کے طریقے۔ ۹۶ صفحے کی کتاب۔ ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ حضرت خواجہ صاحب نے شائع کیا۔ قیمت ۱۲ ر (۱۵۳) ایک جن کی نعت۔ ۲۴ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ رسول اللہ کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والے ایک جن کا عربی قصیدہ معہ اردو ترجمہ کے۔ حضرت خواجہ صاحب نے اخذ حقوق کے بعد شائع کیا۔ قیمت ۳ ر (۱۵۴) بوارِ عکسی تصاویر۔ ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ازجناب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی جسکو خواجہ صاحب نے شائع کیا۔ قیمت ۲ ر (۱۵۵) مختصر احوال بابا نانک صاحب ۳۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ منشی محمد خلیل صاحب انصاری کا لکھا ہوا خواجہ صاحب نے تبلیغی رفیقوں کی معلومات کیلئے شائع کیا قیمت ۲ ر (۱۵۶) ہندو کی نعت ۳۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ازجناب چودھری دلّو رام صاحب کوثری۔ جسکو خواجہ صاحب نے بسلسلۂ تبلیغ شائع کیا۔ قیمت ۲ ر (۱۵۷) محمدؐ کی سرکار۔ ۱۲۰ صفحے۔ جناب سردار گوردت سنگھ صاحب دارا بیرسٹر کی لکھی ہوئی سیرت رسول عربی۔ جسکو بسلسلۂ تبلیغ حضرت خواجہ صاحب نے شائع کیا۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ ر (۱۵۸) حج کا ساتھی۔ ۱۳۵ صفحے۔ مستری چراغ الدین صاحب ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ کا روزنامچہ سفر حج۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۸ ر (۱۵۹) رائے بہادر کی نعت۔ ۱۶ صفحے۔ رائے بہادر لالہ پارسداس صاحب رئیس دہلی کا خاص نعتیہ مضمون جس پر اُن کو سونے کا تمغہ اور سونے کی گھڑی انعام دی گئی جسکو مفت تقسیم کرنے کے لئے چھپوایا گیا تھا مگر اب اسکی قیمت ا ر مقرر کی گئی ہے۔ (۱۶۰) حکومت اورنگ زیب کی اصلی تاریخ۔ ۱۴۲ صفحے۔ نوشتہ جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس حیدرآباد دکن۔ جسکو حضرت خواجہ حسن نظامی نے شائع کیا۔ قیمت ۱۲ ر۔ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ معمولی۔ (۱۶۱) مرغی انڈے کا بیپار۔ ۴۷ صفحے۔ باتصویر۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ابرار حسین صاحب ہاشمی کی لکھی ہوئی۔ حضرت خواجہ صاحب کا دیباچہ۔ قیمت ۸ ر (۱۶۲) قرآن مجید کے معجزات۔ ۸۴ صفحے۔ لکھائی چھپائی صاف کاغذ معمولی۔ ازجناب مولوی عبدالرحیم صاحب سلیم وکیل ہنگنگھٹ دکن۔ خواجہ صاحب مدظلہ نے بسلسلۂ تبلیغ شائع کیا ہے۔ قیمت ۴ ر (۱۶۳) قرآن مجید کے بارہ موتی۔ ۴۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اچھا۔ ازجناب مولوی عبدالرحیم صاحب سلیم وکیل ہنگنگھٹ معہ دیباچہ حضرت خواجہ صاحب۔ سلسلۂ تبلیغ کے لئے شائع ہوا۔ قیمت آٹھ آنے۔ (۱۶۴) قرآن مجید کے دیوانی قوانین۔ ۴۴ صفحے۔ لکھائی معمولی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ حضرت خواجہ صاحب نے تبلیغ کے لئے شائع کیا۔ نوشتہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب سلیم وکیل ہنگنگھٹ دکن۔ قیمت ۴ ر۔ (۱۶۵) قرآن مجید کے فوجداری قوانین۔ ۴۶ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ معمولی۔ ازجناب مولوی عبدالرحیم صاحب سلیم وکیل ہنگنگھٹ دکن معہ دیباچہ حضرت خواجہ صاحب۔ تبلیغی مشن نے شائع کیا۔ قیمت ۴ ر (۱۶۶) دلائل اسلام۔ ۱۱۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ازجناب حکیم عبدالعزیز خاں صاحب ساکن تراوڑی تبلیغی مشن کے لئے حضرت خواجہ صاحب نے شائع کیا اور دیباچہ بھی لکھا۔ قیمت ۸ ر (۱۶۷) تشریح الکافر۔ ۳۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ازجناب مولانا عبدالرحیم صاحب سلیم وکیل ہنگنگھٹ۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنے دیباچہ کے ساتھ تبلیغی مشن کے لئے شائع کیا۔ قیمت ۴ ر۔ (۱۶۸) پکّی قبروں اور قبّوں کا جواز۔ ۸۴ صفحے۔ جناب مولانا نورالدین صاحب اجمیری کا لکھا ہوا حضرت خواجہ صاحب نے اپنے دیباچہ کے ساتھ شائع کیا۔ قیمت ۴ ر۔ (۱۶۹) ردّ دہ کے سب احکام و مسائل۔ ۴۰ صفحے۔ لکھائی معمولی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ ازجناب مولوی عبدالرحیم صاحب مفتی اعظم ریاست الور۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنے دیباچہ کے ساتھ تبلیغی مشن کے لئے شائع کیا۔ قیمت ۸ ر

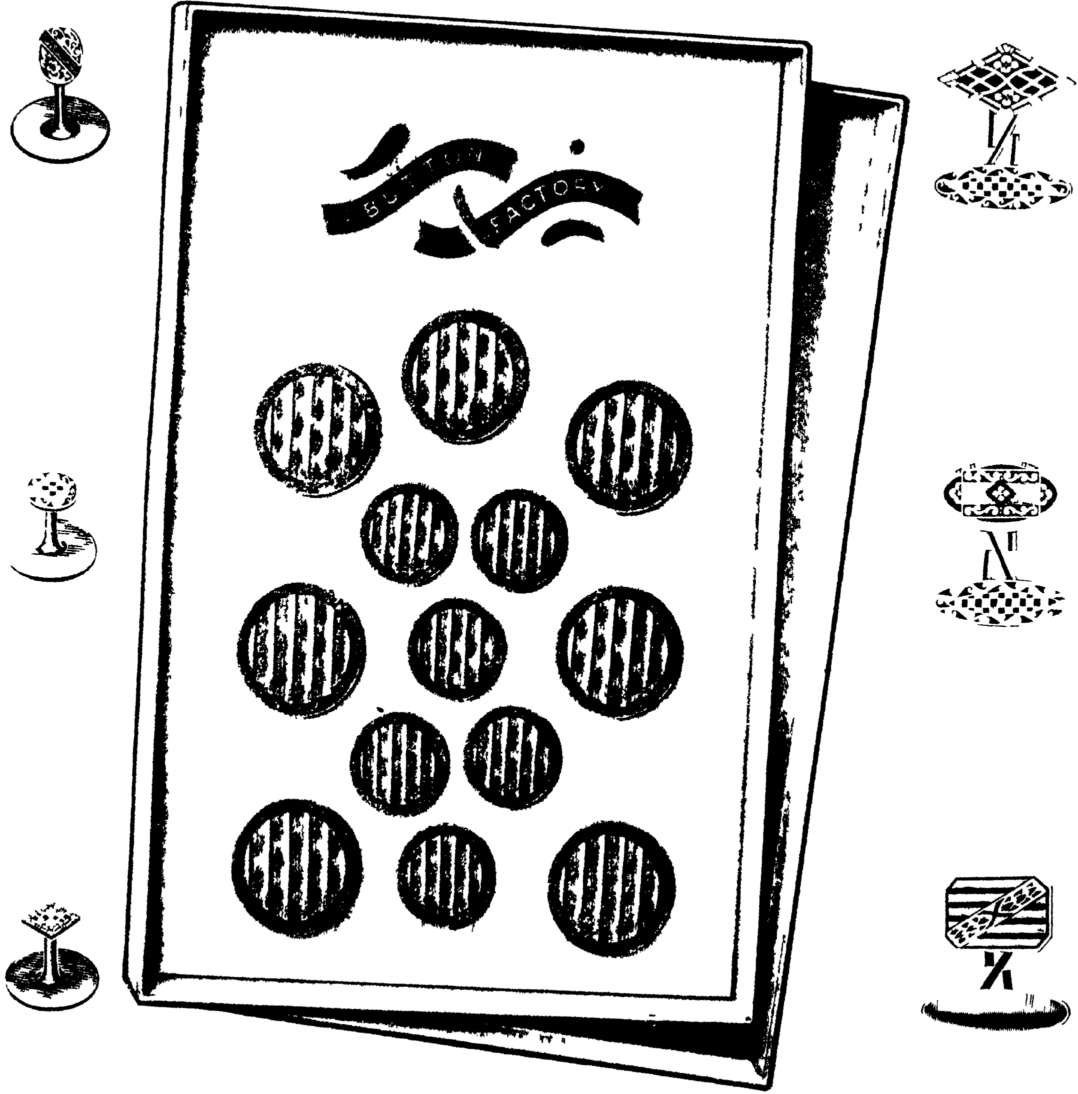
(۱۷۰) طریقت کی پہلی۔ ۴۸ صفحے۔ نواب سید صدرالدین حسین خاں صاحب رئیس بڑودہ کا لکھا ہوا۔ قیمت ۲ ر۔ لکھائی چھپائی کاغذ معمولی۔ (۱۷۱) طریقت کی دوسری۔ نواب سید صدرالدین حسین خاں صاحب مرحوم …

… صاف چھپائی کاغذ معمولی۔ قیمت ۲ ر ۴۲ صفحے۔ (۱۷۲) اپنی آنکھ اپنی دید۔ اڑتالیس صفحے۔ ازجناب میر صدرالدین حسین خاں صاحب مرحوم رئیس بڑودہ قیمت ۲ ر کاغذ لکھائی چھپائی معمولی۔ (۱۷۳) دستِ غیب

… اڑتالیس صفحے۔ ازجناب نواب میر صدرالدین حسین خاں صاحب مرحوم رئیس بڑودہ۔ لکھائی چھپائی کاغذ معمولی۔ قیمت ۲ ر۔ ملنے کا پتہ: حلقہ مشائخ بکڈپو۔ دہلی۔

مملکت دکن کا عظیم الشان و بے مثل واحد کارخانہ

دکن بٹن فیکٹری کے بٹن ہندوستان بھر میں عام مقبولیت حاصل کر چکے ہیں



دکن بٹن فیکٹری کے بٹن (گنڈیاں) خوبصورتی اور پائیداری میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ جدید ڈزائن کے خوشنما بٹن اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ غرض ہر طبقہ کے مذاق اور خواہش کے مطابق نہایت اہتمام کے ساتھ تیار کیے جاتے ہیں۔

ٹریڈ مارک :- خریدتے وقت ہمارے کارخانہ کا ٹریڈ مارک ضرور ملاحظہ فرمایئے

محمد غوث الدین پروپرائٹر دکن بٹن فیکٹری حسینی علم حیدرآباد دکن